بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ

بلاغۃ مومن

شرح تلخیص المفتاح

مُصنّف:
سید قاری عبدالرؤف مومن زیدی
منڈی بہاؤالدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویھدی الیہ من ینیب

بلاغۃ مؤمن

پہلی جلد

مصنف :
سید قاری عبد الرؤف مؤمن زیدی
منڈی بہاؤ الدین

نام کتاب	....	بلاغة مؤمن
نام مصنف	....	سید قاری عبدالرؤف مؤمن زیدی
نام پبلشر	....	سید قاری عبدالرؤف مؤمن زیدی
کمپوزنگ	....	اشرف خلیل/ عدیل عابد
صفحات	....	تین سو ساٹھ 360
تاریخ طباعت اوّل	....	یکم جنوری دو ہزار تین۔ تعداد ۱۰۰۰
تاریخ طباعت ثانی	....	۱۵ مئی دو ہزار آٹھ ۔ تعداد ۱۰۰۰
مطبع	....	شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور

آئندہ بلاغة مؤمن کے ایڈیشن میں بلاغت پر تنقید کرنے والے حضرات کی تنقید کو اور داد دینے والے حضرات کی داد کو اور رائے دینے والے حضرات کی رائے کو فراخ دلی کے ساتھ شائع کیا جائے گا اپنا نام اور پتہ صاف صاف تحریر کریں تا کہ اسے شائع کیا جا سکے اور طلباء استفادہ کر سکیں یہ تحریر اس لیے دی گئی ہے کہ تلخیص المفتاح کی شرح بلاغت مؤمن مروجہ شروحات سے کچھ مختلف ہے۔

خاص کر یہ صفحات قابل غور ہیں۔

29/56/60/66/68/72/75/76/78/79/88/89/113/117/248/251/256/260/264/273/288

مصنف کی دیگر تصنیف

سراج مؤمن...... شرح سراج ...... فصاحة مؤمن...... شرح دروس البلاغة

وجہ تصنیف

علوم عربیہ میں علم معانی اور علم بیان کو اہم مقام حاصل ہے اور فصاحت و بلاغت کے رموز کا فہم و ادراک اس علم کا مرہون منت ہے عربی دانی کے لیے یہ علم ایک کلیدی حیثیت رکھتا ہے اس علم کے حصول کے لیے جو دشواریاں ہیں اہل علم ان سے بخوبی آگاہ ہیں جس کی وجہ سے اکثر مدارس نے تلخیص المفتاح کو نصاب سے نکال دیا ہے اور تلخیص المفتاح پڑھائے بغیر مختصر المعانی پڑھاتے ہیں دلیل ان مدارس کی یہ ہے کہ مختصر المعانی میں تلخیص المفتاح کا متن ہے اس لیے تلخیص المفتاح کے پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جو حضرات تلخیص المفتاح کے بغیر مختصر المعانی پڑھاتے ہیں ان کو چاہیے کہ علماء سلف کو مدنظر رکھیں کہ علماء سلف بڑے اہتمام سے تلخیص المفتاح پڑھاتے تھے جس کا فائدہ یہ ہوتا تھا کہ متن سے فن کے اصول و قواعد یاد ہو جاتے تھے ثانیا مختصر المعانی پڑھاتے تھے جس سے مزید وضاحت ہو جاتی تھی یہ ایسے ہوتا تھا جیسے سونے پر سہاگا اور طلباء کی استعداد و صلاحیت قابل رشک ہوتی تھی جن لوگوں نے بلاغت کے لیے تلخیص المفتاح کو ترک کیا ہے انہوں نے تن آسانی کو جانفشانی پر ترجیح دی ہے جو کہ طلباء کی صلاحیت کے لیے مفید نہیں ہے:......

خاص کر مبتدی کے لیے تلخیص المفتاح کی اردو شرح کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی جو درس نظامی پڑھنے اور پڑھانے والوں کے لیے مفید ہو معلّم اور متعلم کے لیے سب سے بڑا مسئلہ عربی عبارت کا ہوتا ہے اس کے حل کے لیے عبارت معہ اعراب کی ضرورت ہوتی ہے اعراب کی وجہ سمجھنے کے لیے ترکیب کی ضرورت ہوتی ہے عبارت سمجھنے کے لیے ترجمہ کی ضرورت ہوتی ہے عبارت کا مفہوم سمجھنے کے لیے شرح کی ضرورت ہوتی ہے ان ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے بلاغت مؤمن لکھی گئی جس میں (۱) عبارت (۲) اعراب (۳) ترجمہ (۴) تشریح (۵) ترکیب موجود ہے۔

علم معانی میں ۱۶۵ جگہ اور علم بیان میں ۲۲ جگہ اور علم بدیع میں ۵۹ جگہ قرآن کی آیات ہیں حوالہ کے لیے آخر میں آیت نمبر اور سورۃ کا نام اور سورہ نمبر دیئے ہیں جس سے حوالہ تلاش کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔علم معانی کی معاونت کے لیے بلاغت مؤمن زیر نظر ضرور رکھیں تا کہ عبارت کا آپ کو ادراک ہو سکے۔

سید قاری عبدالرؤف مؤمن زیدی منڈی بہاؤ الدین

بلاغۃ مؤمن کی پہلی جلد کے مضامین کی فہرست

بلاغۃ مؤمن کی دوسری جلد کے مضامین کی فہرست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

عبارت:....... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَنْعَمَ وَعَلَّمَ مِنَ الْبَيَانِ مَالَمْ نَعْلَمْ

ترجمہ:....... تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیئے ہیں اس کے انعام کرنے پر اور اس کے بیان سکھانے پر جس بیان کو ہم نہیں جانتے تھے

اَلْحَمْدُ

تشریح:......حمد کا معنی ہے تعظیم کے ارادے سے زبان سے تعریف کرنا برابر ہے وہ تعریف کرنا نعمت کی وجہ سے ہو یا نعمت کے بغیر ہو۔ شکر وہ فعل ہے جو انعام کرنے والے کی تعظیم کی خبر دیتا ہے اس کے انعام کرنے کی وجہ سے برابر ہے وہ شکر زبان سے ہو یا دل سے ہو یا اعضاء سے ہو:۔ حمد زبان سے ہوتی ہے نعمت کی وجہ سے ہو یا بغیر نعمت کے:۔ شکر نعمت کی وجہ سے ہوتا ہے زبان سے ہو یا دل سے ہو یا اعضاء سے:۔ حمد شکر سے زیادہ عام ہے باعتبار وجہ کے۔

لِلّٰهِ

تشریح:......اللہ اس ذات کا نام ہے جس ذات کا کائنات کے لیے ہونا واجب ہے وہ ذات مستحق ہے تمام تعریفوں کی:۔ جملہ اسمیہ اس لیئے لائے تاکہ تعریف کی دلالت ہو جائے دوام پر اور استمرار پر:۔ اللہ پر الحمد کر مقدم اس لیئے کیا ہے کہ مقام حمد کے لیئے اہم ہے اگرچہ اللہ کا ذکر بھی اہم ہے اس کی ذات کی وجہ سے لیکن مقام کا خیال رکھا گیا ہے

عَلٰی مَا اَنْعَمَ وَعَلَّمَ مِنَ الْبَيَانِ مَالَمْ نَعْلَمْ

تشریح:......مصنف نے علی ما انعم ذکر کر کے چھوڑ دیا اور انعام شمار نہیں کرائے اس بات کا وہم ڈالنے کی وجہ سے کہ عبارت ان چیزوں کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے اور یہ کہ نہ وہم ہو جائے اس بات کا کہ اس کا انعام کرنا کسی چیز کے ساتھ خاص ہے علاوہ دوسری چیز کے:۔ انعم معطوف علیہ ہے اور عام ہے علم معطوف ہے اور بیان کی وجہ سے خاص ہے:۔ خاص کا عطف عام پر انعم کے شروع میں غالب آنے کی وجہ سے ہے اور بیان کی نعمت کی فضیلت پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے ہے:۔ بیان کو مقدم کیا گیا ہے مالم نعلم پر سجع کی وجہ سے:۔ بیان وہ فصیح کلام ہے جو مافی الضمیر کو ظاہر کر دے۔

ترکیب:....... الحمد مبتداء لام جارہ اللہ مجرور متعلق کائن کے علی جارہ ما مصدریہ انعم فعل ہو فاعل مرجع اللہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ واو عاطفہ علم فعل ہو فاعل مرجع اللہ من جارہ البیان موصوف ما موصولہ لم نعلم فعل نحن فاعل جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصولہ صلہ مل کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر مجرور متعلق علم کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بتأ ویل مصدر مجرور ہو کر متعلق کائن کے:۔ کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَالصَّلٰوةُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ مَنْ نَّطَقَ بِالصَّوَابِ وَاَفْضَلِ مَنْ اُوْتِيَ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ وَ عَلٰی اٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَصَحَابَتِهِ الْاَخْيَارِ

ترجمہ:...... اور رحمت نازل ہو ہمارے سردار پر جو کہ محمد ہیں بہترین درست بولنے والے ہیں ان لوگوں سے جو لوگ بولے ہیں درستگی کے ساتھ اور افضل ترین ہیں حکمت میں اور فصل خطاب میں ان لوگوں سے جن لوگوں کو دی گئی ہے حکمت اور فصل خطاب اور رحمت نازل ہو آپ کی پاکیزہ اولاد پر اور آپ کے چنیدہ اصحاب پر

تشریح:...... الصلوۃ جب اللہ کی طرف منسوب ہو تو رحمت کے معنی میں ہوتی ہے:۔ اور جب ملائکہ کی طرف منسوب ہو تو

استغفار کے معنی میں ہوتی ہے:۔ اور جب عبد کی طرف منسوب ہو تو طلب رحمت یعنی دعاء کے معنی میں ہوتی ہے:۔ اور جب وحوش اور طیور کی طرف منسوب ہو تو تسبیح کے معنی میں ہوتی ہے:۔ اسلام جیسی عظیم نعمت اگر ہم کو حاصل ہوئی ہے تو محمدؐ کے واسطے سے حاصل ہوئی ہے اس لیئے ہر ایک مسلم مصنف اپنی اسلامی کتاب کو شروع کرتے وقت آپ پر رحمت کی دعاء کرتا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ اپنی اور ملائکہ کی حالت بیان کرنے کے بعد ایمان والوں کو حکم فرماتا ہے **یاایھا الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما**:۔(سورۃ الاحزاب) اے ایمان والو رحمت کی دعا کرو آپ کے لیے اور سلامتی چاہو آپ کے لیے:...... ہر مسلمان مصنف درود و سلام کے بعد آپ کی اولاد پر اور آپ کے اصحاب پر رحمت کی دعا کرتا ہے عبارت **اله الاطهار** و**صحابته الاخیار** ہے:۔ یہاں یہ شبہ ہوسکتا ہے۔ کہ آپ کی کچھ اولاد پاکیزہ ہے اور کچھ نہیں اسی طرح کچھ صحابہ چنیدہ ہیں اور کچھ نہیں:۔ مفضل اولاد ہے اور مفضل علیہ مخلوق ہے اسی طرح مفضل صحابہ ہیں اور مفضل علیہ مخلوق ہے یعنی تمام اولاد پاکیزہ ہے اور تمام صحابہ چنیدہ ہیں (**الصلوة علیهم اجمعین**) الصواب یہ خطا کی ضد ہے حکمت سے مراد علم شرائع ہیں:۔ فصل خطاب صفت موصوف کی طرف مضاف ہے وہ کلام جو حق و باطل کو جدا کردے کلام میں التباس نہ رہے:۔ آپ درست بولنے میں اور علم شرائع میں اور حق و باطل کو جدا کر دینے والا کلام پیش کرنے میں تمام مخلوق سے بہترین اور افضل ترین ہیں

ترکیب:...... واؤ استینافیہ الصلوۃ مبتداء علی جارہ سید مضاف نا مضاف الیہ مل کر مبدل منہ محمد موصوف خیر مضاف من موصولہ نطق فعل ھو فاعل مرجع من باء جارہ الصواب مجرور متعلق نطق کے:۔ نطق فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مضاف الیہ:۔ خیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ:۔ واؤ عاطفہ افضل مضاف من موصولہ اوتی فعل ھو نائب فاعل مرجع من الحکمۃ معطوف علیہ واؤ عاطفہ فصل مضاف الخطاب مضاف الیہ مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول ثانی:۔ اوتی فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول ثانی سے مل کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مضاف الیہ افضل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف:۔ خیر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر بدل:۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر معطوف علیہ:۔ واؤ عاطفہ ال مضاف موصوف (ہ) مضاف الیہ الاطھار صفت ال مضاف اپنے مضاف الیہ اور صفت سے مل کر معطوف:۔ واؤ عاطفہ صحابتہ مضاف موصوف (ہ) مضاف الیہ الاخیار صفت صحابۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور صفت سے مل کر معطوف:۔ سیدنا معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر متعلق نازلۃ کے نازلۃ اپنے متعلق سے مل کر خبر:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

اَمَّا بَعْدُ

(حمد صلوٰۃ کے بعد)

تشریح:...... اما اصل میں **مهما یکن من شیئ بعد الحمد والصلوة** ہے:۔ مھما مبتداء یکن فعل ھو فاعل مرجع مھما من بیانیہ جارہ شیئ بیان مجرور متعلق یکن کے بعد الحمد والصلوۃ ظرف یکن کی:۔ یکن فعل اپنے فاعل متعلق اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ شرطیہ اما زید فمنطلق میں زید منطلق کو الگ جملہ بنائیں صاحب کافیہ نے لکھا ہے حروف شرط ان:۔ لو:۔ اما ہیں اور اما تفصیل کے لیے آتا ہے۔ اما کے فعل کا حذف وجوبی طور پر ہوتا ہے اما کے درمیان اور فاء کے درمیان ایک جزو ہوتا ہے جو کہ فاء کے تحت میں سے ہوتا ہے۔ اما زید فمنطلق میں مبتداء خبر ہیں اور اما یوم الجمعۃ فزید منطلق:۔ یوم ظرف ہے منطلق کی زید مبتداء ہے منطلق خبر ہے جملہ شرطیہ ہے۔

بَعْدُ

تشریح:...... بعد کے بعد کبھی مضاف الیہ مذکور ہوتا ہے اور کبھی مضاف الیہ مذکور نہیں ہوتا جب مضاف الیہ مذکور نہ ہو تو کبھی

مضاف الیہ نسیا منسیا ہوتا ہے اور کبھی مضاف الیہ ذہن میں ہوتا ہے جب مضاف الیہ کا ارادہ ہو یعنی ذہن میں ہو تو اس وقت بعد مبنی ضمہ کے ساتھ ہوگا:۔ اگر مضاف الیہ مذکور ہو یا مضاف الیہ مذکور نہ ہو نسیا منسیا کے طور پر تو بعد معرب ہوگا یعنی بعد کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا جیسے ذَهَبْتُ بَعْدَ الْمَغْرِبِ یَامِنْ بَعْدِ الْمَغْرِبِ

عبارت:...... اَمَّا بَعْدُ فَلَمَّا كَانَ عِلْمُ الْبَلَاغَةِ وَتَوَابِعِهَا مِنْ اَجَلِّ الْعُلُوْمِ قَدْرًا وَاَدَقِّهَا سِرًّا اِذْبِهٖ يُعْرَفُ دَقَائِقُ الْعَرَبِيَّةِ وَاَسْرَارُهَا وَيُكْشَفُ عَنْ وُجُوْهِ الْاِعْجَازِ فِيْ نَظْمِ الْقُرْاٰنِ اَسْتَارُهَا

ترجمہ:......لیکن حمد صلوۃ کے بعد پس جب تھا بلاغت کا علم یعنی معانی اور بیان اور اس بلاغت کے توابع کا علم یعنی بدیع کا علم اہم ترین علوم میں سے از روئے قدر کے اور باریک ترین علوم میں سے از روئے راز کے کیونکہ اس علم بلاغت کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے عربی کی باریکیوں کو اور اس عربی کے رازوں کو اور کھولا جاتا ہے قرآن کے نظم میں عاجز کر دینے والے طریقوں سے ان طریقوں کے پردوں کو

تشریح:......لما ظرف جب ہوتا ہے جب لما کے بعد دو جملے ہوں یعنی شرط اور جزاء ورنہ لما حرف نفی ہوتا ہے لم کے معنی میں اور یہاں لما ظرف ہے اذ کے معنی میں اس لما کا استعمال شرط کے استعمال کے مثل ہوتا ہے اور اس لما کو ملتا ہے فعل ماضی خواہ وہ ماضی لفظا ہو یا معنی ہو:۔ لما نفی لم کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے ندم زید ولما ینفعه الندم:۔ زید نادم ہوا اور اب تک ندامت نے زید کو فائدہ نہیں دیا:۔ اور لما الا کے معنی میں بھی ہوتا ہے جیسے ان کل نفس لما علیها حافظ نہیں ہے کوئی جان مگر اس پر نگران مقرر ہے:۔ علم بلاغت کا اطلاق کبھی علم معانی اور علم بیان اور علم بدیع پر ہوتا ہے:۔ اور کبھی علم معانی اور علم بیان پر ہوتا ہے اس وقت توابع کا اطلاق علم بدیع پر ہوگا:۔ جو علوم شریعت کے لیئے اہم ترین ہیں ان علوم میں سے علم بلاغت بھی اہم ترین ہے از روئے بلند مرتبہ کے کیونکہ قران کے نظم میں جو طریقے ہیں وہ انسان کی سمجھ سے باہر ہیں اور انسان ان طریقوں کے سمجھنے سے عاجز ہے:۔ علم بلاغت ان طریقوں سے ان طریقوں کے پردوں کو کھول دیتا ہے:۔ اور جو علوم شریعت کے لیئے باریک ترین ہیں از روئے راز کے ان علوم میں سے علم بلاغت بھی باریک ترین علم ہے از روئے راز کے کیونکہ اس علم بلاغت سے پہچانا جاتا ہے عربی کی باریکیوں کو اور عربی کے رازوں کو:۔ یہاں لف ونشر غیر مرتب ہے کیونکہ:۔ وادقها سرا کی علت اذبه یعرف دقائق العربیۃ واسرارها ہے اور من اجل العلوم قدرا کی علت یکشف عن وجوه الاعجاز فی نظم القران استارها ہے:۔

ترکیب:......اما شرطیہ بعد ظرف کان کی قائم مقام مبتداء کے فاء جزائیہ لما ظرف الفت کی مضاف:۔کان فعل علم مضاف البلاغۃ معطوف علیہ واؤ عاطفہ توابع مضاف ها مضاف الیہ مل کر معطوف مرجع البلاغۃ:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ علم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم کان کا:۔ من جارہ اجل مضاف العلوم مضاف الیہ مل کر ممیز قدرا تمیز واؤ عاطفہ ادق مضاف ها مضاف الیہ مل کر ممیز سرّا تمیز اذ تعلیلیہ باء جارہ (ہ) مجرور متعلق یعرف کے مرجع ادق یعرف فعل دقائق مضاف العربیۃ مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ اسرار مضاف ها مضاف الیہ مل کر معطوف مرجع العربیۃ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل یعرف فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ اذ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر علت ادق کی:۔ ادق مضاف اپنے مضاف الیہ تمیز اور علت سے مل کر معطوف واؤ عاطفہ اذبه محذوف ہے یکشف فعل عن جارہ وجوہ مضاف الاعجاز مضاف الیہ مل کر موصوف فی جارہ نظم مضاف القران مضاف الیہ مل کر متعلق الکائنۃ کے ہو کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر متعلق یکشف کے استار مضاف ها مضاف الیہ مل کر نائب فاعل مرجع وجوہ:۔ یکشف فعل اپنے دونوں متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ:۔ اذ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر علت اجل کی:۔ اجل مضاف اپنے مضاف الیہ تمیز اور علت سے مل کر معطوف علیہ:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق کائنا کے خبر:۔ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ لما مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف الفت کی:۔ الفت پورا جملہ اپنی ظرف سے مل کر خبر قائم مقام جزاء کے مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ شرطیہ۔

عبارت:...... وَكَانَ الْقِسْمُ الثَّالِثُ مِنْ مِفْتَاحِ الْعُلُوْمِ الَّذِيْ صَنَّفَهُ الْفَاضِلُ الْعَلَّامَةُ اَبُوْ يَعْقُوْبَ يُوْسُفُ السَّكَّاكِيُّ

اَعْظَمَ مَاصُنِّفَ فِيْهِ مِنَ الْكُتُبِ الْمَشْهُوْرَةِ نَفْعًا لِكَوْنِهٖ اَحْسَنَهَا تَرْتِيْبًا وَاَتَمَّهَا تَحْرِيْرًا وَاَكْثَرَهَا لِلْاُصُوْلِ جَمْعًا.

ترجمہ:...... وہ مفتاح العلوم جس مفتاح العلوم کو تصنیف کیا فاضل علامہ ابویعقوب یوسف سکا کی نے:۔ وہ مشہور کتابیں جن کتابوں کو تصنیف کیا گیا علم بلاغت میں (یعنی معانی میں بیان میں بدیع میں) ان مشہور کتابوں سے مفتاح العلوم کی تیسری قسم زیادہ بڑی تھی از روئے نفع کے ان کتابوں سے اپنے زیادہ اچھا ہونے کی وجہ سے از روئے ترتیب کے (ہر ایک چیز کو اس کے مرتبہ میں رکھا ہے) اور ان مشہور کتابوں میں سے مفتاح العلوم کی تیسری قسم زیادہ بڑھی تھی از روئے نفع کے ان کتابوں سے اپنے زیادہ پورا ہونیکی وجہ سے از روئے تحریر کے (خوبصورتی اور درستگی میں) اور ان مشہور کتابوں سے مفتاح العلوم کی تیسری قسم زیادہ بڑی تھی از روئے نفع کے ان کتابوں سے اپنے زیادہ ہونے کی وجہ سے قواعد کے لیئے از روئے جمع کے۔

تشریح:...... فاضل صفت ہے فن بلاغت میں ماہر ہونے کی وجہ سے علامہ صفت ہے مقابل دوسروں کے علم کی زیادہ کی وجہ سے یوسف مصنف کا نام ہے ابویعقوب کنیت ہے سکا کی نسبت ہے سکا ک کی طرف :۔ کتاب مفتاح العلوم تین قسم پر اور نو فن پر مشتمل تھی پہلی قسم اشتقاق پر اور صرف پر اور نحو پر مشتمل تھی اور دوسری قسم عروض پر اور قوافی پر اور منطق پر مشتمل تھی اور تیسری قسم معانی پر اور بیان پر اور بدیع پر مشتمل تھی مفتاح العلوم کی تیسری قسم کی خوبی یہ تھی کہ یہ قسم ترتیب کے اعتبار سے عمدہ تھی اور دوسری وجہ یہ تھی کہ یہ تیسری قسم تہذیب کے اعتبار سے اکمل تھی اور تیسری وجہ یہ تھی کہ یہ تیسری قسم جمع کے اعتبار سے قواعد کے لیئے اکثر تھی علم بلاغت میں جو کتابیں تحریر کی گئی ہیں ان کتابوں میں مفتاح العلوم کی تیسری قسم کو تین اعتبار سے فوقیت حاصل تھی اگرچہ فن کے اعتبار سے مفتاح العلوم کی تیسری قسم میں بھی خامیاں تھیں جیسا کہ مصنف آگے تحریر فرما رہے ہیں۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ کان فعل القسم موصوف الثالث صفت:۔ موصوف صفت مل کر موصوف من جارہ مفتاح مضاف العلوم مضاف الیہ مل کر موصوف الذی موصولہ صنف فعل ہ مفعول بہ مرجع مفتاح العلوم:۔ الفاضل مبدل منہ العلامۃ بدل ابو مضاف یعقوب مضاف الیہ مل کر بدل یوسف موصوف السکا کی صفت مل کر بدل:۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل صنف فعل اپنے مفعول بہ اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر مجرور متعلق الکائنۃ کے الکائنۃ اپنے متعلق سے مل کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر اسم کان کا:۔ اعظم مضاف ما صولہ صنف فعل فی جارہ (ہ) مجرور متعلق صنف کے مرجع علم بلاغت:۔ من جارہ الکتب موصوف المشھورۃ صفت مل کر متعلق صنف کے نفعا تمیز اعظم کی:۔ لام جارہ کون مضاف ہ مضاف الیہ مرجع القسم الثالث:۔ احسن مضاف ھا مضاف الیہ مل کر ممیز مرجع الکتب ترتیبا تمیز:۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ اتم مضاف ھا مضاف الیہ مل کر ممیز تحریرا تمیز:۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر معطوف واؤ عاطفہ اکثر مضاف ھا مضاف الیہ مرجع الکتب لام جارہ اصول مجرور متعلق اکثر کے:۔ اکثر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر ممیز جمعا تمیز:۔ ممیز تمیز مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر خبر کون کی:۔ کون مضاف اپنے مضاف الیہ اور تینوں خبروں سے مل کر مجرور متعلق اعظم کے:۔ اعظم مضاف اپنے مضاف الیہ تمیز اور متعلق سے مل کر خبر:۔ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف پہلے کان پر:۔

عبارت:...... وَلٰكِنْ كَانَ غَيْرَ مَصُوْنٍ عَنِ الْحَشْوِ وَالتَّطْوِيْلِ وَالتَّعْقِيْدِ قَابِلاً لِلْاِخْتِصَارِ وَ مُفْتَقِرًا اِلَى الْاِيْضَاحِ وَالتَّجْرِيْدِ.

ترجمہ:...... اور لیکن وہ تیسری قسم مفتاح العلوم کی محفوظ نہیں تھی بھراؤ سے پھیلاؤ سے الجھاؤ سے اختصار کے قابل تھی اور وضاحت کی اور چھلائی کی ضرورت مند تھی۔

تشریح:...... سابق کلام سے جو وہم پیدا کیا گیا تھا کہ تیسری قسم مفتاح العلوم کی بلاغت کی کتابوں سے زیادہ اچھی ہے از روئے ترتیب کے اور زیادہ اکمل ہے ان کتابوں سے از روئے تحریر کے اور قواعد کے لیے ان کتابوں سے زیادہ ہے۔

ازروئے جمع کے تو تیسری قسم بھراؤ سے اور پھیلاؤ سے اور الجھاؤ سے بھی پاک ہوگی اس وہم کو مصنف نے دور کرنے کی وجہ سے تحریر کیا کہ ان خوبیوں کے باوجود قسم ثالث بھراؤے پھیلاؤے الجھاؤے خالی نہیں ہے جب خالی نہیں تو تطویل کی وجہ سے اختصار کے قابل ہے اور تعقید کی وجہ سے وضاحت کی ضرورت مند ہے اور حشو کی وجہ سے چھیلائی کی محتاج ہے:۔ حشو وہ زائد الفاظ ہیں کہ کلام مراد کے اداء کرنے میں ان الفاظ سے بے پروہ ہو:۔ تطویل وہ کلام ہے جس کلام میں اصل مراد پر الفاظ بغیر فائدے کے زائد ہوں:۔ تعقید کی دو قسمیں ہیں ایک تعقید لفظی کہ لفظوں میں خلل کی وجہ سے معنی سمجھ میں نہ آتے ہوں اور ایک تعقید معنوی کہ معنی کا انتقال اس چیز کی طرف نہ ہوتا ہو جس کی طرف متکلم کا ارادہ ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ لکن حرف استد راک کان فعل ھو اسم مرجع قسم الثالث:۔ حشو معطوف علیہ واو عاطفہ تطویل معطوف واؤ عاطفہ تعقید معطوف:۔ حشو معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر متعلق مصون کے:۔ مصون اپنے متعلق سے ملکر مضاف الیہ غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر کان کی اختصار متعلق قابلا کے خبر:۔ ایضاح معطوف علیہ واؤ عاطفہ تجرید معطوف ملکر متعلق مفتقرا کے خبر:۔ کان اپنے اسم اور تینوں خبروں سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف پہلے کان پر مَصُوْنٍ صَانَ يَصُوْنُ (صَوَنَ يَصْوُنُ) کا اسم مفعول ہے مَصُوُوْنٌ واؤ کا ضمہ صاد کو دیا مَصُوْوْنٌ ہو گیا دو واؤ ساکن جمع ہو گئیں:۔ التقاء ساکنین کی وجہ سے ایک واؤ کو گرا دیا مَصُوْنٍ ہو گیا یہ باب نصر ہے اجوف واوی ہے۔

عبارت:...... اَلَّفْتُ مُخْتَصَرًا يَتَضَمَّنُ مَافِيْهِ مِنَ الْقَوَاعِدِ وَيَشْتَمِلُ عَلٰى مَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ مِنَ الْاَمْثِلَةِ وَالشَّوَاهِدِ

ترجمہ:...... تب میں نے لکھا ایک مختصر رسالہ جو رسالہ متضمن ہے ان قواعد پر جو قواعد ضروری تھے مفتاح العلوم کی تیسری قسم میں اور مشتمل ہے وہ رسالہ ان مثالوں پر اور ان دلیلوں پر جن مثالوں کی اور جن دلیلوں کی محتاج تھی وہ تیسری قسم۔

تشریح:...... من بیانیہ ہے قواعد بیان ہے ما کا قواعد قاعدہ کی جمع ہے قاعدہ کہتے ہیں حکم کلی کو اور حکم کلی اپنے تمام جزئیات پر صادق آتا ہے جس سے جزئیات کے احکام معلوم ہوتے ہیں:...... امثلہ یہ مثال کی جمع ہے اور مثالیں قاعدوں کی وضاحت کے لیئے ہوتی ہیں اور سمجھنے والے کے لیئے سمجھانے کی غرض سے بیان کی جاتی ہیں:۔ شواہد شاہد کی جمع ہے جو کہ قاعدوں کو مضبوط طریقے سے ثابت کرنے کے لیئے ذکر کیے جاتے ہیں:۔ جو قاعدے مصنف نے تلخیص المفتاح میں بیان کیئے ہیں اور ان قاعدوں کی وضاحت کے لیئے جو مثالیں دی ہیں اور قاعدوں کو مضبوط طریقے سے ثابت کرنے کے لیئے جو دلیلیں دی ہیں ان کی وجہ سے تلخیص المفتاح کو علم بلاغت میں ایک مقام حاصل ہے جو مقام علم بلاغت میں کسی کتاب کو حاصل نہیں ہے۔

ترکیب:...... الفت فعل بفاعل مختصر موصوف یتضمن فعل ھو فاعل مرجع مختصر:۔ ما موصولہ وجب فعل ھو فاعل مرجع ما فی جارہ (ہ) مجرور متعلق وجب کے مرجع قسم ثالث من جارہ قواعد مجرور متعلق وجب کے:۔ وجب فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر معفول بہ یتضمن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ یشتمل فعل ھو فاعل مرجع مختصر علی جارہ ما موصولہ یحتاج فعل ھو فاعل مرجع قسم ثالث الی جارہ (ہ) مجرور متعلق یحتاج کے مرجع ما من جارہ امثلۃ معطوف علیہ واؤ عاطفہ شواہد معطوف مل کر مجرور متعلق یحتاج کے یحتاج فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مجرور متعلق یشتمل کے:۔ یشتمل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت:۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ:۔ الفت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ جواب لما کا یعنی تینوں کان کا:۔

عبارت:...... وَلَمْ اٰلُ جُهْدًا فِيْ تَحْقِيْقِهٖ وَ تَهْذِيْبِهٖ.

ترجمہ:...... اور نہیں کم کی میں نے کوشش اس کی تحقیق میں اور اس کی درستگی میں۔

تشریح:...... نہیں کم کی میں نے کوشش اس رسالہ کی بلاغت کے مسائل کی تحقیق میں اور اس رسالہ کے مسائل کی اصلاح میں یعنی درستگی میں پوری کوشش کی گئی ہے تاکہ مقصد کا حصول آسان ہو جائے:۔ اٰلُ:. اَلَا يَاْلُوْ (اَلَوَ يَاْلُوُ) باب نصرینصر سے ہے

مہموز الفاء ناقص واوی:۔ الُ اصل میں اَاْلُوْ ہے ساکن ہمزہ کو ما قبل ہمزہ مفتوحہ کی وجہ سے الف سے بدلا اٰلُوْ ہوگیا واو گرگئی حالت جزم کی وجہ سے الُ رہ گیا۔

ترکیب:...... واوٗ عاطفہ لم الُ فعل انا فاعل جُهْدًا مفعول بہ فی جارہ:۔ تحقیق مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ:۔ واوٗ عاطفہ تھذیب مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور متعلق الُ کے الُ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَرَتَّبْتُهُ تَرْتِيْبًا اَقْرَبَ تَنَاوُلاً مِنْ تَرْتِيْبِهٖ.

ترجمہ:...... اور ترتیب دیا میں نے اس مختصر رسالہ کو ترتیب دینا ایسا جو زیادہ قریب ہے از روئے لینے کے اس سکا کی کی ترتیب کو۔

تشریح:...... مصنف نے اپنے مختصر کو تالیف کرتے وقت اس بات کا پورا خیال رکھا ہے کہ جس انداز پر سکا کی نے قسم ثالث کو ترتیب دیا ہے قریب قریب اسی انداز پر مختصر کی بھی ترتیب رہے یعنی احوال اسناد الخبر ی اور احوال المسند الیہ اور احوال المسند اور احوال متعلقات الفعل اور قصر اور انشاء اور وصل فصل اور ایجاز اطناب مساوات وغیر میں۔

ترکیب:...... واو عاطفہ رتبت فعل بفاعل (ہ) مفعول بہ مرجع مختصر ترتیبا مفعول مطلق موصوف اقرب ممیز تناولا تمیز من جارہ ترتیب مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مجرور متعلق اقرب کے مرجع سکا کی:۔ اقرب ممیز اپنی تمیز اور متعلق سے مل کر صفت ترتیبا موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق:۔ رتبت فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَلَمْ اُبَالِغْ فِی اخْتِصَارِ لَفْظِهٖ تَقْرِيْبًا لِتَعَاطِيْهِ وَطَلَبًا لِتَسْهِيْلِ فَهْمِهٖ عَلٰى طَالِبِيْهِ.

ترجمہ:...... اور نہیں مبالغہ کیا میں نے اس مختصر کے لفظوں کے اختصار کرنے میں اس مختصر کو قریب کرنے کی وجہ سے تیسری قسم کے سکا کی کی ترتیب کو لینے کی وجہ سے اور اس مختصر کی سمجھ کی آسانی چاہنے کی وجہ سے اس مختصر کے چاہنے والوں پر۔

تشریح:...... مختصر کے لفظوں میں اختصار تو کیا ہے لیکن مبالغہ نہیں کیا یعنی اس حد تک اختصار نہیں کیا کہ سکا کی کی ترتیب کے ساتھ مناسبت ہی ختم ہو جائے بلکہ اختصار کرنے کے باوجود مناسبت قائم رہے اسی وجہ سے مصنف نے تقریباً لِتَعَاطِيْهِ کو ذکر کیا ہے اور دوسری وجہ مبالغہ نہ کرنے کی یہ ہے یہ کہ اس مختصر کے سمجھنے والوں پر اس مختصر کا سمجھنا آسان رہے:...... لفظوں میں ضرورت سے زیادہ اختصار کرنے کی وجہ سے مختصر کا سمجھنا مشکل ہو جاتا۔

ترکیب:...... واوٗ عاطفہ لم ابالغ فعل انا فاعل فی جارہ:۔ اختصار مضاف لفظ مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر متعلق ابالغ کے مرجع مختصر لام جارہ:۔ تعاطی مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر متعلق تقریباً کے ہو کر مفعول لہ واوٗ عاطفہ لام جارہ:۔ تسھیل مضاف فھم مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر متعلق طلبا کے مرجع مختصر علی جارہ:۔ طالبی مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر متعلق طلبا کے مرجع مختصر:۔ طلبا اپنے دونوں متعلق سے مل کر مفعول لہ ابالغ فعل اپنے فاعل متعلق اور دونوں مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَاَضَفْتُ اِلٰى ذٰلِكَ فَوَائِدَ عَثَرْتُ فِیْ بَعْضِ كُتُبِ الْقَوْمِ عَلَيْهَا وَزَوَائِدَ لَمْ اَظْفَرْ فِیْ كَلَامِ اَحَدٍ بِالتَّصْرِيْحِ بِهَا وَلَا بِالْاِشَارَةِ اِلَيْهَا.

ترجمہ:...... اور زیادہ کر دیا میں نے اس مختصر میں فوائد کو جن فوائد کی اطلاع پائی میں نے قوم کی بعض کتابوں میں اور زیادہ کر دیا میں نے ان زائد چیزوں کو جن چیزوں کے اشارہ پر اور جن چیزوں کی تصریح پر نہیں کامیاب ہوا میں کسی کے کلام میں۔

تشریح:...... اضفت کا معنی زیادہ کر دم ہے (بین السطور تلخیص المفتاح) الی فی کے معنی میں ہے جیسے ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ البقرہ نمبر ۱۹۵ ذلک مشار الیہ مختصر ہے فوائد فائدہ کی جمع ہے جو مضامین مصنف نے دوسری کتابوں سے اخذ کیے ہیں ان کو فائدہ کہا ہے اس وجہ سے عثرت تحریر فرمایا یعنی بلا ارادہ ان چیزوں کی معلومات حاصل ہوئی قوم کی غیر معروف کتابوں سے زوائد زائد کی جمع ہے جو چیزیں مصنف نے اپنی سمجھ سے سمجھیں ہیں ان کو فوائد سے تعبیر نہیں کیا حالانکہ زوائد کے مقابلہ میں فوائد کا لفظ زیادہ مناسب تھا بلکہ زوائد سے فضلہ کا شبہ ہوتا ہے جو کہ بیکار اور نکما ہوتا ہے:۔ زوائد کے ذکر سے مصنف کی

کسرنفسی معلوم ہوتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ زوائد فوقیت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے للذین احسنوا الحسنی و زیادہ یونس نمبر ۲۶ یہاں حسنٰی سے مراد جنت ہے اور زیادہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے اور ظاہر بات ہے کہ دیدار جنت کے مقابلہ میں فوقیت رکھتا ہے اس حساب سے زوائد فوائد پر فوقیت رکھتے ہیں۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ اضفت فعل بفاعل الی جارہ ذالک مجرور متعلق اضفت کے مشار الیہ مختصر فوائد موصوف عثرت فعل بفاعل فی جارہ:۔ بعض مضاف کتب مضاف الیہ مضاف القوم مضاف الیہ مل کر متعلق عثرت کے علی جارہ ھا مجرور متعلق عثرت کے:۔ عثرت فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر مفعول بہ واؤ عاطفہ زوائد موصوف لم اظفر فعل انا فاعل فی جارہ:۔ کلام مضاف احد مضاف الیہ مل کر متعلق لم اظفر کے باء جارہ ھا مجرور متعلق تصریح کے:۔ تصریح اپنے متعلق سے مل کر متعلق لم اظفر کے واؤ عاطفہ لا زائدہ الی جارہ ھا مجرور متعلق الاشارۃ کے:۔ الاشارۃ اپنے متعلق سے مل کر متعلق لم اظفر کے:۔ لم اظفر اپنے فاعل اور تینوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت:۔ زوائد موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ:۔ اضفت فعل اپنے فاعل متعلق اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَسَمَّيْتُهُ تَلْخِيصَ الْمِفْتَاحِ.

ترجمہ:...... اور نام رکھا میں نے اس مختصر کا تلخیص المفتاح۔

تشریح:...... علامہ سکاکی کی کتاب مفتاح العلوم جو کہ تین قسم اور نو علم پر مشتمل تھی مصنف نے صرف مفتاح العلوم کی تیسری قسم کا خلاصہ نکالا ہے ایسا جیسا کہ دودھ سے مکھن اس خلاصہ کی وجہ سے تلخیص نام رکھا اور اب تک درس نظامی کے نصاب میں مسلسل تلخیص المفتاح کا شامل رہنا اس بات پر دلالت ہے کہ یہ واقعی علم بلاغت میں معیاری کتاب ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ سمیت فعل بفاعل (ہ) مفعول بہ:۔ تلخیص مضاف المفتاح مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی:۔ سمیت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَاَنَا اَسْأَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اَنْ يَّنْفَعَ بِهٖ كَمَا نَفَعَ بِاَصْلِهٖ اَنَّهٗ وَلِيُّ ذٰلِكَ وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

ترجمہ:...... اور میں سوال کرتا ہوں اللہ سے اس کے فضل کا یہ کہ نفع دے وہ اس تلخیص المفتاح سے ایسا جیسا کہ نفع دیا اس نے اس کے اصل کے ساتھ کیونکہ وہ نفع کا مالک ہے اور وہ کافی ہے مجھ کو اور اچھا ہے کارساز۔

تشریح:...... اسأل کا عطف سمیت پر نہیں ہو سکتا کیونکہ اسال مضارع ہے اور سمیت ماضی ہے اور معطوف معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے اسال مضارع مثبت ہے اس لیئے واؤ کے ساتھ حال بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ مضارع مثبت مفرو حال کے حکم میں ہوتا ہے اور مفرد حال بغیر واؤ کے ہوتا ہے اس لیئے انا ضمیر منفصل لائے تا کہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ہو جائے مختصر المعانی میں من فضلہ کو حال مقدم بنایا ہے ان ینفع بہ سے یعنی انا اسال اللہ النفع بہ حال کو نہ کائنا من فضلہ اس صورت میں ترجمہ ہو گا کہ نفع دے تو اپنے فضل سے یعنی سوال فضل کا نہیں بلکہ نفع کا ہے:۔ انہ ہمزہ مفتوح کے ساتھ علت ہے ان ینفع کی اور ہمزہ مکسورہ کے ساتھ جملہ مستانفہ ہے:۔ مصنف نے اپنی کتاب کو بڑی خوبیوں سے مزین کیا ہے جس میں امثلہ اور شواہد اور ترتیب اور تسھیل اور قواعد اور زوائد جیسی صفات موجود ہیں:۔ وہم ہو سکتا ہے کہ مزید کی ضرورت نہیں اس وہم کو دور کرنے کی وجہ سے مصنف وانا اسأل اللہ کا ذکر کیا تا کہ معلوم ہو جائے کہ مزید اس کے فضل کی ضرورت ہے۔

ترکیب:...... واؤ حالیہ انا مبتدأ اسال فعل انا فاعل مستتر اللہ مفعول بہ من جارہ:۔ فضل مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مُفَسَّرْ ان تفسیر یہ ینفع فعل ہو فاعل مرجع اللہ باء جارہ (ہ) مجرور متعلق ینفع کے مرجع تلخیص المفتاح:۔ ینفع فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مشبہ:۔ کاف حرف تشبیہ ما زائدہ نفع فعل ہو فاعل مرجع اللہ باء جارہ:۔ اصل مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر متعلق نفع کے:۔ نفع فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مشبہ بہ ان حرف مشبہ بالفعل (ہ) اسم:۔ وَلِیُّ مضاف ذالک مضاف الیہ مل کر خبر مشار الیہ نفع:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر علت ینفع کی:۔ مشبہ اپنے مشبہ بہ اور علت سے مل کر مُفَسِّرْ. مُفَسَّرْ اپنے مُفَسِّرْ سے مل کر متعلق اسأل کے:۔ اسأل فعل اپنے

فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ انا مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال سمیت کی ضمیر سے:۔ سمیت فعل اپنے فاعل دونوں مفعول بہ اور حال سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔ واؤ استینافیہ ھو مبتدا مرجع اللہ حسب مضاف یاء مضاف الیہ مل کر خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واؤ استینافیہ نعم فعل الوکیل فاعل:۔ نعم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ۔

(مُقَدِّمَةٌ)

یہ فعل متعدی قَدَّمَ سے اسم مفعول ہے دال کا فتحہ ہی مشہور ہے مقصود سے آگے لانے کی وجہ سے اس کو مقدمہ کہتے ہیں یعنی مقاصد بالذات سے آگے کی ہوئی بحث:۔ هٰذِهٖ مُقَدَّمَةٌ:۔ یہ مقاصد بالذات سے پہلے کی ہوئی بحث ہے اور مُقَدِّمَةٌ کسرہ کے ساتھ لازم کے معنی میں مقاصد بالذات سے آگے ہونے والی بحث اور مُقَدِّمَةٌ کسرہ کے ساتھ متعدی معنی میں:۔ آگے کرنے والی بحث مذکورہ امور کے جاننے والے کو مذکورہ امور کے نہ جاننے والے پر یعنی جو آدمی مقدمہ صحیح طور پر سمجھ لے وہ شخص کتاب کو جس انداز پر سمجھے گا اس انداز پر مقدمہ نہ سمجھنے والا کتاب کو نہیں سمجھ سکتا مصنف نے تلخیص المفتاح کو ایک خطبہ اور ایک مقدمہ اور تین فن اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا ہے خاتمہ کتاب کا نہیں ہے بلکہ فن ثالث یعنی علم بدیع کا خاتمہ ہے اس لیئے اس کو الگ مقصد کے لیے شمار نہیں کیا اور علم معانی اور علم بیان اور علم بدیع علم بلاغت کے مقصود بالذات میں سے ہیں اسی لیئے کتاب میں اصل موضوع یہ ہی ہیں اور مقدمہ علم بلاغت میں مقصود بالتبع ہے اور خطبہ علم بلاغت میں نہ مقصود بالذات ہے اور نہ مقصود بالتبع ہے بلکہ وجہ تصنیف ہے:۔ علم معانی کسے کہتے ہیں اور علم بیان کسے کہتے ہیں اور علم بدیع کسے کہتے ہیں یہ بحث مقدمہ کے آخر میں متن میں آگے آ رہی ہے اسی لیئے یہاں بحث نہیں کی۔

عبارت:...... اَلْفَصَاحَةُ يُوْصَفُ بِهَا الْمُفْرَدُ وَالْكَلَامُ وَالْمُتَكَلِّمُ

ترجمہ:...... فصاحت کا موصوف مفرد ہوتا ہے اور فصاحت کا موصوف کلام ہوتا ہے اور فصاحت کا موصوف متکلم ہوتا ہے۔

تشریح:...... اہل زبان کے ذوق کے مطابق صاف صاف بیان کرنے کو فصاحت کہتے ہیں فصاحت مفرد میں بھی ہوتی ہے جیسے قائم مفرد ہے کھڑے ہونے کو ذوق کے مطابق کھول کر بیان کر رہا ہے اس کو کہیں گے هٰذِهٖ كَلِمَةٌ فَصِيْحَةٌ اسی طرح فصاحت کلام میں بھی ہوتی ہے جیسے کسی کلام کو ہم کہیں گے۔ هٰذَا كَلَامٌ فَصِيْحٌ:. هٰذِهٖ قَصِيْدَةٌ فَصِيْحَةٌ قصیدہ منظوم کلام پر بولا جاتا ہے اور منثور دونوں کلاموں پر بولا جاتا ہے۔ اسی طرح فصاحت متکلم میں بھی ہوتی ہے جیسے کسی شاعر کو ہم کہیں گے هٰذَا شَاعِرٌ فَصِيْحٌ اور نثر بولنے والے کو ہم کہیں گے هٰذَا كَاتِبٌ فَصِيْحٌ۔ یہاں ایک سوال ہے کہ مرکب اضافی اور مرکب توصیفی یعنی مرکب ناقص مفرد ہے یا کلام ہے:۔ قیل المراد بالکلام مالیس بکلمة کہا گیا ہے مراد کلام سے وہ ہے جو کلمہ نہ ہو اس عبارت سے مرکب ناقص کلام ہے لیکن تفتازانی نے اس سے اتفاق نہیں کیا ان الحق انه داخل فی المفرد لکھ کر بلکہ علت بیان فرمائی کہ مفرد مرکب کے مقابلہ میں ہوتا ہے اور مفرد تثنیہ اور جمع کے مقابلہ میں ہوتا اور مفرد کلام کے مقابلہ میں ہوتا ہے اور یہاں مفرد کلام کے مقابلہ میں ہے لہٰذا مرکب ناقص مفرد ہے کیونکہ مرکب ناقص کلام نہیں اور متکلم بھی نہیں ہے پس ہم کہیں گے غلام زید کو هٰذِهٖ كَلِمَةٌ فَصِيْحَةٌ۔

ترکیب:...... الفصاحة مبتداء یوصف فعل باء جارہ ھا مجرور متعلق یوصف کے مرجع الفصاحة المفرد معطوف علیہ واؤ عاطفہ الکلام معطوف واؤ عاطفہ المتکلم معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر نائب فاعل:۔ یوصف فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَالْبَلَاغَةُ يُوْصَفُ بِهَا الْاٰخِيْرَانِ فَقَطْ.

ترجمہ:...... اور بلاغت کے ساتھ موصوف بنایا جاتا ہے صرف پچھلے دو کو یعنی کلام کو اور متکلم کو۔

تشریح:...... مصنف نے فصاحت اور بلاغت کی بالکل تعریف نہیں کی بلکہ فصاحت اور بلاغت کی تقسیم کی ہے یعنی فصاحت

مفرد فصاحت الکلام فصاحت متکلم:۔ بلاغت الکلام بلاغت متکلم اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فصاحت اور بلاغت کا کوئی ایسا مشترک مفہوم نہیں ہے جو ان سب پر صادق آ جائے اس وجہ سے ہر ایک قسم کی تعریف الگ الگ کی ہے۔ هٰذَا كَلَامٌ بَلِيغٌ.. هٰذِهٖ قَصِيدَةٌ بَلِيغَةٌ:۔ نثر بولنے والے کو کاتب کہتے ہیں جیسے هٰذَا كَاتِبٌ بَلِيغٌ:۔ نظم کہنے والے کو شاعر کہتے ہیں هٰذَا شَاعِرٌ بَلِيغٌ مرکب ناقص مفرد میں شامل ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ البلاغۃ مبتداء یوصف فعل باء جارہ ھا مجرور متعلق یوصف کے مرجع البلاغۃ الاخیران نائب فاعل:۔ یوصف فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ فقط:۔ (جزاء ہے) فاء جزائیہ ہے قط اسم فعل ہے انتہ کے معنی میں یعنی اذا بلغ الکلام الی ھذا المقام فانتہ جب پہنچ جائے کلام اس مقام کو بس رکجا تو:۔ انتہ فعل امر ہے صیغہ واحد مذکر مخاطب کا ہے باب افتعال ہے نہی ینھی سے۔

عبارت:...... فَالْفَصَاحَةُ فِي الْمُفْرَدِ خُلُوْصُهٗ مِنْ تَنَافُرِ الْحُرُوْفِ وَالْغَرَابَةِ وَمُخَالَفَةِ الْقِيَاسِ.

ترجمہ:...... فصاحت مفرد میں مفرد کا خالی ہونا ہے نفرت والے حرفوں سے اور فصاحت مفرد میں مفرد کا خالی ہونا ہے اجنبیت (اوپرے پن) سے اور فصاحت مفرد میں مفرد کا خالی ہونا ہے قاعدے کی مخالفت سے۔

تشریح:...... آگے عبارت آ رہی ہے البلاغۃ فی الکلام مطابقتہ لمقتضی الحال مع فصاحتہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلاغت کا سمجھنا فصاحت کے سمجھنے پر موقوف ہے یعنی فصاحت موقوف علیہ ہے اور موقوف علیہ مقدم ہوتا ہے اس لیئے فصاحت کو مقدم کیا بلاغت پر اسی طرح فصاحت مفرد کو مقدم کیا فصاحت کلام پر کیونکہ کلام کا سمجھنا موقوف ہے مفرد پر اور فصاحت کلام کو مقدم کیا فصاحت متکلم پر کیونکہ فصاحت متکلم موقوف ہے فصاحت کلام پر۔

ترکیب:...... فاء تفسیریہ الفصاحت موصوف فی جارہ المفرد متعلق الکائنۃ کے ہو کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر مبتدا خلوص مضاف (ہ) مضاف الیہ من جارہ تنافر مضاف الحروف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ الغرابۃ معطوف واؤ عاطفہ:۔ مخالفۃ مضاف القیاس مضاف الیہ مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر متعلق خلوص کے:۔ خلوص مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر خبر:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... فَالتَّنَافُرُ نَحْوُ ع غَدَائِرُ هَا مُسْتَشْزِرَاتٌ اِلَى الْعُلٰى.

ترجمہ:...... پس مفرد میں تنافر اس مصرعہ جیسا ہے:۔ اس کی لٹے اٹھی ہوئی ہیں بلندیوں کی طرف

تشریح:...... غدائر جمع ہے غدیرۃ کی:۔ غدیرۃ کہتے ہیں بٹے ہوئے بالوں کو جس کو لٹ کہتے ہیں یہ کلمہ فصیح ہے اسی طرح الی بھی فصیح ہے اور العلی جمع ہے عُلْيَا کی اور عُلْيَا مونث ہے اَعْلٰى کی اور یہ بھی فصیح ہے مستشزرات فصیح نہیں ہے کیونکہ (ش) میں صفت ہمس ہے اور صفت رخوت ہے (ش) سے پہلے ت ہے جس میں صفت ہمس اور شدت ہے ش کے بعد زاء ہے جس میں صفت جہر ہے یعنی ہمس جہر کے مقابل ہے اور شدت رخوت کے مقابل ہے اس تقابل کی وجہ سے ثقل پیدا ہو گیا ہے ویسے ثقل ذوق سلیم سے جانا جاتا ہے۔ ذوق وہ چیز ہے جس کے ذریعہ کلام کی عمدگی سے اور تحسین کلام سے اہل زبان لطف اٹھاتے ہیں۔

ترکیب:...... فاء تفسیریہ التنافر مبتداء نحو مضاف:۔ غدائر مضاف ھا مضاف الیہ مل کر مبتداء الی جارہ العلی مجرور متعلق مستشزرات کے مستشزرات اپنے متعلق سے مل کر خبر:۔ غدائر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر:۔ التنافر مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَالْغَرَابَةُ نَحْوُ ع:. وَ فَا حِمًا وَ مَرْسِنًا مُسَرَّجًا:. اَىْ كَالسَّيْفِ السُّرَيْجِيِّ فِي الدِّقَّةِ وَالْاِسْتِوَاءِ اَوْ كَالسِّرَاجِ فِي الْبَرِيْقِ وَاللَّمَعَانِ.

ترجمہ:...... اور مفرد میں غرابت مثل اس مصرعہ کے ہے:۔ اور محبوبہ نے ظاہر کئے کالے سیاہ بال اور چمکتی ہوئی ناک سریجی کی تلوار جیسی باریک سیدھی یا چراغ جیسی جگمگاتی ہوئی۔

تشریح:...... فاحما کوئلہ کی طرح سیاہ بال:۔ مرسنا ناک مسرّ جا چمکتی ہوئی:۔ کلام عرب میں تسریج مستعمل نہیں ہے لیکن شاعر نے مسرّ جا کو تسریج سے مشتق کر دیا:۔ یہ چیز اوپری ہے یعنی اجنبی ہے جس کو غرابت کہتے ہیں شاعر نے مصنف کے حساب سے یا تو مسرّ جا کو سریجی سے مشتق کیا ہے کہ سریجی کی تلوار بھی باریک ہونے میں اور برابر ہونے میں اپنی مثال آپ تھی یا شاعر نے مسرّ جا کو سراج سے مشتق کیا ہے جو کہ چمکتا ہے اور روشن ہوتا ہے بہر حال مسرّ جا کو کسی سے بھی مشتق مانیں لیکن یہ لفظ عربی نہیں ہے یہ غرابت مفرد میں ہے اسی غرابة کی وجہ سے یہ فصیح نہیں ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ الغرابة مبتداء نحو مضاف:۔ واؤ عاطفہ فاحما معطوف علیہ داو عاطفہ:۔ مرسنا موصوف مسرّ جا صفت مل کر مشبہ مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر کاف حرف تشبیہ:۔ السیف موصوف السریجی صفت مل کر متعلق کائنا کے فی جارہ الدقة معطوف علیہ واؤ عاطفہ الاستواء معطوف مل کر متعلق کائنا کے:۔ کائنا اپنے تینوں متعلق سے مل کر معطوف علیہ او عاطفہ:۔ کاف جارہ السراج مجرور متعلق کائنا کے فی جارہ:۔ البریق معطوف علیہ واؤ عاطفہ اللمعان معطوف مل کر متعلق کائنا کے:۔ کائنا اپنے تینوں متعلق سے مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مُفَسِّرْ مشبہ بہ:۔ مُفَسَّرْ اپنے مُفَسِّرْ سے مل کر مفعول ابدأت کا:۔ ابدأت فعل اپنے دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ:۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر:۔ الغرابة مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَالْمُخَالَفَةُ نَحْوُ ع:. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْاَجْلَلِ.

ترجمہ:...... اور مفرد میں قاعدے کی مخالفت اس مصرعہ جیسی ہے:۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیئے ہیں جو بڑی شان والا ہے اور بڑی عظمت والا ہے۔

تشریح:...... الحمد فصیح ہے للہ فصیح ہے العلی فصیح ہے الاجلل فصیح نہیں ہے کیونکہ قاعدے کے خلاف ہے قاعدہ یہ ہے کہ جب دو حرف ایک جنس کے جمع ہو جائیں تو ادغام واجب ہے جیسے مَدَّ یا فَرَّ کہ اصل میں مَدَدَ اور فَرَرَ ہیں اسی طرح اَجْلَلِ بھی اَجَلِّ ہونا چاہیے تھا لیکن شعر کا وزن قائم نہ رہتا اسی لیئے ایسا کیا گیا اور یہ وضع کے خلاف ہے اس لیئے فصیح نہیں ہے اگر یہ واضع کی وضع کے سبب سے ہوتا تو فصیح ہوتا جیسے قَطَطٌ گھونگھریالے بال والا فصیح ہے:۔ آلٌ اور ماء اصل میں اھل اور ماہ ہیں جو کہ قاعدے کے خلاف ہیں لیکن واضع کی وضع کے سبب سے ہیں اسی لیئے فصیح ہیں:۔ واضع کی وضع اگر ہے تو پھر فصیح ہونے میں قاعدے کی مخالفت مانع نہیں ہوگی۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ المخالفة مبتدا نحو مضاف:۔ الحمد مبتدا لام جارہ:۔ اللہ موصوف العلی صفت الاجلل صفت:۔ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر متعلق کائن کے:۔ کائن اپنے متعلق سے مل کر خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مضاف الیہ:۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر:۔ المخالفة مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... قِيْلَ وَمِنَ الْكَرَاهَةِ فِي السَّمْعِ نَحْوُ:. كَرِيْمُ الْجَرْشّٰى شَرِيْفُ النَّسَبِ وَفِيْهِ نَظْرٌ.

ترجمہ:...... کہا گیا ہے فصاحت مفرد میں مفرد کا خالی ہونا ہے سننے میں کراہیت سے جیسے سخی وجود والا شریف نسب والا اور اس میں بحث ہے۔

تشریح:...... متنبی ابو الطیب نے سیف الدولہ کی مدح کرتے ہوئے یہ شعر کہا:۔ مبارک الاسم اغر اللقب × کریم الجرشیٰ شریف النسب:۔ مبارک نام والا روشن لقب والا سخی وجود والا شریف نسب والا نام علی تھا لقب سیف الدولہ تھا ذاتی طور پر سخی تھا اور خاندان بنی عباس سے تھا بحث یہاں جرشیٰ سے ہے جو کہ غریب ہے یعنی اجنبی ہے عربی نہیں ہے اس میں الکراھة فی السمع کی قید لگانے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ غرابت موجود ہے اس لیئے قیل والی بات رد کر دی گئی ویسے بات بھی قیل کے ساتھ ہے۔

ترکیب:...... قیل فعل مجہول باقی نائب فاعل:۔ اصل عبارت فالفصاحۃ فی المفرد خلوصہ من الکراہۃ فی السمع ہے:۔ فی جارہ المفرد مجرور متعلق الکائنۃ کے صفت:۔ موصوف صفت مل کر مبتدا:۔ فی جارہ السمع مجرور متعلق الکراھۃ کے:۔ الکراھۃ اپنے متعلق سے مل کر مجرور ہو کر متعلق خلوص کے:۔ خلوص مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر خبر:۔ الفصاحۃ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ مثالھا مبتدا محذوف ہے نحو مضاف:۔ کریم الجرشی شریف النسب مضاف الیہ مل کر خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واوٗ استینافیہ فی جارہ (ہ) مجرور متعلق کائن کے خبر نظر مبتدا جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَ فِی الْكَلَامِ خُلُوْصُهٗ مِنْ ضُعْفِ التَّالِيْفِ وَتَنَافُرِ الْكَلِمَاتِ وَالتَّعْقِيْدِ مَعَ فَصَاحَتِهَا.

ترجمہ:...... فصاحت کلام میں کلام کا خالی ہونا ہے لکھائی کی کمزوری سے اور فصاحت کلام میں کلام کا خالی ہونا ہے نفرت والے کلمات سے اور فصاحت کلام میں کلام کا خالی ہونا ہے الجھاؤ سے کلمات کی فصاحت کے ساتھ۔

تشریح:...... مع فصاحتھا سے مصنف نے احتراز کیا ہے زَيْدٌ اَجْلَلُ سے زید بڑی شان والا ہے اور غَدِيْرُهٗ مُسْتَشْزِرَةٌ سے اس کی لٹ اٹھی ہوئی ہے اور اَنْفُهٗ مُسَرَّجٌ سے اس کی ناک چمک رہی ہے ان تینوں جملوں میں سے ہر ایک جملے پر کلام کا اطلاق ہوتا ہے لیکن ان کے کلمے فصیح نہیں ہیں اس لیئے کلام بھی فصیح نہیں ہے کیونکہ کلام تالیف ضعف اور تنافر کلمات اور تعقید سے خالی ہونے کے ساتھ ساتھ ایسے کلموں پر مشتمل ہو جو کلمیں تنافر الحروف اور الغرابۃ اور مخالفۃ القیاس سے بھی خالی ہوں تب کلام فصیح ہوگا ورنہ کلام فصیح نہیں ہوگا۔

ترکیب:...... واوٗ عاطفہ الفصاحۃ موصوف فی جارہ:۔ الکلام مجرور متعلق الکائنۃ کے ہو کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر مبتدا من جارہ:۔ ضعف مضاف التالیف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ واوٗ عاطفہ:۔ تنافر مضاف الکلمات مضاف الیہ مل کر معطوف واوٗ عاطفہ التعقید معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر متعلق خلوص کے مع مضاف فصاحۃ مضاف الیہ مضاف ھا مضاف الیہ مل کر ظرف خلوص کی خلوص مضاف اپنے مضاف الیہ متعلق اور ظرف سے مل کر خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... فَالضُّعْفُ نَحْوُ ضَرَبَ غُلَامُهٗ زَيْدًا.

ترجمہ:...... پس تالیف کا ضعف ضرب غلامہ زیدا جیسا ہے:۔ مارا زید کو زید کے غلام نے

تشریح:...... المضمر ماوضع لمتکلم او مخاطب او غائب تقدم ذکرہ لفظاً او معنی او حکماً ضمیر وہ ہے جس کو وضع کیا گیا ہو متکلم کے لیئے اور مخاطب کے لیئے اور غائب کے لیئے اس ضمیر کا ذکر پہلے ہو باعتبار لفظ کے یا باعتبار معنی کے یا باعتبار حکم کے تقدم ذکرہ لفظا کی مثال:۔ ضَرَبَ زَيْدٌ غُلَامَهٗ تقدم ذکرہ معنی کی مثال اعدلوا ھو اقرب للتقوی تقدم ذکرہ حکماً کی مثال ضَرَبَ غُلَامَهٗ زَيْدٌ ان تینوں مثالوں میں ضمیر سے پہلے ضمیر کا مرجع ہے لیکن ضَرَبَ غُلَامُهٗ زَيْدًا میں ضمیر کا مرجع نہیں ہے نہ لفظاً نہ معنی نہ حکماً اسی لیئے یہ کلام فصیح نہیں ہے ضمیر کے لیے ضمیر سے پہلے مرجع کا ہونا ضروری ہے اور یہ بات اس مثال میں نہیں ہے۔

ترکیب:...... فاء عاطفہ الضعف مبتدا نحو مضاف:۔ ضرب فعل غلام مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر فاعل زید مفعول بہ:۔ ضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ:۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر:۔ الضعف مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَالتَّنَافُرُ كَقَوْلِهٖ وَلَيْسَ قُرْبَ قَبْرِ حَرْبٍ قَبْرٌ. وَقَوْلِهٖ كَرِيْمٌ مَتٰى اَمْدَحْهُ اَمْدَحْهُ وَالْوَرٰى مَعِيْ.

ترجمہ:...... اور تنافر کلمات کی مثال:۔ مثل اس کے کہنے کے ہے:۔ اور نہیں ہے حرب بن امیہ کی قبر کے قریب کوئی قبر:۔ اور مثل اس کے کہنے کے ہے وہ سخی ہے جب میں تعریف کرتا ہوں اس کی تعریف کرتا ہوں میں اس کی اور مخلوق میرے ساتھ ہوتی ہے۔

تشریح:...... مصنف نے ضعف تالیف کی ایک مثال دی ہے اور تنافر کلمات کی مصنف نے دو مثالیں دی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ تنافر کلمات ولیس قرب قبر حرب قبر میں کلمات کے اکٹھے ہونے کی وجہ سے ہے اور ان کا اکٹھا ہونا زبان پر ثقیل ہے ویسے الگ الگ ہر ایک کلمہ فصیح ہے:۔دوسرے مصرعہ میں تنافر کلمات امدحہ امدحہ کی تکرار کیوجہ سے ہے اگر تکرار نہ ہو تو کلمیں فصیح ہیں تکرار کی صورت سے زبان پر ثقیل ہیں اور اردو میں تنافر کلمات کی مثال ۔

چچا چار کچرے کچے چچا چار کچرے پکے

پکے کچرے کچے چچا کچے کچرے پکے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ التنافر مبتدأ:۔ کاف جارہ قول مضاف (ہ) مضاف الیہ:۔ واؤ عاطفہ لیس فعل:۔ قرب مضاف قبر مضاف الیہ مضاف حرب مضاف الیہ مل کر خبر قبر اسم:۔ لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقول سے مل کر معطوف علیہ:۔ امدح فعل انا فاعل (ہ) مفعول بہ جملہ فعلیہ مؤکد:۔ واؤ حالیہ الوریٰ مبتدأ مع مضاف یاء مضاف الیہ مل کر ظرف کائن ہو کر خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال انا ضمیر سے:۔ امدح فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور حال سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر تاکید مؤکد اپنی تاکید سے مل کر مضاف الیہ:۔ متیٰ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف کریم کی:۔ کریم اپنی ظرف سے مل کر خبر مبتدا ھو کی:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق کائن کے خبر:۔ التنا فر مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَالتَّعُقِیُدُ اَنُ لَّا یَکُوُنَ ظَاهِرَ الدَّلَالَةِ عَلَی الْمُرَادِ لِلُخَلَلِ اِمَّافِی النَّظُمِ کَقَوُلِ الْفَرَزُدَقِ فِیُ خَالِ هِشَامٍ.

ترجمہ:...... اور تعقید یہ ہے کہ خلل کی وجہ سے کلام مراد پر دلالت کو ظاہر نہ کرے:...... وہ خلل یا تو نظم میں ہوگا مثال اس کی مثل فرزدق کے کہنے کے ہے ہشام کے ماموں کے بارے میں

تشریح:...... تعقید وہ الجھاؤ ہے جس کی وجہ سے کلام کی دلالت مراد پر ظاہر نہیں ہوتی یہ الجھاؤ کسی خلل کی وجہ سے ہوتا ہے یہ خلل یا نظم میں ہوتا ہے کہ ایک لفظ کو اس کو اپنی جگہ سے مقدم کر دیا جائے یا اس لفظ کو اس کی جگہ سے مؤخر کر دیا جائے یا کسی لفظ کو حذف کر دیا جائے یا اسم ظاہر کی جگہ ضمیر کو بیان کر دیا جائے یا مبتدا اور خبر کے درمیان فاصلہ کر دیا جائے یا موصوف اور صفت کے درمیان فرق کر دیا جائے جس کی وجہ سے متکلم کی مراد کو سمجھنا مشکل ہو جائے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ التعقید مبتدأ ان ناصبہ لا یکون فعل ھو اسم مرجع کلام:...... علی جارہ المراد مجرور متعلق ظاہر کے لام جارہ الخلل مجرور متعلق ظاہر کے:۔ ظاہر مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ لا یکون فعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مصدر خبر:۔ التعقید مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:...... اما عاطفہ فی جارہ النظم مجرور متعلق کائن کے ہو کر خبر ھو مبتدأ محذوف:۔ جملہ اسمیہ خبریہ:۔ فی جارہ:۔ خال مضاف ھشام مضاف الیہ متعلق قول کے قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے خبر:۔ مثالہ مبتدأ محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَمَامِثُلُهُ فِی النَّاسِ اِلَّا مُمَلَّکًا اَبُوُ اُمِّهٖ حَیٌّ اَبُوُهُ یُقَارِبُهُ :. اَیُ حَیٌّ یُّقَارِبُهُ اِلَّا مُمَلَّکٌ اَبُوُ اُمِّهٖ اَبُوُهُ

ترجمہ:...... اور نہیں ہے ابراہیم بن ہشام جیسا لوگوں میں جو زندہ ہو جو قریب ہو اس ابراہیم بن ہشام کے سوائے بادشاہ کے اس بادشاہ کی ماں کا باپ اس ابراہیم کا باپ ہے۔

تشریح:...... اس شعر میں تعقید یعنی ایک الجھاؤ تو یہ ہے کہ حی کو مستثنیٰ سے مؤخر کر دیا جو کہ مقدم ہونا چاہیے تھا۔ دوسرا الجھاؤ اس میں یہ ہے کہ حی موصوف ہے اور یقاربہ صفت ہے ان کے درمیان اجنبی ابوہ کا فاصلہ ہے اور تیسرا الجھاؤ اس میں یہ ہے کہ ابو امہ مبتدأ ہے اور ابوہ خبر ہے ان کے درمیان اجنبی حی کا فاصلہ ہے جس کی وجہ سے متکلم کے کلام کو سمجھنا مشکل

ہے۔کلمات سب فصیح ہیں لیکن الجھاؤ کی وجہ سے کلام فصیح نہیں ہے اور یہ الجھاؤ نظم میں ہے:۔ ابراہیم بن ہشام بن اسمعیل ماموں ہے ہشام بن عبدالملک بن مروان کا یعنی نواسے کا نام اور نانا کا نام ایک ہی ہے:۔مملکا ہشام کو اس وجہ سے کہا کہ یہ حاکم وقت تھا اور ابراہیم اس کا ماموں اس وقت مدینہ کا گورنر تھا یعنی عامل:۔ مُفَسَّرُ میں مملکا منصوب ہے مستثنیٰ ہونے کی وجہ سے اور مُفَسِّرُ میں مملک مرفوع ہے بدل ہونے کی وجہ سے:۔ **یجوز فیه النصب ویختار البدل فی ما بعد الا فی کلام غیر موجب وذکر المستثنیٰ منه** کے سبب۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ ما مشابہ لیس کے:۔مثل مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر اسم مرجع ابراہیم فی جارہ:۔ الناس مجرور متعلق کائنا کے خبر:۔ حی موصوف یقارب فعل ھو فاعل مرجع حی (ہ) مفعول بہ مرجع ابراہیم:۔ یقارب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء مملکا ذوالحال:۔ ابو مضاف ام مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مبتدأ:۔ ابو مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال:۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مستثنیٰ:۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر دوسری خبر ما اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... **وَاِمَّا فِی الْاِنْتِقَالِ کَقَوْلِ الْاٰخَرِ سَاَ طْلُبُ بُعْدَ الدَّارِ عَنْکُمْ لِتَقْرَبُوْا وَتَسْکُبُ عَیْنَایَ الدُّمُوْعَ لِتَجْمُدَا فَاِنَّ الْاِنْتِقَالَ مِنْ جُمُوْدِ الْعَیْنِ اِلیٰ بُخْلِهَا بِالدُّمُوْعِ لاَ اِلیٰ مَا قَصَدَهٗ مِنَ السُّرُوْرِ.**

ترجمہ:...... یا وہ خلل معنی کے انتقال میں ہوگا۔ مثال اس کی مثل دوسرے شاعر کے کہنے کے ہے:۔عنقریب طلب کروں گا میں گھر کی دوری تم سے تاکہ تم قریب ہو جاؤ اور بہائیں گی میری دونوں آنکھیں آنسو خشک ہونے تک:۔ پس بیشک آنسوؤں سے آنکھ کے خشک ہونے سے معنی کا انتقال آنکھ کے بخل کی طرف ہے:۔معنی کا انتقال اس خوشی کی طرف نہیں ہے جس خوشی کا شاعر نے ارادہ کیا ہے۔

تشریح:...... بعد الدار سے لتقربوا کی طرف سامع کا ذہن دیر سے منتقل ہوتا ہے کیونکہ دونوں ایک دوسرے کے مخالف ہیں جب دوری طلب کر رہا ہے تو دور ہونا چاہیے نہ کہ قریب اس لیئے معنی کے انتقال میں خلل ہے شاعر کا مقصد ہے کہ جب دوری طلب کروں گا تو جستجو قریب کی ہوگی جیسا کہ شعر ہے:۔

مانگا کریں گے اب سے دعاء ھجرے یار کی
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعاء کے ساتھ

اسی طرح تسکب میں اور لتجمد میں کلام کی دلالت مراد پر ظاہر نہیں ہے کیونکہ جب آنکھیں آنسو بہائیں گی تو بہتے بہتے خشک ہو جائیں گی لیکن یہاں یہ مراد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ میں آنسو بہاتا رہوں گا یہاں تک کہ تم آجاؤ اور تمہاری خوشی کی وجہ سے میرا رونا بند ہو جائے لیکن آنکھ کے خشک ہونے سے خوشی کی طرف معنی کا انتقال دیر سے ہوتا ہے یہ تعقید معنوی ہے اس کے لیئے دلیل مصنف نے خود بیان کی ہے کہ آنسوؤں سے آنکھ کے خشک ہونے سے معنی کا انتقال آنکھ کے بخل کی طرف ہے اس خوشی کی طرف نہیں ہے جس خوشی کی طرف شاعر نے ارادہ کیا ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ اما۔اما کی وجہ سے ہے فی جارہ:۔ انتقال متعلق کائن کے خبر ھو مبتدأ محذوف کی مرجع خلل:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ مثالہ مبتدأ محذوف ہے:۔قول مضاف الاخر مضاف الیہ:۔ (س) مستقبل قریب کے لیئے ہے اطلب فعل انا فاعل عن جارہ کم مجرور متعلق بعد کے:۔ بعد مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر ظرف:۔ لام کئی تقربوا فعل بفاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر علت:۔ ساطلب فعل اپنے فاعل ظرف اور علت سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ:۔ واؤ عاطفہ تسکب فعل عینا مضاف (ی) مضاف الیہ مل کر فاعل الدموع مفعول بہ لام کئی تجمد افعل بفاعل جملہ فعلیہ ہو کر علت:۔ تسکب فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور علت سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مقولہ: قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے خبر:۔ مثالہ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ باء جارہ الدموع مجرور متعلق جمود کے:۔ جمود مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہو کر متعلق الانتقال کے:۔ الانتقال اپنے

متعلق سے مل کر اسم:۔ الی جارہ بخل مضاف ھا مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ مرجع العین:۔ لا عاطفہ الی جارہ ما موصولہ قصد فعل ھو فاعل مرجع شاعر (ہ) مفعول بہ مرجع ما من جارہ السرور مجرور متعلق قصد کے:۔ قصد فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مجرور ہو کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق کائن کے خبر:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... قِيلَ وَ (الفصاحة فى الكلام خلوصه) مِنْ كَثْرَةِ التَّكْرَارِ وَتَتَابُعِ الْإِضَافَاتِ كَقَوْلِهٖ:. سَبُوحٌ لَهَا مِنْهَا عَلَيْهَا شَوَاهِدُ. وَقَوْلِهٖ ع:. حَمَامَةَ جَرْعٰى حَوْمَةِ الْجَنْدَلِ اِسْجَعِيْ وَفِيْهِ نَظْرٌ.

ترجمہ:...... کہا گیا ہے اور کلام میں فصاحت کلام کا خالی ہونا ہے کثرت تکرار سے اور پے در پے اضافت سے مثال اس کثرت تکرار کی مثل اس شاعر کے کہنے کے ہے۔ وہ گھوڑی تیرتی ہے اس گھوڑی کے لیئے اس گھوڑی سے اس گھوڑی پر خوبیاں ہیں اور مثال اس پے در پے اضافت کی مثل اس شاعر کے کہنے کے ہے۔ اے پتھریلے ٹیلے کی ریتلی زمین کی کبوتری آواز کر اور اس میں نظر ہے۔

تشریح:...... بعض حضرات نے فصاحت کلام کے لیے ضعف التالیف اور تنافر الکلمات اور تعقید کے علاوہ کثرت تکرار اور پے در پے اضافت کو بھی قرار دیا ہے یعنی کلام میں اگر کثرت تکرار ہے تو بھی کلام فصیح نہیں ہوگا جیسے سبوح لها منها علیها اور اگر پے در پے اضافت ہے پھر بھی کلام فصیح نہیں ہوگا جیسے حمامة جرعی حومة الجندل لیکن اس میں نظر ہے کیونکہ قرآن میں کثرت تکرار سورۃ الشمس فالهمها فجورها وتقولها موجود ہے لها منها علیها کے مقابل اسی طرح پے در پے اضافت سورۃ مریم میں ذکر رحمت ربک موجود ہے حمامة جرعیٰ حومة الجندل کے مقابل اور قران تمام کلام عرب سے فصیح ہے اس لیئے قیل والی بات صحیح نہیں ہے۔

ترکیب:...... قیل فعل باقی سب نائب فاعل واؤ عاطفہ:۔ کثرۃ مضاف التکرار مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ:۔ تتابع مضاف الاضافات مضاف الیہ مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق خلوص کے ہو کر خبر:۔ الفصاحۃ فی الکلام مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ سبوح صفت فرس کی ہو کر خبر ھو مبتدأ محذوف کی جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ:۔ لھا اور منھا اور علیھا متعلق کائنۃ کے خبر شواھد مبتدأ:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر معطوف علیہ:۔ حمامۃ مضاف جرعیٰ مضاف الیہ مضاف حومۃ مضاف الیہ مضاف الجندل مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ادعوکا:۔ ادعو فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ:۔ اسجعی فعل بفاعل مل کر جملہ انشائیہ دونوں جملیں مقولہ:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہو کر متعلق کائنان کے ہو کر خبر:۔ مثالھما مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَفِي الْمُتَكَلِّمِ مَلَكَةٌ يَقْتَدِرُبِهَا عَلَى التَّعْبِيْرِ عَنِ الْمَقْصُوْدِ بِلَفْظٍ فَصِيْحٍ

ترجمہ:...... اور فصاحت متکلم میں ایک مہارت ہوتی ہے جس مہارت کی وجہ سے وہ متکلم قادر ہوتا ہے مقصد کو بیان کرنے پر فصیح لفظ کے ساتھ

تشریح:...... ملکہ وہ مہارت ہے جو متکلم کو راسخ فی النفس حاصل ہوتی ہے یعنی فطری طور پر وہ متکلم اس مہارت پر قادر ہوتا ہے:۔ فصیح متکلم ہونے کے لیئے متکلم کو فصیح لفظ کے اداء کرنے پر قدرت حاصل ہونا ضروری ہے اگرچہ فصیح متکلم کے کلام کی ادائیگی لفظ فصیح سے نہ پائی جاتی ہو اسی طرح جس متکلم میں مہارت پختہ نہ ہو بلکہ کبھی کبھی مقصود کو فصیح لفظ کے ساتھ اداء کرتا ہو تو علماء بلاغت کے نزدیک یہ متکلم بھی فصیح نہیں ہے اگر بکلام فصیح کہتے تو مرکب ناقص رہ جاتے اور اگر بمفرد فصیح کہتے تو کلام رہ جاتا اسی لیئے بلفظ فصیح ذکر کیا ہے تا کہ فصیح متکلم کی تعریف پوری ہو جائے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ فی جارہ:۔ المتکلم مجرور متعلق الکائنۃ کے ہو کر صفت الفصاحۃ کی:۔ موصوف صفت مل کر مبتدأ:۔ عن جارہ:۔ المقصود مجرور متعلق التعبیر کے باء جارہ:۔ لفظ موصوف فصیح صفت مل کر مجرور متعلق التعبیر کے:۔ التعبیر اپنے دونوں متعلق سے مل کر مجرور ہو کر متعلق یقتدر کے باء جارہ ھا مجرور متعلق یقتدر کے مرجع ملکۃ:۔ یقتدر فعل اپنے ھو فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت:۔ ملکۃ موصوف اپنی

صفت سے ملکر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَالْبَلَاغَةُ فِي الْكَلَامِ مُطَابَقَتُهُ لِمُقْتَضَى الْحَالِ مَعَ فَصَاحَتِهٖ وَهُوَ مُخْتَلِفٌ فَإِنَّ مَقَامَاتِ الْكَلَامِ مُتَفَاوِتَةٌ

ترجمہ:...... اور بلاغت کلام میں کلام کا حال کے تقاضے کے مطابق ہونا ہے اپنی فصاحت کے ساتھ اور وہ حال کا تقاضہ مختلف ہوتا ہے۔ کیونکہ کلام کے مقامات مختلف ہوتے ہیں۔

تشریح:...... حال: مخاطب کا خالی ذہن ہونا حال ہے:۔ مقتضی حال:۔ کلام کا مؤکدات سے خالی ہونا مقتضی حال ہے۔ مطابقت متقضی حال:۔ زید قائم:۔ یہ مطابق متقضیٰ حال ہے دوسری قسم:۔ حال :۔ مخاطب کا حکم میں تردد کرنا:۔ متقضیٰ حال:۔ مؤکد کلام کا اچھا ہونا:۔ مطابقت متقضیٰ حال :۔ ان زیدا قائم یہ مطابق ہے متقضیٰ حال کے تیسری قسم:۔ حال:۔ مخاطب کا منکر حکم ہونا حال ہے:۔ مقتضی حال:۔ مؤکد کلام کا واجب ہونا:۔ مطابقت متقضیٰ حال:۔ان زیدا لقائم یہ مطابق ہے متقضیٰ حال کے:۔ بلاغت کلام میں کلام کا مطابق ہونا ہے متقضیٰ حال کے اس کے ساتھ یہ بات ذہن میں رہے کہ کلام میں فصاحت بھی ضروری ہے یعنی کلام کے مفردات میں تنافر الحروف اور الغرابة اور مخالفت القیاس نہ ہو اور کلام میں ضعف تالیف نہ ہو اور تنافر کلمات بھی نہ ہوں اور تعقید معنوی یا لفظی نہ ہو تب کلام بلیغ ہوگا ورنہ نہیں۔

ترکیب:...... فی جارہ الکلام مجرور متعلق الکائنة کے ہو کر صفت:۔ البلاغة موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدأ:۔ لام جارہ مقتضی مضاف الحال مضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر متعلق مطابقۃ:۔ مع مضاف فصاحۃ مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر ظرف مطابقۃ کی مرجع کلام:۔ مطابقۃ مضاف اپنے مضاف الیہ متعلق اور ظرف سے مل کر خبر:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واؤ عاطفہ ھو مبتداء مرجع مقتضی:۔ فاء تعلیلیہ:۔ مقامات مضاف الکلام مضاف الیہ مل کر اسم متفاوتة خبر:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر علت:۔ مختلف اپنی علت سے مل کر خبر:۔ ھو مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... فَمَقَامُ كُلٍّ مِّنَ التَّنْكِيْرِ وَالْإِطْلَاقِ وَالتَّقْدِيْمِ وَالذِّكْرِ يُبَايِنُ مَقَامَ خِلَافِهٖ وَمَقَامُ الْفَصْلِ يُبَايِنُ مَقَامَ الْوَصْلِ وَمَقَامُ الْإِيْجَازِ يُبَايِنُ مَقَامَ خِلَافِهٖ وَكَذَا خِطَابُ الذَّكِيِّ مَعَ خِطَابِ الْغَبِيِّ.

ترجمہ:...... پس تنکیر اطلاق تقدیم اور ذکر میں سے ہر ایک کا مقام جدا ہوتا ہے اپنے خلاف کے مقام کے اور فصل کا مقام جدا ہوتا ہے وصل کے مقام کے اور ایجاز کا مقام جدا ہوتا ہے اپنے خلاف کے مقام کے اور اسی طرح ذکی کا خطاب ہے غبی کے خطاب کے ساتھ۔

تشریح:...... وہ مقام جس مقام میں مسند الیہ کو نکرہ لانا ہے جیسے رجل جاء نی یہ مقام اس مقام کے خلاف ہے جس مقام میں مسند الیہ کو معرفہ لانا ہے جیسے زید جاء نی:۔ اسی طرح مطلق مقام ہے جیسے زید اکل خلاف ہے مقید مقام کے جیسے ما اکل زید الاخبزا:۔ اسی طرح مقدم مقام ہے جیسے زید قام خلاف ہے مؤخر مقام کے جیسے قام زید اسی طرح ذکر کا مقام ہے جیسے زید ضرب عمرا خلاف ہے حذف کے مقام کے جیسے زید ضرب:۔ اسی طرح فصل کا مقام ہے جیسے اراھا فی الضلال تھیم خلاف ہے وصل کے مقام کے جیسے واراھا فی الضلال تھیم اور ایجاز کا مقام ہے جیسے نعم زید خلاف ہے اطناب کے مقام کے جیسے نعم الرجل زید اور اسی طرح تعلیم یافتہ سمجھدار کا خطاب ہے جاہل بے سمجھ کے خطاب کے مقابلہ میں:۔ جب یہ سب مختلف ہیں تو مقتضی حال بھی مختلف ہوگا۔

ترکیب:...... فاء عاطفہ مقام مضاف کل مضاف الیہ مل کر موصوف:۔ من جارہ التنکیر معطوف علیہ واو عاطفہ الاطلاق معطوف واؤ عاطفہ التقدیم معطوف واؤ عاطفہ الذکر معطوف مل کر متعلق کائن کے صفت:۔ موصوف صفت مل کر مبتدأ:۔ مقام مضاف خلاف مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مفعول بہ یباین فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ ومقام الفصل مبتدأ یباین مقام الوصل خبر:۔ جملہ اسمیہ:۔ ومقام الایجاز مبتدا یباین مقام خلافہ خبر:۔ جمہ اسمیہ:۔ واؤ عاطفہ کاف جارہ ذا مجرور متعلق کائن کے مع مضاف

خطاب مضاف الیہ مضاف الغبی مضاف الیہ مل کر ظرف:۔ کائن اپنے متعلق اور ظرف سے مل کر خبر:۔ خطاب الذکی مبتداً:۔ مبتداً اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَلِكُلِّ كَلِمَةٍ مَعَ صَاحِبَتِهَا مَقَامٌ

ترجمہ:...... اور ہر ایک کلمہ کے لیئے اس کلمہ والے کے ساتھ ایک مقام ہے۔

تشریح:...... ازید ضرب عمراً:۔ اضرب زید عمراً:۔ اعمر أضرب زید:۔ پہلے میں سوال زید کے بارے میں ہے دوسرے میں سوال مارنے کے بارے میں ہے اور تیسرے میں سوال عمراً کے بارے میں ہے یہ حالت ھمزہ کے ساتھ ہونے کی وجہ سے ہے۔ اسی طرح ان نصر نصرت اور اذا جاء نصر اللہ والفتح ہے کہ ان اور اذا دونوں مستقبل کے لیے ہیں لیکن ان شک کے لیے ہے۔ اور اذا یقین کے لیئے ہے یعنی جاء کا مقام اذا کے ساتھ کچھ اور ہے اور نصر کا مقام ان کے ساتھ کچھ اور ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ لام جارہ کل مضاف کلمۃ مضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے:۔ مع مضاف صاحبۃ مضاف الیہ مضاف ھا مضاف الیہ مل کر ظرف کائن کی:۔ کائن اپنے متعلق اور ظرف سے مل کر خبر:۔ مقام مبتداً:۔ مبتداً اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَارْتِفَاعُ شَانِ الْكَلَامِ فِي الْحُسْنِ وَالْقُبُوْلِ بِمُطَابَقَتِهِ لِلْاِعْتِبَارِ الْمُنَاسِبِ وَانْحِطَاطُهُ بِعَدَمِهَا فَمُقْتَضَى الْحَالِ هُوَ الْاِعْتِبَارُ الْمُنَاسِبُ.

ترجمہ:...... اور کلام کی شان کا بلند ہونا اچھے ہونے میں اور قبول ہونے میں کلام کا مطابق ہونا ہے مناسب اعتبار کے اور اس کلام کا پست ہونا اس مطابقت کا نہ ہونا ہے پس مقتضی حال ہی مناسب اعتبار ہے۔

تشریح:...... کلام کی شان کا بلند ہونا کئی اعتبار سے ہے اگر کلام ترغیب کے اعتبار سے بلند شان والا ہے یا ترہیب کے اعتبار سے بلند شان والا ہے تو کلام کی مقبولیت تاثیر کے اعتبار سے ہوگی اور یہ تاثیر شان ہے اور اگر کلام:۔ کلام کے اعتبار سے بلند شان والا ہے تو کلام کی خوبصورتی ضعف تالیف:۔ تنافر کلمات:۔ اور تعقید سے خالی ہونے کے اعتبار سے ہوگی اور اس خوبصورتی کے لیئے کلام کا مقتضی حال کے مطابق ہونا ضروری ہے:۔ کلام اگر ان خوبیوں سے مزین ہے تو کلام کی شان بلند ہے ورنہ نہیں اگلی پوری عبارت اس طرح ہے:۔ **وانحطاط شان الکلام فی الحسن والقبول بعدم مطابقتہ للاعتبار المناسب**:۔

ترکیب:...... فی جارہ الحسن معطوف علیہ واؤ عاطفہ القبول معطوف مل کر مجرور ہو کر متعلق ارتفاع کے:۔ ارتفاع مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتداً:۔ لام جارہ الاعتبار موصوف المناسب صفت مل کر مجرور ہو کر متعلق مطابقۃ کے:۔ مطابقۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے خبر:۔ مبتداً اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واؤ عاطفہ انحطاط مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مبتداً مرجع کلام:۔ باء جارہ عدم مضاف ھا مضاف الیہ مجرور ہو کر متعلق کائن کے خبر مرجع مطابقۃ:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ فاء عاطفہ:۔ مقتضی مضاف حال مضاف الیہ مل کر مبتداً:۔ ھو مبتداً: الاعتبار موصوف المناسب صفت مل کر خبر:۔ ھو مبتداً اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر پھر خبر:۔ مبتداً اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... فَالْبَلَاغَةُ رَاجِعَةٌ اِلَى اللَّفْظِ بِاِعْتِبَارِ اِفَادَتِهِ الْمَعْنٰى بِالتَّرْكِيْبِ وَكَثِيْرًا مَّا يُسَمّٰى ذٰلِكَ فَصَاحَةً اَيْضًا

ترجمہ:...... پس بلاغت لوٹتی ہے لفظ کی طرف ترکیب کے ساتھ اس لفظ کے معنیٰ کا فائدہ دینے کے اعتبار سے اور کبھی کبھی اس بلاغت کا نام فصاحت بھی رکھا جاتا ہے

تشریح:...... پس بلاغت ایسی صفت ہے جو کہ لوٹتی ہے لفظ کی طرف ترکیب کے ساتھ معنیٰ کا فائدہ دینے کے اعتبار سے ترکیب مفرد میں نہیں ہوتی اس لیئے لفظ سے مراد مفرد نہیں ہے اور معنیٰ کا فائدہ دینے سے مرکب ناقص بھی نہیں ہے کیونکہ مرکب تمام میں معنیٰ کا فائدہ حاصل ہوتا ہے:۔ یعنی بلاغت مفرد میں نہیں ہوتی متکلم میں ہوتی ہے اور کلام میں ہوتی ہے۔

ترکیب:...... فاء عاطفہ البلاغۃ مبتدأ:۔ الی جارہ اللفظ مجرور متعلق راجعۃ کے:۔ بار جارہ الترکیب مجرور متعلق افادۃ:۔ افادۃ مضاف (ہ) مضاف الیہ المعنی مفعول بہ :۔ افادۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ:۔ اعتبار مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور متعلق راجعۃ کے:۔ راجعۃ اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واؤ عاطفہ کثیرا موصوف ماصفت مل کر مفعول فیہ یسمی فعل ذالک نائب فاعل مشار الیہ بلاغت:۔ فصاحۃ مفعول ثانی ایضا مفعول مطلق اض کا:۔ یسمی فعل اپنے نائب فاعل مفعول فیہ مفعول ثانی اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَلَهَا طَرَ فَانِ اَعْلٰى وَهُوَ حَدُّ الْاِعْجَازِ وَمَا يَقْرُبُ مِنْهُ

ترجمہ:...... اور اس بلاغت کی دوطرف ہیں ایک اعلیٰ ہے اور وہ اعلیٰ انسان کو عاجز کر دینے والی حد ہے اور ایک وہ ہے جو قریب ہے اس اعلیٰ کے۔

تشریح:...... کلام کی بلاغت کی دوطرف ہیں ان دو میں سے ایک طرف اعلیٰ ہے اور یہ اعلیٰ حد عاجز کر دینے والی حد ہے۔ یہ کہ کلام بلند ہو اپنی بلاغت میں یہاں تک کہ کلام نکل جائے انسان کی طاقت سے اور وہ کلام عاجز کردے انسانوں کو اس جیسا کلام پیش کرنے سے ومایقرب منہ کو عطف کی وجہ سے قسم دوسری شمار کرنی چاہیے لیکن لفظ قریب کی وجہ سے اس کو اعلیٰ ہی میں شمار کرلیا گیا ہے۔ ومایقرب منہ سے کلام رسول اللہؐ مراد ہے جیسا کہ قرآن میں وماینطق عن الھوی یعنی دونوں کلام ایک ہی ہیں۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ لام جارہ ھا مجرور متعلق کائنان کے ہو کر خبر مرجع بلاغت طرفان مبتدأ:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واؤ عاطفہ ھو مبتدأ مرجع اعلیٰ:۔ حد مضاف الاعجاز مضاف الیہ مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ اعلیٰ معطوف علیہ خبر:۔ واؤ عاطفہ ما موصولہ یقرب فعل ھو فاعل مرجع ما من جارہ (ہ) مجرور متعلق یقرب کے مرجع اعلیٰ:۔ یقرب فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ ملکر معطوف اعلیٰ پر:۔ احدھما مبتدأ محذوف ہے مرجع طرفان:۔ مبتدأ اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَاَسْفَلُ وَهُوَ مَا اِذَا غُيِّرَ عَنْهُ اِلٰى مَادُوْنَهٗ اِلْتَحَقَ عِنْدَ الْبُلَغَاءِ بِاَصْوَاتِ الْحَيَوَانَاتِ

ترجمہ:...... اور بلاغت کی دوطرفوں میں سے ایک طرف اسفل ہے اور وہ اسفل وہ حد ہے جب بدل دیا جائے کلام کو اس اسفل حد سے اس حد کی طرف جو حد اس اسفل حد کے نیچے ہے تب علماء بلاغت کے نزدیک وہ کلام حیوانوں کی آواز کے ساتھ مل جاتا ہے۔

تشریح:...... کلام جب اسفل حد سے نیچے کی حد کی طرف منتقل ہو جائے تو وہ کلام علماء بلاغت کے نزدیک حیوانوں کی آواز کے مانند ہوتا ہے کلام اگرچہ اعراب کے اعتبار سے صحیح ہو لیکن کلام میں اصل مراد پر دلالت نہیں ہوتی کلام کی اس نزاکت کو اہل زبان باذوق ہی صحیح طریقے پر سمجھتے ہیں جس ذوق کی وجہ سے کہتے ہیں کہ بھونک رہا ہے یا پنجابی میں کہتے ہیں چولیں مار رہا ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ اسفل خبر احدھما مبتدأ محذوف کی مرجع طرفان:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واؤ تفسیری ھو مبتدأ مرجع اسفل ماموصولہ:۔ اذا شرطیہ غیر فعل ھو نائب فاعل مرجع کلام عن جارہ (ہ) مجرور متعلق غیر کے مرجع ما:۔ الی جارہ :۔ ماموصولہ ثبت فعل محذوف ھو فاعل مرجع ما:۔ دون ظرف ثبت کی مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع اسفل:۔ ثبت فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مجرور متعلق غیر کے:۔ غیر فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط:۔ عند مضاف البلغاء مضاف الیہ مل کر ظرف:۔ باء جارہ اصوات مضاف الحیوانات مضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر متعلق:۔ التحق فعل اپنے ھو فاعل ظرف اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر خبر:۔ ھو مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَبَيْنَهُمَا مَرَاتِبُ كَثِيْرَةٌ وَ تَتْبَعُهَا وُجُوْهٌ اُخَرُ تُوْرِثُ الْكَلَامَ حُسْنًا

ترجمہ:...... اور اس اعلیٰ اور اسفل کے درمیان بہت سے مراتب ہیں ان مراتب کے پیچھے لگتے ہیں دوسرے طریقے جو کلام کو خوبصورت بنا دیتے ہیں۔

تشریح:...... طرف اعلیٰ اور طرف اسفل کے درمیان بہت سے مرتبے ہیں ان مرتبوں پر کچھ دوسرے طریقے واقع ہوتے ہیں جو کہ کلام کو خوبصورت بنا دیتے ہیں مفرد کو خوبصورت نہیں بناتے اور متکلم کو بھی خوبصورت نہیں بناتے ان طریقوں سے صرف کلام حسین ہوتا ہے اور یہ طریقے علم بدیع میں مذکور ہیں علم بدیع کے ان طریقوں کو کلام کی بلاغت اور فصاحت میں کوئی دخل نہیں ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ بین مضاف ھما مضاف الیہ مل کر ظرف کائنۃ کی ہو کر خبر مرجع اعلیٰ اور اسفل:۔ مراتب موصوف کثیرۃ صفت مل کر مبتدأ:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واؤ عاطفہ تتبع فعل ھا مفعول بہ مرجع مراتب:۔ وجوہ موصوف اخر صفت:۔ تورث فعل ھی فاعل ممیز مرجع وجوہ:۔ الکلام مفعول بہ حسنا تمیز:۔ تورث فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور تمیز سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت:۔ وجوہ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر فاعل:۔ تتبع فعل اپنے مفعول بہ اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَفِي الْمُتَكَلِّمِ مَلَكَةٌ يَقْتَدِرُ بِهَا عَلٰى تَالِيْفِ كَلَامٍ بَلِيْغٍ فَعُلِمَ اَنَّ كُلَّ بَلِيْغٍ فَصِيْحٌ وَلَا عَكْسَ

ترجمہ:...... اور بلاغت متکلم میں ایک ملکہ ہوتا ہے جس ملکہ سے وہ متکلم قادر ہوتا ہے بلیغ کلام پر پس معلوم ہوا کہ بیشک ہر ایک بلیغ کلام فصیح ہوتا ہے اور ہر ایک فصیح کلام بلیغ نہیں ہوتا۔

تشریح:...... ملکہ متکلم میں ایک مہارت ہوتی ہے جس مہارت کی وجہ سے متکلم بلیغ کلام بولنے پر قادر ہوتا ہے کہ جب چاہے بلیغ کلام بولے اگر متکلم میں مہارت نہ ہو بلکہ کبھی کبھی بلیغ کلام بولتا ہو تو ایسے متکلم کو بلیغ نہیں کہہ سکتے:۔ ہر بلیغ متکلم فصیح ہے اور ہر فصیح متکلم بلیغ نہیں ہے اور ہر بلیغ کلام فصیح ہے اور ہر فصیح کلام بلیغ نہیں ہے کیونکہ بلیغ کلام کے لیے مقتضیٰ حال کے مطابق ہونا ضروری ہے اگر متکلم فصیح کلام اداء کرنے کا ملکہ رکھتا ہو اور مقتضیٰ کے مطابق کلام کو اداء نہ کرے تو متکلم فصیح ہوگا بلیغ نہیں ہوگا۔

ترکیب...... واؤ عاطفہ فی جارہ المتکلم مجرور متعلق الکائنۃ کے ہو کر صفت:۔ البلاغۃ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدأ:۔ ملکہ موصوف باء جارہ:۔ ھا مجرور متعلق یقتدر کے مرجع ملکۃ:۔ کلام موصوف بلیغ صفت مل کر مضاف الیہ:۔ تالیف مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور متعلق یقتدر کے یقتدر فعل اپنے ھو فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت:۔ ملکۃ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ فاء عاطفہ علم فعل ان حرف مشبہ بالفعل:۔ کل مضاف بلیغ مضاف الیہ مل کر اسم فصیح خبر:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر نائب فاعل واؤ عاطفہ لا نفی جنس:۔ عکس اسم موجود خبر:۔ جملہ اسمیہ ہو کر نائب فاعل:۔ علم فعل اپنے دونوں نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَاَنَّ الْبَلَاغَةَ مَرْجِعُهَا اِلَى الْاِحْتِرَازِ عَنِ الْخَطَاءِ فِيْ تَادِيَةِ الْمَعْنَى الْمُرَادِ وَاِلٰى تَمِيْزِ الْفَصِيْحِ مِنْ غَيْرِهٖ.

ترجمہ:...... اور یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ مرادی معنیٰ کے اداء کرنے میں بلاغت کا مرجع غلطی سے بچنے پر ہے اور بلاغت کا مرجع فصیح کلام کو غیر فصیح کلام سے جدا کرنے پر ہے۔

تشریح:...... مرادی معنی کے ادا کرنے میں غلطی وصل کی جگہ فصل کرنے پر ہوسکتی ہے۔ اور تنکیر کی جگہ تعریف لانے پر ہوسکتی ہے اور اطلاق کی جگہ تقیید کرنے پر ہوسکتی ہے اور کلام کو مقتضیٰ حال کے مطابق نہ لانے سے ہوسکتی ہے:۔ اور فصیح کو غیر فصیح سے جدا کرنے کے لیے تنافر الحروف اور غرابت اور مخالفت القیاس اور ضعف تالیف اور تنافر الکلمات اور تعقید سے بچانا ضروری ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ ان حرف مشبہ بالفعل البلاغۃ اسم:۔ مرجع مضاف ھا مضاف الیہ مل کر مبتداء:۔ عن جارہ الخطاء مجرور متعلق الاحتراز کے:۔ فی جارہ تادیۃ مضاف المعنی المراد مضاف الیہ مل کر مجرور متعلق الاحتراز کے:۔ الاحتراز اپنے دونوں متعلق سے مل کر معطوف علیہ:۔ واؤ عاطفہ من جارہ غیر مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر متعلق تمیز کے:۔ تمیز مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق کائن کے خبر:۔ مرجعھا مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر نائب فاعل فعلم کا۔

عبارت:...... وَالثَّانِیُ مِنْهُ مَا یُبَیَّنُ فِیُ عِلْمِ مَتْنِ اللُّغَةِ اَوِ التَّصْرِیُفِ اَوِ النَّحْوِ اَوْیُدْرَکُ بِالْحِسِّ وَهُوَ مَاعَدَاالتَّعْقِیُدَ الْمَعْنَوِیَّ.

ترجمہ:...... اور اس بلاغت کی دوسری قسم وہ ہے جو بیان کی جائے گی لغت کے علم میں یا صرف کے علم میں یا نحو کے علم میں یا اس بلاغت کی قسم وہ ہے جو جانی جائے گی حس کے ساتھ:۔ اور بلاغت کی یہ قسم وہ ہے جو تعقید معنوی کے علاوہ ہے۔

تشریح:...... متن لغت سے عام لغت کو جدا کیا گیا ہے کیونکہ لغت کا لفظ عام ہے جیسے کہتے ہیں عربی لغہ یعنی عربی زبان عرب قوم کا اپنا مصطلح کلام لغت میں مفردات موضوعۃ کی معرفت حاصل ہوتی ہے لہٰذا لغت میں غرابت بیان کی جائے گی اور صرف میں قاعدے کی مخالفت بیان کی جائے گی اور نحو میں ضعف تالیف بیان کی جائے گی اور وہ چیز جو جانی جائے گی حس سے وہ تنافر ہے:۔ اور غرابت اور مخالفت القیاس اور ضعف تالیف اور تنافر یہ سب تعقید معنوی کے علاوہ ہیں۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ الثانی موصوف من جارہ (ہ) مجرور متعلق الکائن کے ہو کر صفت مرجع مرجعھا:۔ موصوف صفت مل کر مبتدأ:۔ ماموصولہ یبین فعل ھو نائب فاعل مرجع ما:۔ فی جارہ متن اللغۃ معطوف علیہ التصریف معطوف النحو معطوف:۔ علم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہو کر متعلق یبین کے:۔ یبین فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ او عاطفہ یدرک فعل ھو نائب فاعل مرجع ما باء جارہ حس مجرور متعلق یدرک کے:۔ یدرک فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واؤ حالیہ یبین اور یدرک کی ضمیر سے:۔ ھو مبتدأ مرجع ما:۔ ماموصولہ عدا فعل ھو فاعل مرجع ما:۔ التعقید موصوف المعنوی صفت مفعول بہ عدا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَمَایُحْتَرَزُبِهٖ عَنِ الْاَوَّلِ عِلْمُ الْمَعَانِیُ وَمَا یُحْتَرَزُ بِهٖ عَنِ التَّعْقِیُدِ الْمَعْنَوِیِّ عِلْمُ الْبَیَانِ وَمَا یُعْرَفُ بِهٖ وُجُوْهُ التَّحْسِیُنِ عِلْمُ الْبَدِیُعِ.

ترجمہ:...... اور وہ علم جس علم کے ذریعہ بچا جاتا ہے پہلے والے سے وہ علم:۔ علم معانی ہے:۔ اور وہ علم جس علم کے ذریعہ بچا جاتا ہے تعقید معنوی سے وہ علم:۔ علم بیان ہے:۔ اور وہ علم جس علم کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے خوبصورت کرنے والے طریقوں کو وہ علم:۔ علم بدیع ہے۔

تشریح:...... مرادی معنی کے اداء کرنے میں غلطی سے بچنے کے لیئے جو علم ہے اس علم کو علم معانی کہتے ہیں۔ اور تعقید معنوی سے بچنے کے لیئے یعنی معنی کے انتقال میں جو الجھاؤ ہے اس الجھاؤ کو جس علم سے دور کیا جاتا ہے اس علم کو علم بیان کہتے ہیں اور وہ علم جس علم سے خوبصورت کرنے والے طریقوں کو جانا جاتا ہے وہ علم:۔ علم بدیع ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ ماموصولہ یُحْتَرَزُ فعل بہ نائب فاعل مرجع ماعن جارہ الاول مجرور متعلق یحترز کے:۔ یحترز فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصولہ صلہ مل کر مبتدأ:۔ علم مضاف المعانی مضاف الیہ مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ وما یحترز بہ عن التعقید المعنوی علم البیان کی ترکیب بھی اسی جملہ جیسی ہے۔ واؤ عاطفہ ماموصولہ یعرف فعل باء جارہ (ہ) مجرور متعلق یعرف کے مرجع ما:۔ وجوہ مضاف التحسین مضاف الیہ مل کر نائب فاعل:۔ یعرف فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مبتدأ:۔ علم مضاف البدیع مضاف الیہ مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَكَثِيْرٌ يُسَمِّي الْجَمِيْعَ عِلْمَ الْبَيَانِ:. وَبَعْضُهُمْ يُسَمِّي الْاَوَّلَ عِلْمَ الْمَعَانِيْ:. وَالْاٰخِيْرَ يْنِ عِلْمَ الْبَيَانِ:. وَالثَّلَاثَةَ عِلْمَ الْبَدِيْعِ.

ترجمہ:...... اور اکثر علماء نام رکھتے ہیں تینوں فن کا علم بیان:۔ اور بعض علماء نام رکھتے ہیں پہلے فن کا علم معانی اور پچھلے دو کا علم بیان:۔ اور بعض علماء نام رکھتے ہیں تینوں فن کا علم البدیع۔

تشریح:...... علم معانی اور علم بیان اور علم بدیع کو علم بیان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ بیان کہتے ہیں فصیح کلام کو جو کلام مافی الضمیر کو بیان کر دے اور تینوں فن بیان سے متعلق ہیں اس لیے ان تینوں فن کو بیان کہہ دیا۔ بعض حضرات نے علم معانی کو تو علم معانی ہی کہا ہے اور علم بیان کو اور علم بدیع کو علم بیان کہا ہے ان کے نزدیک یہ دونوں بیان سے متعلق ہیں:۔ اور بعض حضرات نے تینوں فن کو علم بدیع کہا ہے کہ یہ تینوں فن دیگر علوم سے باعتبار خوبصورتی کے عمدہ ہیں۔

ترکیب...... واؤ عاطفہ کثیر من علماء البلاغۃ مبتداء یسمی فعل ھو فاعل مرجع کثیر الجمیع مفعول بہ اول:۔ علم مضاف البیان مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی یسمی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واؤ عاطفہ بعض مضاف ھم مضاف الیہ مل کر مبتدأ یسمی فعل ھو فاعل مرجع بعض:۔ الاول معطوف علیہ الاخیرین معطوف الثلاثۃ معطوف:۔ علم المعانی معطوف علیہ علم البیان معطوف علم بدیع معطوف:۔ یسمی فعل اپنے فاعل اور پیچھے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

☆☆☆☆☆

اَلْفَنُّ الْاَوَّلُ عِلْمُ الْمَعَانِیْ

(پہلا فن علم معانی کا ہے)

عبارت:...... وَهُوَ عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهِ اَحْوَالُ اللَّفْظِ الْعَرَبِيِّ الَّتِيْ بِهَا يُطَابِقُ اللَّفْظُ مُقْتَضَى الْحَالِ وَيَنْحَصِرُ فِيْ ثَمَانِيَةِ اَبْوَابٍ.

ترجمہ:...... اور وہ علم معانی ایک علم ہے جس علم کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے عربی لفظوں کی حالتوں کو جن حالتوں کی وجہ سے مطابق ہوتا ہے لفظ متقضیٰ حال کے اور وہ علم معانی گھرا ہوا ہے آٹھ باب میں۔

تشریح:...... عربی لفظ کی حالتیں تعریف ہے تنکیر ہے تقدیم ہے تاخیر ہے اثبات ہے حذف ہے قصر ہے اطلاق ہے تقیید ہے ان حالتوں کی وجہ سے لفظ مطابق ہوتا ہے مقتضی حال کے اور یہ علم معانی آٹھ باب میں گھرا ہوا ہے علت آگے آ رہی ہے کہ آٹھ میں کیوں ہے۔

ترکیب...... واو عاطفہ ھو مبتدأ مرجع علم معانی:۔ علم موصوف یعرف فعل باء جارہ (ہ) مجرور متعلق یعرف کے مرجع علم:۔ احوال مضاف موصوف:۔ اللفظ موصوف العربی صفت مل کر مضاف الیہ التی موصولہ باء جارہ ھا مجرور متعلق یطابق کے مرجع التی یطابق فعل اللفظ فاعل:۔ مقتضیٰ مضاف الحال مضاف الیہ مل کر مفعول بہ:۔ یطابق فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت:۔ احوال مضاف اپنے مضاف الیہ اور صفت سے مل کر نائب فاعل:۔ یعرف فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت:۔ علم موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واو عاطفہ ثمانیۃ ابواب متعلق ینحصر کے ینحصر فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔

عبارت:...... اَحْوَالُ الْإِسْنَادِ الْخَبَرِيِّ وَاَحْوَالُ الْمُسْنَدِ اِلَيْهِ. وَاَحْوَالُ الْمُسْنَدِ . وَاَحْوَالُ مُتَعَلِّقَاتِ الْفِعْلِ . وَالْقَصْرُ . وَالْإِنْشَاءُ . وَالْفَصْلُ وَالْوَصْلُ . وَالْإِيْجَازُ وَالْإِطْنَابُ وَالْمُسَاوَاةُ.

ترجمہ:...... اور ان آٹھ میں سے ایک باب خبر والی اسناد کی حالتوں کا ہے اور ان آٹھ میں سے دوسرا باب مسندالیہ کی حالتوں کا ہے:۔ اور ان آٹھ میں سے تیسرا باب مسند کی حالتوں کا ہے اور ان آٹھ میں سے چوتھا باب فعل کے متعلقات کی حالتوں کا ہے:۔ اور ان آٹھ میں سے پانچواں باب قصر کا ہے اور ان آٹھ میں سے چھٹا باب انشاء کا ہے اور ان آٹھ میں سے ساتواں باب فصل اور وصل کا ہے اور ان آٹھ میں سے آٹھواں باب ایجاز اور اطناب اور مساواۃ کا ہے۔

تشریح:...... احوال الاسناد الخبری کہہ کر مصنف نے اسناد انشائی کو الگ کر دیا کیونکہ اسناد خبری مسند اور مسند الیہ کے درمیان ہوتی ہے اور یہ خبر والی اسناد:۔ انشاء والی اسناد کے مخالف ہوتی ہے:۔ اگر عبارت اس طرح ہوتی احوال الاسناد الخبر ی والمسند الیہ والمسند ومتعلقات الفعل تو چاروں کا ایک ہونا لازم آ جاتا حالانکہ چاروں کے لیے مستقل الگ الگ باب ہیں اسی لیئے ہر ایک کے ساتھ احوال کو ذکر کیا گیا ہے باقی کے ساتھ احوال کو ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ خود ہی حالتیں ہیں۔

ترکیب:...... الاسناد موصوف الخبری صفت مل کر مضاف الیہ:۔ احوال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر:۔ احدھا مبتدأ محذوف ہے مرجع ابواب مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ اسی طرح احوال المسند الیہ خبر ہے ثانیھا مبتدأ محذوف کی:۔ احوال المسند خبر ہے ثالثھا مبتدأ محذوف کی احوال متعلقات الفعل خبر ہے رابعھا مبتدأ محذوف کی:۔ القصر خبر ہے خامسھا مبتدأ محذوف کی:۔ الانشاء خبر ہے سادسھا مبتدأ محذوف کی الفصل والوصل خبر ہے سابعھا مبتدأ محذوف کی: الایجاز والاطناب والمساواۃ خبر ہے۔ ثمانیھا مبتدأ محذوف کی۔

عبارت:...... لِاَنَّ الْکَلَامَ اِمَّا خَبَرٌ اَوْ اِنْشَاءٌ لِاَنَّهٗ اِنْ کَانَ لِنِسْبَتِهٖ خَارِجٌ تُطَابِقُهٗ اَوْلَا تُطَابِقُهٗ فَخَبَرٌ وَاِلَّا (وان لم یکن لنسبته خارج) فَاِنْشَاءٌ.

ترجمہ:...... علم معانی آٹھ باب میں گھرا ہوا ہے اس لیئے کہ کلام یا تو خبر ہوگا یا کلام انشاء ہوگا:۔ کیونکہ اگر اس کلام کی نسبت کے لیئے خارج ہو تو وہ نسبت مطابق ہوگی اس خارج کے یا وہ نسبت مطابق نہیں ہوگی اس خارج کے پس وہ کلام خبر ہے اور اگر اس کلام کی نسبت کے لیے خارج نہ ہو پس وہ کلام انشاء ہوگا۔

تشریح:...... خارج صیغہ صفت کا ہے لہٰذا اس کا موصوف بھی ضروری ہے اور وہ موصوف نسبت والا فعل ہے جو کہ ذہن کے علاوہ خارج میں ہوتا ہے اس کی چار شکلیں بنتی ہیں۔ (۱) نسبت کلام نسبت خارجہ دونوں مثبت ہوں جیسے زید قائم یہ نسبت کلام مثبت ہے اگر زید بھی کھڑا ہوا ہو تو نسبت جارجہ بھی مثبت ہے اور نسبت کلام نسبت خارجہ کے مطابق ہے۔ (۲) نسبت کلام نسبت خارجہ دونوں منفی ہوں جیسے زید لیس بقائم یہ نسبت کلام ہے منفی ہے اگر زید بھی کھڑا ہوا نہ ہو تو نسبت خارجہ بھی منفی ہے اور نسبت کلام نسبت خارجہ کے مطابق ہے۔ (۳) نسبت کلام مثبت ہو اور نسبت خارجہ منفی ہو جیسے زید قائم یہ نسبت کلام ہے مثبت ہے اور زید کھڑا ہوا نہ ہو یہ نسبت خارجہ ہے منفی ہے جو کہ نسبت کلام کے مطابق نہیں ہے۔ (۴) نسبت کلام منفی ہو اور نسبت خارجہ مثبت ہو جیسے زید لیس بقائم یہ نسبت کلام ہے اور منفی ہے اور زید کھڑا ہوا ہو یہ نسبت خارجہ ہے اور مثبت ہے جو کہ نسبت کلام کے مطابق نہیں ہے۔ زید قائم سے قائم کی نسبت زید کی طرف نسبت کلامیہ ہے اور متکلم کے ذہن میں ہے اس لیئے ذھنیہ ہے اور نفس الامر میں حاصل ہے اس لیئے نسبت خارجہ ہے:۔ انشاء کے لیئے نسبت خارج نہیں ہوتی اس لیے خبر بھی نہیں ہوتی۔

ترکیب...... ان حرف شرط کان فعل لام جارہ نسبت مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر متعلق کائنا کے خبر خارج اسم ذوالحال:۔ تطابق فعل ھی فاعل مرجع نسبت (ہ) مفعول بہ مرجع خارج:۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ او عاطفہ لا تطابقہ معطوف مل کر حال:۔ کان اپنے اسم خبر اور حال سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط:۔ فھو خبر جزاء:۔ جملہ شرطیہ معطوف علیہ واو عاطفہ ان لم یکن لنسبتہ خارج فھو انشاء معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر لان کی:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر متعلق خبر اور انشاء کے:۔ خبر اور انشاء اپنے متعلق سے مل کر خبر لان الکلام کی:۔ ان اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر متعلق ینحصر کے:۔ ینحصر فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَالْخَبَرُ لَا بُدَّلَهٗ مِنْ مُسْنَدٍ اِلَیْهِ وَمُسْنَدٍ وَاِسْنَادٍ وَالْمُسْنَدُ قَدْ یَکُوْنُ لَهٗ مُتَعَلِّقَاتٌ اِذَا کَانَ فِعْلًا اَوْ فِیْ مَعْنَاهُ.

ترجمہ:...... اور خبر کے لیے ضروری ہے مسند الیہ کا ہونا اور مسند کا ہونا اور اسناد کا ہونا اور کبھی مسند کے لیئے متعلقات ہوتے ہیں جب وہ مسند فعل ہو یا فعل کے معنی میں ہو۔

تشریح:...... علم معانی آٹھ باب میں کیوں منحصر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک کلام انشاء ہے جس کے لیے نسبت خارجہ نہیں ہوتی اور ایک کلام خبر ہے جو خبر ہے اس کے لیئے تین چیز کی ضرورت ہے ایک اسناد کی اور ایک مسند کی اور ایک مسند الیہ کی:۔ مسند جب فعل ہو یا فعل کے معنی میں ہو تو مسند کے لیئے متعلقات ہوتے ہیں جیسے زید ذاھب راکبا میں مسند ذاھب ہے فعل کے معنیٰ میں ہے اور متعلق راکبا ہے جو کہ ذاھب کی ضمیر سے حال ہے:...... زید مضروب قائما میں مسند مضروب ہے فعل کے معنیٰ میں ہے اور قائما متعلق ہے جو کہ مضروب کی ضمیر سے حال ہے:...... زید حسن ضاحکا میں مسند حسن ہے فعل کے معنیٰ میں ہے اور ضاحکا متعلق ہے جو کہ حسن کی ضمیر سے حال ہے:...... زید احسن القوم صوتا میں مسند احسن القوم ہے صوتا متعلق ہے تمیز

ہے احسن کی ضمیر سے:...... ضربی زیدا قائما میں ضرب مسند ہے فعل کے معنیٰ میں ہے قائما متعلق ہے:...... اسم فاعل اسم مفعول صفت مشبہ اسم تفضیل مصدر:...... یہ فعل کے معنیٰ میں ہوتے ہیں:...... جب مسند فعل یا فعل کے معنیٰ میں نہ ہو تو مسند کے متعلقات نہیں ہوتے جیسے انا یوسف میں یوسف ہے۔

ترکیب...... واو عاطفہ الخبر مبتداء لانفی جنس کا بداسم لام جارہ (ہ) مجرور متعلق کائن کے مرجع خبر:۔من جارہ مسند الیہ معطوف علیہ مسند معطوف اسناد معطوف مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے:۔ کائن اپنے چاروں متعلق سے مل کر خبر:۔ لانفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واو عاطفہ المسند مبتدأ قد حرف تقلیلیہ یکون فعل لام جارہ (ہ) مجرور متعلق کائنات کے ہو کر خبر:۔ متعلقات اسم:۔ یکون فعل اپنی خبر اور اسم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر دال بر جزاء:۔ اذا شرطیہ کان فعل ھو اسم مرجع مسند فعلا خبر معطوف علیہ او عاطفہ فی جارہ:۔ معنا مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مجرور متعلق کائنا کے خبر معطوف:۔ کان اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط:۔ دال بر جزاء اپنی شرط سے مل کر جملہ شرطیہ:۔

عبارت:...... وَكُلٌّ مِنَ الْإِسْنَادِ وَالتَّعَلُّقِ إِمَّا بِقَصْرٍ أَوْ بِغَيْرِ قَصْرٍ وَكُلُّ جُمْلَةٍ قُرِنَتْ بِأُخْرٰى إِمَّا مَعْطُوفَةٌ عَلَيْهَا أَوْ غَيْرُ مَعْطُوفَةٍ وَالْكَلَامُ الْبَلِيْغُ إِمَّا زَائِدٌ عَلٰى أَصْلِ الْمُرَادِ لِفَائِدَةٍ أَوْ غَيْرُ زَائِدٍ.

ترجمہ:...... اسناد اور تعلق میں سے ہر ایک یا قصر کے ساتھ ہوگا یا بغیر قصر کے ہوگا اور ہر ایک جملہ ملایا جائے گا دوسرے جملہ کے ساتھ یا تو دوسرے جملہ کا عطف کیا جائے گا پہلے جملہ پر یا عطف نہیں کیا جائے گا اور بلیغ کلام یا تو زائد ہوگا اصل مراد پر کسی فائدے کی وجہ سے یا زائد نہیں ہوگا۔

تشریح:...... اسناد بغیر قصر کے جیسے زید قائم زید کھڑا ہے:...... اسناد قصر کے ساتھ ما زید الا قائم نہیں ہے زید مگر کھڑا ہوا:...... تعلق بغیر قصر کے ماضرب زید عمرا زید نے عمرو کو نہیں مارا:...... تعلق قصر کے ساتھ ماضرب زید الا عمرا نہیں مارا زید نے کسی کو مگر عمرو کو:...... عطف کے ذریعہ جملہ کو ملانا یعنی وصل کرنا جیسے جاء زید فجلس ثم ضحک حرف عطف فاء اور ثم کے ذریعہ جاء جلس ضحک ملے ہوئے ہیں:...... بغیر عطف کے جملہ کو ملانا یعنی فصل کرنا جیسے ذلک الکتاب لاریب فیه هدی للمتقین عطف نہ ہونے کی وجہ سے ذالک الکتاب الگ ہے لاریب فیه الگ ہے هدی للمتقین الگ ہے:...... اصل مراد پر بلیغ کلام کا زائد ہونا جیسے حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ اس آیت میں والصلوٰۃ الوسطیٰ فضیلت کے فائدے کی وجہ سے ہے یہ اطناب ہے:...... اور بلیغ کلام کا زائد نہ ہونا اور نہ کم ہونا ولا یحیق المکر السیئ الا باهله ہے یہ مساواۃ ہے:...... اور بلیغ کلام کا زائد نہ ہونا یعنی کم ہونا نعم زید ہے یہ ایجاز ہے:......

ترکیب...... واو عاطفہ کل موصوف:۔ من جارہ الاسناد معطوف علیہ واو عاطفہ التعلق معطوف مل کر مجرور متعلق کائن کے صفت:۔ موصوف صفت مل کر مبتدأ:۔ اما عاطفہ باء جارہ قصر مجرور مل کر معطوف علیہ او عاطفہ باء جارہ:۔ غیر مضاف قصر مضاف الیہ مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق کائن کے ہو کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واو عاطفہ کل مضاف جملۃ مضاف الیہ مل کر مبتدأ:۔ قرنت فعل ہی نائب فاعل مرجع جملہ باء جارہ:۔ اخریٰ مجرور متعلق قرنت کے:۔ قرنت فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ علی جارہ ھا مجرور متعلق معطوفۃ کے مرجع اخریٰ:۔ معطوفۃ اپنے متعلق سے مل کر معطوف علیہ خبر او عاطفہ:۔ غیر مضاف معطوفۃ مضاف الیہ مل کر معطوف خبر:۔ ہی مبتدأ اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

تنبیہ

عبارت:...... صِدْقُ الْخَبَرِ مُطَابَقَتُهُ لِلْوَاقِعِ وَكَذِبُهُ عَدَمُهَا:. وَقِيْلَ مُطَابَقَتُهُ لِاعْتِقَادِ الْمُخْبِرِ وَلَوْ خَطَاءً وَ عَدَمُهَا بِدَلِيْلِ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ (المنافقون ۱)

ترجمہ:...... خبر کا سچا ہونا خبر کا واقع کے مطابق ہونا ہے اور اس خبر کا جھوٹا ہونا اس خبر کا واقع کے مطابق نہ ہونا ہے:۔ اور کہا گیا ہے خبر کا سچا ہونا خبر کا مطابق ہونا ہے مخبر کے اعتقاد کے اگر چہ وہ اعتقاد غلط ہی کیوں نہ ہو:۔ اور اس خبر کا جھوٹا ہونا اس خبر کا مطابق نہ ہونا ہے مخبر کے اعتقاد کے اگر چہ وہ خبر سچی ہی کیوں نہ ہو ان المنٰفِقِینَ لکذبون کی دلیل کی وجہ سے۔

تشریح:...... صدق الخبر مطابقته للواقع وكذب الخبر عدم مطابقة الخبر للواقع:. وقيل صدق الخبر مطابقته لاعتقاد المخبر ولوكان الاعتقاد خطاء وكذب الخبر عدم مطابقة الخبر لاعتقاد المخبر ولو كان الخبر صدقا بدليل ان المنفقين لكذبون (المنافقون ١) انک لرسول الله خبر سچی ہے لیکن مخبر کے اعتقاد کے مطابق نہیں ہے اس لیے انک لرسول الله خبر جھوٹی ہے جس کے لیے اللہ نے فرمایا ان المنٰفقین لکذبون:...... مصنف کا ان المنٰفقین لکذبون سے یہ استدلال کہ خبر جھوٹی ہے یہ استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ اللہ نے منٰفقین کو جھوٹا کہا ہے نہ کہ خبر کو اور یہ دلیل بھی درست نہیں ہے کہ جب منافقین جھوٹے ہیں تو خبر انک لرسول الله بھی جھوٹی ہے:...... خبر الگ چیز ہے اور مخبر الگ چیز ہے اس لیے قیل والی دلیل میں کوئی وزن نہیں ہے قاعدہ یہی ہے:...... صدق الخبر مطابقته للواقع وكذب الخبر عدم مطابقة الخبر للواقع۔

ترکیب...... صدق مضاف الخبر مضاف الیہ مل کر مبتدأ:۔ لام جارہ الواقع مجرور متعلق مطابقۃ:۔ مطابقۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر خبر:۔ جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ کذب مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مبتدأ:۔ عدم مضاف ھا مضاف الیہ مل کر خبر مرجع مطابقۃ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ قیل فعل باقی نائب فاعل:۔ لام جارہ اعتقاد مضاف المخبر مضاف الیہ مل کر مجرور متعلق مطابقۃ کے:۔ واو وصلیہ لو حرف شرط کان فعل الاعتقاد اسم خطاء خبر جملہ فعلیہ بدلیل ان المنٰفقین لکذبون متعلق مطابقۃ کے ہے۔

عبارت:...... وَرُدَّ بِاَنَّ الْمَعْنٰى لَكَاذِبُوْنَ فِي الشَّهَادَةِ اَوْ فِيْ تَسْمِيَتِهَا اَوِ الْمَشْهُوْدِ بِهٖ فِيْ زَعْمِهِمْ.

ترجمہ:...... اور قیل والی بات رد کر دی گئی ہے۔ اس معنی کے ساتھ کہ بیشک آیت کا معنی یہ ہے کہ وہ منافق جھوٹے ہیں گواہی دینے میں یا گواہی کا نام رکھنے میں یا وہ منافق جھوٹے ہیں اپنے گمان میں اس کے بارے میں جس کے بارے میں گواہی دی جا رہی ہے۔

تشریح:...... خبر کی چار قسمیں ہیں۔(١) خبر دینے والا سچا ہو اور خبر بھی سچی ہو جیسے کوئی کہے زید قائم:۔ زید کھڑا ہے اور واقع میں بھی زید کھڑا ہو اس صورت میں خبر دینے والا بھی سچا ہے اور خبر بھی سچی ہے:۔ (٢) خبر دینے والا جھوٹا ہو اور خبر بھی جھوٹی ہو جیسے کوئی کہے زید قائم زید کھڑا ہے:۔ اور واقع میں زید کھڑا ہوا نہ ہو اور متکلم کو بھی معلوم ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ (٣) خبر دینے والا جھوٹا ہو اور خبر سچی ہو جیسے منافقوں کا کہنا ہے۔ انک لرسول الله یہ خبر سچی ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور منافقوں کے اعتقاد کی وجہ سے اللہ کا فرمان ہے ان المنفقین لکذبون یعنی خبر سچی ہے اور مخبر جھوٹے ہیں (٤) خبر دینے والا سچا ہو اور خبر سچی نہ ہو جیسے آپ کا فرمان ذوالیدین کے جواب میں کل ذالک لم یکن:...... ذوالیدین نے کہا اقصرت الصلوة ام نسيت يا رسول الله:...... آپ نے جواب میں فرمایا کل ذالک لم یکن کچھ بھی نہیں ہوا:...... نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی:...... کل ذالک لم یکن کہنے میں اعتقاد کی وجہ سے آپ سچے ہیں اور واقع کے اعتبار سے خبر سچی نہیں ہے:...... خبر کا سچا ہونا یا جھوٹا ہونا واقع کے اعتبار سے ہوتا ہے اور مخبر کا سچا ہونا یا جھوٹا ہونا مخبر کے اعتقاد کی بناء پر ہوتا ہے۔

ترکیب...... واو عاطفہ رد فعل ھو نائب فاعل مرجع قیل باء جارہ ان حرف مشبہ بالفعل المعنی اسم:۔ فی الشهادة اور فی تسمیتها اور المشهود به فی زعمهم تینوں متعلق لکاذبون کے:۔ لکاذبون اپنے تینوں متعلق سے مل کر خبر:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مجرور ہو کر متعلق رد کے:۔ رد فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔

عبارت:...... اَلْجَاحِظُ مُطَابَقَتُهُ مَعَ الْاِعْتِقَادِ وَعَدَمُهَا مَعَهُ

ترجمہ:...... جاحظ نے کہا ہے خبر کا سچا ہونا خبر کا مطابق ہونا ہے مخبر کے اعتقاد کے ساتھ اور اس خبر کا جھوٹا ہونا اس خبر کا مطابق نہ ہونا ہے مخبر کے اعتقاد کے ساتھ۔

تشریح:...... قال الجاحظ صدق الخبر مطابقته مع اعتقاد المخبر وکذب الخبر عدم مطابقةالخبر مع اعتقاد المخبر

ترکیب...... الجاحظ فاعل ہے قال کا جملہ فعلیہ:۔ صدق الخبر مبتداء محذوف ہے:۔ مع مضاف الاعتقاد مضاف الیہ مل کر ظرف مطابقة کی:۔ مطابقة مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف سے مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ وعدمها معه معطوف ہے ترکیب معطوف علیہ کی ہے۔

عبارت:...... وَغَيْرُهُمَا لَيْسَ بِصِدْقٍ وَلَاكَذِبٍ بِدَلِيْلِ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ لِاَنَّ الْمُرَادَ بِالثَّانِيْ غَيْرُ الْكَذِبِ لِاَنَّهٗ قَسِيْمُهٗ وَغَيْرُ الصِّدْقِ لِاَنَّهُمْ لَمْ يَعْتَقِدُوْهُ (سورہ سباء (۸)

ترجمہ:...... ان سچی اور جھوٹی خبروں کے علاوہ ایک خبر اور ہے جو کہ نہ سچی ہوتی ہے اور نہ جھوٹی ہوتی ہے۔ (سورۃ سباء (۸)) افتریٰ علی الله کذبا ام به جنة کی دلیل کی وجہ سے کہ به جنة سے مراد جھوٹ نہیں ہے کیونکہ وہ به جنة مقابل ہے اس جھوٹ کے اور وہ به جنة سچ بھی نہیں ہے۔ کہ وہ کفار اس به جنة کا اعتقاد نہیں رکھتے تھے۔

تشریح:...... وغيرهما ليس بصدق ولاكذب بدليل افترى على الله كذبا ام به جنة لان المراد بالثانی غير الكذب لانه قسيمه وغير الصدق لانهم لم تعتقدوه :۔ جنة سے مراد جھوٹ نہیں ہے کیونکہ جنة اس جھوٹ کے مقابل ہے اور جنة سچ بھی نہیں ہے کیونکہ وہ کفار اس جنة کا اعتقاد نہیں رکھتے تھے۔ به جنة کی جاحظ صاحب نے تردید کردی اس صورت میں افتریٰ کی تصدیق ہوگئی کہ نبیؐ نے اللہ پر افتریٰ کیا ہے کیونکہ افتریٰ میں همزہ استفہام ہے افتریٰ اصل میں اَاَفْتَرٰی ہے همزہ وصلی کو گرا دیا گیا ہے افتریٰ رہ گیا اور به جنة کے ساتھ ام ہے اس صورت میں ایک کا ثبوت لازم ہے استفہام صرف تعیین کے لیئے ہے جب جاحظ صاحب نے جنة کارد کر دیا تو افتریٰ نبیؐ کے لیئے ثابت ہوگیا اس کے لیئے کافیہ کی عبارت پیش خدمت ہے۔

کافیہ:۔ ام المتصلة لازمة لهمزة الاستفهام يليها احد المستويين والأخر الهمزة بعد ثبوت احدهما لطلب التعيين:...... ام متصلة لازم ہے همزہ استفہام کو اور اس ام کو ملتا ہے دو برابر کاموں میں سے ایک کام اور دوسرا کام ملتا ہے همزہ کو طلب تعیین کے لیے ان دو کاموں میں سے ایک کام کے ثابت ہونے کے بعد:۔ جاحظ صاحب نے تیسری خبر بناتے بناتے افتریٰ کی تعیین کردی اور کفار کے خیال کو درست تسلیم کرلیا جو کہ بالکل لغو ہے۔ کیونکہ نبیؐ کو نہ تو به جنة تھا اور نہ ہی آپ نے افتریٰ کیا یہ کفار کا گمان تھا جس کی کوئی حقیقت نہیں اسی طرح تیسری خبر کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

ترکیب...... واو عاطفہ غیر مضاف هما مضاف الیہ مل کر مبتدأ:۔ لیس فعل هو اسم مرجع غیر:۔ صدق معطوف علیہ واو عاطفہ لا زائدہ کذب معطوف مل کر مجرور ہو کر متعلق کائنا کے خبر:۔ افتریٰ علی الله کذبا معطوف علیہ به جنة معطوف مل کر مضاف الیہ دلیل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق صدق اور کذب کے:۔ لان متعلق دلیل کے بالثانی متعلق المراد کے ہو کر اسم غیر الکذب خبر لانه متعلق الکذب قسیمه خبر:۔ غیر الصدق لانهم لم یعتقدوہ یہ معطوف ہے غیر الکذب پر:۔ لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَرُدَّ بِاَنَّ الْمَعْنٰى اَمْ لَمْ يَفْتَرِ فَعُبِّرَ عَنْهُ بِالْجِنَّةِ لِاَنَّ الْمَجْنُوْنَ لَا افْتِرَاءَ لَهٗ

ترجمہ:...... اور جاحظ کا کہنا رد کر دیا گیا ہے اس معنی کے ساتھ کہ ام لم یفتر کو بیان کیا گیا ہے جنة کے ساتھ کیونکہ مجنون کے لیئے کوئی افتریٰ نہیں ہوتا۔

تشریح:...... رد کرنے والے صاحب کے حساب سے عبارت اس طرح ہے:۔ افتریٰ علی الله کذبا ام لم یفتر یعنی ام لم یفتر کو بیان کیا گیا ہے بہ جنة کے ساتھ وجہ اس بہ جنة کے بیان کرنے کی ام لم یفتر کے ساتھ یہ ہے یہ کہ مجنون کے لیئے کوئی افتریٰ نہیں ہوتا یہ بات صحیح ہے کہ مجنون کے لیئے کوئی افتری نہیں ہوتا لیکن مجنون کے لیئے جنون کا ہونا ضروری ہے بغیر جنون کے مجنون نہیں ہوتا:۔ گویا کہ جاحظ صاحب نے طلب تعیین میں افتری کو معین کر دیا اور رد کرنے والے نے افتریٰ سے نکالتے نکالتے مجنون کر دیا یعنی افتریٰ بھی ہے اور دیوانگی بھی ہے حالانکہ دونوں چیزیں ایک شخص میں ایک وقت میں قرآن کی آیت کے مفہوم کے خلاف ہے۔اس کی وضاحت اوپر کے جملہ میں آ چکی ہے کہ یہ کفار کا اپنا مفروضہ ہے:...... جاحظ صاحب کا یہ فارمولا ہر ایک ام متصلہ میں صادق آئے گا بغیر ام کے یہ منطق مفید ثابت نہیں ہوگی اگر مجنون نہ مانے تو افتریٰ لازم آئے گا اور اگر افتراء نہ مانے تو جنون لازم آئے گا ایک حالت ہر حال میں لازم آئے گی اس لیے منطق مفید نہیں ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ رد فعل ھو نائب فاعل مرجع قول جاحظ:۔ باء جارہ ان حرف مشبہ بالفعل المعنی اسم:۔ ام لم یفتر مبتدأ فاء تفریعیہ عبر فعل عنہ نائب فاعل مرجع ام لم یفتر باء جارہ الجنة متعلق عبر کے لام جارہ ان حرف مشبہ بالفعل المجنون اسم لانفی جنس کا افتراء اسم لام جارہ (ہ) مجرور متعلق کائن کے خبر:۔ لانفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر خبر ان کی:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر متعلق عبر کے:۔ عبر فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر خبر ان کی ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر متعلق رد کے:۔ رد فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔

☆☆☆☆☆

(ھذہ احوال الاسناد الخبری) **احوال الاسناد الخبری** (یہ خبر والی اسناد کی حالتیں ہیں)

عبارت:...... لَاشَکَّ اَنَّ قَصْدَ الْمُخْبِرِ بِخَبَرِہٖ اِفَادَۃُ الْمُخَاطَبِ اِمَّا الْحُکْمَ اَوْ کَوْنَہٗ عَالِمًا بِہٖ وَیُسَمَّی الْاَوَّلُ فَائِدَۃَ الْخَبَرِ وَالثَّانِیُ لَازِمَھَا۔

ترجمہ:...... کوئی شک نہیں اس بات میں کہ خبر دینے والے کا ارادہ کرنا اپنی خبر کے ساتھ یا تو مخاطب کو حکم کا فائدہ دینا ہوتا ہے یا مخاطب کو اس حکم کے اپنے عالم ہونے کا فائدہ دینا ہوتا ہے:...... پہلے والے کلام کا نام رکھا جاتا ہے خبر کا فائدہ دینے والا کلام اور دوسرے کلام کا نام رکھا جاتا ہے خبر کے لازم کا فائدہ دینے والا کلام۔

تشریح:...... آٹھ بابوں میں سے یہ پہلا باب ہے جو کہ خبر کی اسناد کے بارے میں ہے اور مسند اور مسند الیہ کی بحث اسناد سے متعلق ہوتی ہے اس لیئے پہلے اسناد کا ذکر کرنا ضروری تھا تا کہ مسند اور مسند الیہ کی بحث کو سمجھنے میں آسانی ہو سکے:۔ خبر دینے والے کا ارادہ کرنا اپنی خبر کے ساتھ کبھی تو مخاطب کو حکم کا فائدہ دینا ہوتا ہے۔ جیسے زید قائم خبر دینے والا اس مخاطب کو بتائے جس مخاطب کو معلوم نہیں کہ زید کھڑا ہے قائم حکم ہے اس کا فائدہ مخاطب کو دے رہا ہے۔ اور کبھی مخاطب کو اس حکم کے اپنے عالم ہونے کا فائدہ دینا ہوتا ہے جیسے خبر دینے والا زید قائم اس مخاطب سے کہے جس مخاطب کو معلوم ہے کہ زید کھڑا ہے یعنی خبر دینے والا بتانا چاہتا ہے کہ مجھ کو بھی معلوم ہے کہ زید کھڑا ہے:۔ جو کلام مخاطب کو حکم کا فائدہ دے اس کلام کا نام رکھا جاتا ہے خبر کا فائدہ دینے والا کلام اور جو کلام مخاطب کو حکم کے لازم کا فائدہ دے اس کلام کا نام رکھا جاتا ہے خبر کے لازم کا فائدہ دینے والا کلام۔

ترکیب:...... لانفی جنس شک اسم ان حرف مشبہ بالفعل:۔ باء جارہ خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر متعلق قصد کے:۔ قصد مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر اسم ان کا:۔ اما عاطفہ الحکم معطوف علیہ او عاطفہ:۔ باء جارہ (ہ) مجرور متعلق عالما کے:۔ کون مضاف اپنے مضاف الیہ اور خبر سے مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ:۔ افادۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں مفعول بہ سے مل کر خبر ان کی:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر خبر لا کی لانفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ یسمی فعل الاول نائب فاعل معطوف علیہ الثانی مطعوف:۔ فائدۃ مضاف الخبر مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی معطوف علیہ لازمھا معطوف:۔ یسمی فعل اپنے دونوں نائب فاعل اور دونوں مفعول ثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَقَدْ یُنَزَّلُ الْعَالِمُ بِھِمَا مَنْزِلَۃَ الْجَاھِلِ لِعَدَمِ جَرْیِہٖ عَلٰی مُوْجِبِ الْعِلْمِ

ترجمہ:...... جو جانتا ہے حکم کو اور مخبر کے اس حکم کے عالم ہونے کو اس کو بھی اتار دیا جاتا ہے جاہل کی جگہ میں اس عالم کے جاری نہ ہونے کی وجہ سے علم کے موجب پر۔

تشریح:...... ایک شخص اپنے باپ کو تکلیف دیتا ہے جس تکلیف سے دوسروں کو بھی ترس آتا ہے ایسے شخص سے اگر کوئی کہے ھذا ابوک یہ تیرا باپ ہے تو تکلیف دینے والے کو پتہ ہے کہ یہ میرا باپ ہے اور یہ بھی پتہ ہے کہ خبر دینے والے کو معلوم ہے کہ یہ میرا باپ ہے ابوک حکم ہے جو کہ تکلیف دینے والے کو معلوم ہے:۔ اور خبر دینے والے کے عالم ہونے کو بھی جانتا ہے لیکن احترام کا جو تقاضہ تھا اس احترام پر یہ شخص جاری نہیں اس لیئے اس شخص کو جاھل کی جگہ میں اتار دیا جاتا ہے کہ جس جاھل کو معلوم نہیں کہ یہ میرا باپ ہے گویا کہ خبر دینے والا اس کو حکم کا فائدہ دے رہا ہے۔

ترکیب:...... باء جارہ ھما متعلق العالم کے مرجع الحکم اور کونہ عالما بہ:۔ العالم اپنے متعلق سے مل کر نائب فاعل ینزل کا منزلۃ مضاف الجاھل مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ینزل کا:۔ علی جارہ موجب العلم متعلق جری کے عدم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق ینزل کے:۔ ینزل

فعل اپنے نائب فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... فَيَنْبَغِىْ اَنْ يُّقْتَصَرَ مِنَ التَّرْكِيْبِ عَلٰى قَدْرِ الْحَاجَةِ فَاِنْ كَانَ خَالِيَ الذِّهْنِ مِنَ الْحُكْمِ وَالتَّرَدُّدِ فِيْهِ اُسْتُغْنِيَ عَنْ مُؤَكِّدَاتِ الْحُكْمِ

ترجمہ:...... پس چاہیے کہ اقتصار کیا جائے ترکیب کلام کا ضرورت کے مطابق:۔ پس اگر وہ مخاطب خالی ذہن ہے حکم سے اور اس حکم میں تردد سے تو بے پرواہی کی جائے گی حکم کی تاکیدوں سے۔

تشریح:...... مرکب کلام ضرورت کے مطابق ترتیب دیا جائے گا جس کلام سے مقصد حاصل ہو جائے کلام مقصد سے نہ تو کم ہو اور نہ مقصد سے زیادہ ہو:۔ تاکہ کلام لغو ہونے سے بچ سکے اور جب ذہن حکم سے خالی ہو یعنی نہ تو حکم ذہن میں ہو اور نہ ہی اس حکم میں تردد ہو تو ایسی صورت میں بغیر مؤکدات کے حکم ذہن میں اتر جائے گا اس حکم کے لیئے موکدات لانا لغو ہوگا ایسے ذہن کے لیئے صرف زید قائم کافی ہے۔

ترکیب:...... فاء تفریعیہ ینبغی فعل ان ناصبہ یقتصر فعل:۔ من جارہ الترکیب مجرور مل کر نائب فاعل:۔ علی جارہ قدر مضاف الحاجۃ مضاف الیہ مل کر متعلق یقتصر کے:۔ یقتصر فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مصدر فاعل:۔ ینبغی اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ فاء تفریعیہ ان حرف شرط کان فعل ھو اسم مرجع مخاطب:۔ فی جارہ (ہ) مجرور متعلق التردد کے التردد اپنے متعلق سے مل کر معطوف الحکم معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق خالی کے:۔ خالی مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر خبر:۔ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط:۔ استغنی فعل عن جارہ:۔ موکدات مضاف الحکم مضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر نائب فاعل:۔ استغنی فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء:۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ۔

عبارت:......وَاِنْ كَانَ مُتَرَدِّدًا فِيْهِ طَالِبًا لَّهٗ حَسُنَ تَقْوِيَتُهٗ بِمُؤَكِّدٍ وَاِنْ كَانَ مُنْكِرًا وَجَبَ تَوْكِيْدُهٗ بِحَسْبِ الْاِنْكَارِ

ترجمہ:...... اور اگر وہ مخاطب متردد ہے اس حکم میں طلب کرتا ہے وہ مخاطب اس حکم کو تو اچھا ہے اس حکم کو پختہ کرنا مضبوط کرنے والے کے ساتھ اور اگر وہ مخاطب منکر ہے اس حکم کا تو واجب ہے اس حکم کو مضبوط کرنا انکار کے مطابق۔

تشریح:...... جب مخاطب متردد ہوگا تو اس وقت وہ مخاطب خالی ذہن نہیں ہوگا بلکہ ذہن میں حکم ہوگا لیکن حکم کے واقع ہونے میں تردد ہوگا کہ کھڑا ہے یا نہیں کھڑا اور یہ تردد بھی ہو سکتا ہے کہ کھڑا ہے یا بیٹھا ہے یعنی مخاطب کو مخبر کے خبر دینے میں حکم کے خلاف ظن ہو یا شک ہو ایسی صورت میں مخاطب کے لیے ان زیدا قائم بہتر ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ ان شرطیہ کان فعل ھو اسم مرجع مخاطب:۔ فی جارہ (ہ) مجرور متعلق متردداً کے مرجع حکم:۔ متردداً اپنے متعلق سے مل کر خبر:۔ لام جارہ (ہ) مجرور متعلق طالبا کے دوسری خبر:۔ کان اپنے اسم اور دونوں خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط:۔ حسن فعل باء جارہ مؤکد مجرور متعلق تقویۃ کے:۔ تقویۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر فاعل:۔ حسن فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء:۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ:۔ واو عاطفہ ان حرف شرط کان فعل ھو اسم مرجع مخاطب منکراً خبر:۔ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط:۔ وجب فعل ۔ باء جارہ حسب مضاف الانکار مضاف الیہ مل کر مجرور متعلق توکید کے:۔ توکید مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر فاعل:۔ وجب فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ:۔

عبارت:......كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حِكَايَةً عَنْ رُسُلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ:. اِذْ كُذِّبُوْا فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى:. اِنَّا اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ:. وَفِي الثَّانِيَةِ رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّا اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ (یٰسین (۱۶))۔

ترجمہ:...... مثال اس وجب توکیدہ بحسب الانکار کی مثل اللہ تعالیٰ کے فرمان کے ہے عیسیٰ علیہ السلام کے قاصدوں کی حکایت کرتے ہوئے جب جھٹلایا گیا ان قاصدوں کو پہلی دفعہ میں تو فرمایا:۔ بیشک ہم کو بھیجا گیا ہے تمہاری طرف:۔ اور جب جھٹلایا گیا ان قاصدوں کو دوسری دفعہ

میں تو فرمایا:۔قسم ہے ہمارا رب جانتا ہے بیشک تحقیق پکی بات ہے ہمیں تو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے (یٰسن (۱۶))۔

تشریح:...... سورۃ (یٰسن(۱۶)) بستی انطاکیہ والوں نے دونوں رسولوں کو جھٹلایا (فکذبوھما) بستی والے مخاطب منکر تھے اس لیئے کلام دو تاکید کے ساتھ لایا گیا:۔ ان الیکم مرسلون:۔ ایک تاکید اس میں انّ ہے اور دوسری تاکید جملہ اسمیہ ہے اور دوسری دفعہ بستی انطاکیہ والوں نے تین تاکید کے ساتھ جھٹلایا۔ (۱) ما انتم الا بشر مثلنا (۲) ماانزل الرحمن من شیی (۳) ان انتم الا تکذبون:۔ نہیں ہو تم مگر بشر ہمارے جیسے:۔ نہیں اتارا رحمٰن نے کچھ:۔ نہیں ہو تم مگر جھوٹے:۔ بستی انطاکیہ والے مخاطب منکر تھے انکار میں شدید تھے اسی مناسبت سے کلام چار تاکیدوں کے ساتھ لایا گیا۔ ربنا یعلم انا الیکم لمرسلون:۔ (۱) ربنا یعلم ۔ (۲) انّ ۔ (۳) لام ۔ (۴) جملہ اسمیہ ربنا یعلم لفظاً قسم نہیں ہے لیکن حکماً قسم ہے معنی اس کا یہ ہے:۔ ہم قسم کھاتے ہیں اپنے رب کے علم کی:۔ قسم ایک تاکید ان دوسری تاکید لمرسلون کا لام تیسری تاکید جملہ اسمیہ چوتھی تاکید یہ کلام وجب توکیدہ بحسب الانکار کے مطابق ہے۔

ترکیب:...... مثالہ مبتدأ مرجع:۔ وجب توکیدہ بحسب الانکار:۔ کاف جارہ ما زائدہ مضاف قال فعل اللہ فاعل ذوالحال ممیز تعالیٰ حال عن جارہ:۔ رسل مضاف عیسیٰ مضاف الیہ مل کر متعلق حکایۃ کے ہو کر تمیز:۔ علیہ السلام جملہ اسمیہ معترضہ:۔ اذ ظرف مضاف:۔ فی المرۃ الاولیٰ معطوف علیہ فی الثانیۃ معطف مل کر متعلق کذبوا کے:۔ کذبوا فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ:۔ اذ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف قال کی:۔ انا الیکم مرسلون معطوف علیہ مقولہ:۔ رب مضاف نا مضاف الیہ مل کر مبتداء یعلم فعل ھو فاعل مرجع رب:۔ نا اسم انّ کے ساتھ الیکم متعلق لمرسلون کے ہو کر خبر انّ کی:۔ جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ:۔ یعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ ربنا مبتداء اپنی خبر سے مل کر معطوف مقولہ:۔ قال فعل اپنے فاعل ظرف اور دونوں مقولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ:۔ کما مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق کائن کے خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَيُسَمَّى الضَّرْبُ الْاَوَّلُ اِبْتِدَائِيًّا وَالثَّانِیْ طَلَبِيًّا وَالثَّالِثُ اِنْكَارِيًّا

ترجمہ:...... اور نام رکھا جاتا ہے پہلی قسم کا ابتدائی اور دوسری قسم کا طلبی اور تیسری قسم کا انکاری۔

تشریح:...... مخاطب کے خالی ذہن ہونے کی صورت میں جو کلام کہا جاتا ہے تو کلام کی اس قسم کو ابتدائی کہتے ہیں جیسے زید قائم اور مخاطب کے متردد ہونے کی صورت میں جو کلام کہا جاتا ہے تو کلام کی اس قسم کو طلبی کہتے ہیں جیسے ان زیدا قائم:۔ اور مخاطب کے منکر ہونے کی صورت میں جو کلام کہا جاتا ہے تو کلام کی اس قسم کو انکاری کہتے ہیں۔

ترکیب:...... واو عاطفہ یسمی فعل:۔ الضرب موصوف الاول صفت مل کر معطوف علیہ نائب فاعل الثانی معطوف الثالث معطوف:۔ ابتدائیا مفعول ثانی معطوف علیہ طلبیا معطوف انکاریا معطوف:۔ یسمی فعل اپنے تینوں نائب فاعل اور تینوں مفعول ثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَيُسَمّٰى اِخْرَاجُ الْكَلَامِ عَلَيْهَا اِخْرَاجًا عَلٰى مُقْتَضَى الظَّاهِرِ وَكَثِيْرًا مَّا يُخْرَجُ عَلٰى خِلَافِهٖ

ترجمہ:...... اور ان طریقوں پر کلام کے نکالنے کا نام رکھا جاتا ہے مقتضیٰ ظاہر پر کلام کا نکالنا اور کبھی کبھی کلام نکالا جاتا ہے اس مقتضیٰ ظاہر کے خلاف پر۔

تشریح:...... مخاطب خالی ذہن ہونے کی صورت میں جو کلام کہا جاتا ہے جیسے زید قائم اور مخاطب متردد ہونے کی صورت میں جو کلام کہا جاتا ہے جیسے ان زیدا قائم منکر ہونے کی صورت میں جو کلام کہا جاتا ہے۔ جیسے ربنا یعلم انا الیکم لمرسلون ان طریقوں پر کلام کے نکالنے کا نام رکھا جاتا ہے مقتضیٰ ظاہر پر کلام کا نکالنا اور کبھی کبھی اس مقتضیٰ ظاہر کے خلاف بھی کلام کو نکالا جاتا ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ یسمی فعل:۔ علی جارہ ھا مجرور متعلق اخراج کے مرجع ابتدائیا طلبیا انکاریا:۔ علی جارہ مقتضیٰ مضاف الظاہر مضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر متعلق اخراجا کے اخراجا مفعول ثانی:۔ اخراج مضاف اپنے مضاف الیہ متعلق سے مل کر نائب فاعل:۔ یسمی فعل اپنے نائب فاعل اور

مفعول ثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔ واو عاطفہ کثیر موصوف ما صفت مل کر مفعول فیہ یخرج فعل ھو نائب فاعل مرجع کلام:۔ علٰی جارہ خلاف مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر متعلق یخرج کے:۔ یخرج فعل اپنے نائب فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔

عبارت:...... فَيُجْعَلُ غَيْرُ السَّائِلِ كَالسَّائِلِ إِذَا قُدِّمَ إِلَيْهِ مَا يَلُوحُ لَهُ بِالْخَبَرِ فَيَسْتَشْرِفُ لَهُ اِسْتِشْرَافَ الطَّالِبِ الْمُتَرَدِّدِ نَحْوُ :. وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا إِنَّهُمْ مُغْرَقُوْنَ.

ترجمہ:...... پس کر دیا جائے گا غیر سال کو سائل کے مانند جب پیش کیا جائے اس غیر سائل پر وہ کلام جو کلام اشارہ کر دے اس غیر سائل کو خبر کی طرف:۔ پس وہ غیر سائل جھانکے اس خبر کے لیے طلب کرنے کے لیے تردد کرنے والے کے جھانکنا جیسا:۔ مثال اس غیر سائل کی اور کلام کی اور خبر کی مثل اس آیت کے ہے:۔ نہ بات کر تو مجھ سے ان لوگوں کے بارے میں جن لوگوں نے ظلم کیا بیشک ان کو غرق کر دیا جائے گا۔

تشریح:...... نوح علیہ السلام سائل نہیں تھے۔ لیکن جب ان پر کلام **ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا** پیش کیا کہ آپ مجھ سے ان لوگوں کے بارے میں بات نہ کریں جن لوگوں نے ظلم کیا تو اس کلام نے نوح علیہ السلام کے لیے خبر کی طرف اشارہ کر دیا تو نوح علیہ السلام جو کہ غیر سائل تھے سائل ہو گئے کہ بات کیوں نہ کریں تب خبر کے لیئے ایسے جھانکے جیسے طلب کرنے والا تردد کرنے والا سر اٹھا کر جھانکتا ہے اسی وجہ سے کلام کو تاکید کے ساتھ پیش کیا گیا **انھم مغرقون** بات نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کو غرق کر دیا جائے گا۔ کلام مقتضیٰ حال کے مطابق ہے اور بلیغ کلام کے لیئے فصاحت کے ساتھ ساتھ مقتضیٰ حال کے مطابق ہونا ضروری ہے اس لیئے کلام بلیغ ہے۔

ترکیب:...... فاء تفریعیہ یجعل فعل:۔ غیر مضاف السائل مضاف الیہ مل کر نائب فاعل کاف جارہ السائل مجرور متعلق یجعل کے جملہ فعلیہ دال بر جزاء:۔ اذا شرطیہ قدم فعل الٰی جارہ (ہ) مجرور متعلق قدم مرجع غیر سائل ما موصولہ نائب فاعل یلوح صلہ ھو فاعل مرجع ما:۔ لام جارہ (ہ) مجرور متعلق یلوح کے مرجع غیر سائل باء جارہ الخبر مجرور متعلق یلوح کے جملہ فعلیہ صلہ:۔ قدم فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط فاء جزائیہ یستشرف فعل ھو فاعل مرجع غیر سائل لام جارہ (ہ) مجرور متعلق یستشرف کے مرجع الخبر استشراف مفعول مطلق مضاف الطالب مضاف الیہ موصوف المتر ددصفت جملہ فعلیہ ہو کر جزاء:۔ شرط اپنی جزاء اور دال بر جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ:۔ مثالہ مبتدا مرجع غیر سائل نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ:۔ واو عاطفہ لا تخاطب فعل انت فاعل نون وقایہ کا یاء مفعول بہ فی جارہ الذین موصولہ ظلموا فعل بفاعل جملہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر متعلق لا تخاطبنی کے:۔ جملہ فعلیہ:۔ ان حرف مشبہ بالفعل ھم اسم مغرقون خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَغَيْرُ الْمُنْكِرِ كَالْمُنْكِرِ إِذَا لَاحَ عَلَيْهِ شَيْئٌ مِنْ أَمَارَاتِ الْإِنْكَارِ نَحْوُ:. جَآءَ شَقِيْقٌ عَارِضاً رُمْحَهُ إِنَّ بَنِيْ عَمِّكَ فِيْهِمْ رِمَاحُ.

ترجمہ:...... اور کر دیا جاتا ہے غیر منکر کو منکر کے مانند جب ظاہر ہو جائے اس غیر منکر پر انکار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی جیسے شعر:۔ آیا شقیق پھیلائے ہوئے اپنے نیزے کو x بیشک تیرے چچا کے بیٹوں کے پاس نیزے ہیں۔

تشریح:...... شقیق اپنے چچا زاد بھائیوں کے یہاں گیا نیزہ لے کر نیزے کو پھیلائے ہوئے یعنی نیزے کی دھار ان کی طرف تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نیزے شقیق ہی کے پاس ہیں چچا زاد بھائیوں کے پاس نہیں ہیں یہ انکار کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھی جس کی وجہ سے ایک چچا زاد بھائی نے کہا:۔ **انّ بنی عمک فیھم رماح** کلام کو انّ کے ساتھ مؤکد لایا گیا غیر منکر کو منکر کی جگہ اتارنے کی وجہ سے کیونکہ شقیق منکر نہیں تھا کہ چچا زاد بھائیوں کے یہاں نیزے نہیں ہیں بلکہ اس پر انکار کی ایک نشانی تھی۔

ترکیب:...... واو عاطفہ غیر مضاف المنکر مضاف الیہ مل کر نائب فاعل یجعل کا کاف جارہ المنکر مجرور متعلق یجعل کے جملہ فعلیہ دال بر جزاء اذا شرطیہ لاح فعل علی جارہ (ہ) مجرور متعلق لاح کے شیئ فاعل:۔ من جارہ امارات مضاف الانکار مضاف الیہ مل کر متعلق لاح کے جملہ فعلیہ ہو کر

شرط:۔ دال بر جزاء اپنی شرط سے مل کر جملہ شرطیہ:۔ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی شعر مضاف الیہ:۔ جاء فعل شقیق فاعل عارضا حال رمح مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مفعول بہ عارضاً کا:۔ عارضاً اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر حال جملہ فعلیہ ان حرف مشبہ بالفعل بنی اسم مضاف عم مضاف الیہ مضاف ک مضاف الیہ:۔ فی جارہ ھم مجرور متعلق کائن کے خبر رماح مبتدا جملہ اسمیہ ہو کر خبر ان کی۔

عبارت:...... وَالْمُنْكِرُ كَغَيْرِ الْمُنْكِرِ اِذَاكَانَ مَعَهُ مَا اِنْ تَاَمَّلَهُ اِرْتَدَعَ نَحْوُ:. لَارَيْبَ فِيْهِ:. وَهٰكَذَا اِعْتِبَارَاتُ النَّفْيِ.

ترجمہ:...... اور کردیا جاتا ہے منکر کو غیر منکر کے مانند جب ہو اس منکر کے ساتھ وہ کلام جس کلام کو اگر وہ منکر غور کرے تو انکار سے باز آجائے۔ جیسے لاریب فیہ ہے اور اس مثبت کی طرح منفی کلام کے اعتبارات ہیں۔

تشریح:...... قرآن کے کلام الٰہی ہونے میں کفار منکر تھے یہاں کلام تاکید کے ساتھ لایا جاتا جیسے انہ لا ریب فیہ لیکن منکرین کفار کو غیر منکر کی جگہ اتار دیا گیا ہے اگر قرآن میں وہ کفار غور کرتے اور آپ کی ذات میں آپ کی صفات میں ایسا جیسا غور کیا انہوں نے فتح مکہ کے بعد تو وہ انکار سے باز آجاتے آیت میں نفی کا استغراق حقیقی ہے اس لیئے منکر کی مناسبت سے تاکید ضروری تھی لیکن منکر کو غیر منکر کی جگہ اتار دیا گیا ہے اب تک کلام مثبت ذکر ہوا ہے منفی کلام کے لیئے بھی ایسے ہی اعتبارات ہیں جیسے خالی ذہن کے لیئے ما زید قائما اور مخاطب طالب متردد کے لیئے ما زید بقائم اور منکر کے لیئے واللہ ما زید بقائم۔

ترکیب:...... واو عاطفہ المنکر نائب فاعل یجعل کا:۔ کاف جارہ غیر مضاف المنکر مضاف الیہ مل کر متعلق یجعل کے جملہ فعلیہ دال بر جزاء:۔ اذا شرطیہ کان فعل مع مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر ظرف کائنا کی ہو کر خبر:۔ ما موصولہ اسم کان:۔ ان شرطیہ تامل فعل ھو فاعل مرجع منکر (ہ) مفعول بہ مرجع ما جملہ شرط:۔ ارتدع فعل ھو فاعل مرجع منکر جملہ جزاء:۔ شرط جزا مل کر صلہ:۔ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر شرط:۔ دال بر جزاء اپنی شرط سے مل کر جملہ شرطیہ:۔ مثالہ مبتداء نحو خبر مضاف لاریب فیہ مضاف الیہ جملہ اسمیہ۔ واو عاطفہ ھا تنبیہ کاف جارہ ذا اسم اشارہ:۔ تینوں مل کر مبتداء:۔ اعتبارات مضاف النفی مضاف الیہ مل کر خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... ثُمَّ الْاِسْنَادُ مِنْهُ حَقِيْقَةٌ عَقْلِيَّةٌ وَهِيَ اِسْنَادُ الْفِعْلِ اَوْ مَعْنَاهُ اِلٰى مَاهُوَلَهُ عِنْدَ الْمُتَكَلِّمِ فِي الظَّاهِرِ

ترجمہ:...... پھر اسناد میں سے اسناد حقیقی عقلی ہوتی ہے اور وہ اسناد حقیقی عقلی فعل کو اسناد کرنا ہے یا فعل کے معنی کو اسناد کرنا ہے اس کی طرف جس کے لیئے ظاہر میں متکلم کے نزدیک وہ فعل یا معنیٰ فعل ہے۔

تشریح:...... ثم منہ حقیقۃ عقلیۃ ذکر نہیں کیا اس صورت میں منہ کی ضمیر اسناد خبری کی طرف راجع ہوتی اور اسناد خبری پر حصر لازم آتا حصر کو ختم کرنے کے لیئے اور انشائی اسناد کو شامل کرنے کے لیئے ثم الاسناد کہا:۔ معنیٰ فعل کو اسناد کرنا اس کی طرف جس کے لیے وہ معنیٰ فعل ہے اس معنیٰ فعل کو اسناد کرنے کی مثال:۔ اعجبنی ضرب زید عمراً ہے ضرب کی اسناد زید کی طرف ہو رہی ہے۔ زید قائم ابوہ میں قائم کی اسناد ابو کی طرف ہو رہی ہے زید مضروب غلامہ میں مضروف کی اسناد غلامہ کی طرف ہو رہی ہے حسن وجھہ میں حسن کی اسناد وجھہ کی طرف ہو رہی ہے زید افضل الناس میں افضل کی اسناد زید کی طرف ہو رہی ہے یہ اسناد حقیقی عقلی ہے۔

ترکیب:...... ثم عاطفہ الاسناد مبتداء:۔ من جارہ (ہ) مجرور متعلق کائنۃ کے ہو کر خبر:۔ حقیقۃ موصوف عقلیۃ صفت مل کر مبتداء:۔ مبتداً خبر مل کر جملہ ہو کر پھر خبر:۔ مبتداً خبر مل کر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ ھی مبتداً:۔ اسناد مضاف خبر:۔ الفعل مضاف الیہ معطوف علیہ او عاطفہ معنا مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر معطوف:۔ لام جارہ (ہ) مجرور متعلق ثبت کے مرجع ما:۔ عند مضاف المتکلم مضاف الیہ مل کر ظرف ثبت کی فی جارہ الظاھر مجرور متعلق ثبت کے:۔ ثبت فعل اپنے فاعل دونوں متعلق اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ھو مبتداً کی جملہ اسمیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مجرور ہو کر متعلق اسناد:۔ ھی مبتداً اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

عبارت:...... كَقَوْلِ الْمُؤْمِنِ اَنْبَتَ اللّٰهُ الْبَقْلَ وَقَوْلِ الْجَاهِلِ اَنْبَتَ الرَّبِيْعُ الْبَقْلَ وَقَوْلِكَ جَآءَ زَيْدٌ وَاَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ لَمْ يَجِئْ۔

ترجمہ:...... مثال اس اسناد حقیقی عقلی کی مثل مؤمن کے کہنے کے ہے اگایا اللہ نے سبزی کو اور جاہل کے کہنے کے ہے اگایا موسم بہار نے سبزی کو اور مثل تیرے کہنے کے ہے آیا زید تو جانتا ہے کہ زید نہیں آیا۔

تشریح:...... فعل کے معنی کی مثالیں گذر چکی ہیں فعل کی مثالیں یہ ہیں:۔ مؤمن متکلم کے کہنے پر انبت اللہ البقل میں انبت کی اسناد اللہ کی طرف اسناد حقیقی عقلی ہے۔ اور جاہل متکلم کے کہنے پر انبت الربیع البقل میں انبت کی اسناد الربیع کی طرف اسناد حقیقی عقلی ہے: اور تیرے کہنے پر جاء زید میں جاء کی اسناد زید کی طرف اسناد حقیقی عقلی ہے:۔ ظاہر میں مومن کے کہنے میں مومن کے نزدیک انبت اللہ کے لیئے ہے اور جاہل کے کہنے میں جاہل کے نزدیک ظاہر میں انبت الربیع کے لیئے ہے۔ اگرچہ واقع میں انبت الربیع کے لیئے نہیں ہے اور تیرے کہنے میں تیرے نزدیک ظاہر میں جاء زید کے لیئے ہے اگرچہ واقع میں تیرے نزدیک جاء زید کے لیئے نہیں ہے۔

ترکیب:...... مثالہ مبتدأ محذوف ہے کاف جارہ قول مضاف المؤمن مضاف الیہ:۔ انبت فعل اللہ فاعل البقل مفعول بہ جملہ فعلیہ مقولہ:۔ وقول الجاهل انبت الربیع البقل معطوف واؤ عاطفہ قول مضاف ک مضاف الیہ:۔ جاء فعل زید فاعل ذوالحال واؤ حالیہ انت مبتداء تعلم فعل انت فاعل ان حرف مشبہ بالفعل (ہ) اسم مرجع زید لم یجی فعل ھو فاعل مرجع زید:۔ جملہ فعلیہ خبر:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ تعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ انت مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ حال:۔ جاء فعل اپنے فاعل اور حال سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر معطوف مجرور ہو کر متعلق کائن کے:۔ خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَمِنْهُ مَجَازٌ عَقْلِيٌّ وَهُوَ اِسْنَادُهٗ اِلٰى مُلاَبِسٍ لَهٗ غَيْرِ مَاهُوَ لَهٗ بِتَاَوُّلٍ وَلَهٗ مُلاَبَسَاتٌ شَتّٰى

ترجمہ:...... اور اس اسناد میں سے اسناد مجاز عقلی ہوتی ہے وہ اسناد مجاز عقلی اس فعل یا معنٰی فعل کو تاویل کے ساتھ اسناد کرنا ہے اس فعل یا معنٰی فعل کے متعلق کی طرف یہ متعلق اس متعلق کے علاوہ ہوتا ہے جس متعلق کے لیئے یہ فعل یا معنٰی فعل ہوتا ہے اور اس فعل یا معنی فعل کے لیئے مختلف متعلقات ہوتے ہیں۔

تشریح:...... اور اس اسناد کی ایک قسم مجاز عقلی ہے اس مجاز عقلی کو مجاز حکمی بھی کہتے ہیں اور مجاز فی الاثبات بھی کہتے ہیں اور اسناد مجازی بھی کہتے ہیں یہ اسناد مجاز عقلی فعل یا معنٰی فعل کو تاویل کے ساتھ اسناد کرنا ہے اس فعل یا معنٰی فعل کے متعلق کی طرف ویسے یہ فعل یا معنٰی فعل اصل میں اس متعلق کے لیئے نہیں ہوتا اسناد اس متعلق کی طرف تاویل کی وجہ سے ہوتی ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ من جارہ (ہ) مجرور متعلق کائن کے خبر:۔ مجاز موصوف عقلی صفت مل کر مبتدأ:۔ جملہ اسمیہ:۔ واؤ عاطفہ ھو مبتدأ مرجع مجاز عقلی باء جارہ تاویل مجرور متعلق اسناد کے الی جارہ:۔ ملابس موصوف لام جارہ (ہ) مجرور متعلق کائن کے صفت:۔ غیر مضاف ما موصولہ ھو مبتدأ ثبت فعل ھو فاعل مرجع فعل یا معنٰی فعل لام جارہ (ہ) مجرور متعلق ثبت کے مرجع ما ثبت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ ھو مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مضاف الیہ:۔ غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت:۔ ملابس اپنی دونوں صفتوں سے مل کر متعلق اسناد کے:۔ اسناد مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ جملہ اسمیہ:۔ واؤ عاطفہ لام جارہ (ہ) مجرور متعلق کائنات کے خبر ملابسات موصوف شتٰی صفت مل کر مبتدا:۔ جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... يُلاَبِسُ الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ وَالْمَصْدَرَ وَالزَّمَانَ وَّالْمَكَانَ وَالسَّبَبَ

ترجمہ:...... وہ فعل یا معنٰی فعل ملتا ہے فاعل کو اور مفعول بہ کو اور مصدر کو اور زمان کو اور مکان کو اور سبب کو۔

تشریح:...... فعل یا معنٰی فعل کا متعلق فاعل ہوتا ہے اور مفعول بہ ہوتا ہے اور زمان ہوتا ہے اور مکان ہوتا ہے اور سبب ہوتا

ہے جب فعل یا معنیٰ فعل کو ان کی طرف اسناد کیا جائے تاویل کے ساتھ ۔تو تاویل کی وجہ سے اسناد مجاز عقلی ہوگی۔

ترکیب:....... یلابس فعل ہو فاعل مرجع فعل یا معنیٰ فعل:۔ الفاعل معطوف علیہ باقی پانچوں معطوف مل کر مفعول بہ:۔ یلابس فعل اپنے فاعل اور چھے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔

عبارت:....... فَاِسْنَادُهُ اِلَى الْفَاعِلِ اَوِ الْمَفْعُوْلِ بِهٖ اِذَا كَانَ مَبْنِيًّا لَّهٗ حَقِيْقَةٌ كَمَا مَرَّ وَاِلٰى غَيْرِهِمَا لِلْمُلَابَسَةِ مَجَازٌ:

ترجمہ:....... پس اسناد کرنا اس فعل کی یا اس معنیٰ فعل کی فاعل کی طرف یا مفعول بہ کی طرف حقیقی ہے:۔ جب بنایا گیا ہو اس فعل کو یا اس معنیٰ فعل کو اس فاعل کے لیئے یا اس مفعول بہ کے لیئے جیسا کہ گذرا اور تعلق کی وجہ سے اسناد کرنا اس فعل کی یا اس معنیٰ فعل کی اس فاعل یا اس مفعول بہ کے علاوہ کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے۔

تشریح:....... ظاہر میں متکلم کے نزدیک جب فعل یا معنیٰ فعل فاعل کے لیے ہو یا جب فعل یا معنیٰ فعل مفعول بہ کے لیے ہو تو فعل کی یا معنیٰ فعل کی اسناد حقیقی ہوگی جیسے انبت الربیع البقل یہ فعل کے ساتھ فاعل کی مثال ہے اور جیسے زید قائم ابوہ معنیٰ فعل کے ساتھ فاعل کی مثال ہے اور جیسے ضُرِبَ زید فعل کے ساتھ مفعول بہ کی مثال ہے اور جیسے زید مضروب غلامہ معنیٰ فعل کے ساتھ مفعول بہ کی مثال ہے ظاہر میں متکلم کے نزدیک ہونے کی وجہ سے ان سب میں اسناد حقیقی عقلی ہے۔

ترکیب:....... فاعل اور مفعول بہ متعلق اسناد کے:۔ اسناد مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں متعلق سے مل کر مبتدأ حقیقۃ خبر جملہ اسمیہ:۔ اذا شرطیہ کان فعل ہو اسم مرجع فعل یا معنیٰ فعل لام جارہ (ہ) مجرور متعلق مبنیا کے خبر مرجع فاعل یا مفعول بہ:....... کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ شرط درمیان جزاء کے واو عاطفہ غیر مضاف ھما مضاف الیہ مجرور متعلق اسناد کے مرجع فاعل اور مفعول بہ للملابسۃ مجرور متعلق اسناد کے:۔ اسناد مضاف اپنے مضاف الیہ اور دووں متعلق سے مل کر مبتدأ مجاز خبر جملہ اسمیہ:۔ کاف جارہ ماموصولہ مرّ جملہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:....... كَقَوْلِهِمْ . عِيْشَةٌ رَاضِيَةٌ وَسَيْلٌ مُفْعَمٌ وَشِعْرٌ شَاعِرٌ وَ نَهَارُهٗ صَائِمٌ وَنَهْرٌ جَارٍ: . وَبَنَى الْاَمِيْرُ الْمَدِيْنَةَ.

ترجمہ:....... مثال اس مجاز کی مثل ان کے کہنے کے ہے:۔ خوش کن زندگی اور بھرا ہوا سیلاب اور شعر شاعر ہے اور اس کا دن روزہ دار ہے اور نہر جاری ہے اور بنایا امیر نے شہر کو۔

تشریح:....... راضیۃ اسم فاعل ہے اس کی اسناد عیشۃ مفعول بہ کی طرف مجازی ہے جبکہ اسم فاعل کی اسناد فاعل کی طرف ہونی چاہیے تھی:۔ مفعم اسم مفعول ہے اس کی اسناد سیل فاعل کی طرف مجازی ہے جبکہ اسم مفعول کی اسناد مفعول کی طرف ہونی چاہیے تھی:۔ شاعر اسم فاعل ہے اس کی اسناد شعر مصدر کی طرف مجازی ہے:۔ صائم اسم فاعل ہے اس کی اسناد نھارہ ظرف زمان کی طرف مجازی ہے جار اسم فاعل ہے اس کی اسناد نہر ظرف مکان کی طرف مجازی ہے:۔ بنی فعل ہے اس کی اسناد امیر سبب کی طرف مجازی ہے جبکہ فعل کی اسناد فاعل کی طرف ہونی چاہیے تھی جو کہ مزدور اور مستری ہیں کیونکہ فعل معروف ہے۔

ترکیب:....... مثالہ مبتدا مرجع مجاز:۔ عیشۃ راضیۃ موصوف صفت:۔ سیل مفعم موصوف صفت:۔ شعر شاعر موصوف صفت:۔ نھارہ مبتدا صائم خبر جملہ اسمیہ:۔ نہر موصوف جار صفت:۔ بنی فعل الامیر فاعل المدینۃ مفعول بہ جملہ فعلیہ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور چھے مقولوں سے مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے خبر:۔ مثالہ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:....... وَقَوْلُنَا بِتَاَوُّلٍ يُخْرِجُ نَحْوَ مَا مَرَّ مِنْ قَوْلِ الْجَاهِلِ

ترجمہ:۔ ...... اور ہمارا کہنا بتأول نکالتا ہے جاھل کے کہنے جیسے کو جو گذر چکا ہے۔

تشریح:۔ ...... جاھل کا کہنا انبت الربیع البقل یہ کلام اور اس جیسے اور کلام کو تأویل حقیقت سے نکال کر مجاز کر دیتی ہے:...... انبت الربیع البقل میں اسناد حقیقی عقلی ہے حالانکہ اگانے کا کام اللہ تعالیٰ کا ہے نہ کہ موسم بہار کا لیکن اس میں ایسی کوئی تاویل نہیں ہے جس سے یہ بات معلوم ہو کہ الربیع سے مراد اللہ ہے اور انبت کی اسناد الربیع کی طرف مجاز ہے اس میں ہر ایک شخص اسناد حقیقی عقلی کا قائل ہے۔

ترکیب:۔ ......واو عاطفہ:۔قول مضاف نا مضاف الیہ بتأول مقولہ مل کر مبتدأ۔ یخرج فعل ھو فاعل مرجع بتأول:۔من جارہ قول مضاف الجاھل مضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر متعلق مرّ کے۔ مرّ فعل اپنے ھو فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مضاف الیہ:۔نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ یخرج فعل اپنے ھو فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَلِهٰذَا لَمْ يُحْمَلْ نَحْوُ قَوْلِهٖ:. اَشَابَ الصَّغِيْرَ وَاَفْنَى الْكَبِيْرَ كَرُّ الْغَدَاةِ وَمَرُّ الْعَشِيِّ. عَلَى الْمَجَازِ:. مَالَمْ يُعْلَمْ اَوْ يُظَنَّ اَنَّ قَائِلَهٗ لَمْ يَعْتَقِدْ ظَاهِرَهٗ.

ترجمہ:...... اور اس تاویل کی وجہ سے نہیں اٹھایا گیا مجاز پر اس شاعر کے کہنے کو جب تک معلوم نہ ہو جائے یا گمان نہ ہو جائے اس بات کا کہ بیشک اس شعر کا کہنے والا نہیں اعتقاد رکھتا اس شعر کے ظاہر کا۔شعر کا ترجمہ:۔ بوڑھا کر دیا بچے کو اور فنا کر دیا بوڑھے کو × صبح کے پھرنے نے اور شام کے گذرنے نے۔

تشریح:...... اس شعر میں اشاب کی اسناد اور افنیٰ کی اسناد کر الغداۃ اور مر العشی کی طرف جو ہو رہی ہے یہ اسناد حقیقی ہے۔ مجازی نہیں ہے کیونکہ اس شعر میں تاویل نہیں ہے یہ عند متکلم فی الظاھر کے مطابق ہے اس وجہ سے اس شعر کی اسناد کو مجاز پر نہیں اٹھایا جائے گا جب تک معلوم نہ ہو جائے یا گمان نہ ہو جائے اس بات کا کہ اس کے کہنے والا نہیں اعتقاد رکھتا اس کے ظاہر کا۔

ترکیب:...... واو عاطفہ لام جارہ ھذا مجرور متعلق لم یحمل کے:۔ اشاب فعل الصغیر مفعول بہ کر الغداۃ فاعل:۔ میر العشی فاعل جملہ فعلیہ معطوف علیہ افنی الکبیر کر الغداۃ و مر العشی معطوف:۔ شعر مقولہ قول کا:۔نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل علی المجاز متعلق لم یحمل کے:۔ قائل اسم لم یعتقد ظاھرہ جملہ فعلیہ خبر:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر نائب فاعل:۔ یعلم اور یظن اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ:۔ ما مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف لم یحمل کی:۔لم یحمل فعل اپنے دونوں متعلق نائب فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... كَمَا اسْتُدِلَّ عَلٰى اَنَّ اِسْنَادَ مَيَّزَفِيْ قَوْلِ اَبِي النَّجْمِ:. مَيَّزَعَنْهُ قُنْزُعًا عَنْ قُنْزُعٍ × جَذْبُ اللَّيَالِيْ اَبْطِئِيْ اَوْ اَسْرِعِيْ مَجَازٌ:. بِقَوْلِهٖ عَقِيْبَهٗ:. اَفْنَاهُ قِيْلُ اللّٰهِ لِلشَّمْسِ اُطْلُعِيْ.

ترجمہ:...... اشاب الصغیر میں استدلال نہیں کیا گیا مجاز کا جیسا کہ استدلال کیا گیا ہے اس بات پر کہ بیشک میز کی اسناد ابوالنجم کے کہنے میں مجاز ہے اس شعر کے پیچھے اس کے کہنے کی وجہ سے:۔فنا کر دیا اس کو اللہ کے کہنے نے سورج کو کہ نکل تو:۔

شعر کا ترجمہ:۔الگ کر دیا اس سے لڑی کو لڑی سے × راتوں کے گذرنے نے آہستہ آہستہ گذری ہوں یا جلدی جلدی گذری ہوں:۔

تشریح:...... ابوالنجم کا کہنا کہ فنا کر دیا اس کو اللہ کے کہنے نے سورج کو کہ نکل تو:۔ اس مصرعہ میں افنا کی اسناد قیل اللہ کی طرف ہے اور یہ اسناد حقیقی ہے اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ میز کی اسناد جذب اللیال کی طرف حقیقی نہیں ہے بلکہ مجازی ہے کیونکہ راتوں کا گذرنا اللہ کے حکم سے ہوتا ہے اور متکلم اللہ کا قائل ہے اس لیے لڑی کو لڑی سے جدا کرنا بھی اللہ ہی کا کام ہے اشاب الصغیر میں ایسی کوئی تاویل نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ اشاب اور افنی کی اسناد کر الغداۃ اور مر العشی

کی طرف حقیقی نہیں ہے اس لیئے اشاب اور افنیٰ میں اسناد حقیقی ہے مجازی نہیں ہے ۔

ترکیب:...... لم یستدل اشاب الصغیر علی المجاز جملہ مشبہ:۔ کاف حرف تشبیہ مازائدہ مضاف:۔ میز فعل عنہ متعلق میز کے قنزعا مفعول بہ عن قنزع متعلق میز کے جذب اللیال فاعل ابطیٔ اور اسرعی حال اللیال سے:۔ میز فعل اپنے دونوں متعلق مفعول بہ اور فاعل سے مل کر مقولہ:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مجرور ہو کر متعلق الکائنۃ کے صفت:۔ اسناد مضاف میز مضاف الیہ مل کر موصوف:۔ موصوف صفت مل کر اسم ان کا مجاز خبر:۔ جملہ اسمیہ مجرور نائب فاعل:۔ قیل مضاف اللہ مضاف الیہ للشمس متعلق قیل کے اطلعی مقولہ مل کر فاعل افنا فعل اپنے مفعول بہ اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ مقولہ:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ ظرف اور مقولہ سے مل کر مجرور ہو کر متعلق استدل کے:۔ استدل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ:۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ مرجع استدلال:۔ جملہ اسمیہ مشبہ بہ:۔

عبارت:...... وَاَقْسَامُهٗ اَرْبَعَةٌ لِاَنَّ طَرْفَیْهِ اِمَّا حَقِیْقَتَانِ نَحْوُ اَنْبَتَ الرَّبِیْعُ الْبَقْلَ اَوْ مَجَازَانِ نَحْوُ اَحْیَا الْاَرْضَ شَبَابُ الزَّمَانِ اَوْ مُخْتَلِفَانِ نَحْوُ اَنْبَتَ الْبَقْلَ شَبَابُ الزَّمَانِ اَوْ اَحْیَا الْاَرْضَ الرَّبِیْعُ. وَهُوَ فِی الْقُرْاٰنِ کَثِیْرٌ.

ترجمہ:...... اور اس مجاز عقلی کی چار قسمیں ہیں کیونکہ اس مجاز عقلی کے دونوں طرف یا تو حقیقی ہوں گے جیسے اگایا موسم بہار نے سبزی کو یا دونوں طرف مجازی معنی میں ہوں گے جیسے زندہ کر دیا زمین کو زمانہ کے شباب نے یا مختلف ہوں گے جیسے اگایا سبزی کو زمانہ کے شباب نے:۔ یا زندہ کر دیا زمین کو موسم بہار نے:۔ اور وہ مجاز عقلی قران میں بہت زیادہ ہے:۔

تشریح:...... اسناد مجاز عقلی کی چار قسمیں اس لیئے ہیں کہ اسناد کے دونوں طرف حقیقی لغوی ہوں گے مسند انبت اپنے حقیقی معنیٰ اگنے میں مستعمل ہے اور الربیع مسند الیہ اپنے حقیقی معنی اگانے میں مستعمل ہے موحد متکلم کے نزدیک انبت کی اسناد الربیع کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ اگانا موسم بہار کا کام نہیں ہے یہ اللہ کا کام ہے یا اسناد کے دونوں طرف مجاز لغوی ہوں گے مسند احیا اپنے حقیقی معنیٰ زندہ کرنے کے معنیٰ میں مستعمل نہیں ہے بلکہ سرسبز کے معنی میں ہے اور مسند الیہ شباب الزمان بھی اپنے حقیقی معنی جوانی میں مستعمل نہیں ہے بلکہ زمانہ کا وہ موسم مراد ہے جس میں زمین سرسبز ہوتی ہے اس میں اسناد مجاز عقلی ہے اور مسند مجاز لغوی ہے اور مسند الیہ بھی مجاز لغوی ہے:۔

ترکیب:...... واو عاطفہ اقسام مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مبتدا اربعۃ خبر:۔ جملہ اسمیہ ہو کر مبتدا:۔ طرفیہ اسم حقیقتان مجازان مختلفان خبر:۔ ان اپنے اسم اور تینوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مجرور متعلق کائنۃ کے خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ نحو مضاف جملہ مضاف الیہ مل کر خبر مثالہ مبتدا جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ ہو مبتدأ مرجع مجاز فی القران متعلق کثیر کے خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا:. یُذَبِّحُ اَبْنَآءَ هُمْ:. یَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا:. یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا:. اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا:.

ترجمہ:...... سورۃ انفال (۲) اور جب تلاوت کی جاتی ہیں ان مؤمنین پر اللہ کی آیتیں تو وہ آیتیں زیادہ کر دیتی ہیں ان مؤمنین کے ایمان کو سورہ قصص (۶) وہ فرعون ذبحہ کرتا تھا ان بنی اسرائیل کے بیٹوں کو سورۃ الاعراف (۲۷) وہ شیطان اتارتا تھا ان دونوں سے ان کا لباس سورہ مزمل (۱۷) جو دن کر دے گا بچوں کو بوڑھا سورۃ الزلزال (۲) نکال دے گی وہ زمین اپنا بوجھ۔

تشریح:...... مسند زادت حقیقی لغوی ہے مسند الیہ اٰیٰت حقیقی لغوی ہے زادت کی اسناد اٰیٰت کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ حقیقت میں زیادہ کرنے والا اللہ ہے مسند یذبح حقیقی لغوی ہے مسند الیہ فرعون حقیقی لغوی ہے یذبح کی اسناد فرعون کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ ذبح حقیقت میں لشکر کرتا تھا:...... مسند ینزع حقیقی لغوی ہے مسند الیہ شیطان حقیقی لغوی ہے ینزع کی اسناد شیطان کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ اتارنے والا حقیقت میں اللہ تھا مسند یجعل حقیقی لغوی ہے مسند الیہ یوماً حقیقی لغوی ہے یجعل کی اسناد یوما کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ کرنے والا اللہ ہی

ہے مسند اخرجت حقیقی لغوی ہے مسند الیہ الارض حقیقی لغوی ہے اخرجت کی اسناد الارض کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ نکالنے والا اللہ ہے۔

ترکیب:...... واد عاطفہ تلیت فعل علیھم متعلق تلیت کے ایٰت نائب فاعل جملہ فعلیہ شرط:۔ زادت فعل ہی فاعل ممیز مرجع ایٰت ہم مفعول بہ ایمانا تمیز جملہ فعلہ جزاء:۔ یذبح فعل ہو فاعل مرجع فرعون ابناء ہم مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔ ینزع فعل ھو فاعل مرجع شیطان عنھما متعلق ینزع کے لباسھما مفعول بہ ہے جملہ فعلیہ:۔ یوما موصوف یجعل فعل ہو فاعل مرجع یوما:۔ یجعل فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ صفت:۔ موصوف صفت مل کر مفعول فیہ تتّقون کا۔

عبارت:...... وَغَيْرُ مُخْتَصٍّ بَالْخَبَرِبَلْ يَجْرِىْ فِى الْإِنْشَاءِ نَحْوُ يَاهَامَانُ ابْنِ لِىْ صَرْحًا.

ترجمہ:......اور اس مجاز عقلی کو خاص نہیں کیا گیا خبر کے ساتھ بلکہ یہ مجاز عقلی جاری ہوتا ہے الانشاء میں بھی جیسے اے ھامان بنا تو میرے لیئے یک اونچا منارہ۔

تشریح:...... مسند ابن حقیقی لغوی ہے اور مسند الیہ ھامان حقیقی لغوی ہے لیکن ابن کی اسناد ھامان کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ منارہ بنانے والے حقیقت میں معمار اور مزدور تھے نہ کہ وزیر:۔ جملہ انشائیہ ہے کیونکہ ابن فعل امر ہے بَنٰی یَبْنِیْ سے صیغہ واحد مذکر مخاطب کا ہے۔

ترکیب:...... ھذا مبتدا محذوف ہے مشار الیہ مجاز عقلی ہے:۔ باء جارہ الخبر مجرور متعلق مختص کے:۔ غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بل حرف عاطفہ فی جارہ الانشاء مجرور متعلق یجری کے ھو فاعل مرجع مجاز عقلی:۔ یجری فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ جملہ اسمیہ خبریہ۔ یا حرف نداء قائم مقام ادعو کے ھامان منادیٰ:۔ ابن فعل انت فاعل لام جارہ یاء مجرور متعلق ابن کے صرحا مفعول بہ:۔ ابن فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر نداء:۔ ادعو فعل اپنے انا فاعل منادیٰ اور نداء سے مل کر جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَلَا بُدَّلَهٗ مِنْ قَرِيْنَةٍ لَفْظِيَّةٍ كَمَا مَرَّ اَوْ مَعْنَوِيَّةٍ.

ترجمہ:...... اس مجاز عقلی کے لیے لفظی قرینہ ہونا ضروری ہے جیسا کہ گذرا یا معنوی قرینۃ کا ہونا ضروری ہے۔

تشریح:...... مسند میز حقیقی لغوی ہے اور مسند الیہ جذب اللیال حقیقی لغوی ہے لیکن اسناد مجاز عقلی ہے یہ بات ہمیں کبھی لفظ سے معلوم ہو گی کہ اسناد مجازاً کسی اور کی طرف ہے حقیقت کی طرف نہیں ہے جیسا قیل اللہ للشمس اطلعی لفظ سے معلوم ہو رہی ہے کہ میز کی اسناد مجاز عقلی ہے اور کبھی معنی سے معلوم ہو گی کہ اسناد حقیقت کی طرف نہیں ہے بلکہ مجازا کسی اور کی طرف ہے معنوی قرینے کی مثال آگے آ رہی ہے۔

ترکیب:...... واد عاطفہ لانفی جنس بد اسم لام جارہ (ہ) مجرور متعلق کائن کے قرینۃ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے:۔ کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ لانفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ مرجع قرینۃ لفظیہ کاف جارہ ما مصولہ مر فعل ھو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مجرور متعلق کائنۃ کے خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... كَاِسْتِحَالَةِ قِيَامِ الْمُسْنَدِ بِالْمَذْكُوْرِ عَقْلاً كَقَوْلِكَ مَحَبَّتُكَ جَاءَ تْ بِىْ اِلَيْكَ اَوْعَادَةً نَحْوُ هَزَمَ الْاَمِيْرُ الْجُنْدَ.

ترجمہ:...... مثال اس معنوی قرینہ کی از روئے عقل کے مسند الیہ کے ساتھ مسند کے قیام کے محال ہونے کی ہے جیسے تیرا کہنا ہے:۔ تیری محبت لے آئی مجھ کو تیرے پاس یا مسند کا قیام محال ہو مسند الیہ کے ساتھ از روئے عادت کے جیسے شکست دے دی امیر نے لشکر کو۔

تشریح:...... مسند جاءت حقیقی لغوی ہے اور مسند الیہ محبت حقیقی لغوی ہے عقلا مسند کا قائم ہونا مسند الیہ کے ساتھ محال ہے کیونکہ محبت کے پیر یا پے نہیں ہوتے جس کے ذریعہ وہ محبت اس کو لے کر آئے اس لیئے جاءت کی اسناد محبت کی طرف اسناد

مجاز عقلی ہے کہ وہ خود چل کر آیا ہے مسند ہزم حقیقی لغوی ہے اور مسند الیہ الامیر حقیقی لغوی ہے مسند کا قائم ہونا مسند الیہ کے ساتھ عادۃ محال ہے کہ اکیلا امیر تمام لشکر کو شکست دے دے اس لیئے ہزم کے اسناد الامیر کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے یعنی شکست لشکر نے دی ہے اسناد امیر کی طرف کر دی گئی ہے۔

ترکیب:...... باء جارہ المذکور متعلق استحالۃ کے عقلا اور عادۃ تمیز استحالۃ کی:۔ استحالۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں تمیز سے مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ مرجع معنوی قرینۃ:۔ بی اور الیک متعلق جاءت کے:۔ جاءت اپنے فاعل ھی اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر محبت مبتدا اپنی خبر سے مل کر مقولہ:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقول سے مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ ہزم فعل اپنے فاعل الامیر اور مفعول بہ الجند سے مل کر جملہ فعلیہ مضاف الیہ نحو کا نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مبتدا کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَصُدُوْرِهٖ عَنِ الْمُوَحِّدِ فِیْ مِثْلِ اَشَابَ الصَّغِيْرَ.

ترجمہ:...... اور مثال اس معنوی قرینہ کی موحد سے مثل اس کلام کے صادر ہونے کے ہے اشاب الصغیر جیسے میں:۔

تشریح:...... اشاب اور افنی دونوں مسند حقیقی لغوی ہیں اور کر الغداۃ اور مر العشی دونوں مسند الیہ حقیقی لغوی ہیں اور دونوں مسند کی اسناد دونوں مسند الیہ کی طرف اسناد حقیقی عقلی ہے لیکن اگر یہ کلام موحد سے صادر ہو تو پھر اسناد مجاز عقلی ہو گی عند المتکلم فی الظاهر کی وجہ سے۔

ترکیب:...... عن جارہ الموحد مجرور متعلق صدور کے:۔ فی جارہ مثل مضاف اشاب الصغیر مضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر متعلق صدور کے:۔ صدور معطوف ہے استحالۃ پر:۔ صدور مضاف اپنے مضاف الیہ (مرجع کلام) اور دونوں متعلق سے مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے خبر:۔ مثالہ مبتدا کی۔

عبارت:...... وَمَعْرِفَةُ حَقِيْقَتِهٖ اِمَّا ظَاهِرَةٌ كَمَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ اَیْ فَمَا رَبِحُوْا فِیْ تِجَارَتِهِمْ وَاِمَّا خَفِيَّةٌ.

ترجمہ:...... اور اس اسناد مجاز عقلی کا پہچاننا یا تو ظاہر ہو گا مثال اس ظاہر کی مثل اس کے ہے جو اللہ تعالیٰ کے فرمان میں ہے:۔ پس نہیں فائدے مند ہوئی ان کی تجارت یعنی انھوں نے فائدہ نہیں اٹھایا اپنی تجارت میں:۔ اور یا اس اسناد مجاز عقلی کا پہچاننا پوشیدہ ہو گا۔

تشریح:...... مسند ربحت حقیقی لغوی ہے اور مسند الیہ تجارت حقیقی لغوی ہے لیکن ربحت کی اسناد تجارت کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ ربح کا فاعل حقیقی تاجر ہے فائدہ تاجر کو ہوتا ہے نہ کہ مال کو اور تجارت سبب ہے فعل کی اسناد سبب کی طرف ہونے کی وجہ سے اسناد مجاز عقلی ہے جس کا پہچاننا ظاہر ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ معرفۃ مضاف حقیقت مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ (مرجع اسناد مجاز عقلی) ملکر مبتدأ:۔ ظاہرۃ معطوف علیہ خبر امّا امّا کے ساتھ لازم ہے واو عاطفہ خفیۃ معطوف خبر:۔ مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ ربحت فعل تجارتھم فاعل جملہ مُفَسَّرٌ ای حرف تفسیر ربحوا فعل بفاعل فی تجارتھم متعلق:۔ ربحوا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ مُفَسِّرٌ اپنے مُفَسَّرٌ سے مل کر مقولہ تعالیٰ حال ہ ضمیر سے:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ حال اور مقولہ سے مل کر مجرور ہو کر متعلق ثبت کے:۔ ثبت فعل اپنے ھو فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مجرور متعلق کائن کے خبر:۔ مثالہ مبتدا کی۔

عبارت:...... كَمَا فِیْ قَوْلِكَ سَرَّتْنِیْ رُؤْيَتُكَ اَیْ سَرَّنِیَ اللّٰهُ عِنْدَ رُؤْيَتِكَ وَقَوْلِهٖ: يَزِيْدُكَ وَجْهُهٗ حُسْنًا × اِذَا مَا زِدْتَّهٗ نَظَرًا اَیْ يَزِيْدُكَ اللّٰهُ حُسْنًا فِیْ وَجْهِهٖ.

ترجمہ:...... مثال اس اسناد مجاز عقلی کے پوشیدہ ہونے کی مثل اس کے ہے جو تیرے کہنے میں ہے:۔ خوش کر دیا مجھ کو تیرے دیدار نے یعنی خوش کر دیا مجھ کو اللہ نے تیرے دیدار کے وقت اور جیسے اس کا کہنا ہے زیادہ کرے گا اس کا چہرہ تجھ کو حسن جب تو زیادہ دیکھے گا اس کو یعنی اس کے

چہرے میں اللہ زیادہ کر دے گا تجھ کو حسن۔

تشریح:...... مسند سرت حقیقی لغوی ہے مسند الیہ رؤیت حقیقی لغوی ہے لیکن سرت کی اسناد رؤیت کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ سرت کا فاعل حقیقی اللہ ہے رؤیت سبب ہے لیکن یہ بات ذرا غور وفکر کے بعد معلوم ہوتی ہے اس لیئے خفیہ ہے اسی طرح مسند یزید حقیقی لغوی ہے اور مسند الیہ وجھہ حقیقی لغوی ہے لیکن یزید کی اسناد وجھہ کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ یزید کا فاعل حقیقی اللہ ہے وجھہ سبب ہے یہ بات بھی غور وفکر کے بعد معلوم ہوتی ہے اس لیئے خفیہ ہے۔

ترکیب:...... مثالہ مبتدأ مرجع خفیہ:۔ سرّت فعل اپنے مفعول بہ اور فاعل سے مل کر جملہ مُفَسَّرُ اَیْ حرف تفسیر سرّ فعل اپنے مفعول بہ فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ مُفَسِّرُ:۔ مُفَسَّرُ اپنے مُفَسِّرُ سے مل کر مقولہ:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ یزید فعل اپنے مفعول بہ فاعل اور تمیز سے مل کر جملہ فعلیہ دال برجزاء:۔ زدت فعل بفاعل اپنے مفعول بہ اور تمیز سے مل کر جملہ فعلیہ شرط مُفَسَّرُ ای حرف تفسیر:۔ یزید فعل اپنے مفعول بہ فاعل تمیز اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ مُفَسِّرُ:۔ مُفَسَّرُ اپنے مُفَسِّرُ سے مل کر مقولہ:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور متعلق ثبت کے:۔ ثبت فعل اپنے ہو فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مجرور متعلق کائن کے خبر مثالہ متبدأ۔ محذوف کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَاَنْکَرَہُ السَّکَّاکِیُّ ذَاھِبًا اِلٰی اَنَّ مَامَرَّوَنَحْوَہُ اِسْتِعَارَۃٌ بِالْکِنَایَۃِ عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَ بِالرَّبِیْعِ الْفَاعِلُ الْحَقِیْقِیُّ بِقَرِیْنَۃِ نِسْبَۃِ الْاِنْبَاتِ اِلَیْہِ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاسِ غَیْرُہٗ.

ترجمہ:...... اور انکار کر دیا سکا کی نے اسناد مجاز عقلی کا جاتے ہوئے اس بات کی طرف کہ بیشک جو گذرا ہے اور اس جیسا استعارہ بالکنایہ ہے اس پر کہ بیشک الربیع سے مراد فاعل حقیقی ہے الربیع کی طرف اگانے کی نسبت کے قرینہ کی وجہ سے اور اس قاعدہ پر اس جیسے اور بھی استعارہ بالکنایہ ہیں۔

تشریح:...... سکا کی نے اسناد مجاز عقلی کا انکار کر دیا ہے انبت الربیع البقل کو استعارہ بالکنایۃ بناتے ہوئے:...... استعارہ بالکنایہ کہتے ہیں مشبہ کو ذکر کیا جائے مشبہ بہ کے لوازم کے قرینہ کی وجہ سے مراد مشبہ بہ لیا جائے:...... الربیع موسم بہار مشبہ ہے اور سکا کی کے نزدیک الربیع سے مراد اللہ ہے اس اعتبار سے اللہ مشبہ بہ ہے اور اللہ کے لیے انبت لازم ہے:...... الربیع کو تشبیہ دینا اللہ کے ساتھ استعارہ بالکنایہ ہے انبت کو الربیع کے لیے ثابت کرنا استعارہ تخییلیہ ہے:...... مصنف سکا کی کی اس رائے سے متفق نہیں ہیں:...... سکا کی کے اس قاعدہ کو توڑنے کے لیے مصنف نے پانچ دلیل پیش کی ہیں بحث آ رہی ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ انکر فعل (ہ) مفعول بہ مرجع اسناد مجاز عقلی سکا کی فاعل ذوالحال ذاھبا حال الی جارہ ان متعلق ذاھبا کے ما موصولہ مر فعل ہو فاعل مرجع ما:۔ موصول صلہ مل کر اسم ان کا معطوف علیہ واو عاطفہ نحو معطوف مضاف (ہ) مفاف الیہ مرجع ما استعارہ خبر ان کی باء جارہ الکنایۃ مجرور متعلق استعارۃ کے علی جارہ ان متعلق استعارہ کے المراد اسم ان کا باء جارہ الربیع متعلق المراد کے الفاعل خبر ان کی موصوف الحقیقی صفت باء جارہ قرینۃ مجرور متعلق الحقیقی کے مضاف نسبۃ مضاف الیہ مضاف الانبات مضاف الیہ الیٰ جارہ (ہ) مجرور متعلق نسبۃ کے مرجع الربیع جملہ فعلیہ:۔ واو عاطفہ علی جارہ ھذا مجرور موصوف القیاس صفت متعلق کائن کے خبر غیر مبتداء مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع الربیع جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَفِیْہِ نَظَرٌ لِاَنَّہٗ یَسْتَلْزِمُ اَنْ یَّکُوْنَ الْمُرَادُ بِالْعِیْشَۃِ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ صَاحِبَھَا.

ترجمہ:...... اور اس استعارۃ بالکفایہ میں نظر ہے کیونکہ لازم آتی ہے یہ بات یہ کہ مراد عیشہ سے عیشۃ والا ہو جو اللہ تعالیٰ کے فرمان میں ہے فھو فی عیشۃ راضیۃ (الحاقۃ ۲۱) وہ خوش کن زندگی میں ہوگا۔

تشریح:...... اس انبت الربیع البقل کو استعارۃ بالکنایہ بنانے میں نظر ہے کیونکہ لازم آتا ہے کہ عیشہ سے عیشہ والا مراد ہو جیسا کہ سکا کی کے نزدیک الربیع کی طرف انبت کی نسبت کی وجہ سے الربیع سے مراد اللہ ہے لہٰذا فھو فی عیشۃ راضیۃ میں استعارہ بالکفایہ کا مطلب یہ ہے کہ عیشہ سے مراد خود عیشہ والا ہو اس سے چیز کا ظرفیت ہونا خود چیز کے لیے لازم آئے گا

جو کہ غلط ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ فی جارہ (ہ) مجرور متعلق کائن کے خبر:۔ نظر مبتدأ لام جارہ ان متعلق نظر کے (ہ) اسم مرجع استعارۃ بالکنایہ یستلزم خبر ان یکون فاعل المراد اسم باء جارہ العیشۃ مجرور متعلق المراد کے موصوف فی جارہ قول مجرور متعلق الکائنۃ کے صفت قول مضاف (ہ) مضاف الیہ ذوالحال تعالی حال فی عیشۃ راضیۃ مقولہ قول کا صاحب خبر یکون کی مضاف ھا مضاف الیہ مرجع عیشہ۔

عبارت:...... وَاَنْ لَّا یَصِحَّ الْاِضَافَۃُ فِی نَحْوِ نَھَارُہٗ صَائِمٌ لِبُطْلَانِ اِضَافَۃِ الشَّیْءِ اِلٰی نَفْسِہٖ:. وَاَنْ لَّا یَکُوْنَ الْاَمْرُ بِالْبِنَاءِ لِھَامَانَ:. وَاَنْ یَّتَوَقَّفَ نَحْوُ اَنْبَتَ الرَّبِیْعُ الْبُقْلَ عَلَی السَّمْعِ.

ترجمہ:...... اور اس استعارہ بالکنایہ میں نظر ہے کیونکہ لازم آتی ہے یہ بات کہ صحیح نہ ہو اضافت نھارہ صائم (اس کا دن روزہ دار ہے) جیسے میں چیز کی طرف چیز کی اضافت کے باطل ہونے کی وجہ ہے:۔ اور یہ کہ نہ ہو حکم ھامان کو بنانے کا:۔ اور یہ کہ موقوف ہو انبت الربیع البقل جیسا سننے پر۔

تشریح:...... اس استعارہ بالکنایہ میں نظر ہے کیونکہ لازم آتی ہے یہ بات کہ نہار کی اضافت (ہ) کی طرف صحیح نہ ہو اگر نہار سے مراد روزہ دار شخص ہے تو (ہ) سے بھی مراد روزہ دار شخص ہے یعنی چیز کی اضافت خود چیز کی طرف ہے اور یہ باطل ہے:۔ اور اس استعارہ بالکنایہ میں نظر ہے کیونکہ لازم آتی ہے یہ بات یہ کہ نہ ہو حکم بنانے کا ھامان کو بلکہ معماروں کو ہو اگر حکم معماروں کو مانیں تو پھر نداء ھامان کے لیئے اور خطاب ھامان سے کیا معنیٰ رکھتا ہے اس لیئے استعارہ نہیں مجاز ہے:۔ اور اس استعارہ بالکنایہ میں نظر ہے کیونکہ لازم آتی ہے یہ بات یہ کہ موقوف ہو انبت الربیع البقل جیسا سننے پر:۔ کہ الربیع اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یہ بات قران میں اور حدیث میں نہیں اور لغت میں بھی نہیں اور عرف عام میں بھی نہیں اس لیئے یہ استعارہ نہیں ہے بلکہ اسناد حقیقی عقلی ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ ان لایصح فاعل یستلزم کا:۔ یصح فعل الاضافۃ فاعل فی جارہ نحو مجرور متعلق یصح کے نحو مضاف نھارہ صائم مضاف الیہ:۔ الی جارہ نفس مجرور متعلق اضافۃ کے:۔ لام جارہ بطلان مجرور متعلق یصح کے:۔ واو عاطفہ ان لایکون فاعل یستلزم کا:۔ لایکون فعل الامر اسم باء جارہ البناء مجرور متعلق الامر کے:۔ لام جارہ ھامان مجرور متعلق کائنا کے خبر:۔ واو عاطفہ ان یتوقف فاعل یستلزم کا:۔ یتوقف فعل نحو فاعل مضاف:۔ انبت الربیع البقل مضاف الیہ:۔ علی جارہ السمع مجرور متعلق یتوقف کے۔

عبارت:...... وَاللَّوَازِمُ کُلُّھَا مُنْتَفِیَۃٌ وَلِاَنَّہٗ یَنْتَقِضُ بِنَحْوِ نَھَارُہٗ صَائِمٌ لِاشْتِمَالِہٖ عَلٰی ذِکْرِ طَرَفَیِ التَّشْبِیْہِ.

ترجمہ:...... اور تمام لوازم نہیں پائے جاتے اور اس استعارہ بالکنایہ میں نظر ہے کیونکہ وہ فاعل حقیقی ٹوٹتا ہے نھارہ صائم جسے سے اس نھارہ صائم کے مشتمل ہونے کی وجہ سے تشبیہ کے دو طرفوں کے ذکر پر۔

تشریح:...... عیشہ سے عیشہ والا مراد نہیں ہوسکتا چیز کے ظرفیت ہونے کی وجہ سے چیز کے لیئے (۲) نہار سے مراد روزہ دار شخص نہیں ہوسکتا چیز کی اضافت خود چیز کی طرف ہونے کی وجہ سے (۳) بنانے کا حکم ھامان کے علاوہ کے لیئے نہیں ہوسکتا نداء اور خطاب کی وجہ سے (۴) الربیع شرعاً لغتہ اور عرف عام میں اللہ کے لیئے نہیں سنا گیا (۵) فاعل حقیقی ٹوٹتا ہے نہارہ صائم جیسے سے:...... یہاں نہار سے روزے دار مراد ہو تو نہار مشبہ ہوگا اور (ہ) مشبہ بہ ہوگا جبکہ استعارہ بالکنایہ میں مشبہ ذکر ہوتا ہے مشبہ بہ ذکر نہیں ہوتا:...... واذا المنیۃ انشبت اظفارھا میں المنیۃ مشبہ مذکور ہے اور درندہ مشبہ بہ مذکور نہیں ہے اس لیئے نہار سے روزے دار مراد نہیں ہوسکتا اور استعارہ بالکنایہ بھی نہیں ہوسکتا انبت الربیع البقل میں اسناد حقیقی عقلی ہے عندالجاھل۔

ترکیب:...... واو عاطفہ اللوازم مؤکد کلھا تاکید مل کر مبتدأ منتفیۃ خبر واو عاطفہ لانہ ینتقض معطوف ہے لانہ یستلزم پر ان متعلق نظر کے (ہ) اسم مرجع فاعل حقیقی ینتقض خبر فعل ہو فاعل مرجع فاعل حقیقی باء جارہ نحو مجرور متعلق ینتقض کے مضاف نھارہ صائم مضاف الیہ لام جارہ اشتمال مجرور متعلق ینتقض کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع:۔ نھار صائم:۔ علی جارہ ذکر متعلق اشتمال کے مضاف طرفی مضاف الیہ مضاف التشبیہ مضاف الیہ۔

☆☆☆☆☆

(هذہ احوال المسند الیہ) اَحْوَالُ الْمُسْنَدِ اِلَیْہِ (یہ مسند الیہ کی حالتیں ہیں)

عبارت:...... اَمَّا حَذْفُهٗ فَلِلْاِحْتِرَازِ عَنِ الْعَبَثِ بِنَاءً عَلَى الظَّاهِرِ اَوْ تَخْيِيْلِ الْعُدُوْلِ اِلٰى اَقْوَى الدَّلِيْلَيْنِ مِنَ الْعَقْلِ وَاللَّفْظِ كَقَوْلِهٖ:. قَالَ لِيْ كَيْفَ اَنْتَ:. قُلْتُ عَلِيْلٌ.

ترجمہ:...... لیکن اس مسند الیہ کو حذف کرنا بے فائدہ گی سے بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے جو بے فائدہ گی بنتی ہے ظاہر پر:......لفظی یا عقلی دو دلیلوں میں سے قوی دلیل کی طرف خیال کو لوٹانے کی وجہ سے حذف ہوتا ہے مثال بے فائدہ گی اور لوٹانے کی مثل اس کے کہنے کے ہے۔ کہا اس نے مجھ کو:۔ کس طرح ہے تو:۔ میں نے کہا:۔ بیمار ہوں۔

تشریح:......علم المعانی کے آٹھ بابوں میں سے یہ دوسرا باب ہے جو کہ مسند الیہ کے بارے میں ہے مسند الیہ کلام کا حصہ ہوتا ہے مگر بے فائدہ گی سے بچنے کے لیئے مسند الیہ کو حذف کر دیا جانا بہتر ہے جب مخاطب کو قرینہ کی وجہ سے مسند الیہ معلوم ہو جائے پھر فائدے سے خالی ہونے کی وجہ سے مسند الیہ کو ذکر کرنا بیکار ہے یا مسند الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے لفظی اور عقلی دو دلیلوں میں سے قوی دلیل کی طرف سامع کو لوٹنے کا خیال دلانے کی وجہ سے:۔ مسند الیہ کے حذف کے وقت سامع کا اعتماد دلالت عقلی پر ہوتا ہے اور مسند الیہ کے ذکر کے وقت سامع کا اعتماد دلالت لفظی پر ہوتا ہے عقلی دلیل اقوی ہے کیونکہ لفظ کی دلالت عقل کی محتاج ہوتی ہے اور دلالت عقلی لفظ کی محتاج نہیں:۔ انا علیل میں لفظ دلیل ہے مسند الیہ کے لیئے اور علیل میں عقلاً دلیل ہے مسند الیہ کے محذف ہونے پر۔

ترکیب:...... اما شرطیہ حذف مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ فاء جزائیہ الاحتراز مجرور متعلق کائن کے خبر عن جارہ العبث متعلق الاحتراز کے العبث ذوالحال بناء حال علی جارہ الظاہر متعلق بناء کے او عاطفہ تخییل معطوف ہے الاحتراز پر مضاف العدول مضاف الیہ الی جارہ اقوی متعلق العدول کے مضاف الدلیلین مضاف الیہ موصوف من جارہ العقل اور اللفظ متعلق الکائنین کے صفت کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مثالہ کی:۔ قول مضاف (ہ) مضاف الیہ باقی مقولہ قال فعل ہو فاعل لام جارہ یاء مجرور متعلق قال کے کیف انت مقولہ خبر مبتدأ جملہ اسمیہ قلت فعل بفاعل علیل مقولہ خبر انا مبتدا کی۔

عبارت:...... اَوِا خْتِبَارِ تَنَبُّهِ السَّامِعِ عِنْدَ الْقَرِيْنَةِ اَوْ مِقْدَارِ تَنَبُّهِهٖ اَوْ اِيْهَامِ صَوْنِهٖ عَنْ لِسَانِكَ اَوْعَكْسِهٖ.

ترجمہ:...... یا قرینہ کے وقت مسند الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے سامع کی سمجھ کو آزمانے کے لیئے یا سامع کی سمجھ کی مقدار کو آزمانے کے لیئے یا مسند الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے تیری زبان سے اس مسند الیہ کو بچانے کا وہم ڈالنے کی وجہ سے یا اس مسند الیہ سے تیری زبان کو بچانے کا وہم ڈالنے کی وجہ سے۔

تشریح:...... عندالقرینۃ کی قید اس لیئے ہے کہ بغیر قرینہ کے نہ تو مسندالیہ کو سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ہی مسند الیہ کا حذف جائز ہے:۔ زید بیٹھا ہے اور زید کے پاس چند لوگ آئے ان لوگوں میں زید کا ساتھی خالد بھی ہے جو کہ دھوکہ باز ہے زید کہے غادر تو سمجھ دار سامع سمجھ لے گا کہ غادر سے کون مراد ہے کیونکہ قرینہ موجود ہے ساتھی ہونے کا اور دھوکہ دینے کا یہاں ھذا غادر یا خالد غادر کی ضرورت نہیں:۔ سامع کی سمجھ کی مقدار کو آزمانے کے لیئے یہ ہی مثال ہو سکتی ہے اگر متکلم کی نیت مقدار کی ہو اور کبھی مسند الیہ کی شان کی وجہ سے مسند الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے تیری زبان سے اس مسند الیہ کو بچانے کا وہم ڈالنے کے سبب جیسے قال فرمایا آپ نے یہاں قال محمدؐ نہیں کہا مسند الیہ محمدؐ کو تیری زبان سے بچانے کی وجہ سے یا جیسے متکلم موسوس کہے زبان کو مسند الیہ الشیطان سے بچانے کی وجہ سے کہ زبان گندگی نہ ہو جائے۔

ترکیب:....... او عاطفہ اختبار معطوف ہے الاحتراز پر اختبار مضاف تنبہ مضاف الیہ مضاف السامع مضاف الیہ عند ظرف حذفہ کی مضاف القرینۃ مضاف الیہ او عاطفہ مقدار معطوف ہے تنبہ پر مقدار مضاف تنبہ مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ او عاطفہ ایہام معطوف ہے الاحتراز پر:۔ ایہام مضاف صون مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ عن جارہ لسان مجرور متعلق صون کے مضاف ک مضاف الیہ (او ایہام صون لسانک عن المسند الیہ)

عبارت:....... اَوْتَأْتِی الْاِنْکَارِ لَدَی الْحَاجَۃِ اَوْ تَعَیُّنِہٖ اَوْ اِدِّعَائِہِ التَّعَیُّنَ اَوْنَحْوِ ذَالِکَ.

ترجمہ:....... یا مسند الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے ضرورت کے وقت انکار لانے کے لیئے یا مسند الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے اس مسند الیہ کے معین ہونے کی وجہ سے یا اس مسند الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے اس مسند الیہ کے تعین کا دعوی کرنے کی وجہ سے یا اس جیسے کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے۔

تشریح:....... ضرورت کے وقت انکار کرنے کے لیے مسند الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے کچھ لوگوں میں تم زید کو کہو (فاجر) زید کہے کہ تم نے مجھے فاجر کیوں کہا تم کہو کہ میں نے تو تیرا نام نہیں لیا تو یہاں مسند الیہ زید کو حذف کر دیا گیا ہے اصل زید فاجر ہے:۔ اور مسند الیہ معین ہو تو مسند الیہ کو حذف کر دیتے ہیں جیسے خالق کہ اصل میں اللہ خالق ہے یا مسند الیہ اپنے لیے کسی صفت کا دعویٰ کرے تو مسند الیہ کو حذف کر دیتے ہیں جیسے جواد کہ اصل میں السلطان جواد ہے کیونکہ بادشاہ کا دعوی ہے کہ میں سخی ہوں۔

ترکیب:....... واؤ عاطفہ تأتی مضاف ہے معطوف ہے فلا حتراز پر الانکار مضاف الیہ لدی ظرف تاتی کی لدی مضاف الحاجۃ مضاف الیہ او عاطفہ تعین مضاف معطوف ہے فللا حتراز پر (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ او عاطفہ ادعاء مضاف معطوف ہے فللا حتراز پر (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ التعین مفعول بہ ادعاء کا او عاطفہ نحو مضاف معطوف ہے۔ فللا حتراز پر ذالک مضاف الیہ۔

عبارت:....... وَاَمَّا ذِکْرُہٗ فَلِکَوْنِہِ الْاَصْلَ اَوِالْاِحْتِیَاطِ لِضُعْفِ التَّعْوِیْلِ عَلَی الْقَرِیْنَۃِ اَوِ التَّنْبِیْہِ عَلَی غَبَاوَۃِ السَّامِعِ اَوْ زِیَادَۃِ الْاِیْضَاحِ وَالتَّقْرِیْرِ.

ترجمہ:....... اور لیکن اس مسند الیہ کو ذکر کرنا اس مسند الیہ کے ذکر کے اصل ہونے کی وجہ سے ہوگا یا اس مسند الیہ کو ذکر کرنا قرینہ پر کمزور تاویل کے سبب احتیاط کی وجہ سے ہوگا یا اس مسند الیہ کو ذکر کرنا سامع کی کم سمجھی پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے ہوگا یا اس مسند الیہ کو ذکر کرنا زیادہ وضاحت اور زیادہ مضبوطی کی وجہ سے ہوگا۔

تشریح:....... مسند الیہ کا ذکر کرنا مسند الیہ کے اصل ہونے کی وجہ سے ہوگا حذف کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہوگی جیسے زید قائم یا قرینہ پر کمزور تاویل کی وجہ سے احتیاط کے سبب مسند الیہ کو ذکر کیا جائے گا جیسے انا علیل:۔ یا سامع کی کم سمجھی پر تنبیہ کی وجہ سے مسند الیہ کو ذکر کیا جائے گا جیسے ماذا قال خالد کے جواب میں خالد قال کذا:۔ یا زیادہ وضاحت اور زیادہ مضبوطی کی وجہ سے مسند الیہ کو ذکر کیا جائے گا جیسے اولئک علی ھدی من ربھم و اولئک ھم المفلحون دوسرا اولئک زیادہ وضاحت اور زیادہ مضبوطی کے لیئے ہے جو کہ مسند الیہ ہے۔

ترکیب:....... واو استینافیہ اما شرطیہ ذکرہ مبتدا فاء جزائیہ لام جارہ کون مجرور متعلق کائن کے خبر کون مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ الاصل خبر کون کی:۔ او عاطفہ الاحتیاط معطوف ہے کون پر لام جارہ ضعف مجرور متعلق الاحتیاط کے ضعف مضاف التعویل مضاف الیہ علی جارہ القرینۃ مجرور متعلق ضعف کے او عاطفہ التنبیہ معطوف کون پر علی جارہ غباوۃ مجرور متعلق التنبیہ کے غباوۃ مضاف السامع مضاف الیہ او عاطفہ زیادۃ معطوف کون پر زیادۃ مضاف الایضاح مضاف الیہ معطوف علیہ واو عاطفہ التقریر معطوف:۔

عبارت:....... اَوْ اِظْہَارِ تَعْظِیْمِہٖ اَوْ اِہَانَتِہٖ اَوِ التَّبَرُّکِ بِذِکْرِہٖ اَوِسْتِلْذَاذِہٖ اَوْبَسْطِ الْکَلَامِ حَیْثُ الْاِصْغَاءِ مَطْلُوْبٌ نَحْوُ ھِیَ عَصَایَ.

ترجمہ:...... یا مسند الیہ کو ذکر کرنا مسند الیہ کی تعظیم کو ظاہر کرنے کی وجہ سے ہوگا یا اس مسند الیہ کی توہین کرنے کی وجہ سے ہوگا یا اس مسند الیہ کے ذکر کی برکت کی وجہ سے ہوگا یا اس مسند الیہ کی لذت حاصل کرنے کی وجہ سے ہوگا یا اس مسند الیہ کا ذکر کرنا کلام کو پھیلانے کی وجہ سے ہوگا جہاں کان لگانا ہوتا ہے۔ جیسے یہ میری لاٹھی ہے۔

تشریح:...... مسند الیہ کو ذکر کرنا مسند الیہ کی تعظیم کو ظاہر کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے ھل صام امیر المومنین کے جواب میں نعم امیر المومنین صام ورنہ نعم صام کافی تھا۔ مسندالیہ کو ذکر کرنا مسند الیہ کی توہین کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے ھل قام زید کے جواب میں نعم السارق قام اگر توہین مقصود نہ ہوتی تو نعم قام کافی تھا:۔ مسند الیہ کو ذکر کرنا مسند الیہ کے ذکر کی برکت کی وجہ سے ہوتا جیسے ماذا قال فی الصلوۃ کے جواب میں محمدؐ قال الصلوۃ عماد الدین اگر برکت مقصود نہ ہوتی تو قال الصلوۃ عماد الدین کافی تھا:۔ مسند الیہ کو ذکر کرنا مسند الیہ کی لذت حاصل کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے ھل ذھب حبیبک کے جواب میں نعم حبیبی ذھب ورنہ نعم ذھب کافی تھا مسند الیہ کو ذکر کرنا کلام کو پھیلانے کے لیئے ہوتا ہے جہاں کلام کے لیے کان لگانا مقصود ہوتا ہے جیسے ھی عصای یہاں عصای کافی تھا:۔

ترکیب:...... او عاطفہ اظہار معطوف ہے کون پر اظہار مضاف تعظیم مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ او عاطفہ اہانت معطوف ہے کون پر اہانت مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ او عاطفہ التبرک معطوف ہے کون پر باء جارہ ذکر مجرور متعلق التبرک کے ذکر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ او عاطفہ استلذ اذ معطوف ہے کون پر استلذ اذ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ او عاطفہ بسط معطوف ہے کون پر بسط مضاف الکلام مضاف الیہ:۔ حیث الاصغاء خبر مطلوب مبتدا جملہ ظرف بسط کی۔

عبارت:...... وَاَمَّا تَعْرِيْفُهٗ فَبِالْاِضْمَارِ لِاَنَّ الْمَقَامَ لِلتَّكَلُّمِ اَوِ الْخِطَابِ اَوِ الْغَيْبَةِ وَاَصْلُ الْخِطَابِ لِمُعَيَّنٍ.

ترجمہ:...... اور لیکن اس مسند الیہ کو معرفہ بنانا ضمیر کے ساتھ اس لیئے ہوتا ہے کہ مقام تکلم کا ہوتا ہے یا مقام خطاب کا ہوتا ہے یا مقام غائب کا ہوتا ہے اور اصل خطاب معین کے لیئے ہوتا ہے۔

تشریح:...... اور لیکن مسند الیہ کو معرفہ بنانا ضمیر کے ساتھ اس لیئے ہوتا ہے کہ مقام تکلم کا ہوتا ہے جیسے انا قائم یا نحن قائمون یا مقام خطاب کا ہوتا ہے جیسے انت قائم یا انتم قائمون یا مقام غائب کا ہوتا ہے۔ جیسے ھو قائم یا ھم قائمون اور اصل خطاب معین کے لیئے ہوتا ہے جیسے انت قائم یا انتم قائمون بغیر ضمیر کے متکلم اور مخاطب اور غائب کا پتہ لگانا مشکل ہے اور ضمیر معرفہ ہوتی ہے اس لیے مسند الیہ معرفہ ہے۔

ترکیب:...... واو استینافیہ اما شرطیہ تعریف مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مبتدأ فاء جزائیہ باء جارہ الاضمار متعلق کائن کے لام جارہ ان مجرور متعلق کائن کے:۔ کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ المقام اسم لام جارہ التکلم مجرور متعلق کائن کے خبر:۔ التکلم معطوف علیہ او عاطفہ الخطاب معطوف او عاطفہ الغیبۃ معطوف واو استینافیہ اصل الخطاب مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدأ لام جارہ معین مجرور متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَقَدْ يُتْرَكُ اِلٰى غَيْرِهٖ لِيَعُمَّ كُلَّ مُخَاطَبٍ نَحْوُ وَلَوْتَرٰى اِذِا الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اَىْ تَنَاهَتْ حَالَتُهُمْ فِى الظُّهُوْرِ فَلَا يُخْتَصُّ بِهٖ مُخَاطَبٌ.

ترجمہ:...... اور کبھی چھوڑ دیا جاتا ہے اس خطاب کو اس مخاطب کے علاوہ کی طرف تا کہ عام ہو جائے وہ خطاب ہر ایک مخاطب کو جیسے:۔ اور اگر دیکھے تو جب مجرمین جھکائے ہوئے ہوں گے اپنے سروں کو اپنے رب کے پاس یعنی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہوگی ان کی حالت ظاہر میں پس نہیں خاص کیا گیا اس کے ساتھ کسی مخاطب کو۔

تشریح:...... خطاب اصل میں معین کے لیئے ہوتا ہے کیونکہ ضمیر مخاطب کی معرفہ ہے مگر جب مخاطب سے ضمیر کو مستعار لیا جائے غیر معین کے لیئے تو ضمیر معرفہ نہیں ہوگی اور خطاب بھی غیر معین کے لیئے ہو جائے گا تریٰ فعل ہے انت ضمیر ہے اور آپؐ مخاطب ہیں جب آپ سے ضمیر انت مستعار لی کل مخاطب کے لیئے تو آپ مستعار منہ ہوئے اور انت مستعار ہوا اور ہر

ایک مخاطب مستعار لہ ہوا تو خطاب اصل معین کے لیئے ہونے کے باوجود غیر معین کے لیئے ہوگا۔

ترکیب:...... واو عاطفہ قد حرف تحقیق یترک فعل ھو نائب فاعل مرجع الخطاب الی جارہ غیر مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر متعلق یترک کے مرجع مخاطب لام تعلیلیہ یعم فعل ھو فاعل مرجع الخطاب کل مضاف مخاطب مضاف الیہ مل کر مفعول بہ جملہ فعلیہ علت یترک کی نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ آیت مُفَسَّرُ باقی مُفَسِّرُ واؤ استینافیہ لو حرف شرط تریٰ فعل انت فاعل اذ ظرف تریٰ کی مضاف باقی جملہ مضاف الیہ المجرمون مبتداً ناکسوا خبر مضاف روس مضاف الیہ مضاف ھم مضاف الیہ عند ظرف ناکسو کی مضاف رب مضاف الیہ مضاف ہم مضاف الیہ ای حرف تفسیر تناہت فعل حالۃ فاعل مضاف ھم مضاف الیہ فی جارہ الظھور مجرور متعلق تناھت کے جملہ فعلیہ فاء عاطفہ لا یختص فعل باء جارہ (ہ) مجرور متعلق یختص کے مرجع

[illegible]

عبارت:...... وَبِالْعَلَمِيَّةِ لِاِحْضَارِهٖ بِعَيْنِهٖ فِیْ ذِهْنِ السَّامِعِ اِبْتِدَاءً بِاسْمٍ مُّخْتَصٍّ بِهٖ نَحْوُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ.

ترجمہ:...... اور لیکن اس مسند الیہ کو معرفہ بنانا علم والے اسم کے ساتھ ہوتا ہے ابتداء میں اس مسند الیہ کو سامع کے ذہن میں بعینہ حاضر کرنے کی وجہ سے ایک اسم کے ساتھ جس اسم کے ساتھ اس مسند الیہ کو خاص کیا گیا ہے جیسے فرما دیجئے آپ شان یہ ہے کہ اللہ اکیلا ہے۔

تشریح:...... قل ھو اللہ احد میں:۔ اللہ مسند الیہ ہے اور احد مسند ہے سامع کے ذہن میں مسند الیہ کو مسند الیہ کی ذات کے ساتھ حاضر کیا گیا ہے مسند الیہ کی جنس کے ساتھ حاضر نہیں کیا گیا جیسے رجل جاء نی یا صفت کے ساتھ حاضر نہیں کیا گیا جیسے عالم جاء نی۔ ابتداء میں حاضر کیا گیا ہے اخیر میں حاضر نہیں کیا گیا جیسے جاء نی زید میں اخیر میں زید ہے:۔ ذات اللہ مسند الیہ کو اسم اللہ کے ساتھ حاضر کیا گیا ہے یہ اسم اللہ ذات اللہ کے لیے خاص ہے کسی دوسرے کے لئے نہیں جبکہ ضمیر اسم اشارہ موصولہ وغیرہ میں یہ خصوصیت نہیں ہے۔ میں بولوں تو انا ضمیر میرے لیئے تو بولے تو انا ضمیر تیرے لیئے اور کوئی بولے تو انا ضمیر اس کے لیئے ہوگی معرفہ ہونے کے باوجود لیکن اسم اللہ ذات اللہ کے لئے مخصوص ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ بالعلمیۃ معطوف ہے بالاضمار پر:۔ متعلق کائن کے لام جارہ احضار مجرور متعلق کائن کے:۔ کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ احضار مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ باء جارہ:۔ عین مجرور متعلق احضار کے عین مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ فی جارہ ذہن مجرور متعلق احضار کے ذہن مضاف السامع مضاف الیہ ابتداء مفعول فیہ احضار کا باء جارہ:۔ اسم مجرور متعلق احضار کے اسم موصوف مختص صفت اسم کی ھو نائب فاعل مرجع مسند الیہ باء جارہ (ہ) مجرور متعلق مختص کے:۔ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ قل فعل انت فاعل جملہ انشائیہ مقولہ قال کا ھو ضمیر شان مبتداء:۔ اللہ مبتدا احد خبر جملہ اسمیہ ہو کر خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ مقولہ قال کا۔

عبارت:...... اَوْ تَعْظِيْمٍ اَوْ اِهَانَةٍ اَوْ كِنَايَةٍ اَوْ اِيْهَامِ اِسْتِلْذَاذِهٖ اَوِ التَّبَرُّكِ بِهٖ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ.

ترجمہ:...... یا اس مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے علم والے اسم کے ساتھ تعظیم کرنے کی وجہ سے یا توہین کرنے کی وجہ سے یا کنایہ کرنے کی وجہ سے یا مسند الیہ کی لذت حاصل کرنے کی وجہ سے یا اس مسند الیہ کی برکت حاصل کرنے کی وجہ سے یا ان جیسی وجھوں کے سبب۔

تشریح:...... مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے علم والے اسم کے ساتھ تعظیم کرنے کی وجہ سے جیسے عمر جاء والشیطان ھرب عمر آئے اور شیطان بھاگ گیا عمر کی عظمت کی وجہ سے اور شیطان کی توہین کی وجہ سے علم والے اسم کے ساتھ مسند الیہ معرفہ ہے اور ابوھریرہ جاء میں مسند الیہ کو معرفہ بنایا گیا ہے علم والے اسم کے ساتھ بلی کی طرف کنایہ کرنے کی وجہ سے اور اَلَیْلَایَ مِنْکُنَّ اَمْ لَیْلٰی مِنَ الْبَشَرِ × میں مسند الیہ کو معرفہ بنایا گیا ہے۔ علم والے اسم کے ساتھ مسند الیہ کی لذت حاصل کرنے کی وجہ سے ورنہ ام ھی چاہیے تھا اور اللہ ھاد میں برکت کی وجہ سے مسند الیہ کو معرفہ بنایا گیا ہے علم والے اسم کے ساتھ۔

ترکیب:...... او عاطفہ تعظیم معطوف ہے او عاطفہ اھانۃ معطوف ہے او عاطفہ کنایۃ معطوف ہے حضارہ پر او عاطفہ ایھام معطوف ہے۔ لا حضارہ

پر ایہام مضاف استلذ اذ مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ او عاطفہ التبرک معطوف ہے لا حضارہ پر باء جارہ (ہ) مجرور متعلق التبرک کے مرجع مسند الیہ او عاطفہ نحو معطوف ہے لا حضارہ پر نحو مضاف ذالک مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَبِالْمَوْصُوْلِيَّةِ لِعَدَمِ عِلْمِ الْمُخَاطَبِ بِالْاَحْوَالِ الْمُخْتَصَّةِ بِهٖ سِوَى الصِّلَةِ كَقَوْلِكَ الَّذِىْ كَانَ مَعَنَا اَمْسِ رَجُلٌ عَالِمٌ.

ترجمہ:...... اور لیکن مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے۔موصول والے اسم کے ساتھ مخاطب کو سوائے صلہ کے علم نہ ہونے کی وجہ سے ان حالات کا جن حالات کو خاص کیا گیا ہے اس مسند الیہ کے ساتھ مثال اس کی مثل تیرے کہنے کے ہے کل جو شخص ہمارے ساتھ تھا وہ عالم آدمی ہے۔

تشریح:...... مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اسم موصول کے ساتھ مخاطب کو علم نہ ہونے کی وجہ سے ان حالات کا جن حالات کو خاص کیا گیا ہے مسند الیہ کے ساتھ وہ حالت عالم ہونا ہے جس کو مخاطب نہیں جانتا اور صلہ کو جانتا ہے وہ صلہ:۔ کان معنا امس ہے مخاطب اس کو جانتا ہے کہ کل ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا لیکن مخاطب کو یہ معلوم نہیں کہ وہ عالم آدمی تھا اس معلوم نہ ہونے کی وجہ سے مسند الیہ کو اسم موصول کے ساتھ معرفہ بنایا گیا ہے:۔ الذی کان معنا امس مسند الیہ ہے یعنی مبتدا اور رجل عالم مسند ہے یعنی خبر ہے۔

ترکیب:...... بالموصولیۃ معطوف ہے۔فبالا ضمار پر:۔ واو عاطفہ باء جارہ الموصولیۃ مجرور متعلق کائن کے لام جارہ عدم مجرور متعلق کائن کے کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ باء جارہ الا حوال مجرور متعلق عدم کے الاحوال موصوف: (ال) موصولہ مختصۃ صیغۃ صفت کا ہی نائب فاعل مرجع ال باء جارہ (ہ) مجرور متعلق مختصۃ کے موصوف صفت مل کر مستثنیٰ منہ سوی الصلۃ مستثنیٰ مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول مجرور متعلق کائن کے خبر:۔ قول مضاف ک مضاف الیہ الذی موصولہ کان فعل ھو اسم مرجع الذی مع ظرف کائنا کی مع مضاف نا مضاف الیہ امس ظرف کائنا کی:۔ کائنا اپنی دونوں ظرف سے مل کر خبر:۔ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مبتداء رجل عالم خبر:۔

عبارت:...... اَوِاسْتِهْجَانِ التَّصْرِيْحِ اَوْ زِيَادَةِ التَّقْرِيْرِ نَحْوُ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهٖ.

ترجمہ:...... یا مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے موصول والے اسم کے ساتھ صراحت کی قباحت کی وجہ سے یا زیادہ مضبوطی کی وجہ سے جیسے اور پھسلایا اس کو اس کے نفس کے بارے میں اس عورت نے جس عورت کے گھر میں وہ رہتے تھے۔

تشریح:...... اگر عبارت وراودته امرأة العزیز فی بیتها عن نفسه ہوتی یا وراودته زلیخا ہوتی تو امراة العزیز یا زلیخا کی صراحت کی وجہ سے قباحت ہو جاتی اس قباحت کو ختم کرنے کے لیئے راودت کا مسند الیہ اسم موصول لیکر آئے دوسری بات یہ ہے کہ اس کلام میں پختگی پیدا نہیں ہوتی جیسا کہ التی سے پختگی پیدا ہو رہی ہے کہ اس عورت نے پھسلایا جس عورت کے گھر میں وہ رہتے تھے اس صورت میں اکثر اوقات دونوں کے تنہائی میں گذرتے تھے لیکن اس کے باوجود آپ بچے رہے' اس کے لیئے اسم موصول لے کر آئے:۔

ترکیب:...... او عاطفہ استهجان معطوف ہے لعدم پر:۔ استهجان متعلق کائن کے خبر:۔ استهجان مضاف التصریح مضاف الیہ او عاطفہ زیادۃ معطوف ہے استهجان پر زیادۃ مضاف التقریر مضاف الیہ نحو خبر ہے مثالہ مبتدأ کی نحو مضاف باقی مضاف الیہ:۔ واو استینافیہ راودت فعل (ہ) مفعول بہ مرجع یوسف:۔ التی موصولہ ھو مبتدا فی جارہ بیت مجرور متعلق کائن کے خبر:۔ جملہ اسمیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر فاعل عن جارہ نفس مجرور متعلق راودت کے نفس مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع یوسف:۔

عبارت:...... اَوِالتَّفْخِيْمِ نَحْوُ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ.

ترجمہ:...... یا اس مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے موصول والے اسم کے ساتھ شان کی ہیبت کی وجہ سے جیسے یہ آیت ہے پس ڈھانپ لیا اس لشکر فرعون کو سمندر نے کیسا ہیبت ناک تھا وہ سمندر جس سمندر نے ان کو ڈھانپا۔

تشریح:...... فغیشھم میں ما کے اندر ابہام ہے جسکی وجہ سے سمندر کے پانی کی مقدار کا تعین کرنا یا اس پانی کی تفصیل بیان کرنا مشکل ہے اگر مسند الیہ موصولہ نہ لاتے بلکہ بیان کر دیتے جیسے فغیشھم من الیم بحران یا ثلاثۃ ابحار تو ابہام نہ رہتا پھر سمندر کی خوفناکی بھی نہ رہتی اور تعین بھی ہو جاتا اور تفصیل بیان کرنی ممکن ہو جاتی لیکن ابہام کو قائم رکھنے کے لیے شان ہیبت کی وجہ سے مسند الیہ موصول لے کر آئے۔

ترکیب:...... او عاطفہ التفخیم معطوف ہے لعدم پر۔ التفخیم متعلق کائن کے خبر۔ مثالہ مبتدا نحو خبر۔ نحو مضاف آیت مضاف الیہ۔ فاء عاطفہ غشی فعل ھم مفعول بہ مرجع لشکر فرعون من جارہ الیم مجرور متعلق غشی کے:۔ ما موصولہ غشی فعل ھو فاعل مرجع ما ھم مفعول بہ مرجع لشکر فرعون:۔ جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر فاعل پہلے غشی کا:۔ غشی فعل اپنے مفعول بہ متعلق اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ مضاف الیہ۔

عبارت:...... اَوْ تَنْبِیْهِ الْمُخَاطَبِ عَلَی الْخَطَاءِ نَحْوُ. اِنَّ الَّذِیْنَ تَرَوْنَهُمْ اِخْوَانَکُمْ × یَشْفِیْ غَلِیْلَ صُدُوْرِهِمْ اَنْ تُصْرَعُوْا.

ترجمہ:...... یا مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے موصول والے اسم کے ساتھ مخاطب کو غلطی پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے جیسے:۔ بیشک وہ لوگ جن لوگوں کو تم خیال کرتے ہو اپنا بھائی × شفاء دیتی ہے ان کے سینوں کے کینہ کو یہ بات یہ کہ تم کو ہلاک کر دیا جائے۔

تشریح:...... اگر یہاں ان القوم ہوتا یا اور کچھ ہوتا تو غلطی پر آگاہی تو ہو جاتی مگر ابہام نہ ہونے کی وجہ سے تنبیہ نہ ہوتی الذین میں ابہام ہے جس کی وجہ سے تنبیہ ہے اس بات پر کہ جن کو تم اپنا بھائی خیال کرتے ہو ان کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ تم کو ہلاک کر دیا جائے اور یہ بات بھائی چارے کے خلاف ہے لہٰذا تم غلطی پر ہو تمہیں ان کے معاملہ میں چوکنا رہنا چاہیے ورنہ کہیں نہ کہیں پھس جاؤ گے۔

ترکیب:...... او عاطفہ تنبیہ معطوف ہے لعدم پر متعلق کائن کے خبر مضاف المخاطب مضاف الیہ علی جارہ الخطاء مجرور متعلق تنبیہ کے مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ ان حرف مشبہ بالفعل الذین موصولہ ترون فعل اپنے واو فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر اسم ان کا یشفی فعل اپنے غلیل مفعول بہ اور ان تصرعوا فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی:۔ تَرَوْنَ اصل میں یَرْءَ یُوْنَ ہے ھمزہ کی حرکت راء کو دی ہمزہ کو حذف کر دیا یَرَیُوْنَ ہو گیا یاء متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدل کر گرا دیا یَرَوْنَ ہو گیا۔

عبارت:...... اَوْلِاِیْمَاءِ اِلٰی وَجْهِ بِنَاءِ الْخَبَرِ نَحْوُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ.

ترجمہ:...... یا اس مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے موصول والے اسم کے ساتھ خبر کی بناء کے طریقے کی طرف اشارہ کرنے کی وجہ سے جیسے بیشک وہ لوگ جن لوگوں نے تکبر کیا میری عبادت سے عنقریب وہ لوگ داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

تشریح:...... مسند الیہ کو معرفہ بنانا موصول والے اسم کے ساتھ خبر کی بناء کے طریقے کی طرف اشارہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے یعنی مسند الیہ سے اس بات کی طرف اشارہ ہو جاتا ہے کہ خبر ثواب کی ہو گی یا عذاب کی ہو گی تعریف کی ہو گی یا تذلیل کی ہو گی جیسا کہ ان الذین یستکبرون عن عبادتی مسند الیہ سے معلوم ہو رہا ہے کہ خبر عذاب کی ہو گی عبادت نہ کرنا سبب ہے عذاب کا اور خبر سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ وہ لوگ جہنم میں ذلیل ہو کر رہیں گے۔

ترکیب:...... او عاطفہ الایماء معطوف ہے لعدم پر متعلق کائن کے خبر الی جارہ وجہ مجرور متعلق الایماء کے مضاف بناء مضاف الیہ مضاف الخبر مضاف الیہ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ ان حرف مشبہ بالفعل الذین موصولہ یستکبرون فعل اپنے فاعل اور عن عبادتی متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر اسم ان کا یعنی مسند الیہ:۔ سیدخلون فعل اپنے فاعل ذوالحال جہنم مفعول فیہ اور داخرین حال سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مسند یعنی خبر ان کی۔

عبارت:...... ثُمَّ اِنَّهٗ رُبَمَا یُجْعَلُ ذَرِیْعَةً اِلَی التَّعْرِیْضِ بِالتَّعْظِیْمِ لِشَانِهٖ نَحْوُ اِنَّ الَّذِیْ سَمَکَ السَّمَاءَ بَنٰی لَنَا × بَیْتًا دَعَائِمُهٗ اَعَزُّ وَاَطْوَلُ.

ترجمہ:...... پھر کبھی کبھی کر دیا جاتا ہے اس موصول مسند الیہ کو اس خبر کی شان کی تعظیم پر اشارہ کرنے کا ذریعہ جیسے:۔ بیشک وہ ذات جس نے بلند کیا آسمان کو اس ذات نے بنایا ہمارے لیئے ایک گھر جس گھر کے ستون سب سے زیادہ عزت والے ہیں اور سب سے زیادہ لمبے ہیں۔

تشریح:...... مسند الیہ ان الذی سمک السماء ہے اور مسند یعنی خبر بنیٰ لنا بیتا دعائمه اعز و اطول ہے مسند الیہ کو ذریعہ بنایا گیا ہے خبر کی شان کی تعظیم پر اشارہ کرنے کے لیئے کہ خبر کی شان یہ ہے کہ جس ذات نے آسمان کو بلند کیا ہے اسی ذات نے کعبہ کو بنایا جس کعبہ کے ستون سب سے زیادہ عزت والے ہیں اور سب سے زیادہ لمبے ہیں یہاں اگر ان اللہ یا ان الرحمٰن ہوتا تو خبر کی شان کی تعظیم پر اشارہ کرنے کے لیے مسند الیہ ذریعہ ثابت نہ ہوتا۔

ترکیب:...... ثم عاطفہ ان حرف مشبہ بالفعل (ہ) اسم مرجع مسند الیہ باقی خبر:۔ رب تقلیلہ ما زائدہ یجعل فعل ھو نائب فاعل مرجع مسند الیہ ذریعۃ دوسرا مفعول بہ الیٰ جارہ التعریف مجرور متعلق ذریعۃ کے باء جارہ التعظیم مجرور متعلق التعریف کے لام جارہ شان مجرور متعلق التعظیم کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ ان حرف مشبہ بالفعل الذی موصولہ سمک فعل ھو فاعل مرجع الذی السماء مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر اسم ان کا بنی فعل ھو فاعل مرجع الذی لام جارہ (نا) مجرور متعلق بنی کے بیتا مفعول بہ موصوف:۔ دعائم مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مبتدا اعز خبر معطوف علیہ واو عاطفہ اطول معطوف جملہ اسمیہ ہو کر صفت:۔ بنی فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی۔

عبارت:...... اَوْشَانِ غَيْرِهٖ نَحْوُ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ.

ترجمہ:...... اور کبھی کبھی کر دیا جاتا ہے اس موصول مسند الیہ کو اس خبر کے علاوہ کی شان کی تعظیم پر اشارہ کرنے کا ذریعہ جیسے:۔ جن لوگوں نے جھٹلا دیا شعیب کو وہ لوگ گھاٹا پانے والے ہیں۔

تشریح:...... اس کلام میں شعیب مسند الیہ کی خبر نہیں ہے:...... شعیب خبر کے علاوہ ہے اور شعیب کی شان کی تعظیم پر اشارہ کیا جا رہا ہے موصول مسند الیہ کے ذریعہ:...... کہ وہ لوگ:...... جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا وہ لوگ گھاٹا پانے والے ہیں شعیب کی شان کی عظمت یہ ہے کہ جھٹلانے والا بدبخت ہے اور تصدیق کرنے والا سعادت مند ہے شعیب کی شان کی عظمت پر اشارہ الذین سے ہو رہا ہے۔ اگر یہاں القوم کذبوا ہوتا تو مسند الیہ اشارہ کا ذریعہ نہ ہوتا۔

ترکیب:...... او عاطفہ یہ شان معطوف ہے پہلے شان پر:۔ یعنی عبارت یہ ہے ثم انہ ربما یجعل ذریعہ الی التعریف بالتعظیم لشان غیرہ:۔ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ الذین موصولہ کذبوا فعل بفاعل شعیبا مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مبتدا یعنی مسند الیہ:۔ کانوا فعل اپنے اسم اور الخٰسرین خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر یعنی مسند ھم ضمیر فصل ہے:...... ولا موضع لہ عند خلیل۔

عبارت:...... وَبِالْاِشَارَةِ لِلتَّمِيْزِهٖ اَكْمَلَ تَمِيْزٍ نَحْوُ قَوْلِهٖ:. هٰذَا اَبُو الصَّقْرِ فَرْدًا فِيْ مَحَاسِنِهٖ:. اَوِ التَّعْرِيْضِ بِغَبَاوَةِ السَّامِعِ كَقَوْلِهٖ اُولٰئِكَ اٰبَائِيْ فَجِئْنِيْ بِمِثْلِهِمْ × اِذَا جَمَعَتْنَا يَا جَرِيْرُ الْمَجَامِعُ.

ترجمہ:...... لیکن اس مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اسم اشارہ کے ساتھ تاکہ پوری طرح الگ کر دیا جائے اس مسند الیہ کو جیسے اس کا کہنا ہے:۔ یہ ابو الصقر منفرد ہے اپنی اچھائیوں میں:۔ یا مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اسم اشارہ کے ساتھ سامع کی کم سمجھی پر اشارہ کرنے کی وجہ سے جیسے اس کا کہنا ہے یہ ہیں میرے اباؤ اجداد پس لے آ تو میرے پاس ان جیسے جب جمع کریں ہم کو میلے (عرس) اے جریر۔

تشریح:...... اسم اشارہ ھذا سے ابو الصقر کو قوم اور قبیلہ کے دیگر افراد سے الگ کر دیا گیا ہے کہ یہ ابو الصقر عادت میں شرافت میں لین دین میں اخلاق میں مہمان نوازی میں یعنی تمام اچھائیوں میں ابو الصقر منفرد ہے:۔ ابو الصقر کو پوری طرح دوسروں سے الگ کر دیا گیا ہے اسم اشارہ سے اگر زید ابو الصقر فردا فی محاسنه کہتے تو یہ بات نہ ہوتی۔ یا مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اسم اشارہ کے ساتھ سامع کی غباوت کی طرف اشارہ کرنے کے لیئے جیسا کہ اولئک ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ بالا شارۃ معطوف ہے بالا ضمار پر:۔ باء جارہ الاشارۃ مجرور متعلق کائن کے لام جارہ تمیز مجرور متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ اکمل مضاف تمیز مضاف الیہ مل کر مفعول مطلق:۔ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف قول مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ:۔ ھذا مبتدا ابومضاف الصقر مضاف الیہ مل کر خبر ذوالحال فردا حال فی جارہ محاسن مجرور متعلق فردا کے مضاف (ہ) مضاف الیہ:۔ او عاطفہ التعریض معطوف ہے تمیز پر باء جارۃ:۔ غباوۃ مجرور متعلق التعریض کے مضاف السامع مضاف الیہ مثالہ مبتدا کقولہ متعلق کائن کے خبر:۔ اولئک مبتدا اباء خبر مضاف (ی) مضاف الیہ فاء جزائیہ جئنی فعل انت فاعل نون وقایہ کا (ی) مفعول بہ باء جارہ مثل متعلق جئنی کے مضاف ہم مضاف الیہ جملہ فعلیہ جزاء:۔ اذا شرطیہ جمعت فعل (نا) مفعول بہ المجامع فاعل جملہ فعلیہ شرط:۔ یاء قائم مقام ادعو کے:۔ ادعو فعل اپنے انا فاعل اور جریر مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... اَوْ بَیَانِ حَالِہٖ فِی الْقُرْبِ اَوِالْبُعْدِ اَوِ التَّوَسُّطِ کَقَوْلِکَ ھٰذَا اَوْذٰلِکَ اَوْ ذَاکَ زَیْدٌ.

ترجمہ:...... یا اس مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اسم اشارہ کے ساتھ اس مسند الیہ کی حالت کو بیان کرنے کی وجہ سے قریب میں بعید میں یا درمیان میں جیسے تیرا کہنا ہے۔ یہ یا وہ یا وہ زید ہے۔

تشریح:...... یا مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اسم اشارہ کے ساتھ اس مسند الیہ کی حالت کو قریب میں بیان کرنے کی وجہ سے جیسے ھذا زید:۔ یہ زید ہے یا اس مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اسم اشارہ کے ساتھ اس مسند الیہ کی حالت کو دور میں بیان کرنے کی وجہ سے جیسے ذالک زید:۔ وہ زید ہے یا مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اسم اشارہ کے ساتھ اس مسند الیہ کی حالت کو قریب اور دور کے درمیان بیان کرنے کی وجہ سے جیسے ذاک زید:۔ اردو میں قریب کے لیئے یہ اور دور کے لیئے وہ ہوتا ہے جبکہ درمیان کے لیئے کوئی لفظ نہیں ہے یہ خصوصیت عربی کی ہے۔ بیان حالہ کا عطف للتمیزہ پر ہے۔

عبارت:...... اَوْتَحْقِیْرِہٖ بِالْقُرْبِ نَحْوُ:. اَھٰذَ الَّذِیْ یَذْکُرُ اٰلِھَتَکُمْ:. اَوْتَعْظِیْمِہٖ بِالْبُعْدِ نَحْوُ:. الٓمّٓ ذَالِکَ الْکِتَابُ اَوْ تَحْقِیْرِہٖ کَمَا یُقَالُ ذَالِکَ الَّعِیْنُ فَعَلَ کَذَا.

ترجمہ:...... یا اس مسند الیہ کہ معرفہ بنایا جاتا ہے اسم اشارہ کے ساتھ اس مسند الیہ کو حقیر کرنے کی وجہ سے اسم اشارہ قریب کے ساتھ جیسے کیا یہ ہے وہ شخص جو ذکر کرتا ہے تمھارے معبودوں کا یا مسند الیہ کی تعظیم کی وجہ سے اسم اشارہ بعید کے ساتھ جیسے یہ ہے وہ عظیم الشان کتاب یا اس مسند الیہ کو حقیر کرنے کی وجہ سے اسم اشارہ بعید کے ساتھ جیسے کہا جائے یہ ہے وہ لعین جس نے ایسا کیا۔

تشریح:...... اسم اشارہ قریب کے ساتھ مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے مسند الیہ کو حقیر کرنے کی وجہ سے جیسے اھٰذا الذی یذکر الھتکم کیا یہ ہے وہ شخص جو تمہارے معبودوں کا ذکر کرتا ہے:...... ھٰذا مسند الیہ حقیر کرنے کی وجہ سے ہے یعنی اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے:...... اسم اشارہ بعید کے ساتھ مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے مسند الیہ کی تعظیم کی وجہ سے جیسے ذالک الکتاب:...... یہ ہے وہ عظیم الشان کتاب ذالک مسند الیہ تعظیم کی وجہ سے ہے ورنہ ھٰذا ہوتا:...... اسم اشارہ بعید کے ساتھ مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے مسند الیہ کو حقیر کرنے کی وجہ سے جیسے ذالک اللعین فعل کذا:...... یہ ہے وہ لعین جس نے ایسا کیا ذالک مسند الیہ حقیر کرنے کی وجہ سے ہے ورنہ ھٰذا ہوتا۔

ترکیب:...... او عاطفہ تحقیر معطوف ہے تمیز پر باء جارہ القرب مجرور متعلق تحقیر کے مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ ھمزہ استفھامیہ ھذا مبتداً الذی موصولہ یذکر فعل ھو فاعل مرجع الذی الھتکم مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر خبر جملہ اسمیہ او عاطفہ تعظیم معطوف ہے تمیز پر باء جارہ بعد مجرور متعلق تعظیم کے مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ او عاطفہ تحقیر معطوف ہے تمیز پر مثالہ مبتداً کاف جارہ ما مصدر یہ متعلق کائن کے خبر یقال فعل:۔ ذالک موصوف اللعین صفت مل کر مبتدا فعل فعل ھو فاعل مرجع اللعین کذا متعلق فعل کے جملہ فعلیہ خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ مقولہ۔

عبارت:...... اَوِ التَّنْبِیْہِ عِنْدَ تَعْقِیْبِ الْمُشَارِ اِلَیْہِ بِاَوْصَافٍ عَلٰی اَنَّہٗ جَدِیْرٌ بِمَا یَرِدُ بَعْدَہٗ مِنْ اَجْلِھَا:. نَحْوُ:. اُوْلٰئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ اُوْلٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

ترجمہ:...... یا اس مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اسم اشارہ کے ساتھ اوصاف کو مشار الیہ کے پیچھے لانے کے وقت تنبیہ کرنے کی وجہ سے اس بات پر کہ بیشک وہ مشار الیہ ان اوصاف کی وجہ سے لائق ہے ان چیزوں کا جو چیزیں وارد ہو رہی ہیں اس اسم اشارہ کے بعد جیسے یہ ہی لوگ اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور یہ ہی لوگ کامیاب ہیں۔

تشریح:...... مشار الیہ للمتقین ہے اس کے پیچھے اوصاف (۱) یؤمنون بالغیب (۲) یقیمون الصلوۃ (۳) ینفقون (۴) یؤمنون بما انزل اور (۵) یوقنون:...... ہیں یہ پانچ اوصاف مشار الیہ للمتقین کے پیچھے ہیں اس بات پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے کہ بیشک وہ مشار الیہ یعنی متقین ان اوصاف کی وجہ سے لائق ہیں ان چیزوں کے جو چیزیں اسم اشارہ کے بعد وارد ہو رہی ہیں:۔ اسم اشارہ اولئک ہے اور اس اولئک کے بعد ہدایت ہے اور فلح ہے اسم اشارہ اولئک کی تنبیہ اس بات پر ہے کہ یہ ہدایت اور فلح انہی اوصاف والوں کو نصیب ہوں گی اگر یہاں ہم علی ھدی من ربھم ہوتا تو تنبیہ نہ ہوتی۔

ترکیب:...... او عاطفہ التنبیہ معطوف ہے تمیز پر عند ظرف التنبیہ کی مضاف تعقیب مضاف الیہ مضاف المشار الیہ مضاف الیہ باء جارہ اوصاف مجرور متعلق تعقیب کے علی جارہ ان مجرور متعلق تنبیہ کے (ہ) اسم مرجع مشار الیہ جدیر خبر باء جارہ ماموصولہ متعلق جدیر کے یرد فعل ھو فاعل مرجع ما بعد ظرف یرد کی مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع اسم اشارہ جملہ فعلیہ صلہ:۔ من جارہ اجل متعلق جدیر کے مضاف ھا مضاف الیہ مرجع اوصاف:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف:۔ اولئک مبتدا علی جارہ ھدی متعلق کائن کے خبر من جارہ رب متعلق ھدی کے واو عاطفہ اولئک مبتدأ المفلحون خبر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَبِاللَّامِ لِلْإِشَارَةِ إِلٰى مَعْهُوْدٍ نَحْوُ: وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثٰى أَيِ الَّذِيْ طَلَبَتْ كَالَّتِيْ وُهِبَتْ لَهَا.

ترجمہ:...... لیکن مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے لام کے ساتھ معین کی طرف اشارہ کرنے کی وجہ سے۔ جیسے اور نہیں ہے مذکر مؤنث کے مانند یعنی نہیں ہے وہ مذکر جس مذکر کو طلب کیا تھا عمران کی عورت نے مانند اس لڑکی کے جو لڑکی دیگئی ہے اس عمران کی عورت کو۔

تشریح:...... مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے لام کے ساتھ معین کی طرف اشارہ کرنے کی وجہ سے:۔ معین کی طرف اشارہ کرنے کی تین قسمیں ہیں (۱) لام سے پہلے لام والے کا ذکر صراحتا ہو اس کو لام عہد خارجی صریحی کہتے ہیں:...... (۲) لام سے پہلے لام والے کا ذکر کنایۃ ہو اس کو لام عہد خارجی کنائی کہتے ہیں:...... (۳) لام سے پہلے ذکر نہ ہو قرائن سے مخاطب کو معلوم ہو اس کو لام عہد خارجی علمی کہتے ہیں۔ ولیس الذکر میں الذکر مسند الیہ ہے معرفہ ہے اور معین ہے اس ذکر کی وجہ سے جو ذکر ما فی بطنی محررا میں کنایۃ ہے الذکر کے لام سے مافی بطنی محررا کی طرف اشارہ ہے کالانثی میں لام عہد خارجی صریحی ہے۔ وضعتھما انثی کی وجہ سے:...... خرج الامیر میں لام عہد خارجی علمی ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ باللام معطوف ہے بالاضمار پر متعلق کائن کے لام جارہ الاشارۃ مجرور متعلق کائن کے:۔ کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر الی جارہ معہود مجرور متعلق الاشارہ کے:۔ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ واو استینافیہ لیس فعل الذکر اسم کاف جارہ الانثیٰ مجرور متعلق کائنا کے خبر جملہ فعلیہ مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر الذی موصولہ طلبت فعل ہی فاعل (ہ) مفعول بہ:۔ موصول صلہ مل کر اسم لیس کا کاف جارہ التی موصولہ وھبت فعل ہی نائب فاعل مرجع التی لام جارہ ھا مجرور متعلق وھبت کے مرجع امراۃ عمران:۔ موصول صلہ مل کر متعلق کائنا کے خبر لیس کی۔ ہو کر مُفَسِّرْ

عبارت:...... اَوْ اِلٰى نَفْسِ الْحَقِيْقَةِ كَقَوْلِكَ الرَّجُلُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَرْاَةِ.

ترجمہ:...... یا مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے لام کے ساتھ نفس حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کی وجہ سے جیسے تیرا کہنا ہے آدمی بہتر ہے عورت سے۔

تشریح:...... پہلے الف لام عہد خارجی کا بیان ہو چکا ہے تین قسموں کے ساتھ ولیس الذکر کالانثی کے تحت:۔ الرجل خیر من المراۃ میں الف لام جنسی ہے الرجل مسند الیہ ہے معرفہ ہے الف لام سے اشارہ کیا جا رہا ہے جنس رجل کی طرف کہ جنس مرد

بہتر ہے جنس عورت سے خاص کر بچہ جنے کی مدّت سے۔

ترکیب:....... عطف الٰی معہود پر ہے او عاطفہ الی جارہ:۔ نفس مضاف الحقیقۃ مضاف الیہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول مضاف ک مضاف الیہ مل کر متعلق کائن کے خبر باقی مقولہ الرجل مبتدا خیر خبر من جارہ المرأۃ مجرور متعلق خیر کے جملہ اسمیہ۔

عبارت:....... وَقَدْ يَأتِيْ لِوَاحِدٍ بِاعْتِبَارِ عَهْدِيَّتِهٖ فِي الذِّهْنِ كَقَوْلِكَ اُدْخُلِ السُّوْقَ حَيْثُ لَا عَهْدَ فِي الْخَارِجِ وَهٰذَا فِي الْمَعْنٰى كَالنَّكِرَةِ.

ترجمہ:....... اور کبھی آتا ہے یہ لام ایک کے لیئے ذہن کے اندر اس ایک کے معین ہونے کے اعتبار سے جہاں نہیں ہوتا کوئی معین خارج میں مثال اس کی مثل تیرے کہنے کے ہے داخل ہو جا تو بازار میں۔

تشریح:....... پہلے الف لام عہد خارجی پھر الف لام جنسی پھر الف لام عہد ذھنی ہے۔ ادخل السوق میں الف لام عہد ذھنی ہے جیسے شہر میں کئی بازار ہوں متکلم مخاطب سے کہے کہ بازار میں داخل ہو جا:۔ تو خارج میں کوئی بازار معین نہیں ہے ذہن میں مطلق بازار ہے جس بازار میں بھی وہ داخل ہوگا اسی بازار کا وہ حکم ہوگا اور یہ الف لام عہد ذھنی معنی میں نکرہ کے مانند ہوتا ہے ادخل السوق میں الف لام کسی ایک بازار کے لیئے ہے السوق مسند الیہ نہیں ہے اور یہ مسند الیہ کی بحث میں بھی نہیں ہے یہ الف لام کی بحث کے تحت میں ہے اس لیئے اس کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔

ترکیب:....... واو عاطفہ قد حرف تحقیق یاتی فعل ہو فاعل مرجع الف لام لام جارہ واحد مجرور متعلق یاتی کے باء جارہ اعتبار مجرور متعلق یاتی کے اعتبار مضاف عھدیۃ مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع واحد فی جارہ الذھن مجرور متعلق عھدیۃ کے حیث ظرف اعتبار کی مضاف باقی مضاف الیہ لانفی جنس عھد اسم فی جارہ الخارج مجرور متعلق کائن کے خبر:۔ واو عاطفہ ھذا مبتدأ فی جارہ المعنیٰ مجرور متعلق کائن کے کاف جارہ النکرۃ مجرور متعلق کائن کے کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدا کاف جارہ قول مجرور متعلق کائن کے خبر مضاف ک مضاف الیہ باقی مقولہ ادخل فعل انت فاعل السوق مفعول فیہ جملہ انشائیہ۔

عبارت:....... وَقَدْ يُفِيْدُ الْاِسْتِغْرَاقَ نَحْوُ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ.

ترجمہ:....... اور کبھی فائدہ دیتا ہے وہ الف لام استغراق کا جیسے بیشک تمام انسان خسارہ میں ہیں۔

تشریح:....... ولیس الذکر میں الف لام عہد خارجی کنائی ہے اور الذکر مسند الیہ ہے:۔ الرجل میں الف لام جنسی ہے اور الرجل مسند الیہ ہے السوق میں الف لام عہد ذھنی ہے اور السوق مسند الیہ نہیں ہے الانسان میں الف لام استغراقی ہے اور الانسان مسند الیہ ہے لیکن الف لام کی بحث کے تحت ہے۔ مسند الیہ کی بحث کے تحت نہیں ہے۔

ترکیب:....... واو عاطفہ قد حرف تحقیق یفید فعل ہو فاعل مرجع الف لام الاستغراق مفعول بہ جملہ فعلہ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ ان حرف مشبہ بالفعل الانسان اسم لام حرف تحقیق فی جارہ خسر مجرور متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:....... وَهُوَ ضَرْبَانِ حَقِيْقِيٌّ نَحْوُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَيْ كُلِّ غَيْبٍ وَشَهَادَةٍ.

ترجمہ:....... اور وہ استغراق دو قسم کا ہوتا ہے ایک استغراق حقیقی جیسے جاننے والا تمام پوشیدہ چیز کا اور تمام موجودہ چیز کا یعنی ہر ایک پوشیدہ چیز کا اور ہر ایک موجودہ چیز کا۔

تشریح:....... حقیقی استغراق یہ ہے کہ ارادہ کیا جائے ہر ایک فرد کا ان افراد میں سے جن افراد کو لفظ لیتا ہے لغت کے مطابق جیسے لغت میں غیب کا لفظ ہر اس چیز کو لیتا ہے جو غائب ہے مثلاً بکری بندر انسان موٹر گھڑی کتاب قلم وغیرہ کو شامل ہے غائب کی صورت میں اور شھادۃ کا لفظ ہر اس چیز کو لیتا ہے جو موجود ہے:۔ تو غیب پر اور شھادۃ پر الف لام استغراق حقیقی کا ہے یہ بحث مسند الیہ کی نہیں ہے بلکہ الف لام کی بحث ہے۔

ترکیب:....... واو عاطفہ ھو مبتدأ مرجع استغراق ضربان خبر جملہ اسمیہ:۔ احدھما مبتدا حقیقی خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ

جملہ اسمیہ:۔ عالم مضاف الغیب مضاف الیہ معطوف علیہ واو عاطفہ الشھادۃ معطوف مل کر مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر کل مضاف غیب مضاف الیہ معطوف علیہ واو عاطفہ شھادۃ معطوف مل کر مُفَسِّرْ:. مُفَسَّرْ اپنے مُفَسِّرْ سے مل کر مضاف الیہ نحو۔

عبارت:...... وَعُرُفِيٌّ نَحْوُ جَمَعَ الْاَمِيْرُ الصَّاغَةَ اَیْ صَاغَةَ بَلَدِهٖ اَوْ مَمْلَكَتِهٖ.

ترجمہ:...... اور ان دوقسموں میں سے ایک استغراق عرفی ہوتا ہے جیسے جمع کیا امیر نے تمام سناروں کو یعنی اپنے شہر کے تمام سناروں کو یا اپنے ملک کے تمام سناروں کو۔

تشریح:...... الصاغۃ میں الف لام عرفی استغراقی ہے:۔عرفی استغراقی کہتے ہیں کہ ارادہ کیا جائے ہر ایک فرد کا ان افراد میں سے جن افراد کر لفظ لیتا ہے پہچانی ہوئی سمجھ کے مطابق جیسے جمع کیا امیر نے تمام سناروں کو یعنی اپنے شہر کے تمام سناروں کو یا اپنے ملک کے تمام سناروں کو الصاغۃ سے یہ معنی ہرگز نہیں ہوسکتا کہ امیر نے جمع کیا دنیا کے تمام سناروں کو کیونکہ عرف میں ایسا نہیں ہے الصاغۃ مسند الیہ نہیں ہے الف لام کی بحث کے تحت ہے۔

ترکیب:...... احدھما مبتدأ عرفی خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ جمع فعل الامیر فاعل:۔ الصاغۃ مُفَسَّرْ:۔ ای حرف تفسیر :. بلدہ معطوف علیہ مملکۃ معطوف مل کر مضاف الیہ صاغۃ کا ہو کر مُفَسِّرْ مُفَسَّرْ اپنے مُفَسِّرْ سے مل کر مفعول بہ:۔ جمع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَاِسْتِغْرَاقُ الْمُفْرَدِ اَشْمَلُ بِدَلِيْلِ صِحَّةِ لَارِجَالَ فِی الدَّارِ اِذَا كَانَ فِيْهَا رَجُلٌ اَوْرَجُلَانِ دُوْنَ لَا رَجُلَ.

ترجمہ:...... اور مفرد اسم کا استغراق زیادہ مکمل ہوتا ہے۔ لارجال فی الدار کے صحیح ہونے کی دلیل کی وجہ سے جبکہ اس گھر میں ایک آدمی ہو یا دو آدمی ہوں علاوہ لا رجل کے۔

تشریح:...... مصنف مسند الیہ کی بحث سے الف لام کی بحث کے ذریعہ ادخل السوق عہد ذھنی کی طرف آئے اور پھر استغراق الف لام کی طرف آئے اور الف لام استغراق سے استغراق لانفی جنس کی طرف آ گئے ہیں یہ بحث استغراق کی ہے مسند الیہ کی بحث نہیں ہے:۔ گھر میں اگر ایک آدمی ہو یا دو آدمی ہوں تو اس وقت کہنا صحیح ہوگا لارجال فی الدار گھر میں لوگ نہیں ہیں لیکن اس وقت یہ کہنا صحیح نہیں ہوگا لارجل فی الدار کہ گھر میں کوئی آدمی نہیں ہے اس سے یہ بات ثابت کرنی ہے کہ مفرد اسم کا استغراق زیادہ مکمل ہوتا ہے اسم جمع کے مقابلہ میں۔

ترکیب:...... واو استینافیہ استغراق مبتدا مضاف المفرد مضاف الیہ اشمل خبر باء جارہ دلیل مجرور متعلق اشمل کے دلیل مضاف صحۃ مضاف الیہ مضاف لارجال فی الدار مضاف الیہ اذا ظرف دلیل کی اذا مضاف باقی مضاف الیہ کان فعل فی جارہ ھا مجرور متعلق کائنا کے خبر رجل اسم معطوف علیہ او عاطفہ رجلان معطوف جملہ فعلیہ مضاف الیہ دون ظرف دلیل کی دون مضاف لارجل مضاف الیہ (بدلیل دون صحۃ لا رجل اذا کان فیھا رجل اور جلان)

عبارت:...... وَلَا تَنَافِیَ بَيْنَ الْاِسْتِغْرَاقِ وَاِفْرَادِ الْاِسْمِ لِاَنَّ الْحَرْفَ اِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ مُجَرَّدًا عَنْ مَّعْنَی الْوَحْدَةِ وَلِاَنَّهٗ بِمَعْنٰی كُلِّ فَرْدٍ لَهٗ لَا مَجْمُوْعِ الْاَفْرَادِ وَلِهٰذَا امْتَنَعَ وَصْفُهٗ بِنَعْتِ الْجَمْعِ.

ترجمہ:...... اور کوئی مخالفت نہیں استغراق کے درمیان اور مفرد اسم کے درمیان کیونکہ حرف داخل ہوتا ہے اس مفرد اسم پر اس وقت جس وقت وہ مفرد اسم خالی ہوتا ہے وحدت کے معنی سے اور کوئی مخالفت نہیں اس وجہ سے کہ وہ مفرد اسم اپنے ہر فرد کے معنی میں ہوتا ہے تمام افراد کے معنی میں نہیں ہوتا اسی وجہ سے ممتنع ہے مفرد اسم کی صفت جمع صفت کے ساتھ۔

تشریح:...... استغراق میں تمام افراد شامل ہوتے ہیں اور مفرد اسم میں ایک فرد ہوتا ہے پھر مفرد اسم کا استغراق زیادہ مکمل ہونے کا کیا معنیٰ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ استغراق میں اور مفرد اسم میں کوئی مخالفت نہیں کیونکہ مفرد اسم پر استغراق حرف جب داخل ہوتا ہے جب مفرد اسم وحدت کے معنیٰ سے خالی ہوتا ہے اور مفرد اسم استغراق کی حالت میں اپنے ہر ایک فرد کے

لیئے ہوتا ہے اپنے تمام افراد کے لیئے نہیں ہوتا اپنے تمام افراد کے لیئے نہ ہونے کی وجہ سے استغراق والے مفرد اسم کی صفت جمع صفت کے ساتھ ممتنع ہے:۔ استغراق کے لیئے غیب پر الف لام ہے اور لا رجل میں لانفی جنس کا ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ لانفی جنس کا تنافی اسم بین ظرف کائن کی کائن اپنی ظرف اور دونوں لانّ سے مل کر خبر:۔ بین مضاف استغراق مضاف الیہ معطوف علیہ واو عاطفہ افراد معطوف مضاف الاسم مضاف الیہ الحرف اسم باقی خبر:۔ انما کلمہ حصر یدخل فعل ھو فاعل مرجع حرف علیہ متعلق یدخل کے (ہ) ذوالحال مجردا حال عن جارہ معنیٰ متعلق مجردا کے مضاف الوحدۃ مضاف الیہ لانہ (ہ) اسم مرجع افراد الاسم باء جارہ معنیٰ مجرور متعلق کائن کے خبر کل فرد موصوف معطوف علیہ لہ متعلق کائن کے صفت لا عاطفہ مجموع الافراد معطوف واو عاطفہ لھذا متعلق امتنع کے وصفہ فاعل بنعت الجمع متعلق امتنع کے جملہ فعلیہ۔

تنبیہ

لام تعریف کے بارے میں یہ خیال رہے کہ مصنف نے لام تعریف کی چار قسمیں بیان کی ہیں:...... الف لام عہد خارجی:...... الف لام عہد ذہنی:...... الف لام جنسی:...... الف لام استغراقی:......

لام تعریف کی پہلی قسم

الف لام عہد خارجی جس اسم پر داخل ہوگا اس اسم سے پہلے اس اسم کا ذکر ضروری ہے اور یہ ذکر تین قسم پر ہے (۱) صراحتا (۲) کنایۃ (۳) قرینۃ:...... ولیس الذکر کالانثی:...... الانثی میں الف لام عہد خارجی صرحی ہے اس انثی کے الف لام سے اشارہ کیا گیا ہے اس انثیٰ کی طرف جنس انثیٰ کا ذکر پہلے:...... انی وضعتھا انثیٰ میں صراحتا ہو چکا ہے:...... الذکر میں الف لام عہد خارجی کنائی ہے اس الذکر کے الف لام سے اشارہ کیا گیا ہے اس ذکر کی طرف جس ذکر کا ذکر پہلے مافی بطنی محررا میں کنایۃ ہو چکا ہے:...... خرج الامیر:...... امیر باہر آ گیا الامیر میں الف لام عہد خارجی قرینۃ ہے:...... اس الامیر کے الف لام سے اشارہ کیا گیا ہے اس امیر کی طرف جس امیر کے لیے قرینہ ہے ملک میں ایک ہونے کا:...... عہد کا معنیٰ معین خارجی کا معنیٰ الف لام سے پہلے صراحتا یا کنایۃ یا قرینۃ خارج میں ذکر ہو۔

لام تعریف کی دوسری قسم

الرجل خیر من المرأۃ:...... مرد عورت سے بہتر ہے:...... الرجل کے الف لام سے الرجل کی جنس کی طرف اشارہ کیا ہے اور المرأۃ کے الف لام سے المرأۃ کی جنس کی طرف اشارہ کیا ہے:...... عام طور پر الف لام جنس جب ہوتا ہے جب جنس کے مقابل جنس ہو جیسے الرجل جنس المرأۃ جنس کے مقابل ہے یا جب جنس خبر بنے مبتداء کی اس وقت بھی الف لام جنسی ہوتا ہے جیسے زیدن الامیر:...... عمرو ن الشجاع:...... عمرو ہی بہادر ہے۔

لام تعریف کی تیسری قسم

ادخل السوق:...... داخل ہو جا تو کسی بازار میں:...... انی اخاف ان یاکلہ الذئب:...... میں ڈرتا ہوں اس بات سے یہ کہ کھا جائے اس کو کوئی بھیڑیا:...... یہاں الف لام السوق اور الذئب پر داخل ہے السوق اور الذئب کا ذکر پہلے نہ تو صراحتا ہے نہ کنایۃ ہے اور نہ قرینۃ ہے اس لیے یہ الف لام عہد خارجی نہیں ہے یہاں جنس کے مقابل جنس بھی نہیں ہے اس لیے یہ الف لام جنس بھی نہیں ہے یہاں استغراق بھی نہیں ہے کہ تمام بازاروں میں داخل ہو جا:...... میں ڈرتا ہوں اس بات سے یہ کہ کھا جائیں گے اس کو تمام بھیڑیئے اس لیے السوق اور الذئب میں الف لام عہد ذہنی ہے یعنی حقیقت معلومہ فی الذمن ہوگی فرد معلوم فی الذھن نہیں ہوگا اس الف لام کا ترجمہ نکرہ کا ہوتا ہے:...... جیسے کوئی بھیڑیا:...... کسی بازار میں دونوں نکرہ ہیں:...... ولقد امر علی اللیئم یسبّنی میں بھی الف لام عہد ذہنی ہے۔

لام تعریف کی چوتھی قسم

الکلمہ لفظ:...... الحمدللہ:...... عالم الغیب والشھادۃ:...... ان الانسان لفی خسر:...... جمع الامیر الصاغۃ:......کلمہ حمد غیب شھادۃ مصدر ہیں اسم جنس ہیں:......جنس کا اطلاق تمام افراد پر ہوتا ہے ان پر الف لام:...... استغراق حقیقی داخل ہے کیونکہ لفظ لغت کے مطابق استغراق کو لے رہا ہے:......جس استغراق کو لفظ لغت کے مطابقت لے وہ استغراق حقیقی ہے اور جس استغراق کو لفظ عرف کے مطابق لے وہ استغراق عرفی ہے۔

عبارت:...... وَبِالْاِضَافَةِ لِاَنَّهَا اَخْصَرُ طَرِيْقٍ نَحْوُ. هَوَاىَ مَعَ الرَّكْبِ الْيَمَانِيْنَ مُصْعِدُ:.

ترجمہ:......لیکن اس مسند الیہ کو معرفہ بنانا اضافت کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ وہ اضافت معرفہ بنانے کا مختصر طریقہ ہے جیسے میرا محبوب جارہا ہے۔ یمنی سواروں کے ساتھ۔

تشریح:......ھوای مصدر ہے ھویٰ یھوی کا مفعول کے معنیٰ میں ہے مضاف ہے یاء متکلم کی طرف شاعر یہاں الذی یمیل الیہ قلبی کہہ سکتا تھا لیکن شاعر دو مصیبت میں بیک وقت گرفتار ہے ایک قید اور ایک محبوبہ کی جدائی یعنی قید میں ہونے کی وجہ سے کثرت رنج کے سبب تفصیل کرنے کا وقت نہیں ہے اس لیے اختصار کرنے پر مجبور ہے:...... ھوای مسند الیہ کو اضافت کے ساتھ معرفہ بنایا ہے کیونکہ معرفہ بنانے کا اضافت ہی مختصر طریقہ ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ بالا ضافۃ معطوف ہے بالاضمار پر باء جارہ الاضافۃ مجرور متعلق کائن کے لام جارہ ان مجرور متعلق کائن کے:۔ کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر ھا اسم مرجع الاضافۃ اخصر خبر مضاف طریق مضاف الیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ ھوا مبتدأ مضاف (ی) مضاف الیہ:۔ مع ظرف مصعد کی خبر۔ مع مضاف الرکب مضاف الیہ موصوف الیمانین صفت۔

عبارت:......اَوْلِتَضَمُّنِهَا تَعْظِيْمًا لِشَانِ الْمُضَافِ اِلَيْهِ اَوِالْمُضَافِ اَوْ غَيْرِهِمَا كَقَوْلِكَ عَبْدِىْ حَضَرَ وَعَبْدُ الْخَلِيْفَةِ رَكِبَ وَعَبْدُالسُّلْطَانِ عِنْدِىْ.

ترجمہ:......یا مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اضافت کے ساتھ اس اضافت کے متضمن ہونے کی وجہ سے مضاف الیہ کی شان کی تعظیم کو یا مضاف کی شان کی تعظیم کو یا ان دونوں کے علاوہ کی شان کی تعظیم کو جیسے تیرا کہنا ہے میرا غلام حاضر ہے خلیفہ کا غلام سوار ہوا اور بادشاہ کا غلام میرے پاس ہے۔

تشریح:......مسند الیہ کو معرفہ بنانا اضافت کے ساتھ مضاف الیہ کی شان کی تعظیم کو اضافت کے متضمن ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جیسے عبدی حضر میرا غلام حاضر ہوا اس میں مضاف الیہ کی شان کی تعظیم ہے یا مضاف کی شان کی تعظیم کو اضافت کے متضمن ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے عبدالخلیفۃ رکب خلیفہ کا غلام سوار ہوا اس میں مضاف کی شان کی تعظیم ہے یا مضاف الیہ اور مضاف کے علاوہ کی شان کی تعظیم کو اضافت کے متضمن ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے عبدالسلطان عندی بادشاہ کا غلام میرے پاس ہے اس میں متکلم کی شان کی تعظیم ہے اگرچہ اس میں بھی اضافت ہے لیکن مسند الیہ نہیں ہے۔

ترکیب:......او عاطفہ لام جارہ تضمن مجرور متعلق کائن کے خبر مضاف ھا مضاف الیہ مرجع الاضافۃ تعظیما مفعول بہ لام جارہ شان مجرور متعلق تضمن کے مضاف المضاف الیہ:۔ مضاف الیہ معطوف علیہ او عاطفہ المضاف معطوف او عاطفہ غیر معطوف مضاف ھما مضاف الیہ مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول مجرور متعلق کائن خبر مضاف (ک) مضاف الیہ باقی مقولہ:۔ عبدی مبتدأ حضر جملہ فعلیہ خبر:۔ عبدالخلیفۃ مبتدأ رکب جملہ فعلیہ خبر:۔ عبدالسلطان مبتدأ عند ظرف کائن کی خبر۔

عبارت:...... اَوْ تَحْقِيْرًا نَحْوُ وَلَدُ الْحَجَّامِ حَاضِرٌ

ترجمہ:...... یا اس مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اضافت کے ساتھ اس اضافت کے حقارت کو متضمن ہونے کی وجہ سے جیسے حجام کا لڑکا حاضر ہے۔

تشریح:......اضافت کے ساتھ مسند الیہ کو معرفہ بنانا اضافت کے حقارت کو متضمن ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے ولد الحجام حاضر:۔ نائی کا لڑکا حاضر ہے:۔ اس میں ولد مضاف کی شان کی تحقیر ہے یا مضاف الیہ کی شان کی حقارت کو اضافت کے متضمن ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے ضارب زید قائم:۔ زید کو مارنے والا کھڑا ہے اس میں زید مضاف الیہ کی شان کی حقارت ہے یا مضاف اور مضاف الیہ کے علاوہ کی شان کی حقارت کی وجہ سے مسند الیہ کو اضافت کے ساتھ معرفہ بنایا جاتا ہے جیسے ولد الحجام جلیس زید:...... زید کا ساتھی نائی کا لڑکا ہے اس میں زید مضاف الیہ ضرور ہے لیکن مسند الیہ نہیں ہے۔

ترکیب:......او عاطفہ تحقیرا معطوف ہے تعظیما پر یعنی مفعول بہ ہے تضمن کا پوری عبارت اس طرح ہے:۔ لتضمنها تحقيرا لشان المضاف اليه او المضاف او غيرهما:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ ولد الحجام مبتدأ حاضر خبر:۔

عبارت:......وَاَمَّا تَنْكِيْرُهٗ فَلِلْاِفْرَادِ نَحْوُ وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى اَوِالنَّوْعِيَّةِ نَحْوُوَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ.

ترجمہ:......اور لیکن مسند الیہ کو نکرہ کرنا مسند الیہ کو مفرد کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے اور آیا ایک آدمی شہر کے کنارہ سے دوڑتا ہوا:۔ یا نوعیت کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے ان کی آنکھوں پر ایک قسم کا پردہ ہے۔

تشریح:......اور لیکن مسند الیہ کو نکرہ کرنا مسند الیہ کو مفرد کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے اور آیا ایک آدمی شہر کے کنارہ سے دوڑتا ہوا یہاں ایک کا معنی رجل کے نکرہ ہونے کی وجہ سے ہے اور رجل مسند الیہ ہے یا مسند الیہ کو نکرہ کیا جاتا ہے نوعیت کی وجہ سے جیسے اور ان کی آنکھوں پر ایک قسم کا پردہ ہے اس میں غشاوۃ مسند الیہ ہے اور اس کو نکرہ نوعیت کی وجہ سے کیا ہے اور یہ نوعیت تنوین سے حاصل ہو رہی ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ تنکیرہ مبتدأ فاء جزائیہ الافراد متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ واو استینافیہ جاء فعل رجل فاعل یعنی مسند الیہ ذوالحال من جارہ اقصا مجرور متعلق جاء کے اقصا مضاف المدینہ مضاف الیہ یسعی فعل ھو فاعل مرجع رجل جملہ فعلیہ حالیہ:۔ او عاطفہ النوعیۃ معطوف الافراد پر مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ واو عاطفہ علیٰ جارہ ابصار مجرور متعلق کائنۃ کے خبر مضاف ھم مضاف الیہ غشاوہ مبتدأ جملہ اسمیہ۔

عبارت:......اَوِالتَّعْظِيْمِ اَوِالتَّحْقِيْرِ كَقَوْلِهٖ:. لَهٗ حَاجِبٌ عَنْ كُلِّ اَمْرٍ يَشِيْنُهٗ :. وَلَيْسَ لَهٗ عَنْ طَالِبِ الْعُرْفِ حَاجِبٌ.

ترجمہ:......یا اس مسند الیہ کو نکرہ کیا جاتا ہے تعظیم کرنے کی وجہ سے یا حقیر کرنے کی وجہ سے جیسے تیرا کہنا ہے:۔ بہت بڑا پردہ ہے اس کے لیے ہر اس کام سے جو کام عیب گائے اس کو اور نہیں ہے اس کے لیئے معمولی سا پردہ بھی بھلائی کرنے والے سے۔

تشریح:......حاجب نکرہ ہے اور تنوین اس میں تعظیم کے لیئے ہے یعنی ایک عظیم پردہ ہے جو بہت بڑی رکاوٹ ہے ہر اس کام سے جو کام عیب لگائے اس کو یعنی جو کام غلط ہے وہ اس کام کے قریب بھی نہیں جاتا کرنا تو درکنار:۔ اور ولیس لہ عن طالب العرف حاجب میں حاجب نکرہ ہے اور تنوین تحقیر کے لیئے ہے یعنی معمولی سا پردہ یعنی ذرا سی رکاوٹ بھی نہیں ہے بھلائی کے طلب کرنے والے سے یعنی بھلائی کے طالب کی طلب کو پورا کرتا ہے جس وقت بھی وہ بھلائی طلب کرے:۔ حاجب دونوں جگہ مسند الیہ ہے اور نکرہ ہے۔

ترکیب:......تعظیم معطوف ہے فللافراد پر:تعظیم متعلق کائن کے خبر معطوف علیہ او عاطفہ التحقیر معطوف مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول مجرور متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ لام جارہ (ہ) مجرور متعلق کائن کے حاجب مبتدأ عن جارہ کل امر موصوف یشینہ جملہ فعلیہ

صفت کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ لیس فعل ناقصہ لام جارہ (ہ) مجرور متعلق کائنا کے عن طالب العرف متعلق کائنا کے:۔ کائنا اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر حاجب اسم لیس کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... اَوِالتَّكْثِيرِ كَقَوْلِهِمْ اِنَّ لَهُ لَا بِلاً وَاِنَّ لَهُ لَغَنَمًا اَوِالتَّقْلِيْلِ نَحْوُ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ

ترجمہ:......یا مسند الیہ کو نکرہ کیا جاتا ہے چیز کو زیادہ کرنے کی وجہ سے جیسے ان کا کہنا ہے بیشک اس کے بہت اونٹ ہیں اور بیشک اس کی بہت بکریاں ہیں یا مسند الیہ کو نکرہ کیا جاتا ہے چیز کو کم کرنے کی وجہ سے جیسے اللہ تعالیٰ کی تھوڑی سی رضا مندی بھی بہت بڑی چیز ہے۔

تشریح:...... چیز کو زیادہ کرنے کی وجہ سے مسند الیہ کو نکرہ کیا جاتا ہے:...... لابلا نکرہ ہے مسند الیہ ہے تنوین کثرت کے لیئے ہے یعنی بہت اونٹ کثیر تعداد میں اسی طرح لغنما نکرہ ہے مسند الیہ ہے اور تنوین کثرت کے لیئے ہے یعنی بہت بکریاں کثیر تعداد میں یا مسندالیہ کو نکرہ بنایا جاتا ہے چیز کی قلت کے لیئے رضوان نکرہ ہے مسند الیہ ہے اور تنوین قلت کے لیئے ہے یعنی تھوڑی سی رضا مندی یہ معنیٰ تنوین کی وجہ سے ہے۔

ترکیب:......او عاطفہ التکثیر معطوف ہے فلا افراد پر مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول مجرور متعلق کائن کے خبر مضاف ھم مضاف الیہ باقی مقولہ ان حرف مشبہ بالفعل لام جارہ (ہ) مجرور متعلق کائن کے خبر لابلا اسم جملہ اسمیہ او عاطفہ التقلیل معطوف مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ واو عاطفہ من اللہ متعلق کائن کے صفت رضوان موصوف مل کر مبتدأ اکبر خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَقَدْجَاءَ لِلتَّعْظِيْمِ وَالتَّكْثِيْرِ نَحْوُوَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ اَىْ ذَوُوْعَدَدٍ كَثِيْرٍ اَوْ اٰيَاتٍ عِظَامٍ وَقَدْ يَكُوْنُ لِلتَّحْقِيْرِ وَالتَّقْلِيْلِ نَحْوُ حَصَلَ لِىْ مِنْهُ شَيْئٌ.

ترجمہ:......اور کبھی نکرہ مسند الیہ ہوتا ہے تعظیم کے لیئے اور کثرت کے لیئے جیسے اور اگر وہ کفارے مکہ جھٹلاتے ہیں آپ کو پس تحقیق جھٹلائے گئے بہت سے رسول یعنی رسولوں کی کثیر تعداد کو جھٹلایا گیا اور بڑی بڑی نشانیوں والوں کو جھٹلایا گیا اور کبھی نکرہ مسند الیہ ہوتا ہے حقیر اور قلیل کے لیئے جیسے حاصل ہوئی مجھ کو اس سے ایک چیز نا قابل ذکر۔

تشریح:......اور کبھی کبھی یہ مسند الیہ نکرہ آتا ہے تعظیم کے لیئے اور کثرت کے لیئے جیسے رسل ہے یہ نکرہ ہے اور مسند الیہ ہے اس میں تنوین تعظیم کے لیئے بھی ہے اور کثرت کے لیئے بھی ہے یعنی رسولوں کی ایک کثیر تعداد کو جھٹلایا گیا اور بڑی بڑی نشانیوں والوں کو جھٹلایا گیا اور کبھی آتا ہے وہ مسند الیہ نکرہ حقیر اور قلیل کے لیئے جیسے حاصل ہوئی مجھ کو اس سے ایک چیز نا قابل ذکر۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق جاء فعل ھو فاعل مرجع مسند الیہ نکرہ لام جارہ التعظیم مجرور متعلق جاء کے معطوف علیہ واو عاطفہ التکثیر معطوف جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ واو استینافیہ ان شرطیہ یکذ بوک فعل فاعل مفعول بہ مل کر شرط فاء جزائیہ قد حرف تحقیق کذبت فعل رسل نائب فاعل مُفَسَّرُ ای حرف تَفْسِیْرِ ذوو مُفَسِّرُ مضاف عدد مضاف الیہ موصوف معطوف علیہ کثیر صفت او عاطفہ ایات معطوف موصوف عظام صفت:۔ واو عاطفہ قد حرف تحقیق یکون فعل ھو اسم مرجع نکرہ مسند الیہ لام جارہ التحقیر مجرور متعلق کائنا کے خبر معطوف علیہ واؤ عاطفہ التقلیل معطوف:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ حصل فعل لی اور منہ متعلق حصل کے شیئ فاعل یعنی مسند الیہ۔

عبارت:......وَمِنْ تَنْكِيْرِ غَيْرِهٖ لِلْاِفْرَادِ وَالنَّوْعِيَّةِ نَحْوُ:. وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّنْ مَّاءٍ :. وَلِلتَّعْظِيْمِ نَحْوُ :. فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ :. وَلِلتَّحْقِيْرِ نَحْوُ:. اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا

ترجمہ:......اس مسند الیہ کے علاوہ کبھی نکرہ ہوتا ہے مفرد کے لیئے اور کبھی نوعیت کے لیئے جیسے اور اللہ نے پیدا کیا ہر ایک چلنے والے رینگنے والے کو ایک قسم کے پانی سے اور اس مسند الیہ کے علاوہ کبھی نکرہ ہوتا ہے تعظیم کے لیے جیسے پس تیار ہو جاؤ اللہ اور اس کے رسول سے ایک بہت بڑی جنگ کے لیئے اور اس مسند الیہ کے علاوہ کبھی نکرہ ہوتا ہے حقیر کرنے کے لیئے جیسے:۔ نہیں گمان کیا ہم نے مگر ایک معمولی سا گمان۔

تشریح:...... پہلے مسند الیہ نکرہ افراد کے لیئے آیا ہے جیسے وجاء رجل میں رجل مسند الیہ نکرہ ہے اور مسند الیہ نکرہ نوعیت کے لیئے

بھی آیا ہے جیسے وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ میں غشاوۃ مسند الیہ نکرہ ہے نوعیت کے لیئے لیکن ومن تنکیر غیرہ سے یہ نکرہ مسند الیہ نہیں ہے اور یہ نکرہ مفرد کے لیئے ہے جیسے کل دابۃ نکرہ ہے اور افراد کے لیئے ہے اور اسی طرح من ماء میں ماء مسند الیہ نہیں اور نوعیت کے لیئے ہے پہلے مسند الیہ نکرہ تعظیم کے لیئے آیا ہے۔ جیسے لہ حاجب میں حاجب مسند الیہ نکرہ ہے تعظیم کے لیئے ہے فاذنوا بحرب میں حرب نکرہ ہے تعظیم کے لیے ہے لیکن مسند الیہ نہیں ہے پہلے حصل لی منہ شیئی میں شیئی نکرہ ہے مسند الیہ ہے لیکن ان نظن الاظنا میں ظنا نکرہ ہے حقارت کے لیے ہے مسند الیہ نہیں ہے پہلی مثال میں کل دابۃ مفعول بہ ہے اور افراد کے لیئے ہے دوسری مثال میں ماء مجرور ہے اور نوعیت کے لیئے ہے تیسری مثال میں حرب مجرور ہے اور تعظیم کے لیئے ہے:۔ چوتھی مثال میں ظنا مستثنیٰ مفعول بہ ہے اور حقارت کے لیئے ہے:۔

ترکیب:......واو عاطفہ من زائدہ تنکیر اسم یکون کا مضاف غیر مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ لام جارہ الافراد مجرور متعلق کائنا کے خبر معطوف علیہ واو عاطفہ النوعیۃ معطوف جملہ فعلیہ مثالہ مبتداً نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ واو عاطفہ اللہ مبتداً خلق فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر خبر جملہ اسمیہ واو عاطفہ للتعظیم معطوف ہے الافراد پر:۔ فاذنوا فاء جزائیہ اأذ نوا فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء:۔ واو عاطفہ للتحقیر معطوف ہے الافراد پر:۔ ان نافیہ نظن فعل نحن فاعل شیأ مفعول بہ مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء ظنا مستثنیٰ۔

جملہ فعلیہ

عبارت:......وَاَمَّا وَصْفُهُ فَلِكَوْنِهٖ مُبَيِّنًا لَّهٗ كَاشِفًاعَنْ مَعْنَاهُ كَقَوْلِكَ اَلْجِسْمُ الطَّوِيْلُ الْعَرِيْضُ الْعَمِيْقُ يَحْتَاجُ اِلٰى فَرَاغٍ يَشْغَلُهٗ:.

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند الیہ کا موصوف ہونا پس اس مسند الیہ کو اس وصف کے بیان کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور اس مسند الیہ کا معنی کھولنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے تیرا کہنا ہے جسم لمبا چوڑا گہرا محتاج ہے خالی جگہ کا جس جگہ کو وہ جسم بھر دے۔

تشریح:......مسند الیہ کے موصوف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مسند الیہ کو واضح کرنا ہوتا ہے اور مسند الیہ کے معنی کو کھولنا ہوتا ہے صفت مسند الیہ کو واضح کر دیتی ہے اور صفت مسند الیہ کے معنیٰ کو کھول دیتی ہے جیسے تیرا کہنا ہے جسم لمبا چوڑا گہرا اس میں الجسم مسند الیہ ہے اور موصوف ہے الطّویل صفت ہے اور العریض صفت ہے اور العمیق صفت ہے جو کہ الجسم کو بیان کررہی ہیں اور معنیٰ کو کھول رہی ہیں اس صفت سے معلوم ہوا کہ اس جسم کو خالی جگہ کی ضرورت ہے۔ جس جگہ کو وہ جسم بھر دے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ وصف مبتداً مضاف(ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ فاء جزائیہ لام جارہ کون مجرور متعلق کائن کے خبر (ہ) مضاف الیہ مرجع وصف مبینا خبر لہ متعلق مبینا کے مرجع مسند الیہ کا شفا دوسری خبر عن معناہ متعلق کاشفا کے (ہ) مرجع مسند الیہ جملہ اسمیہ مثالہ مبتداً کقولک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ الجسم مبتداً موصوف الطّویل صفت العریض صفت العمیق صفت:۔ یحتاج فعل ھو فاعل مرجع الجسم فراغ متعلق یحتاج کے فراغ موصوف :۔ یَشْغَلُ فعل ھو فاعل مرجع الجسم (ہ) مفعول بہ مرجع فراغ جملہ فعلیہ صفت۔

عبارت:...... وَنَحْوُهٗ فِي الْكَشْفِ قَوْلُهٗ :. اَلْاَلْمَعِيُّ الَّذِيْ يَظُنُّ بِكَ الظَّنَّ كَانَ قَدْ رَاٰىْ وَقَدْسَمِعَا

ترجمہ:......اور اس مثال جیسا ہے کھولنے میں اس کا کہنا:۔ سمجھ دار وہ شخص ہے جو گمان کرتا ہے تجھ کو تحقیق دیکھا ہے اس نے اور سنا ہے اس نے۔

تشریح:...... یہاں نحوہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ الالمعی اکیلا مسند الیہ نہیں ہے موصوف ہے جس موصوف کو بیان کررہا ہے اور جس موصوف کے معنیٰ کو کھول رہا ہے موصول صلہ مل کر صفت:...... الالمعی الذی یظن بک الظن مبتداء ہے یعنی مسند الیہ ہے:...... کان قد رأی وقد سمعا خبر ہے مسند ہے:...... الالمعی کا مادہ:...... لام میم عین ہے المع اسم تفصیل ہے یاء نسبت

کی ہے الف لام عہد خارجی ہے کان زائد ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ نحو مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ فی جارہ الکشف مجرور متعلق کائن کے خبر قولہ دوسری خبر جملہ اسمیہ:۔ الالمعی موصوف الذی موصولہ یظن فعل ھو فاعل مرجع الذی بک متعلق یظن کے الظن مفعول مطلق جملہ فعلیہ صلہ:......موصول صلہ مل کر صفت:......موصوف صفت مل کر مبتداء کان زائدہ قد حرف تحقیق رأی اور سمعا خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......اَوْ مُخَصِّصًا نَحْوُ زَيْدُنِ التَّاجِرُ عِنْدَنَا اَوْ مَدْحًا اَوْ ذَمًّانَحْوُ جَآءَ نِیْ زَيْدُنِ الْعَالِمُ اَوِالْجَاهِلُ حَيْثُ يَتَعَيَّنُ قَبْلَ ذِكْرِهٖ.

ترجمہ:...... یا اس مسند الیہ کا موصوف ہونا اس وصف کے موصوف کو خاص کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے تاجر زید ہمارے پاس ہے یا اس وصف کے موصوف کی تعریف یا برائی کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے آیا میرے پاس عالم زید یا جاہل زید یہ تعریف یا برائی وہاں ہوتی ہے جہاں مسند الیہ معین ہوتا ہے اس وصف کے ذکر سے پہلے۔

تشریح:...... اس مسند الیہ کا موصوف ہونا اس وصف کے موصوف کو خاص کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے زید مسند الیہ موصوف ہے اور التاجر صفت نے زید کو تجارت کے ساتھ خاص کر دیا:...... یا مسند الیہ کا موصوف ہونا وصف کے موصوف کی تعریف کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے زید مسند الیہ موصوف ہے اور العالم صفت نے زید کی تعریف کی علم کے ساتھ یا اس وصف کے موصوف کی برائی کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے زید مسند الیہ موصوف ہے اور الجاھل صفت نے زید کی برائی کی جہالت کے ساتھ یہ تعریف یا برائی وہاں ہوتی ہے جہاں مخاطب موصوف کو صفت سے پہلے جانتا ہو۔

ترکیب:......او عاطفہ مخصصا معطوف ہے مبینا پر یعنی کون کی خبر ہے مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ زید موصوف التاجر صفت مل کر مبتدأ عند نا ظرف کائن کی خبر جملہ اسمیہ او عاطفہ مدحا معطوف ہے مبینا پر او عاطفہ ذما معطوف ہے مبینا پر مثالہ مبتدأ نحو خبر حیث ظرف مدحا کی اور ذما کی حیث مضاف باقی مضاف الیہ یتعین فعل ھو فاعل مرجع مسند الیہ قبل ظرف یتعین کی مضاف ذکر مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع وصف جملہ فعلیہ مضاف الیہ حیث کا۔

عبارت:......اَوْ تَاكِيْدًا نَحْوُ اَمْسِ الدَّابِرُ كَانَ يَوْمًا عَظِيْمًا وَاَمَّا تَوْكِيْدُهٗ فَلِلتَّقْرِيْرِ اَوْ دَفْعِ التَّجَوُّزِ اَوِالسَّهْوِ اَوْ عَدَمِ الشُّمُوْلِ.

ترجمہ:......یا مسند الیہ کا موصوف ہونا اس وصف کے موصوف کی تاکید ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے کل گزشتہ بہت بڑا دن تھا اور لیکن اس مسند الیہ کو مؤکد کرنا مضبوط کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے یا مجاز کو ہٹانے کی وجہ سے ہوتا ہے یا سہو کو ہٹانے کی وجہ سے ہوتا ہے یا شمول نہ ہونے کے وہم کو ہٹانے کے لیے ہوتا ہے۔

تشریح:......تاکید دو قسم کی ہوتی ہے ایک تاکید لفظی جو کہ پہلے کا تکرار ہوتا ہے خواہ حرف کا ہو جیسے ان ان زیدا قائم یا فعل کا ہو جیسے جاء جاء زید یا اسم کا ہو جیسے جاء زید زید یا جملہ کا ہو جیسے ان زیدا قائم ان زیدا قائم تاکید کی دوسری قسم معنوی ہے جیسے کل نفس عین اجمع اکتع:۔ یہ الدابر نہ تاکید لفظی ہے کیونکہ امس کے لفظ اور ہیں اور الدابر کے لفظ اور ہیں اس لیے لفظ کا تکرار نہیں اور معنوی تاکید کے لیے لفظ مقرر ہیں یہ ان میں بھی نہیں ہے معنی کے تکرار کی وجہ سے تاکید میں شامل ہے:...... مسند الیہ کو مؤکد کرنا مضبوط کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے جاء زید زید یا مجاز کو ہٹانے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے قتل السارق الامیر نفسہ یا سہو کو ہٹانے کے لیئے ہوتا ہے جیسے جاء زید زید یا شمول نہ ہونے کے وہم کو ہٹانے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے جاء نی القوم کلھم یا جاء نی القوم اجمعون:......

ترکیب:......او عاطفہ تاکید امعطوف ہے مبینا لہ پر مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ امس مؤکد الدابر تاکید مل کر مبتدأ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر خبر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ اما شرطیہ:۔ توکید مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ فاء جزائیہ لام جارہ التقریر مجرور

متعلق کائن کے خبر معطوف او عاطفہ دفع معطوف مضاف التجوز مضاف الیہ او عاطفہ السھو معطوف او عاطفہ عدم معطوف مضاف الشمول مضاف الیہ۔

عبارت:....... وَاَمَّا بَيَانُهُ فَلِاِيْضَاحِهٖ بِاسْمٍ مُخْتَصٍّ بِهٖ :. نَحْوُ قَدِمَ صَدِيْقُكَ خَالِدٌ

ترجمہ:.......اور لیکن اس مسند الیہ کو بیان کیا جاتا ہے اس مسند الیہ کو واضح کرنے کی وجہ سے ایک اسم کے ساتھ جس اسم کے ساتھ خاص کیا گیا ہے اس مسند الیہ کو جیسے:۔ آیا تیرا دوست خالد

تشریح:....... قدم صدیقک خالد:...... آیا تیرا دوست خالد:...... صدیق مضاف ہے ک مضاف الیہ مل کر فاعل یعنی مسندالیہ خالد عطف بیان اس صورت میں مسند الیہ کو مسند الیہ ہی کہتے ہیں یا مبین کہتے ہیں معطوف علیہ نہیں کہتے کبھی عطف بیان مسند الیہ سے زیادہ واضح ہوتا ہے جیسے صدیقک خالد میں خالد زیادہ واضح ہے کیونکہ صدیق معین نہیں ہے اس لیے صدیق کو بیان کیا جا رہا ہے خالد اسم کے ساتھ تاکہ صدیق خاص ہو جائے:...... اور کبھی عطف بیان مدح کے لیے ہوتا ہے جیسے:...... جعل الله الكعبة البيت الحرام یہاں بیت الحرام عطف بیان ہے اور مدح کے لیے ہے کیونکہ کعبہ بیت الحرام سے زیادہ واضح ہے۔

ترکیب:.......واو عاطفہ اما شرطیہ بیان مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ فاء جزائیہ لام جارہ ایضاح مجرور متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ باء جارہ اسم مجرور متعلق ایضاح کے موصوف مختص صفت بہ متعلق مختص کے مرجع مسند الیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ قدم فعل صدیق فاعل مضاف ک مضاف الیہ خالد عطف بیان جملہ فعلیہ۔

عبارت:.......وَاَمَّا الْاِبْدَالُ مِنْهُ فَلِزِيَادَةِ التَّقْرِيْرِ نَحْوُ جَآءَ نِيْ اَخُوْكَ زَيْدٌ وَجَآءَ نِي الْقَوْمُ اَكْثَرُهُمْ سُلِبَ عَمْرٌو ثَوْبُهٗ

ترجمہ:.......اور لیکن مسند الیہ کو مبدل منہ بنایا جاتا ہے زیادہ مضبوطی کی وجہ سے جیسے آیا میرے پاس تیرا بھائی زید اور آئی میرے پاس اکثر قوم اور چھینے گئے عمرو کے کپڑے۔

تشریح:.......مسند الیہ سے بدل لانا مسند الیہ کی زیادہ مضبوطی کی وجہ سے ہوتا ہے یہ مضبوطی کبھی پورے مسند الیہ کے لیے ہوتی ہے جیسے جاء نی اخوک زید میں ہے اخوک مسند الیہ ہے اور مبدل منہ ہے اور زید بدل کل ہے اور کبھی یہ مضبوطی بعض کے لیئے ہوتی ہے جیسے جاء نی القوم اکثرھم میں القوم مسند الیہ ہے اور مبدل منہ ہے اور اکثر بدل بعض ہے اور کبھی یہ مضبوطی متعلق کے لیئے ہوتی ہے جیسے سلب عمرو ثوبہ میں عمرو مسند الیہ ہے اور مبدل منہ ہے ثوبہ بدل اشتمال ہے۔

ترکیب:.......واو عاطفہ اما شرطیہ الابدال مبتدأ من جارہ (ہ) مجرور متعلق الابدال کے مرجع مسند الیہ فاء جزائیہ زیادۃ مجرور متعلق کائن کے خبر مضاف التقریر مضاف الیہ جملہ شرطیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ جاء فعل (ن) وقایہ کا (ی) مفعول بہ اخوک فاعل مبدل منہ زید بدل کل جملہ فعلیہ واو عاطفہ جاء فعل (ن) وقایہ کا (ی) مفعول بہ القوم فاعل مبدل منہ اکثرھم بدل بعض جملہ فعلیہ:۔ سلب فعل عمرو نائب فاعل مبدل منہ ثوبہ بدل اشتمال:۔

عبارت:.......وَاَمَّا الْعَطْفُ فَلِتَفْصِيْلِ الْمُسْنَدِ اِلَيْهِ مَعَ اِخْتِصَارٍ نَحْوُ جَاءَ نِيْ زَيْدٌ وَعَمْرٌو وَالْمُسْنَدُ كَذَالِكَ نَحْوُ جَاءَ نِيْ زَيْدٌ فَعَمْرٌو اَوْ ثُمَّ عَمْرٌو اَوْ جَاءَ نِي الْقَوْمُ حَتّٰى خَالِدٌ.

ترجمہ:.......اور لیکن عطف مسند الیہ کی تفصیل کے لیئے ہوتا ہے اختصار کے ساتھ جیسے آیا میرے پاس زید اور عمرو اور مسند بھی اسی طرح ہے جیسے آیا میرے پاس زید پس عمرو یا پھر عمرو یا آئی میرے پاس قوم یہاں تک کہ خالد بھی آ گیا۔

تشریح:....... پہلے مسند الیہ مبدل منہ تھا اور اب مسند الیہ معطوف علیہ ہے اور عطف کے واسطے سے مسند کی بحث بھی ہو رہی ہے:۔ عطف مسند الیہ کی تفصیل کے لیئے ہوتا ہے مسند کے اختصار کے ساتھ جیسے جاء نی زید وعمرو میں مسند کا اختصار ہے اصل میں جاء نی زید و جاء نی عمرو ہے اور مسند کی تفصیل اور مسند الیہ کا اختصار بھی اسی طرح ہے جیسے جاء نی زید فجلس ثم

ضحک اصل میں جاء نی زید فجلس زید ثم ضحک زید ہے۔ جاء نی زید فعمرو یا جاء نی زید ثم عمرو۔ یا جاء نی القوم حتیٰ خالد یہ تینوں مثالیں مسند کے اختصار کی ہیں اور مسند الیہ کی تفصیل کی ہیں والمسند کذالک کی متن میں کوئی مثال نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ العطف مبتدأ فاء جزائیہ تفصیل متعلق کائن کے خبر مضاف المسند الیہ مضاف الیہ مع ظرف کائن کی مضاف اختصار مضاف الیہ جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ جاء فعل (ن) وقایہ کا (ی) مفعول بہ القوم فاعل معطوف علیہ حتیٰ خالد معطوف جملہ فعلیہ واو عاطفہ المسند مبتدأ ذالک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......اَوْ رَدِّالسَّامِعِ اِلَى الصَّوَابِ نَحْوُ جَاءَ نِیُ زَيْدٌ لَا عَمْرٌو اَوْ صَرْفِ الْحُكْمِ اِلٰى اٰخَرَ نَحْوُ جَاءَ نِیُ زَيْدٌ بَلْ عَمْرٌو اَوْ مَا جَاءَ نِیُ زَيْدٌ بَلْ عَمْرٌو.

ترجمہ:......یا مسند الیہ پر عطف درستگی کی طرف سامع کو لوٹانے کے لیئے ہوتا ہے جیسے آیا میرے پاس زید عمرو نہیں آیا یا دوسرے کی طرف حکم کو پھیرنے کے لیئے مسند الیہ پر عطف ہوتا ہے جیسے آیا میرے پاس زید بلکہ عمرو آیا یا نہیں آیا میرے پاس زید بلکہ عمرو نہیں آیا:۔

تشریح:......یا مسندالیہ پر عطف درستگی کی طرف سامع کو لوٹانے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے جاء نی زید لاعمرو میرے پاس زید آیا عمرو نہیں آیا یہ کلام اس سے ہوگا جو اعتقاد رکھتا ہو کہ تیرے پاس عمرو آیا ہے یا دونوں آئے ہیں تو لا عاطفہ کے ذریعہ سامع کو درستگی کی طرف لوٹایا جائے گا کہ عمرو نہیں آیا زید آیا ہے یا مسند الیہ پر عطف دوسرے کی طرف حکم کو پھیرنے کے لیئے ہوتا ہے جیسے جاء نی زید بل عمرو میرے پاس زید آیا بلکہ عمرو آیا (بل) اعراض کے لیئے ہوتا ہے اور حکم کو معطوف علیہ سے معطوف کی طرف پھیر دیتا ہے جیسے ماجاء نی زید بل عمرو یعنی عمرو نہیں آیا۔

ترکیب:......او عاطفہ ردالسامع معطوف ہے۔ فلتفصیل المسند الیہ پر:۔ رد متعلق کائن کے خبر مضاف السامع مضاف الیہ الی جارہ الصواب مجرور متعلق رد کے جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔او عاطفہ صرف الحکم معطوف ہے فلتفصیل پر:۔ صرف متعلق کائن کے خبر مضاف الحکم مضاف الیہ اٰخر متعلق صرف کے جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ جاء فعل (ن) وقایہ کا (ی) مفعول بہ زید فاعل معطوف علیہ بل عاطفہ عمرو معطوف جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... اَوْلِلشَّكِّ اَوِالتَّشْكِيْكِ نَحْوُ جَاءَ نِیُ زَيْدٌ اَوْ عَمْرٌو وَاَمَّا الْفَصْلُ فَلِتَخْصِيْصِهٖ بِالْمُسْنَدِ

ترجمہ:......یا مسند الیہ پر عطف شک کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے یا شک کرانے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے آیا میرے پاس زید یا عمرو اور لیکن ضمیر فصل اس مسند الیہ کو مسند کے ساتھ خاص کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

تشریح:......مسند الیہ پر عطف او کے ساتھ شک کے لیئے ہوتا ہے اگر متکلم کو خود کو شک ہے تب بھی جاء نی زید او عمرو کہہ سکتا ہے کہ میرے پاس زید آیا یا عمرو آیا یعنی میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ کون آیا اور اگر متکلم سامع کو شک میں ڈالنا چاہتا ہے تب بھی جاء نی زید او عمرو کہہ سکتا ہے یعنی متکلم کو تو معلوم ہے کہ کون آیا ہے لیکن سامع کو شک میں ڈال رہا ہے کہ میرے پاس زید آیا ہے یا عمرو آیا ہے یقینی بات نہیں اور لیکن ضمیر فصل مسند کے ساتھ مسند الیہ کو خاص کر دیتی ہے جیسے واولٰئک ھم المفلحون اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں یہاں یہ ھم ضمیر فصل ہے مسند الیہ ہے اور المفلحون مسند ہے مسند الیہ اولٰئک مسند کے ساتھ خاص ہے لیکن خلیل کے نزدیک اس کا کوئی مقام نہیں جیسے کانوا ھم الخسرین (الاعراف ۹۲)

ترکیب:......او عاطفہ للشک معطوف ہے فلتفصیل پر لام جارہ شک مجرور متعلق کائن کے خبر او عاطفہ التشکیک معطوف جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ جاء فعل (ن) وقایہ کا (ی) مفعول بہ زید فاعل معطوف علیہ او عاطفہ عمرو معطوف: جملہ فعلیہ۔ واو عاطفہ اما شرطیہ الفصل مبتدأ فاء جزائیہ لام جارہ تخصیص مجرور متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ باء جارہ المسند مجرور متعلق تخصیص کے

جملہ شرطیہ۔

عبارت:...... وَاَمَّا تَقْدِیْمُهٗ فَلِکَوْنِ ذِکْرِهٖ اَهَمَّ اِمَّا لِاَنَّهُ الْاَصْلُ وَلَا مُقْتَضِیَ لِلْعُدُوْلِ عَنْهُ

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند الیہ کو مقدم کرنا اس مسند الیہ کے ذکر کے اہم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے یا تو وہ مسند الیہ اہم اس لیئے ہوگا کہ اس مسند الیہ کا مقدم کرنا اصل ہوگا اور نہیں ہوگا کوئی تقاضہ کرنے والا اس تقدیم سے لوٹنے کا۔

تشریح:......مسند الیہ کا مقدم کرنا مسند الیہ کے ذکر کے اہم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اہم ہونا یا تو اس لیئے ہوگا کہ اس مسند الیہ کا مقدم کرنا اصل ہوگا جیسے زید قائم کہ اس میں زید کو زید کی تقدیم سے لوٹنے کا کوئی مطالبہ کرنے والا نہیں ہے جیسے این زید میں این مقتضیٰ ہے تقدیم کا اور این زید میں زید مسند الیہ کو مؤخر کر دیا گیا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ تقدیم مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ:۔ فاء جزائیہ لام جارہ کون مجرور متعلق کائن کے خبر مضاف ذکر مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ اہم خبر کون کی اما عاطفہ لام جارہ ان مجرور متعلق اہم کے (ہ) اسم مرجع تقدیم الاصل خبر ان کی الاصل معطوف علیہ واو حالیہ لانفی جنس مقتضی اسم لام جارہ عدول مجرور متعلق کائن کے خبر عن جارہ (ہ) مجرور متعلق عدول کے مرجع تقدیم جملہ معطوف۔

عبارت:......وَاِمَّا لِتَمْکِیْنِ الْخَبَرِ فِیْ ذِهْنِ السَّامِعِ لِاَنَّ فِی الْمُبْتَدَاِ تَشْوِیْقًا اِلَیْهِ کَقَوْلِهٖ:. وَالَّذِیْ حَارَتِ الْبَرِیَّةُ فِیْهِ حَیْوَانٌ مُسْتَحْدَثٌ مِنْ جَمَادِ.

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند الیہ کا مقدم کرنا اس مسند الیہ کے ذکر کے اہم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے سامع کے ذہن میں خبر کو جگہ دینے کی وجہ سے کیونکہ مبتدأ میں شوق دلانا ہوتا ہے خبر کی طرف جیسے اس کا کہنا ہے:۔ اور وہ چیز جس میں مخلوق حیران ہے وہ حیوان ہے جس کو پیدا کیا جائے گا بوسیدہ مٹی سے۔

تشریح:......یا مسند الیہ کا ذکر اس لیئے اہم ہے کہ سامع کے ذہن میں خبر پختہ ہو جائے اور یہ پختہ ہونا اس وجہ سے ہوگا کہ جب پہلے مبتدأ ذکر کیا جائے گا خبر کی طرف شوق دلانے کے لیئے تو سامع خبر کا طالب ہو جائے گا اور جو چیز طلب کے بعد حاصل ہوتی ہے وہ چیز ذہن میں پختہ ہو جاتی ہے یعنی مسند الیہ کے ذکر کے اہم ہونے کی وجہ سے مسند الیہ کا مقدم کرنا ضروری ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما برائے تاکید لام جارہ تمکین مجرور متعلق اہم کے مضاف الخبر مضاف الیہ فی جارہ ذہن مجرور متعلق تمکین کے مضاف السامع مضاف الیہ لام جارہ ان مجرور متعلق تمکین کے فی جارہ المبتدأ مجرور متعلق کائن کے خبر تشویقا اسم ان کا الی جارہ (ہ) مجرور متعلق تشویقا کے جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ واو استینافیہ الذی موصولہ حارت فعل البریۃ فاعل فی جارہ (ہ) مجرور متعلق حارت کے:۔ موصول صلہ مل کر مبتدأ حیوان موصوف مستحدث صفت مل کر خبر من جارہ جماد مجرور متعلق مستحدث کے:۔ پہلا مصرعہ مبتدأ ہے اور دوسرا مصرعہ خبر ہے۔

عبارت:......وَاِمَّا لِتَعْجِیْلِ الْمَسَرَّةِ اَوِ الْمَسَاءَةِ لِلتَّفَاؤُلِ اَوِ التَّطَیُّرِ نَحْوُ سَعْدٌ فِیْ دَارِکَ وَالسَّفَاحُ فِیْ دَارِ صَدِیْقِکَ:.

ترجمہ:......یا اس مسند الیہ کو مقدم کرنا اس مسند الیہ کے ذکر کے اہم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے یہ اہم ہونا یا تو نیک شگونی کے لیئے جلد خوش کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے یا بدشگونی کے لیئے جلد رنجیدہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

تشریح:......مسند الیہ کو مقدم کرنا مسند الیہ کے ذکر کے اہم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے یہ اہم ہونا یا تو نیک شگون کے لیئے جلد خوش کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے یا یہ اہم ہونا بدشگونی کے لیئے جلد رنجیدہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ سامع کلام کے پہلے لفظ سے نیک شگونی یا بدشگونی لیتا ہے پس اگر کلام کا پہلا لفظ خوشی کی طرف اشارہ کرے تو سامع کا ذہن نیک شگونی کی طرف

جائے گا اور اگر کلام کا پہلا لفظ رنج کی طرف اشارہ کرے تو سامع کا ذہن بدشگونی کی طرف جائے گا جیسے سعد کو نیک شگونی کے لیئے مقدم کرنا اہم ہے اور السفاح کو بدشگونی کے لیے مقدم کرنا اہم ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما برائے تاکید لام جارہ تعجیل متعلق اھم کے مضاف المسرّۃ مضاف الیہ معطوف علیہ او عاطفہ المساء ۃ معطوف لام جارہ التفاؤل متعلق المسرۃ کے معطوف علیہ او عاطفہ التطیر معطوف متعلق المساۃ کے مثالھما مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ سعد مبتدأ فی جارہ دار متعلق کائن کے خبر مضاف ک مضاف الیہ جملہ اسمیہ واوعاطفہ السفاح مبتدأ فی جارہ دار متعلق کائن کے خبر مضاف صدیق مضاف الیہ مضاف ک مضاف الیہ جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَاِمَّا لِاِیْهَامِ اَنَّهٗ لَایَزُوْلُ عَنِ الْخَاطِرِ اَوْ اَنَّهٗ یُسْتَلَذُّبِهٖ وَاِمَّا لِنَحْوِ ذَالِکَ

ترجمہ:...... یا مسند الیہ کو مقدم کرنا اس مسند الیہ کے ذکر کے اہم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اس بات کا وہم ڈالنے کے سبب کہ بیشک وہ مسند الیہ دل سے جدانہیں ہوتا یا اس بات کا وہم ڈالنے کی وجہ سے کہ اس مسند الیہ کے ساتھ لذت حاصل کی جاتی ہے یا اس جیسے کی وجہ سے مسند الیہ کو مقدم کیا جاتا ہے۔

تشریح:......اس مسند الیہ کے ذکر کا اہم ہونا متکلم کا سامع کو اس بات کا وہم ڈالنے کی وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ مسند الیہ متکلم کے دل سے جدانہیں ہوتا جیسے الحبیب جاء یہاں الحبیب مسند الیہ کو مقدم کیا گیا ہے سامع کو اس بات کا وہم ڈالنے کی وجہ سے کہ الحبیب متکلم کے دل سے جدانہیں ہوتا یا اس مسند الیہ کے ذکر کا اہم ہونا متکلم کا سامع کو اس بات کا وہم ڈالنے کی وجہ سے ہوتا ہے کہ اس مسند الیہ سے لذت حاصل کی جاتی ہے یا اس جیسے کی وجہ سے مسند الیہ کا ذکر اہم ہوتا ہے جس کی وجہ سے مسند الیہ کو مقدم کیا جاتا ہے:۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما برائے تاکید لام جارہ ایھام متعلق اھم کے ایھام مضاف ان مضاف الیہ (ہ) اسم مرجع مسندالیہ لایزول فعل ھو فاعل مرجع مسندالیہ عن جارہ الخاطر متعلق لایزول کے اوعاطفہ ان معطوف ہے پہلے ان پر (ہ) اسم مرجع مسند الیہ یستلذ فعل بہ نائب فاعل مرجع مسند الیہ جملہ فعلیہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ اما برائے تاکید لام جارہ نحو متعلق اہم کے نحو مضاف ذالک مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔

☆☆☆☆☆

(هذه بحث ما انا قلت)

بحث ما انا قلت

(یہ بحث ما انا قلت کی ہے)

عبارت:......قَالَ عَبْدُ الْقَاهِرِ وَقَدْ يُقَدَّمُ لِيُفِيْدَ تَخْصِيْصَهُ بِالْخَبَرِ الْفِعْلِيِّ اِنْ وَلِيَ حَرْفَ النَّفْيِ نَحْوُ مَااَنَاقُلْتُ هٰذَا اَیْ لَمْ اَقُلْهُ مَعَ اَنَّهٗ مَقُوْلٌ لِغَيْرِیْ.

ترجمہ:......کہا عبدالقاہرؒ نے اور کبھی مقدم کیا جاتا ہے اس مسند الیہ کو تا کہ وہ تقدیم فائدہ دے اس مسند الیہ کو خاص کرنے کا فعل والی خبر کے ساتھ اگر ملجائے وہ مسند الیہ حرف نفی کو جیسے میں نے نہیں کہی یہ بات یعنی میں نے نہیں کہی یہ بات باوجود یہ کہ وہ بات کہی ہوئی ہے میرے غیر کی:۔

تشریح:......اگر مسند الیہ حرف نفی سے ملا ہوا ہو اور حرف نفی مقدم ہو تو مسند الیہ کی تقدیم فعل والی خبر کو مسند الیہ کے ساتھ خاص کر دیتی ہے جیسے ما انا قلت هذا میں نے نہیں کہی یہ بات نہ کہنا مسندالیہ کے ساتھ خاص ہے اس شخص سے جس شخص کے ساتھ مخاطب تجھ کو شریک کار سمجھ رہا ہے یا اس کام کا مخاطب تجھ کو تنہا مرتکب سمجھ رہا ہے مسند الیہ کی تقدیم متکلم سے فعل کی نفی کا فائدہ دے رہی ہے۔ اور غیر متکلم کے لیئے فعل کے ثبوت کا فائدہ دے رہی ہے یہ صورت اس وقت ہوگی جب مفعول بہ معرفہ ہو اگر مفعول بہ معرفہ نہ ہو تو یہ صورت نہ ہوگی مفعول بہ معرفہ کی صورت میں نفی بھی مخصوص سے ہوگی اور اثبات بھی مخصوص کے لیے ہوگا اور یہ ممکن ہے۔

ترکیب:......قال فعل عبدلقاہر فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ:۔ واو استینا فیہ قد حرف تحقیق یقدم فعل ہو نائب فاعل مرجع مسند الیہ لام تعلیلہ علت یقدم کی یفید فعل ہو فاعل مرجع تقدیم تخصیصہ مفعول بہ مرجع مسندالیہ الخبر الفعلی متعلق تخصیص کے جملہ فعلیہ دال برجزاء ان حرف شرط ولی فعل ہو فاعل مرجع مسند الیہ حرف النفی مفعول بہ جملہ فعلیہ شرط مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ ما نافیہ انا مبتدأ قلت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ مُفَسَّرْ ای حرف تَفسیر باقی مُفَسِّرْ:۔ لم اقل فعل انا فاعل (ہ) مفعول بہ مع ظرف لم اقل کی مضاف باقی مضاف الیہ لغیری متعلق مقول کے جملہ فعلیہ۔

عبارت:......   وَلِهٰذَا لَمْ يَصِحَّ مَا اَنَاقُلْتُ هٰذَا وَلَا غَيْرِیْ:۔ وَلَا مَا اَنَا رَأَيْتُ اَحَدًا:۔ وَلَا مَااَنَا ضَرَبْتُ اِلَّا زَيْدًا.

ترجمہ:......اور اس تقدیم کی تخصیص کی وجہ سے صحیح نہیں ہے میں نے نہیں کہی یہ بات اور نہ میرے غیر نے اور یہ بھی صحیح نہیں ہے میں نے نہیں دیکھا کسی کو:۔ اور یہ بھی صحیح نہیں ہے میں نے نہیں مارا کسی کو سوائے زید کے۔

تشریح:...... ما انا قلت هٰذا و لا غیری صحیح اس لیئے نہیں ہے کہ ما انا قلت هٰذا کا معنی ہے کہ میں نے نہیں کہی یہ بات اور میرے غیر نے کہی ہے جب ولا غیری کہا تو معنیٰ یہ ہوا کہ میرے غیر نے بھی نہیں کہی تو ما انا قلت هٰذا میں اور و لا غیری میں تناقض ختم ہوگیا اور تخصیص بھی ختم ہوگئی جو کہ صحیح نہیں ہے:...... ما انا رأیت احدا بھی صحیح نہیں ہے یہ کلام چاہتا ہے کہ متکلم کے علاوہ کوئی ایسا انسان ہو کہ اس نے دنیا میں ہر ایک انسان کو دیکھا ہو کیونکہ مفعول میں متکلم سے رؤیت کی نفی علیٰ وجه العموم ہے لہٰذا غیر متکلم کے لیے بھی مفعول میں علیٰ وجه العموم ثبوت ضروری ہے تا کہ اس نفی کے ساتھ متکلم کی تخصیص ثابت ہو جائے اور ایسا ممکن نہیں اس لیے یہ کلام بے مقصد ہے اور ما انا ضربت الا زیدا بھی کلام صحیح نہیں ہے یہ کلام بھی تقاضہ کرتا ہے کہ متکلم کے علاوہ کوئی ایسا انسان ہو جس نے زید کے علاوہ دنیا میں ہر ایک انسان کو مارا ہو اور یہ ممکن نہیں ہے کیونکہ مستثنیٰ منه مقدر عام ہے جس سے متکلم کے لیے فعل کی نفی علیٰ وجه العموم ہو رہی ہے اسی طرح غیر متکلم کے لیے فعل کا ثبوت علیٰ وجه العموم ہونا ضروری ہے تا کہ اس نفی کے ساتھ متکلم کی تخصیص ثابت ہو جائے:...... اور یہ

ممکن نہیں ہے ما انا قلت ھٰذا ولا غیری:...... ما انا رأیت احدا:...... ما انا ضربت الازیدا ان تینوں صورتوں میں تخصیص نہیں رہتی اور تقدیم بے مقصد ہو جاتی ہے اگر تخصیص والی صورت نہ ہو تو پھر ماقلت ھٰذا ولا غیری صحیح ہے:...... یہ بات نہ میں نے کہی اور نہ میرے غیر نے کہی اسی طرح مارأیت احدا صحیح ہے کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا اسی طرح ماضربت الا زیدا صحیح ہے میں نے کسی کو نہیں مارا سوائے زید کے بہتر ہے کہ چھے مثالوں میں غور کریں (۱) ما انا قلت ھٰذا ولا غیری (۲) ماقلت ھٰذا ولا غیری (۳) ما انا رأیت احدا (۴) ما رأیت احدا (۵) ما اناضربت الازیدا (۶) ماضربت الا زیدا:...... ان چھے مثالوں میں کون کون سی صحیح ہیں اور کیوں ہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ لام جارہ ھذا متعلق لم یصح کے تینوں جملے فاعل لم یصح کے جملہ فعلیہ:۔ مانافیہ انا مبتدأ قلت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر جملہ اسمیہ معطوف علیہ واو عاطفہ لازائدہ غیری معطوف:۔ واو عاطفہ لا زائدہ مانافیہ انامبتدأ رایت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر جملہ اسمیہ معطوف:۔ واو عاطفہ لازائدہ ما نافیہ انا مبتدأ احدا مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء زیدا مستثنیٰ مل کر مفعول بہ ضربت کا:۔ ضربت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر: مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَاِلَّا (وان لم یل المسندالیہ حرف النفی متقدما) فَقَدْ یَاْتِیْ لِلتَّخْصِیْصِ رَدًّا عَلٰی مَنْ زَعَمَ اِنْفِرَادَ غَیْرِہٖ بِہٖ اَوْ مُشَارَکَتَہٗ فِیْہِ :. نَحْوُاَنَاسَعَیْتُ فِیْ حَاجَتِکَ :. وَیُؤَکَّدُ عَلَی الْاَوَّلِ بِنَحْوِلاَ غَیْرِیْ وَ عَلَی الثَّانِیْ بِنَحْوِ وَحْدِیْ:.

ترجمہ:......اور اگر مسند الیہ مقدم ہونے کی حالت میں حرف نفی سے ملا ہوا نہ ہو تو مسند الیہ کی تقدیم آتی ہے خبر کے ساتھ مسند الیہ کو خاص کرنے کے لیے رد کرنے کی وجہ سے اس شخص پر جو شخص گمان کرتا ہے اس مسند الیہ کے علاوہ کے اکیلے کا اس خبر کے ساتھ یا اس شخص پر رد کرنے کی وجہ سے جس شخص نے گمان کیا اس خبر میں اس مسند الیہ کی شرکت کا جیسے میں نے ہی کوشش کی ہے تیری حاجت میں پہلے والے کو مؤکد کیا جائے گا لاغیری جیسے کے ساتھ اور دوسرے کو مؤکد کیا جائے گا وحدی جیسے کے ساتھ۔

تشریح:......حرف نفی سے مسند الیہ ملا ہوا نہ ہو تو مسند الیہ کی یہ تقدیم آتی ہے رد کرنے کے سبب اس شخص کا جو شخص گمان کرتا ہے اس خبر کے بارے میں اس مسندالیہ کے علاوہ کا یا یہ مسند الیہ کی تقدیم آتی ہے اس شخص کا رد کرنے کی وجہ سے جو شخص اس خبر میں گمان کرتا ہے مسند الیہ کی شرکت کا مثال دونوں کے لیئے اناسعیت فی حاجتک ہے میں نے ہی کوشش کی ہے تیری حاجت میں پہلے والے کی تاکید لاغیری جیسے سے ہوگی جیسے اناسعیت فی حاجتک لاغیری اور دوسرے کی تاکید وحدی جیسے سے ہوگی جیسے انا سعیت فی حاجتک وحدی۔

ترکیب:......واو عاطفہ الاجملہ شرط فاء جزائیہ قد حرف تحقیق یاتی فعل ھو فاعل مرجع تقدیم لام جارہ التخصیص متعلق یاتی کے ردا مفعول لہ یاتی کا علی جارہ من موصولہ متعلق ردا کے زعم فعل ھو فاعل مرجع من انفراد مفعول بہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ بہ متعلق انفراد مرجع خبر او عاطفہ مشارکتہ معطوف ہے انفراد پر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ فیہ متعلق مشارکتہ کے مرجع خبر جملہ فعلیہ جزاء مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ انا مبتدأ سعیت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ یؤکد فعل علی الاول نائب فاعل بار جارہ نحو متعلق یؤکد کے مضاف لاغیری مضاف الیہ:۔ واو عاطفہ علی الثانی نائب فاعل باء جارہ نحو متعلق یؤکد کے مضاف وحدی مضاف الیہ جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَقَدْ یَاْتِیْ لِتَقْوِیَۃِ الْحُکْمِ نَحْوُ ھُوَ یُعْطِی الْجَزِیْلَ

ترجمہ:...... اور کبھی آتی ہے مسندالیہ کی تقدیم حکم کی مضبوطی کے لیئے جیسے یقیناً وہ بخشش عطاء کرتا ہے۔

تشریح:...... یعطی کی اسناد ھو کی طرف ہو رہی ہے جو کہ یعطی میں مستتر ہے اور یعطی فعل اپنے فاعل ھو اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر پھر اس کی اسناد ھو مبتدأ کی طرف ہو رہی ہے اس لیئے یعطی کی اسناد دو دفعہ ہوئی اس دو دفعہ کی وجہ سے حکم میں مضبوطی ہوگئی۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق یأتی فعل ھو فاعل مرجع تقدیم لام جارہ تقویۃ متعلق یأتی کے مضاف الحکم مضاف الیہ جملہ فعلیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ ھو مبتدأ یعطی فعل ھو فاعل الجزیل مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔

عبارت:......وَكَذَا اِذَا كَانَ الْفِعْلُ مَنْفِيًّا نَحْوُ اَنْتَ لَاتَكْذِبُ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ لِنَفْيِ الْكَذِبِ مِنْ لَاتَكْذِبُ وَكَذَا مِنْ لَاتَكْذِبُ اَنْتَ لِاَنَّهٗ لِتَاكِيْدِ الْمَحْكُوْمِ عَلَيْهِ لَا الْحُكْمِ.

ترجمہ:......اور اس ھو یعطی الجزیل کی طرح یعنی مثبت کی طرح مندالیہ کی تقدیم حکم کی مضبوطی کے لیئے آتی ہے جب فعل منفی ہو جیسے یقیناً تو جھوٹ نہیں بولتا کیونکہ یہ زیادہ سخت ہے جھوٹ کی نفی کے لیئے لاتکذب سے اور اسی طرح لاتکذب انت سے کیونکہ لاتکذب انت انت کی تاکید ہے لاتکذب کی تاکید نہیں ہے۔

تشریح:...... ھو یعطی الجزیل جملہ مثبت ہے اگر جملہ منفی ہو اور مندالیہ مقدم ہو تب بھی مند الیہ کی تقدیم حکم کی مضبوطی کے لیئے آتی ہے جیسے انت لاتکذب کیونکہ یہ جھوٹ کی نفی کے لیئے زیادہ سخت ہے لاتکذب سے اور لاتکذب انت سے بھی:۔ انت لاتکذب کا زیادہ سخت ہونا لاتکذب انت سے اس لیئے ہے کہ لاتکذب انت میں محکوم علیہ کی تاکید ہے یعنی انت کی اصل میں لاتکذب انت انت ہے لاتکذب کی تاکید نہیں ہے یعنی حکم کی تاکید نہیں ہے اس لیئے تقویۃ حکم نہیں ہے قسم اول:...... ماانا قلت ھٰذا:......قسم ثانی:...... انا سعیت فی حاجتک:......قسم ثالث:...... زید قام:......قسم اول میں حرف نفی مند الیہ سے ملا ہوا ہے دوسری بات یہ ہے کہ انا کو اگر مؤخر کریں تو ماقلت انا ھذا ہوگا اس صورت میں ضمیر ظاہر سے انا فاعل معنی ہوگا:...... یہ دو باتیں پائی جائیں تو مند الیہ کی تقدیم فعل والی خبر کے ساتھ مند الیہ کو خاص کر دے گی:......قسم ثانی میں حرف نفی نہیں ہے لیکن انا سعیت فی حاجتک میں تخصیص ہے شرکت کا یا غیر کا رد کرنے کی وجہ سے:......قسم ثالث زید قام میں حرف نفی بھی نہیں ہے اور زید ضمیر ظاہر سے فاعل معنی بھی نہیں ہے اس لیے تیسری قسم میں تخصیص بالکل نہیں ہے دو اسناد کی وجہ سے تقوی حکم ہے:...... قام فعل ھو فاعل جملہ فعلیہ ہو کر پھر اس کی اسناد زید کی طرف ہے اس لیے تقوی حکم ہے یہاں تک تین قسمیں ہو گئیں:...... ماانا قلت ھٰذا:...... انا سعیت فی حاجتک:...... زید قام:......

ترکیب:......واو عاطفہ کاف جارہ متعلق یأتی کے جملہ فعلیہ اذا ظرف یأتی کی مضاف باقی مضاف الیہ کان فعل الفعل اسم منفیا خبر جملہ شرط مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف انت لاتکذب مضاف الیہ فاء تعلیلیہ (ہ) اسم مرجع انت لاتکذب اشد خبر لام جارہ نفی الکذب متعلق اشد کے من جارہ لاتکذب متعلق اشد کے جملہ اسمیہ واو عاطفہ کاف جارہ ذا متعلق اشد کے من جارہ لاتکذب انت متعلق اشد کے لام جارہ ان متعلق اشد کے (ہ) اسم مرجع لاتکذب انت لام جارہ تاکید متعلق کائن کے خبر مضاف المحکوم علیہ مضاف الیہ معطوف علیہ لا عاطفہ الحکم معطوف۔

عبارت:......وَاِنْ بُنِيَ الْفِعْلُ عَلٰى مُنَكَّرٍ اَفَادَ تَخْصِيْصَ الْجِنْسِ اَوِالْوَاحِدِ بِهٖ نَحْوُرَجُلٌ جَاءَ نِيْ اَيْ لَا اِمْرَاَةٌ اَوْ رَجُلَانِ:.

ترجمہ:......اور اگر بنایا جائے فعل کو نکرہ مبتدأ پر تو فائدہ دے گی وہ تقدیم جنس کی تخصیص کا اور اس جنس کے ساتھ وحدت کی تخصیص کا جیسے میرے پاس ایک ہی آدمی آیا نہیں آئی کوئی عورت اور نہ دو آدمی۔

تشریح:......مند الیہ نکرہ مقدم ہو تو مند الیہ نکرہ مقدم جنس کی تخصیص کا فائدہ دے گا اور جنس کی تخصیص کے ساتھ ساتھ وحدت کا بھی فائدہ دے گا جیسے رجل جاء نی کہ میرے پاس ایک ہی آدمی آیا ایک کی وجہ سے وحدت کا فائدہ حاصل ہو رہا ہے اور آدمی کی وجہ سے جنس کی تخصیص کا فائدہ حاصل ہو رہا ہے الف لام کی بحث کے بعد:...... واما تنکیرہ فللافراد نحو:...... وجاء رجل من اقصا المدینۃ یسعی:...... آیا ہے جس کا معنیٰ ہے ایک آدمی آیا دو نہیں آئے تو جنس ایک ہی

ہوگی دونہیں ہوسکتیں ورنہ ایک کا معنی ختم ہو جائے گا اس میں نہ تو تخصیص ہے اور نہ تقوی حکم ہے:...... رہا سوال تقدیم کا رجل جاء نی میں جملہ فعلیہ نکرہ ہے اور رجل بھی نکرہ ہے اس لیے نکرہ مبتداء ہے اسناد کی تکرار کی وجہ سے تقوی حکم ہے:...... یقیناً ایک آدمی آیا میرے پاس:...... جب مسند الیہ اور مسند نکرہ ہوں تو نکرہ مبتداء ہوسکتا ہے جیسے **ویل لکل همزة لمزة** اس میں جنس اور وحدت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ ان شرطیہ بنی فعل الفعل نائب فاعل علیٰ جارہ منکر متعلق بنی کے جملہ فعلیہ شرط افاد فعل ھو فاعل مرجع تقدیم تخصیص مفعول بہ مضاف الجنس مضاف الیہ معطوف علیہ او عاطفہ الواحد معطوف بہ متعلق افاد کے مرجع الجنس جملہ فعلیہ مثالہ مبتداً نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ رجل مسند الیہ یعنی مبتداً جاء فعل ھو فاعل مرجع رجل (ن) وقایہ کا (ی) مفعول بہ جملہ فعلیہ خبر لا جاءت نی امراۃ معطوف ولا جاء نی رجلان معطوف۔

تنبیہ۱: ما انا قلت ھذا میں قلت کا فاعل ظاہر ہے اگر انا کو مؤخر کریں تو قلت انا میں انا بدل ہے فاعل ظاہر سے یعنی فاعل معنوی ہے اس صورت میں انا کی تقدیم تخصیص کے لیئے ہوگی:۔ یہ بات میں نے نہیں کہی میرے غیر کی کہی ہوئی ہے۔

تنبیہ۲: انا سعیت فی حاجتک میں سعیت کا فاعل ظاہر ہے اگر انا کو مؤخر کریں تو سعیت انا میں انا بدل ہے فاعل ظاہر سے یعنی فاعل معنوی ہے اس صورت میں انا کی تقدیم تخصیص کے لیئے ہوگی:۔ میں نے ہی کوشش کی ہے تیری حاجت میں۔

تنبیہ۳: زید قام میں قام کا فاعل مستتر ہے۔ اگر زید کو مؤخر کریں تو قام ھو زید ہوگا جب زید کو مؤخر کیا تو ھو ضمیر کی ضرورت نہ رہی تو قام زید زید ہوگا پہلا زید مبدل منہ اور دوسرا زید بدل ہوگا اس صورت میں دوسرا زید فاعل لفظی ہے اور زید کی تقدیم حکم کی مضبوطی کے لیئے ہوگی (یقیناً زید کھڑا ہے) تخصیص نہیں ہوگی۔ اس کو فاعل لفظی کہتے ہیں۔

تنبیہ۴: رجل جاء نی میں جاء کا فاعل مستتر ہے اگر رجل کو مؤخر کریں تو جاء نی ھو رجل ہوگا جب رجل کو مؤخر کیا تو مرجع نہ رہا جب مرجع نہ رہا تو ضمیر بھی نہ رہی اور جاء نی رجل رجل ہوگیا پہلا رجل مبدل منہ اور دوسرا رجل بدل ہوگا۔ اس صورت میں رجل کی تقدیم تقوی حکم کے لیے ہوگی کیونکہ فاعل لفظا ہے معنی نہیں ہے۔

عبارت:......**وَوَافَقَهُ السَّكَّاكِيُّ عَلَى ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ التَّقْدِيْمُ يُفِيْدُ الْاِخْتِصَاصَ اِنْ جَازَ تَقْدِيْرُ كَوْنِهٖ فِيْ الْاَصْلِ مُؤَخَّرًا عَلٰى اَنَّهُ فَاعِلٌ مَعْنًى فَقَطْ نَحْوُ اَنَا قُمْتُ وَقُدِّرَ**

ترجمہ:......اور سکاکی نے عبدالقاہر کی موافقت کی ہے اس تقدیم کی تخصیص پر مگر سکاکی نے کہا ہے کہ تقدیم تخصیص کا فائدہ دیتی ہے اگر جائز ہو مسند الیہ کے مؤخر ہونے کا مقدر کرنا اصل میں اس بات پر کہ وہ مسند الیہ فاعل ہے معنا صرف:۔ جیسے انا قمت اور آخر میں مسند الیہ کو مقدر کیا بھی جائے۔

تشریح:......عبدالقاہر کی موافقت کی ہے سکاکی نے تقدیم کی تخصیص پر اگر تخصیص کے لیئے مؤخر ہونے کی حالت میں مسند الیہ فاعل معنوی ہو جائے اور مسند الیہ کو تخصیص کے لیئے مؤخر مانا جائے جیسے انا قمت ہے سکاکی کے لیئے اصل میں قمت انا ہے تخصیص کے لیئے (ت) ضمیر فاعل ہے مبدل منہ ہے اور انا بدل ہے (ت) ضمیر فاعل ظاہر سے اس لیئے انا کی تقدیم تخصیص کا فائدہ دے رہی ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ وافق فعل (ہ) مفعول بہ السکاکی فاعل علی جارہ ذلک متعلق وافق کے جملہ فعلیہ مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء (ہ) اسم ان کا مرجع سکاکی التقدیم مبتداً یفید فعل اپنے ھو فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ دال بر جزاء ان شرطیہ جاز فعل تقدیر فاعل مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ فی جارہ اصل متعلق تقدیر کے مؤخر احال (ہ) سے علی جارہ ان متعلق مؤخر کے (ہ) اسم مرجع مسند الیہ فاعل خبر ممیز معنی تمیز فاء جزائیہ قط اسم فعل بمعنی انتہ کے:۔ اذا انہ فاعل معنی فانتہ مثالہ مبتداً نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ۔

عبارت:...... **وَاِلَّا فَلَا يُفِيْدُ اِلَّا تَقَوِّيَ الْحُكْمِ سَوَاءٌ جَازَ كَمَا مَرَّ وَلَمْ يُقَدَّرْ اَوْلَمْ يَجُزْ نَحْوُ زَيْدٌ قَامَ:.**

ترجمہ:......اور اگر مؤخر کرنا جائز نہ ہوتو تقدیم تخصیص کا فائدہ نہیں دے گی سوائے حکم کی مضبوطی کے برابر ہے مؤخر کرنا جائز ہو جیسا کہ گذرا اور مقدر نہ مانا گیا ہو تخصیص کے لیئے یا مؤخر کرنا جائز ہی نہ ہو تخصیص کے لیئے جیسے زید قام۔

تشریح:......اور اگر تخصیص کے لیئے مسندالیہ کا مؤخر کرنا جائز نہ ہو اس بات پر کہ وہ مسند الیہ فاعل ہے معنیٰ مؤخر ہونے کی حالت میں تو پھر مسند الیہ کی تقدیم تخصیص کا فائدہ نہیں دے گی سوائے حکم کی مضبوطی کے برابر ہے یہ بات کہ مقدر کرنا جائز ہو جیسے گذرا انا قمت اور مقدر نہ مانا گیا ہو تخصیص کے لیئے یا تخصیص کے لیئے مقدر کرنا جائز ہی نہ ہو جیسے زید قام کہ قام میں ضمیر فاعل ظاہر نہیں ہے اس صورت میں فاعل معنوی نہ ہوگا بلکہ لفظی ہوگا یعنی تاکید ہوگی جیسے قام زید زید ہے یا بدل ہوگا ضمیر مستتر سے جیسے قام ہو زید ان دونوں صورتوں میں تقدیم تخصیص کا فائدہ نہیں دے گی۔

ترکیب:......واو عاطفہ الا جملہ شرط (ان لم یجز تقدیر کونه فی الاصل مؤخرا علیٰ انه فاعل معنیٰ) فاء جزائیه لایفید فعل هو فاعل مرجع تقدیم مسند الیه شیأ مستثنیٰ منه الا حرف استثناء تقوی الحکم مستثنیٰ ملکر مفعول به جملہ فعلیہ جزاء:۔ سواء مبتدأ جاز فعل ھو فاعل مرجع (تقدیم کونہ فی الاصل مؤخرا علیٰ انہ فاعل معنیٰ) مثالہ مبتدأ کاف جارہ ما متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ واو حالیہ لم یقدر حال مرکی ضمیر سے معطوف علیہ او عاطفہ لم یجز معطوف مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف۔ باقی مضاف الیہ

عبارت:......وَاسْتَثْنَى الْمُنَكَّرَ بِجَعْلِهِ مِنْ بَابِ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَیْ عَلَى الْقَوْلِ بِالْاِبْدَالِ مِنَ الضَّمِيْرِ لِئَلَّا يَنْتَفِيَ التَّخْصِيْصُ اِذْ لَاسَبَبَ لَهُ سِوَاهُ بِخِلَافِ الْمُعَرَّفِ.

ترجمہ:......اور سکاکی نے مسند الیہ نکرہ کو مستثنیٰ کیا ہے۔ واسروا النجوی الذین ظلموا کے باب کے بنانے کی وجہ سے یعنی ضمیر سے بدل کہنے پر تاکہ تخصیص ختم نہ ہو جائے کیونکہ تخصیص کے علاوہ نکرہ کے لیئے مسند الیہ ہونے کے لیئے کوئی سبب نہیں ہے یہ بات خلاف ہے معرفہ مسند الیہ کے:

تشریح:......مسندالیہ کی تقدیم کی تخصیص کے لیئے سکاکی نے جو قاعدہ مقرر کیا ہے کہ وہ مسند الیہ مؤخر ہونے کی صورت میں معنی فاعل ہو فاعل ظاہر سے بدل بنے اگر یہ مسند الیہ نکرہ ہے تو مؤخر ہونے کی صورت میں معنیٰ فاعل ہونے کی ضرورت نہیں یعنی فاعل ظاہر سے بدل کی ضرورت نہیں جیسے رجل جاء نی میں رجل نکرہ مسند الیہ ہے اور مؤخر ہونے کی صورت میں فاعل ظاہر سے بدل بھی نہیں بلکہ ضمیر مستتر سے بدل ہے (تنبیہ) الذین بدل فاعل ظاہر سے ہے اور رجل بدل ضمیر مستتر سے ہے اس لیئے رجل جاء نی کو واسروا النجوی الذین سے بنانے میں مطابقت نہیں ہے۔

ترکیب:......واو استینافیہ استثنیٰ فعل ھو فاعل مرجع سکاکی المنکر مفعول بہ باء جارہ جعل متعلق استثنیٰ کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع المنکر من جارہ باب متعلق جعل کے مضاف باقی مضاف الیہ جملہ فعلیہ:۔ واو استینافیہ اسروا فعل بفاعل النجوی مفعول بہ الذین بدل فاعل سے موصولہ ظلموا جملہ فعلیہ صلہ ای حرف تفسیر علی جارہ القول متعلق استثنیٰ کے الابدال متعلق القول کے الضمیر متعلق الابدال کے لام جارہ ان لا متعلق استثنیٰ کے ینتفی فعل التخصیص فاعل اذ ظرف ینتفی کی مضاف باقی مضاف الیہ:۔ لانفی جنس سبب اسم لہ متعلق کائن کے مرجع المنکر سبب مستثنیٰ منہ سوا حرف استثناء (ہ) مستثنیٰ ھذا مبتدأ بخلاف متعلق کائن کے خبر۔

عبارت:......ثُمَّ قَالَ وَ شَرْطُهُ اَنْ لَّا يَمْنَعَ مِنَ التَّخْصِيْصِ مَانِعٌ كَقَوْلِنَا رَجُلٌ جَآءَ نِیْ عَلٰى مَامَرَّ دُوْنَ قَوْلِهِمْ شَرٌّ اَهَرَّ ذَانَابٍ:.

ترجمہ:......نکرہ مسند الیہ کو مستثنیٰ کرنے کے بعد پھر سکاکی نے کہا ہے کہ واسروالنجوی الذین کے باب سے تخصیص کے لیے مسند الیہ نکرہ ہونے کی شرط یہ ہے کہ نہ روکتی ہو کوئی روک تخصیص سے جیسے ہمارا کہنا ہے:۔ آیا ایک آدمی میرے پاس:۔ اس قاعدہ پر جو قاعدہ گذر گیا ان کے کہنے کے علاوہ شر نے بھونکا دیا کتے کو۔

تشریح:......سکاکی نے مقدم مسند الیہ نکرہ کو مؤخر ہونے کی حالت میں فاعل معنوی سے اور مقدر ماننے سے مستثنیٰ کرنے کے

بعد پھر یہ قاعدہ بیان کیا ہے کہ اس صورت میں تخصیص سے کوئی روک نہ روکتی ہو جیسے رجل جاء نی میں کوئی روک نہیں روکتی رجل کو مسند الیہ مقدم ہونے سے تخصیص کے لیئے اور شراھرذاناب میں شرکو مقدم مسند الیہ نکرہ ہونے کی حالت میں تخصیص کے لیئے دو روک روکتی ہیں تخصیص سے جن کا بیان مندرجہ ذیل ہے اسی لیئے شر کو مسند الیہ نکرہ مقدم تخصیص کے لیئے نہیں لا سکتے۔

ترکیب:......ثم عاطفہ قال فعل ھو فاعل مرجع سکا کی واو عاطفہ شرط مبتدأ مضاف (ہ) مضاف مرجع واستثنٰی المنکر بجعلہ ان لا یمنع خبر التخصیص متعلق یمنع کے مانع فاعل جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ قول متعلق کائن کے خبر مضاف نامضاف الیہ رجل جاء نی مقولہ ما متعلق قول کے موصولہ دون ظرف قول کی مضاف باقی مضاف الیہ شراھرذاناب مقولہ۔

عبارت:......اَمَّا عَلَى التَّقْدِيْرِ الْاَوَّلِ فَلِا مْتِنَاعِ اَنْ يُّرَادَ الْمُهِرُّ شَرٌّلَاخَيْرٌ وَاَمَّاعَلَى الثَّانِيْ فَلِنُبُوِّهٖ عَنْ مَظَانِّ اِسْتِعْمَالِهٖ.

ترجمہ:......تخصیص سے روکتی ہے ایک روک پہلی تقدیر پر ممتنع ہونے کے اس بات پر کہ ارادہ کیا جائے بھونکانے والا شر ہے خیر نہیں ہے اور دوسری تقدیر پر روکتی ہے ایک روک اس دوسری تقدیر کے دور ہونے کی وجہ سے اس دوسری تقدیر کے استعمال کے گمان کی جگہ سے۔

تشریح:......جب مسند الیہ نکرہ مقدم ہو تو جنس کی تخصیص کا فائدہ دے گا اور وحدت کی تخصیص کا فائدہ دے گا جیسے رجل جاء نی ایک آدمی آیا میرے پاس دو آدمی نہیں آئے تخصیص وحدت ہے اور ایک آدمی آیا میرے پاس کوئی عورت نہیں آئی تخصیص جنس ہے شراھرذاناب میں تخصیص جنس نہیں ہوسکتی کیونکہ خیر نہیں بھونکا سکتی شر بھونکا تا ہے جب بھونکا نا خیر کے ساتھ متصف نہیں تو تخصیص خیر سے نہیں ہوسکتی اور تخصیص وحدت بھی نہیں ہوسکتی کہ ایک شر نے بھونکایا دوشر نے نہیں بھونکایا ایک کی دو سے تخصیص نہیں ہوسکتی اس کا استعمال نہیں ہے۔

ترکیب:......اما شرطیہ علٰی جارہ التقدیر متعلق یمنع کے (یمنع من التخصیص مانع) التقدیر موصوف الاول صفت فاء جزائیہ لام جارہ امتناع متعلق یمنع کے امتناع مضاف باقی مضاف الیہ ان ناصبہ یراد فعل باقی نائب فاعل المھر مبتدأ شر خبر معطوف علیہ لاعاطفہ خیر معطوف واو عاطفہ اما شرطیہ علی جارہ الثانی متعلق یمنع کے فاء جزائیہ لام جارہ نبو متعلق یمنع کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع الثانی مظان متعلق نبو کے مضاف باقی مضاف الیہ۔

عبارت:......وَاِذْ قَدْ صَرَّحَ الْاَئِمَّةُ بِتَخْصِيْصِهٖ حَيْثُ تَاَوَّلُوْهُ بِمَا اَهَرَّ ذَانَابٍ اِلَّا شَرٌّ فَالْوَجْهُ تَفْظِيْعُ شَانِ الشَّرِّ بِتَنْكِيْرِهٖ

ترجمہ:......اور وجہ کا طلب کرنا ضروری ہے کیونکہ تحقیق صراحت کی ہے اماموں نے اس شر کو خاص کرنے کی وجہ سے وہاں جہاں تاویل کی ہے ان اماموں نے اس شر کی:۔ ما اھرذاناب الاشر کے ساتھ پس وجہ شر کی شان کو قبیح بنانا ہے اس شر کو نکرہ کرنے کی وجہ سے مسند الیہ کی حالت میں۔

تشریح:......سکا کی نے کہا ہے شراھرذاناب میں تخصیص جنسی سے روکتی ہے یہ بات کہ بھونکانا خیر کے ساتھ متصف نہیں اور تخصیص وحدت سے روکتی ہے یہ بات کہ استعمال نہیں ایک شر نے بھونکایا اور دوشر نے بھونکایا اس لیئے شر کی تقدیم مسند الیہ نکرہ ہونے کے باوجود تخصیص جنس اور تخصیص وحدت کا فائدہ نہیں دے سکتی اور اماموں نے جو تاویل کی ہے مااھرذاناب الاشر کے ساتھ تو اس میں تخصیص نوعی ہے جس کی وجہ سے شر کی شان کو قبیح بنایا گیا ہے (یہ بحث نکرہ میں گذر چکی ہے)۔

ترکیب:...... واو عاطفہ طلب الوجہ مبتدأ لازم خبر اذ ظرف لازم کی مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ قد حرف تحقیق صرح فعل الائمۃ فاعل باء جارہ تخصیص متعلق صرح کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع شر حیث ظرف صرح کی مضاف باقی مضاف الیہ:۔ تاولو فعل بفاعل (ہ) مفعول بہ مرجع شر باء

جارہ جملہ متعلق تاولوا کے فاء تفریعہ الوجہ مبتدأ تفظیع خبر مضاف باقی مضاف الیہ باء جارہ تنکیر متعلق تفظیع کے (ہ) مضاف الیہ مرجع شر۔

عبارت:......وَفِيْهِ نَظَرٌ اِذَاالْفَاعِلُ اللَّفْظِيُّ وَالْمَعْنَوِيُّ سَوَاءٌ فِيْ اِمْتِنَاعِ التَّقْدِيْمِ مَابَقِيَ عَلٰى حَالِهِمَا فَتَجْوِيْزُ تَقْدِيْمِ الْمَعْنَوِيِّ دُوْنَ اللَّفْظِيِّ تَحَكُّمٌ.

ترجمہ:......جس طرف سکا کی گئے ہیں اس میں نظر ہے کیونکہ فاعل لفظی اور فاعل معنوی دونوں برابر ہیں مقدم ہونے کے ممتنع ہونے میں جب تک وہ دونوں باقی ہیں اپنی حالت پر پس معنوی فاعل کی تقدیم کو جائز کر دینا لفظی فاعل کے علاوہ حکم ہے قاعدہ نہیں۔

تشریح:......مصنف تلخیص المفتاح نے جو بیان کیا ہے کہ فاعل لفظی ہو یا فاعل معنوی ہو جب تک وہ فاعل اپنی حالت پر ہے مقدم نہیں ہوسکتا یہ بات صحیح ہے لیکن بحث مند الیہ کی ہو رہی ہے فاعل کو اور مبتدأ کو دونوں کو مسند الیہ کہتے ہیں اور مبتدأ اکثر مقدم ہوتا ہے جیسے زید قام اور قام زید میں زید مسند الیہ ہے پہلے میں مبتدأ ہے اور دوسرے میں فاعل ہے لیکن تخصیص کے لیئے مسند الیہ کا فاعل ظاہر سے بدل ہونا ضروری ہے جیسے اناقمت:......نکرہ مسند الیہ فاعل ہو یا مبتداء ہو ہر صورت میں وحدت کا معنیٰ دے گا جیسے:...... وجاء رجل من اقصا المدينة يسعٰى:...... رجل جاء نی:......مسند اور مسند الیہ جب دونوں نکرہ ہوں تو نکرہ مسند الیہ مبتداء ہوسکتا ہے جیسے رجل جاء نی ہے اور ویل لکل همزة لمزة ہے اسی طرح شراهر ذاناب ہے اسناد کے تکرار کی وجہ سے یعنی تقدیم کی وجہ سے تقوی حکم ہے تخصیص نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ فی جارہ (ہ) متعلق کائن کے نظر مبتدأ اذا شرطیہ ظرف کائن کی کائن اپنی ظرف اور متعلق سے مل کر خبر جملہ اسمیہ اذا مضاف باقی مضاف الیہ الفاعل مبتدأ موصوف اللفظی صفت معطوف علیہ واو عاطفہ المعنوی معطوف سواء خبر جملہ اسمیہ فی جارہ امتناع متعلق سواء کے مضاف التقدیم مضاف الیہ ماظرف سواء کی مضاف باقی مضاف الیہ بقی فعل ھوفاعل مرجع الفاعل علی جارہ حال متعلق بقی کے مضاف ھما مضاف الیہ مرجع اللفظی والمعنوی فاء جزائیہ تجویز مبتدأ مضاف دون ظرف تجویز کے مضاف اللفظی مضاف الیہ تحکم خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......ثُمَّ لَا نُسَلِّمُ اِنْتِفَاءَ التَّخْصِيْصِ لَوْلَا تَقْدِيْرُ التَّقْدِيْمِ لِحُصُوْلِهٖ بِغَيْرِهٖ كَمَا ذَكَرَهٗ ثُمَّ لَا نُسَلِّمُ اِمْتِنَاعَ اَنْ يُرَادَ الْمُهِرُّ شَرٌّ لَا خَيْرٌ.

ترجمہ:......اگر مقدم مسندالیہ کا مؤخر کرنا نہ ہوتو پھر ہم تسلیم نہیں کرتے تخصیص کے نہ ہونے کو اس تخصیص کے حاصل ہونے کی وجہ سے اس تقدیم کے مقدر کرنے کے بغیر جیسا کہ اس کو سکا کی نے ذکر کیا ہے پھر ہم نہیں تسلیم کرتے اس کے ممتنع ہونے کو کہ ارادہ کیا جائے بھونکانے والا شر ہے خیر نہیں ہے۔

تشریح:...... پہلے عبارت گذر چکی ہے:...... التقديم يفيد الاختصاص ان جار تقدير کو نه فی الاصل مؤخرا على انه فاعل معنى فقط نحو اناقمت وقدر:......قزوینی صاحب ثم لانسلم سے اس عبارت کا رد کر رہے ہیں کہ اگر مقدم مسند الیہ کا مؤخر کرنا جائز نہ ہو اس بات پر کہ وہ مسند الیہ موخر ہونے کی حالت میں فاعل ہے معنی اور مقدر بھی کیا جائے تو کلام تخصیص کا فائدہ دے گا ورنہ نہیں:......قزوینی صاحب اس بات کو تسلیم نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ یہ تخصیص تو تحقیر تنکیر وغیر سے حاصل ہو جاتی ہے اس سلسلہ میں قزوینی صاحب کی بات تحکم ہے کیونکہ وہ نکرہ کی بحث ہے اور یہ معرفہ کی بحث ہے:...... عربوں کا مقولہ:...... شراھر ذاناب ہے:...... خیر اھر ذاناب نہیں ہے اس لیے قزوینی صاحب کی یہ بات بھی درست نہیں ہے۔

ترکیب:......ثم عاطفہ لانسلم فعل نحن فاعل انتفاء مفعول بہ مضاف التخصیص مضاف الیہ جملہ خبر قائم مقام جزاء کے لوحرف شرط لانفی کا تقدیر التقدیم مبتدأ قائم مقام شرط کے لام جارہ حصول متعلق لانسلم کے (ہ) مضاف الیہ مرجع تخصیص باء جارہ غیر متعلق حصول کے (ہ) مضاف الیہ مرجع

تقدیر التقدیم مثالہ مبتدأ کاف جارہ ما متعلق کائن کے خبر مضاف باقی مضاف الیہ ذکر فعل ھو فاعل مرجع سکا کی (ہ) مفعول بہ مرجع تخصیص امتناع مفعول بہ مضاف باقی مضاف الیہ۔

عبارت:......ثُمَّ قَالَ وَيَقْرُبُ مِنْ قَبِيْلِ هُوَ قَامَ زَيْدٌ قَائِمٌ فِي التَّقَوِّيْ لِتَضَمُّنِهِ الضَّمِيْرَ وَشِبْهِهِ بِالْخَالِيْ عَنْهُ مِنْ جِهَةِ عَدَمِ تَغَيُّرِهٖ فِي التَّكَلُّمِ وَالْخِطَابِ وَالْغَيْبَةِ.

ترجمہ:......پھر سکا کی نے کہا ہے اور قریب ہے ھو قام کی قبیل کے زید قائم مضبوطی میں ضمیر کو اپنے متضمن ہونے کی وجہ سے اور اپنے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس اسم کے ساتھ جو اسم خالی ہوتا ہے ضمیر سے تکلم میں خطاب میں اور غائب میں اپنے نہ بدلنے کی وجہ سے:۔

تشریح:...... سکا کی نے کہا ہے زید قائم قریب ہے زید قام کے مضبوطی کے اندر اور ضمیر کو اپنے متضمن ہونے کی وجہ سے زید قام اور ھو قام اور زید قائم میں قام اور قائم کی اسناد ایک بار مبتدأ کی طرف ہو رہی ہے اور ایک بار ضمیر کی طرف ہو رہی ہے اس لیئے حکم کی مضبوطی ہے یعنی تقوی حکم ہے لیکن پوری طرح نہیں ہے کیونکہ قائم مشابہ ہے اس اسم کے جو اسم ضمیر سے خالی ہوتا ہے اور تکلم میں اور خطاب میں اور غائب میں اسم جامد کی طرح بدلتا نہیں ہے جیسے انا رجل انت رجل ھو رجل انا قائم انت قائم ھو قائم:۔

ترکیب:......ثم عاطفہ قال فعل ھو فاعل مرجع سکا کی واو عاطفہ یقرب فعل من جارہ قبیل متعلق یقرب کے مضاف ھو قام مضاف الیہ زید قائم فاعل فی جارہ التقوی متعلق یقرب کے لام جارہ تضمن متعلق یقرب کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع قائم الضمیر مفعول بہ واو عاطفہ شبہ معطوف تضمن پر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع قائم باء جارہ الخالی متعلق شبہ کے عن جارہ (ہ) مجرور متعلق خالی کے مرجع ضمیر من جارہ جھۃ متعلق شبہ کے مضاف (ہ) ضاف الیہ مرجع قائم فی جارہ التکلم متعلق تغیر معطوف علیہ باقی معطوف۔

عبارت:...... وَلِهٰذَا لَمْ يُحْكَمْ بِاَنَّهٗ جُمْلَةٌ وَلَا عُوْمِلَ مُعَامَلَتَهَا فِي الْبِنَاءِ.

ترجمہ:......اور اس اسم جامد کے ساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے نہیں حکم کیا گیا اس بات کا کہ قائم جملہ ہے اور نہیں معاملہ کیا گیا اس کے ساتھ مبنی ہونے کا۔

تشریح:......قام فعل ہے اور جملہ ہے غائب میں ھو قام اور مخاطب میں انت قمت اور متکلم میں انا قمت ہوگا جبکہ قائم غائب میں ھو قائم اور مخاطب میں انت قائم اور متکلم میں انا قائم ہوگا یعنی اسم جامد کی طرح نہیں بدلے گا جیسے ھو رجل انت رجل نہیں بدلا اس وجہ سے اس قائم کے جملہ ہونے کا حکم نہیں کیا گیا اور جملہ مبنی ہوتا ہے جبکہ یہ معرب ہے جیسے رجل قائم رجلا قائما رجلٍ قائمٍ ہے:...... زید قائم جملہ اسمیہ میں صفت ثابتہ کا دوام ہوتا ہے اس لیے زید قام قریب نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ لام جارہ ھذا متعلق لم یحکم کے مشار الیہ (شبھہ بالخالی من الضمیر) لم یحکم فعل بانہ جملۃ نائب فاعل (ہ) کا مرجع قائم جملہ فعلیہ۔معطوف علیہ واو عاطفہ لا عومل فعل ھو نائب فاعل مرجع قائم معاملۃ مفعول ثانی ھا مضاف الیہ مرجع جملہ فی جارہ البناء متعلق عومل کے۔

عبارت:......وَمِمَّا يُرٰى تَقْدِيْمُهٗ كَاللَّازِمِ لَفْظُ مِثْلٍ وَّغَيْرٍ مِّنْ غَيْرِ اِرَادَةِ تَعْرِيْضٍ لِغَيْرِ الْمُخَاطَبِ لِكَوْنِهٖ اَعْوَنَ عَلَى الْمُرَادِ بِهِمَا.

ترجمہ:......جن مسند الیہ کی تقدیم کو دیکھا گیا ہے لازم کے مانند ان مسند الیہ میں سے مثل اور غیر کا لفظ ہے مخاطب کے غیر کے لیئے اشارہ کرنے کا ارادہ کرنا غیر سے یا مثل سے:...... مراد پر اس تقدیم کے زیادہ مددگار رہونے کی وجہ سے ہے ان دو لفظوں کے ساتھ۔

تشریح:......مخاطب کے غیر کی طرف اشارہ کرنے کا ارادہ جب مثل سے ہو یا غیر سے اس صورت میں اشارہ مخاطب کی طرف بھی ہوسکتا ہے اور مخاطب کے غیر کی طرف بھی ہوسکتا ہے کنایۃ کے طور پر کسی ایک کو مراد لے سکتے ہیں:...... تو اس وقت ان کا مقدم کرنا ضروری ہے یہ مثل مسند الیہ اور غیر مسند الیہ کی تقدیم اس وقت مراد پر دلالت کرنے میں زیادہ مددگار

ہوگی۔

ترکیب:......واو عاطفہ من جارہ ما متعلق کائن کے خبر موصولہ یری صلہ تقدیم نائب فاعل (ہ) مضاف الیہ مرجع ما کاف جارہ اللازم متعلق یری کے لفظ مضاف مثل مضاف الیہ معطوف علیہ واو عاطفہ غیر معطوف ملکر مبتدأ من جارہ غیر متعلق یری کے مضاف لام جارہ غیر متعلق تعریض کے مضاف المخاطب مضاف الیہ لام جارہ کون متعلق یری کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع تقدیم اعون خبر علی جارہ المراد متعلق اعون کے باء جارہ ھما متعلق مراد کے مرجع مثل غیر جملہ ہو کر خبر۔

عبارت:...... فِيْ نَحْوِ مِثْلُکَ لَايَبْخَلُ وَغَيْرُکَ لَايَجُوْدُ بِمَعْنٰى اَنْتَ لَاتَبْخَلُ وَاَنْتَ تَجُوْدُ.

یہ عبارت معترضہ کے طور پر ہے اس لیئے اس کو درمیان سے نکال کر آخر میں درج کیا ہے۔

ترجمہ:......مثال اس مثل مسند الیہ کی اور غیر مسند الیہ کی مثلک لایبخل جیسے میں ہے اور غیرک لایجود جیسے میں ہے۔ مثلک لایبخل کا معنیٰ ہے انت لاتبخل اور غیرک لایجود کا معنیٰ ہے انت تجود:۔

تشریح:...... مثلک لایبخل سے کنایة کے طور پر مخاطب سے بخل کی نفی ہو رہی ہے:...... مثل سے جب بخل کی نفی کی اور مثل سے مراد مخاطب ہے تو بخل کی نفی مخاطب سے ہوئی اس لیئے مثلک لایبخل کا معنیٰ ہے انت لاتبخل کہ تو بخیل نہیں ہے اور سخاوت کی جب غیر مخاطب سے نفی کی گئی تو سخاوت مخاطب کے لیئے ثابت ہوگئی اس لیئے غیرک لایجود کا معنیٰ ہے انت تجود۔

ترکیب:......مثالھما مبتدأ فی جارہ نحو متعلق کائن کے خبر مضاف مثلک لایبخل مضاف الیہ معطوف علیہ واو عاطفہ غیرک لایجود معطوف:۔ مثلک لایبخل مبتدأ باء جارہ معنیٰ متعلق کائن کے خبر مضاف انت لاتبخل مضاف الیہ واو عاطفہ غیرک لایجود مبتدأ بمعیٰ انت تجود متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......قِيْلَ وَقَدْيُقَدَّمُ لِاَنَّهٗ دَالٌّ عَلَى الْعُمُوْمِ نَحْوُكُلُّ اِنْسَانٍ لَمْ يَقُمْ بِخِلَافِ مَالَوْاُخِّرَنَحْوُ لَمْ يَقُمْ كُلُّ اِنْسَانٍ.

ترجمہ:......کہا گیا ہے اور کبھی مقدم کیا جاتا ہے مسند الیہ کو کیونکہ وہ مسند الیہ مقدم دلالت کرتا ہے عموم پر جیسے کوئی بھی انسان کھڑا نہیں ہوا یہ خلاف ہے اس مسند الیہ کے جس مسند الیہ کو مؤخر کر دیا جائے جیسے سب انسان کھڑے نہیں ہوئے۔

تشریح:......کبھی مسند الیہ کو مقدم اس لیئے کیا جاتا ہے کہ وہ مسند الیہ عموم پر دلالت کرتا ہے جیسے کل انسان لم یقم کا معنیٰ ہے کوئی بھی انسان کھڑا نہیں ہوا انسان کے ہر ہر فرد سے کھڑے ہونے کی نفی ہو رہی ہے یہ مقدم مسند الیہ اس مسند الیہ کے خلاف ہے جس مسند الیہ کو مؤخر کر دیا جائے جیسے لم یقم کل انسان کا معنیٰ ہے سب انسان کھڑے نہیں ہوئے یعنی کچھ کھڑے ہوئے اور کچھ کھڑے نہیں ہوئے۔

ترکیب:......قیل فعل باقی نائب فاعل واو عاطفہ قد حرف تقلیلیہ یقدم فعل ھو نائب فاعل مرجع مسند الیہ لام جارہ ان متعلق یقدم کے (ہ) اسم مرجع تقدیم مسند الیہ دال خبر علی جارہ العموم متعلق دال کے جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف کل انسان لم یقم مضاف الیہ جملہ اسمیہ ھذا مبتدأ مشار الیہ کل انسان لم یقم باء جارہ خلاف متعلق کائن کے خبر مضاف ما مضاف الیہ موصولہ لو حرف شرط اخر فعل ھو نائب فاعل مرجع ما جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... فَاِنَّهٗ يُفِيْدُ نَفْيَ الْحُكْمِ عَنْ جُمْلَةِ الْاَفْرَادِ لَاعَنْ كُلِّ فَرْدٍ.

ترجمہ:...... پس بیشک وہ مؤخر مسند الیہ فائدہ دیتا ہے حکم کی نفی کا تمام افراد سے نہیں فائدہ دیتا وہ مؤخر مسند الیہ حکم کی نفی کا ہر ایک فرد سے۔

تشریح:......لم یقم کل انسان میں کل انسان مسند الیہ مؤخر ہے یہ مسند الیہ حکم کی نفی کا فائدہ تمام افراد سے دیتا ہے یعنی سب کے سب انسان کھڑے نہیں ہوئے کچھ انسان کھڑے ہوئے اور کچھ انسان کھڑے نہیں ہوئے۔

ترکیب:......فاء عاطفہ (ہ) اسم ان کا مرجع مؤخر مسند الیہ یفید خبر ھو فاعل مرجع مؤخر مسند الیہ نفی مفعول بہ مضاف الحکم مضاف الیہ عن جارہ جملة متعلق یفید کے مضاف الافراد مضاف الیہ:۔عن جملة الافراد معطوف علیہ لا عاطفہ عن کل فرد معطوف:۔

عبارت:......وَذَالِکَ لِئَلَّا یَلْزَمَ تَرْجِیْحُ التَّاکِیْدِ عَلَی التَّاسِیْسِ لِاَنَّ الْمُوْجِبَةَ الْمُهْمَلَةَ الْمَعْدُوْلَةَ الْمَحْمُوْلَ فِیْ قُوَّةِ السَّالِبَةِ الْجُزْئِیَّةِ الْمُسْتَلْزِمَةِ نَفْیَ الْحُکْمِ عَنِ الْجُمْلَةِ دُوْنَ کُلِّ فَرْدٍ.

ترجمہ:......مسندالیہ کی تقدیم کی وجہ سے عموم کا فائدہ ہونا اس لیئے ہے تا کہ نہ لازم آجائے تاکید کوترجیح دینا تاسیس پر کیونکہ موجبہ مھملہ معدولہ محمول سالبہ جزئیہ کی طاقت میں ہوتا ہے جو لازم ہوتا ہے حکم کی نفی کو تمام افراد سے علاوہ ہر ایک کے۔

تشریح:......انسان لم یقم:۔ سب انسان کھڑے نہیں ہوئے یہ جملہ موجبہ مھملہ معدولہ محمول ہے:۔ موجبہ اس لیئے کہ لم یقم کا اثبات ہورہا ہے:۔ مھملہ اس لیئے کہا کہ موضوع انسان یعنی مبتدأ عام ہے کل کی یا جزو کی قید نہیں ہے:۔ محمول خبر کو کہتے ہیں جو کہ لم یقم ہے اس میں کلمہ نفی لم محمول کا یعنی خبر کا جزو ہے۔ اس لیئے اس کو معدولہ کہا یہ موجبہ مھملہ معدولہ نفی ہر ہر فرد سے نہیں کرتا تمام افراد سے کرتا ہے اس تمام کی نفی کی وجہ سے انسان لم یقم سالبہ جزئیہ کی طاقت میں ہے سالبہ جزئیہ لم یقم بعض الانسان ہے جس کا معنیٰ ہے کچھ انسان کھڑے نہیں ہوئے جب انسان لم یقم پر کل داخل کیا تو اس کل نے عموم کا فائدہ دیا جیسے کل انسان لم یقم کوئی بھی انسان کھڑا نہیں ہوا یہ نیا معنی ہے اس کو تاسیس کہتے ہیں اگر کل کے بعد بھی کل انسان لم یقم کا معنی کرتے سب انسان کھڑے نہیں ہوئے تو یہ تاکیدی معنیٰ ہوتے جبکہ تاسیس بہتر ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ ذالک مبتدأ لام جارہ ان ناصبہ متعلق کائن کے خبر لایلزم فعل ترجیح فاعل مضاف التاکید مضاف الیہ علی جارہ التاسیس متعلق ترجیح کے لام جارہ ان متعلق یلزم کے الموجبہ اسم ان کا موصوف باقی صفت فی جارہ قوۃ متعلق کائنۃ کے خبر ان کی مضاف السالبۃ مضاف الیہ موصوف الجزئیہ صفت المستلزمۃ صفت نفی مفعول بہ مستلزمۃ کا مضاف الحکم مضاف الیہ عن جارہ الجملۃ متعلق المستلزمۃ کے دون ظرف المستلزمۃ۔

عبارت:......وَالسَّالِبَةُ الْمُهْمَلَةُ فِیْ قُوَّةِ السَّالِبَةِ الْکُلِّیَّةِ الْمُقْتَضِیَةِ لِلنَّفْیِ عَنْ کُلِّ فَرْدٍ لِوُرُوْدِ مَوْضُوْعِهَا فِیْ سِیَاقِ النَّفْیِ.

ترجمہ:......اور سالبہ مھملہ سالبہ کلیہ کی طاقت میں ہوتا ہے جو سالبہ کلیہ تقاضہ کرتا ہے نفی کا ہر ایک فرد سے نفی کے تحت اپنے موضوع کے وارد ہونے کی وجہ سے۔

تشریح:......لم یقم انسان سالبہ مھملہ ہے سالبہ تو اس لیئے ہے کہ کھڑے ہونے کی نفی ہورہی ہے اور مھملہ اس لیئے ہے کہ انسان میں کل یا جزو کی قید نہیں ہے لاشیئ من الانسان بقائم سالبہ کلیہ ہے اس میں نفی کھڑے ہونے کی ہر ہر فرد سے ہے یعنی کوئی انسان کھڑا نہیں ہوا اسی طرح لم یقم انسان کوئی انسان کھڑا نہیں ہوا یعنی سالبہ مھملہ سالبہ کلیہ کی طاقت میں ہے لیکن سالبہ مھملہ کو سالبہ کلیہ نہیں کہتے:۔ اور جب کل کو داخل کیا جیسے لم یقم کل انسان تو معنی ہوگا سب انسان کھڑے نہیں ہوئے کچھ کھڑے ہوئے اور کچھ کھڑے نہیں ہوئے کیونکہ یہ فائدہ دے گا حکم کی نفی کا تمام افراد سے ہر ایک فرد سے حکم کی نفی کا فائدہ نہیں دے گا۔(۱) موجبہ مھملہ معدولہ محمول (انسان لم یقم) سب انسان کھڑے نہیں ہوئے (۲) سالبہ جزئیہ (لم یقم بعض الانسان) بعض انسان کھڑے نہیں ہوئے (۳) سالبہ مھملہ (لم یقم انسان) کوئی انسان کھڑا نہیں ہوا(۴) سالبہ کلیہ (لا شیئ من الانسان بقائم) انسانوں میں سے کوئی انسان کھڑا نہیں ہوا۔

ترکیب:...... واو عاطفہ السالبۃ مبتدأ موصوف المھملۃ صفت فی جارہ قوۃ متعلق کائنۃ کے خبر مضاف السالبۃ مضاف الیہ موصوف الکلیۃ صفت المقتضیۃ صفت لام جارہ النفی متعلق المقتضیۃ کے عن جارہ کل متعلق المقتضیۃ کے مضاف فرد مضاف الیہ لام جارہ ورود متعلق المقتضیۃ کے مضاف موضوع مضاف الیہ مضاف ھا مضاف الیہ مرجع السالبۃ کلیہ فی جارہ سیاق متعلق ورود کے مضاف النفی مضاف الیہ۔

عبارت:......وَفِیْهِ نَظَرٌ لِاَنَّ النَّفْیَ عَنِ الْجُمْلَةِ فِی الصُّوْرَةِ الْاُوْلٰی وَعَنْ کُلِّ فَرْدٍ فِی الثَّانِیَةِ اِنَّمَا اَفَادَهُ الْاِسْنَادُ اِلٰی

مَااُضِیفَ اِلَیْہِ کُلٌّ وَقَدْ زَالَ ذَالِکَ بِالْاِسْنَادِ اِلَیْھَا فَیَکُوْنُ کُلٌّ تَاسِیْسًا لَا تَاکِیْدًا.

ترجمہ:......اور اس قیل والی بات میں نظر ہے کیونکہ نفی تمام سے پہلی صورت میں ہے (انسان لم یقم سب انسان کھڑے نہیں ہوئے) اور ہر فرد سے دوسری صورت میں ہے (لم یقم انسان کوئی انسان کھڑا نہیں ہوا) صرف فائدہ دیا اس نفی کا اسنا د نے اس کو جس کی طرف مضاف کیا گیا کل کو اور تحقیق پھرگئی یہ نفی اسناد کی وجہ سے اس کل کی طرف پس کل تاسیس ہوگا تا کید نہ ہوگا۔

تشریح:...... وذالک لئلایلزم ترجیح التاکید علی التاسیس:۔ مقدم مسند الیہ کل کا عموم کا فائدہ دینا اس لیئے ہے تا کہ نہ لازم آجائے تا کید کو ترجیح دینا تاسیس پر اس کو رد کرنے کے لیئے قزوینی صاحب کہتے ہیں کہ اس کے بغیر بھی کل تاسیس تھا تا کید نہ تھا کیونکہ اسناد نے فائدہ دیا نفی کا انسان کو اور تحقیق پھرگئی یہ نفی اسناد کی وجہ سے کل کی طرف تو کل تاسیس ہوگا تا کید نہ ہوگا یہ بات درست جب ہوتی جب نفی پھرتی اور معنیٰ نہ بدلتا معنیٰ پہلے والا ہی رہتا لیکن پہلے معنیٰ تھا انسان لم یقم سب انسان کھڑے نہیں ہوئے یعنی کچھ کھڑے ہوئے اور کچھ کھڑے نہیں ہوئے اور کل انسان لم یقم کا معنیٰ ہے کہ کوئی بھی انسان کھڑا نہیں ہوا یعنی نفی ہر ایک فرد سے ہے اس لیئے قزوینی صاحب کی بات درست نہیں قیل والی بات ٹھیک ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ فی جارہ (ہ) متعلق کائن کے نظر مبتدأ لام جارہ ان متعلق کائن کے خبر النفی اسم ان کا عن الجملۃ:۔ فی الصورۃ الاولیٰ عن کل فرد:۔ فی الثانیۃ متعلق کائن کے کائن اپنے چاروں متعلق سے مل کر خبر ان کی:۔ انما کلمہ حصر افاد فعل (ہ) مفعول بہ مرجع نفی الاسناد فاعل الیٰ جارہ ما متعلق افاد کے موصولہ اضیف صلہ الی جارہ (ہ) متعلق اضیف کے کل نائب فاعل واو عاطفہ قد حرف تحقیق زال فعل ذالک فاعل مشاء الیہ نفی باء جارہ الاسناد متعلق زال کے الی جارہ ھا متعلق زال مرجع کل فاء عاطفہ یکون فعل کل اسم تاسیسا خبر معطوف علیہ لا عاطفہ تاکیدا (معطوف)

عبارت:......وَلِاَنَّ الثَّانِیَۃَ اِذَا اَفَادَتِ النَّفْیَ عَنْ کُلِّ فَرْدٍ اَفَادَتِ النَّفْیَ عَنِ الْجُمْلَۃِ فَاِذَا حُمِلَتْ کُلٌّ عَلَی الثَّانِیْ لَایَکُوْنُ تَاسِیْسًا بَلْ تَاکِیْدًا.

ترجمہ:......اور اس میں نظر ہے کیونکہ دوسرے نے جب فائدہ دیا نفی کا ہر ایک سے تو فائدہ دیا نفی کا تمام سے پس جب اٹھایا جائے کل کو دوسرے پر نہیں ہوگا وہ تاسیس بلکہ ہوگا وہ کل تاکید۔

تشریح:...... لم یقم کل انسان کا معنیٰ ہے سب انسان کھڑے نہیں ہوئے اور لم یقم انسان کا معنیٰ ہے کوئی بھی انسان کھڑا نہیں ہوا اس لیئے کل تاسیس ہے اس کو رد کرنے کے لیئے بیان کرتے ہیں کہ لم یقم انسان نے جب فائدہ دیا نفی کا ہر ایک سے تو فائدہ دیا نفی کا تمام سے جب کل کو تمام پر محمول کریں تو کل تاکید ہوگا تاسیس نہ ہوگا قزوینی صاحب کی یہ بات درست نہیں اس کے لیئے قزوینی صاحب کی تحریر غور فرمایئے۔ استغراق کی بحث میں:...... ولا تنافی بین الاستغراق و افراد الاسم لان الحرف انما یدخل علیہ مجردا عن معنی الوحدۃ ولانہ بمعنی کل فردلہ لا مجموع الافراد ولھذا امتنع وصفہ بنعت الجمع یعنی استغراق ہر فرد کے لیئے ہوتا ہے اور تمام افراد کے لیئے نہیں ہوتا اور اس کی صفت واحد ہوگی جمع نہیں ہوگی پھر یہاں کل کو دوسرے پر کس طرح محمول کر سکتے ہیں اس لیئے دلیل درست نہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ لان الثانیۃ معطوف ہے لان النفی پر یعنی:۔ وفیہ نظر لان الثانیۃ:۔ نظر مبتدأ اور کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر اذ شرطیہ افادت فعل ھی فاعل مرجع الثانیۃ النفی مفعول بہ عن کل فرد متعلق افادت کے جملہ شرط افادت فعل ھی فاعل مرجع الثانیۃ النفی مفعول بہ عن الجملۃ متعلق افادت کے جملہ جزائیہ فاء عاطفہ اذا شرطیہ حملت فعل کل نائب فاعل علی الثانی متعلق حملت کے جملہ شرط لا یکون فعل ھو اسم مرجع کل تاسیسا خبر معطوف علیہ بل عاطفہ تاکیدا معطوف پورا جملہ خبر ان کی۔

عبارت:...... وَلِاَنَّ النَّکِرَۃَ الْمَنْفِیَّۃَ اِذَا عَمَّتْ کَانَ قَوْلُنَا لَمْ یَقُمْ اِنْسَانٌ سَالِبَۃٌ کُلِّیَّۃٌ لَامُھْمَلَۃٌ.

ترجمہ:......اور اس میں نظر ہے کیونکہ نکرہ منفیہ جب عام ہو تو وہ نکرہ منفیہ سالبہ کلیہ ہوتا ہے سالبہ مہملہ نہیں ہوتا جیسے ہمارا کہنا ہے کوئی بھی انسان

کھڑا نہیں ہوا۔

تشریح:......لم یقم انسان:۔ کوئی بھی انسان کھڑا نہیں ہوا۔ سالبہ مھملہ ہے نفی کھڑے ہونے کی ہر ہر فرد سے ہو رہی ہے قزوینی صاحب کہتے ہیں کہ جب نکرہ نفی کے تحت عام ہو تو وہ سالبہ کلیہ ہوگا سالبہ مھملہ نہ ہوگا یہ بات درست نہیں ہے صحیح بات یہ ہی ہے کہ لم یقم انسان سالبہ کلیہ کی طاقت میں ہے لیکن سالبہ کلیہ نہیں ہے کیونکہ موضوع میں کل یا جزو پر دلالت کرنے والا سور (لفظ) نہیں ہے اس لیئے اس کو سالبہ کلیہ نہیں کہہ سکتے وفیہ نظر میں تین بات قزوینی صاحب نے فرمائی ہیں جو کہ درست نہیں ہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ لان النکرہ المنفیۃ معطوف ہے لان النفی پر:۔ وفیہ نظر لان النکرۃ المنفیۃ:۔ نظر مبتدأ کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر جملہ اسمیہ:۔ النکرہ موصوف المنفیۃ صفت مل کر اسم اذا عملت شرط درمیان میں ہے:۔ سالبۃ موصوف کلیۃ صفت مل کر خبر ان کی لا عاطفہ مھملۃ معطوف کلیۃ پر:۔ کان فعل قولنا اسم کان کا لم یقم انسان خبر کان کی جملہ فعلیہ معترضہ:۔

عبارت:......وَقَالَ عَبْدُالْقَاهِرِ اِنْ كَانَتْ كُلٌّ دَاخِلَةً فِيْ حَيِّزِ النَّفْيِ بِاَنْ اُخِّرَتْ عَنْ اَدَاتِهٖ مَاكُلُّ مَايَتَمَنّٰى الْمَرْءُ يُدْرِكُهٗ.

ترجمہ:......اور کہا ہے عبدالقاہر نے اگر کل داخل ہو نفی کے تحت یہ کہ مؤخر کیا گیا ہو اس کل کو اس نفی کے حرف سے جیسے نہیں ہے ہر وہ چیز جس کی تمنیٰ کرے آدمی اور پالے وہ آدمی اس چیز کو۔

تشریح:...... ماکل مایتمنی المرء میں مانا فیہ ہے اور اس مانا فیہ کے بعد کل مسند الیہ ہے نفی کے تحت داخل ہے اور کل مسندالیہ حرف نفی سے مؤخر ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ قال فعل عبد فاعل مضاف القاھر مضاف الیہ ان حرف شرط کانت فعل کل اسم داخلۃ خبر فی جارہ حیز متعلق داخلۃ کے مضاف النفی مضاف الیہ باء جارہ ان متعلق داخلۃ کے مصدر یہ اخرت فعل ہی نائب فاعل مرجع کل عن جارہ اداۃ متعلق اخرت کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع النفی:۔ مانافیہ کل مبتدأ مضاف مامضاف الیہ موصولہ یتمنی صلہ (ہ) مفعول بہ محذوف ہے مرجع ما المرء فاعل یدرک فعل ھو فاعل مرجع المرء (ہ) مفعول بہ مرجع ما جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔

عبارت:......اَوْ مَعْمُوْلَةً لِلْفِعْلِ الْمَنْفِيِّ نَحْوُ مَاجَاءَ نِيْ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ:. اَوْ مَاجَاءَ نِيْ كُلُّ الْقَوْمِ :. اَوْلَمْ اٰخُذْ كُلَّ الدَّرَاهِمِ اَوْ كُلَّ الدَّرَاهِمِ لَمْ اٰخُذْ.

ترجمہ:......عبدالقاہر نے کہا ہے کہ اگر کل معمول ہو منفی فعل کا جیسے نہیں آئی میرے پاس سب قوم:......یا نہیں آئی میرے پاس ساری قوم یا نہیں لیئے میں نے سارے درہم:۔ یا سب درہم نہیں لیئے میں نے۔

تشریح:......جاء فعل ہے اور منفی ہے مانافیہ کی وجہ سے جاء فعل منفی کا کلھم معمول ہے اور القوم کی تاکید ہے اور کل القوم بھی معمول ہے فعل منفی جاء کا اور کل الدراھم میں کل معمول ہے منفی فعل لم اٰخذ کا مفعول بہ ہے۔

ترکیب:......او عاطفہ معمولۃ معطوف ہے داخلۃ پر لام جارہ الفعل متعلق معمولۃ کے موصوف المنفی صفت مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی تینوں جملے مضاف الیہ:۔ جاء فعل (ن) وقایہ کا (ی) مفعول بہ کل فاعل مضاف القوم مضاف الیہ:۔ کل مفعول بہ مقدم مضاف الدراھم مضاف الیہ لم اخذ فعل انا فاعل جملہ فعلیہ:۔

عبارت:...... تَوَجَّهَ النَّفْيُ اِلَى الشُّمُوْلِ خَاصَّةً وَاَفَادَ الْكَلَامُ ثُبُوْتَ الْفِعْلِ اَوِالْوَصْفِ لِبَعْضٍ اَوْتَعَلُّقَهٗ بِهٖ.

ترجمہ:......نفی پھرے گی شمول کی طرف خاص کر اور کلام فائدہ دے گا فعل کے ثبوت کا یا وصف کے ثبوت کا بعض کے لیئے یا اس فعل کے تعلق کا یا اس وصف کے تعلق کا کلام فائدہ دے گا اس بعض کے ساتھ۔

تشریح:...... ماکل مایتمنی المرء یدرکہ:۔ کل نفی کے تحت داخل ہے اس لیئے نفی شمول کی طرف پھرے گی یعنی کچھ کام

ایسے ہوتے ہیں کہ تمنی کے مطابق ہو جاتے ہیں اور کچھ کام ایسے ہوتے ہیں کہ تمنی کے مطابق نہیں ہوتے تو یہاں اصل فعل کی نفی نہیں ہے بلکہ شمول کی نفی ہے اسی طرح کلھم اور کل القوم معمول ہیں فعل منفی ماجاء نی کے یہاں بھی نفی شمول کی طرف پھر یگی اصل فعل کی طرف نہیں پھر یگی یعنی ساری قوم نہیں آئی کچھ قوم آئی تو نفی فعل کی نہیں ہے بلکہ شمول کی ہے اسی طرح کل الدارھم میں نفی شمول کی ہے فعل کی نہیں مصنف نے کل کے لیے پانچ مثالیں دی ہیں کل پانچوں جگہ میں جمع کی طرف مضاف ہے:...... ھم:...... القوم:...... الدراھم:...... یہ سب جمع ہیں:...... ایک جگہ (ما) موصولہ ہے اس میں جمع کا معنیٰ ہے اگر چہ لفظا واحد ہے کل جمع کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے اور فعل منفی ہونے کی وجہ سے نفی شمول کی ہے۔

ترکیب:......توجہ فعل النفی فاعل الی جارہ الشمول متعلق توجہ کے خاصۃ صفت ہے مفعول مطلق تَوَجُّۃً کی جملہ فعلیہ معطوف علیہ واو عاطفہ افاد فعل الکلام فاعل ثبوت مفعول بہ مضاف الفعل مضاف الیہ معطوف علیہ او عاطفہ الوصف معطوف لام جارہ بعض متعلق افاد کے او عاطفہ تعلق معطوف ہے ثبوت پر(ہ) مضاف الیہ مرجع فعل اور وصف (ہ) متعلق تعلق کے مرجع بعض۔

عبارت:......وَاِلاّ (ان لم تکن کل داخلة فی حیز النفی بان اخرت عن اداته اومعمولة للفعل المنفی) عَمَّ:. كَقَوْلِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ:. لَمَّا قَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّ ذَالِكَ لَمْ يَكُنْ.

ترجمہ:......اور اگر کل داخل نہ ہو نفی کے تحت اور مؤخر نہ ہو کل حرف نفی سے یا کل معمول نہ ہو فعل منفی کا تو کل عام ہوگا جیسے نبی ﷺ کا فرمان ہے جس وقت کہا آپ کو ذوالیدین نے:۔کیا کم ہوگئی نماز یا آپ بھول گئے۔اے اللہ کے رسول جواب میں آپ نے فرمایا کچھ بھی نہیں ہوا۔

تشریح:......کل ذالک میں کل نفی کے تحت داخل نہیں ہے اور کل فعل منفی کا معمول بھی نہیں ہے کل مضاف ہے واحد کی طرف پہلے مضاف تھا جمع کی طرف اس لیئے یہ کل شمول کے لیئے نہیں ہوگا بلکہ اصل فعل کی نفی کے لیئے ہوگا اصل فعل لم یکن ہے اس لم یکن کی نفی ہو رہی ہے کل ذالک سے یعنی نہ نماز کم ہوئی اور نہ میں بھولا کل مضاف ہو واحد کی طرف فعل منفی ہو تو نفی فعل کی ہوگی۔

ترکیب:......واو عاطفہ الاشرط عم جزاء:۔مثالہ مبتدأ قول متعلق کائن کے خبر مضاف النبی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔علیہ متعلق کائن کے خبر السلام مبتدأ جملہ معترض لما ظرف قول کی مضاف باقی مضاف الیہ قال فعل لام جارہ (ہ) متعلق قال کے مرجع نبیؐ ذو الیدین فاعل باقی مقولہ قال کا ھمزہ استفہام کا قصرت فعل الصلوۃ نائب فاعل ام عاطفہ نسیت فعل بفاعل جملہ فعلیہ معطوف یا حرف نداء قائم مقام ادعو کے رسول مفعول بہ مضاف اللہ مضاف الیہ:۔کل مبتدأ مضاف ذالک مضاف الیہ لم یکن فعل ھو فاعل مرجع کل ذالک جملہ فعلیہ خبر:۔

عبارت:...... وَعَلَيْهِ قَوْلُهُ:. قَدْ اَصْبَحَتْ اُمُّ الْخِيَارِ تَدَّعِيْ عَلَيَّ ذَنْبًا كُلُّهُ لَمْ اَصْنَعِ.

ترجمہ:...... اور اس حدیث پر ہے اس کا کہنا:۔تحقیق صبح سویرے ام الخیار تھوپتی ہے مجھ پر گناہ:۔میں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

تشریح:......کل ذالک اور کلہ میں کل مضاف ہے واحد کی طرف اس لیئے کل میں عموم ہے شمول نہیں ہے نفی اصل فعل کی ہے اور کل الدراھم میں کل مضاف جمع کی طرف ہے اس لیئے کل شمول کی طرف پھر رہا ہے نفی اصل فعل کی نہیں ہے شمول کی ہے ویسے فعل ان میں بھی منفی ہے اور کل الدراھم اور کل القوم میں بھی فعل منفی ہے کل الدراھم لم اخذ کو اگر مرفوع بھی پڑھیں تب بھی معنی یہ ہوں گے کہ میں نے سب درہم نہیں لیئے یعنی کچھ لیئے اور کچھ نہیں لیئے:۔

ترکیب:......واو عاطفہ علی جارہ(ہ) متعلق کائن کے خبر قول مبتدأ مضاف(ہ) مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔قد حرف تحقیق اصبحت فعل ام اسم مضاف الخیار مضاف الیہ تدعی خبر ہی فاعل مرجع ام الخیار علی جارہ(ی) متعلق تدعی کے ذنبا مفعول بہ کل مبتدأ مضاف(ہ) مضاف الیہ لم اصنع فعل انا فاعل جملہ فعلیہ خبر:۔

عبارت:....... وَاَمَّا تَاخِيرُهُ فَلِاقْتِضَاءِ الْمَقَامِ تَقْدِيمَ الْمُسْنَدِ هٰذَا كُلُّهُ مُقْتَضَى الظَّاهِرِ (ابن زید)

ترجمہ:.......اور لیکن مسند سے مسند الیہ کو مؤخر کرنا مسند کی تقدیم کے مقام کے تقاضہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے مسند الیہ کی تاخیر سے پہلے جو ذکر کیا گیا ہے مسند الیہ کے بارے میں وہ تمام مقتضیٰ ظاہر کے مطابق تھا۔

تشریح:.......مسند الیہ کے بارے میں اب تک جو کچھ ذکر ہوا ہے یہ سب کا سب مقتضیٰ ظاہر کے مطابق تھا اب جو بیان ہوگا وہ کبھی کبھی مقتضیٰ ظاہر کے خلاف ہوگا اور پہلے جو خلاف کیا گیا ہے وہ مسند سے مسند الیہ کو مؤخر کرنا ہے جیسے ابن زید مسند کی تقدیم کے مقام کا تقاضہ کرنے کی وجہ سے۔

ترکیب:.......واو عاطفہ اما شرطیہ تاخیر مبتدأ مضاف مسند الیہ (ہ) مضاف الیہ فاء جزائیہ لام جارہ اقتضاء متعلق کائن کے خبر مضاف مسند المقام مضاف الیہ تقدیم مفعول بہ مضاف المسند مضاف الیہ۔ ھذا مبتدأ مؤکد کلہ تاکید مقتضیٰ خبر مضاف الظاہر مضاف الیہ۔

عبارت:.......وَقَدْ يُخْرَجُ الْكَلَامُ عَلٰى خِلَافِهِ فَيُوْضَعُ الْمُضْمَرُ مَوْضِعَ الْمُظْهَرِ كَقَوْلِهِمْ نِعْمَ رَجُلاً مَكَانَ نِعْمَ الرَّجُلُ فِيْ اَحَدِ الْقَوْلَيْنِ.

ترجمہ:.......اور کبھی نکلا جاتا ہے کلام کو اس مقتضیٰ ظاہر کے خلاف پر پس رکھا جاتا ہے مضمر کو مظہر کی جگہ جیسے ان کا کہنا ہے نعم رجلا نعم الرجل کی جگہ دو قول میں سے ایک قول پر۔

تشریح:.......ایک قول نعم رجلا زید ہے اس نعم میں ایک ضمیر ہے جو کہ الرجل کی جگہ میں ہے اور یہ مقتضیٰ ظاہر کے خلاف ہے اور دوسرا قول نعم الرجل رجلا زید ہے اس قول پر نعم رجلا زید میں ضمیر نہیں ہے بلکہ الرجل محذوف ہے اور یہ مقتضیٰ ظاہر کے خلاف نہیں ہے۔

ترکیب:.......واو عاطفہ قد حرف تحقیق یخرج فعل الکلام نائب فاعل علی جارہ خلاف متعلق یخرج کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مقتضیٰ ظاہر جملہ فعلیہ فاء عاطفہ یوضع فعل المضمر نائب فاعل موضع مفعول فیہ مضاف المظہر مضاف الیہ جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف ھم مضاف الیہ نعم رجلا مقولہ مکان مفعول فیہ مضاف نعم الرجل مضاف الیہ فی جارہ احد متعلق قول کے مضاف القولین مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:.......وَقَوْلِهِمْ هُوَ اَوْ هِيَ زَيْدٌ عَالِمٌ مَكَانَ الشَّانِ اَوِ الْقِصَّةِ لِيَتَمَكَّنَ مَايَعْقِبُهُ فِيْ ذِهْنِ السَّامِعِ لِاَنَّهُ اِذَالَمْ يَفْهَمْ مِنْهُ مَعْنًى اِنْتَظَرَهُ وَقَدْ يُعْكَسُ.

ترجمہ:.......اور جیسے ان کا کہنا ہے ھو یا ھی زید عالم شان کی جگہ میں یا قصہ کی جگہ میں تاکہ سامع کے ذہن میں مضبوط ہو جائے وہ کلام جو کلام اس ضمیر کے بعد آنے والا ہے کیونکہ سامع جب نہ سمجھے گا اس ضمیر سے کوئی معنیٰ تو وہ سامع اس معنیٰ کا انتظار کرے گا اور کبھی کبھی الٹ کیا جاتا ہے یعنی ضمیر کی جگہ مظہر کو رکھتے ہیں۔

تشریح:....... یہاں ھو اور ھی زید عالم ہے جس سے شبہ ہوتا ہے کہ زید عالم کے ساتھ شان کے لیئے ھو اور قصہ کے لیئے ھی آتا ہے یہ بات نہیں ہے بلکہ مذکر کے ساتھ ہمیشہ ضمیر مذکر کی ہوگی اور یہ ضمیر شان ہوگی اس ضمیر کا مرجع نہیں ہوگا جیسے:....... **ھو زید عالم**:....... **ھو اللہ الصمد**:....... **ھما زید و خالد عالمان**:....... **ھی زینب قائمۃ**:....... **ھی امرأۃ قائمۃ**:....... **ھما زینب و امرأۃ قائمتان**:....... مؤنث کے ساتھ ہمیشہ ضمیر مؤنث کی ہوگی اور یہ ضمیر قصہ ہوگی اس ضمیر کا بھی مرجع نہیں ہوتا:....... اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مؤنث کے لیے قصہ ہوتا ہے اور مذکر کے لیے شان ہوتی ہے:....... مؤمن کا کہنا ہے کہ ضمیر قصہ اور ضمیر شان کا مرجع پہلے نہیں ہوتا بلکہ ضمیر کے بعد ہوتا ہے:....... مقتضیٰ ظاہر یہ ہے کہ اسم ظاہر لایا جائے لیکن مقتضیٰ ظاہر کے خلاف ضمیر لائی گئی تاکہ غور کرنے کی وجہ سے سامع کے ذہن میں کلام مضبوط ہو جائے۔

ترکیب:.......واو عاطفہ قول معطوف ہے پہلے قول پر مضاف ھم مضاف الیہ باقی مقولہ مکان ظرف قول کی مضاف الشان مضاف الیہ معطوف علیہ او

عاطفہ القصۃ معطوف لام تعلیلیہ علت قول کی یتمکن فعل مافاعل موصولہ یعقب صلہ فعل ھو فاعل مرجع ما(ہ) مفعول بہ مرجع ھو اور ھی فی جارہ ذہن متعلق یتمکن کے مضاف سامع مضاف الیہ لام تعلیلیہ علت یتمکن کی (ہ) اسم مرجع سامع اذا شرطیہ لم یفھم فعل ھو فاعل مرجع سامع من جارہ(ہ) متعلق لم یفھم کے مرجع ھو اور ھی معنیٰ مفعول بہ جملہ شرط انتظر فعل ھو فاعل مرجع سامع (ہ) مفعول بہ مرجع معنیٰ جملہ جزائیہ یعکس فعل ھو نائب فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت:......فَاِنْ كَانَ اِسْمَ اِشَارَةٍ فَلِكَمَالِ الْعِنَايَةِ بِتَمْيِيْزِهٖ لِاِخْتِصَاصِهٖ بِحُكْمٍ بَدِيْعٍ كَقَوْلِهٖ:. كَمْ عَاقِلٍ عَاقِلٍ اَعْيَتْ مَذَاهِبُهٗ وَجَاهِلٍ جَاهِلٍ تَلْقَاهُ مَرْزُوْقًا:. هٰذَا الَّذِيْ تَرَكَ الْاَوْهَامَ حَائِرَةً x وَصَيَّرَ الْعَالِمَ النِّحْرِيْرَ زِنْدِيْقًا x

ترجمہ:......پس اگر ہے وہ مظہر اسم اشارہ پس ہوگا وہ اسم اشارہ پوری توجہ کے لیئے اس مسند الیہ کو الگ کرنے کی وجہ سے اس مسند الیہ کے خاص ہونے کی وجہ سے عجیب حکم کے ساتھ جیسے اس کا کہنا ہے کتنے عقلمندوں کو تھکا دیا ان کے راستوں نے اور کتنے جاھلوں کو تو پائے گا رزق دیا ہوا:۔ یہ ہے وہ چیز جس نے کر دیا عقلوں کو حیران اور کر دیا متبحر عالم کو بے دین۔

تشریح:......ھذا سے پہلے دو چیز کا ذکر ہے ایک عالم کا تھک جانا اور محروم ہونا اور ایک جاہل کو رزق دیا جانا اس لیئے اسم اشارہ کی ضرورت نہ تھی کیونکہ ذکر سے پہلے مرجع موجود ہے یہاں مقتضیٰ ظاہر کی وجہ سے ضمیر لائی جاتی لیکن مسند الیہ کی طرف پوری توجہ کرانے کی وجہ سے اور مسند الیہ کو پوری طرح جدا کرنے کی وجہ سے اور عجیب حکم کے ساتھ مسند الیہ کے خاص ہونے کی وجہ سے اسم اشارہ کو لایا گیا جس کی وجہ سے غیر سے مسند الیہ جدا ہو گیا اور دو عجیب حکم کے ساتھ خاص ہو کر سامعین کی پوری توجہ کا سبب بن گیا۔

ترکیب:......فاء عاطفہ ان شرطیہ کان فعل ھو اسم مرجع مظہر اسم خبر مضاف اشارہ مضاف الیہ:۔ ھذا مبتداء محذوف فاء جزائیہ لام جارہ کمال متعلق کائن کے مضاف العنایۃ مضاف الیہ باء جارہ تمیز متعلق کائن کے مضاف(ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ لام جارہ اختصاص متعلق کائن کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ:۔ کائن اپنے تینوں متعلق سے مل کر خبر باء جارہ حکم متعلق اختصاص کے موصوف بدیع صفت:۔ مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع شاعر:۔

ترکیب:......کم خبریہ مبتدأ ممیّز مضاف عاقل تمیز مضاف الیہ مؤکد عاقل تاکید:۔ اعیت خبر فعل مذاھب فاعل مضاف(ہ) مضاف الیہ مرجع عاقل:۔ واوعاطفہ جاھل جاھل معطوف تلقا فعل انت فاعل(ہ) مفعول بہ ذوالحال مرزوقا حال جملہ خبر:۔ ھذا مبتدأ الذی موصولہ خبر ترک صلہ فعل ھو فاعل مرجع الذی الاوھام مفعول بہ ذوالحال حائرۃ حال جملہ فعلیہ معطوف علیہ صیر فعل ھو فاعل العالم النحریر مفعول بہ ذوالحال زندیقا حال جملہ معطوف۔

عبارت:...... اَوِالتَّهَكُّمِ بِالسَّامِعِ كَمَا اِذَا كَانَ فَاقِدَا الْبَصَرِ.

ترجمہ:......پس اگر وہ مظہر اسم اشارہ ہے پس ہوگا وہ مسند الیہ اسم اشارہ سامع کے ساتھ مذاق کرنے کی وجہ سے جیسا کہ جب وہ سامع نابینا ہو:

تشریح:......اور کبھی ضمیر کی جگہ اسم کو رکھتے ہیں جس اسم کو ضمیر کی جگہ رکھا ہے اگر وہ اسم اشارہ ہے تو وہ اسم اشارہ سامع کے ساتھ مذاق کرنے کی وجہ سے ہوگا کہ سامع نابینا ہے اور کوئی آدمی آدمیوں میں بیٹھا ہو وہ آدمی نابینا کو مارے نابینا پوچھے مجھے کس نے مارا:...... جواب میں مارنے والے کی طرف کوئی اشارہ کر کے کہے:...... ھٰذا ضربک:...... تجھے اس نے مارا یہاں ضرورت اسم ظاہر کی تھی کیونکہ اشارہ کے لیئے نظر کی ضرورت ہے اس لیئے ھذا درست نہیں مگر مذاق کے لیئے۔

ترکیب:......اوعاطفہ التھکم معطوف کمال پر باء جارہ السامع متعلق التھکم کے کاف جارہ ما زائدہ متعلق التھکم کے مضاف اذا مضاف الیہ مضاف باقی مضاف الیہ:

عبارت:...... اَوِالنِّدَاءِ عَلٰى كَمَالِ بَلَادَتِهٖ اَوْ فَطَانَتِهٖ اَوْ اِدِّعَاءِ كَمَالِ ظُهُوْرِهٖ.

ترجمہ:......پس اگر وہ مظہر اسم اشارہ ہے تو اسم اشارہ ہوگا اس سامع کی انتہائی کند ذہن پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے یا اس سامع کی انتہائی تیز فہمی

پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے یا اس مسند الیہ کے پورے ظاہر ہونے کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے۔

تشریح:...... مدرسہ میں تین آدمی ہوں تینوں کے نام عبداللہ ہوں ایک ان میں مدیر ہو باہر سے آنے والا پوچھے گیٹ مین سے کہ مدیر کون ہے وہ کہے عبداللہ باہر سے آنے والا کہے کونسا عبداللہ گیٹ مین کہے ھذا عبداللہ یہاں ضرورت ھو عبداللہ کی تھی کیونکہ مرجع پہلے موجود ہے لیکن سامع کند ذہن ہے اس لیئے ھو کی جگہ ھذا کہا اور تیز فہم کے لیئے کافی ہے ھذا:۔ اور مسند الیہ کے پوری طرح ظاہر ہونے کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے کوئی کہے تقریر کے آخر میں ھذہ ظاھرۃ یہاں ھی ظاھرۃ چاہیے تھا لیکن ادعاء کمال ظھور کی وجہ سے ھذہ کہا ھی نہیں کہا۔

ترکیب:......او عاطفہ الندا ء معطوف ہے فلکمال پر علی جارہ کمال متعلق الندا ء کے مضاف بلادۃ مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع سامع او عاطفہ فطانتہ معطوف ہے بلادتہ پر او عاطفہ ادعاء معطوف ہے فلکمال پر مضاف کمال مضاف الیہ مضاف ظھور مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَعَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ:. تَعَالَلْتِ كَيْ اَشْجٰى وَمَابِكِ عِلَّةٌ x تُرِيْدِيْنَ قَتْلِيْ قَدْ ظَفَرْتِ بِذَالِكِ.

ترجمہ:......اور اس پوری طرح ظاہر ہونے کے دعویٰ پر ہے اس مسند الیہ کے باب کے علاوہ سے:۔ بیمار ہوگئی تو تا کہ میں غمگین ہو جاؤں اور نہیں ہے تجھ کو کوئی بیماری چاہتی ہے تو مجھے مار ڈالنا تحقیق کامیاب ہوگئی تو اس میں۔

تشریح:...... یہ بذالک مقتضیٰ ظاہر کے خلاف ہے کیونکہ یہ قتل غیر محسوس چیز ہے اور ضمیر کے لیئے قتل مرجع بھی موجود ہے یہاں کہنا تھا قد ظفرت بہ لیکن پوری طرح ظاہر کرنے کی وجہ سے اور قتل غیر محسوس کو محسوس کی طرح ظاہر کرنے کی وجہ سے قد ظفرت بذالک کہا ذالک مجرور ہے مسند الیہ نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ علی جارہ (ہ) متعلق کائن کے من جارہ غیر متعلق کائن کے کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر پورا شعر مبتداً جملہ اسمیہ:۔ تعاللت فعل بفاعل کَیْ حرف ناصبہ اشجی فعل انا فاعل جملہ فعلیہ علت واو حالیہ مانا فیہ باء جارہ ک متعلق کائنۃ کے خبر علۃ مبتداً جملہ اسمیہ:۔ تریدین فعل بفاعل قتل مفعول بہ مضاف (ی) مضاف الیہ جملہ فعلیہ قد حرف تحقیق ظفرت فعل بفاعل باء جارہ ذالک متعلق ظفرت کے جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاِنْ كَانَ غَيْرَهٗ فَلِزِيَادَةِ التَّمْكِيْنِ نَحْوُ:. قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ وَنَظِيْرُهٗ مِنْ غَيْرِهٖ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ.

ترجمہ:......اور اگر ہو وہ مظہر اس اسم اشارہ کے علاوہ تو ہوگا وہ مظہر زیادہ مضبوطی کی وجہ سے جیسے فرمادیجئے آپ شان یہ ہے کہ اللہ اکیلا ہے اللہ بے نیاز ہے اور اس مظہر غیر اسم اشارہ کے نظیر اس مسند الیہ کے علاوہ سے یہ آیت ہے قرآن کو حق کے ساتھ نازل کیا ہم نے اور حق کے ساتھ نازل ہوا وہ قران۔

تشریح:......اللہ الصمد میں اللہ اسم ہے ضمیر کی جگہ ہے یہ اسم اشارہ نہیں ہے یہاں ضرورت ھو الصمد کی تھی کیونکہ مرجع پہلے مذکور ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اللہ الصمد میں موصوف صفت کا امکان ہے لیکن سامع کے ذہن میں مضبوط کرنے کی وجہ سے ھو الصمد کی جگہ اللہ الصمد لایا گیا اس مضبوطی کی وجہ سے اللہ مبتداً ہے ورنہ موصوف تھا بالحق نزل میں بہ نزل چاہئے تھا کیونکہ مرجع مذکور ہے لیکن مقتضیٰ ظاہر کے خلاف مضبوطی کی وجہ سے ضمیر کی جگہ اسم مظہر لائے۔

ترکیب:......واو عاطفہ ان شرطیہ کان فعل ھو اسم مرجع مظہر غیر خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع اسم اشارہ جملہ شرط فاء جزائیہ لام جارہ زیادۃ متعلق کائن کے خبر ھذا مبتداً محذوف کی مضاف التمکین مضاف الیہ جملہ جزائیہ:۔ مثالہ مبتداً نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ قل فعل انت فاعل باقی مقولہ ھو ضمیر شان اللہ مبتداً احد خبر جملہ اسمیہ اللہ مبتداً الصمد خبر جملہ اسمیہ واو عاطفہ نظیر مبتداً مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مظہر غیر اسم اشارہ من جارہ غیر متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ آیت دوسری خبر:۔ انزلنا فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ۔

عبارت:......اَوْ اِدْخَالِ الرَّوْعِ فِيْ ضَمِيْرِ السَّامِعِ وَتَرْبِيَةِ الْمَهَابَةِ اَوْتَقْوِيَةِ دَاعِي الْمَامُوْرِ وَمِثَالُهُمَا قَوْلُ الْخُلَفَاءِ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَاْمُرُکَ بِکَذَا.

ترجمہ:......اور اگر وہ اسم مظہر اسم اشارہ کے علاوہ ہے ضمیر کی جگہ میں تو سامع کے دل میں خوف کو داخل کرنے کی وجہ سے اور ہیبت کو بڑھانے کی وجہ سے ہوگا یا مامور کے بلانے والے کی مضبوطی کی وجہ سے ہوگا مثال دونوں کی حکمرانوں کا کہنا ہے امیر المومنین حکم کرتا ہے تجھ کو اس طرح:۔

تشریح:......ضمیر کی جگہ اسم اشارہ کے علاوہ کبھی اسم مظہر لاتے ہیں مقصد سامع کے دل میں خوف داخل کرنا ہوتا ہے اور ہیبت کو بڑھانا ہوتا ہے یا مامور کے بلانے والے کی مضبوطی کی وجہ سے ہوتا ہے دونوں کی مثال حاکم وقت کا کہنا ہے امیر المومنین حکم کرتا ہے تجھ کو اس طرح تو یہاں اصل میں اَنَااٰمُرُکَ بکذا ہے امیر المومنین اسم مظہر ہے جو انا کی جگہ رکھا گیا ہے سامع کے دل میں خوف کو داخل کرنے کی وجہ سے اور ہیبت کی وجہ سے ۔

ترکیب:......او عاطفہ ادخال معطوف فلزیادۃ پر الروع مضاف الیہ فی جارہ ضمیر متعلق ادخال کے مضاف السامع مضاف الیہ واو عاطفہ تربیۃ معطوف ہے ادخال پر مضاف المھابۃ مضاف الیہ او عاطفہ تقویۃ معطوف ادخال پر مضاف داعی مضاف الیہ مضاف المامور مضاف الیہ جملہ اسمیہ واو عاطفہ مثال مبتدأ مضاف ھما مضاف الیہ قول خبر مضاف الخلفاء مضاف الیہ:۔ امیر مبتدأ مضاف المومنین مضاف الیہ یامر فعل ھو فاعل ک مفعول بہ باء جارہ کذا متعلق یامر کے جملہ فعلیہ خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَعَلَيْهِ مِنْ غَيْرِهٖ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ:. اَوْلِاِ سْتِعْطَافِ كَقَوْلِهٖ:. اِلٰهِيْ عَبْدُکَ الْعَاصِيْ اَتَاکَا:.

ترجمہ:......اور ضمیر کی جگہ اسم مظہر رکھنے پر یہ آیت ہے اس مسند الیہ کے باب کے علاوہ سے :۔ پس جب آپ ارادہ کرلیں تب آپ بھروسہ کریں اللہ پر یا طلب رحمت کی وجہ سے ضمیر کی جگہ اسم مظہر کو رکھیں گے جیسے اس کا کہنا ہے:۔ الٰہی تیرا گناہ گار بندہ تیرے پاس آیا:۔

تشریح:......اسم اشارہ کے علاوہ اسم مظہر کو رکھنا ضمیر کی جگہ ایسے ہے جیسے یہ آیت پس جب آپ پختہ ارادہ کرلیں تو آپ اللہ پر بھروسہ کریں تو یہاں مقتضٰی ظاہر کا تقاضہ تھا کہ علی ہوتا کیونکہ متکلم خود اللہ ہے لیکن لفظ اللہ میں توکل کی طرف بلانے میں مضبوطی ہے اسی وجہ سے ضمیر کی جگہ اسم مظہر اللہ کو رکھا:۔ یا طلب رحمت کی وجہ سے ضمیر کی جگہ اسم مظہر کو رکھتے ہیں جیسے عبدک العاصی یہاں متکلم کی وجہ سے انا ہونا چاہیے تھا لیکن عبدک میں عاجزی ہے استحاق رحمت ہے اور شفقت امید ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ علی جارہ (ہ) متعلق کائن کے من جارہ غیر متعلق کائن کے کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر آیت مبتدأ جملہ اسمیہ فاء عاطفہ اذا شرطیہ عزمت فعل بفاعل جملہ شرط فاء جزائیہ توکل فعل انت فاعل علی جارہ اللہ متعلق توکل کے جملہ جزاء او عاطفہ الاستعطاف معطوف ہے فلزیادۃ پر مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ الہ مضاف (ی) مضاف الیہ مل کر منادیٰ مفعول بہ ادعو کا عبد مبتدأ مضاف موصوف ک مضاف الیہ العاصی صفت اتا فعل ھو فاعل مرجع عبد کا ک مفعول بہ جملہ خبر۔

عبارت:......اَلسَّکَّاکِيُّ. هٰذَا غَيْرُ مُخْتَصٍّ بِالْمُسْنَدِ اِلَيْهِ وَلَابِهٰذَا الْقَدْرِ بَلْ كُلٌّ مِنَ التَّكَلُّمِ وَالْخِطَابِ وَالْغَيْبَةِ مُطْلَقًا يُنْقَلُ اِلَى الْاٰخَرِ.

ترجمہ:......سکاکی نے کہا ہے یہ نقل کرنا خاص نہیں مسند الیہ کے ساتھ نہ اتنی مقدار میں جتنی بیان ہوئی ہے بلکہ تکلم خطاب اور غائب میں سے ہر ایک کو نقل کیا جاتا ہے بغیر قید کے۔

تشریح:......مضمر کی جگہ مظہر اور مظہر کی جگہ مضمر جو پیچھے بیان کیا گیا ہے اس کو مسند الیہ کے ساتھ خاص نہیں کیا گیا اور نہ اتنی مقدار جتنی بیان ہوئی ہے بلکہ تکلم کو نقل کیا جائے گا خطاب اور غائب کی طرف:۔ اور خطاب کو نقل کیا جائے گا تکلم اور غائب کی طرف اور غائب کو نقل کیا جائے گا تکلم اور خطاب کی طرف کبھی نقل کرنا مسند الیہ کے ساتھ ہوگا اور کبھی نقل کرنا غیر مسند الیہ کے ساتھ ہوگا پہلے مسند الیہ کو بدلا گیا ہے متکلم سے غائب کی طرف جیسے اَمُرُکَ بکذا سے امیر المومنین یامرک بکذا اور غیر مسند الیہ کو بدلا گیا ہے تکلم سے غائب کی طرف جیسے فتوکل علیّ سے فتوکل علی اللہ ہے اسم ظاہر غائب کے حکم میں ہوتا ہے۔

ترکیب:......قال فعل سکا کی فاعل جملہ فعلیہ ھذا مبتدأ غیر خبر مضاف مختص مضاف الیہ باء جارہ المسند الیہ متعلق مختص کے واو عاطفہ لا زائدہ باء جارہ ھذا متعلق مختص کے موصوف القدر صفت جملہ معطوف علیہ بل عاطفہ باقی معطوف کل موصوف مبتدأ من جارہ التکلم متعلق کائن کے صفت الخطاب معطوف الغیبۃ معطوف مطلقا صفت مفعول مطلق نقلا کی ینقل فعل ھو نائب فاعل مرجع کل الی جارہ الا لآخر متعلق ینقل کے:۔ ینقل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ خبر۔

عبارت:...... وَيُسَمّٰى هٰذَا النَّقْلُ عِنْدَ عُلَمَاءِ الْمَعَانِيْ اِلْتِفَاتًا كَقَوْلِهٖ. تَطَاوَلَ لَيْلُكَ بِالْاَثْمُدِ.

ترجمہ:...... اس نقل کرنے کا نام رکھا جاتا ہے علماء معانی کے نزدیک التفات جیسے اس کا کہنا ہے لمبی ہوگئی تیری رات اثمد میں۔

تشریح:......التفات کہتے ہیں دائیں سے بائیں یا بائیں سے دائیں کی طرف متوجہ ہونے کو کلام میں بھی خطاب سے غائب اور تکلم کی طرف اور غائب سے خطاب اور تکلم کی طرف اور تکلم سے غائب اور خطاب کی طرف توجہ ہوتی ہے اسی لیئے اس بدلنے کو التفات کہتے ہیں جیسے امراؤ القیس کا کہنا ہے اپنے باپ کے مرثیہ میں:۔ لمبی ہوگئی تیری رات اثمد میں:۔ یہاں لیلی چاہیے تھا میری رات لیکن تکلم سے خطاب کی طرف التفات کیا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ یسمیٰ فعل ھذا نائب فاعل موصوف النقل صفت عند ظرف یسمیٰ کی مضاف علماء مضاف الیہ مضاف المعانی مضاف الیہ التفاتا مفعول ثانی مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ تطاول فعل لیل فاعل مضاف ک مضاف الیہ اثمد متعلق تطاول کے جملہ فعلیہ مقولہ۔

عبارت:......وَالْمَشْهُوْرُ اَنَّ الْاِلْتِفَاتَ هُوَ التَّعْبِيْرُ عَنْ مَّعْنًى بِطَرِيْقٍ مِنَ الطُّرُقِ الثَّلٰثَةِ بَعْدَ التَّعْبِيْرِ عَنْهُ بِاٰخَرَ مِنْهَا وَهٰذَا اَخَصُّ مِنْهُ.

ترجمہ:......اور مشہور یہ بات ہے کہ التفات کہتے ہیں معنی کے بیان کرنے کو تین طریقوں میں سے ایک طریقے کے ساتھ:۔ ان طریقوں میں سے ایک دوسرے طریقے کے ساتھ اس معنی کو بیان کرنے کے بعد اور یہ التفات کی تعریف زیادہ خاص ہے سکا کی والی تعریف سے۔

تشریح:......سکا کی کی التفات کی تعریف یہ ہے کہ تکلم خطاب اور غائب میں سے ہر ایک کو دوسرے کی طرف نقل کیا جائے بغیر کسی قید کے:۔ یعنی کلام خطاب میں ہو رہا ہے پھر کلام کو نقل کر دیا جائے تکلم کی طرف:۔ سکا کی کہتے ہیں کہ علماء معانی کے نزدیک اس کو التفات کہتے ہیں:۔ قزوینی صاحب کہتے ہیں تین طریقوں میں سے ایک طریقہ کے ساتھ ایک معنیٰ کو بیان کیا جائے پھر اس کے بعد یہ معنیٰ ایک دوسرے طریقے کے ساتھ بیان کیا جائے اس کو التفات کہتے ہیں۔ یہ قزوینی صاحب کی اپنی رائے ہے ورنہ التفات کی تعریف سکا کی والی تعریف مختصر اور جامع ہے جس کا سمجھنا آسان ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ المشھور مبتدأ الالتفات اسم ان کا ھو ضمیر فصل التعبیر خبر ان کی عن جارہ معنیٰ متعلق التعبیر کے باء جارہ طریق متعلق التعبیر کے موصوف من جارہ الطرق متعلق کائن کے صفت بعد ظرف ھو التعبیر کی مضاف التعبیر مضاف الیہ عن جارہ (ہ) متعلق التعبیر کے مرجع معنی باء

جارہ اخر متعلق التعبیر کے موصوف من جارہ ھا متعلق کائن کے صفت واو عاطفہ ھذا مبتدأ مثار الیہ المشھور ان الالتفات اخص خبر من جارہ (ہ) متعلق اخص کے۔

عبارت:......مِثَالُ الْاِلْتِفَاتِ مِنَ التَّكَلُّمِ اِلَى الْخِطَابِ وَمَالِيَ لاَ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ وَاِلَى الْغَيْبَةِ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ.

ترجمہ:......تکلم سے خطاب کی طرف التفات کی مثال یہ آیت ہے اور کیا ہوگیا مجھ کو نہ عبادت کروں میں اس ذات کی جس ذات نے پیدا کیا مجھ کو اور اسی کی طرف تم کو لوٹایا جائے گا اور تکلم سے غائب کی طرف التفات کی مثال یہ آیت ہے:۔ بیشک ہم نے عطاء کیا آپ کو کوثر پس نماز پڑھیں آپ اپنے رب کی اور قربانی کریں۔

تشریح:......چھ قسموں میں سے دو قسم یہاں بیان کر دیں ایک قسم تکلم سے خطاب کی طرف ہے اور دوسری قسم تکلم سے غائب کی طرف ہے:۔ ومالی متکلم ہے لا اعبد متکلم ہے فطرنی متکلم ہے اس لیئے مقتضیٰ ظاہر کے اعتبار سے ترجعون کی بجائے ارجع چاہیے تھا اگر تکلم سے خطاب کی طرف التفات نہ ہوتا دوسری قسم:۔ انا متکلم ہے اعطینا متکلم ہے مقتضیٰ ظاہر کے اعتبار سے فصل لنا چاہیے تھا کیونکہ رب اسم ہونے کی وجہ سے غائب کے حکم میں ہے۔

ترکیب:......مثال مبتدأ مضاف موصوف الالتفات مضاف الیہ من جارہ التکلم متعلق الکائن کے صفت الی جارہ الخطاب متعلق الالتفات کے آیت خبر:۔ واو عاطفہ ما مبتدأ لام جارہ (ی) متعلق کائن کے خبر لا اعبد فعل انا فاعل الذی مفعول بہ موصولہ فطر فعل ھو فاعل مرجع الذی (ن) وقایہ کا (ی) مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ واو عاطفہ الیٰ جارہ (ہ) متعلق ترجعون کے جملہ فعلیہ:۔ واو عاطفہ الی جارہ الغیبۃ متعلق الالتفات کے آیت آیت پر معطوف ہے انا مبتدأ اعطینا فعل بفاعل ک مفعول بہ الکوثر مفعول ثانی جملہ فعلیہ خبر فاء تفریعیہ صل فعل انت فاعل لربک متعلق صل کے جملہ معطوف واو عاطفہ انحر فعل انت فاعل جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَمِنَ الْخِطَابِ اِلَى التَّكَلُّمِ :. طَحَابِكَ قَلْبٌ فِي الْحِسَانِ طَرُوْبٌ x بُعَيْدَ الشَّبَابِ عَصْرَ حَانَ مَشِيْبُ x يُكَلِّفُنِيْ لَيْلٰى وَقَدْ شَطَّ وَلْيُهَا x وَعَادَتْ عَوَادٍ بَيْنَنَا وَ خُطُوْبُ.

ترجمہ:......مثال التفات کی خطاب سے تکلم کی طرف:۔ ھلاک کر دیا تجھ کو حسینوں میں جھومنے والے دل نے x زمانہ میں جوانی کے کچھ عرصہ بعد قریب ہوگیا بڑھاپا x تکلیف دیتی ہے مجھ کو لیلیٰ اور تحقیق دور ہوگیا اس کا ملنا x اور لوٹ آئیں رکاوٹیں اور مشکلات ہمارے درمیان:۔

تشریح:......طحابک میں خطاب ہے اور (ک) سے مراد خود ہی ہے یکلفنی میں تکلم ہے اور (ی) سے مراد وہی ذات ہے جو ذات (ک) سے مراد ہے تو التفات خطاب سے تکلم کی طرف ہوا اگر التفات نہ کرتے تو مقتضیٰ ظاہر کے اعتبار سے یکلفک چاہیے تھا شعر مزے کے لیئے ہے۔ بحث التفات کی خطاب سے تکلم کی طرف کی ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ من جارہ الخطاب متعلق کائن کے خبر مثال الالتفات مبتدأ جملہ اسمیہ الی جارہ التکلم متعلق الالتفات کے:۔ طحا فعل باء جارہ (ک) متعلق طحا کے قلب فاعل موصوف فی جارہ الحسان متعلق طروب کے صفت:۔ بعید مضاف الشباب مضاف الیہ مل کر ظرف حان کی عصر ظرف حان کی مضاف ہے حان کی طرف یکلف فعل (ن) وقایہ کا (ی) مفعول بہ لیلیٰ فاعل جملہ فعلیہ واو عاطفہ قد حرف تحقیق شط فعل ولی فاعل مضاف ھا مضاف الیہ مرجع لیلی جملہ فعلیہ:۔ عادت فعل اپنے دونوں فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاِلَى الْغَيْبَةِ نَحْوُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ. وَمِنَ الْغَيْبَةِ اِلَى التَّكَلُّمِ وَاللّٰهُ الَّذِيْ اَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ وَاِلَى الْخِطَابِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ.

ترجمہ:......مثال التفات کی خطاب سے غائب کی طرف جیسے یہاں تک کہ جب تم ہوتے ہو کشتیوں میں وہ کشتی لے کر چل پڑتی ہیں ان کو یعنی تم کو اور مثال التفات کی غائب سے متکلم کی طرف یہ آیت ہے۔ اور اللہ ہی وہ ذات ہے جو بھیجتی ہے ہواؤں کو پس وہ ہوائیں اڑاتی ہیں بادلوں

کو پس ہانکر لے جاتے ہیں ہم ان بادلوں کو:۔ اور مثال التفات کی غائب سے خطاب کی طرف یہ آیت ہے مالک ہے وہ قیامت کے دن کا تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں۔

تشریح:...... کنتم میں خطاب ہے (تم) ضمیر مخاطب کی ہے اور جرین بھم میں غائب ہے (ھم) ضمیر غائب کی ہے مقتضیٰ ظاہر یہ تھا کہ جرین بکم ہونا چاہیے تھا لیکن التفات کی وجہ سے کلام کو مخاطب سے غائب کی طرف پھیر دیا:...... اللہ اسم ہے اور اسم غائب کے حکم میں ہوتا ہے لہٰذا اللہ اور ارسل غائب ہے اور سقنا متکلم ہے مقتضیٰ ظاہر یہ تھا کہ فساقه ہونا چاہیے تھا لیکن التفات کی وجہ سے کلام کو غائب سے متکلم کی طرف پھیر دیا:۔ مٰلک صفت ہے اسم اللہ کی غائب ہے اور ایاک خطاب ہے مقتضیٰ ظاہر یہ تھا کہ ایاہ نعبد ہونا چاہیے تھا لیکن التفات کی وجہ سے کلام کو غائب سے خطاب کی طرف پھیر دیا۔

ترکیب:...... واو عاطفہ الیٰ جارہ الغیبۃ متعلق الالتفات کے مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ حتی عاطفہ اذا ظرف جاء تھا کی مضاف باقی مضاف الیہ کنتم فعل اور اسم فی جارہ الفلک متعلق کائنین کے خبر جملہ معطوف علیہ واو عاطفہ جرین فعل بفاعل باء جارہ ھم متعلق جرین کے جملہ معطوف واو عاطفہ من جارہ الغیبۃ متعلق الالتفات کے الی جارہ التکلم متعلق الالتفات کے آیت خبر:۔ واو عاطفہ اللہ مبتدأ الذی خبر موصولہ ارسل فعل ھو فاعل مرجع اللہ الریاح مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ فتثیر سحابا جملہ فسقناہ جملہ واو عاطفہ الی الخطاب متعلق الالتفات کے آیت خبر:۔ مٰلک صفت اللہ کی مضاف یوم مضاف الیہ مضاف الدین مضاف الیہ ایاک مفعول بہ نعبد کا۔ جملہ فعلیہ

عبارت:...... وَوَجْهُهُ اَنَّ الْكَلَامَ اِذَا نُقِلَ مِنْ اُسْلُوْبٍ اِلٰى اُسْلُوْبٍ اٰخَرَ كَانَ اَحْسَنَ تَطْرِيَةً لِنَشَاطِ السَّامِعِ وَاَكْثَرَ اِيْقَاظًا لِلْاِصْغَاءِ اِلَيْهِ.

ترجمہ:...... اور اس التفات کی وجہ یہ ہے کہ بیشک کلام کو جب نقل کیا جائے گا ایک طریقہ سے دوسرے طریقہ کی طرف تب وہ کلام زیادہ اچھا ہوگا از روئے تروتازگی کے سامع کی خوشی کے لیئے اور وہ کلام زیادہ ہوگا از روئے بیدارگی کے اس کلام کی طرف کان لگانے کے لیئے۔

تشریح:...... التفات محاسن کلام میں سے ہے کیونکہ کلام کو جب ایک طریقہ خطاب سے دوسرے طریقہ تکلم کی طرف نقل کریں گے تو کلام سامع کی خوشی کے لیئے زیادہ اچھا ہوگا از روئے تروتازگی کے اور اس التفات کی صورت میں کلام کی طرف کان لگانے کے لیئے وہ کلام زیادہ ہوگا از روئے بیدارگی کے یعنی توجہ بھی ہوگی اور چاہت کے ساتھ ہوگی۔

ترکیب:...... واو عاطفہ وجہ مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع التفات الکلام اسم ان کا باقی خبر ان کی اذا شرطیہ نقل فعل ھو نائب فاعل مرجع کلام من جارہ اسلوب متعلق نقل کے الیٰ جارہ اسلوب متعلق نقل کے موصوف اخر صفت جملہ شرط کا ن فعل ھو اسم مرجع کلام احسن خبر ممیز تطریۃ تمیز لام جارہ نشاط متعلق احسن کے مضاف السامع مضاف الیہ واو عاطفہ اکثر معطوف ہے احسن پر ایقاظ معطوف ہے تطریۃ پر اصغاء متعلق ایقاظ کے الیہ متعلق اصغاء کے مرجع کلام۔

عبارت:...... وَقَدْ تُخْتَصُّ مَوَاقِعُهُ بِلَطَائِفَ كَمَا فِي الْفَاتِحَةِ.

ترجمہ:...... اور کبھی خاص کیا جاتا ہے ان التفات کے مواقع کو عمدہ طریقوں کے ساتھ مثال اس کی ایسے ہے جیسا کہ سورۃ فاتحہ میں ہے۔

تشریح:...... کچھ جگہیں ایسی ہیں کہ التفات کے محاسن اور لطائف انہیں جگہوں کے ساتھ خاص ہیں جیسا کہ سورۃ فاتحہ میں ہیں۔

ترکیب:...... واو عاطفہ قد حرف تحقیق تختص فعل مواقع نائب فاعل مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع التفات باء جارہ لطائف متعلق تختص کے جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ کاف جارہ ما متعلق کائن کے خبر موصولہ ثبت فعل ھو فاعل مرجع ما فی جارہ الفاتحۃ متعلق ثبت کے جملہ فعلیہ صلہ۔

عبارت:...... فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا ذَكَرَ الْحَقِيْقَ بِالْحَمْدِ عَنْ قَلْبٍ حَاضِرٍ يَجِدُ مِنْ نَفْسِهٖ مُحَرِّكًا لِلْاِقْبَالِ عَلَيْهِ.

ترجمہ:......پس بیشک بندہ جب ذکر کرے گا مالک حقیقی کا تعریف کے ساتھ حاضر دل سے پائے گا وہ بندہ اپنے آپ کو حرکت کرنے والا: اس مالک حقیقی پر توجہ کرنے کے لیئے۔

تشریح:...... التفات کے محاسن اور لطائف جن جگہوں کے ساتھ خاص ہیں ان جگہوں میں سے سورۃ فاتحہ بھی ہے اس کی وضاحت مصنفؒ فرماتے ہیں کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے حاضر دل سے تو وہ بندہ اللہ تعالیٰ پر توجہ کرنے کے لیئے اپنے آپ کو حرکت کرنے والا پاتا ہے۔

ترکیب:......فاء عاطفہ العبد اسم ان کا اذا شرطیہ ذکر فعل ھو فاعل مرجع العبد الحقیق مفعول بہ باء جارہ الحمد متعلق ذکر کے عن جارہ قلب متعلق ذکر کے موصوف حاضر صفت جملہ شرط یجد فعل ھو فاعل مرجع العبد من جارہ نفس متعلق یجد کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع العبد محرکا مفعول بہ لام جارہ الاقبال متعلق محرکا کے علیٰ جارہ (ہ) متعلق اقبال کے مرجع الحقیق۔ جملہ فعلیہ جزاء

عبارت:......وَكُلَّمَا اَجْرٰى عَلَيْهِ صِفَةً مِنْ تِلْكَ الصِّفَاتِ الْعِظَامِ قَوِىَ ذَالِكَ الْمُحَرِّكُ اِلٰى اَنْ يَّؤُلَ الْاَمْرُ اِلٰى خَاتِمَتِهَا الْمُفِيْدَةِ اَنَّهٗ مَالِكٌ لِاَمْرٍ كُلِّهٖ فِىْ يَوْمِ الْجَزَاءِ.

ترجمہ:......اور جس وقت وہ بندہ جاری کرے گا اس مالک حقیقی پر ان بڑی بڑی صفتوں میں سے کسی ایک صفت کو تو قوی ہو جائے گا یہ متحرک یہاں تک کہ معاملہ لوٹے اپنے خاتمہ تک جو خاتمہ فائدہ دے اس بات کا کہ بیشک وہ مالک ہے اپنے پورے کام کا جزاء کے دن میں:۔

تشریح:......الحمد میں رب ایک صفت ہے الرحمٰن دوسری صفت ہے الرحیم تیسری صفت ہے مالک چوتھی صفت ہے بندہ جب حضور قلب کے ساتھ اللہ کی تعریف کرتا ہے کہ اللہ ہی ہے حمد وثناء کے لائق تو بندہ اپنے آپ کو پاتا ہے حرکت کرنے والا اس مالک حقیقی پر توجہ کرنے کے لیئے پھر جب بندہ صفت رب بیان کرتا ہے مستحق حمد کے لیئے تو بندہ قوی ہو جاتا ہے پھر جب بندہ صفت الرحمٰن بیان کرتا ہے مستحق حمد کے لیئے تو بندہ اور زیادہ قوی ہو جاتا ہے پھر جب بندہ صفت الرحیم بیان کرتا ہے مستحق حمد کے لیئے تو بندہ اور زیادہ قوی ہو جاتا ہے پھر جب بندہ صفت مالک بیان کرتا ہے مستحق حمد کے لیئے تو بندہ اور زیادہ قوی ہو جاتا ہے جب بندہ قوت کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے تب غائب کی بجائے خطاب سے کلام کو شروع کرتا ہے ایاک نعبد یہ محاسن اور لطائف عام طور پر دوسری جگہ نہیں پائے جاتے جو سورۃ فاتحہ میں پائے جاتے ہیں۔

ترکیب:......کلما مضاف باقی مضاف الیہ یہ ظرف ہے قوی کی:۔ اجریٰ فعل ھو فاعل مرجع العبد علیٰ جارہ (ہ) متعلق اجریٰ کے صفۃ مفعول بہ موصوف من جارہ تلک متعلق کائنۃ کے صفت:۔ تلک موصوف الصفات العظام صفت قوی فعل ذالک فاعل موصوف محرک صفت الی جارہ ان یؤل متعلق قوی کے ان یؤل فعل الامر فاعل الیٰ جارہ خاتمۃ متعلق ان یؤل کے مضاف موصوف ھا مضاف الیہ المفیدۃ صفت (ہ) اسم ان کا مفعول بہ المفیدہ کا مالک خبر ان کی لام جارہ امر متعلق مالک کے مؤکد کلہ تاکید فی جارہ یوم متعلق مالک کے مضاف الجزاء مضاف الیہ۔

عبارت:...... فَحِيْنَئِذٍ يُوْجِبُ الْاِقْبَالَ عَلَيْهِ وَالْخِطَابَ بِتَخْصِيْصِهٖ بِغَايَةِ الْخُضُوْعِ وَالْاِسْتِعَانَةَ فِى الْمُهِمَّاتِ.

ترجمہ:......پس اس وقت بندہ ضرور توجہ کرے گا اس مالک حقیقی پر اور ضرور خطاب کرے گا اس مالک حقیقی کو خاص کر کے انتہائی عاجزی کے ساتھ اور بڑے بڑے اہم معاملات میں مدد چاہنے کے ساتھ۔

تشریح:......جب اتنی صفات بیان کرے گا غالب کے ساتھ تو اس وقت بندہ ضرور توجہ کرے گا مالک حقیقی پر اور توجہ کے ساتھ ساتھ مالک حقیقی کو خاص کر کے خطاب کرے گا انتہائی عاجزی کے ساتھ اور اہم معاملات میں انتہائی مدد چاہنے کے ساتھ جیسا کہ ایاک نعبد وایاک نستعین میں ہے کہ مفعول بہ کو مقدم کیا گیا ہے خاص کرنے کی وجہ سے تاکہ عبادت اور مدد مانگنا خاص ہو جائے مالک حقیقی کے ساتھ۔

ترکیب:......فا عاطفہ حین ظرف یوجب کی مضاف اذ مضاف الیہ یوجب فعل ھو فاعل مرجع العبد الاقبال مفعول بہ علی جارہ (ہ) متعلق اقبال کے

مرجع مالک حقیقی واو عاطفہ الخطاب معطوف ہے الاقبال پر باء جارہ تخصیص متعلق الخطاب کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مالک حقیقی باء جارہ غایۃ متعلق تخصیص کے مضاف الخضوع مضاف الیہ واو عاطفہ الاستعانۃ معطوف ہے الخضوع پر فی جارہ المھمات متعلق الاستعانۃ کے۔

عبارت:......وَمِنْ خِلَافِ الْمُقْتَضٰی تَلَقِّی الْمُخَاطَبِ بِغَیْرِ مَا یَتَرَقَّبُهٗ بِحَمْلِ کَلَامِهٖ عَلٰی خِلَافِ مُرَادِهٖ تَنْبِیْهًا عَلٰی اَنَّهٗ هُوَ الْاَوْلٰی بِالْقَصْدِ.

ترجمہ:......اور مقتضیٰ ظاہر کے خلاف میں سے ہے متکلم کا مخاطب کو ملنا علاوہ اس کلام کے جس کلام کا مخاطب انتظار کررہا ہے مخاطب کے کلام کو اٹھانے کے ساتھ اس مخاطب کی مراد کے خلاف پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے اس بات پر کہ بیشک وہ کلام زیادہ بہتر ہے مقصد میں۔

تشریح:......مخاطب کے کلام کو مخاطب کی مراد کے خلاف پھیر دیا جائے تنبیہ کرنے کی وجہ سے اس بات پر کہ جس طرف کلام پھیرا ہے مقصد میں یہ کلام زیادہ بہتر ہے مخاطب کے کلام سے حالانکہ تقاضہ یہ تھا کہ جس کلام کا مخاطب منتظر ہے وہ کلام پیش کیا جاتا لیکن وہ کلام مقصد میں زیادہ بہتر نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ من جارہ خلاف متعلق کائن کے خبر مضاف المقتضیٰ مضاف الیہ تلقی مبتدأ مضاف المخاطب مضاف الیہ باء جارہ غیر متعلق تلقی کے مضاف ما مضاف الیہ یترقب فعل ہو فاعل مرجع مخاطب (ہ) مفعول بہ مرجع ما جملہ صلہ باء جارہ حمل متعلق تلقی کے مضاف کلام مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مخاطب علی جارہ خلاف متعلق حمل کے مضاف مراد مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مخاطب تنبیھا مفعول لہ حمل کا علی جارہ (ہ) اسم ان کا باقی خبر ھو مبتداء مرجع غیر الاولیٰ خبر باء جارہ القصد متعلق الاولیٰ کے جملہ اسمیہ خبر ان کے۔

عبارت:...... کَقَوْلِ الْقَبَعْثَرٰی لِلْحَجَّاجِ وَقَدْ قَالَ لَهٗ مُتَوَعِّدًا لَاَحْمِلَنَّکَ عَلَی الْاَدْهَمِ.

ترجمہ:......مخاطب کے خلاف مخاطب کے کلام کو اٹھانے کی مثال قبعثریٰ کے کہنے جیسی ہے حجاج کو اور تحقیق کہا اس حجاج نے اس قبعثریٰ کو دھمکی دیتے ہوئے میں تجھے ضرور اٹھاؤں گا۔ بیڑیوں پر

تشریح:......انگوروں کی فصل کا زمانہ تھا اور انگوروں کے باغ میں قبعثریٰ بیٹھا تھا حاضرین حجاج کا ذکر کررہے تھے تو قبعثریٰ نے کہا اے اللہ اس کا چہرہ سیاہ کردے اور اس کی گردن کاٹ دے اور اس کا خون مجھے پلا دے یہ خبر حجاج بن یوسف کو پہنچی تو حجاج نے قبعثریٰ کو بلا کر پوچھا قبعثریٰ نے کہا میں نے تو انگوروں کے بارے میں کہا تھا کہ یہ پک جائیں کٹ جائیں تو پھر اس کا رس پیئوں گا حجاج نے یہ حیلہ نہ مانا اور دھمکی دی کہ میں تجھے بیڑیوں میں جکڑ دوں گا۔

ترکیب:......مثالہ مبتدأ مرجع خلاف المقتضیٰ کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف الصبعثریٰ مضاف الیہ لام جارہ الحجاج متعلق قول کے واو استینافیہ قد حرف تحقیق قال فعل ھو فاعل ذوالحال مرجع حجاج لام جارہ (ہ) متعلق قال کے مرجع قبعثریٰ کے متوعدا حال لام تحقیق احملن فعل انا فاعل نون ثقیلہ کاک مفعول بہ علیٰ جارہ الادھم متعلق احملن کے جملہ فعلیہ مقولہ۔

عبارت:......مِثْلُ الْاَمِیْرِ یَحْمِلُ عَلَی الْاَدْهَمِ وَالْاَشْهَبِ اَیْ مَنْ کَانَ مِثْلَ الْاَمِیْرِ فِی السُّلْطَانِ وَبَسْطَةِ الْیَدِ فَجَدِیْرٌ بِاَنْ یُّصْفِدَ لَا اَنْ یَّصْفِدَ.

ترجمہ:......بادشاہ جیسا اٹھاتا ہے کالے گھوڑے پر اور سفید گھوڑے پر یعنی جو ہو بادشاہ جیسا حکومت میں اور سخاوت میں پس لائق ہے یہ کہ وہ سخاوت کرے نہ کہ قید کردے۔

تشریح:......ادھم کہتے ہیں بیڑی کو اور ادھم کہتے ہیں کالے گھوڑے کو حجاج بن یوسف نے تو کہا تھا کہ میں تجھ کو بیڑی پہناؤں گا یعنی قید کردوں گا قبعثریٰ نے معنی کو پھیر کر کالے گھوڑے کی طرف کردیا کہ کیا ہی بات ہے کہ آپ مجھے کالے گھوڑے پر سوار کریں گے آپ جیسے حکمرانوں کا یہ ہی طریقہ ہے کہ بخشش کے طور پر کسی کو کالے گھوڑے پر اور کسی کو سفید گھوڑے پر سوار کرتے ہیں یہ مقتضیٰ ظاہر کے خلاف ہے یہاں لما تحملنی علی الادھم ہوتا کہ آپ مجھے قید کیوں کریں گے:۔ کیونکہ

مخاطب اس کا منتظر تھا کہ جواب میں یہ کہے گا۔

عبارت:...... اَوِالسَّائِلِ بِغَیْرِ مَایَتَطَلَّبُ بِتَنْزِیْلِ سَوَالِهٖ مَنْزِلَةَ غَیْرِهٖ تَنْبِیْهًا عَلٰی اَنَّهُ الْاَوْلٰی بِحَالِهٖ اَوِالْمُهِمُّ لَهٗ:

ترجمہ:......اور مقتضیٰ ظاہر کے خلاف میں سے ہے متکلم کا ملنا سائل کو علاوہ اس کلام کے جس کلام کا وہ سائل مطالبہ کررہا ہے سائل کے سوال کو اتار دینے کی وجہ سے اس سوال کے علاوہ کی جگہ میں تنبیہ کرنے کی وجہ سے اس بات پر کہ بیشک وہ غیر کلام زیادہ بہتر ہے اس کی حالت کے یا زیادہ اہم ہے اس کے لیئے۔

تشریح:...... مقتضیٰ ظاہر کے خلاف کی ایک شکل یہ ہے کہ سائل کے سوال کو سوال کے علاوہ کی جگہ اتار دیا جائے اور سائل کو ایسا جواب دیا جائے جس جواب کا وہ سائل طلب گار نہیں ہے یہ تنبیہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے کہ جو جواب دیا جارہا ہے وہ جواب زیادہ بہتر ہے اس سائل کی حالت کے یا وہ جواب زیادہ اہم ہے اس سائل کے لیئے:

ترکیب:......السائل معطوف ہے المخاطب پر باء جارہ غیر متعلق تلقی کے مضاف ما مضاف الیہ یتطلب فعل ھو فاعل مرجع سائل (ہ) مفعول بہ مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ:۔ باء جارہ تنزیل متعلق تلقی کے مضاف سوال مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع سائل منزلۃ مفعول فیہ تنزیل کا مضاف غیر مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع سوال تنبیھا مفعول لہ تنزیل کا علی جارہ (ہ) اسم ان کا مرجع غیر الاولیٰ خبر باء جارہ حال متعلق اولیٰ کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع سائل او عاطفہ المھم لہ معطوف الاولیٰ بحالہ پر۔

عبارت:...... كَقَوْلِهٖ تَعَالٰی یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ. یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ.

ترجمہ:......جیسے اس کا فرمان ہے جو بلند برتر ہے وہ لوگ سوال کرتے ہیں آپ سے چاندوں کے بارے میں آپ فرما دیجئے وہ چاند وقت ہیں لوگوں کے لیئے اور حج کے لیئے وہ لوگ سوال کرتے ہیں آپ سے کیا چیز خرچ کریں آپ فرما دیجئے جو مال بھی تم خرچ کرو پس وہ مال والدین قرابت والے یتیموں مساکین اور مسافروں کے لیئے ہو۔

تشریح:......بعض صحابہ نے اللہ کے نبیؐ سے چاندوں کے بارے میں پوچھا کہ چاند کا کیا حال ہے باریک نکلتا ہے پھر زیادہ ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ بدر ہو جاتا ہے پھر کم ہوتا ہے یہاں تک کہ باریک ہو جاتا ہے:...... پہلی تین رات کے چاند کو ھلال کہتے ہیں:...... چودھویں کے چاند کو بدر کہتے ہیں باقی راتوں کے چاند کو قمر کہتے ہیں:......سوال اس بارے میں تھا کہ ھلال کیوں ہوتا ہے:...... بدر کیوں ہوتا ہے:......قمر کیوں ہوتا ہے:...... اس کا جواب یہ تھا کہ پہلی تین راتوں میں شام کے وقت چاند سورج کے بالکل قریب ہوتا ہے جس کی وجہ سے چاند کے اوپر کے حصے پر سورج کی روشنی نہیں پڑتی نیچے کے حصہ پر روشنی پڑتی ہے ہمیں نظر آنے والا حصہ بہت کم ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہم اسے ھلال کہتے ہیں پھر چار سے لے کر تیرہویں تک اور سولہویں سے لے کر آخر تک روشنی والا حصہ جو ہمیں نظر آتا ہے زیادہ روشن ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہم اسے قمر کہتے ہیں:...... چودھویں رات کو چاند سورج کے بالکل مقابل ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہمیں پورا چاند نظر آتا ہے جس کو ہم اسے بدر کہتے ہیں:...... **یسئالونک عن الاھلة** کا یہ جواب تھا لیکن یہ زیادہ فائدہ مند نہ تھا اس وجہ سے اس سوال کو دوسرے سوال کی جگہ میں اتار کر دوسرے سوال کا جواب دے دیا گیا کہ آپ فرما دیجئے کہ وہ چاند لوگوں کے لیے اور حج کے لیے وقت ہے:...... ان کی حالت کے مطابق یہ ہی جواب زیادہ درست تھا جو دیا گیا:......

ترکیب:......مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع اللہ ذوالحال تعالیٰ حال:۔ باقی مقولہ:۔ یسئلونک فعل فاعل مفعول بہ عن جارہ الاھلۃ متعلق یسئلونک کے جملہ فعلیہ:۔قل فعل انت فاعل جملہ انشائیہ ھی مبتدأ مواقیت خبر لام جارہ الناس متعلق مواقیت کے معطوف علیہ واو عاطفہ الحج معطوف:۔ جملہ فعلیہ یسئلونک فعل فاعل مفعول بہ جملہ فعلیہ ما مبتدأ ذا خبر جملہ اسمیہ مفعول بہ ینفقون کا ینفقون فعل فاعل مفعول بہ جملہ فعلیہ قل فعل انت فاعل جملہ انشائیہ:۔ ما موصولہ انفقتم فعل بفاعل من جارہ خیر متعلق انفقتم کے (ہ) مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ:۔

موصول صلہ مل کر مبتدأ متضمن شرط فاء جزائیہ لام جارہ والدین متعلق کائن کے خبر باقی معطوف۔

عبارت:......وَمِنْهُ التَّعْبِيْرُ عَنِ الْمُسْتَقْبِلِ بِلَفْظِ الْمَاضِيْ تَنْبِيْهًا عَلٰى وُقُوْعِهٖ نَحْوُ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ.

ترجمہ:......اور اس مقتضیٰ ظاہر کے خلاف میں سے ہے۔ مستقبل کو ماضی کے لفظ کے ساتھ بیان کرنا تنبیہ کرنے کی وجہ سے اس مستقبل کے واقع ہونے پر جیسے:۔ اور جس دن پھونک ماری جائے گی صور میں پس گھبرا اٹھیں گے وہ جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں۔

تشریح:......مستقبل کو ماضی کے لفظ کے ساتھ بیان کرنا مستقبل کے واقع ہونے پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے ینفخ مستقبل ہے اور فزع ماضی ہے یہ مقتضیٰ ظاہر کے خلاف ہے یہاں یفزع ہونا چاہیے تھا لیکن یہ گھبرانا یقینی ہے اس لیئے فزع ماضی کے لفظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے گویا کہ وہ گھبرا چکے ہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ من جارہ (ہ) متعلق کائن کے خبر التعبیر مبتدأ عن جارہ المستقبل متعلق التعبیر کے باء جارہ لفظ متعلق التعبیر کے مضاف الماضی مضاف الیہ تنبیہا مفعول لہ التعبیر کا علیٰ جارہ وقوع متعلق تنبیہا کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ یوم ظرف ینفخ کی یوم مضاف ہے ینفخ کی طرف فی الصور نائب فاعل جملہ فعلیہ فاء عاطفہ فزع فعل من موصولہ ثبت فعل ھو فاعل مرجع من فی السموت متعلق ثبت کے جملہ فعلیہ صلہ موصول صلہ مل کر فاعل فزع کا باقی معطوف۔

عبارت:......وَمِثْلُهٗ وَاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ :. وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ

ترجمہ:...... اور اس آیت جیسا ہے:۔ اور بیشک قیامت کا دن ضرور واقع ہوگا:۔ اور اس دن تمام لوگوں کو جمع کیا جائے گا:۔

تشریح:......اسم فاعل اور اسم مفعول حقیقۃ اس ذات کے لیئے وضع کیے گئے ہیں جو ذات ایسے وصف کے ساتھ متصف ہو جو وصف زمانہ حال اور زمانہ ماضی میں واقع ہو:...... یہاں الدین اور یوم متصف ہیں اس وصف کے ساتھ جو وصف مستقبل میں واقع ہوگا:...... اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں کا استعمال حقیقی طور پر زمانہ حال میں اور زمانہ ماضی میں ہوتا ہے زمانہ مستقبل میں مجازا ہوتا ہے اور مجازی معنیٰ بلاشبہ مقتضیٰ ظاہر کے خلاف ہوتا ہے پس اس جگہ اسم فاعل اور اسم مفعول کو مجازا مستقبل میں استعمال کرنا مقتضیٰ ظاہر کے خلاف ہے اور ایسا اس لیے کیا گیا تاکہ مستقبل میں الدین اور یوم کے واقع ہونے پر تنبیہ ہو جائے گویا کہ یہ ماضی میں ہو چکے ہیں ماضی کا استعمال مستقبل میں مجازا نہیں ہوتا اور اسم فاعل اور اسم مفعول کا استعمال مجازا مستقبل میں ہوتا ہے اس لیے ومثلہ وان الدین لواقع کہا اگر مستقبل میں مجازا استعمال نہ ہوتا تو مثلہ نہ کہتے۔

ترکیب:......واو عاطفہ مثل مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع آیت باقی خبر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ الدین اسم ان کا لام حرف تحقیق واقع خبر ان کی:۔ واو عاطفہ ذالک مبتدأ یوم خبر موصوف مجموع صفت لام جارہ (ہ) متعلق مجموع کے الناس نائب فاعل جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهُ الْقَلْبُ نَحْوُ:. عَرَضْتُ النَّاقَةَ عَلَى الْحَوْضِ وَقَبِلَهُ السَّكَّاكِيُّ مُطْلَقًا وَرَدَّهٗ غَيْرُهٗ مُطْلَقًا

ترجمہ:......اور اس مقتضیٰ ظاہر کے خلاف میں سے قلب ہے جیسے:۔ پیش کیا میں نے اونٹنی کو حوض پر اور قبول کیا ہے سکا کی نے اس قلب کو بغیر کسی قید کے اور رد کر دیا ہے اس قلب کو بغیر کسی قید کے اس سکا کی کے علاوہ نے۔

تشریح:......عرضت الناقۃ کا ترجمہ ہے پیش کیا میں نے اونٹنی کو حوض پر:۔ حوض صاحب ادراک نہیں ہے یعنی سمجھ والا نہیں ہے اور جس پر پیش کیا جائے اس کا صاحب ادراک ہونا ضروری ہے تاکہ وہ رغبت کر سکے یا اعراض کر سکے اس لیئے اس میں قلب ہے یعنی عرضت الحوض علی الناقۃ ہے کیونکہ اونٹنی میں قوت ادراک ہے اس لیئے اونٹنی پر پیش کیا جائے گا نہ کہ حوض پر پیش

کیا جائے۔ یہ قلب کا قانون عربی زبان کے اعتبار سے ہوسکتا ہے اردو زبان کے اعتبار سے یہ جملہ درست ہے کہ میں نے اونٹنی کو حوض پر پیش کیا یہ ایسے ہے جیسے میں نے بوسہ لیا یا امتحان دیا جبکہ عربی اور انگلش میں کہتے ہیں کہ میں نے بوسہ دیا اور امتحان لیا۔

ترکیب:......واو عاطفہ من جارہ (ہ) متعلق کائن کے خبر القلب مبتدأ جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ عرضت فعل بفاعل الناقۃ مفعول بہ علی جارہ الحوض متعلق عرضت کے جملہ فعلیہ واو عاطفہ قبل فعل (ہ) مفعول بہ مرجع قلب السکا کی فاعل مطلقا حال (ہ) ضمیر سے:۔ وردہ غیرہ مطلقا معطوف ہے۔

عبارت:......وَالْحَقُّ اَنَّہٗ اِنْ تَضَمَّنَ اِعْتِبَارًا لَطِیْفًا قُبِلَ كَقَوْلِہٖ:. وَمَھْمَہٍ مُغْبِرَۃٍ اَرْ جَآءُ ہٗ كَاَنَّ لَوْنَ اَرْضِہٖ سَمَاءُ ہٗ اَیْ لَوْنُھَا.

ترجمہ:......اور حق بات یہ ہے کہ اگر وہ قلب متضمن ہے عمدہ اعتبار کو تو قبول کیا جائے گا جیسے:۔ کتنی گرد آلود زمین کے کنارہ ہیں گویا کہ اس گرد آلود زمین کا رنگ اس کا آسمان ہے یعنی اس کے آسمان کا رنگ ہے۔

تشریح:......اصل کانّ لون سمائہ لون ارضہ ہے گویا کہ اس کے آسمان کا رنگ اس کی زمین کا رنگ ہے مُفَسَّرُ سماء ہ میں لون محذوف ہے یعنی لون سماء ہ اس لیئے مُفَسِّرُ لونھا میں (ہ) کا حذف اور سماء کی جگہ ھا ضمیر صحیح نہیں ہے مُفَسِّرُ لون سمائہ ہے اس تشبیہ میں لطیف اعتبار نفس قلب سے پیدا ہورہا ہے کہ مشبہ لون ارضہ ہے اور مشبہ بہ لون سماء ہ ہے گویا کہ گرد آلود آسمان ایسا ہوگیا ہے کہ زمین کے رنگ کو آسمان کے رنگ کے ساتھ تشبیہ دی جائے یہ لطیف اعتبار بغیر قلب کے حاصل نہیں ہوتا اس لیئے یہ قلب مقبول ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ الحق مبتدأ باقی خبر (ہ) اسم ان کا باقی خبر:۔ ان شرطیہ تضمن فعل ھو فاعل مرجع قلب اعتبارا مفعول بہ موصوف لطیفا صفت جملہ شرط قبل فعل ھو نائب فاعل مرجع قلب جملہ جزائیہ:۔ مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر باقی مقولہ:۔ جملہ اسمیہ واو بمعنی رب مھمہ متعلق کائن کے خبر موصوف مغبرۃ صفت ارجاء مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مغبرۃ جملہ اسمیہ لون اسم کان کا مضاف ارض مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مغبرۃ سماء خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَاِلَّا (وان لم یتضمن القلب اعتبارا لطیفا) رُدَّ كَقَوْلِہٖ :. كَمَا طَیَّنْتُ بِالْفَدَنِ السِّیَاعَا:

ترجمہ:......اور اگر وہ قلب متضمن نہ ہو عمدہ اعتبار کو تو رد کر دیا جائے گا اس قلب کو جیسے اس کا کہنا ہے لیپ دیا میں نے گارے کو مکان سے

تشریح:......شعر پورا یہ ہے فَلَمَّا اَنْ جَرٰی سِمَنٌ عَلَیْھَا x كَمَا طَیَّنْتُ بِالْفَدَنِ السِّیَاعَا پس جب ظاہر ہوگیا اس اونٹنی پر موٹاپا یعنی چربی چڑ گئی مثال اس اونٹنی کی ایسے ہے جیسے لیپ دیا میں نے گارے کو مکان سے اگر قلب نہ کرتے تو عبارت ایسے ہوتی طینت بالسیاعا الفدن لیپ دیا میں نے گارے سے مکان کو اگر پورے شعر کو مدنظر رکھیں تو مبالغہ ہے اور قلب مقبول ہے اور اگر مصرعہ کو مدنظر رکھیں تو قلب مردود ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ الا جملہ شرط رد جملہ جزائیہ مثالہ مبتدأ کقول متعلق کائن خبر:۔ جملہ اسمیہ مثالھا مبتدأ کاف جارہ مازائدہ مضاف متعلق کائن خبر باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ طینت فعل بفاعل بالفدن متعلق طینت کے السیاعا مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔

☆☆☆☆☆

(هٰذِهٖ اَحْوَالُ الْمُسْنَدِ) اَحْوَالُ الْمُسْنَدِ (یہ مسند کی حالتیں ہیں)

عبارت:......اَمَّا تَرْکُہٗ فَلِمَا مَرَّ کَقَوْلِہٖ :. فَاِنِّیْ وَقَیَّارٌ بِھَا لَغَرِیْبٌ وَکَقَوْلِہٖ:. نَحْنُ بِمَا عِنْدَنَاوَاَنْتَ بِمَا x عِنْدَکَ رَاضٍ وَالرَّأْیُ مُخْتَلِفٌ.

ترجمہ:......لیکن اس مسند کا چھوڑنا پس ان قواعد کی وجہ سے ہے جو قواعد گذر گئے جیسے اس کا کہنا ہے پس بیشک میں اور قیار اس شہر میں اجنبی ہیں اور جیسے اس کا کہنا ہے ہم راضی ہیں اس چیز کے ساتھ جو چیز ہمارے پاس ہے اور تو راضی ہے اس چیز کے ساتھ جو چیز تیرے پاس ہے اور رائے مختلف ہے۔

تشریح:...... فانی وقیاربھا لغریب میں قیار سے لغریب لفظا مؤخر ہے قیار سے لغریب رتبۃ مقدم ہے کیونکہ لغریب خبر ہے ان کے اسم کی اصل انی لغریب وقیار غریب بھا ہے ان کا اسم (ی) لفظا منصوب ہے اور محلا مرفوع ہے اور قیار مرفوع ہے اس لیئے قیار کا عطف ان کے اسم کے محل پر ہے اسی طرح نحن میں اور راض میں مطابقت نہ ہونے کی وجہ سے نحن کی خبر راضون محذوف ہے:...... راض انت کی خبر ہے:...... (ی) قیارنحن انت مسند الیہ ہیں اور غریب لغریب راض اور راضون مسند ہیں دونوں شعروں میں مسند کے حذف کی وجہ اختصار بھی ہوسکتا ہے:...... ظاہری عبارت پر مسند کا ذکر کرنا عبث بھی ہوسکتا ہے:...... دونوں شعروں میں مسند کے حذف کی وجہ رنج بھی ہوسکتا ہے اور شعر کا وزن برقرار رکھنا بھی ہوسکتا ہے۔

ترکیب:......اما شرطیہ ترک مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند فاء جزائیہ لام جارہ ماموصولہ متعلق کائن کے خبر مر فعل ھو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر باقی مقولہ:۔ فاء تفریعیہ (ی) اسم ان کا لام حرف تحقیق غریب خبر واو عاطفہ کقولہ معطوف ہے پہلے کقولہ پر:۔نحن مبتدأ باء جارہ ماموصولہ متعلق راضون کے ثبت فعل ھو فاعل مرجع ما عند ظرف ثبت کی مضاف نا مضاف الیہ ثبت جملہ فعلیہ صلہ وانت راض بما ثبت عندک معطوف :۔ الرای مبتدأ مختلف خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَقَوْلِکَ :. زَیْدٌ مُنْطَلِقٌ وَعَمْرٌو:. وَقَوْلِکَ :. خَرَجْتُ فَاِذَا زَیْدٌ:. وَقَوْلِہٖ :. اِنَّ مَحَلًّا وَاِنَّ مُرْتَحَلاً :. اَیْ اِنَّ لَنَا فِی الدُّنْیَا وَلَنَا عَنْھَا.

ترجمہ:......اور جیسے تیرا کہنا ہے زید جانے والا ہے اور عمرو:۔ اور جیسے تیرا کہنا ہے نکلا میں پس اچانک زید اور جیسے اس کا کہنا ہے:۔ بیشک اترنا ہے اور بیشک کوچ کرنا ہے یعنی بیشک ہمارے لیئے دنیا میں اور ہمارے لیئے اس دنیا سے۔

تشریح:......زید منطلق وعمرو میں مسند الیہ کا مسند محذوف ہے اصل زید منطلق وعمرو منطلق ہے بے فائدہ گی سے بچنے کے لیئے منطلق کو محذوف کر دیا ہے اسی طرح فاذا زید میں زید مسند الیہ کا مسند محذوف کر دیا ہے مفاجات کی وجہ سے اصل خرجت فاذا زید موجود ہے اسی طرح ان محلا اور ان مرتحلا مسند الیہ کا مسند حذف کر دیا گیا ہے جو کہ کائن ہے اصل ان محلا کائن لنا فی الدنیا اور ان مرتحلا کائن لنا عنھا ہے جملہ مفسّر میں:...... ان لنا فی الدنیا ولنا عنھا مسند نہیں ہیں عربوں کا استعمال:...... ان محلا وان مرتحلا:...... ہے دونوں کا مسند کائن ہوگا پوری عبارت اس طرح ہوگی:...... ان محلا کائن لنافی الدنیا:...... وان مرتحلا کائن لنا عنھا ہمارے لیے دنیا میں آنا ہے اور ہمارے لیے دنیا سے جانا ہے عبث کی وجہ سے مسند محذوف ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ مثالہ مبتدأ قولک متعلق کائن کے خبر باقی مقولہ:۔ زید مبتدأ منطلق خبر واو عاطفہ عمرو معطوف ہے زید پر واو عاطفہ قولک

معطوف ہے پہلے قولک پر:۔ خرجت فعل بفاعل جملہ فعلیہ فاء عاطفہ اذا مفاجاتیہ زید مبتدأ خبر محذوف کا واو عاطفہ قولہ معطوف ہے: محلاً اسم ان کا کائن لنا فی الدنیا خبر واو عاطفہ مرتحلا اسم ان کا کائن لنا عنھا خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی:. قُلْ لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْ:. وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ یَحْتَمِلُ الْاَمْرَیْنِ اَیْ اَجْمَلُ بِیْ اَوْ فَاَمْرِیْ.

ترجمہ:......اور جیسے مالک کا فرمان ہے:۔ آپ فرما دیجئے اگر ہوتے تم میرے رب کی رحمتوں کے خزانوں کے مالک:۔ اور جیسے مالک کا فرمان ہے پس صبر اچھا ہے یہ احتمال رکھتا ہے مسند الیہ کا یعنی صبر جمیل مسند الیہ ہے اور اجمل بی مسند ہے:...... صبر جمیل اچھا ہے مجھ کو:...... فامری مسند الیہ ہے اور صبر جمیل مسند ہے میرا معاملہ صبر جمیل ہے۔

تشریح:......لو حرف شرط ہے اور یہ فعل پر داخل ہوتا ہے یہاں اصل عبارت تملکون تملکون ہے پہلا مُفَسَّرْ ہے اور دوسرا مُفَسِّرْ ہے اس لیئے پہلے تملکون کو وجوبی طور پر حذف کر دیا گیا یعنی مسند کو اور ضمیر متصل واو کی جگہ ضمیر منفصل انتم لائے تاکہ مسند الیہ قائم رہے اور مسند تملک حذف ہو جائے:...... تملکون میں نون اعرابی بھی حذف ہے یہ نہ مسند الیہ ہے اور نہ مسند اس لیے بحث سے خارج ہے:...... فصبر جمیل ایک ترکیب میں مسند الیہ ہے اور مسند اجمل بی ہے اور ایک ترکیب میں فامری مسند الیہ ہے اور صبر جمیل مسند ہے یہ دو احتمال ہیں لیکن بحث مسند کے محذوف کی ہو رہی ہے اس لیے مسند ہی محذوف ہوگا اور صبر جمیل مسند الیہ ہوگا:......

ترکیب:......واو عاطفہ مثالہ مبتدأ محذوف ہے مرجع ترکہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ ذوالحال تعالیٰ حال باقی مقولہ:۔ جملہ اسمیہ قل فعل انت فاعل جملہ انشائیہ لو حرف شرط انتم مبتدأ تملکون فعل بفاعل خزائن مفعول بہ مضاف جملہ فعلیہ خبر:۔ وقولہ تعالیٰ معطوف پہلے وقولہ تعالیٰ پر فاء عاطفہ صبر موصوف جمیل صفت مبتدأ یحتمل فعل ھو فاعل مرجع فصبر جمیل الامرین مفعول بہ جملہ فعلیہ الامرین مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر اجمل بی مُفَسِّرْ معطوف علیہ او عاطفہ فامری معطوف۔

عبارت:......وَلَا بُدَّ مِنْ قَرِیْنَةٍ كَوُقُوْعِ الْكَلَامِ جَوَابًا لِسُؤَالٍ مُحَقَّقٍ نَحْوُ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ اَوْ لِمُقَدَّرٍ نَحْوُ:. لِیُبْکَ یَزِیْدُ ضَارِعٌ لِخُصُوْمَةٍ.

ترجمہ:......اور مسند کے حذف پر قرینہ کا ہونا ضروری ہے جیسے کلام کا واقع ہونا ہے محقق سوال کا جواب جیسے اگر آپ ان سے سوال کریں کہ کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو تو ضرور وہ کہیں گے اللہ نے یا کلام کا واقع ہونا ہے مقدر سوال کا جواب جیسے چاہیے کہ رویا جائے یزید کو روئے جھگڑے سے تنگ آنے والا۔

تشریح:......مسند کے حذف کے لیئے قرینہ کی دو مثال بیان کی ہیں ایک سوال محقق کی ہے جیسے من خلق السمٰوت والارض میں خلق سوال محقق ہے اور جواب میں لیقولن اللہ میں خلق مسند محذوف ہے اصل لیقولن خلق اللہ ہے اور ایک مثال سوال مقدر کی ہے جیسے من یبکیہ سوال عبارت میں مقدر ہے اور جواب میں ضارع لخصومة میں یبکی مسند محذوف ہے اصل لِیُبْکَ یَزِیْدُ (سوال مقدر مسند الیہ) مَنْ یَبْکِیْهِ (جواب مسند) یَبْکِیْهِ ضَارِعٌ لِخُصُوْمَةٍ ہے

ترکیب:......واو عاطفہ لانفی جنس کا بد اسم من جارہ قرینة متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کاف جارہ وقوع متعلق کائن کے خبر مضاف الکلام مضاف الیہ ممیز جواب تمیز لام جارہ سوال متعلق وقوع کے موصوف محقق صفت جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ واو عاطفہ لام حرف تحقیق ان حرف شرط سالتھم جملہ فعلہ من موصولہ خلق صلہ مل کر مفعول ثانی لیقولن اللہ جزاء او عاطفہ لمقدر معطوف ہے محقق کا مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔

عبارت:...... وَفَضْلُهٗ عَلٰی خِلَافِهٖ بِتَكْرَارِ الْاِسْنَادِ اِجْمَالًا ثُمَّ تَفْصِیْلًا وَبِوُقُوْعِ نَحْوِ یَزِیْدَ غَیْرِ فُضْلَةٍ.

ترجمہ:......اور اس لیبک یزید مجہول کی فضیلت اس کے خلاف پر ہے اسناء کے تکرار کی وجہ سے اجمالی طور پر پھر تفصیلی طور پر اور اس لیبک یزید

مجہول کی فضیلت اس کے خلاف پر ہے یزید جیسے کے غیر فضلہ واقع ہونے کی وجہ سے۔

تشریح:......لیبک مجہول کی فضیلت معروف یبکی پر اسناد کے تکرار کی وجہ سے ہے جب لیبک یزید کہا کہ یزید کو رویا جائے تو فعل بغیر فاعل کے نہیں ہوتا جب رونا ہے تو رونے والا بھی ہے اس لیئے لیبک کی اسناد رونے والے کی طرف اجمالی طور پر ہو رہی ہے پھر یبکی کی اسناد ضارع کی طرف تفصیلی طور پر ہور ہی ہے۔ لیبک یزید مجہول کی صورت میں یزید نائب فاعل ہے یعنی مسند الیہ ہے کلام کا رکن اعظم ہے اور یبکی ضارع یزید کی صورت میں یزید نہ تو کلام میں مسند بنتا ہے اور نہ مسند الیہ بنتا ہے بلکہ زائد ہے جس کو مسند اور مسند الیہ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی فضیلت نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ فضل مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع لیبک یزید علی جارہ خلاف متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع لیبک یزید باء جارہ تکرار متعلق فضل کے مضاف الاسناد مضاف الیہ ممیز اجمالا تمیز معطوف علیہ ثم عاطفہ تفصیلا معطوف باء جارہ وقوع متعلق فضل کے مضاف نحو مضاف الیہ مضاف یزید مضاف الیہ موصوف غیر صفت مضاف فضلۃ مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَبِكَوْنِ مَعْرِفَةِ الْفَاعِلِ كَحُصُوْلِ نِعْمَةٍ غَيْرِ مُتَرَقَّبَةٍ لِاَنَّ اَوَّلَ الْكَلَامِ غَيْرُ مُطْمِعٍ فِيْ ذِكْرِهٖ

ترجمہ:......لیبک یزید کی فضیلت ہے اس کے خلاف پر فاعل کی پہچان ہونے کی وجہ سے ایسے جیسے نعمت کا حاصل ہونا ہے بغیر انتظار کے کیونکہ کلام کا شروع امید نہیں دلاتا اس فاعل کے ذکر میں۔

تشریح:......اس لیبک یزید کی فضیلت اس کے خلاف معروف پر ہے اس لیئے کہ فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہو رہی ہے فعل مجہول فاعل کے ذکر کو نہیں چاہتا اور سامع فعل مجہول سن کر یہ امید نہیں رکھتا کہ فاعل کو ذکر کیا جائے گا جب اتفاقی طور پر فاعل کا ذکر ہو جائے تو گویا وہ فاعل کا ذکر ایسے ہے جیسے بغیر انتظار کے نعمت کا حاصل ہونا کیونکہ ابتدائی کلام فاعل کے ذکر کی امید نہیں دلاتا۔

ترکیب:......واو عاطفہ باء جارہ کون متعلق فضلہ کے مضاف معرفۃ مضاف الیہ مضاف موصوف الفاعل مضاف الیہ کاف جارہ حصول متعلق الکائنۃ کے صفت مضاف نعمۃ مضاف الیہ موصوف غیر صفت مضاف مترقبۃ مضاف الیہ لام جارہ اول اسم ان کا متعلق حصول کے مضاف الکلام مضاف الیہ غیر خبر مضاف مطمع مضاف الیہ فی جارہ ذکر متعلق مطمع کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع الفاعل۔

عبارت:......وَاَمَّا ذِكْرُهٗ فَلِمَا مَرَّ وَاَنْ يَّتَعَيَّنَ كَوْنُهٗ اِسْمًا اَوْ فِعْلاً وَاَمَّا اِفْرَادُهٗ فَلِكَوْنِهٖ غَيْرَ سَبَبِيٍّ مَعَ عَدَمِ اِفَادَةِ تَقَوِّى الْحُكْمِ:

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند کا ذکر کرنا ان قواعد کی وجہ سے ہوتا ہے جو قواعد گذر گئے اور یہ کہ معین ہوگا اس مسند کا اسم ہونا یا فعل ہونا اور لیکن اس مسند کا مفرد ہونا اس مسند کے غیر سببی ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے حکم کی مضبوطی کا فائدہ نہ دینے کے ساتھ۔

تشریح:......اگر عدول کا مقتضیٰ نہ ہو یا قرینہ پر اعتماد کمزور ہو یا سامع کم سمجھ ہو تو مسند ذکر کیا جاتا ہے اور یہ ذکر کرنا اصل ہے یہ قاعدے مسند الیہ کی بحث میں گذر چکے ہیں:۔ اور مسند کا ذکر کرنا اس لیئے بھی ہوتا ہے یہ کہ اس مسند کا اسم ہونا معین ہوتا ہے جیسے زید قائم تا کہ اس سے ثبوت اور استمرار سمجھا جائے یا مسند کا فعل ہونا معین ہوتا ہے جیسے زید قام تا کہ اس سے تجدد اور حدوث سمجھا جائے:۔ اگر حکم کی مضبوطی کا فائدہ دینا مقصود نہ ہو اور مسند سببی بھی نہ ہو تو مسند مفرد ہوگا جیسے زید قائم:۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ:۔ ذکر مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند فاء جزائیہ لام جارہ ما موصولہ مر فعل ہو فاعل مرجع ما موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر معطوف علیہ واو عاطفہ ان ناصبہ یتعین فعل کون فاعل مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند اسما خبر کون کی معطوف علیہ او عاطفہ فعلا معطوف:۔ واو عاطفہ اما شرطیہ افراد مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ فاء جزائیہ لام جارہ کون متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ غیر خبر کون کی مضاف سببی مضاف الیہ مع ظرف کون کی مضاف باقی مضاف الیہ۔

عبارت:....... وَالْمُرَادُ بِالسَّبَبِيِّ نَحْوُ :. زَيْدٌ اَبُوْهُ مُنْطَلِقٌ

ترجمہ:....... اور مراد مسند سببی سے زید ابوہ منطلق جیسا ہے:...... زید کا باپ کھڑا ہے:۔

تشریح:...... زید ابوہ منطلق میں ابوہ منطلق مسند ہے جملہ ہے اور سببی ہے کیونکہ ابو کی طرف منطلق کی نسبت ابو کے غیر کے سبب ہورہی ہے اور وہ غیر زید ہے:۔ زید قائم میں قائم مسند ہے مفرد ہے اور غیر سببی ہے جملہ نہیں ہے اور زید منطلق ابوہ میں:۔ منطلق ابوہ مسند ہے مفرد ہے جملہ نہیں ہے کیونکہ ابوہ فاعل ہے منطلق کا اور منطلق جملہ نہیں ہے مسند جب جملہ ہوگا تو مسند مفرد نہیں ہوگا اگر مسند جملہ نہ ہو تو مفرد ہوگا جیسے زید منطلق ابوہ:...... جاء نی رجل کریم ابوہ میں کریم ابوہ مسند نہیں ہے بلکہ صفت ہے رجل کی اور منطلق ابوہ جملہ نہیں ہے مفرد مسند ہے:.......

ترکیب:...... واو عاطفہ المراد مبتدأ باء جارہ السببی متعلق المراد کے نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ زید مبتدأ:۔ ابو مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع زید منطلق خبر:۔ جملہ اسمیہ ہو کر پھر خبر زید کی:۔ زید مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:....... وَاَمَّا كَوْنُهٗ فِعْلاً فَلِتَقْيِيْدِهٖ بِاَحَدِ الْاَزْمِنَةِ الثَّلٰثَةِ عَلٰى اَخْصَرِ وَجْهٍ مَعَ اِفَادَةِ التَّجَدُّدِ:.

ترجمہ:...... اور لیکن مسند کا فعل ہونا پس اس مسند کو مقید کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے تین زمانوں میں سے ایک زمانہ کے ساتھ مختصر طریقہ پر تجدد کا فائدہ دینے کے ساتھ۔

تشریح:....... مسند اسم ہو تو مسند کو زمانہ کے ساتھ مقید کرنے میں اختصار نہ ہوگا جیسے زید قائم زمانہ کے ساتھ مقید نہیں ہے اور اگر زید قائم فی الزمان الماضی کہیں تو طویل ہو جائے گا اختصار نہ رہے گا اگر زید قام کہا تو اختصار ہے اور تین زمانوں میں سے ایک زمانہ کے ساتھ مقید بھی ہے تجدد کا فائدہ بھی ہے اسی طرح زید لیقوم:...... زید کھڑا ہوتا ہے زمانہ حال میں اس میں تجدد بھی ہے اور اختصار بھی ہے:...... اسی طرح زید سیقوم:...... زید ابھی کھڑا ہوگا زمانہ مستقبل میں اس میں تجدد بھی ہے اور اختصار بھی ہے زمانہ کے ساتھ مقید بھی ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ اما شرطیہ کون مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ فعلا خبر کون کی فاء جزائیہ لام جارہ تقیید متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند باء جارہ احد متعلق تقیید کے مضاف الا زمنۃ مضاف الیہ موصوف الثلثۃ صفت علی جارہ اخصر متعلق تقیید کے مضاف وجہ مضاف الیہ مع ظرف تقیید کی مضاف۔

عبارت:....... كَقَوْلِهٖ :. اَوَ كُلَّمَا وَرَدَتْ عُكَاظَ قَبِيْلَةٌ x بَعَثُوْا اِلَيَّ عَرِيْفَهُمْ يَتَوَسَّمُ

ترجمہ:...... مثال تجدد کا فائدہ دینے کے ساتھ تین زمانوں میں سے ایک زمانہ کے ساتھ مسند کو مقید کرنے کی مثل اس کے کہنے کے ہے:۔ اور کیا جس وقت آتے ہیں قبیلے عکاظ میں تو بھیجتے ہیں وہ قبیلے میری طرف اپنے پہچان کرنے والے کو جو کہ بغور پہچانتا ہے مجھ کو۔

تشریح:...... مقام نخلہ اور مقام طائف کے درمیان عکاظ ایک جگہ ہے جہاں شروع ذی قعدہ سے 20 بیس تاریخ تک بازار لگتا تھا بڑے بڑے شعراء نقاب ڈال کر یہاں آتے تھے اور فخریہ اشعار کہتے تھے ظریف بن تمیم اس شعر کا شاعر نقاب نہیں ڈالتا تھا اس لیئے اس نے یتوسم کہا کہ مجھ کو بغور بار بار دیکھتا ہے:۔ یہاں بحث عریف ھم یتوسم کی ہے:۔ عریف مسند الیہ ہے مفعول بہ بعثوا کا اور ذوالحال ہے یتوسم مسند ہے حال ہے مسند الیہ اور مسند دونوں منصوب ہیں اب تک کی بحث میں مسند الیہ مبتدأ ہوتا تھا فاعل ہوتا تھا اور مسند فعل ہوتا تھا یا خبر ہوتی تھی مرفوع ہوتے تھے جبکہ یہ دونوں منصوب ہیں ذوالحال کو مسند الیہ اور حال کو مسند یہاں تسلیم کیا گیا ہے اگر یتوسم کی جگہ متوسم کہتے تو زمانہ کی قید نہ ہوتی اور تجدد کا فائدہ بھی نہ ہوتا کیونکہ اسم استمرار اور ثبوت کا فائدہ دیتا ہے جس میں زمانہ اور تجدد نہیں ہوتا۔

ترکیب:...... مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ جملہ اسمیہ ھمزہ استفھامیہ واو عاطفہ کلما ظرف بعثوا کی

مضاف:۔ وردت فعل عکاظہ مفعول فیہ قبیلۃ فاعل جملہ فعلیہ مضاف الیہ:۔ بعثوا فعل بفاعل الی جارہ (ی) متعلق بعثوا کے عریف مضاف ھم مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ذوالحال یتوسم فعل ھو فاعل مرجع عریف جملہ فعلیہ حال۔

عبارت:......وَاَمَّا کَوْنُهٗ اِسْمًا فَلِاِفَادَةِ عَدَمِهِمَا کَقَوْلِهٖ:. لَا یَاْلَفُ الدِّرْهَمُ الْمَضْرُوْبُ صُرَّتَنَا x لٰکِنْ یَمُرُّ عَلَیْهَا وَهُوَ مُنْطَلِقٌ:.

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند کا اسم ہونا زمانہ اور تجدد کے نہ ہونے کا فائدہ دینے کے لیئے ہوتا ہے جیسے اس کا کہنا ہے نہیں محبت کرتے مہر زدہ درہم ہماری تھیلی سے لیکن وہ مہر زدہ درہم اس تھیلی سے گذر جاتے ہیں اور وہ مہر زدہ درہم چلتے رہتے ہیں۔

تشریح:...... یہاں بحث ھو منطلق کی ہے ھو مسند الیہ ہے مبتدأ ہے اور منطلق مسند سے خبر ہے منطلق اسم ہے اس لیئے اس میں زمانہ کی قید نہیں بلکہ ثبوت ہے اور تجدد بھی نہیں ہے بلکہ استمرار ہے یعنی وہ مہر زدہ درھم چلتے رہتے ہیں وھو منطلق کی طرح عمرو طویل اور زید قصیر میں بھی صفت کا ثبوت ہے اور زمانہ کا استمرار ہے یعنی چھوٹا ہونا یا لمبا ہونا ہر وقت ہے یہ نہیں کہ دن میں چھوٹا ہے اور رات کو لمبا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ کون مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند اسما خبر کون کی:۔ فاء جزائیہ لام جارہ افادۃ متعلق کائن کے خبر مضاف عدم مضاف الیہ مضاف ھما مضاف الیہ مرجع زمانہ اور تجدد:۔ جملہ شرطیہ مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ:۔ جملہ اسمیہ لایألف فعل الدرھم فاعل موصوف المضر وب صفت صرۃ مفعول بہ مضاف نا مضاف الیہ لکن حرف استدراک یمر فعل ھو فاعل مرجع الدرھم علیٰ جارہ ھا متعلق یمر کے مرجع صرۃ جملہ فعلیہ واو حالیہ ھو مبتدأ منطلق خبر جملہ اسمیہ حال۔

عبارت:......وَاَمَّا تَقْیِیْدُ الْفِعْلِ بِمَفْعُوْلٍ وَنَحْوِهٖ فَلِتَرْبِیَةِ الْفَائِدَةِ وَالْمُقَیَّدُ فِیْ کَانَ زَیْدٌ مُنْطَلِقًا هُوَ مُنْطَلِقًا لَا کَانَ وَاَمَّا تَرْکُهٗ فَلِمَانِعٍ مِنْهَا۔

ترجمہ:......اور لیکن فعل کو مقید کرنا مفعول اور مفعول جیسے کے ساتھ پس فائدہ بڑھانے کی وجہ سے ہوتا ہے اور کان زید منطلقا میں مقید منطلقا ہے کان نہیں ہے اور فائدے سے مقید کرنے کو چھوڑ دینا یعنی مفعول اور مفعول جیسے کے ساتھ مقید نہ کرنا کسی روکنے والے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

تشریح:......فعل یا شبہ فعل کو منصوبات میں سے کسی ایک کے ساتھ یا چند کے ساتھ مقید کرنا فائدہ بڑھانے کی وجہ سے ہوتا ہے فعل کی مثال حفظت القران میں نے قرآن حفظ کیا اور فائدہ بڑھانے کی مثال حفظت القران بمکۃ اور شبہ فعل کی مثال زید قائم اور فائدہ بڑھانے کی مثال زید قائم فی الدار امام الامیر ونحوہ سے مراد تمام منصوبات ہیں اور متعلقات ہیں:۔ کان زید منطلقا میں زید مسند الیہ ہے اور منطلقا مسند ہے منطلقا مقید ہے کان کے ساتھ کان مقید نہیں ہے منطلقا کے ساتھ:۔ فعل یا شبہ فعل کو مفعول وغیرہ کے ساتھ مقید نہ کرنا فائدہ سے کسی روکنے والے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے تشرب الھرۃ لبنا فھذہ الھرۃ خذ خذ تو یہاں نقصان سے بچنے کی وجہ سے خذ خذ پکڑ و پکڑو کہتے ہیں تا کہ دودھ بچ جائے نقصان نہ ہو:۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ تقیید مبتدأ مضاف الفعل مضاف الیہ باء جارہ مفعول متعلق تقیید کے واو عاطفہ نحوہ معطوف مفعول پر فاء جزائیہ لام جارہ تربیۃ متعلق کائن کے خبر مضاف الفائدۃ مضاف الیہ واو عاطفہ المقید مبتدأ کان زید منطلقا متعلق المقید کے:......ھو منطلقا جملہ ہو کر خبر لا عاطفہ کان معطوف منطلقا کا:...... واو عاطفہ اما شرطیہ ترک مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع تقیید فاء جزائیہ لام جارہ مانع متعلق کائن کے خبر من جارہ ھا متعلق مانع کے مرجع الفائدۃ جملہ شرطیہ۔

عبارت:......وَاَمَّا تَقْیِیْدُهٗ بِالشَّرْطِ فَلِاِعْتِبَارَاتٍ لَا تُعْرَفُ اِلَّا بِمَعْرِفَةِ مَا بَیْنَ اَدَوَاتِهٖ مِنَ التَّفْصِیْلِ وَقَدْ بُیِّنَ ذَالِکَ فِیْ عِلْمِ النَّحْوِ.

ترجمہ:......اور لیکن مقید کرنا اس فعل کو شرط کے ساتھ پس اعتبارات کی وجہ سے ہوتا ہے نہیں پہچانے جاتے وہ اعتبارات مگر اس تفصیل کے پہچاننے

کے ساتھ جو تفصیل ان شرط کے حرفوں کے درمیان ہے اور تحقیق بیان کر دی گئی ہے وہ تفصیل نحو کے علم میں۔

تشریح:......ادوات شرط سے مراد۔ حروف شرط اور اسماء شرط ہیں جو کہ نحو کے علم میں گذر چکے ہیں ان حروف شرط اور اسماء شرط کے درمیان مختلف اعتبارات ہیں جن کی تفصیل بھی نحو کے علم میں گذر چکی ہے وہ تفصیل جاننا ضروری ہے بغیر اس تفصیل کے جانے ہوئے حروف شرط اور اسماء شرط کے اعتبارات کو جاننا مشکل ہے یہ بحث کافیہ میں موجود ہے وہاں دیکھیں کہ فعل کو شرط کے ساتھ مقید کرنے کے لیے کس حرف شرط کی یا کس اسم شرط کی کہاں ضرورت ہوتی ہے بحث مسند کی ہو رہی تھی اور فعل مسند ہوتا ہے اس لیے اب بحث فعل کی ہو رہی ہے جیسے ان تکرمنی اکرمک یا کلما کانت الشمس طالعة فالنهار موجود میں شرط اور جزاء ہیں:...... شرط میں یا جزاء میں مسند اور مسند الیہ ہوتے ہیں لیکن شرط یا جزاء مسند یا مسند الیہ نہیں ہوتے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ تقیید مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ باء جارہ الشرط متعلق تقیید کے فاء جزائیہ لام جارہ اعتبارات متعلق کائن کے خبر جملہ شرطیہ لاتعرف فعل بشئی مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء بمعرفۃ مستثنیٰ مل کر متعلق لاتعریف کے جملہ فعلیہ صفت اعتبارات کی معرفۃ مضاف ما مضاف الیہ موصولہ ثبت فعل ھو فاعل مرجع ماجملہ فعلیہ صلہ بین ظرف ثبت کی مضاف ادوات مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع شرط من جارہ التفصیل متعلق ثبت کے:۔ واو عاطفہ قد حرف تحقیق بین فعل ذالک نائب فاعل مشارالیہ تفصیل فی جارہ علم متعلق بین کے مضاف النحو مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَلٰكِنْ لَابُدَّ مِنَ النَّظَرِ هٰهُنَا فِيْ اِنْ وَاِذَا لِلشَّرْطِ فِى الْاِسْتِقْبَالِ

ترجمہ:...... اور لیکن ضروری ہے یہاں دیکھنا ان میں اور اذا میں جو کہ مستقبل کی شرط کے لیئے ہیں۔

تشریح:......ان اور اذا مستقبل کی شرط کے لیئے ہیں یہاں ان اور اذا میں غور کرنا ضروری ہے کیونکہ بعض اعتبارات ایسے ہیں جن اعتبارات کو نحویوں نے زیادہ اہمیت نہیں دی اور ان اعتبارات کے ذکر کو ضروری نہیں سمجھا ان اعتبارات میں سے ان اور اذا کے اعتبارات ہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ لکن حرف استدراک لانفی جنس کا بد اسم من جارہ النظر متعلق کائن کے خبر ھٰھنا ظرف النظر کی فی جارہ ان متعلق النظر کے معطوف علیہ اذا معطوف دونوں موصوف لام جارہ الشرط متعلق کائنین کے فی الاستقبال متعلق کائنین کے:۔ کائنین اپنے دونوں متعلق سے مل کر صفت۔

عبارت:......لٰكِنْ اَصْلَ اِنْ عَدَمُ الْجَزْمِ بِوُقُوْعِ الشَّرْطِ وَاَصْلَ اِذَا الْجَزْمُ وَلِذَالِكَ كَانَ النَّادِرُ مَوْقِعًا لِاِنْ وَغُلِّبَ لَفْظُ الْمَاضِيْ مَعَ اِذَا.

ترجمہ:......لیکن ان کا اصل جزم کا نہ ہونا ہے شرط کے واقع ہونے میں اور اذا کا اصل جزم ہے شرط کے واقع ہونے میں اسی وجہ سے نادر واقع ہوتا ہے ان اور غالب کیا گیا ہے ماضی کے لفظ کو اذا کے ساتھ۔

تشریح:......ان اور اذا دونوں مستقبل کی شر کے لیئے آتے ہیں ان غیر یقینی چیزوں کے لیئے آتا ہے جن چیزوں کا واقع ہونا نادر ہوتا ہے جیسے ان قرات قرات اگر تو پڑھے گا تو میں پڑھوں گا یہاں شرط کے واقع ہونے میں یقین نہیں ہے اسی لیئے ان کا استعمال کیا گیا ہے۔ اور اذا ان چیزوں کے لیئے آتا ہے جن چیزوں کا واقع ہونا یقینی ہوتا ہے اسی وجہ سے اذا کے ساتھ ماضی کا استعمال ہوتا ہے جو کہ کام کے واقع ہونے پر یقین کو ظاہر کرتا ہے جیسے اذا جئت اکرمت ک جب تو آئے گا تو میں تیری عزت کروں گا۔

ترکیب:......لکن حرف استدرک اصل اسم مضاف ان مضاف الیہ عدم خبر مضاف الجزم مضاف الیہ باء جارہ وقوع متعلق عدم کے مضاف الشرط مضاف الیہ واو عاطفہ اصل معطوف مضاف اذا مضاف الیہ الجزم معطوف عدم پر واو عاطفہ لام جارہ ذالک متعلق النادر کے مشارالیہ عدم الجزم کان فعل النادر اسم موقعا خبر لام جارہ ان متعلق النادر کے واو عاطفہ غلّب فعل لفظ نائب فاعل مضاف الماضی مضاف الیہ مع ظرف غلب کی مضاف اذا مضاف الیہ۔

عبارت:......نَحوُ فَاِذَا جَاءَ تْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَاهٰذِهٖ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ لِاَنَّ الْمُرَادَ الْحَسَنَةُ الْمُطْلَقَةُ وَلِهٰذَا عُرِّفَتْ تَعْرِيْفَ الْجِنْسِ وَالسَّيِّئَةُ نَادِرٌ بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهَا وَلِهٰذَا نُكِّرَتْ.

ترجمہ:......جیسے جب آتی ہے ان کے پاس نیکی تو کہتے ہیں یہ نیکی ہمارے ہی لیے ہے اور اگر پہنچتی ہے ان کو کوئی برائی تو بدفعالی لیتے ہیں موسیٰ سے اور ان سے جو موسیٰ کے ساتھ ہیں کیونکہ الحسنة سے مراد مطلق نیکی ہے اسی وجہ سے معرفہ لایا گیا نیکی کو جنس کی تعریف کے ساتھ اور برائی نادر ہے نیکی کی نسبت اسی وجہ سے اس کو نکرہ لایا گیا۔

تشریح:......اذا مستقبل کے لیئے ہوتا ہے اور ماضی کا معنیٰ بھی اذا کے ساتھ مستقبل کا کرتے ہیں لیکن فعل ماضی لفظ کے اعتبار سے قطعا وقوع پر دلالت کرتا ہے اور اذا بھی یقین کے لیئے ہوتا ہے جو کہ قطعاً وقوع پر دلالت کرتا ہے اس وجہ سے دونوں میں مطابقت ہے الحسنة کو الف لام جنسی کے ساتھ معرفہ بنانے کی وجہ یہ ہے کہ جنس کا کثرت اور وسعت کی وجہ سے واقع ہونا ضروری ہے کیونکہ جنس اپنی تمام نوع میں ہوتی ہے اور یہ خلاف ہے نوع کے کہ ایک نوع دوسری نوع میں نہیں ہوتی:۔ ان میں شرط کا وقوع یقینی نہیں اس لیئے ان کے ساتھ ماضی نہیں لاتے بلکہ مضارع لے کر آتے ہیں کہ وقوع یقینی نہیں ہے اور سیئة کو نکرہ لائے ہیں تا کہ تنوین تقلیل پر دلالت کرے پہلی بات تو یہ ہے کہ برائی نہیں پھنچتی اور اگر بالغرض محال کوئی مصیبت ان کو پھنچ جائے تو کہتے ہیں یہ نحوست موسیٰ اور موسیٰ کے ساتھیوں کی وجہ سے پھنچی ہے۔

ترکیب:......مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ فاء عاطفہ اذا شرطیہ جاءت فعل ھم مفعول بہ الحسنة فاعل جملہ شرط:۔ قالوا فعل بفاعل لام جارہ نا متعلق کائنة کے خبر ھذہ مبتدأ جملہ جزائیہ:۔ واو عاطفہ ان شرطیہ تصب فعل ھم مفعول بہ سیئة فاعل جملہ شرط یطیرو افعل بفاعل بموسیٰ متعلق یطیروا کے معطوف علیہ ومن ثبت ھو معہ معطوف لان متعلق غلب کے المراد اسم الحسنہ المطلقة خبر ان کی:......لھذا متعلق عرفت کے ہی نائب فاعل مرجع الحسنة کے تعریف الجنس مفعول ثانی:۔ السیئة مبتدأ نادر خبر بالنسبة متعلق نادر کے الیھا متعلق النسبة کے لھذا متعلق نکرت کے ہی نائب فاعل مرجع السیئة۔

عبارت:......وَقَدْ تُسْتَعْمَلُ اِنْ فِي الْجَزْمِ تَجَاهُلاً اَوْلِعَدَمِ جَزْمِ الْمُخَاطَبِ كَقَوْلِكَ لِمَنْ يُّكَذِّبُكَ اِنْ صَدَقْتُ فَمَاذَا تَفْعَلُ اَوْ تَنْزِيْلِهٖ مَنْزِلَةَ الْجَاهِلِ مُقْتَضَى الْعِلْمِ.

ترجمہ:......اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے ان کو یقین میں جاھل بن جانے کی وجہ سے اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے ان کو یقین میں مخاطب کو یقین نہ ہونے کی وجہ سے جیسے تیرا کہنا ہے اس شخص کو جو شخص جھٹلاتا ہے تجھ کو اگر میں سچ بولوں تو تو کیا کرے گا اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے ان کو یقین میں مخاطب کو جاھل کی جگہ اتار دینے کی وجہ سے علم کے تقاضے کے سبب۔

تشریح:......جان بوجھ کر جاھل بننے کی صورت میں ان کو یقین میں استعمال کیا جاتا ہے جیسے گیٹ والے سے پوچھا جائے کہ صاحب ہے اور گیٹ والے کو معلوم ہے کہ صاحب دفتر میں ہے لیکن ڈر کی وجہ سے نہیں بتاتا کہ صاحب کی مرضی کے خلاف نہ ہو جائے تو کہتا ہے ان کان فیھا اخبرک:۔ صاحب اگر دفتر میں ہوئے تو میں بتاؤں گا متکلم کو یقین ہو اور مخاطب کو یقین نہ ہو تب بھی ان کو یقین میں استعمال کیا جاتا ہے جیسے:۔ ان صدقت فماذا تفعل اگر میں سچ بولوں تو تو کیا کرے گا:...... عالم مخاطب کو جاھل مخاطب کی جگہ اتارنے کی وجہ سے بھی ان کو یقین میں استعمال کیا جاتا ہے جیسے تیرا کہنا اس شخص کو جو تکلیف دیتا ہے اپنے باپ کو ان کان اباک فلا تو ذیہ اگر وہ تیرا باپ ہے پس تو اس کو تکلیف نہ دے۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق تستعمل فعل ان نائب فاعل فی الجزم متعلق تستعمل کے تجاھلا مفعول لہ او عاطفہ لعدم متعلق تستعمل کے مضاف جزم مضاف الیہ مضاف المخاطب مضاف الیہ:۔ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر لمن یکذبک متعلق قول کے ان صدقت جملہ شرط فاء جزائیہ ماذا مفعول بہ تفعل فعل انت فاعل جملہ جزائیہ او عاطفہ تنزیل متعلق تستعمل کے مضاف (ہ) مضاف الیہ منزلة الجاھل مفعول فیہ تنزیل کا مقتضی العلم مفعول لہ تنزیل کا۔

عبارت:......اَوِالتَّوْبِيْخ وَتَصْوِيْرِ اَنَّ الْمَقَامَ لِاشْتِمَالِهٖ عَلٰى مَايَقْلَعُ الشَّرْطَ عَنْ اَصْلِهٖ لَايَصْلَحُ اِلَّا لِفَرْضِهٖ كَمَا يُفْرَضُ الْمَحَالُ :. نَحْوُ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ فِيْ مَنْ قَرَأَ اِنْ بِالْكَسْرِ

ترجمہ:......اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے ان کو یقین میں جھڑکنے کی وجہ سے اور اس بات کی تصویر بنانے کی وجہ سے کہ بیشک مقام اپنے مشتمل ہونے کی وجہ سے اس کلام پر جو کلام اکھیڑ دے شرط کو جڑ سے وہ مقام شرط کے لیئے درست نہیں مگر اس شرط کو فرض کر لینے کی وجہ سے جیسا کہ فرض کرلیا جاتا ہے محال کو:۔ جیسے کیا پس ہم ہٹالیں گے تم سے قران کو پھیر کر اگر ہو تم نافرمان قوم یہ ان شرطیہ اس کی پڑھائی میں ہے جس نے ان کو کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے:۔

تشریح:......ان کو اگر کسرہ کے ساتھ پڑھیں تو اس صورت میں یہ بحث ہے اور اگر اَن پڑھیں جیسا کہ قران میں ہے تو پھر کوئی بحث نہیں ہے:۔ کلام کا مقام ایسے کلام پر مشتمل ہو جس کلام کو شرط کی قطعاً ضرورت نہیں مگر شرط کو فرض کر لینے کی صورت کی تصویر بنانے کی یا جھڑکنے کی ضرورت ہو تو ان کو استعمال کیا جاتا ہے یقین میں توبیخ کے لیے اور تصویر بنانے کے لیے جیسے یہ آیت ہے کیا پس ہٹالیں گے ہم تم سے قران کو پھیر کر اگر ہو تم نافرمان قوم اگر توبیخ کے لیے شرط کو فرض نہ کریں تو کلام شرط کے لیئے درست نہیں ہے یعنی ہم ہرگز قران کو نہیں ہٹائیں گے یہاں شرط کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ قران کا نزول ان لوگوں سے مشروط نہیں ہے۔

ترکیب:......او عاطفہ التوبیخ معطوف ہے لعدم پر متعلق تستعمل کے واو عاطفہ تصویر معطوف ہے توبیخ پر تصویر مضاف ان مضاف الیہ المقام اسم لاشتمالہ متعلق لایصلح کے علی مایقلع الشرط متعلق لاشتمالہ کے عن اصلہ متعلق یقلع کے لایصلح فعل اپنے ھو فاعل اور لسبب الا لفرضہ سے مل کر خبر ان کی کما یفرض المحال متعلق لفرضہ کے مثالہ مبتداً نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ افنضرب فعل اپنے نحن فاعل اور اپنے متعلق عنکم الذکر مفعول بہ ممیز سے مل کر جملہ فعلیہ۔

عبارت:......اَوْ تَغْلِيْبِ غَيْرِ الْمُتَّصِفِ بِهٖ عَلَى الْمُتَّصِفِ بِهٖ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَحْتَمِلُهُمَا.

ترجمہ:......اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے ان کو یقین میں:۔ جو شرط کے ساتھ متصف نہیں اس کو غالب کرنے کی وجہ سے اس کے اوپر جو شرط کے ساتھ متصف ہے اور اس کا فرمان جو بلند برتر ہے:۔ اور اگر ہو تم شک میں اس کلام کے بارے میں جو کلام نازل کیا ہے ہم نے اپنے بندے پر:۔ یہ کلام احتمال رکھتا ہے توبیخ کا اور مقام کی تصویر بنانے کا۔

تشریح:......کچھ کفار تھے جن کو شک تھا کہ یہ کلام الٰہی ہے یا نہیں اور کچھ کفار کو شک نہیں تھا بلکہ یقین تھا کہ یہ کلام الٰہی ہے عناد اور دشمنی کی وجہ سے نہیں مانتے تھے جن کو شک نہیں تھا ان کو غالب کر کے سب کو غیر شک والا سمجھ کر کلام کیا گیا ہے:۔ یعنی غیر متصف بہ کو متصف بہ پر غالب کر دیا ان کو جزم میں استعمال کرنے کی وجہ سے:...... ورنہ جزم نہیں ہے:۔ یہ کلام توبیخ کا اور مقام کی تصویر بنانے کا احتمال رکھتا ہے کیونکہ دلائل اور شواھد اور معجزات کے بعد شک تو نہیں ہوسکتا بالفرض اگر شک تسلیم کرلیا جائے تو اس جیسی کوئی سورۃ لے آؤ:۔

ترکیب:......او عاطفہ تغلیب معطوف ہے لعدم پر متعلق تستعمل کے مضاف غیر مضاف الیہ مضاف المتصف بہ مضاف الیہ علی جارہ المتصف بہ متعلق تغلیب کے واو عاطفہ قول مبتداً مضاف (ہ) مضاف الیہ ذوالحال تعالیٰ حال آیت مقولہ:۔ یحتملھما خبر:۔ واو عاطفہ ان شرطیہ کنتم فعل اسم فی جارہ ریب متعلق کائنین کے خبر من جارہ ما متعلق کائنین کے نزلنا فعل بفاعل (ہ) مفعول بہ محذوف ہے علی جارہ عبد متعلق نزلنا کے مضاف نا مضاف الیہ

عبارت:......وَالتَّغْلِيْبُ بَابٌ وَاسِعٌ يَجْرِيْ فِيْ فُنُوْنٍ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ وَكَقَوْلِهٖ تَعَالٰى بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ

تَجْهَلُوْنَ وَمِنْهُ اَبَوَانِ وَنَحْوُهٗ.

ترجمہ:......اور تغلیب کا باب بہت وسیع ہے یہ تغلیب کا باب کئی فنون میں جاری ہوتا ہے جیسے مالک کا فرمان:۔ اور وہ مریم فرمابردار تھی اور جیسے مالک کا فرمان بلکہ تم جاہل قوم ہو اور اس تغلیب سے ابوان ہے اور اس ابوان جیسا ہے۔

تشریح:......تغلیب کئی طرح سے ہوتی ہے:۔ کانت صیغہ واحد مؤنث غائب کا ہے اور القٰنتین صیغہ جمع مذکر ہے واحد مذکر قانت ہے مردوں کو غالب کر دیا گیا ہے عورتوں پر اس لیئے القٰنتین کہا ورنہ وکانت من القٰنتات ہوتا:۔قوم باعتبار لفظ کے غائب ہے اور تجھلون صیغہ مخاطب کا ہے مخاطب کو غائب پر غالب کردیا گیا ہے ورنہ یجھلون ہوتا:۔ ابوان سے مراد باپ اور ماں ہے اب کو ام پر غالب کر دیا گیا ہے اس لیئے ابوان کہہ دیا ہے ورنہ دو باپ تو کسی کے بھی نہیں ہوتے اسی طرح قمرین میں چاند کو سورج پر غالب کر دیا گیا ہے اور شمسین میں سورج کو چاند پر غالب کر دیا گیا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ التغلیب مبتدأ باب خبر موصوف واسع صفت یجری فعل ھو فاعل مرجع باب فی فنون متعلق یجری کے جملہ فعلیہ دوسری صفت مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر آیت مقولہ جملہ اسمیہ کانت فعل ھی اسم مرجع مریم من القٰنتین متعلق کائنۃ کے خبر جملہ فعلیہ:۔ مثالہ مبتدأ کقولہ تعالیٰ متعلق کائن کے خبر بل عاطفہ انتم مبتدأ قوم خبر موصوف تجھلون صفت:۔ منہ متعلق کائن کے خبر ابوان مبتدأ معطوف علیہ واو عاطفہ نحو معطوف مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع ابوان۔

عبارت:......وَلِكَوْنِهِمَا لِتَعْلِيْقِ اَمْرٍ بِغَيْرِهٖ فِي الْاِسْتِقْبَالِ كَانَ كُلٌّ مِنْ جُمْلَتَيْ كُلٍّ مِّنْهُمَا فِعْلِيَّةً اِسْتِقْبَالِيَّةً وَلَا يُخَالِفُ ذَالِكَ لَفْظًا اِلَّا لِنُكْتَةٍ.

ترجمہ:......ان دونوں کے ہونے کی وجہ سے مستقبل میں ایک کام کو معلق کرنے کے لیے دوسرے کام کے ساتھ:۔ ان دونوں میں سے ہرایک کے دو جملوں میں سے ہوگا ہر ایک جملہ فعلیہ استقبالیہ:۔ اور نہیں مخالف ہوگا یہ ہر ایک جملہ اس فعلیہ استقبالیہ کے باعتبار لفظ کے مگر کسی نکتہ کی وجہ سے:۔

تشریح:......ان اور اذا مستقبل میں شرط کے ساتھ جزاء کو معلق کرنے کے لیے ہوتے ہیں مستقبل میں ان اور اذا کے جزاء اور شرط کو معلق کرنے کی وجہ سے ان کے دونوں جملے فعلیہ استقبالیہ ہوں گے یعنی جزاء اور شرط مستقبل میں ہوں گے اور اذا کے دونوں جملے فعلیہ استقبالیہ ہوں گے یعنی جزاء اور شرط مستقبل میں ہوں گے یہ چاروں جملے خلاف نہیں ہوں گے فعلیہ استقبالیہ کے باعتبار لفظ کے مگر کسی نکتہ کی وجہ سے۔

ترکیب:......باء جارہ غیر متعلق تعلیق مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع امر فی جارہ الاستقبال متعلق تعلیق کے:۔تعلیق مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں متعلق سے مل کر متعلق کون کے:۔ کون مضاف اپنے ھما مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر متعلق کان کے:۔ من جارہ ھما متعلق کائن کے صفت:۔کل موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ جملتی مضاف متعلق کائن کے صفت:۔کل موصوف اپنے صفت سے مل کر اسم کان کا فعلیہ خبر موصوف استقبالیہ صفت جملہ فعلیہ واو عاطفہ لا یخالف فعل ھو فاعل مرجع کل:۔ ذالک مفعول بہ ممیز مشار الیہ فعلیہ استقبالیہ لفظا تمیز لشئی مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء لنکتہ مستثنیٰ مل کر متعلق لایخالف کے۔جملہ فعلیہ

عبارت:......كَاِبْرَازِ غَيْرِ الْحَاصِلِ فِيْ مَعْرِضِ الْحَاصِلِ لِقُوَّةِ الْاَسْبَابِ اَوْ كَوْنِ مَاهُوَ لِلْوُقُوْعِ كَالْوَاقِعِ اَوِ التَّفَاؤُلِ اَوْاِظْهَارِ الرَّغْبَةِ فِيْ وُقُوْعِهٖ نَحْوُ اِنْ ظَفِرْتُ بِحُسْنِ الْعَاقِبَةِ فَهُوَ الْمَرَامُ.

ترجمہ:......جیسے غیر حاصل کو ظاہر کرنا ہے حاصل کی جگہ میں اسباب کی قوت کی وجہ سے یا اس کام کے ہونے کی وجہ سے جو کام واقع ہونے والا ہے واقع ہونے والے کے مانند یا نیک شگونی کی وجہ سے یا شرط کے واقع ہونے میں رغبت کو ظاہر کرنے کی وجہ سے جیسے اگر میں کامیاب ہوگیا اچھے انجام کے ساتھ پس وہی میرا مقصد ہے۔

تشریح:......ان اور اذا کا استعمال مستقبل کی بجائے فعل ماضی کے ساتھ نکتہ کی وجہ سے کیا جاتا ہے یعنی غیر حاصل کو حاصل کی

جگہ ظاہر کیا جاتا ہے اگر غیر حاصل چیز کے حصول کے اسباب تمام کے تمام مہیا ہوں تو کہتے ہیں ان اشترينا كان كذا اگر ہم خرید لیں تو اس طرح ہوگا یہاں ان کے ساتھ شرط اور جزاء میں اسباب کی قوت کی وجہ سے فعل ماضی ہے نکتہ یہ ہے کہ اسباب کی قوت کی وجہ سے غیر حاصل کو حاصل کی جگہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اگر ہم خریدتے تو ایسا ہو جاتا خریدنا اور ایسا ہونا حاصل نہیں ہے اس کو ظاہر کیا جا رہا ہے حاصل کی جگہ میں یعنی خرید لیا اور حاصل ہو گیا (۲) اور ان اور اذا کا استعمال فعل مستقبل کی بجائے فعل ماضی کے ساتھ نکتہ کی وجہ سے ہوتا ہے یعنی اس کام کے ہونے کی وجہ سے جو کام واقع ہونے والا ہے واقع ہونے والے کے مانند جیسے بیمار کا کہنا ہے ان مت كان كذا و كذا اگر میں مر گیا تو ایسا ایسا ہوگا یہاں بھی ان کے ساتھ شرط اور جزاء میں فعل ماضی ہے غیر حاصل کو حاصل کی جگہ میں ظاہر کرنے کی وجہ سے ۔(۳) ان ظفرت بحسن العاقبة فهو المرام میں متکلم کا صیغہ پڑھیں تو شرط کے واقع ہونے میں رغبت ہے اور اگر ظفرت کو مخاطب کا صیغہ پڑھیں تو نیک شگونی ہے اگر تو کامیاب ہو جائے اچھے انجام کے ساتھ پس وہی مقصد ہے ان کے ساتھ شرط اور جزاء میں ماضی ہے۔

ترکیب:......مثالہ مبتدأ کاف جارہ ابراز متعلق کائن کے غیر مضاف الیہ مضاف الحاصل مضاف الیہ فی جارہ معرض متعلق ابراز کے مضاف الحاصل مضاف الیہ لام جارہ قوۃ متعلق ابراز کے مضاف الاسباب مضاف الیہ او عاطفہ کون متعلق ابراز کے مضاف ما مضاف الیہ موصولہ کان صلہ ھو اسم مرجع مالام جارہ الوقوع متعلق کائنا کے خبر کاف جارہ الواقع متعلق وقوع کے او عاطفہ التفاؤل متعلق ابراز کے او عاطفہ اظہار متعلق ابراز کے مضاف الرغبۃ مضاف الیہ فی جارہ وقوع متعلق اظہار کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع شرط مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ ان ظفرت بحسن العاقبۃ شرط فھو المرام جزاء:۔

عبارت:......فَإِنَّ الطَّالِبَ إِذَا عَظُمَتْ رَغْبَتُهُ فِي حُصُولِ أَمْرٍ يَكْثُرُ تَصَوُّرُهُ إِيَّاهُ فَرُبَمَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ حَاصِلاً وَعَلَيْهِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا.

ترجمہ:......پس بیشک جب طلب کرنے والے کی رغبت بڑھ جاتی ہے کسی کام کے حاصل ہونے میں تو زیادہ ہو جاتا ہے اس طلب کرنے والے کا تصور اس کام کا کبھی کبھی اس کام کے حاصل ہونے کا خیال ہوتا ہے اس طلب کرنے والے کو:۔ اور اسی پر ہے اگر وہ عورتیں ارادہ کرلیں پاک دامن ہونے کا۔

تشریح:...... غیر حاصل کے حاصل ہونے کا سبب کیا ہے اس کی علت یہ ہے کہ جب طلب کرنے والے کی رغبت بڑھ جاتی ہے کسی چیز کے حاصل ہونے کی تو اس چیز کا تصور زیادہ ہو جاتا ہے بسا اوقات خیال ہوتا ہے اس چیز کے حاصل ہونے کا اس صورت میں ان کے ساتھ ماضی کا استعمال ہوتا ہے شرط کے واقع ہونے میں رغبت کی وجہ سے تاکہ غیر حاصل کو ظاہر کیا جا سکے حاصل کی جگہ میں:۔ اور ان کا استعمال ماضی کے ساتھ پر یہ آیت ہے اگر وہ عورتیں ارادہ کرلیں پاک دامن ہونے کا:۔ غیر حاصل کو حاصل کی جگہ ظاہر کیا گیا ہے شرط کے واقع ہونے میں رغبت کی وجہ سے یعنی کمال رضا کی وجہ سے۔

ترکیب:......فاء عاطفہ الطالب اسم ان کا باقی خبر ان کی:۔ اذا شرطیہ رغبتہ فاعل فی حصول امر متعلق عظمت کے جملہ شرط:۔ یکثر فعل تصور فاعل مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع طالب ایاہ مفعول بہ تصور کا جملہ معطوف علیہ فاء عاطفہ رب تقلیلیہ ما کافہ یخیل فعل ھو نائب فاعل ذوالحال مرجع امر الیہ متعلق یخیل کے مرجع طالب حاصلا حال جملہ معطوف مل کر جزاء:۔ شرط جزاء مل کر خبر ان کی:۔ علیہ متعلق کائن کے خبر آیت مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ اردن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ شرط۔

عبارت:...... قَالَ السَّكَّاكِيُّ:. أَوْ لِلتَّعْرِيضِ :. نَحْوُ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ

ترجمہ:......السکاکی نے کہا ہے ان اور اذا میں سے ہر ایک کے دو جملوں میں سے ہر ایک جملہ فعلیہ استقبالیہ ہوگا یہ جملہ فعلیہ استقبالیہ کے خلاف نہیں ہوگا مگر کسی نکتہ کی وجہ سے جیسے غیر حاصل کو ظاہر کرنا ہے حاصل کی جگہ میں بات ڈھالکر کہنے کی وجہ سے جیسے:۔ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے اعمال برباد ہو جائیں گے۔

تشریح:......غیر حاصل کو حاصل کی جگہ میں ظاہر کرنے کی وجہ سے ان کے ساتھ شرط میں فعل ماضی استعمال کیا گیا ہے تعریض کی وجہ سے کیونکہ یہاں جن سے خطاب ہے یعنی نبیؐ:۔ تو ان سے شرک کا وقوع قطعاً ممکن ہی نہیں اگر بالفرض محال تسلیم کرلیا جائے تو یقیناً اعمال برباد ہو جائیں گے یہ تعریض ہے کہ جن لوگوں نے مالک کے ساتھ شرک کیا ہے ان کے اعمال برباد ہونے میں کوئی شک نہیں ان کے اعمال برباد ہو چکے۔

ترکیب:......قال فعل السکا کی فاعل جملہ فعلیہ:۔ او عاطفہ لام جارہ التعریض متعلق ابراز کے:۔ ابراز اپنے دونوں متعلق اور مضاف الیہ سے مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ محذوف کی جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ محذوف نحو مضاف باقی مضاف الیہ مل کر خبر:۔ جملہ اسمیہ لام حرف تحقیق ان حرف شرط اشرکت فعل بفاعل جملہ شرط لیحبطن عملک جزاء۔

عبارت:......وَنَظِيْرُهُ فِي التَّعْرِيْضِ وَمَالِيَ لاَ اَعْبُدُ الَّذِىْ فَطَرَنِىْ اَىْ وَمَالَكُمْ لاَتَعْبُدُوْنَ الَّذِىْ فَطَرَكُمْ بِدَلِيْلِ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ:.

ترجمہ:......اور لئن اشرکت کی نظیر تعریض میں یہ آیت ہے:۔ اور کیا ہوگیا مجھ کو نہ عبادت کروں میں اس ذات کی جس ذات نے مجھ کو پیدا کیا یعنی کیا ہوگیا تم کو نہیں عبادت کرتے تم اس ذات کی جس ذات نے تم کو پیدا کیا یہ تفسیری جملہ والیہ ترجعون کی دلیل کی وجہ سے ہے:۔ اور اس کی طرف تم کو لوٹا دیا جائے گا۔

تشریح:......لئن الشرکت میں تعریض تھی لیکن ان کے ساتھ شرط میں ماضی تھی جو کہ غیر حاصل کو حاصل کی جگہ میں ظاہر کرنے کی وجہ سے تھی اور ومالی لااعبد الذی میں تعریض ہے لیکن غیر حاصل کو حاصل کی جگہ میں ظاہر کرنے کی وجہ سے نہیں ہے اور ان اور ماضی اور شرط کی بحث بھی نہیں ہے مقصد تعریض کو ثابت کرنے کے لیئے دوسری تعریض پیش کی ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ نظیرہ مبتدأ فی التعریض متعلق نظیرہ کے آیت خبر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ ما استفہامیہ مبتدأ لی متعلق کائن کے خبر جملہ استفہامیہ:۔ لااعبد فعل انا فاعل الذی مفعول بہ موصولہ فطر فعل ھو فاعل مرجع الذی نون وقایہ کا(ی) مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ جملہ مُفَسَّرْ:۔ ای حرف تفسیر ومالکم لاتعبدون الذی فطرکم مُفَسِّرْ مبتدأ باء جارہ دلیل متعلق کائن کے خبر مضاف والیہ ترجعون مضاف الیہ:۔ واو عاطفہ الی جارہ (ہ) متعلق ترجعون کے:۔ ترجعون اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَوَجْهُ حُسْنِهٖ اِسْمَاعُ الْمُخَاطَبِيْنَ الْحَقَّ عَلٰى وَجْهٍ لاَيَزِيْدُ غَضَبَهُمْ وَهُوَ تَرْكُ التَّصْرِيْحِ بِنِسْبَتِهِمْ اِلَى الْبَاطِلِ.

ترجمہ:......اور اس تعریض کے اچھا ہونے کی وجہ مخاطبین کو حق سنانا ہے ایک طریقہ پر جو طریقہ نہیں زیادہ کرتا ان کے غصہ کو اور وہ طریقہ باطل کی طرف ان کی نسبت کی صراحت کو چھوڑ دینا ہے۔

تشریح:......اگر کلام و مالکم لاتعبدون الذی فطرکم والیہ ترجعون ہوتا تو باطل کی نسبت مخاطبین کی طرف صراحتاً ہو جاتی جس سے ان کے غصہ میں مزید اضافہ ہوجاتا اور مخاطبین حق کو قبول کرنے کی طرف مائل نہ ہوتے جبکہ تعریض کا طریقہ مخاطبین کو حق سنانے کے لیئے بہترین طریقہ ہے کیونکہ اس طریقہ سے باطل کی نسبت مخاطبین کی طرف صراحتاً نہیں ہوتی۔

ترکیب:......واو عاطفہ وجہ مبتدأ مضاف حسن مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع تعریض اسماع خبر مضاف المخاطبین مضاف الیہ مفعول بہ الحق مفعول ثانی علی جارہ وجہ متعلق اسماع کے موصوف:۔ لایزید فعل ھو فاعل مرجع وجہ غضب مفعول بہ مضاف ھم مضاف الیہ مرجع مخاطبین جملہ فعلیہ صفت:۔ واو عاطفہ ھو مبتدأ ترک خبر مضاف التصریح مضاف الیہ باء جارہ نسبت متعلق ترک مضاف ھم مضاف الیہ مرجع مخاطبین الی جارہ الباطل متعلق ترک:۔ ترک اپنے مضاف الیہ اور دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔

عبارت:...... وَيُعِيْنُ عَلٰى قَبُوْلِهٖ لِكَوْنِهٖ اَدْخَلَ فِىْ اِمْحَاضِ النُّصْحِ حَيْثُ لاَ يُرِيْدُ لَهُمْ اِلاَّ مَايُرِيْدُ لِنَفْسِهٖ:.

ترجمہ:......اور وہ تعریض کا طریقہ مدد کرتا ہے اس حق کے قبول کرنے پر اپنے زیادہ داخل ہونے کی وجہ سے خالص نصیحت میں جہاں نہیں ارادہ کرتا وہ متکلم ان مخاطبین کے لیئے کسی چیز کا مگر اس چیز کا جس چیز کا وہ متکلم ارادہ کرتا ہے خود لیئے۔

تشریح:...... یہ تعریض کا طریقہ حق کے قبول کرنے میں مدد اس لیئے کرتا ہے کہ متکلم کا ارادہ مخاطبین کو ملامت کرنا نہیں ہوتا سوائے نصیحت کے جس کی وجہ سے یہ طریقہ خالص نصیحت میں زیادہ موثر ہوتا ہے کیونکہ متکلم ان مخاطبین کے لیئے اس چیز کا ارادہ کرتا ہے جس چیز کو متکلم خود کے لیئے چاہتا ہے یہ بات خیر خواہی پر دلالت کرتی ہے نہ کہ اپنے آپ کی برتری پر اور دوسرے کی حقارت پر۔

ترکیب:......واو عاطفہ یعین فعل ہو فاعل مرجع وجہ علی قبولہ متعلق یعین کے مرجع الحق لکونہ متعلق یعین کے مرجع وجہ ادخل خبر کون فی امحاض النصح متعلق ادخل کے حیث ظرف ادخل کی مضاف باقی مضاف الیہ لا یرید فعل ہو فاعل مرجع متکلم لھم متعلق لا یرید کے شیأ مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء ما مستثنیٰ مل کر مفعول بہ ما موصولہ یرید فعل ہو فاعل مرجع متکلم (ہ) مفعول بہ محذوف ہے مرجع مالنفسہ متعلق لا یرید:۔ جملہ فعلیہ صلہ:۔

عبارت:...... وَلَوْ لِلشَّرْطِ فِي الْمَاضِيْ مَعَ الْقَطْعِ بِانْتِفَاءِ الشَّرْطِ فَيَلْزَمُ عَدَمُ الثُّبُوْتِ وَالْمُضِيُّ فِيْ جُمْلَتَيْهَا

ترجمہ:......اور لو زمانہ ماضی میں شرط کے لیئے ہوتا ہے شرط کے قطعی طور پر نہ ہونے کے ساتھ پس لازم ہے فعل کا ثابت نہ ہونا اور فعل ماضی کا ہونا اس لو کے دونوں جملوں میں۔

تشریح:......لو زمانہ ماضی میں شرط کے لیئے آتا ہے شرط کے نہ ہونے کے یقین ہونے کے ساتھ لو کے ذریعہ جزاء کو شرط کے ساتھ معلق کیا جاتا ہے اور شرط کے نہ ہونے کا یقین ہے تو جزاء بھی یقیناً نہیں واقع ہوگی جیسے:۔ **لو جئتني لاكرمتك**:۔ اگر تو میرے پاس آتا تو میں تیری عزت کرتا:۔ نہ تو آیا اور نہ میں نے عزت کی شرط اور جزاء دونوں کا ثبوت نہیں ہے اور شرط اور جزاء میں فعل ماضی ہے:۔ لو لامتناع الثانی لامتناع الاول لو دوسرے کے ممتنع ہونے کے لیئے ہوتا ہے پہلے کے ممتنع ہونے کی وجہ سے لو کئی معنی میں استعمال ہوتا ہے (۱) تمنیٰ کے لیے آتا ہے جیسے:...... **لو ان لنا كرة فنكون من المؤمنين**:...... کاش ہمارے لیے دنیا میں ایک دفعہ لوٹنا ہوتا پس ہم مؤمن ہو جاتے:...... (۲) ان مصدریہ کے معنیٰ میں بھی ہوتا ہے جیسے: **ودّوالو تدهن فيدهنون**:...... وہ کفار چاہتے ہیں آپ کی **مداھنت** کرنا پس وہ کفار بھی آپ کے لیے نرم ہو جائیں گے (۳) لو عرض کے لیے بھی آتا ہے جیسے:...... **لو تنزل بنا فتصيب خيرا**:...... اگر آپ آتے ہمارے پاس پس آپ پہنچتے بھلائی کو:...... (۴) **لو ان وصليه** کے معنیٰ میں بھی آتا ہے جیسے:...... **زيد بخيل ولو كثر ماله**:...... **لو كان فيهما الهة الا الله لفسدتا**:...... اس میں دو مذہب ہیں ایک یہ ہے کہ پہلا نہیں اس لیے دوسرا نہیں:...... دوسرا مذہب یہ ہے کہ دوسرا نہیں اس لیے پہلا نہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ لو مبتدأ للشرط متعلق کائن کے فی الماضی متعلق کائن کے مع القطع ظرف کائن کی بانتفاء الشرط متعلق القطع کے:۔ کائن اپنے دونوں متعلق اور ظرف سے مل کر خبر لو مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔ فاء عاطفہ یلزم فعل عدم فاعل مضاف الثبوت مضاف الیہ واو عاطفہ المضی معطوف فی جملتیھا متعلق یلزم کے جملہ فعلیہ۔

عبارت:......فَدُخُوْلُهَا عَلَى الْمُضَارِعِ فِيْ نَحْوِ. لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ بِقَصْدِ اسْتِمْرَارِ الْفِعْلِ فِيْمَا مَضٰى وَقْتًا فَوَقْتًا:.

ترجمہ:......پس مضارع پر لو کا داخل ہونا اس آیت جیسے میں وقتا فوقتا فعل کے استمرار کے ارادہ کرنے کی وجہ سے ہے اس وقت میں جو وقت گذر گیا اگر آپ صحابہ کی رائے اکثر معاملات میں مانتے رہتے تو صحابہ مشقت میں پڑ جاتے۔

تشریح:......فعل مضارع فعل استمرار کا فائدہ دیتا ہے اس آیت میں فعل مضارع لو کے تحت فعل کے استمرار کے ارادہ کی وجہ سے ہے اگر فعل کے استمرار کا ارادہ نہ ہوتا تو لو کے ساتھ فعل ماضی کا ہونا ضروری تھا جیسے لو جئتنی لا کرمتک۔

ترکیب:...... فاء عاطفہ دخول مبتدأ مضاف ھا مضاف الیہ مرجع لوعلیٰ المضارع متعلق دخول کے فی نحو متعلق دخول کے مضاف باقی مضاف الیہ:۔ باء جارہ قصد متعلق کائن کے خبر مضاف استمرار الفعل مضاف الیہ فی جارہ ما متعلق قصد کے موصولہ مضٰی صلہ وقتا مفعول فیہ قصد کا معطوف علیہ فاء عاطفہ وقتا معطوف:۔لو حرف شرط یطیع فعل ھو فاعل مرجع نبیﷺ مفعول بہ کثیر متعلق یطیع کے کثیر موصوف من الامر متعلق کائن کے صفت جملہ شرط لعنتم جملہ جزاء۔

عبارت:....... كَمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى:. اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ

ترجمہ:....... مثال اس استمرار کی مثل اس کے ہے جو اللہ تعالیٰ کے فرمان میں ہے:۔ اللہ ان کفار سے برابر استھزاء کرتے رہتے ہیں۔

تشریح:......فعل مضارع مثبت تجدد کے ساتھ ثبوت کے استمرار کا فائدہ دیتا ہے:...... اور فعل مضارع منفی تجدد کے ساتھ نفی کے استمرار کا فائدہ دیتا ہے:...... آیت کا معنی ہے اللہ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ان سے استھزاء کرتے رہتے ہیں اس آیت میں استھزاء بھی ہے اور تجدد بھی ہے یہ آیت مثال دینے کی وجہ سے پیش کی ہے تا کہ فعل مضارع سے استمرار ثابت کیا جاسکے بحث لو کی ہو رہی ہے جبکہ آیت میں لو نہیں ہے۔

ترکیب:......مثالہ مبتدأ کاف جارہ ما متعلق کائن کے خبر ما موصولہ ثبت فعل ھو فاعل مرجع مانی جارہ قول متعلق ثبت کے مضاف (ہ) مضاف الیہ ذوالحال مرجع اللہ تعالیٰ حال آیت مقولہ ثبت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ اللہ مبتدأ یستھزئ فعل ھو فاعل مرجع اللہ باء جارہ ھم متعلق یستھزئ کے جملہ فعلیہ خبر۔

عبارت:...... وَنَحْوِ وَلَوْ تَرٰى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ لِتَنْزِيْلِهٖ مَنْزِلَةَ الْمَاضِىْ لِصُدُوْرِهٖ عَمَّنْ لَاخِلَافَ فِىْ اِخْبَارِهٖ

ترجمہ:......اور اس لو کا داخل ہونا مضارع پر اس آیت جیسے میں مضارع کو ماضی کی جگہ اتار دینے کی وجہ سے ہے اس مضارع کے صادر ہونے کی وجہ سے اس ذات سے جس ذات کے خبر دینے میں کوئی اختلاف نہیں:۔ اور اگر آپ دیکھیں جب ان کفار کو کھڑا کیا جائے گا آگ پر۔

تشریح:......ماضی کی جگہ مضارع کو لو کے ساتھ اس لیئے لے کر آئے تا کہ یہ ظاہر ہو جائے کہ کلام اس ذات سے صادر ہو رہا ہے جس ذات کے خبر دینے میں کوئی اختلاف نہیں ورنہ لو کے ساتھ ماضی لو رائیت ہوتی کیونکہ لو کے دونوں جملے ماضی کے ہوتے ہیں جیسے لو جئتنی لا کرمتک لیکن مضارع باعتبار تحقق اور وقوع کے بمنزلۃ ماضی کے ہے اور خبر کی صحت کا اتنا یقین ہے کہ گویا یہ زمانہ ماضی میں ہو چکا اس کے لیئے ماضی کی جگہ مضارع لائے اللہ تعالیٰ کے خبر دینے کی وجہ سے۔

ترکیب:......فدحولھا علی المضارع فی نحو ولو تریٰ مبتدأ لام جارہ تنزیل متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مضارع منزلۃ مفعول فیہ تنزیل کا مضاف الماضی مضاف الیہ لام جارہ صدور متعلق تنزیل کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مضارع عن جارہ من متعلق صدور کے موصولہ لانفی جنس کا خلاف اسم فی اخبارہ متعلق کائن کے خبر جملہ صلہ:۔ لو حرف شرط تریٰ فعل انت فاعل اذ ظرف مضاف باقی مضاف الیہ وقفوا فعل بنائب فاعل علی النار متعلق وقفوا کے جملہ شرط:۔

عبارت:....... كَمَا عُدِلَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى:. رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا :. اَوْلِاسْتِحْضَارِ الصُّوْرَةِ

ترجمہ:......مضارع کو ماضی سے بدلنے کی مثال مثل اس مضارع کے ہے جو مضارع ماضی سے بدلا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان میں اور کبھی کبھی

تمنا کریں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا:۔ یا جو مضارع ماضی سے بدلا گیا ہے صورت کو حاضر کرنے کی وجہ سے۔

تشریح:......رب پر جب ما کافہ داخل ہو تو رب کے بعد ماضی کا ہونا لازم ہے کیونکہ رب کے معنیٰ زمانہ ماضی میں تقلیل کے ہوتے ہیں لیکن یہاں ربما کے بعد فعل مضارع ہے اس فعل مضارع کو ماضی کی جگہ اتار دیا گیا ہے مخبر کے صادق ہونے کی وجہ سے کہ مخبر صادق کی خبر پر ایسا یقین ہے گویا کہ یہ ہو چکا ہے یہاں صرف بحث مضارع کو ماضی سے بدلنے کی ہے اس میں لو والی کوئی بحث نہیں ہے۔

ترکیب:......مثالہ مبتداً کاف جارہ ما متعلق کائن کے خبر ما موصولہ عدل صلہ ھو نائب فاعل مرجع ما فی قولہ تعالیٰ متعلق عدل کے آیت مقولہ او عاطفہ لام جارہ استحضار متعلق عدل کے مضاف الصورۃ مضاف الیہ:۔ رب تقلیلہ ما کافہ یود فعل الذین فاعل موصول کفروا فعل بفاعل جملہ فعلیہ صلہ۔

عبارت:......كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَتُثِيْرُ سَحَابًا اِسْتِحْضَارًا لِتِلْكَ الصُّوْرَةِ الْبَدِيْعَةِ الدَّالَّةِ عَلَى الْقُدْرَةِ الْبَاهِرَةِ.

ترجمہ:......مثال مضارع کو ماضی سے بدلنے کی مثل اس کے ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس عجیب صورۃ کو حاضر کرنے کی وجہ سے فرمایا جو صورت دلالت کرتی ہے غالب قدرت پر:۔ پس ہوائیں اڑاتی ہیں بادلوں کو۔

تشریح:...... اللہ الذی ارسل الریاح فتثیر سحابا میں ارسل ماضی استعمال کیا گیا ہے اس کا مقتضیٰ ظاہر یہ تھا کہ فعل ماضی کے ساتھ فاثارت سحابا ہوتا لیکن جو صورت اللہ تعالیٰ کی غالب قدرت پر دلالت کرتی ہے اس عجیب صورت کو حاضر کرنے کی وجہ سے ماضی کی بجائے مضارع کا استعمال کیا گیا ہے تا کہ قدرت کاملہ کا پوری طرح مشاہدہ ہو جائے کہ ہوائیں اڑاتی ہیں بادلوں کو اس انداز سے کہ بادل زمین پر نہیں گرتے اور بادل آسمان پر نہیں چڑھتے کبھی ملے ہوئے ہوتے ہیں کبھی جدا جدا کبھی تہ بہ تہ کبھی دوڑتے ہیں کبھی رک جاتے ہیں کبھی کالے کبھی سفید کبھی لال اس عجیب صورت کی وجہ سے ماضی کی جگہ مضارع استعمال کیا گیا ہے تا کہ قدرت کاملہ کی صحیح عکاسی ہو سکے یہ صورت حال فعل ماضی سے ظاہر نہیں ہوتی۔

ترکیب:......مثالہ مبتداً کاف جارہ ما متعلق کائن کے خبر موصولہ قال فعل اللہ فاعل ذوالحال تعالیٰ حال (ہ) مفعول بہ محذوف مرجع ما آیت مقولہ استحضارا مفعول لہ قال کا لام جارہ تلک موصوف متعلق استحضارا کے الصورۃ صفت البدیعۃ صفت الدالۃ صفت علی جارہ القدرۃ متعلق الدالۃ کے موصوف الباھرۃ صفت قال فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ تثیر فعل ھی فاعل سحابا مفعول بہ جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاَمَّا تَنْكِيْرُهٗ فَلِاِرَادَةِ عَدَمِ الْحَصْرِ وَ الْعَهْدِ كَقَوْلِكَ :. زَيْدٌ كَاتِبٌ وَّعَمْرٌو شَاعِرٌ اَوْ لِلتَّفْخِيْمِ نَحْوُ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ اَوْ لِلتَّحْقِيْرِ

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند کو نکرہ کرنا حصر اور معین کے نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے تیرا کہنا ہے زید کاتب ہے اور عمرو شاعر عمرو شاعر ہے یا مسند کو نکرہ کرنا مسند کی شان کی عظمت کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے متقین کے لیے یہ عظیم ہدایت ہے:...... یا مسند کو نکرہ کرنا مسند کو حقیر کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے ما زید شیئا زید کوئی چیز نہیں ہے۔

تشریح:...... مسند کو نکرہ لانیکی وجہ یہ ہے کہ مسند منحصر نہیں ہے مسند الیہ میں اور مسند معین بھی نہیں ہے مسند الیہ کے لیئے یہ دونوں باتیں جب نہ ہوں تو مسند نکرہ ہوتا ہے جیسے زید کاتب اور عمرو شاعر یہ اس وقت کہا جائے گا جب متکلم کا مقصد صرف نثر اور شاعری کی خبر دینا ہو اور نثر کو زید میں منحصر نہ کرے اور شاعری کو عمرو میں منحصر نہ کرے اور کبھی مسند کی عظمت شان کی وجہ سے

مسند کو نکرہ لاتے ہیں جیسے ھدی للمتقین میں ھدی مسند ہے ذالک کا اور نکرہ ہے اور کبھی مسند کی حقارت کی وجہ سے مسند کو نکرہ لاتے ہیں جیسے ما زید شیئا زید کوئی چیز نہیں اس میں شیئا مسند ہے اور نکرہ ہے حقارت کی وجہ سے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ تنکیرہ مبتدأ فاء جزائیہ لام جارہ ارادۃ متعلق کائن کے خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ شرطیہ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر باقی مقولہ جملہ اسمیہ زید مبتدأ کاتب خبر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ عمرو مبتدأ شاعر خبر جملہ اسمیہ:۔ او عاطفہ للتفخیم معطوف ہے فلا رادۃ پر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ ھدی خبر ذالک کی للمتقین متعلق ھدی کے او عاطفہ للتقیر معطوف ہے فلا رادۃ پر متعلق کائن کے خبر جملہ شرطیہ۔

عبارت:...... وَاَمَّا تَخْصِيْصُهٗ بِالْاِضَافَةِ اَوِالْوَصْفِ فَلِكَوْنِ الْفَائِدَةِ اَتَمَّ وَاَمَّا تَرْكُهٗ فَظَاهِرٌ مِّمَّا سَبَقَ.

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند کو خاص کرنا اضافت کے ساتھ یا وصف کے ساتھ پس فائدہ کے زیادہ پورا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اور لیکن اس تخصیص کو چھوڑ دینا اس قاعدہ کی وجہ سے ہوتا ہے جو قاعدہ پہلے گذر چکا ہے فلما نع منها:۔

تشریح:......زید غلام میں مسند غلام عام ہے اس مسند میں تخصیص نہیں ہے جب زید غلام رجل کہا تو اس مسند میں رجل کے ساتھ تخصیص ہے کہ غلام مرد کا ہے عورت کا نہیں یا زید غلام قریش کہا تو اس میں قریش کے ساتھ مسند کی تخصیص ہوگئی اور زید رجل میں مسند کی تخصیص نہیں ہے جب زید رجل عالم کہا تو عالم کے ساتھ مسند رجل مخصوص ہوگیا فائدہ بڑھانا مقصود نہ ہو تو تخصیص کی ضرورت نہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ تخصیصہ مبتدأ بالاضافۃ متعلق تخصیص کے معطوف علیہ او عاطفہ الوصف معطوف:۔ فاء جزائیہ لام جارہ کون متعلق کائن کے خبر مضاف الفائدۃ مضاف الیہ اتم خبر کون کی واو عاطفہ اما شرطیہ ترکہ مبتدأ فاء جزائیہ ظاہر خبر من جارہ ما متعلق ظاہر کے ما موصولہ سبق فعل ھو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ۔

عبارت:......وَاَمَّا تَعْرِيْفُهٗ فَلِاِفَادَةِ السَّامِعِ حُكْمًا عَلٰى اَمْرٍ مَّعْلُوْمٍ لَّهٗ بِاِحْدٰى طُرُقِ التَّعْرِيْفِ بِاٰخَرَ مِثْلِهٖ اَوْ لَازِمَ حُكْمٍ كَذٰلِكَ نَحْوُ زَيْدٌ اَخُوْكَ وَ عَمْرُوْنِ الْمُنْطَلِقُ بِاِعْتِبَارِ تَعْرِيْفِ الْعَهْدِ اَوِالْجِنْسِ وَعَكْسُهُمَا.

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند کو معرفہ بنانا سامع کو فائدہ دینے کی وجہ سے ہوتا ہے ایک کام کے حکم کا جو کام سامع کو معلوم ہے فائدہ دینا ہوتا ہے تعریف کے طریقوں میں سے ایک طریقے کے ساتھ اس معلوم جیسے ایک دوسرے کام کا:۔ یا حکم کے لازم کا فائدہ دینا ہوتا ہے اسی طرح جیسے زید تیرا بھائی ہے اور عمرو جانے والا ہے:۔ فائدہ دینا ہوتا ہے معین کی تعریف کے اعتبار سے۔ یا جنس کی تعریف کے اعتبار سے اور یہ دونوں الٹ ہوتے ہیں۔

تشریح:......مسند کو معرفہ بنانے کی وجہ ایک یہ ہے کہ سامع کو فائدہ دینا ہوتا ہے ایک معلوم کام کے ساتھ اس جیسے ایک دوسرے کام کا تعریف کے طریقوں میں سے ایک طریقہ کے ساتھ جیسے زید اخوک زید تیرا بھائی ہے:۔ حکم بھائی ہونا ہے امر معلوم لہ زید ہے باخر مثلہ اخوک ہے باحدی طرق التعریف زید معرفہ علم ہے اور اخوک معرفہ اضافت ہے سامع کو زید کا معلوم ہے لیکن سامع کو یہ معلوم نہیں کہ زید میرا بھائی ہے تو زید جیسے ایک دوسرے کام یعنی اخوک سے سامع کو فائدہ دیا جارہا ہے اضافت معرفہ کے ساتھ بھائی ہونے کا:۔ لازم حکم کا معنیٰ ہے کہ متکلم یہ بتانا چاہتا ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ زید تیرا بھائی ہے:۔ عمرو المنطلق میں الف لام عہد خارجی جب ہوگا جب سامع عمرو کو بھی جانتا ہو اور یہ بھی جانتا ہو کہ ایک شخص جانے والا ہے مگر یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کون ہے تو متکلم سامع سے کہے عمرو المنطلق عمرو جانے والا ہے اس صورت میں الف لام عہد خارجی ہوگا اگر سامع صرف یہ جانتا ہے کہ ایک شخص جانے والا ہے اور یہ معلوم نہیں کہ وہ کون ہے تو اس صورت میں الف لام جنسی ہوگا جیسے عمرو المنطلق میں عمرو کو نہیں جانتا:۔ یہ دونوں الٹ ہوتے ہیں جیسے اخوک زید اور المنطلق عمرو

ہے۔ سامع کو جو معلوم ہے اس کو مبتدأ بنائیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ تعریفہ مبتدأ فلا فادۃ السامع متعلق کائن کے خبر حکما مفعول بہ علی امر متعلق افادۃ کے موصوف معلوم صفت لہ متعلق معلوم کے مرجع سامع باحدی طرق التعریف متعلق افادۃ کے باخر مثلہ متعلق افادۃ کے او عاطفہ لازم حکم معطوف ہے حکما پر کذالک متعلق افادۃ کے مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ زید مبتدأ اخوک خبر جملہ اسمیہ واو عاطفہ عمرو مبتدأ المنطلق خبر جملہ اسمیہ:۔ باعتبار تعریف العہد او الجنس متعلق افادۃ کے واو عاطفہ ھما مبتدأ عکسھما خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَالثَّانِیْ قَدْ یُفِیْدَ قَصْرَ الْجِنْسِ عَلٰی شَیْئٍ تَحْقِیْقًا نَحْوُ زَیْدُ نِ الْاَمِیْرُ اَوْ مُبَالَغَۃً لِکَمَالِہٖ فِیْہِ نَحْوُ عَمْرُو نِ الشُّجَاعُ۔

ترجمہ:......اور دوسرا کبھی فائدہ دیتا ہے جنس کی قصر کا ایک چیز پر از روئے حقیقت کے جیسے زید ہی امیر ہے اور دوسرا کبھی فائدہ دیتا ہے جنس کی قصر کا ایک چیز پر از روئے مبالغہ کے اس چیز کے پورا ہونے کی وجہ سے اس جنس میں جیسے عمرو الشجاع کہ عمرو ہی بہادر ہے۔

تشریح:......الثانی سے مراد باعتبار تعریف الجنس ہے:۔ جب مسند میں الف لام جنسی ہو تو کبھی الف لام جنس قصر کا فائدہ دیتا ہے جیسے زید الامیر:۔ زید ہی امیر ہے علاقہ میں اور کوئی امیر نہیں اور کبھی الف لام جنسی فائدہ دیتا ہے قصر جنس کا از روئے مبالغہ کے جیسے عمرو الشجاع کہ عمرو ہی بہادر ہے یعنی بہادر دوسرے بھی ہیں لیکن کامل بہادر عمرو ہی ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ الثانی مبتدأ قد حرف تحقیق یفید فعل ھو فاعل ممیز مرجع الثانی قصر مفعول بہ الجنس مضاف الیہ علی جارہ شئ متعلق قصر کے تحقیقا تمیز جملہ فعلیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف زید الامیر مضاف الیہ:۔ جملہ اسمیہ زید مبتدأ الامیر خبر جملہ اسمیہ او عاطفہ مبالغۃ معطوف ہے تحقیقا پر لام جارہ کمال متعلق یفید کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع شئ فیہ متعلق کمال کے مرجع جنس جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف عمرو الشجاع مضاف الیہ عمرو مبتدأ الشجاع خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَقِیْلَ الْاِسْمُ مُتَعَیَّنٌ لِلْاِبْتِدَاءِ لِدَلَالَتِہٖ عَلَی الذَّاتِ وَالصِّفَۃُ لِلْخَبْرِیَّۃِ لِدَلَالَتِھَا عَلٰی اَمْرٍ نَسَبِیٍّ:.

ترجمہ:......اور کہا گیا ہے اسم معین ہے ابتداء کے لیئے ذات پر اپنی دلالت کی وجہ سے اور صفت معین ہے خبر کے لیئے نسبت والے کام پر اپنی دلالت کی وجہ سے۔

تشریح:......پہلے وعکسھما میں یہ بات تھی کہ عمرو المنطلق میں مبتدأ عمرو ہے اور المنطلق عمرو میں مبتدأ المنطلق ہے یہاں اس کا رد ہے کہ اسم معین ہے ابتداء کے لیئے ذات پر اپنی دلالت کی وجہ سے اور صفت معین ہے خبر کے لیئے نسبت والے کام پر اپنی دلالت کی وجہ سے اسم مؤخر ہو یا مقدم جملہ میں وہ مبتدأ ہی ہوگا اور صفت جملے میں مقدم ہو یا مؤخر وہ صفت خبر ہی ہوگی پس زید المنطلق کہیں یا المنطلق زید کہیں ہر حال میں زید مبتدأ اور المنطلق خبر ہوگی یہ بات زیادہ درست نہیں ہے مبتداء وہ ہی ہوگا جو مقدم ہوگا رد آگے آرہا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ قیل فعل باقی نائب فاعل:۔ الاسم مبتدأ متعین خبر للابتداء متعلق متعین کے لدلالتہ متعلق متعین کے علی الذات متعلق لدلالتہ کے جملہ اسمیہ واو عاطفہ الصفۃ مبتدأ متعینۃ خبر محذوف ہے للخبریۃ متعلق متعینۃ کے لدلالتھا متعلق متعینۃ کے علی امر نسبی متعلق لدلالتھا کے جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَرُدَّ بِاَنَّ الْمَعْنَی الشَّخْصُ الَّذِیْ لَہُ الصِّفَۃُ صَاحِبُ الْاِسْمِ

ترجمہ:......اسم مبتدأ کے لیئے ہوتا ہے اور صفت خبر کے لیئے ہوتی ہے یہ بات رد کر دی گئی ہے اس بات کے ساتھ کہ معنیٰ یہ ہے کہ جس شخص کے لیئے صفت ہے وہ شخص اسم والا ہے۔

تشریح:......اسم مبتدأ ہوتا ہے اور خبر صفت ہوتی ہے اس بات کو رد کر دیا گیا ہے اس معنیٰ کے ساتھ کہ وہ شخص جس کے لیئے صفت ہے وہ شخص اسم والا ہے یعنی زید ہے مطلب یہ ہے کہ صفت دال ہے ذات پر تو صفت تاویل کے ساتھ اسم ہوئی جب

صفت اسم ہوئی تو پھر ابتداء میں بھی آسکتی ہے ابتداء کے لیئے اسم کا خاصہ نہ رہا صفت کا اسم ہونا تاویلی ہے صریح نہیں ہے اس لیئے قاعدہ یہ ہی ہے کہ اسم معین ہے ابتداء کے لیئے ذات پر دلالت کرنے کی وجہ سے۔

ترکیب:......واو عاطفہ رد فعل ھو نائب فاعل مرجع الاسم متعین للابتداء والصفۃ للخبر یہ باء جارہ المعنی اسم ان کا:۔ الشخص موصوف الذی موصولہ تثبت فعل لہ متعلق تثبت کے مرجع الذی الصفۃ فاعل:۔ تثبت فعل اپنے متعلق اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ صلہ ہو کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر مبتدا:۔ صاحب الاسم خبر:۔ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ان کی:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر متعلق رد کے۔

عبارت:......وَاَمَّا كَوْنُهٗ جُمْلَةً فَلِلتَّقَوِّىْ اَوْ لِكَوْنِهٖ سَبَبِيًّا كَمَا مَرَّ وَاِسْمِيَّتُهَا وَفِعْلِيَّتُهَا وَ شَرْطِيَّتُهَا كَمَا مَرَّ وَظَرْفِيَّتُهَا لِلْاِخْتِصَارِ الْفِعْلِيَّةِ اِذْ هِىَ مُقَدَّرَةٌ بِالْفِعْلِ عَلَى الْاَصَحِّ.

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند کا جملہ ہونا مضبوطی کی وجہ سے ہوتا ہے یا اس مسند کے سببی ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسا کہ گذرا اور اس جملہ کا جملہ اسمیہ ہونا یا جملہ فعلیہ ہونا یا جملہ شرطیہ ہونا ان قواعد کی وجہ سے ہے جو گذر گئے اور اس جملہ کا جملہ ظرفیہ ہونا جملہ فعلیہ کے اختصار کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ وہ ظرف مقدر ہوتی ہے۔ فعل کے ساتھ صحیح طریقہ پر۔

تشریح:......مسند کو جملہ دو وجہ سے بناتے ہیں ایک وجہ حکم کی مضبوطی جس کی وجہ سے مسند کو جملہ بناتے ہیں جیسے زید قام پکی بات ہے زید کھڑا ہوا:...... اس میں قام جملہ ہے مسند ہے اور دوسری وجہ مسند کا سببی ہونا ہے جس کی وجہ سے مسند کو جملہ بناتے ہیں جیسے زید ابوہ قائم اس میں ابوہ قائم جملہ ہے مسند ہے پھر مسند جملہ یا تو فعلیہ ہوگا جیسے زید قام کہ اس میں قام جملہ ہے مسند ہے فعلیہ ہے جس میں تجدد ہے اور حدوث ہے اور زمانہ ہے یا مسند جملہ اسمیہ ہوگا جیسے زید ابوہ قائم کہ اس میں ابوہ قائم جملہ ہے مسند ہے اسمیہ ہے اس میں دوام ہے اور ثبوت ہے:...... وشرطیتھا کما مر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جملہ شرطیہ ان مختلف اعتبارات کے لیے ہوتا ہے جو اعتبارات ادوات شرط سے حاصل ہوتے ہیں:......فی الدار جل میں فی الدار مسند ہے ظرف ہے جملہ ہے جملہ فعلیہ کو مختصر کرنے کی وجہ سے فی الدار متعلق صحیح طریقہ پر فعل مقدر کے ہے جیسے استقرا فی الدار رجل ہے بعض متعلق اسم کے کرتے ہیں قائم فی الدار رجل اس وقت مسند اسمیہ ہوگا جملہ نہیں ہوگا۔

ترکیب:......وا و عاطفہ اما شرطیہ کو نہ مبتدأ جملۃ خبر کون کی:۔ فللتقوی متعلق کائن کے خبر معطوف علیہ او عاطفہ لکونہ سبیا معطوف مثالہ مبتدأ کاف جارہ ما متعلق کائن کے خبر موصولہ مر فعل ھو فاعل مرجع ما جملہ صلہ:۔ اسمیتھا مبتدأ معطوف علیہ باقی معطوف کما مر متعلق کائن کے خبر واو عاطفہ ظرفیتھا مبتدأ لاختصار الفعلیۃ متعلق کائنۃ کے خبر اذ ظرف کائنۃ کی مضاف باقی مضاف الیہ ھی مبتدأ مقدرۃ خبر بالفعل اور علی الاصح متعلق مقدرۃ کے۔

عبارت:...... وَاَمَّا تَاخِيْرُهٗ فَلِاَنَّ ذِكْرَ الْمُسْنَدِ اِلَيْهِ اَهَمُّ كَمَا مَرَّ

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند کو مؤخر کرنا پس بیشک مسند الیہ کے ذکر کے اہم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے مثال اس کی مثل اس کے ہے جو گذر چکا ہے مسند الیہ کی بحث میں۔

تشریح:......ضرورت کے مطابق مسند:......مسند الیہ سے پہلے بھی آتا ہے اور بعد میں بھی آتا ہے ان ضرورتوں میں سے ایک ضرورت مسند کے ذکر سے پہلے مسند الیہ کا ذکر کرنا ہے مسند الیہ کے ذکر کے اہم ہونے کی وجہ سے جیسا کہ مسند الیہ کی بحث میں گذر چکا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ تاخیرہ مبتدأ فاء جزائیہ لان ذکر المسند الیہ متعلق کائن کے خبر مبتدأ کی اہم خبر ان کی کاف جارہ ما متعلق کائن کے خبر موصولہ مر فعل ھو فاعل مرجع ما جملہ صلہ۔

عبارت:...... وَاَمَّا تَقْدِيْمُهٗ فَلِتَخْصِيْصِهٖ بِالْمُسْنَدِ اِلَيْهِ نَحْوُ: . لَافِيْهَا غَوْلٌ :. اَىْ بِخِلَافِ خُمُوْرِ الدُّنْيَا

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند کو مقدم کرنا پس اس مسند کو مسند الیہ کے ساتھ خاص کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے اس شراب میں نشہ نہیں ہوگا یہ شراب دنیا کی شراب کے خلاف ہے۔

تشریح:......صرف جنت کی شراب ہے جس میں طبیعت پر گرانی نہیں ہوگی:۔ سر نہیں چکرائے گا۔ حواس باختہ نہیں ہوں گے۔ دیوانگی نہیں ہوگی یہ خباشتیں دنیا کی شراب میں ہیں ان اوصاف کی وجہ سے جنت کی شراب دنیا کی شراب کے خلاف ہے کیونکہ جنت کی شراب میں سرور ہوگا لطف ہوگا باذوق ہوگی یہاں فیھا مقدم کیا گیا ہے تاکہ یہ خبر یعنی مسند خاص ہو جائے مبتدأ مؤخر یعنی مسند الیہ مؤخر کے ساتھ یعنی تخصیص مسند الیہ پر مسند کی تقدیم کی وجہ ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ تقدیرہ مبتدأ فلتخصیصہ متعلق کائن کے خبر بالمسند الیہ متعلق فلتخصیصہ کے جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ لابمعنیٰ لیس کے فی جارہ ھا متعلق کائنا کے خبر غول اسم جملہ مُفَسَّر ای حرف تفسیر ھی مبتدأ مرجع شراب جنت باء جارہ خلاف متعلق کائنۃ خبر مضاف باقی مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَلِهٰذَا لَمْ يُقَدَّمِ الظَّرْفُ فِيْ لَارَيْبَ فِيْهِ لِئَلَّايُفِيْدَ ثُبُوْتَ الرَّيْبِ فِيْ سَائِرِ كُتُبِ اللّٰهِ تَعَالٰى:.

ترجمہ:......اور مسند الیہ کے ساتھ مسند کی تخصیص کی وجہ سے مقدم نہیں کیا گیا ظرف کو لاریب فیه میں تاکہ نہ فائدہ دے دے وہ تقدیم شک کے ثبوت کا اللہ تعالیٰ کی باقی کتابوں میں۔

تشریح:......یہاں مسند کو ظرف کہا ہے کیونکہ لاریب فیه میں ریب مسند الیہ ہے اور فیہ مسند ہے لاریب فیه کا معنیٰ ہے کہ قرآن کے کلام الٰہی ہونے میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے یہاں یہ بحث نہیں ہے کہ دوسری کتابوں میں شک ہے یا نہیں ہے ہاں اگر لافیه ریب ہوتا تو پھر یہ بحث تھی کہ صرف قران کے کلام الٰہی کے ہونے میں کوئی شک نہیں اور باقی میں شک ہے کیونکہ تقدیم تخصیص کا فائدہ دیتی ہے یہاں تقدیم مسند کی نہیں ہے اس لیئے مسند کی تخصیص بھی نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ لھذا متعلق لم یقدم کے مشارالیہ تقدیم کی تخصیص لم یقدم فعل الظرف نائب فاعل فی جارہ لاریب فیہ متعلق لم یقدم کے لام جارہ ان ناصبہ لانفی کا (اصل ل ان لا ہے) یفید فعل ھو فاعل مرجع تقدیم ثبوت مفعول بہ مضاف الریب مضاف الیہ فی جارہ سائر متعلق ثبوت کے مضاف کتب مضاف الیہ مضاف اللہ مضاف الیہ ذوالحال تعالیٰ حال جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... اَوِالتَّنْبِيْهِ مِنْ اَوَّلِ الْاَمْرِ عَلٰى اَنَّهٗ خَبَرٌ لَانَعْتٌ كَقَوْلِهٖ:. لَهٗ هِمَمٌ لَا مُنْتَهٰى لِكِبَارِهَا (قالہ حسان)

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند کو مقدم کرنا کام کے شروع سے تنبیہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے اس بات پر کہ بیشک وہ مسند خبر ہے نعت نہیں ہے جیسے اس کا کہنا ہے:۔اس کی ہمتیں ہیں نہیں کوئی انتہاء ان ہمتوں میں سے بڑی بڑی ہمتوں کی x آپ کی چھوٹی سی ہمت بھی زمانہ کی ہمتوں سے بڑی ہے۔

تشریح:......نبی کریمؐ کی چھوٹی سی ہمت بھی دنیا کے بڑے بڑے بہادروں کی ہمت سے عظیم ترین ہے اور آپ کی بڑی بڑی ہمتوں کی بڑائی کی تو کوئی انتہاء ہی نہیں:۔ یہاں لہ کو مقدم کیا ھمم پر تاکہ کلام کے شروع سے ہی یہ بات معلوم ہو جائے کہ لہ خبر ہے اور ھمم مبتدأ ہے کیونکہ صفت موصوف پر مقدم نہیں ہوسکتی اگر ھمم له ہوتا تو موصوف صفت ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی اور خبر کا احتمال ختم ہو جاتا مسند کو مسند الیہ پر مقدم کرنا اس بات پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے ہے کہ یہ خبر ہے صفت نہیں ہے شعر کا دوسرا مصرعہ:۔ وھمته الصغریٰ اجل من الدھر ہے۔

ترکیب:......او عاطفہ التنبیہ معطوف ہے تخصیص پر من اول الامر متعلق التنبیہ کے علی انہ خبر لانعت متعلق التنبیہ کے مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ لہ متعلق کائنۃ کے خبر ھمم مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ لانفی جنس کا منتھی اسم لکبارھا متعلق کائنۃ کے خبر جملہ اسمیہ مدح حسانؓ بن ثابت فی مدح رسولؐ اللہ۔

عبارت:......اَوِالتَّفَاؤُلِ اَوِالتَّشْوِيْقِ اِلٰى ذِكْرِ الْمُسْنَدِ اِلَيْهِ كَقَوْلِهٖ:. ثَلٰثَةٌ تُشْرِقُ الدُّنْيَا بِبَهْجَتِهَا x شَمْسُ الضُّحٰى وَاَبُوْ اِسْحَاقَ وَالْقَمَرُ:.

ترجمہ:......یا اس مسند کو مقدم کیا جاتا ہے نیک شگونی کے لیئے یا مسند الیہ کے ذکر کی طرف شوق دلانے کے لیئے جیسے تین چیزیں روشن کرتی ہیں

دنیا کو اپنی خوبصورتی سے سورج اور ابواسحاق اور چاند۔

تشریح:......نیک شگونی کی وجہ سے مسند کو مقدم کرنے کی مثال **سَعِدَتْ بِغُرَّةِ وَجْهِکَ الْاَیَّامُ x تَزَیَّنَتْ بِبَقَاءِکَ الْاَیَّامُ** ہے سادت مند ہوگیا زمانہ تیرے چہرے کے جمال سے x آراستہ ہوگیا زمانہ تیری زندگی سے اس شعر میں سعدت مسند ہے جس کو نیک شگونی کی وجہ سے مقدم کیا ہے ورنہ **الایام سعدت بغرۃ وجھک** ہوتا اور مسند الیہ کے ذکر کی طرف شوق دلانے کے لیئے مسند کو مقدم کرنا مذکورہ شعر ہے کہ تین چیزیں ہیں جو دنیا کو روشن کرتی ہیں اپنی خوبصورتی سے تو شوق پیدا ہوا کہ وہ کون سی تین چیزیں ہیں شوق کے بعد بتایا گیا کہ سورج ہے اور ابواسحاق ہے اور چاند ہے اگر مسند کو مقدم نہ کرتے تو شوق پیدا نہ ہوتا۔

ترکیب:......او عاطفہ التفاؤل معطوف او عاطفہ التشویق معطوف ہیں فلتخصیصہ پر الی جارہ ذکر متعلق التشویق کے مضاف المسند الیہ مضاف الیہ مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ ثلثۃ موصوف تشرق فعل ھی فاعل مرجع ثلثۃ الدنیا مفعول بہ باء جارہ بھجۃ متعلق تشرق کے مضاف ھا مضاف الیہ تشرق فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صفت:۔ موصوف صفت مل کر خبر:۔ شمس الضحیٰ مبتدأ باقی معطوف ہیں۔

عبارت:......**تَنْبِیْهٌ :. وَکَثِیْرٌ مِمَّا ذُکِرَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَالَّذِیْ قَبْلَهٗ غَیْرُ مُخْتَصٍّ بِهِمَا کَالذِّکْرِ وَالْحَذْفِ وَغَیْرِهِمَا:.**

ترجمہ:......یہ تنبیہ ہے جو قواعد ذکر کیئے گئے ہیں اس باب میں اور اس باب میں جو باب اس باب سے پہلے تھا ان قواعد کو خاص نہیں کیا گیا ان دو بابوں کے ساتھ جیسے ذکر ہے اور حذف ہے اور وہ جو ان دونوں کے علاوہ ہے۔

تشریح:......مثال میں ذکر اور حذف کا بیان ہے اور غیر سے اشارہ کر دیا دوسری چیزوں کی طرف جیسے تعریف ہے اور تنکیر ہے تقدیم ہے اور تاخیر ہے اطلاق ہے اور تقیید ہے بدل کل ہے بدل بعض ہے بدل اشتمال ہے تاکید ہے عطف بیان ہے عطف ہے ادوات شرط ہیں ضمیر فصل ہے اور موصوف وغیرہ ہیں اب تک تین باب گذر چکے ہیں:...... **احوال الاسناد الخبری**:...... **احوال المسند الیه**:...... **احوال المسند**:......مصنف نے دو بابوں کا ذکر کیا ہے تیسرے باب کا ذکر نہیں کیا **احوال الاسناد الخبری** میں صرف اسناد کے بارے میں بحث تھی جو کہ بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے۔

ترکیب:......ھذا مبتدأ محذوف تنبیہ خبر جملہ اسمیہ واو عاطفہ کثیر موصوف من جارہ ما متعلق کائن کے صفت:۔ موصوف صفت مل کر مبتدأ ما موصولہ ذکر جملہ صلہ ھو نائب فاعل مرجع مافی ھذا الباب متعلق ذکر کے واو عاطفہ الذی موصولہ قبل ظرف ثبت کے مضاف (ہ) مضاف الیہ ثبت فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر متعلق ذکر کے غیر خبر مضاف مختص مضاف الیہ بھما متعلق مختص کے مثالہ مبتدأ باقی متعلق کائن کے خبر۔

عبارت:...... **وَالْفَطِنُ اِذَا اَتْقَنَ اِعْتِبَارَ ذَالِکَ فِیْهِمَا لَایَخْفٰی عَلَیْهِ اِعْتِبَارُهٗ فِیْ غَیْرِهِمَا.**

ترجمہ:......اور سمجھ دار آدمی جب ماہر ہو جائے ان بابوں میں مذکورہ چیزوں کے اعتبار کرنے کا تو ان دو بابوں کے علاوہ میں ان چیزوں کا اعتبار کرنا اس پر مخفی نہیں رہتا اس لیے اس کو چھوڑ دیا۔

تشریح:......یہ اعتبارات مسند اور مسند الیہ کے علاوہ مفاعیل میں بھی جاری ہوتے ہیں جب سمجھ دار آدمی سمجھ لے ان کو ان دو بابوں میں تو ان کو دو بابوں کے علاوہ میں بھی آسانی سے سمجھ سکے گا دیگر متعلقات فعل کا بھی اعتبار کرنا اس پر مخفی نہیں رہے گا اگر یہاں نہیں سمجھا تو دوسرے بابوں میں ان کا سمجھنا دشوار ہوگا۔

ترکیب:......واو عاطفہ الفطن مبتدأ اذا شرطیہ اتقن فعل ھو فاعل مرجع الفطن اعتبار مفعول بہ مضاف ذالک مضاف الیہ فی جارہ ھما متعلق اتقن کے جملہ فعلیہ شرط:۔ لایخفیٰ فعل علی جارہ (ہ) متعلق لایخفیٰ کے مرجع الفطن اعتبار فاعل مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع ذالک فی جارہ غیر متعلق لایخفیٰ کے مضاف ھما مضاف الیہ جملہ فعلیہ جزاء:۔ شرط جزاء مل کر خبر مبتدأ کی:۔

(هٰذه احوال متعلقات الفعل) **احوال متعلقات الفعل** (یہ فعل کے متعلقات کی حالتیں ہیں)

عبارت:......**اَلْفِعْلُ مَعَ الْمَفْعُوْلِ كَالْفِعْلِ مَعَ الْفَاعِلِ فِيْ اَنَّ الْغَرَضَ مِنْ ذِكْرِهٖ مَعَهٗ اِفَادَةُ تَلَبُّسِهٖ بِهٖ لَااِفَادَةُ وُقُوْعِهٖ مُطْلَقًا:.**

ترجمہ:......فعل مفعول کے ساتھ ایسے ہوتا ہے جیسے فعل فاعل کے ساتھ ہوتا ہے اس بات میں کہ بیشک غرض اس فعل کے ذکر سے اس مفعول کے ساتھ اس فعل کے ملنے کا فائدہ دینا ہوتا ہے:...... بغیر قید کے اس فعل کے واقع ہونے کا فائدہ دینا نہیں ہوتا۔

تشریح:...... اس باب میں تین قسم کے نکات بیان کیے گئے ہیں:...... (۱) مفعول بہ کے حذف کے نکات (۲) مفعول بہ کو فعل پر مقدم کرنے کے نکات (۳) فعل کے بعض معمولات کو بعض پر مقدم کرنے کے نکات مندرجہ بالاتنبیہ کے تحت اس بات کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے کہ بہت سے اعتبارات سابقہ متعلقات فعل میں جاری ہوں گے اور بعض کی تفصیل ذکر کی جائے گی جیسے حذف ہے مقدم کرنا ہے وغیرہ:...... فاعل کے ساتھ فعل کا تعلق جس طرح ہوتا ہے اسی طرح مفعول کے ساتھ فعل کا تعلق ہوتا ہے فاعل کے ساتھ فعل کے ملنے سے فعل کا صادر ہونا ہوتا ہے اور مفعول کے ساتھ فعل کے ملنے سے فعل کا واقع ہونا ہوتا ہے مثبت یا منفی فعل کا مطلق فائدہ دینا مقصود نہیں ہوتا۔

ترکیب:......الفعل مبتدأ مع المفعول اور کالفعل اور مع الفاعل ظرف اور فی ان الغرض متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ الغرض اسم ان کا من ذکرہ متعلق الغرض کے معہ ظرف الغرض کی:۔ افادۃ تلبسہ خبر ان کی بہ متعلق تلبسہ کے لاعاطفہ افادۃ وقوعہ معطوف پہلے افادۃ پر مطلقا حال وقوعہ کی ضمیر سے۔

عبارت:......**فَاِذَا لَمْ يُذْكَرْ مَعَهٗ فَالْغَرَضُ اِنْ كَانَ اِثْبَاتَهٗ لِفَاعِلِهٖ اَوْ نَفْيَهٗ عَنْهُ مُطْلَقًا نُزِّلَ مَنْزِلَةَ اللَّازِمِ وَلَمْ يُقَدَّرْلَهٗ مَفْعُوْلٌ لِاَنَّ الْمُقَدَّرَةَ كَالْمَذْكُوْرِ:.**

ترجمہ:......پس جب نہ ذکر کیا جائے فعل کو مفعول کے ساتھ غرض اگر ہے اس فعل کو ثابت کرنا اس فعل کے فاعل کے لیئے یا اس فعل کی نفی کرنا اس فاعل سے بغیر قید کے تو اتار دیا جائے گا اس فعل کو فعل لازم کی جگہ میں اور نہیں مقدر کیا جائے گا اس فعل کے لیئے کوئی مفعول کیونکہ مقدر مذکور کے مانند ہوتا ہے۔

تشریح:......فعل کے ساتھ صرف فاعل ہو تو سامع یہ ہی سمجھتا ہے کہ فاعل کے ساتھ فعل کا ذکر صرف فعل کے واقع ہونے کی خبر دینا ہے یا تو فاعل کے لیے اس فعل کو ثابت کرنا ہے یا فاعل سے اس فعل کی نفی کرنا ہے۔ بغیر کسی قید کے یعنی عموم کا اعتبار کیئے بغیر کہ اس کے تمام افراد مراد ہوں یا خصوص کا اعتبار کیئے بغیر کہ اس کے بعض افراد مراد ہوں تو ایسے فعل کو فعل لازم کی جگہ اتار دیتے ہیں اور مفعول کو مقدر نہیں کرتے کیونکہ مقدر مذکور کے مانند ہوتا ہے۔

ترکیب:......فاء عاطفہ اذا شرطیہ لم یذکر فعل ھو نائب فاعل مرجع فعل معہ ظرف مرجع مفعول جملہ فعلیہ شرط فاجزائیہ الغرض مبتدأ باقی خبر جملہ اسمیہ:۔ ان شرطیہ کان فعل اثباتہ فاعل لفاعلہ متعلق اثبات کے او عاطفہ نفیہ معطوف اثباتہ پر عنہ متعلق نفیہ کے مرجع فاعل مطلقا حال کان کے فاعل سے جملہ فعلیہ شرط نزل فعل ھو نائب فاعل مرجع فعل منزلۃ اللازم مفعول فیہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ واو عاطفہ لم یقدر فعل لہ متعلق لم یقدر کے مرجع فعل مفعول نائب فاعل لان المقدر کائن کالمذکور متعلق لم یقدر کے جملہ فعلیہ معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزاء:۔

عبارت:......**وَهُوَ ضَرْبَانِ لِاَنَّهٗ اِمَّا اَنْ يُّجْعَلَ الْفِعْلُ مُطْلَقًا كِنَايَةً عَنْهُ مُتَعَلِّقًا بِمَفْعُوْلٍ مَخْصُوْصٍ دَلَّتْ عَلَيْهِ قَرِيْنَةٌ اَوْلَا** (اوان لایجعل الفعل مطلقا کنایۃ عنہ متعلقا بمفعول مخصوص دلت علیہ قرینۃ)

ترجمہ:......اور فعل کو فعل لازم کی جگہ اتارنا دو قسم کا ہے کیونکہ یا تو کر دیا جائے گا بغیر قید کے فعل کو کنایۃ اس فعل سے جو فعل متعلق ہوتا ہے مخصوص مفعول کے ساتھ دلالت کرے گا اس پر کوئی قرینہ یا نہیں کیا جائے گا فعل کو بغیر کسی قید کے کنایہ اس فعل سے جو فعل متعلق ہوتا ہے مخصوص مفعول کے ساتھ دلالت کرے اس پر کوئی قرینہ۔

تشریح:......فعل متعدی کو فعل لازم کی جگہ اتارنے کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ ہے کہ فعل کو بغیر کسی قید کے یعنی عموم کا اعتبار کیئے بغیر کہ اس کے تمام افراد مراد ہوں یا خصوص کا اعتبار کیئے بغیر کہ اس کے بعض افراد مراد ہوں کنایہ کر دیا جاتا ہے اس فعل سے جو فعل مخصوص مفعول کے ساتھ متعلق ہوتا ہے کنایہ یہ ہے کہ وہ فعل بولا جائے جو مفعول کے ساتھ متعلق نہیں ہوتا اور مراد وہ فعل لیا جائے جو مفعول کے ساتھ متعلق ہوتا ہے اس بات پر کوئی قرینہ دلالت کرے یا فعل کو کنایہ نہ کیا جائے اس فعل سے جو فعل متعلق ہوتا ہے مخصوص مفعول کے ساتھ۔

ترکیب:......واو عاطفہ ھو مبتداً مرجع نزل ضربان خبر اما عاطفہ ان ناصبہ یجعل فعل الفعل نائب فاعل ذوالحال مطلقا حال کنایۃ مفعول ثانی عنہ متعلق کنایۃ کے مرجع فعل (ہ) ذوالحال متعلقا حال بمفعول متعلق متعلقا موصوف مخصوص صفت دلت فعل علیہ متعلق دلت کے مرجع مفعول قرینۃ فاعل جملہ فعلیہ آگے یہ ہی جملہ منفی ہے۔

عبارت:...... اَلثَّانِيْ (او ان لایجعل الفعل مطلقا کنایة عنه متعلقا بمفعول مخصوص دلت علیه قرینة) كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ:.

ترجمہ:...... دوسری قسم جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے آپ فرما دیجئے کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے۔

تشریح:......یہاں مفعول بہ علم ہے جو کہ مذکور نہیں کیونکہ فعل عَلِمَ متعدی ہے اس کو فعل لازم کی جگہ میں اتار لیا گیا ہے اور کوئی مفعول بھی مقدر نہیں ہے اور نہ ہی کنایہ کیا ہے مطلق علم سے اس علم کی طرف جو علم کسی قرینہ سے متعلق ہو مفعول کے ساتھ اس آیت میں جاہلوں کی مذمت کرنا مقصود ہے کہ وہ عالم دین جو دین کا عالم ہے اور وہ جاھل دین جو دین سے جاھل ہے کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں یعلمون میں مفعول نسیا منسیا ہے۔

ترکیب:......الثانی مبتداً کقولہ تعالیٰ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ آیت مقولہ:۔قل فعل انت فاعل باقی مقولہ جملہ انشائیہ ھل استفھامیہ یستوی فعل الذین موصولہ یعلمون فعل جملہ فعلیہ صلہ:۔موصول صلہ مل کر معطوف علیہ والذین لایعلمون معطوف مل کر فاعل یستوی کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:...... اَلسَّكَّاكِيُّ ثُمَّ اِذَا كَانَ الْمَقَامُ خِطَابِيًّا لَا اِسْتِدْ لَالِيًّا اَفَادَ ذَالِكَ مَعَ التَّعْمِيْمِ دَفْعًا لِلتَّحَكُّمِ.

ترجمہ:...... سکاکی نے کہا ہے پھر جب مقام خطابی ہو استدلالی نہ ہو تو فائدہ دے گا یہ مقام تعمیم کے ساتھ حکم کو ھٹانیکا کا۔

تشریح:......جب غرض اصل فعل کو ثابت کرنا ہو یا اصل فعل کی نفی کرنی ہو اور اس فعل کو فعل لازم کی جگہ اتارا گیا ہو اور اس فعل لازم سے فعل متعدی کا کنایہ بھی نہ کیا گیا ہو اور مقام خطابی ہو یعنی اس میں محض ظن کافی ہو جیسے یعلمون مقام خطابی ہے کہ اس میں محض ظن کافی ہے (استدلالی میں برہان کے ساتھ ساتھ یقین کی ضرورت ہوتی ہے) تو اس یعلمون میں تعمیم کے ساتھ ساتھ مطلق فعل کا ثبوت ہوگا فاعل کے لیے یا مطلق فعل کی نفی ہوگی فاعل سے

ترکیب:......قال السکا کی جملہ فعلیہ:۔ثم عاطفہ اذا شرطیہ کان فعل المقام اسم خطابیا خبر معطوف علیہ لا عاطفہ استدلالیا معطوف جملہ شرط افاد فعل ذالک فاعل مع ظرف افاد کی مضاف التعمیم مضاف الیہ دفعا مفعول بہ افاد کا لام جارہ التحکم متعلق دفعا کے:...... افاد فعل اپنے فاعل ظرف اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء۔

عبارت:......وَالْاَوَّلُ كَقَوْلِ الْبُحْتَرِیْ فِی الْمُعْتَزِّ بِاللّٰهِ :. شَجْوُ حُسَّادِهٖ وَغَيْظُ عَدَاهُ x اَنْ يَّرٰى مُبْصِرٌ وَّيَسْمَعَ

وَاعٍ:. اَیْ اَنْ یَّکُوْنَ ذُوْ رُؤْیَۃٍ وَّذُوْسَمعٍ فَیُدْرِکَ بِالْبَصَرِ مَحَاسِنَہٗ وَبِالسَّمْعِ اَخْبَارَہُ الظَّاهِرَۃَ الدَّالَّۃَ عَلٰی اِسْتِحْقَاقِہٖ الْاِمَامَۃَ دُوْنَ غَیْرِہٖ فَلاَ یَجِدُوْا اِلٰی مُنَازَعَتِہٖ سَبِیْلاً.

ترجمہ:......اور پہلا والافعل بحتری کا کہنا ہے معتز باللہ کے بارے میں:۔ اس معتز باللہ کے حاسدوں کا رنج اور اس کے دشمنوں کا غم یہ ہے یہ کہ دیکھتا ہے کوئی دیکھنے والا اور سنتا ہے کوئی دھیان کرنے والا یعنی یہ کہ ہوکوئی دیکھنے والا اور یہ کہ ہوکوئی سننے والا پس دیکھ کر جان لے وہ اس کی اچھائیوں کو اور سن کر جان لے وہ اس کی باتوں کو جو ظاہر ہیں جو دلالت کرتی ہیں اس کی امامت کے استحقاق پر اور کے بغیر پس وہ حاسد اور دشمن نہیں پاتے کوئی راستہ اس سے جھگڑنے کا۔

تشریح:......اور اول یہ ہے یہ کہ فعل کو مطلق کنایہ کر دیا جاتا ہے اس فعل سے جو فعل متعلق ہوتا ہے مخصوص مفعول کے ساتھ یعنی فعل مطلق بول کر فعل مقید مراد لیا جائے شعر میں رؤیت مطلق اور سماع مطلق بول کر کنایہ ہے رؤیت مقید اور سماع مقید سے یعنی وہ رؤیت اور وہ سماع مراد ہے جو متعلق ہے مخصوص مفعول محاسن اور اخبار کے ساتھ متکلم نے ان کے درمیان لزوم فرض کرلیا ہے یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ دیکھنے کی صلاحیت ہو اور محاسن کو نہ دیکھے اور سن کی صلاحیت ہو اور اخبار نہ سنے:۔ بحتری خلافت عباسہ کے مشہور شعراء میں سے ایک شاعر ہے معتز باللہ عباسی حکمرانوں میں سے ایک حاکم ہے اور مستعین باللہ معتز باللہ کا بھائی ہے جو کہ امامت اور خلافت پر لڑتا جھگڑتا رہتا تھا بحتری نے مستعین پر چوٹ کرتے ہوئے یہ شعر کہا اور یری کو اور یسمع کو فعل لازم کی جگہ اتارا کنایہ کرتے ہوئے اس یریٰ اور یسمع سے جو یہاں متعدی ہوتے مخصوص مفعول محاسن اور اخبار کے ساتھ یری کی تفسیر ذورؤیۃ سے اور یسمع کی تفسیر ذوسمع سے کرنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ یری لازم سے کنایہ ہے اس یری کا جو یری متعدی ہے محاسن کے ساتھ اور یسمع لازم سے کنایہ ہے اس یسمع کا جو یسمع متعدی ہے اخبارہ الظاہرہ کے ساتھ

ترکیب:......واو عاطفہ الاول مبتدأ کقول البحتری متعلق کائن کے خبر فی المعتز باللہ متعلق قول کے باقی مقولہ:۔ شجو حسادہ مبتدأ معطوف علیہ واو عاطفہ غیظ عداہ معطوف:۔ ان یری مبصر ویسمع واع خبر مُفَسَّرْ باقی مُفَسِّرْ ای حرف تفسیر ان یکون فعل:۔ذو رؤیۃ معطوف علیہ واو عاطفہ ذوسمع معطوف مل کر فاعل فاء عاطفہ یدرک فعل ھو فاعل مرجع ذو بالبصر متعلق یدرک کے محاسنہ مفعول بہ واو عاطفہ بالسمع متعلق یدرک کے اخبارہ مفعول بہ موصوف الظاہرۃ صفت الدالۃ صفت علی استحقاقہ متعلق الدالۃ کے الامامۃ مفعول بہ استحقاق کا دون غیرہ ظرف استحقاق کی فاء عاطفہ لایجدوا فعل بفاعل الی منازعتہ متعلق یجدوا کے سبیلا مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاِلَّا (وان لم یکن الغرض اثبات الفعل لفاعلہ ونفیہ عنہ مطلقا بل الغرض اثباتہ وتعلقہ بمن وقع علیہ الفعل) وَجَبَ التَّقْدِیْرُ بِحَسْبِ الْقَرَائِنِ.

ترجمہ:......اور اگر فاعل کے لیے فعل کو ثابت کرنے کی غرض نہ ہو یا فاعل سے فعل کی نفی کرنے کی غرض نہ ہو بلکہ غرض فعل کو ثابت کرنے کی ہو یا فعل کو متعلق کرنے کی ہو اس کے ساتھ جس پر فعل واقع ہے تو قرائن کے مطابق مفعول کا مقدر کرنا واجب ہے۔

تشریح:......فعل متعدی کے ساتھ مفعول کے مذکور نہ ہونے کی صورت میں ایک قسم پہلے بیان ہوچکی ہے جس کی دوقسمیں تھیں ایک بغیر کنایہ کے اور ایک کنایہ کے ساتھ یہ فعل متعدی کے ساتھ مفعول مذکور نہ ہونے کی دوسری قسم ہے جس میں قرائن کے مطابق مفعول کا مقدر ماننا واجب ہے۔

عبارت:......ثُمَّ الْحَذْفُ اِمَّا لِلْبَیَانِ بَعْدَ الْاِبْہَامِ کَمَا فِیْ فِعْلِ الْمَشِیَّۃِ مَالَمْ یَکُنْ تَعَلُّقُہٗ بِہٖ غَرِیْبًا نَحْوُ فَلَوْ شَآءَ لَہَدَاکُمْ اَجْمَعِیْنَ بِخِلَافِ وَلَوْ شِئْتُ اَنْ اَبْکِیَ دَمًا لَبَکَیْتُہٗ:.

ترجمہ:......پھر مفعول کا حذف یا تو ابہام کے بعد مفعول کے بیان کی وجہ سے ہوگا۔ جیسا کہ مشیت کے فعل میں ہے جب تک نہ ہو اس فعل کا تعلق اس مفعول کے ساتھ غریب جیسے پس اگر چاہتا وہ تو تحقیق ھدایت دے دیتا تم سب کو یہ خلاف ہے اس کے اور اگر چاہوں میں یہ کہ روؤں میں خون تو تحقیق رو دیتا میں خون:۔

تشریح:...... ابہام کے بعد مفعول کا حذف مفعول کے بیان کی وجہ سے ہوتا ہے تاکہ مفعول سامع کے دل و دماغ میں اتر جائے اور مضبوط ہو جائے کیونکہ اخفا کے بعد اظہار ایسے ہے جیسے طلب کے بعد حصول فلوشاء کا مفعول محذوف ہے لھدلکم کی وجہ سے اصل فلو شاء ھدایتکم لھدلکم اجمعین ہے۔اس شاء کے ساتھ ھدایة کا تعلق غریب نہیں ہے جبکہ ابکی دما میں ابکی کا تعلق دما کے ساتھ غریب ہے کیونکہ ابکی کے ساتھ عادتاً آنسو ہوتے ہیں اس غریب ہونے کی وجہ سے دما کو محذوف نہیں کیا بلکہ ظاہر کر دیا اور جزاء میں بھی مفعول ظاہر ہے ولو شئت ان ابکی دما لبیکته میں کوئی مفعول محذوف نہیں ہے اگر حذف کرتے تو عبارت:...... ولوشئت ان ابکی لبیکته:...... ہوتی لیکن دما کا تعلق لبیکته کے ساتھ غریب ہے اس لیے دما کو حذف نہیں کیا بلکہ ظاہر کر دیا۔

ترکیب:......ثم عاطفه الحذف مبتدأ اما عاطفه للبیان متعلق کائن کے بعد الابھام ظرف کائن کی مالم یکن ظرف کائن کی خبر جملہ اسمیہ تعلقه اسم مرجع فعل به متعلق تعلقه کے مرجع مفعول غریب خبر جملہ مضاف الیہ ما کا فاء عاطفه لوحرف شرط شاء فعل ھو فاعل مرجع الله ھدایتکم مفعول به جملہ شرط لھدلکم اجمعین جملہ جزاء ھذا مبتدأ بخلاف متعلق کائن کے خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ واو عاطفه لوحرف شرط شئت فعل بفاعل ان ناصبه ابکی فعل انا فاعل دما مفعول به جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول به شئت کا جملہ شرطیہ لبکیته فعل فاعل مفعول به مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء:۔

عبارت:......وَاَمَّا قَوْلُهٗ فَلَمْ يُبْقِ مِنِّى الشَّوْقُ غَيْرَ تَفَكُّرِىْ فَلَوْ شِئْتُ اَنْ اَبْكِىَ بَكَيْتُ تَفَكُّرًا فَلَيْسَ مِنْهُ لِاَنَّ الْمُرَادَ بِالْاَوَّلِ الْبُكَاءُ الْحَقِيْقِيُّ:۔

ترجمہ:......اور لیکن اس شاعر کا کہنا پس نہیں ہے للبیان بعد الابھام سے کیونکہ مراد پہلے والے سے حقیقی رونا ہے:۔ پس نہیں باقی چھوڑا مجھ کو شوق نے سوائے میرے فکر کے پس اگر چاہتا میں یہ کہ روؤں میں تو رو دیتا میں فکر:۔

تشریح:...... شئت میں فاعل بھی ہے اور ان ابکی مفعول بہ بھی ہے اس لیئے شئت کی بحث نہیں ہے اس مقام پر بحث ابکی کے مفعول کی ہے کہ آیا تفکرا محذوف ہے دوسرے تفکر کی وجہ سے یا نہیں مصنف کہتے ہیں فلس منه کہ یہ شعر حذف مفعول للبیان بعد الابھام سے نہیں ہے کیونکہ ابکی کے رونے سے مراد حقیقی رونا ہے تفکرا رونا نہیں ہے اس لیئے تفکرا ابکی کے رونے کا بیان نہیں ہوسکتا جس کی وجہ سے ابکی میں نہ مفعول محذوف ہے نہ مقدر بلکہ ابکی اپنے فاعل سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر مفعول بہ شئت کا ہے جملہ شرط بکیت تفکرا جملہ جزاء ہے:...... یہ بات کسی حد تک درست معلوم ہوتی ہے کہ بکیت تفکرا کی وجہ سے ان ابکی میں تفکرا محذوف نہیں ہے لیکن یہ بات تو مانی ہوئی ہے کہ بکی فعل متعدی ہے آخر اس کا مفعول کون ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ غیر تفکری سے فکر کے علاوہ ہر ایک چیز کی نفی کر رہا ہے جب نفی کر رہا ہے اور فعل متعدی ہے تو سوائے تفکر کے اور کیا ہو سکتا ہے اس لیے ان ابکی کا مفعول تفکرا محذوف ہے اگرچہ بکیت تفکرا کی وجہ سے نہیں ہے لیکن ماقبل کی وجہ سے ہے۔

ترکیب:......واو عاطفه اما شرطیه قوله مبتدأ فاء جزائیه لیس فعل ھواسم مرجع قوله منه متعلق کائنا کے خبر مرجع الحذف للبیان بعد الابھام بالاول متعلق المراد کے البکاء الحقیقی خبران کی جملہ متعلق لیس کے لیس اپنے اسم خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ شرطیہ:۔ فلم یبق فعل منی متعلق یبق کے الشوق فاعل غیر تفکری مفعول به جملہ فعلیہ:۔ فلوشئت فعل بفاعل ان ناصبه ابکی فعل انا فاعل جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول به شئت فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے مل کر جملہ شرط بکیت تفکرا جملہ جزاء:۔

عبارت:......وَاِمَّا لِدَفْعِ تَوَهُّمِ اِرَادَةِ غَيْرِ الْمُرَادِ اِبْتِدَاءً كَقَوْلِهٖ: كَمْ ذُدْتُ عَنِّىْ مِنْ تَحَامُلِ حَادِثٍ وَسَوْرَةِ اَيَّامٍ حَزَزْنَ اِلَى الْعَظْمِ اِذْلَوْ ذُكِرَ اللَّحْمُ لَرُبَمَا تُوُهِّمَ قَبْلَ ذِكْرِ مَا بَعْدَهٗ اَنَّ الْحَزَّ لَمْ يَنْتَهِ اِلَى الْعَظْمِ۔

ترجمہ:...... یا ابتداء میں مفعول کو حذف کر دیا جاتا ہے مراد کے علاوہ کے ارادے کے وہم کو ہٹانے کے لیے جیسے اس کا کہنا ہے:۔ کتنی ہٹائیں تونے مجھ سے زمانہ کی مشکلات اوردنوں کی سختیاں جنھوں نے کاٹ کھایا ہڈی تک اگر ذکر کر دیا جاتا گوشت کو اس ہڈی کے ذکر سے پہلے جوہڈی اس گوشت کے بعد ہے تو وہم ہوسکتا تھا اس بات کا کہ بیشک کاٹنا نہیں پہنچا ہڈی تک۔

تشریح:......اگر عبارت اس طرح ہوتی حززن اللحم الی العظم کاٹ کھایا گوشت کو ہڈی تک تو اس وقت شروع شروع میں غیر مرادی معنیٰ سمجھے جاتے اور ابتداً میں یہ وھم ہو جاتا کہ کاٹنا ہڈی تک نہیں پہنچا اس کی وجہ سے اللحم مفعول بہ کو حذف کر دیا گیا ہے تا کہ کلام ابتداء میں مرادی معنیٰ کے خلاف نہ ہو جائے عبارت میں تقدیم و تاخیر ہے اصل عبارت اس طرح ہے: اذلو ذکر اللحم قبل ذکر ما بعده لربما توهم ان الحزلم ينته الی العظم۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما برائے تاکید الحذف مبتدأ لدفع متعلق کائن کے خبر مضاف ابتداء مفعول فیہ وقع کا جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ کم ممیز من تحامل حادث معطوف علیہ واو عاطفہ سورۃ ایام معطوف موصوف حززن الی العظم صفت ممیز تمیز مل کر مفعول بہ زدت کا عنی متعلق زدت کے:۔ زدت فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ مقولہ اذ ظرف توھم کی مضاف باقی مضاف الیہ لوحرف شرط ذکر فعل اللحم نائب فاعل قبل ظرف ذکر کی مضاف ذکر مضاف الیہ مضاف ما مضاف الیہ موصولہ ثبت صلہ فعل ھو فاعل مرجع مابعد ظرف مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع اللحم جملہ شرط لام حرف تحقیق رب حرف تقلیل ما کافہ توھم فعل ان الحزلم ینتہ الی العظم نائب فاعل جملہ جزائیہ:۔

عبارت:......وَاِمَّا لِاَنَّهُ اُرِيْدَ ذِكْرُهُ ثَانِيًا عَلٰى وَجْهٍ يَتَضَمَّنُ اِيْقَاعَ الْفِعْلِ عَلٰى صَرِيْحِ لَفْظِهٖ اِظْهَارًا لِكَمَالِ الْعِنَايَةِ بِوُقُوْعِهٖ عَلَيْهِ.

ترجمہ:......یا مفعول بہ کو حذف کر دیا جاتا ہے اس لیئے کہ اس مفعول بہ کے ذکر کا ارادہ کیا جاتا ہے دوسری مرتبہ ایک طریقہ پر جوطریقہ متضمن ہوتا ہے فعل کو واقع کرنے کا اس مفعول بہ کے صریح لفظ پر پوری توجہ کو ظاہر کرنے کی وجہ سے اس فعل کے واقع ہونے کی وجہ سے اس مفعول بہ پر۔

تشریح:......مفعول بہ کے حذف کرنے کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ اس مفعول بہ کا ذکر دوسری مرتبہ کرنے کا ارادہ ہوتا ہے مفعول بہ کے صریح لفظ پر وجہ اس کی یہ ہے کہ اس طریقہ سے مفعول بہ کے اوپر فعل کے واقع ہونے کی وجہ سے پوری توجہ کا اظہار ہو جاتا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما برائے تاکید الحذف مبتدأ لانہ متعلق کائن کے خبر (ہ) اسم ان کا ارید فعل ذکرہ نائب فاعل ثانیا حال علی وجہ متعلق ذکر کے موصوف یتضمن صفت فعل ھو فاعل مرجع وجہ ایقاع الفعل مفعول بہ علی صریح لفظہ متعلق ایقاع کے اظھارا مفعول لہ ایقاع کا لکمال العنایۃ متعلق اظھارا کے بوقوعہ متعلق اظھارا کے مرجع فعل علیہ متعلق وقوع کے مرجع مفعول بہ۔

عبارت:......كَقَوْلِهٖ قَدْ طَلَبْنَا فَلَمْ نَجِدْلَكَ فِي السُّوْدَ x دِوَالْمَجْدِ وَالْمَكَارِمِ مِثْلاً وَيَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ السَّبَبُ تَرْكَ مُوَاجَهَةِ الْمَمْدُوْحِ بِطَلَبِ مِثْلٍ لَهٗ.

ترجمہ:......دوسرے کے ذکر کی وجہ سے پہلے مفعول کو حذف کرنے کی مثال مثل اس کے کہنے کے ہے:۔ تحقیق طلب کیا ہم نے پس نہیں پایا ہم نے تیرا مثل سرداری میں بزرگی میں اور اخلاق میں اور جائز ہے یہ کہ ہونہ پانے کا سبب ممدوح کے روبرو ممدوح جیسے کے طلب کرنے کا چھوڑ دینا۔

تشریح:......اگر قد طلبنا کے ساتھ مثلا کا ذکر کر دیتے تو فلم نجد کے ساتھ ضمیر لاتے فلم نجدہ اس صورت میں فعل نجد ضمیر پر واقع ہوتا اور ضمیر مفعول کی طرف راجع ہوتی جس کی وجہ سے پوری توجہ پر اظہار نہ ہوتا متکلم کا مقصد ختم ہو جاتا صراحۃ لفظ مفعول پر فعل واقع نہ ہونے کی وجہ سے اور مفعول کے حذف کا دوسرا سبب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ممدوح جیسے کا طلب کرنا ممدوح کے روبرو ترک کرنا ہو یہ کہ وہ ناراض نہ ہو جائے۔

ترکیب:......مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ قد حرف تحقیق طلبنا جملہ فعلیہ معطوف علیہ فاء عاطفہ لم نجد فعل نحن فاعل مثلاً مفعول بہ لک اور فی السودد اور المجد اور المکارم متعلق نجد کے جملہ فعلیہ معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مقولہ واو عاطفہ یجوز فعل ان یکون فاعل السبب اسم یکون کا ترک خبر یکون کی بطالب مثل متعلق ترک کے لہ متعلق بطالب کے مرجع ممدوح۔ جملہ فعلیہ بتأویل مصدر فاعل یجوز کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاِمَّا لِلتَّعْمِيْمِ مَعَ الْاِخْتِصَارِ كَقَوْلِكَ قَدْ كَانَ مِنْكَ مَا يُؤْلِمُ اَیْ كُلَّ اَحَدٍ وَعَلَيْهِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ.

ترجمہ:......اور مفعول کو حذف کر دیا جاتا ہے اختصار کے ساتھ عام کرنے کی وجہ سے جیسے تیرا کہنا ہے تحقیق تیری وہ خصلتیں ہیں جو تکلیف دیتی ہیں یعنی ہر ایک کو اور اس تعمیم مع الاختصار پر ہے اللہ بلاتا ہے جنت کی طرف:۔

تشریح:......مفعول میں عموم پیدا کرنے کی وجہ سے مفعول میں مبالغہ پیدا کرنا ہوتا ہے تاکہ فعل کے فائدے یا نقصان سے کسی کے بچنے کی صورت باقی نہ رہے اور کلام میں اختصار بھی ہو جائے اس لیئے تعمیم مع الاختصار کی وجہ سے مفعول کو حذف کر دیتے ہیں جیسے قد کان منک مایولم میں کل احد مفعول محذوف ہے اور اس محذوف کی وجہ سے مفعول میں عموم پیدا ہوگیا ہے اور کلام میں اختصار:۔ اسی طرح واللہ یدعوا الی دار السلام ہے کہ یہاں بھی کل عبد محذوف ہے تعمیم مع الاختصار کی وجہ سے۔

ترکیب:......الحذف مبتدأ للتعمیم متعلق کائن کے مع الاختصار ظرف کائن کی خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ باقی مقولہ قد حرف تحقیق کان فعل منک متعلق کائنا کے خبر مایولم اسم کان کا ای حرف تفسیر کل احد مفعول بہ یولم کا جملہ فعلیہ صلہ واو عاطفہ علیہ متعلق کائن کے خبر آیت مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ اللہ مبتدأ یدعوا فعل ہو فاعل مرجع اللہ کل عبد مفعول بہ محذوف ہے الی دار السلام متعلق یدعوا کے جملہ فعلیہ خبر مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مبتدأ کائن علیہ خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاِمَّا لِمُجَرَّدِ الْاِخْتِصَارِ نَحْوُ اَصْغَيْتُ اِلَيْهِ اَیْ اُذُنِیْ وَعَلَيْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰی رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ اَیْ ذَاتَكَ:.

ترجمہ:......یا مفعول کو صرف اختصار کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے لگائے میں نے اس کی طرف یعنی کان اور صرف اختصار پر ہے اللہ کے فرمان میں موسیٰ کا کہنا:۔ اے میرے رب دیکھا تو مجھ کو یعنی اپنی ذات:...... میں دیکھو تیری طرف۔

تشریح:......عموم یا خصوص کا اعتبار کیئے بغیر مفعول کو حذف کر دیا جاتا ہے صرف اختصار کی وجہ سے جیسے اصغیت الیہ ہے کہ اذنی مفعول محذوف ہے اختصار کی وجہ یہ ہے کہ اصغیت کا معنیٰ کان لگانا ہے اس لیئے اذن کا حذف صرف اختصار کی وجہ سے ہوگا کیونکہ فعل میں کان کا معنیٰ موجود ہے اور اسی طرح ارنی کا مفعول محذوف ہے ذاتک قرینۃ اس پر انظر الیک ہے یہاں بھی صرف اختصار کی وجہ سے مفعول محذوف ہے ذاتک۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما برائے تاکید الحذف مبتدأ المجرد الاختصار متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ اصغیت فعل بفاعل الیہ متعلق اصغیت کے ای حرف تفسیر اذنی مفعول بہ جملہ فعلیہ واو عاطفہ علیہ متعلق کائن کے خبر قولہ تعالیٰ مبتدأ باقی مقولہ جملہ اسمیہ:۔ رب منادیٰ باقی نداء مل کر مفعول بہ ادعوا کا ادعوا فعل اپنے انا فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ:۔ ارنی فعل انت فاعل نون وقایہ کا (ی) مفعول بہ ای حرف تفسیر ذاتک مفعول بہ جملہ انشائیہ انظر فعل انا فاعل الیک متعلق انظر کے جملہ فعلیہ جواب امر۔

عبارت:......وَاِمَّا لِلرِّعَايَةِ عَلَی الْفَاصِلَةِ نَحْوُ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی وَاِمَّا لِاسْتِهْجَانِ ذِكْرِهٖ كَقَوْلِ عَائِشَةَ مَا رَاَيْتُ مِنْهُ وَلَا رَاٰی مِنِّیْ اَیِ الْعَوْرَةَ وَاِمَّا لِنُكْتَةٍ اُخْرٰی:.

ترجمہ:......یا مفعول کو حذف کر دیا جاتا ہے فاصلہ کی رعایت کی وجہ سے جیسے نہیں چھوڑا تجھ کو تیرے رب نے اور نہ وہ ناراض ہوا یا مفعول کو حذف

کر دیا جاتا ہے مفعول کے ذکر کے قبیح ہونے کی وجہ سے جیسے عائشہؓ کا کہنا ہے نہیں دیکھا میں نے آپ کا اور نہیں دیکھی آپ نے میری یعنی شرمگاہ۔

تشریح:......فاصلہ کیا ہے (ومنہ السجع قیل ھو تواطؤ الفاصلتین من النثر علی حرف واحد ھو فی النثر کالقافیۃ فی الشعر) قرآن میں فاصلہ کہتے ہیں نثر میں سجع کہتے ہیں اور شعر میں قافیہ کہتے ہیں اگر دو کلموں میں موافقت ہو آخری ایک حرف پر یہاں قلٰک ہے کاف مفعول کو حذف کر دیا گیا ہے الضحی سجی قلٰی کے وزن کی وجہ سے یعنی فاصلہ کی رعایت کی وجہ سے اور مفعول کو مفعول کے ذکر کے قبیح ہونے کی وجہ سے بھی حذف کر دیا جاتا ہے جیسے ولا رای منی اور مارایت منہ میں مفعول محذوف ہے العورۃ اس کا ذکر قبیح ہے کلام کا مقصد بغیر مفعول کے پورا ہو رہا ہے پھر مزید قبیح ذکر کی ضرورت نہیں اور مفعول محذوف ان کے علاوہ کسی اور نکتہ کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما برائے تاکید الحذف مبتدأ للرعایۃ متعلق کائن کے خبر علی الفاصلۃ متعلق للرعایۃ کے جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ ما نافیہ ودع فعل ک مفعول بہ۔ ربک فاعل جملہ فعلیہ وما قلی جملہ فعلیہ الحذف مبتدأ لاستھجان متعلق کائن کے خبر مضاف جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کقول عائشہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ باقی مقولہ مارایت فعل بفاعل منہ متعلق جملہ فعلیہ العورۃ مُفَسِّر ہے مفعول محذوف کا:۔

عبارت:......وَتَقْدِيْمُ مَفْعُوْلِهٖ وَنَحْوِهٖ عَلَيْهِ لِرَدِّ الْخَطَاءِ فِي التَّعْيِيْنِ كَقَوْلِكَ زَيْدًا عَرَفْتُ لِمَنِ اعْتَقَدَ اَنَّكَ عَرَفْتَ اِنْسَانًا وَاَنَّهٗ غَيْرُ زَيْدٍ وَتَقُوْلُ لِتَاكِيْدِهٖ لَاغَيْرَهٗ :.

ترجمہ:......فعل پر اس فعل کے مفعول کو مقدم کرنا یا مفعول جیسے کو فعل پر مقدم کرنا تعیین میں غلطی کے رد کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے زید ہی کو پہچانا میں نے تیرا کہنا اس شخص کو جو اعتقاد رکھتا ہے کہ تو نے زید کے علاوہ کسی اور انسان کو پہچانا ہے اور تو کہہ سکتا ہے اس کی تاکید کے لیئے لاغیرہ۔

تشریح:......اگر مخاطب کو مفعول کے معین کرنے میں غلطی لگ سکتی ہو یعنی مخاطب کو اعتقاد ہو کہ تو نے زید کے علاوہ کسی اور انسان کو پہچانا ہے تو اس صورت میں فعل پر مفعول کو مقدم کر دینا چاہیے جیسے زیدا عرفتُ مزید اس کی تاکید کے لیئے زیدا عرفت لاغیرہ کہہ دینا چاہئے اگر عرفتُ زیدا کہیں تو امکان ہے کہ زید کے علاوہ کو پہچانا ہو جس کو پہچانا ہے وہ زید نہ ہو کوئی اور انسان ہو۔

ترکیب:......واو عاطفہ تقدیم مبتدأ مضاف مفعولہ معطوف علیہ واو عاطفہ نحوہ معطوف مل کر مضاف الیہ علیہ متعلق تقدیم کے لرد الخطاء متعلق کائن کے خبر فی التعیین متعلق رد کے جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ زیدا عرفت مقولہ لمن متعلق قول کے موصولہ اعتقد صلہ ھو فاعل مرجع من:۔ انک عرفت انسانا جملہ مفعول بہ:۔ انسانا ذوالحال:۔ وانہ غیر زید جملہ حال:۔ واو عاطفہ تقول فعل انت فاعل لتاکیدہ متعلق تقول کے لاغیرہ مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَلِهٰذَا لَا يُقَالُ :. مَازَيْدًا ضَرَبْتُ وَلَاغَيْرَهٗ :. وَلَا مَازَيْدًا ضَرَبْتُ وَلٰكِنْ اَكْرَمْتُهٗ.

ترجمہ:......اس مفعول کی تعیین میں غلطی کی رد کی وجہ سے نہیں کہا جائے گا:۔ زید کو تو میں نے نہیں مارا اور نہ زید کے غیر کو:۔ اور اسی وجہ سے نہیں کہا جائے گا۔ زید کو تو میں نے نہیں مارا لیکن عزت کی میں نے زید کی:۔

تشریح:......زید مفعول کی تقدیم تخصیص کا فائدہ دے رہی ہے کہ ضرب زید پر واقع نہیں ہوئی بلکہ زید کے غیر پر واقع ہوئی ہے جب لاغیرہ کہا تو لاغیرہ کی وجہ سے تخصیص زید کے ساتھ خاص نہ رہی اسی طرح مازیدا ضربت ولکن اکرمتہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ لکن استدراک کے لیئے ہوتا ہے اور یہاں استدراک فعل کے لیئے ہے جو وہم پہلے فعل کا ہوا تھا دوسرے فعل سے پہلے فعل کا وہم ختم ہو گیا لیکن یہاں مفعول کی تقدیم کی وجہ سے غلطی کا رد مفعول میں ہونا چاہیے تھا کیونکہ مخاطب کو غلطی مفعول کی

تعیین میں ہے نہ کہ فعل کی تعیین میں مفعول کی تقدیم کی وجہ سے دونوں جملے غلط ہیں پہلے میں تخصیص نہ رہی دوسرے میں رد مفعول میں نہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ لھذا متعلق لایقال کے باقی مقولہ جملہ فعلیہ:۔ مانافیہ زیدا معطوف علیہ واو عاطفہ لا زائدہ غیرہ معطوف مل کر مفعول بہ ضربت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہ:۔ واو عاطفہ لا زائدہ مانافیہ زیدا مفعول بہ ضربت فعل بفاعل جملہ فعلیہ معطوف علیہ:۔ واو عاطفہ لکن حرف استدراک اکرمتہ فعل بفاعل مفعول بہ جملہ فعلیہ معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر پھر معطوف:۔ ہو کر مقولہ۔

عبارت:...... وَاَمَّا نَحْوُ زَيْدًا عَرَفْتُهُ فَتَاكِيْدٌ اِنْ قُدِّرَ الْمُفَسَّرُ قَبْلَ الْمَنْصُوْبِ وَاِلَّا فَتَخْصِيْصٌ.

ترجمہ:......اور لیکن زیدا عرفتہ جیسا پس تاکید ہے اگر منصوب سے پہلے مقدر کیا جائے مُفَسَّرُ کو اور اگر منصوب سے پہلے مُفَسَّرُ کو مقدر نہ کیا جائے تو:۔ تخصیص ہے۔

تشریح:......زیدا عرفتہ میں عرفتہ زیدا میں عمل نہیں کرتا (ہ) ضمیر کی وجہ سے اب رہا معاملہ تاکید کا تو اکیلا زیدا تاکید نہیں بنتا منصوب سے پہلے مُفَسَّرُ کو مقدر کرنے پر عبارت ایسے ہوگی عرفت زیدا عرفتہ تو عرفت زیدا جملہ مؤکد یعنی مُفَسَّرُ اور عرفتہ جملہ تاکید یعنی مُفَسِّرُ ہے اگر منصوب سے پہلے مُفَسَّرُ کو مقدر نہ کریں تو عبادت ایسے ہوگی زیدا عرفت عرفتہ کیونکہ عرفتہ زیدا میں عمل نہیں کرسکتا عرفتہ اس صورت میں بھی تاکید ہوگا یعنی مُفَسِّرُ ہوگا اور زیدا عرفت مؤکد ہوگا یعنی مُفَسَّرُ ہوگا زیدا عرفت عرفتہ میں تضاد ہے ایک میں تخصیص ہوگی اور ایک میں نہیں اس لیے زیدا عرفتہ اصل میں:...... عرفت زیدا عرفتہ ہے پہلا مؤکد دوسرا تاکید۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ نحو مبتدأ مضاف زیدا عرفتہ مضاف الیہ فاء جزائیہ تاکید خبر جملہ شرطیہ دال بر جزاء ان حرف شرط قدر فعل الْمُفَسَّرُ نائب فاعل قبل ظرف قدر کی مضاف المنصوب مضاف الیہ جملہ شرط والا (وان لم یقدر الْمُفَسَّرُ قبل المنصوب فھو) تخصیص ھو مبتدأ تخصیص خبر جملہ جزائیہ۔

عبارت:...... وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَلَا يُفِيْدُ اِلَّا التَّخْصِيْصَ وَكَذَالِكَ قَوْلُكَ بِزَيْدٍ مَرَرْتُ.

ترجمہ:......واما ثمود فھدینٰھم پس نہیں فائدہ دیتا سوائے تخصیص کے اور اسی طرح تیرا کہنا ہے بزید مررت اور لیکن یقیناً ثمود کو پس ھدایت دی ہم نے:۔ زید ہی کے پاس سے میں گذرا۔

تشریح:......اما تفصیل کے لیئے ہوتا ہے اور اما کے بعد جو اسم ہوتا ہے اس اسم کا عامل فعل لازمی طور پر محذوف ہوتا ہے اگر اما کے بعد والا اسم فاء کے بعد والے کا معمول ہو تو تخصیص ہوگی جیسے اما یوم الجمعة فزید منطلق جمعہ ہی کے دن زید جائے گا یعنی اور کسی دن نہیں جائے گا یوم معمول ہے منطلق کا اور اگر اما کے بعد والا اسم فاء کے بعد والے اسم کا معمول نہ بنے تو تاکید ہوگی جیسے اما ثمود فھدینھم ہے ھدینا عمل کر رہا ہے ضمیر میں اس لیئے فاء سے پہلے والے ثمود میں عمل نہیں کرسکتا۔ جس کی وجہ سے اما ثمود فھدینا ہوگا مؤکد فھدینٰھم ہوگا تاکید معنیٰ ہوگا یقیناً ثمود کو ہم نے ھدایت دی یہ معنی نہیں ہوگا صرف ثمود کو ہم نے ہدایت دی باقی کسی کو نہیں دی۔ اما ثمود فھدینٰھم کو کہتے ہیں کہ یہ اصل میں اما ثمود فھدینا فھدینٰھم ہے ایک میں مفعول مقدم ہے اور ایک میں مفعول مؤخر ہے اس صورت میں مقدر جملہ میں تخصیص ہوگی اور مذکر جملہ میں تخصیص نہیں ہوگی یہ بات دلالت کرتی ہے کہ مقدر غلط مانا گیا:...... اما ثمود میں ثمود مبتداء ہے فھدینا ھم جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ ہو کر مؤکد فھدینٰھم جملہ فعلیہ تاکید:......

ترکیب:......واما ثمود فھدینٰھم مبتدأ فاء عاطفہ لا یفید فعل ھو فاعل مرجع واما ثمود فھدینٰھم شیئا مستثنیٰ منہ الا حرف استثناء التخصیص مستثنیٰ مل کر مفعول بہ:۔ لا یفید فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ واو عاطفہ کاف جارہ ذالک متعلق کائن کے خبر

تو لک مبتدأ بزید مررت مقولہ جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَالتَّخصِيصُ لَازِمٌ لِلتَّقدِيمِ غَالِبًا وَلِهٰذَا يُقَالُ فِي اِيَّاكَ نَعبُدُ وَاِيَّاكَ نَستَعِينُ مَعنَاهُ نَخُصُّكَ بِالعِبَادَةِ وَالاِستِعَانَةِ وَفِي لَاِلَى اللّٰهِ تُحشَرُونَ مَعنَاهُ اِلَيهِ لَا اِلٰى غَيرِهٖ.

ترجمہ:......اور تقدیم کو اکثر طور پر تخصیص لازم ہے اس تخصیص کی وجہ سے کہا جاتا ہے ایاک نعبدو ایاک نستعین کہ اس کا معنی ہے ہم خاص کرتے ہیں تجھ کو عبادت میں اور مدد چاہنے میں اور اس تخصیص کی وجہ سے کہا جاتا ہے لالی اللہ تحشرون میں کہ اس کا معنی ہے اللہ ہی طرف دوسرے کی طرف نہیں۔

تشریح:......ترتیب یہ ہے کہ پہلے فعل ہوتا ہے پھر فاعل ہوتا ہے پھر مفعول ہوتا ہے پھر متعلق ہوتا ہے جیسے ضرب زید عمرا فی الدار ہے زید کو مقدم کریں زید ضرب عمرا فی الدار یقیناً زید نے مارا اس میں تقوی حکم ہے بحث ما انا قلت دیکھیں اور عمرا ضرب زید فی الدار زید نے عمرو ہی کو مارا گھر میں اس میں تخصیص ہے اور فی الدار ضرب زید عمرا گھر ہی میں زید نے عمرو کو مارا اس میں بھی تخصیص ہے یہ اکثر طور پر ہوتا ہے قاعدہ کلیہ نہیں ہے اسی طرح نعبدک و نستعینک تھا مفعول کو جب مقدم کیا تخصیص ہوگئی اسی طرح تحشرون الی اللہ تھا مجرور کو جب مقدم کیا تو تخصیص ہوگئی یعنی اللہ ہی کی طرف تم کو جمع کیا جائے گا کسی دوسرے کی طرف نہیں ثم الجحیم صلوہ قاعدہ کلیہ نہ ہونے کی دلیل ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ التخصیص مبتدأ لازم خبر للتقدیم متعلق لازم کے غالبا حال التخصیص سے جملہ اسمیہ واو عاطفہ لھذا متعلق یقال کے فی جارہ ایاک نعبدو ایاک نستعین متعلق یقال کے معناہ نخصک بالعبادۃ والاستعانۃ نائب فاعل واو عاطفہ فی جارہ لالی اللہ تحشرون متعلق یقال کے معناہ الیہ لا الیٰ غیرہ نائب فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَيُفِيدُ فِي الجَمِيعِ وَرَاءَ التَّخصِيصِ اِهتِمَامًا بِالمُقَدَّمِ وَلِهٰذَا يُقَدَّرُ فِي بِسمِ اللّٰهِ مُؤَخَّرًا.

ترجمہ:......اور وہ تقدیم فائدہ دے گی تخصیص کی تمام صورتوں میں تخصیص کے علاوہ مقدم کے اہم ہونے کا اسی مقدم کے اہم ہونے کی وجہ سے بسم اللہ میں فعل کو مؤخر مقدر کیا جاتا ہے۔

تشریح:......مفعول یا مفعول کے علاوہ کو جب مقدم کرتے ہیں تو یہ تقدیم تخصیص کی تمام صورتوں میں تخصیص کا فائدہ دینے کے ساتھ مقدم کے اہم ہونے کا فائدہ بھی دیتی ہے اسی مقدم کے اہم ہونے کی وجہ سے **بسم اللہ الرحمن الرحیم** میں فعل مقدر کیا جاتا ہے مؤخر ہونے کی حالت میں تاکہ بسم اللہ کا اہم ہونا ثابت ہو جائے۔

ترکیب:......واو عاطفہ یفید فعل ھو فاعل مرجع تقدیم فی جارہ الجمیع متعلق یفید کے وراء ظرف یفید کی مضاف التخصیص مضاف الیہ اھتماما مفعول بہ باء جارہ المقدم متعلق اھتماما کے جملہ فعلیہ واو عاطفہ لام جارہ ھذا متعلق یقدر کے ھو نائب فاعل ذوالحال مرجع فعل فی جارہ بسم اللہ متعلق یقدر کے مؤخر حال جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاُورِدَ اِقرَأ بِاسمِ رَبِّكَ وَاُجِيبَ بِاَنَّ الاَهَمَّ فِيهِ القِرَاءَةُ وَبِاَنَّهُ مُتَعَلِّقٌ بِاِقرَأ الثَّانِي وَمَعنَى الاَوَّلِ اَوجِدِ القِرَاءَةَ.

ترجمہ:......اور اس اسم بسم اللہ پر وارد کیا گیا ہے اقراء باسم ربک کو اور جواب دیا گیا ہے اس بات کے ساتھ کہ بیشک اہم اس اقراء میں پڑھنا ہے اور جواب دیا گیا ہے اس بات کے ساتھ کہ بیشک یہ باسم ربک متعلق ہے دوسرے اقراء کے اور پہلے اقراء کا معنی ہے کہ آپ ابتداء کریں۔

تشریح:......تم نے یہ بات کہی کہ تقدیم تخصیص کا فائدہ دیتی ہے اور اہم ہونے کا فائدہ دیتی ہے تو اقراء باسم ربک میں مقدم اقراء ہے تو باسم ربک اہم نہ ہوا حالانکہ باسم ربک اہم ہے اور یہ بات بھی تسلیم شدہ ہے کہ قرآن تمام کلام عرب میں فصیح ہے تو جب یہاں مقدم نہیں کیا گیا باسم ربک کو تو یہ تقدیم کی دلیل درست نہ رہی اس بات کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس کلام میں

اہم قراۃ ہے اس لیئے اقراء کو مقدم کیا ہے اور دوسرا جواب یہ ہے یہ کہ باسم ربک متعلق ہے دوسرے اقراء کے اور پہلے اقرأ کا معنی ہے کہ آپ پڑھنے کی ابتداء کریں تیسرا جواب غالبا کا ہے والتخصیص لازم للتقدیم غالبا۔

ترکیب:......واو عاطفہ اور دفعل:۔ اقرأ باسم ربک نائب فاعل جملہ فعلیہ واو عاطفہ اجیب فعل الاھم اسم فیہ متعلق الاھم کے القراء ۃ خبر ان کی جملہ اسمیہ نائب فاعل واو عاطفہ (ہ) اسم متعلق خبر باء جارہ اقرأ الثانی متعلق:۔ متعلق کے جملہ اسمیہ نائب فاعل واو عاطفہ معنی الاول اسم ان کا او جد القراۃ جملہ ہو کر خبر ان کی جملہ اسمیہ نائب فاعل:۔ اجیب اپنے تینوں نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَتَقْدِيمُ بَعْضِ مَعْمُولَاتِهِ عَلٰى بَعْضٍ اِمَّالِاَنَّ اَصْلَهُ التَّقْدِيمُ وَلَا مُقْتَضِىَ لِلْعُدُولِ عَنْهُ كَالْفَاعِلِ فِىْ نَحْوِ ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا وَالْمَفْعُولِ الْاَوَّلِ فِىْ نَحْوِ اَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا اَوْلِاَنَّ ذِكْرَهٗ اَهَمُّ كَقَوْلِكَ قَتَلَ الْخَارِجِىَّ فُلَانٌ.

ترجمہ:......اور اس فعل کے بعض مفعول کو بعض پر مقدم کرنا یا تو اس لیئے ہوگا کہ وہ بعض اصل میں مقدم ہوتا ہے اور کوئی تقاضہ کرنے والا نہیں ہوتا اس تقدیم سے لوٹنے کا جیسے فاعل ہے ضرب زید عمرا میں اور جیسے مفعول اول ہے اعطیت زیدا درھما میں یا مقدم اس لیئے ہوتا ہے کہ اس بعض کا ذکر کرنا اہم ہوتا ہے جیسے تیرا کہنا ہے قتل خارجی فلان قتل کر دیا خارجی کو فلان نے:۔

تشریح:......فعل کے جب کئی معمولات ہوں تو اس صورت میں بعض معمول بعض پر مقدم ہوتا ہے اور بعض مؤخر ہوتا ہے اس تقدیم کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس بعض معمول کا مقدم ہونا اس کے مقام کی وجہ سے ہوگا کہ اصل میں وہ مقدم ہی ہوتا ہے جیسے ضرب زید عمرا میں فعل کے ساتھ اپنے ملنے کی وجہ سے فاعل مفعول پر مقدم ہے اور جیسے اعطیت زیدا درھما ہے کہ زید مقدم ہے درھما پر فاعلیت کی وجہ سے۔ زید میں لینے کی صلاحیت ہے درھم میں لینے کی صلاحیت نہیں یا جیسے قتل الخارجی فلان کہ مفعول فاعل پر مقدم ہے متکلم کے مقصد کی وجہ سے کہ غرض مقتول کی خبر دینا ہے تا کہ لوگ خوش ہو جائیں اس بات کی ضرورت نہیں کہ کس نے مارا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ تقدیم مبتدأ مضاف علیٰ بعض متعلق تقدیم کے:۔ اما عاطفہ لان متعلق کائن کے خبر اصلہ اسم التقدیم خبر واو عاطفہ لا نفی جنس مقتضی اسم للعدول متعلق کائن کے خبر عنہ متعلق عدول کے جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کا لفاعل موصوف متعلق کائن کے خبر فی جارہ نحو ضرب زید عمرا متعلق الکائن کے صفت واو عاطفہ المفعول الاول فی نحو اعطیت زید اور درھما معطوف او عاطفہ لان ذکرہ اھم معطوف لان اصلہ پر مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر قتل الخارجی فلان مقولہ۔

عبارت:......اَوْلِاَنَّ فِى التَّاخِيْرِ اِخْلَالًا بِبَيَانِ الْمَعْنٰى نَحْوُ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗ فَاِنَّهٗ لَوْ اُخِّرَ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ لَتُوُهِّمَ اَنَّهٗ مِنْ صِلَةِ يَكْتُمُ فَلَمْ يُفْهَمْ مِنْهُ اَنَّهٗ كَانَ مِنْهُمْ.

ترجمہ:......فعل کا بعض معمول بعض پر مقدم اس لیئے ہوتا ہے کہ پیچھے کرنے میں معنیٰ کے بیان کرنے میں خلل واقع ہوتا ہے جیسے:۔ اور کہا فرعون والوں میں سے ایک مؤمن آدمی نے جو چھپا رہا تھا اپنے ایمان کو پس بیشک اگر مؤخر کر دیا جاتا من ال فرعون کو تو تحقیق وھم ہوتا اس بات کا کہ من ال فرعون ملا ہوا ہے یکتم کے ساتھ پس نہیں سمجھی جاتی اس آیت سے یہ بات کہ بیشک وہ آدمی فرعون والوں میں سے تھا۔

تشریح:......رجل کی یہاں تین صفتیں بیان ہوئی ہیں۔(۱) مؤمن (۲) من ال فرعون (۳) یکتم ایمانہ قال فعل ہے اور اس قال کے یہ معمولات ہیں اگر معمول من ال فرعون کو مؤخر کر دیتے معمول یکتم ایمانہ سے تو وھم اس بات کا ہو جاتا کہ من ال فرعون یکتم سے ملا ہوا ہے اور اس صورت میں اس آیت سے یہ بات نہیں سمجھی جاتی کہ وہ آدمی فرعون والوں میں سے ہے بلکہ یہ بات سمجھی جاتی کہ وہ آدمی اپنے ایمان کو فرعون والوں سے چھپا رہا تھا اور یہ متکلم کے کلام کے خلاف ہے معنیٰ کے بیان کرنے میں خلل آنے کی وجہ سے من ال فرعون کو یکتم ایمانہ سے مقدم کر دیا تا کہ خلل ختم ہو جائے اور یہ بات سمجھی جائے کہ

وہ فرعون والوں میں سے تھا اسرائیلی نہیں تھا۔

ترکیب:......او عاطفہ تقدیم بعض معمولاتہ علیٰ بعض مبتدأ لان متعلق کائن خبر جملہ اسمیہ فی التاخیر متعلق اخلالا کے اسم ان کا بیان المعنیٰ متعلق کائن کے خبر ان کی جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحوخبر مضاف آیت مضاف الیہ جملہ اسمیہ :۔ فاء تفسیریہ (ہ) اسم ان کا لوحرف شرط اخرفعل من ال فرعون نائب فاعل جملہ فعلیہ شرط لام حرف تحقیق توھم فعل انہ نائب فاعل (ہ) اسم مرجع من ال فرعون من جارہ صلۃ متعلق کائن کے خبر مضاف یکتم مضاف الیہ جملہ معطوف علیہ منہ متعلق فلم یفھم کے انہ کان منھم نائب فاعل یفھم کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... اَوْ بِالتَّنَاسُبِ كَرِعَايَةِ الْفَاصِلَةِ نَحْوُ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى

ترجمہ:......بعض معمول پر بعض معمول کو مقدم کیا جاتا ہے تناسب میں خلل واقع ہونے کی وجہ سے:...... جیسے فاصلہ کی رعایت ہے:...... پس موسیٰ نے خوف کو اپنے دل میں چھپا لیا۔

تشریح:......فعل کے بعد فاعل ہوتا ہے پھر مفعول ہوتا ہے پھر متعلق ہوتا ہے جیسے فاو جس موسیٰ خیفۃ فی نفسہ ہے جب موسیٰ کو مؤخر کیا الف مقصورہ پر وزن کو قائم رکھنے کی وجہ سے تو فاو جس خیفۃ فی نفسہ موسیٰ ہوگیا اس سے کسرہ کے بعد ضمہ ثقیل ہے فی نفسہ کا کسرہ اور موسیٰ کا ضمہ اس وجہ سے فی نفسہ کو مقدم کیا تو فاوجس فی نفسہ خیفۃ موسیٰ ہوگیا:۔ موسیٰ کو پہلے رکھنے میں تناسب نہ رہتا اور خیفۃ کو پہلے رکھنے میں ثقل ہو جاتا۔

ترکیب:......او عاطفہ تقدیم بعض معمولاتہ علیٰ بعض مبتدأ لان فی التاخیر اخلالا بالتناسب متعلق کائن خبر:۔ فی التاخیر متعلق اخلالا کے اسم ان کا بالتناسب متعلق کائن کے خبر ان کی جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ کاف جارہ رعایۃ متعلق کائن کے خبر مضاف الفاصلۃ مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحوخبر مضاف آیت مضاف الیہ:۔ جملہ اسمیہ فاء عاطفہ اوجس فعل فی نفسہ متعلق اوجس کے خیفۃ مفعول بہ موسیٰ فاعل جملہ فعلیہ:۔

☆☆☆☆☆

(هذا باب القصر) **القصر** (یہ قصر کا باب ہے)

عبارت:......وَهُوَ حَقِيقِيٌّ وَغَيْرُ حَقِيقِيٍّ وَكُلٌّ مِّنْهُمَا نَوْعَانِ قَصْرُ الْمَوْصُوفِ عَلَى الصِّفَةِ وَقَصْرُ الصِّفَةِ عَلَى الْمَوْصُوفِ وَالْمُرَادُ الْمَعْنَوِيَّةُ لَاالنَّعْتُ.

ترجمہ:......اور وہ قصر حقیقی ہوتا ہے اور غیر حقیقی ہوتا ہے ان دونوں میں سے ہرایک کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) قصر موصوف علی صفت (۲) قصر صفت علی موصوف اور صفت سے مراد خبر ہے صفت نہیں ہے۔

تشریح:......علم معانی کے آٹھ باب ہیں جن میں سے چار بیان ہو چکے ہیں۔ (۱) احوال الاسناد الخبری (۲) احوال المسند الیہ (۳) احوال المسند (۴) احوال متعلقات الفعل:...... اور قصر پانچواں باب ہے:۔ قصر کہتے ہیں لغوی اعتبار سے بند کرنے کو:۔ محفوظ کرنے کو اور اصطلاحی طور پر کہتے ہیں ایک چیز کو ایک چیز کے ساتھ خاص کرنے کو مخصوص طریقے کے ساتھ پھر قصر کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی اور ایک غیر حقیقی:۔ قصر حقیقی یہ ہے کہ شیئ مقصور سوائے مقصور علیہ کے کسی بھی شیئ میں نہ پائی جائے جیسے مازید الا کاتب زید مقصور ہے کاتب مقصور علیہ یہ مثال قصر موصوف علی الصفة کی ہے مافی الدار الازید:۔ فی الدار مقصور ہے اور زید مقصور علیہ ہے یہ مثال قصر صفت علی الموصوف کی ہے قصر حقیقی ما اور الا کے ساتھ ہوتا ہے اور انما کے ساتھ ہوتا ہے اور تقدیم میں ہوتا ہے عطف میں نہیں ہوتا قصر غیر حقیقی یہ ہے کہ شیئ مقصور:۔ مقصور علیہ کے علاوہ میں بھی پائی جائے جیسے زید کاتب لاعمرو تو مقصور علیہ زید ہے اور مقصور کتابت ہے:...... کتابت عمرو میں پائی جاسکتی ہے اس لیے زید کاتب لاعمرو:...... قصر غیر حقیقی ہے:...... صفت سے مراد خبر ہے جیسے زید کاتب میں کاتب خبر ہے:...... صفت سے صفت مراد نہیں ہے جیسے زید الکاتب یا رجل عالم میں الکاتب اور عالم خبر نہیں ہیں بلکہ صفت ہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ ھو مبتدأ حقیقی خبر واو عاطفہ غیر حقیقی معطوف واو عاطفہ کل موصوف منھما متعلق کائن کے صفت مل کر مبتدأ نوعان خبر جملہ اسمیہ احدھما مبتدأ قصر الموصوف خبر علی الصفة متعلق قصر کے جملہ اسمیہ:۔ ثانیھما مبتدأ قصر الصفة خبر علی الموصوف متعلق قصر کے جملہ اسمیہ واو عاطفہ المراد مبتدأ المعنویة خبر معطوف علیہ لا عاطفہ النعت معطوف۔

عبارت:......وَالْاَوَّلُ مِنَ الْحَقِيقِيِّ نَحْوُ مَازَيْدٌ اِلَّا كَاتِبٌ اِذَا اُرِيدَ اَنَّهُ لَايَتَّصِفُ بِغَيْرِهَا وَهُوَلَا يَكَادُ يُوْجَدُ لِتَعَذُّرِ الْاِحَاطَةِ بِصِفَاتِ الشَّيْئِ.

ترجمہ:......اور پہلا والا حقیقی یعنی قصر موصوف علی الصفة مازید کاتب جیسا ہے جب ارادہ کرلیا جائے کہ بیشک وہ زید متصف نہیں ہے اس صفت کے علاوہ کسی صفت کے ساتھ اور قصر کی یہ قسم قریب قریب نہیں پائی جاتی چیز کی صفات کے احاطہ کے مشکل ہونے کی وجہ سے۔

تشریح:...... مازید الا کاتب میں زید مقصور ہے اور کاتب مقصور علیہ ہے زید مقصور کسی شیئ میں نہیں پایا جاتا صرف مقصور علیہ کتابت میں پایا جاتا ہے اس لیئے یہ قصر موصوف علی الصفة حقیقی ہے جب ارادہ کرلیا جائے اس بات کا کہ بیشک زید کاتب کے علاوہ اور کسی شیئ کے ساتھ متصف نہیں ہے اور یہ قسم قریب قریب نہیں پائی جاتی چیز کی صفات کے احاطہ کے مشکل ہونے کی وجہ سے کہ زید صرف کاتب ہی ہے اور کچھ نہیں ہے ایسا ہونا مشکل ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ الاول موصوف من الحقیقی متعلق الکائن کے صفت مل کر مبتدأ نحو خبر مضاف مازید الا کاتب مضاف الیہ جملہ دال بر جزاء:۔ (مازید الا کاتب) شیئا مستثنیٰ منہ کاتب مستثنیٰ مل کر خبر ما مشابہ لیس کے:۔ اذا شرطیہ ارید فعل انہ نائب فاعل (ہ) اسم لایتصف بغیرھا خبر جملہ شرط واو حالیہ ھو مبتدأ لایکاد فعل مقاربہ ھو اسم یوجد خبر ھو فاعل لام جارہ تعذر متعلق یوجد کے مضاف الاحاطة مضاف الیہ باء جارہ صفات متعلق الاحاطہ کے

مضاف الشئ مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَالثَّانِیْ کَثِیْرٌ نَحْوُ مَافِی الدَّارِ اِلَّا زَیْدٌ وَقَدْ یُقْصَدُ بِهِ الْمُبَالَغَةُ لِعَدَمِ الْاِعْتِدَادِ بِغَیْرِ الْمَذْکُوْرِ:.

ترجمہ:......اور دوسری قسم بہت زیادہ ہے مافی الدار الازید جیسا اور کبھی ارادہ کیا جاتا ہے اس دوسری قسم کے ساتھ مبالغہ کا مذکور کے علاوہ کو شمار نہ کرنے کی وجہ سے۔

تشریح:......مافی الدار الا زید میں فی الدار مقصور ہے اور زید مقصور علیہ ہے فی الدار مقصور کسی شئی میں نہیں پایا جاتا صرف مقصور علیہ زید میں پایا جاتا ہے اس لیئے یہ قصر صفت علی الموصوف حقیقی ہے اور کبھی کبھی اس دوسری قسم کے ساتھ ارادہ کیا جاتا ہے مبالغہ کا مذکور کے علاوہ کو شمار نہ کرنے کی وجہ سے جیسے مافی الدار الازید گھر میں کوئی نہیں نہ چھپکلی نہ مکھی نہ مچھر سوائے زید کے۔

ترکیب:......واو عاطفہ الثانی مبتدأ کثیر خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف مافی الدار الازید مضاف الیہ جملہ اسمیہ (مافی الدار الازید) ما مشابہ لیس کے فی الدار متعلق کائنا کے خبر شیئی مستثنیٰ منہ زید مستثنیٰ مل کر اسم جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ قد حرف تحقیق یقصد فعل بہ متعلق یقصد کے المبالغۃ نائب فاعل لام جارہ عدم متعلق یقصد کے مضاف الاعتداد مضاف الیہ باء جارہ غیر متعلق الاعتداد کے مضاف المذکور مضاف الیہ جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَالْاَوَّلُ مِنْ غَیْرِ الْحَقِیْقِیِّ تَخْصِیْصُ اَمْرٍ بِصِفَةٍ دُوْنَ اُخْریٰ اَوْمَکَانَهَا وَالثَّانِیْ تَخْصِیْصُ صِفَةٍ بِاَمْرٍ دُوْنَ اٰخَرَ اَوْمَکَانَهٗ فَکُلٌّ مِّنْهُمَا ضَرْبَانِ.

ترجمہ:......اور پہلی قسم غیر حقیقی ایک کام کو خاص کرنا ہے ایک صفت کے ساتھ دوسری صفت کے علاوہ یا دوسری صفت کی جگہ میں اور دوسری قسم غیر حقیقی ایک صفت کو خاص کرنا ہے ایک کام کے ساتھ دوسرے کام کے علاوہ یا دوسرے کام کی جگہ میں پس ان دونوں میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔

تشریح:......الاول:۔ قصر موصوف علی الصفۃ غیر حقیقی یہ ہے کہ ایک کام کو خاص کیا جائے ایک صفت کے ساتھ دوسری صفت کے علاوہ جیسے:۔ زید شاعر لا کاتب زید مقصور ہے اور شاعر مقصور علیہ ہے یا دوسری صفت کی جگہ میں جیسے مازید کاتب بل شاعر زید مقصور ہے اور شاعر مقصور علیہ ہے الثانی:۔ قصر صفت علی الموصوف غیر حقیقی یہ ہے کہ ایک صفت کو خاص کیا جائے ایک کام کے ساتھ دوسرے کام کے علاوہ جیسے زید شاعر لا عمرو شاعر مقصور ہے زید مقصور علیہ یا دوسرے کام کی جگہ جیسے ماعمرو شاعر بل زید شاعر مقصور ہے زید مقصور علیہ پہلی قسم دون اخری:۔ دون اخر دوسری قسم مکانھا:۔ مکانہ ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ الاول موصوف من غیر الحقیقی متعلق الکائن کے صفت مل کر مبتدأ:۔ تخصیص خبر مضاف امر مضاف الیہ بصفۃ متعلق تخصیص کے دون ظرف تخصیص کی مضاف اخریٰ مضاف الیہ او عاطفہ مکان ظرف تخصیص کی مضاف (ھا) مضاف الیہ۔

عبارت:......وَالْمُخَاطَبُ بِالْاَوَّلِ مِنْ ضَرْبَیْ کُلٍّ مَنْ یَّعْتَقِدُ الشِّرْکَةَ وَیُسَمّٰی هٰذَا قَصْرَ اِفْرَادٍ:. وَبِالثَّانِیْ مَنْ یَّعْتَقِدُ الْعَکْسَ وَ یُسَمّٰی هٰذَا قَصْرَ قَلْبٍ اَوْ تَسَاوَیَا عِنْدَهٗ وَیُسَمّٰی هٰذَا قَصْرَ تَعْیِیْنٍ:.

ترجمہ:......ہر ایک کی دو قسموں میں سے پہلی قسم کے ساتھ مخاطب وہ ہوتا ہے جو اعتقاد رکھتا ہے شرکت کا اور نام رکھا جاتا ہے اس قصر کا قصر افراد اور ہر ایک کی دو قسموں میں سے دوسری قسم کے ساتھ مخاطب وہ ہوتا ہے جو اعتقاد رکھتا ہے الٹ کا اور نام رکھا جاتا ہے اس قصر کا قصر قلب یا دونوں صفتیں یا دونوں موصوف برابر ہوں گے اس مخاطب کے نزدیک یعنی جو مخاطب اعتقاد رکھتا ہے اپنے نزدیک برابر کا تو نام رکھا جاتا ہے اس قصر کا قصر تعیین۔

تشریح:......قصر افراد:......قصر موصوف علی الصفۃ دون اخریٰ زید شاعر لا کاتب:......قصر صفت علی الموصوف دون اخر زید شاعر لا عمرو میں مخاطب وہ ہوگا جو اعتقاد رکھے گا شرکت کا:...... زید شاعر بھی ہے اور کاتب بھی ہے:...... زید بھی شاعر ہے اور عمرو بھی

شاعر ہے تو زید کو خاص کیا ایک صفت کے ساتھ دوسری صفت کے علاوہ جیسے زید شاعر لا کاتب:......اسی طرح شاعر صفت کو خاص کریں گے ایک کام کے ساتھ جیسے زید شاعر لا عمرو اس قصر کا نام رکھا جاتا ہے قصر افراد:...... قصر قلب:...... قصر موصوف علی الصفۃ مکانھا:...... ما زید شاعر بل کاتب:...... قصر صفت علی الموصوف مکانہ ما زید شاعر بل عمرو میں مخاطب وہ ہوگا جو اعتقاد رکھے گا الٹ کا یعنی زید شاعر ہے کاتب نہیں ہے:...... شاعر زید ہے عمرو نہیں ہے:...... قصر افراد میں مخاطب کا اعتقاد یہ ہے کہ زید شاعر بھی ہے اور کاتب بھی ہے:...... شاعر زید بھی ہے اور عمرو بھی ہے:...... قصر قلب میں مخاطب کا اعتقاد الٹ ہوتا ہے کہ زید شاعر ہے کاتب نہیں ہے شاعر زید ہے عمرو نہیں ہے:...... قصر تعیین میں نہ الٹ ہوتا ہے اور نہ شرکت ہوتی ہے بلکہ دونوں برابر ہوتے ہیں اگر مخاطب کے نزدیک دونوں برابر ہوں تو متکلم ایسے مخاطب سے:...... زید شاعر لا کاتب:...... زید شاعر لا عمرو:...... ما زید شاعر بل کاتب:...... ما زید شاعر بل عمرو کہہ سکتا ہے:...... قصر افراد ان صفتوں میں ہوتا ہے جو صفتیں ایک دوسرے کے مخالف نہ ہوں جیسے زید کاتب لا شاعر اور جو صفتیں ایک دوسرے کے مخالف ہوں ان میں قصر افراد نہیں ہوتا جیسے زید قائم لا قاعد:......

ترکیب:......من جارہ ضربی مضاف کل مضاف الیہ مل کر متعلق الکائن کے صفت:۔ الاول موصوف اپنی صفت سے مل کر متعلق مخاطب کے مبتدأ من یعتقد الشرکۃ خبر جملہ اسمیہ:۔ یسمی فعل ھذا نائب فاعل قصر افراد مفعول ثانی جملہ فعلیہ:۔ المخاطب بالثانی من ضربی کل مبتدأ من یعتقد العکس خبر جملہ اسمیہ:۔ ویسمی ھذا قصر قلب جملہ فعلیہ:۔ تساویا فعل الف فاعل عندہ ظرف تساویا کی مرجع مقصور علیہ اور مقابل جملہ فعلیہ

عبارت:......وَشَرْطُ قَصْرِ الْمَوْصُوْفِ عَلَى الصِّفَةِ اِفْرَادًا عَدَمُ تَنَافِي الْوَصْفَيْنِ وَقَلْبًا تَحَقُّقُ تَنَافِيْ هِمَا وَقَصْرُ التَّعْيِيْنِ اَعَمُّ وَلِلْقَصْرِ طُرُقٌ مِنْهَا الْعَطْفُ.

ترجمہ:......اور موصوف علی الصفۃ افراد میں ہونے کی شرط دو صفتوں کا ایک دوسرے کے مخالف نہ ہونا ہے اور قصر موصوف علی الصفۃ قلب میں دو صفتوں کا ایک دوسرے کے مخالف ہونا ہے اور تعیین کا قصر عام ہے اور قصر کرنے کے کئی طریقے ہیں ان قصر کے طریقوں میں سے ایک طریقہ عطف کا ہے۔

تشریح:......قصر موصوف علی الصفۃ افراد میں دو صفتیں ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہوں گی جیسے زید شاعر لا کاتب:۔ شاعر ہونا کاتب ہونا بیک وقت زید میں ہوسکتا ہے۔ اور قصر موصوف علی الصفۃ قلب میں دو صفتیں ایک دوسرے کے مخالف ہوتی ہیں خواہ حقیقتا ہوں جیسے زید قائم لا قاعد:۔ کھڑا ہونا اور بیٹھنا بیک وقت زید میں نہیں ہوسکتا خواہ اعتقادا ہوں جیسے زید شاعر لا کاتب جبکہ مخاطب کا اعتقاد یہ ہو کہ زید کاتب ہے شاعر نہیں ہے مخاطب متردد زید قائم لا قاعد میں بھی ہوسکتا ہے اور زید شاعر لا کاتب میں بھی ہوسکتا ہے اس لیئے قصر تعیین افراد میں اور قلب میں ہوسکتا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ شرط قصر الموصوف مبتدأ علی الصفۃ متعلق قصر کے:۔ قصر ممیز افراد تمیز عدم تنافی الوصفین خبر جملہ اسمیہ قصر ممیز قلبا تمیز:۔ تحقق تنافی ھما خبر معطوف:۔ قصر التعیین مبتدأ اعم خبر جملہ اسمیہ للقصر متعلق کائن کے خبر طرق مبتدأ جملہ اسمیہ منھا متعلق کائن کے خبر العطف مبتدأ۔

عبارت:......كَقَوْلِكَ فِيْ قَصْرِهٖ اِفْرَادًا:. زَيْدٌ شَاعِرٌ لَا كَاتِبٌ:. اَوْ مَا زَيْدٌ كَاتِبًا بَلْ شَاعِرٌ:. وَقَلْبًا زَيْدٌ قَائِمٌ لَا قَاعِدٌ:. اَوْ مَا زَيْدٌ قَائِمًا بَلْ قَاعِدٌ :. وَفِيْ قَصْرِهَا:. زَيْدٌ شَاعِرٌ لَا عَمْرٌو:. اَوْ مَا زَيْدٌ شَاعِرًا بَلْ عَمْرٌو:.

ترجمہ:......مثال عطف کی مثل تیرے کہنے کے ہے موصوف کے قصر کے افراد میں زید شاعر ہے کاتب نہیں ہے:۔ زید کاتب نہیں ہے بلکہ شاعر ہے اور موصوف کے قصر کے قلب میں زید کھڑا ہے بیٹھا نہیں ہے:۔ زید کھڑا نہیں ہے بلکہ بیٹھا ہے اور اس صفت کے قصر کے افراد میں:۔ زید شاعر ہے عمرو نہیں ہے یا زید شاعر نہیں ہے بلکہ عمرو شاعر ہے:۔

تشریح:...... زید شاعر لا کاتب یہ مثال قصر افراد کی ہے زید مقصور ہے شاعر مقصور علیہ:...... ما زید کاتبا بل شاعر یہ مثال قصر قلب کی ہے زید مقصور ہے شاعر مقصور علیہ:...... زید قائم لا قاعد:...... یہ مثال قلب کی ہے زید مقصور ہے قائم مقصور علیہ ہے:...... ما زید قائما بل قاعد یہ مثال قلب کی ہے زید مقصور ہے قاعد مقصور علیہ ہے زید شاعر لا عمرو یہ مثال قصر افراد کی ہے شاعر مقصور ہے زید مقصور علیہ ہے:...... ما زید شاعرا بل عمرو یہ مثال قصر قلب کی ہے شاعر مقصور ہے عمرو مقصور علیہ ہے۔

ترکیب:......مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ فی قصرہ متعلق قول کے قصر ممیز افراد اتمیز باقی چھے جملے مقولہ ہیں قول کے زید مبتدأ شاعر خبر معطوف علیہ لا عاطفہ کاتب معطوف ماشابہ لیس کے زید اسم کاتبا خبر معطوف علیہ بل عاطفہ شاعر معطوف:۔ وفی قصرھا متعلق قول کے:۔

عبارت:......وَمِنْهَا النَّفْیُ وَالْاِسْتِثْنَاءُ كَقَوْلِكَ فِیْ قَصْرِهٖ مَازَيْدٌ اِلَّا شَاعِرٌ وَقَلْبًا مَازَيْدٌ اِلَّا قَائِمٌ وَفِیْ قَصْرِهَا مَا شَاعِرٌ اِلَّا زَيْدٌ:.

ترجمہ:......اور ان قصر کے طریقوں میں سے ایک قصر کا طریقہ نفی اور استثناء کا طریقہ ہے جیسے تیرا کہنا ہے قصر موصوف علی الصفۃ میں :نہیں ہے زید کچھ بھی سوائے شاعر کے اور قلب کے اعتبار سے :۔نہیں ہے زید کسی حالت میں سوائے کھڑے ہونے کے اور قصر صفت علی الموصوف میں:۔ نہیں ہے شاعر کوئی سوائے زید کے۔

تشریح:...... یہاں مصنفؒ نے منها النفی والاستثناء کہا ہے منها الاستثناء نہیں کہا کیونکہ منها الاستثناء سے مثبت استثناء بھی ہوسکتا ہے جیسے جاء فی القوم الا زیدا اور اس مثبت استثناء سے قصر حاصل نہیں ہوتا نفی اور استثناء سے قصر حاصل ہوتا ہے اس لیئے منها النفی والاستثناء کہا ما زید الا شاعر:...... یہ مثال قصر موصوف علی الصفة افراد کی ہے زید مقصور ہے اور شاعر مقصور علیہ ہے:...... مازید الاقائم یہ مثال قصر موصوف علی الصفة قلبا کی ہے زید مقصور ہے اور قائم مقصور علیہ ہے:...... ما شاعر الا زید یہ مثال قصر صفت علی الموصوف افراد کی ہے شاعر مقصور ہے زید مقصور علیہ:...... ما قائم الا زید یہ مثال قصر صفت علی الموصوف قلب کی ہے قائم مقصور ہے زید مقصور علیہ:......

ترکیب:......واو عاطفہ منها متعلق کائنان کے خبر النفی مبتدأ الاستثناء معطوف جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر فی قصرہ متعلق قول کے باقی مقولہ جملہ اسمیہ ماشابہ لیس کے زید اسم شیئا مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء شاعر مستثنیٰ مل کر خبر جملہ اسمیہ فی قصرھا متعلق قول کے:۔

عبارت:......وَمِنْهَا اِنَّمَا كَقَوْلِكَ فِیْ قَصْرِهٖ اِنَّمَا زَيْدٌ كَاتِبٌ وَاِنَّمَا زَيْدٌ قَائِمٌ وَفِیْ قَصْرِهَا اِنَّمَا قَائِمٌ زَيْدٌ لِتَضَمُّنِهٖ مَعْنٰی مَا وَاِلَّا لِقَوْلِ الْمُفَسِّرِيْنَ.

ترجمہ:......اور ان قصر کے طریقوں میں سے ایک قصر کا طریقہ انما کا ہے جیسے تیرا کہنا ہے قصر موصوف علی الصفۃ میں صرف زید کاتب ہے صرف زید کھڑا ہے اور جیسے تیرا کہنا ہے قصر صفت علی الموصوف میں صرف کھڑا ہونے والا زید ہے:۔ ان قصر کے طریقوں میں سے ایک قصر کا طریقہ انما کا ہے اس انما کے متضمن ہونے کی وجہ سے ما اور الا کے معنی کو:۔ مفسرین کے کہنے کی وجہ سے:۔

تشریح:......انما کو قصر کے طریقوں میں شمار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ انما متضمن ہے ما اور الا کے معنی کو اور ما اور الا استثناء کے ساتھ قصر کے لیے ہوتے ہیں جب ما اور الا میں قصر ہے تو انما میں بھی قصر ہے انما زید کاتب:...... یہ مثال قصر موصوف علی الصفة افراد کی ہے زید مقصور ہے کاتب مقصور علیہ ہے انما زید قائم یہ مثال قصر موصوف علی الصفة قلبا کی ہے:...... زید مقصور ہے قائم مقصور علیہ ہے:...... انما کاتب زید یہ مثال قصر صفت علی الموصوف افراد کی ہے کاتب مقصور ہے زید مقصور

علیہ ہے:...... انما قائم زید یہ مثال قصر صفت علی الموصوف قلب کی ہے قائم مقصور ہے زید مقصور علیہ ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ منھا متعلق کائن کے لام جارہ تضمن متعلق کائن کے مضاف (ہ) مضاف الیہ معنی مفعول بہ مضاف ما مضاف الیہ واو عاطفہ الا معطوف لام جارہ قول متعلق تضمن کے مضاف المفسرین مضاف الیہ کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر انما مبتدأ جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ فی قصرہ متعلق قول کے باقی مقولہ فی قصرھا متعلق قول کے:۔ انما زید کاتب انما کلمہ حصر زید مبتدأ کاتب خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ بِالنَّصْبِ مَعْنَاهُ:. مَاحَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا الْمَيْتَةَ وَهُوَ الْمُطَابِقُ لِقِرَاءَةِ الرَّفْعِ

ترجمہ:......مفسرین کے کہنے کی وجہ سے:۔ انما حرم علیکم المیتة نصب کے ساتھ ہے:۔اس کا معنی ہے نہیں حرام کیا اس نے تم پر مگر مردار اور یہ نصب والی قرأۃ رفع والی قرأۃ کے مطابق ہے۔

تشریح:......ایک قرأۃ:۔ اِنَّمَاحَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ ہے:۔صرف حرام کر دیا اللہ نے تم پر مردار مفسرین کہتے ہیں کہ انما کا معنی:۔ مَاحَرَّمَ عَلَيْكُمُ اِلَّا الْمَيْتَةَ ہے نہیں حرام کیا اللہ نے تم پر کچھ بھی سوائے مردار کے:۔حرم فعل ھو فاعل مرجع اللہ علی جارہ کم متعلق حرم کے شیئا مستثنیٰ منہ المیتہ مستثنیٰ مل کر مفعول بہ:۔حرم فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ:۔ دوسری قراءۃ:۔ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ:۔ بیشک وہ چیز جس چیز کو حرام کیا ہے اللہ نے تم پر وہ ہر ایک قسم کا مردار ہے ان حرف مشبہ بالفعل ماموصولہ حرم فعل (ہ) مفعول بہ مرجع ما ھو فاعل مرجع اللہ علی جارہ کم متعلق حرم کے حرم فعل اپنے مفعول بہ فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر اسم ان کا المیتة خبر ان کی جملہ اسمیہ:۔ جملہ اسمیہ میں المیتة معرف باللام جنسی ہے مرفوع ہے جس سے قصر کا فائدہ ہو رہا ہے ۔اور قرأت اول میں انما:۔ ما اور الا کے معنیٰ میں ہونے کی وجہ سے قصر کا فائدہ ہو رہا ہے اس لیئے قرأتوں میں قصر کی مطابقت ہے جس کی وجہ سے کہا قصر میں نصب والی قرأۃ رفع والی قرأۃ کے مطابق ہے رفع والی قرأۃ المیتة مرفوع ہے اور انما میں ما موصولہ ہے۔

ترکیب:......انما حرم علیکم المیتة مبتدأ بالنصب متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ معناہ مبتدأ ماحرم علیکم الا المیتة خبر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ ھو مبتدأ مرجع نصب والی قراۃ المطابق خبر لام جارہ قراۃ متعلق المطابق کے مضاف الرفع مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَلِقَوْلِ النُّحَاةِ اِنَّمَا لِاِثْبَاتِ مَا يُذْكَرُ بَعْدَهُ وَنَفْيِ مَا سِوَاهُ وَلِصِحَّةِ انْفِصَالِ الضَّمِيْرِ مَعَهُ قَالَ الْفَرَزْدَقُ:.اَنَا الذَّائِدُ الْحَامِي الذِّمَارَ وَاِنَّمَا x يُدَافِعُ عَنْ اَحْسَابِهِمْ اَنَا اَوْ مِثْلِي

ترجمہ:......ان قصر کے طریقوں میں سے ایک طریقہ انما کے قصر کا طریقہ ہے نحویوں کے کہنے کی وجہ سے انما ثابت کرنے کے لیئے ہوتا ہے اس چیز کو جو چیز اس انما کے بعد ذکر کی جاتی ہے اور انما اس چیز کی نفی کے لیے ہوتا ہے جو چیز اس مذکورہ چیز کے علاوہ ہے اور قصر کے طریقوں میں سے ایک طریقہ انما کے قصر کا طریقہ ہے:۔ انما کے ساتھ ضمیر منفصل کے صحیح ہونے کی وجہ سے:۔ فرزدق نے کہا:۔ میں ہوں ہٹانے والا حفاظت کرنے والا عہد کی صرف ہٹاتا ہے ان برائیوں کو میں اور مرا جیسا۔

تشریح:......قصر کے طریقوں میں سے ایک طریقہ انما کے قصر کا طریقہ ہے انما قصر کے لیئے کیوں ہوتا ہے اس کی تین وجہ ہیں۔ (۱) ۔ایک وجہ یہ ہے کہ انما متضمن ہوتا ہے ما اور الا کے معنی کو جیسے انما حرم علیکم المیتة کا معنی ہے ماحرم علیکم الا المیتة اس لیئے انما قصر کے لیئے ہوتا ہے۔ (۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ انما اس چیز کے اثبات کے لیئے ہوتا ہے جو چیز انما کے بعد ہے اور اس چیز کے علاوہ کی نفی کے لیئے ہوتا ہے اس لیئے انما قصر کے لیئے ہوتا ہے (۳) تیسری وجہ یہ ہے کہ انما کے ساتھ ضمیر منفصل صحیح ہوتی ہے جیسے انما یدافع عن احسابھم انا

او مثلی میں یدافع صیغہ واحد مذکر غائب کا ہے اور ضمیر انا منفصل واحد متکلم کی ہے کہ انما ما اور الا کے معنیٰ میں ہے جیسے مایدافع عن احسابھم الا انا او مثلی اس صورت میں مستثنیٰ منہ محذوف ہے احد یعنی ما یدافع عن احسابھم احد الا انا اومثل یہ تین دلیلیں ہیں کہ انما ما اور الا کے معنیٰ میں ہوتا ہے جس کی وجہ سے انما کے ساتھ قصر ہوتا ہے۔

ترکیب:......منھا انما کا جو کائن ہے اس کائن کے متعلق لقول النحاۃ اور لصحۃ انفصال ہے اور یہ خبر ہے انما مبتدأ کی مع ظرف ہے لصحۃ کی جملہ اسمیہ۔ انما مبتدأ لام جارہ اثبات متعلق کائن کے خبر مضاف ما مضاف الیہ موصولہ یذکر صلہ ھونائب فاعل مرجع ما بعد ظرف یذکر کی مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع انما واو عاطفہ نفی معطوف اثبات کا مضاف ما مضاف الیہ مستثنیٰ منہ سوا حرف استثناء (ہ) مستثنیٰ مرجع ما یذکر بعدہ:۔ انا مبتدأ الذائد خبر الحامی خبر الذمار مفعول بہ انما کلمہ حصر یدافع فعل عن احسابھم متعلق یدافع کے انا فاعل معطوف علیہ او عاطفہ مثلی معطوف۔

عبارت:...... وَمِنْهَا التَّقْدِيْمُ كَقَوْلِكَ فِيْ قَصْرِهٖ تَمِيْمِيٌّ اَنَا وَفِيْ قَصْرِهَا اَنَا كَفَيْتُ مُهِمَّكَ.

ترجمہ:......ان قصر کے طریقوں میں سے قصر کا ایک طریقہ تقدیم کا ہے جیسے تیرا کہنا ہے قصر موصوف علی الصفۃ میں:۔ میں ہی تمیمی ہوں اور جیسے تیرا کہنا ہے قصر صفت علیٰ الموصوف میں میں نے ہی کفایت کی تیری مھم میں (افراد وقلبا وتعینا بحسب اعتقاد المخاطب)

تشریح:......ان قصر کے طریقوں میں سے قصر کا ایک طریقہ تقدیم کا ہے جو چیز مرتبہ کے اعتبار سے مؤخر ہوتی ہے اس چیز کو مقدم کر دیا جائے جیسے خبر کو مبتدأ پر مقدم کر دیا جائے تمیمی انا:۔ تمیمی خبر ہے اور انا مبتدأ ہے خبر کی تقدیم سے قصر ہوگیا میں ہی تمیمی ہوں ایسے ہی انا کفیت مھمک ہے کہ انا فاعل معنوی ہے فعل پر مقدم ہے جس کی وجہ سے فعل منحصر ہوگیا ہے فاعل میں میں نے ہی کفایت کی تیری مھم میں اسی طرح للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض ہے کہ جارہ مجرور مؤخر ہوتے ہیں لیکن یہاں مقدم ہیں جس کی وجہ سے قصر ہوگیا ہے اللہ ہی کے لیئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ منھا متعلق کائن کے خبر التقدیم مبتدأ جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ فی قصرہ متعلق قول کے تمیمی انا مقولہ قول کا وفی قصرھا متعلق قول کے باقی مقولہ:۔ انا مبتدأ کفیت فعل بفاعل مھم مفعول بہ مضاف ک مضاف الیہ جملہ فعلیہ خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَهٰذِهِ الطُّرُقُ الْاَرْبَعَةُ تَخْتَلِفُ مِنْ وُجُوْهٍ فَدَلَالَةُ الرَّابِعِ بِالْفَحْوٰى وَالْبَاقِيَةِ بِالْوَضْعِ وَالْاَصْلُ فِي الْاَوَّلِ النَّصُّ عَلَى الْمُثْبَتِ وَالْمَنْفِيِّ كَمَا مَرَّ:.

ترجمہ:......اور یہ چار طریقے مختلف ہوتے ہیں کئی طریقوں سے پس قصر پر چوتھے کی دلالت مفہوم پر ہوتی ہے اور قصر پر عطف اور ما۔ الا اور انما کی دلالت وضع کی وجہ سے ہوتی ہے:......عطف میں صراحت مثبت اور منفی پر ہوتی ہے جیسا کہ گذر چکا ہے۔

تشریح:......اگرچہ عطف اور ما۔ الا اور انما اور تقدیم کے چاروں طریقے قصر پر دلالت کرتے ہیں لیکن دلالت کرنے میں فرق ہے جیسا کہ تقدیم کی دلالت قصر پر ہوتی ہے لیکن کلام کے مفہوم پر ہوتی ہے جس کو ذوق سلیم والا ہی سمجھ سکتا ہے اور باقی تین کی دلالت وضع کی وجہ سے ہوتی ہے جس کے لیئے ان کو وضع کیا گیا ہے وضع کی وضاحت یہ ہے کہ عطف میں صراحت ہوتی ہے مثبت کلام پر اور منفی کلام پر جیسا کہ زید شاعر لا کاتب اور ما زید کاتبا بل شاعر ہے۔لا عاطفہ سے شاعر کا اثبات اور کاتب کی نفی ہے بل عاطفہ سے کاتب کی نفی اور شاعر کا اثبات ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ الطرق موصوف الاربعۃ صفت ملکر صفت ھذہ کی ہو کر مبتدأ تختلف فعل ہی فاعل مرجع الطرق من وجوہ متعلق تختلف کے جملہ فعلیہ خبر فاء عاطفہ دلدلۃ الرابع مبتدأ بالفحوی متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ دلالۃ الباقیۃ مبتدأ بالوضع متعلق کائنۃ کے خبر جملہ اسمیہ واو عاطفہ فی الاول متعلق الاصل کے مبتدأ النص خبر علی المثبت متعلق النص کے المنفی معطوف جملہ اسمیہ۔

عبارت:......فَلاَ یُتْرَکُ اِلاَّ لِکَرَاھَۃِ الْاِطْنَابِ کَمَا اِذَا قِیْلَ زَیْدٌ یَّعْلَمُ النَّحْوَ وَالتَّصْرِیْفَ وَالْعُرُوْضَ اَوْ زَیْدٌ یَّعْلَمُ النَّحْوَ وَعَمْرٌو وَّبَکْرٌ فَتَقُوْلُ فِیْھِمَا زَیْدٌ یَّعْلَمُ النَّحْوَ لاَغَیْرُ/ لاَغَیْرُ اَوْ نَحْوَہٗ وَفِی الْبَاقِیَۃِ النَّصُّ عَلَی الْمُثْبَتِ فَقَطْ:.

ترجمہ:......پس نہیں چھوڑا جائے گا اس صراحت کو مگر لمبائی کی کراہیت کی وجہ سے جیسا کہ جب کہا جائے زید جانتا ہے نحو کو صرف کو عروض کو یا زید جانتا ہے نحو کو اور عمرو اور بکر جانتے ہیں نحو کو مسند الیہ کے قصر میں اور مسند کے قصر میں زید جانتا ہے نحو کو غیر کو نہیں جانتا یا غیر نہیں جانتا یا اس جیسا کہے گا اور باقی میں صراحت مثبت پر ہوتی ہے:...... (اذا نصصت المثبت فی الباقی شرط فاتہ عن النص علی غیر المثبت جزاء)

تشریح:......عطف میں صراحت ہوتی ہے مثبت پر اور منفی پر اس صراحت کو نہیں چھوڑا جاتا مگر لمبائی کی کراہیت کی وجہ سے اگر صراحت کریں تو کلام لمبا ہوجائے جیسے زید یعلم النحو والتصریف والعروض کو جب منفی کریں تو کافی ہے زید یعلم النحو لا غیرُ اسی طرح مسند الیہ کو بھی قصر کرتے ہیں زید وعمرو وبکر وخالد یعلم النحو کو جب منفی کریں تو کافی ہے زید یعلم النحو لا غیرُ:۔ ما۔ الا اور انما میں صراحت صرف مثبت پر ہوتی ہے۔

ترکیب:......فلایترک فعل ھو نائب فاعل مرجع النص لشئی مستثنیٰ منہ لکرلھۃ الاطناب مستثنیٰ مل کر متعلق یترک کے جملہ فعلیہ:۔ مثالہ مبتدأ کاف جارہ ما زائدہ متعلق کائن کے خبر مضاف اذا مضاف الیہ مضاف باقی مضاف الیہ متعلق کائن کے خبر باقی مقولہ:۔ زید مبتدأ یعلم فعل ھو فاعل مرجع زید النحو التصریف العروض مفعول بہ جملہ فعلیہ خبر او عاطفہ زید مبتدأ یعلم فعل ھو فاعل مرجع زید معطوف علیہ النحو مفعول بہ عمرو اور بکر معطوف جملہ فعلیہ خبر:۔ جملہ اسمیہ فاء عاطفہ تقول فعل انت فاعل فیھما متعلق تقول مرجع مسند الیہ اور مسند باقی نحوہ تک مقولہ جملہ فعلیہ فی الباقیۃ متعلق کائن کے خبر علی المثبت متعلق النص کے مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَالنَّفْیُ بِلاَلاَ یُجَامِعُ الثَّانِیَ لِاَنَّ شَرْطَ الْمَنْفِیِّ بِلاَ اَنْ لاَّ یَکُوْنَ مَنْفِیًّا قَبْلَھَا بِغَیْرِھَا وَیُجَامِعُ الْاَخِیْرَیْنِ.

ترجمہ:......اور نفی لا والی نہیں جمع کرتی دوسرے کو یعنی ما۔ الا والے قصر کو کیونکہ لا والی نفی کی شرط یہ ہے یہ کہ لا والی نفی نہ ہو نفی اس لا سے پہلے اس لا کے بغیر اور جمع کرتی ہے وہ لا والی نفی پچھلے دو کو انما کو اور تقدیم کو۔

تشریح:......قصر کی دلالتوں میں فرق ہونے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ چوتھا طریقہ تقدیم والا جو ہے وہ یہ ہے کہ قصر مفہوم کلام سے سمجھی جاتی ہے جس کو باذوق آدمی ذوق سلیم سے سمجھتا ہے اور قصر کی دلالتوں میں فرق ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ قصر کا جو طریقہ عطف والا ہے اس میں مثبت اور منفی دونوں میں صراحت ہوتی ہے اور قصر کی دلالتوں میں فرق ہونے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ عطف کے قصر میں نفی لا عاطفہ سے ہوتی ہے جیسے زید شاعر لا کاتب یہ نفی ما۔ الا کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتی جیسے ما زید الاقائم لا قاعد درست نہیں کیونکہ ما زید الا قائم میں قاعد کی نفی ہو چکی ہے پھر لا سے نفی کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا اور قصر کی دلالتوں میں فرق ہونے کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ نفی لا عاطفہ والی انما کے ساتھ اور تقدیم کے ساتھ جمع ہوتی ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ النفی مبتدأ بلا متعلق النفی کے لایجامع فعل ھو فاعل مرجع النفی بلا الثانی مفعول بہ جملہ فعلیہ خبر لان متعلق لایجامع کے شرط المنفی بلا اسم باقی خبر:۔ ان لایکون فعل ھو اسم مرجع المنفی بلا منفیا خبر قبلھا ظرف منفیا مرجع المنفی بلا بغیرھا متعلق منفیا کے مرجع المنفی بلا یجامع فعل ھو فاعل مرجع المنفی بلا الاخیرین مفعول بہ جملہ فعلیہ۔

عبارت:......فَیُقَالُ اِنَّمَا اَنَا تَمِیْمِیٌّ لاَ قَیْسِیٌّ وَھُوَ یَاْتِیْنِیْ لاَعَمْرٌو لِاَنَّ النَّفْیَ فِیْھِمَا غَیْرُ مُصَرَّحٍ بِہٖ کَمَا یُقَالُ اِمْتَنَعَ زَیْدٌ عَنِ الْمَجِیْئِ لاَ عَمْرٌو.

ترجمہ:......پس کہا جائے گا صرف میں تمیمی ہوں قیسی نہیں ہوں اور کہا جائے گا بیشک وہ آتا ہے میرے پاس عمرو نہیں آتا لا عاطفہ کی نفی جمع کرتی ہے ان دونوں کو کیونکہ ان دونوں میں نفی کی صراحت نہیں ہے یہ ایسے ہے جیسے کہا جائے رک گیا زید آنے سے عمرو نہیں رکا آنے سے:۔

تشریح:......انما انا تمیمی لاقیسی میں انما کی وجہ سے قصر ہے جس کی وجہ سے ضمناً نفی ہوگئی ہے تمیمی کے علاوہ سے صراحتاً نفی نہیں ہوئی اس لیئے لاقیسی کہنا درست ہے۔ اسی طرح وھویا تینی لاعمرو کہنا درست ہے:۔ انا سعیت فی حاجتک لاغیری ہے بحث ما انا قلت میں دیکھیں انا سعیت میں دوسرے کی کوشش کی نفی ہوگئی ہے ضمناً لیکن صراحتاً نفی نہیں ہوئی اس لیئے لاغیری کہنا درست ہے اسی طرح امتنع زید عن المجیئ لاعمرو ہے کہ زید کے آنے کی نفی ہوگئی ہے ضمناً لیکن صراحتاً نہیں ہوئی جس کی وجہ سے لاعمرو کہنا درست ہے۔

ترکیب:......فاء عاطفہ یقال فعل باقی مقولہ:۔ انما کلمہ حصر انا مبتداً تمیمی خبر معطوف علیہ لاعاطفہ قیسیّ معطوف جملہ اسمیہ ھو مبتداً معطوف علیہ یاتینی جملہ خبر لاعاطفہ عمرو معطوف لان متعلق یجامع الاخیرین کے النفی اسم فیھما متعلق النفی کے غیر خبر مضاف مصرح مضاف الیہ بہ متعلق مصرع کے مرجع النفی مثالہ مبتداً کاف جارہ مازائدہ مضاف متعلق کائن کے خبر باقی مضاف الیہ یقال فعل باقی مقولہ امتنع فعل زید فاعل عن المجیئ متعلق امتنع کے لاعاطفہ عمرو معطوف زید کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:......اَلسَّکَّاکِیُّ شَرْطُ مُجَامَعَتِهِ الثَّالِثُ اَنْ لَّایَکُوْنَ الْوَصْفُ مُخْتَصًّا بِالْمَوْصُوْفِ نَحْوُ اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ.

ترجمہ:......سکاکی نے کہا ہے کہ لاوالی نفی کے جمع کرنے کی شرط تیسرے کو یہ ہے یہ کہ وصف کو خاص نہ کیا گیا ہو موصوف کے ساتھ جیسے صرف قبول وہ لوگ کرتے ہیں جو لوگ سنتے ہیں۔

تشریح:...... النفی بلا یعنی لا والی نفی انما کے ساتھ اس وقت ہوگی جب قصر صفت علی الموصوف میں صفت موصوف کے ساتھ خاص نہ ہو جیسے انما یستجیب الذین یسمعون میں ہے:...... الذین موصول یسمعون جملہ صلہ مل کر فاعل یستجیب کا:...... یہ یستجیب صفت ہے:...... الذین یسمعون موصوف ہے انما سے یستجیب کا قصر کیا جا رہا ہے اور یہ صفت موصوف کے ساتھ خاص ہے اس لیے مزید نفی کی ضرورت نہیں جیسے انما یستجیب الذین یسمعون لا الذین لایسمعون:...... بلکہ یہ صفت دوسروں میں بھی ہو جیسے انما انا تمیمی لاقیسیّ میں تمیمی دوسرے بھی ہیں اس لیئے اس جملہ میں انما کے ساتھ لاقیسیّ درست ہے اور انما یقوم زید لاعمرو میں یقوم صفت زید کے ساتھ خاص نہیں ہے اس لیے لاعمرو ٹھیک ہے۔

ترکیب:......قال فعل السکاکی فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ:۔ شرط مبتداً مضاف مجامعۃ مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع النفی بلا الثالث مفعول بہ مجامعتہ کا باقی خبر جملہ اسمیہ:۔ ان ناصبہ لایکون فعل الوصف اسم مختصا خبر بالموصوف متعلق مختصا کے جملہ فعلیہ مثالہ مبتداً نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ انما کلمہ حصر یستجیب فعل الذین فاعل موصولہ یسمعون جملہ فعلیہ صلہ۔

عبارت:...... وَقَالَ عَبْدُالْقَاهِرِ لَاتَحْسُنُ فِی الْمُخْتَصِّ کَمَا تَحْسُنُ فِیْ غَیْرِهٖ وَهٰذَا اَقْرَبُ

ترجمہ:......اور کہا عبدالقاھر نے اچھا نہیں ہے النفی بلا کو انما کے ساتھ جمع کرنا اس میں جس میں صفت کو خاص کیا گیا ہو موصوف کے ساتھ جیسا کہ اچھا ہے اس کے غیر میں اور یہ زیادہ درست ہے۔

تشریح:......عبدالقاہر جرجانی کا کہنا ہے کہ النفی بلا کو انما کے ساتھ جمع کرنا اچھا نہیں ہے اس صفت میں جس صفت کو موصوف کے ساتھ خاص کیا گیا ہو جیسے انما یستجیب الذین یسمعون میں صفت۔ یستجیب کو خاص کر دیا گیا ہے موصوف الذین یسمعون کے ساتھ اس میں لاالذین لایسمعون کو جمع نہیں کرسکتے اور جس میں صفت کو موصوف کے ساتھ خاص نہ کیا گیا ہو تو اس میں النفی بلا کو انما کے ساتھ جمع کرسکتے ہیں جیسے انما انا تمیمی لاقیسیّ۔

ترکیب:......قال فعل عبدالقاھر فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ لاتحسن فعل ھی فاعل مرجع النفی بلا فی المختص متعلق لاتحسن کے جملہ فعلیہ کاف جارہ

ما زائدہ مضاف باقی مضاف الیہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتداً محذوف کی: جملہ اسمیہ تحسن فعل ھی فاعل مرجع النفی بلانی غیرہ متعلق تحسن کے مرجع المختص جملہ فعلیہ:۔

عبارت:....... وَاَصلُ الثَّانِیْ اَنْ یَّکُوْنَ مَا اسْتُعْمِلَ لَهٗ مِمَّا یَجْهَلُهُ الْمُخَاطَبُ وَیُنْکِرُهٗ بِخِلَافِ الثَّالِثِ.

ترجمہ:......اور دوسرے کا یعنی ما۔ الا کا اصل یہ ہے کہ جس حکم کے لیئے استعمال کیا گیا ہے اس دوسرے کو یعنی ما۔ الا کو وہ حکم اس حکم میں سے ہو جس حکم کو مخاطب نہیں جانتا اور جس حکم کا مخاطب انکاری ہو اور یہ بات تیسرے کے خلاف ہے یعنی انما کے۔

تشریح:......قصر کے چار طریقوں کے درمیان اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ما۔ الا اس حکم کے لیئے ہوتے ہیں جس حکم کو مخاطب نہیں جانتا اور مخاطب اس حکم کا منکر ہوتا ہے یہ بات تیسرے کے خلاف ہے یعنی انما کے کہ انما کا مخاطب حکم کو تو جانتا ہے قصر کو نہیں جانتا اور حکم کا منکر نہیں ہوتا مگر قصر کا منکر ہوتا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اصل الثانی مبتداً ان یکون خبر فعل ما فاعل موصولہ موصوف استعمل صلہ ھو نائب فاعل مرجع الثانی لہ متعلق استعمل کے مرجع ما مما متعلق الکائن کے صفت ما موصولہ تجہل صلہ فعل (ہ) مفعول بہ مرجع ما المخاطب فاعل مما ینکرہ المخاطب معطوف ھذا مبتداً بخلاف الثالث متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:....... کَقَوْلِکَ لِصَاحِبِکَ وَقَدْ رَأَیْتَ شَبْحًا مِّنْ بَعِیْدٍ مَا هُوَ اِلَّا زَیْدٌ اِذَا اعْتَقَدَهٗ غَیْرَهٗ مُصِرًّا.

ترجمہ:......مثال اس حکم کی مثل تیرے کہنے کے ہے اپنے ساتھی کو اس حال میں کہ تو دیکھے کوئی وجود دور سے:۔نہیں ہے وہ مگر زید جب اعتقاد رکھتا ہو تیرا ساتھی اس وجود کا زید کے علاوہ کا اصرار کرتے ہوئے۔

تشریح:...... تجھ کو اور تیرے ساتھی کو دور سے کوئی شخص نظر آ رہا ہے تیرے ساتھی کا گمان ہے کہ وہ شخص زید نہیں ہے زید کے علاوہ اور کوئی شخص ہے اور اس اعتقاد پر وہ پختہ ہے اس صورت میں کلام کو قصر ثانی پر کرنا ہوگا ماھو الا زید: زید ایک حکم ہے جس کو مخاطب ساتھی نہیں جانتا اور انکاری ہے اور مصر ہے اپنے اعتقاد پر اس لیئے قصر ما۔ الا سے کیا جائے گا پہلے نفی ہر ایک کی پھر اثبات زید کا۔

ترکیب:......مثالہ مبتداً کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف ک مضاف الیہ ذوالحال لصاحبک متعلق قول کے واو حالیہ قد حرف تحقیق رایت فعل بفاعل شبحا مفعول بہ من بعید متعلق رایت کے جملہ فعلیہ حال:۔ ما مشابہ بلیس کے ھو اسم شیئا مستثنیٰ منہ زید مستثنیٰ مل کر خبر جملہ اسمیہ اذا ظرف قول کی مضاف باقی مضاف الیہ اعتقد فعل ھو فاعل ذوالحال مرجع صاحب (ہ) مفعول بہ مرجع شبحا غیر مفعول ثانی مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع زید مصرا حال۔

عبارت:......وَقَدْ یُنَزَّلُ الْمَعْلُوْمُ مَنْزِلَةَ الْمَجْهُوْلِ لِاِعْتِبَارٍ مُنَاسِبٍ فَیُسْتَعْمَلُ لَهُ الثَّانِیْ اِفْرَادًا نَحْوُ وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ اَیْ مَقْصُوْرٌ عَلَی الرِّسَالَةِ لَا یَتَعَدَّاهَا اِلَی التَّبَرُّءِ مِنَ الْهَلَاکِ نُزِّلَ اِسْتِعْظَامُهُمْ هَلَاکَهٗ مَنْزِلَةَ اِنْکَارِهِمْ اِیَّاهُ.

ترجمہ:......اور کبھی اتار دیا جاتا ہے معلوم کو مجہول کی جگہ میں مناسب اعتبار کی وجہ سے پس استعمال کیا جاتا ہے اس معلوم کے لیے قصر کے دوسرے طریقے کو افراد میں جیسے نہیں ہیں محمد مگر رسول یعنی مقصور ہیں آپ رسالت پر نہیں تجاوز کر سکتے آپ اس رسالت سے:۔ وصال سے بچنے کی طرف اتار دیا گیا ہے آپ کے وصال کے ان کے بڑا جاننے کو اس وصال سے ان کے انکار کی جگہ میں۔

تشریح:......متکلم اللہ ہے مخاطب صحابہ ہیں صحابہ کو معلوم تھا کہ آپ رسول ہیں لیکن وصال کو ناممکن خیال کرتے تھے جس کی وجہ سے رسول معلوم چیز کو نامعلوم چیز کی جگہ میں اتار دیا گیا ہے اس لیئے ما۔ الا کا استعمال کیا ہے کہ مخاطب جانتا نہیں ہے کہ رسول کا وصال ہوتا ہے اور وصال کا انکاری بھی ہے:۔ افراد اس لیئے ہے کہ مخاطب کے اعتقاد میں دو چیزیں ہیں ایک یہ کہ آپ رسول ہیں دوسرے یہ کہ آپ کا وصال ناممکن ہے جب رسول کا اثبات کیا تو دوسرے کی نفی ہوگئی کہ وصال نہیں ہو سکتا

لیکن جب وصال ہوا تو دو چیزوں میں سے ایک رہ گئی جس کی وجہ سے افراد ہوگیا یہ معلوم کو مجہول کی جگہ میں اتارنا مناسب اعتبار کی وجہ سے ہے حقیقتاً نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق ینزل فعل المعلوم نائب فاعل منزلۃ المجھول مفعول فیہ ینزل کا لاعتبار مناسب متعلق ینزل جملہ فعلیہ فاء عاطفہ یستعمل فعل لہ متعلق یستعمل کے مرجع معلوم الثانی نائب فاعل ذوالحال افراد حال جملہ فعلیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ ما مشابہ لیس کے محمد اسم شیاً مستثنیٰ منہ رسول مستثنیٰ مل کر خبر جملہ اسمیہ ای حرف تفسیر علی الرسالۃ متعلق مقصور کے خبر ھو مبتدأ محذوف کی لا یتعداھا دوسری خبر مرجع الرسالۃ التبر ء متعلق لا یتعدا کے من الھلاک متعلق الی التبر ء کے جملہ فعلیہ:۔ نزل فعل استعظام نائب فاعل مضاف ھم مضاف الیہ ھلاکہ مفعول بہ استعظام کا معتزلۃ انکارھم مفعول فیہ نزل کا ایاہ مفعول بہ انکار کا۔

عبارت:......اَوْ قَلْبًا نَحْوُ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا لِاِعْتِقَادِ الْقَائِلِیْنَ بِاَنَّ الرَّسُوْلَ لَایَکُوْنُ بَشَرًا مَّعَ اِصْرَارِ الْمُخَاطِبِیْنَ عَلٰی دَعْوَی الرِّسَالَۃِ.

ترجمہ:......اور کبھی اتارا جاتا ہے معلوم کو مجہول کی جگہ میں مناسب اعتبار کی وجہ سے پس استعمال کیا جاتا ہے اس معلوم کے لیئے قصر کے دوسرے طریقے کو قلب میں جیسے نہیں ہو تم مگر بشر ہمارے جیسے قلب ہے قائلین کے اعتقاد کی وجہ سے کہ بیشک رسول بشر نہیں ہوتا قلب ہے رسالت کے دعوی پر مخاطبین رسولوں کے اصرار کے ساتھ۔

تشریح:...... ان انتم الا بشر مثلنا کے متکلم کفار ہیں اور ان کفار کا اعتقاد ہے کہ رسول بشر نہیں ہوتا اور تم بشر ہو ہمارے جیسے اس لیئے تم رسول نہیں ہو یعنی رسول اور بشر ایک دوسرے کی ضد ہیں قائلین کے اعتقاد میں اس لیئے قلب ہے رسالت کے دعوی پر مخاطبین رسولوں کے اصرار کی وجہ سے کہ ہم رسول ہیں کفار نے بشر معلوم چیز کو مجہول چیز کی جگہ اتار دیا کفار بتانا چاہتے ہیں رسولوں کو کہ تم کو معلوم نہیں کہ تم بشر ہو اور بشر رسول نہیں ہوتا:۔

ترکیب:......او عاطفہ قلبا حال ہے الثانی سے مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ ان نافیہ انتم مبتدأ بشر خبر موصوف مثلنا صفت لاعتقاد القائلین متعلق قلبا کے بان الرسول متعلق اعتقاد کے الرسول اسم ان کا لا یکون خبر ان کی فعل ھو اسم مرجع الرسول بشرا خبر مع ظرف قلبا کی مضاف باقی مضاف الیہ علی دعوی الرسالۃ متعلق اصرار کے۔

عبارت:...... وَقَوْلُھُمْ اِنْ نَحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ مِنْ بَابِ مُجَارَاۃِ الْخَصْمِ لِیُعْثَرَ حَیْثُ یُرَادُ تَبْکِیْتُہٗ لَا لِتَسْلِیْمِ اِنْتِفَاءِ الرِّسَالَۃِ:۔

ترجمہ:......اور ان رسولوں کا کہنا:نہیں ہیں ہم مگر بشر تمہارے جیسے یہ مخالف کے ساتھ ساتھ چلنے کے باب سے ہے تاکہ گرا دیا جائے اس مخالف کو وہاں جہاں اس مخالف کو ڈانٹنا ہوتا ہے نہیں ہے یہ رسالت کے نہ ہونے کو تسلیم کرنے کے لیئے۔

تشریح:......کفار نے کہا ان انتم الا بشر مثلنا اور رسولوں نے کہا ان نحن الا بشر مثلکم تو گویا رسولوں نے تسلیم کرلیا کہ ہم تمہارے جیسے بشر ہیں اور رسول نہیں ہیں اس بات کا جواب یہ ہے کہ رسولوں کا یہ کہنا ان نحن الا بشر مثلکم رسالت کی نفی کے لیئے نہیں ہے بلکہ یہ مخالف کے ساتھ ساتھ چلنے کے باب سے ہے تاکہ مخالف کو گرا دیا جائے وہاں جہاں اس مخالف کو ڈانٹنا ہوتا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ قول مضاف ھم مضاف الیہ ان نحن الا بشر مثلکم مقولہ مل کر مبتدأ من باب مجاراۃ الخصم متعلق کائن کے یعثر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ ان نافیہ نحن مبتدأ شیئ مستثنیٰ منہ بشر مستثنیٰ مل کر خبر بشر موصوف مثلکم صفت:۔ یعثر فعل ھو نائب فاعل مرجع خصم حیث ظرف یعثر کی مضاف باقی مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَکَقَوْلِکَ اِنَّمَا ھُوَ اَخُوْکَ لِمَنْ یَّعْلَمُ ذَالِکَ وَیُقِرُّ بِہٖ وَاَنْتَ تُرِیْدُ اَنْ تُرَقِّقَہٗ عَلَیْہِ.

ترجمہ:......جیسے تیرا کہنا ہے وہ تو تیرا بھائی ہے:۔ تیرا کہنا اس شخص کو جو جانتا ہے اس بات کو کہ وہ میرا بھائی ہے اور وہ اس بات کا اقراری بھی

ہے اور تو چاہتا ہے یہ کہ نرم کر دے تو اس جاننے والے کو اس بھائی پر:۔

تشریح:...... بحث یہاں ما۔ الا کی ہو رہی ہے اور کقولک انما ھو اخوک کا عطف کقولک لصاحبک پر ہے جس کی وجہ سے معلوم کو مجهول کی جگہ میں اتارنے کی یہ مثال ہے کہ مخاطب کو معلوم ہے کہ وہ میرا بھائی ہے جس کو میں مار رہا ہوں اور اس بات کا اقراری بھی ہے لیکن عمل مقتضی ظاہر کے خلاف ہے اس لیئے اس کو جاھل کی جگہ میں اتار دیا گیا ہے متکلم چاہتا ہے کہ اس کو اس بھائی پر نرم کر دے اور تکلیف دینے سے باز آ جائے۔ یہ بات یاد رہے کہ انما ھو اخوک میں ما۔ الا کا قاعدہ نہیں ہے صرف معلوم کو مجہول کی جگہ میں اتارنے کی وجہ سے یہ مثال دی ہے جیسا کہ آگے انما کا قاعدہ آ رہا ہے۔

ترکیب:......وقد ینزل المعلوم منزلۃ المجھول لاعتبار مناسب:۔ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر انما ھو اخوک مقولہ لمن متعلق قول کے موصولہ یعلم صلہ فعل ھو فاعل مرجع من ذالک مفعول بہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ ویقر بہ معطوف مل کر صلہ انت مبتدأ ترید فعل انت فاعل ان ناصبہ ترقق فعل انت فاعل (ہ) مفعول بہ مرجع من علیہ متعلق ترقق کے مرجع اخو۔ جملہ فعلیہ خبر۔ انت مبتدأ کی جملہ اسمیہ

عبارت:...... وَقَدْ يُنَزَّلُ الْمَجْهُوْلُ مَنْزِلَةَ الْمَعْلُوْمِ لِادِّعَاءِ ظُهُوْرِهٖ فَيُسْتَعْمَلُ لَهُ الثَّالِثُ نَحْوُ اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ.

ترجمہ:......اور کبھی اتارا جاتا ہے مجہول کو معلوم کی جگہ میں اس مجہول کے ظاہر ہونے کے دعویٰ کرنے کی وجہ سے پس استعمال کیا جاتا ہے اس مجہول کے لیئے قصر کے تیسرے طریقے کو جیسے یہود کا کہنا ہے ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔

تشریح:...... یہود کا مصلح ہونا کسی کو بھی معلوم نہ تھا یعنی مجہول چیز ہے اس مجہول کو معلوم چیز کی جگہ میں اتار دیا گیا ہے کہ ہمارا مصلح ہونا تو بالکل ظاہر ہے اس کے لیئے یہود نے انما کا استعمال کیا ہے کہ آپ لوگوں کو پتہ نہیں کہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں یعنی یہود کا انما نحن مصلحون کہنا اس لیئے ہے کہ یہ بات تو بالکل واضح ہے حیرت ہے کہ آپ کو معلوم نہیں مجہول چیز کو ایسا ظاہر کر رہے ہیں جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ یہ شریر بڑے صالح ہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق ینزل فعل المجھول نائب فاعل منزلۃ المعلوم مفعول فیہ لادعاء ظھورہ متعلق ینزل کے جملہ فعلیہ:۔ فاء عاطفہ یستعمل فعل لہ متعلق یستعمل کے مرجع مجہول الثالث نائب فاعل جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ انما کلمہ حصر نحن مبتدأ مصلحون خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَلِذٰلِكَ جَآءَ اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ لِلرَّدِّ عَلَيْهِمْ مُؤَكَّدًا بِمَا تَرٰى وَمَزِيَّةُ اِنَّمَا عَلَى الْعَطْفِ اَنَّهٗ يُعْقَلُ مِنْهَا الْحُكْمَانِ مَعًا:.

ترجمہ:......مجہول کو معلوم کی جگہ اتارنے کی وجہ سے آیا ہے:۔ خبردار بیشک حقیقت میں وہی ہیں فسادی:۔ آیا ہے ان پر رد کرنے کی وجہ سے مؤکد کیا ہوا ان تاکیدوں کے ساتھ جن تاکیدوں کو تو دیکھ رہا ہے اور انما کی خوبی عطف پر یہ ہے کہ انما سے سمجھیں جاتے ہیں دو حکم ایک ساتھ مثبت اور منفی:۔

تشریح:...... (۱) جملہ اسمیہ لایا گیا ثبوت پر دلالت کرنے کے لیئے (۲) خبر کو معرف باللام لایا گیا حصر پر دلالت کرنے کے لیے۔ (۳) ضمیر فصل لائی گئی تاکید حصر کے لیئے۔ (۴) کلام کو حرف تنبیہ سے شروع کیا گیا کلام کے مضمون کے اہم ہونے کی وجہ سے (۵) پھر ان کی تاکید لائی گئی کلام کی پختگی کے لیئے (۶) پھر توبیخ کے لیئے ولکن لایشعرون کو لایا گیا یعنی۔ اے یہود تمہیں تو کوئی جانتا بھی نہیں کہ تم شریف النفس ہو اپنی خباثتوں کو اصلاح قرار دیتے ہو خبردار بیشک حقیقت یہ ہے کہ تم ہی شریر النفس ہو جس کی وجہ سے فساد ہی فساد ہے ہوش کرو باز آ جاؤ:۔ دوسری بات یہ ہے کہ انما کی خوبی عطف پر یہ ہے کہ انما سے دو حکم ایک ساتھ سمجھیں جاتے ہیں ایک یہ کہ مذکور کے لیئے اثبات اور ساتھ ساتھ ماعدا کے لیئے نفی ہوتی ہے یہ بات عطف کے خلاف ہے کہ اس میں پہلے اثبات پھر نفی ہوتی ہے جیسے زید قائم لاقاعد یا الٹ جیسے ما زید قائما بل قاعد۔

ترکیب:......لذلک متعلق جاء کے جاء فعل الا انھم ھم المفسدون فاعل ذوالحال للرد متعلق جاء کے علیھم متعلق للرّدّ مؤکدا حال بما تری متعلق مؤکدا کے جملہ فعلیہ مزیۃ مضاف انما مضاف الیہ علی العطف متعلق مزیۃ کے مبتدأ انہ خبر(ہ) اسم ان کا یعقل خبر ان کی منھا متعلق یعقل کے الحکمان نائب فاعل معا ظرف جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاَحْسَنُ مَوَاقِعِهَا التَّعْرِيْضُ نَحْوُ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ فَاِنَّهٗ تَعْرِيْضٌ بِاَنَّ الْكُفَّارَ مِنْ فَرْطِ جَهْلِهِمْ كَالْبَهَائِمِ فَطَمْعُ النَّظْرِ مِنْهُمْ كَطَمْعِهٖ مِنْهَا.

ترجمہ:......اس انما کے واقع ہونے کی جگہوں میں بہترین واقع ہونے کی جگہ اشارہ کرنا ہے جیسے صرف نصیحت حاصل کرتے ہیں عقل والے پس بیشک وہ اشارہ ہے اس بات پر بیشک کفار اپنی جہالت جذبہ کی وجہ سے چوپاؤں کے مانند ہیں پس ان کفار سے غور وفکر کی امید رکھنا ایسے ہے جیسے ان چوپاؤں سے غور وفکر کی امید رکھنا ہے۔

تشریح:......تعریض یہ ہے صرف نصیحت حاصل کرتے ہیں عقل والے اس سے مفہوم مخالف خود بخود سمجھ میں آتا ہے کہ جو نصیحت حاصل نہیں کرتے وہ عقل والے نہیں ہیں اگرچہ یہ مفہوم لفظوں میں نہیں ہے یہ بہترین طریقہ ہے کہ بات لفظوں میں موجود نہ ہو اور سمجھی جائے جیسے مصنف نے آیت کا مفہوم بیان کیا ہے کہ بیشک یہ اشارہ ہے اس بات پر کہ کفار اپنے جہالت کے جذبہ کی وجہ سے چوپاؤں کے مانند ہیں پس ان کفار سے غور وفکر کی امید کرنا ایسے ہے جیسے ان چوپاؤں سے غور وفکر کی امید کرنا ہے اس میں آپ کو تسلی بھی ہے اگرچہ لفظوں میں موجود نہیں کہ آپ ان کی وجہ سے فکر مند نہ ہوں پریشان نہ ہوں ان میں عقل نہیں ہے یہ تو حیوان ہیں۔

ترکیب:......احسن مواقعھا مبتدأ التعریض خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ انما کلمہ حصر یتذکر فعل اولوالالباب فاعل جملہ فعلیہ فاء تفسیریہ (ہ) اسم مرجع آیت تعریض خبر بان متعلق تعریض کے الکفار اسم من فرط جھلھم متعلق کائن کا لبھائم متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ فطمع النظر مبتدأ منھم متعلق طمع کے کطمعہ متعلق کائن کے خبر منھا متعلق کطمعہ کے۔

عبارت:...... ثُمَّ الْقَصْرُ كَمَا يَقَعُ بَيْنَ الْمُبْتَدَاِ وَالْخَبَرِ عَلٰى مَا مَرَّيَقَعُ بَيْنَ الْفِعْلِ وَالْفَاعِلِ وَغَيْرِهِمَا.

ترجمہ:......پھر قصر جیسا واقع ہوتا ہے مبتدأ اور خبر کے درمیان اس کلام پر جو کلام گذر چکا ہے اسی طرح واقع ہوتا ہے وہ قصر فعل کے اور فاعل کے درمیان اور اس فعل اور فاعل کے علاوہ کے درمیان۔

تشریح:......مبتدأ اور خبر کے قصر کی مثال زید شاعر لا کاتب فعل اور فاعل کے قصر کی مثال ما قام الا زید فاعل اور مفعول کے قصر کی مثال ماضرب زید الا عمرا مفعول اور فاعل کے قصر کی مثال ماضرب عمرا الا زید مفعول اور مفعول کے قصر کی مثال ما اعطیت زیدا الا درھما ابتک قصر کی جو مثالیں مذکور ہوئی تھیں وہ مبتدأ اور خبر کی تھیں یہاں مزید قصر کی مثالیں بیان کر دی گئی ہیں۔

ترکیب:......ثم عاطفہ القصر مبتدأ کاف جارہ ما متعلق کائن کے خبر موصولہ یقع فعل صلہ بین المبتدأ والخبر ظرف یقع کی علی ما مر متعلق کائن کے کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر مل کر جملہ اسمیہ یقع فعل ھو فاعل مرجع قصر بین الفعل والفاعل ظرف یقع کی معطوف علیہ وغیرھما معطوف

عبارت:......فَفِي الْاِسْتِثْنَاءِ يُؤَخَّرُ الْمَقْصُوْرُ عَلَيْهِ مَعَ اَدَاةِ الْاِسْتِثْنَاءِ وَقَلَّ تَقْدِيْمُهُمَا بِحَالِهِمَا نَحْوُ مَاضَرَبَ اِلَّا عَمْرًا زَيْدٌ وَمَا ضَرَبَ اِلَّازَيْدٌ عَمْرًا لِاسْتِلْزَامِهٖ قَصْرَ الصِّفَةِ قَبْلَ تَمَامِهَا.

ترجمہ:......پس استثناء میں مؤخر کیا جائے گا مقصور علیہ کو استثناء کے حرف کے ساتھ اور بہت کم ہے مقصور علیہ اور حرف استثناء کو مقدم کرنا ان دونوں کی حالت کے ساتھ جیسے نہیں مارا مگر عمرو کو زید نے اور نہیں مارا مگر زید نے عمرو کو بہت کم ہے اس تقدیم کے لازم آنے کی وجہ سے صفت کے قصر کو صفت کے پورا ہونے سے پہلے۔

تشریح:...... ماضرب زید الاعمرا میں زید مقصور اور عمرا مقصور علیہ ہے زید نے کسی اور کو نہیں مارا عمرو کو کسی اور نے مارا ہے یا نہیں مارا اس کی بحث نہیں ماضرب عمرا الا زید مقصور عمرا ہے اور زید مقصور علیہ ہے عمرو کو کسی اور نے نہیں مارا سوائے زید کے:۔ زید نے کسی اور کو مارا ہے یا نہیں مارا اس کی بحث نہیں:۔ حرف استثناء اور مقصور علیہ کو مقدم کرنا کم ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ اس تقدیم سے صفت کے پورا ہوئے بغیر صفت کا قصر ہے جیسے ماضرب الا زید عمرا میں ماضرب عمرا مل کر مقصور ہے اور الا زید مقصور علیہ ہے اس لیئے الا زید کو مقصور کے درمیان لانا کم ہے اسی طرح ماضرب الا عمرا زید کو ماضرب زید مقصور ہے الا عمرا مقصور علیہ ہے مقصور کے درمیان مقصور علیہ کو لانا کم ہے۔

ترکیب:......فاء عاطفہ فی الاستثناء متعلق یؤخر کے یؤخر فعل المقصور علیہ نائب فاعل مع اداۃ الاستثناء ظرف یؤخر کی جملہ فعلیہ واو عاطفہ قل فعل تقدیمھما فاعل بحالھما متعلق تقدیم کے لاستلزامہ متعلق قل کے قصر الصفۃ مفعول بہ استلزام کا قبل تمامھا ظرف استلزام کی جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ ماضرب فعل زید فاعل احدا مستثنیٰ منہ عمرا مستثنیٰ مل کر مفعول بہ جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَوَجْهُ الْجَمِيعِ اَنَّ النَّفِيَ فِي الْاِسْتِثْنَاءِ الْمُفَرَّغِ يَتَوَجَّهُ اِلٰى مُقَدَّرٍ هُوَ مُسْتَثْنٰى مِنْهُ عَامٍ مُنَاسِبٍ لِلْمُسْتَثْنٰى فِي جِنْسِهٖ وَ صِفَتِهٖ فَاِذَا اُوْجِبَ مِنْهُ شَيْءٌ بِاِلَّا جَاءَ الْقَصْرُ.

ترجمہ:......اور تمام کے قصر کی وجہ یہ ہے کہ نفی استثناء مفرغ میں پھرتی ہے مقدر کی طرف وہ مقدر مستثنیٰ منہ ہوتا ہے وہ مقدر مستثنیٰ سے عام ہوتا ہے وہ مقدر مستثنیٰ کی جنس میں اور مستثنیٰ کی صفت میں اور مستثنیٰ کے مناسب ہوتا ہے پس جب ثابت کی جائے اس مقدر سے کوئی چیز الا کے ساتھ تو قصر آجائے۔گی۔

تشریح:...... ماضرب زید الاعمرا۔ ماضرب عمرا الازید۔ ماضرب الازید عمرا۔ ماضرب الاعمرا زید جن کے نیچے لائن ہے وہ مقصور علیہ ہیں اور باقی ہر ایک مقصور ہے ان تمام میں قصر کی وجہ یہ ہے کہ کلام مثبت نہیں ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور نہیں ہے نفی مقدر کی طرف پھرتی ہے اور وہ مقدر مستثنیٰ منہ ہے مستثنیٰ سے عام ہے اور اگر مستثنیٰ فاعل بنے یا مفعول بنے یا مجرور بنے تو مستثنیٰ منہ بھی اسی طرح سے ہوگا اور اس مستثنیٰ منہ مقدر سے جب ثابت کیا جائے کسی چیز کو الا کے ساتھ تو قصر آجائے گی۔

ترکیب:......واو عاطفہ:...... وجہ الجمیع مبتدأ باقی خبر جملہ اسمیہ النفی اسم فی الاستثناء المفرغ متعلق النفی کے یتوجہ خبر ان کی الی مقدر متعلق یتوجہ کے ھو مستثنیٰ منہ جملہ اسمیہ:...... عام صفت مناسب صفت للمستثنیٰ متعلق مناسب کے فی جنسہ متعلق مناسب کے فی صفتہ متعلق مناسب کے جملہ فعلیہ فاء عاطفہ اذا شرطیہ اوجب فعل منہ متعلق اوجب کے مرجع مقدر شیئ نائب فاعل بالا متعلق اوجب کے جملہ شرط جاء القصر جملہ جزاء۔

عبارت:......وَفِي اِنَّمَا يُؤَخَّرُ الْمَقْصُوْرُ عَلَيْهِ وَلَا يَجُوْزُ تَقْدِيْمُهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ لِلْاِلْتِبَاسِ وَغَيْرُ كَاِلَّا فِيْ اِفَادَةِ الْقَصْرَيْنِ وَفِيْ اِمْتِنَاعِ مُجَامَعَةِ لَاالْعَاطِفَةِ.

ترجمہ:...... اور انما میں مقصور علیہ کو مؤخر کیا جاتا ہے اور التباس کی وجہ سے جائز نہیں مقصور علیہ کو مقدم کرنا مقصور علیہ کے علاوہ پر اور غیر الا کے مانند ہے قصر موصوف علی الصفۃ اور قصر صفت علی الموصوف کے فائدہ دینے میں اور لاعاطفہ کے جمع کرنے کے ممتنع ہونے میں:۔

تشریح:......انما ضرب زید عمرا صرف زید نے عمرو کو مارا ہے اس میں انما ضرب زید مقصور ہے اور عمرا مقصور علیہ ہے زید نے کسی اور کو نہیں مارا عمرو کو کسی اور نے مارا ہے یا نہیں اس کی بحث نہیں انما ضرب عمرا زید صرف عمرو کو زید نے مارا ہے انما ضرب عمرا مقصور ہے اور زید مقصور علیہ ہے انما میں جو بھی مؤخر ہوگا وہی مقصور علیہ ہوگا اس لیئے مقدم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا:۔ اور غیر الا کے مانند ہے قصر موصوف علی الصفۃ اور قصر صفت علی الموصوف کے فائدہ دینے میں قصر حقیقی:...... لَا اِلٰهَ غَيْرُ

اللّٰہِ:...... اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں:...... مَاخَاتِمُ الْاَنْبِیَاءِ غَیْرُ مُحَمَّدٍ:...... کوئی آخری نبی نہیں ہے سوائے محمد کے:......

مَاضَرَبَ زَیْدٌ اِلَّا عَمْرًا:...... مَا ضَرَبَ زَیْدٌ غَیْرَ عَمْرٍو:...... مَا ضَرَبَ عَمْرًا غَیْرُ زَیْدٍ:...... غیر الا کے مانند ہے لا عاطفہ کے جمع کرنے کے ممتنع ہونے میں جیسے ما زید کاتبا الا شاعر لا مصور صحیح نہیں ہے اسی طرح ما زید کاتبا الا شاعر غیر مصور بھی صحیح نہیں ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ فی انما متعلق یؤخر کے یؤخر فعل المقصور علیہ نائب فاعل جملہ فعلیہ لایجوز فعل تقدیمہ فاعل علی غیرہ متعلق تقدیم کے للالتباس متعلق لایجوز کے جملہ فعلیہ:۔ غیر مبتدأ کالا اور فی افادۃ القصرین متعلق کائن کے فی امتناع مجامعۃ لا العاطفۃ متعلق کائن کے کائن اپنے تینوں متعلق سے مل کر خبر جملہ اسمیہ:۔

☆☆☆☆☆

(هذا باب الانشاء) **الانشاء** (یہ انشاء کا باب ہے)

عبارت:......اِنْ کَانَ طَلَبًا اِسْتَدْعٰی مَطْلُوْبًا غَیْرَ حَاصِلٍ وَقْتَ الطَّلَبِ وَاَنْوَاعُهٗ کَثِیْرَةٌ مِنْهَا التَّمَنِّیْ وَاللَّفْظُ الْمَوْضُوْعُ لَهٗ لَیْتَ وَلَا یُشْتَرَطُ اِمْکَانُ الْمُتَمَنّٰی تَقُوْلُ لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ.

ترجمہ:......انشاء اگر طلبی ہے تو چاہے گا مطلوب کو جو کہ طلب کے وقت حاصل نہیں ہے اور اس انشاء کی بہت سی قسمیں ہیں ان قسموں میں سے تمنی ہے اور وہ لفظ جس لفظ کو وضع کیا گیا ہے اس تمنی کے لیئے وہ لیت ہے اور شرط نہیں متمنی کے ہونے کی تم کہو گے کاش جوانی لوٹ آئے۔

تشریح:......کلام خبر ہو یا انشاء کلام میں ایک ایسی نسبت ہوتی ہے جو کلام سے سمجھی جاتی ہے جیسے اضرب میں نسبت کلامیہ طلب ضرب ہے اور زید قائم میں نسبت کلامیہ زید کے لیئے ثبوت قیام ہے جو کلام نسبت کلامیہ پر مشتمل ہو وہ کلام انشاء ہے اور جو کلام نسبت کلامیہ کے ساتھ نسبت خارجیہ پر بھی مشتمل ہو وہ کلام خبر ہے اگر نسبت خارجیہ نسبت کلامیہ کے مطابق ہو تو خبر سچی ہے اگر نسبت خارجیہ نسبت کلامیہ کے مطابق نہ ہو تو خبر جھوٹی ہے انشاء وہ کلام ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہہ سکتے اور خبر وہ کلام ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہتے ہیں انشاء غیر طلبی سے مراد افعال مقاربہ ہیں افعال مدح اور ذم ہیں اور عقود ہے اور قسم وغیرہ ہیں انشاء طلبی مطلوب کو طلب کرے گا جو کہ طلب کے وقت حاصل نہیں ہوگا اور انشاء کی بہت سی قسمیں ہیں ان قسموں میں سے ایک تمنی ہے تمنی کے لیئے لیت کو وضع کیا گیا ہے اور جس چیز کی تمنا کی جائے اس کا ہونا شرط نہیں ہے جیسے **لیت الشباب یعود** میں تمنا کے وقت جوانی حاصل نہیں ہے اور بوڑھے کو حاصل ہوگی بھی نہیں۔

ترکیب:......ان شرطیہ کان فعل ھو اسم مرجع انشاء طلبا خبر جملہ شرط استدعی فعل ھو فاعل مرجع انشاء مطلوبا مفعول بہ موصوف غیر حاصل صفت وقت الطلب ظرف حاصل کی جملہ فعلیہ جزاء انواعہ مبتدأ کثیرۃ خبر جملہ اسمیہ منھا متعلق کائن کے خبر التمنی مبتدأ جملہ اسمیہ واو عاطفہ اللفظ موصوف ال موصولہ موضوع کا ھو نائب فاعل مرجع ال لہ متعلق موضوع کے مرجع التمنی موضوع اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر صفت :۔ موصوف صفت مل کر مبتدأ لیت خبر:۔ جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ لایشترط فعل امکان المتمنیٰ نائب فاعل جملہ فعلیہ الشباب اسم لیت کا یعود خبر جملہ مقولہ تقول فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:...... وَقَدْ یُتَمَنّٰی بِهَلْ نَحْوُ هَلْ لِیْ مِنْ شَفِیْعٍ حَیْثُ یَعْلَمُ اَنْ لَّا شَفِیْعَ لَهٗ وَبِلَوْ نَحْوُ لَوْ تَاْتِیْنِیْ فَتُحَدِّثَنِیْ بِالنَّصْبِ.

ترجمہ:......اور کبھی تمنا کی جاتی ہے ھل سے جیسے کیا میرا کوئی شفیع ہے جہاں جانتا ہے وہ یہ کہ اس کا کوئی شفیع نہیں اور کبھی تمنا کی جاتی ہے لو سے جیسے اگر تو آتا میرے پاس پس یہ کہ تو باتیں کرتا میرے ساتھ یہ نصب کے ساتھ ہے۔

تشریح:...... اور کبھی لفظ ھل کے ساتھ تمنیٰ کی جاتی ہے جیسے:...... **ھل لی من شفیع**:...... کیا میرے لیے کوئی شفارشی ہے:...... جب متکلم کو معلوم ہو کہ اس کا کوئی شفارشی نہیں:...... ھل کے ذریعہ تمنیٰ کرنے میں اور ھل کے لیے لیت سے معنیٰ عدول کرنے میں نکتہ یہ ہے کہ تمنیٰ کے حصول میں متکلم کو کمال درجہ کی رغبت ہوتی ہے جس کی وجہ سے متمنیٰ کو ممکن صورت میں ظاہر کرتا ہے:...... اور کبھی لفظ لو کے ساتھ تمنیٰ کی جاتی ہے جیسے:...... **لَوْ تَاْتِیْنِیْ فَتُحَدِّثَنِیْ**:...... اگر آپ میرے پاس آتے پس آپ مجھ سے باتیں کرتے:...... تاتی مضارع مجزوم ہے یاء پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے جیسے **دَعَوَ یَدْعُوْ** اور **اَتَیَ یَاْتِیْ**:...... **دَعَا یَدْعُوْ** اور **اَتَا یَاْتِیْ** ہوتا ہے یعنی تاتی مجروم لو کی وجہ سے نہیں ہے بحوالہ سورت حجرات آیت سات:...... **لَوْ یُطِیْعُکُمْ فِیْ کَثِیْرٍ**

مِنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ:...... مضارع مجزوم نہیں ہے جب لو لفظی عامل نہیں تو فتحدثنی میں ث منصوب کیوں ہے ث منصوب اس لیے ہے کہ لو مجازاً تمنیٰ کے معنیٰ میں مستعمل ہے جس کی وجہ سے فتحدثنی میں ث منصوب ہے یعنی فاء سے پہلے مجازاً تمنیٰ موجود ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ قد حرف تحقیق یتمنیٰ فعل بھل نائب فاعل جملہ فعلیہ یعلم فعل ھو فاعل مرجع متمنی شفیع اسم لہ متعلق کائن کے خبر مرجع متمنی جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ یعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ حیث مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف یتمنیٰ کی جملہ فعلیہ لی متعلق کائن کے خبر من زائدہ شفیع مبتدأ جملہ اسمیہ لو تا تینی شرط فتحدثنی جزاء ھذا کائن بالنصب جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... قَالَ السَّكَّاكِيُّ كَاَنَّ حُرُوْفَ التَّنْدِيْمِ وَالتَّحْضِيْضِ نَحْوُ هَلَّا وَاَلَّا بِقَلْبِ الْهَاءِ هَمْزَةً وَلَوْلَا وَلَوْمَا مَاخُوْذَةٌ مِّنْهُمَا مَرَكَّبَتَيْنِ مَعَ لَا وَمَا الْمَزِيْدَ تَيْنِ لِتَضْمِيْنِهِمَا مَعْنَى التَّمَنِّيْ.

ترجمہ:...... سکاکی نے کہا ہے گویا کہ حروف تندیم اور حروف تخصیص بنائے گئے ہیں ھل سے اور لو سے ھل اور لو کے متضمن ہونے کی وجہ سے تمنی کے معنی کو مرکب کیا گیا ہے ھل کو اور لو کو لا کے ساتھ اور ما کے ساتھ اس حال میں کہ لا اور ما کو زیادہ کیا گیا ہے جیسے ھلا ہے اور ھاء کو ھمزہ سے بدل کر الا ہے اور لولا ہے اور لوما ہے۔

تشریح:...... حروف ندامت اور حروف ابھارنے والے ھلا اور ھاء کو بدل کر ھمزہ سے الا اور لولا اور لوما یہ چار حرف ہیں یہ چاروں ھل سے اور لو سے بنائے گئے ہیں ھل میں لا کو زیادہ کیا ھلا ہو گیا اور ھاء کو ھمزہ سے بدلا الا ہو گیا ایک لولا ہے اور ایک لوما ہے مرکبتین حال ہے ھل سے اور لو سے جو کہ درست نہیں کیونکہ لو تو مرکب ہے ما کے ساتھ اور ھل مرکب نہیں ما کے ساتھ حروف تندیم اور تخصیص کو ھل سے اور لو سے بنانے کی وجہ یہ ہے کہ یہ ھل اور لو متضمن ہیں تمنیٰ کے معنی کو۔

ترکیب:...... قال فعل السکاکی فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ: حروف التندیم والتخصیص اسم کانّ کا ماخوذۃ خبر کانّ کی جملہ اسمیہ منھما ذوالحال متعلق ماخوذۃ مرجع ھل اور لو مرکبتین حال مع لا و ما ظرف مرکبتین کی المزیدتین حال ما اور لا سے لتضمینھما متعلق ماخوذۃ کے مرجع ھل اور لو معنی التمنی مفعول بہ تضمین کا جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... لِيَتَوَلَّدَ مِنْهُ فِي الْمَاضِي التَّنْدِيْمُ نَحْوُ هَلَّا اَكْرَمْتَ زَيْدًا وَالْمُضَارِعِ التَّحْضِيْضُ نَحْوُ هَلَّا تَقُوْمُ:

ترجمہ:...... حروف تندیم اور حروف تخصیص کو ھل سے اور لو سے اس لیئے بنایا گیا ہے تا کہ پیدا ہو جائے تمنی کے معنی سے ماضی میں ندامت اور مضارع میں رغبت جیسے تو نے زید کی عزت کیوں نہیں کی اور مضارع کی مثال جیسے تو کھڑا کیوں نہیں ہوتا۔

تشریح:...... ھلا اکرمت زیدا:۔ الا اکرمت زیدا:۔ لولا اکرمت زیدا:۔ لوما اکرمت زیدا کا معنی یہ ہے کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو نے زید کی عزت نہیں کی تجھ کو شرم آنی چاہیے یہ حروف اگر ماضی میں مستعمل ہوں تو مخاطب کو شرمندہ کرنا مقصود ہوتا ہے اور اگر مضارع میں مستعمل ہوں تو رغبت دلانا اور ابھارنا مقصود ہوتا ہے یعنی کر لے دیر نہ کر جیسے ھلا تقوم:۔ الا تقوم:۔ لولا تقوم:۔ لوما تقوم تو کھڑا کیوں نہیں ہوتا یعنی کھڑا ہو جا: تندیم اور تخصیص کے معنی بھی قریب قریب تمنی کے معنیٰ کے قریب ہیں جس کی وجہ سے حروف تخصیص کو اور حروف تندیم کو ھل سے اور لو سے بنایا گیا ہے۔

ترکیب:...... لیتولد اصل میں لان یتولد ہے متعلق ماخوذۃ کے منہ متعلق لیتولد کے مرجع معنی التمنی فی الماضی متعلق لیتولد کے التندیم فاعل المضارع معطوف الماضی پر اور التحضیض معطوف ہے التندیم پر لیتولد فعل اپنے تینوں متعلق اور دونوں فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ ھلا حرف تندیم اکرمت فعل بفاعل زیدا مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔

عبارت:...... وَقَدْ يُتَمَنّٰى بِلَعَلَّ فَيُعْطٰى لَهٗ حُكْمُ لَيْتَ نَحْوُ لَعَلِّيْ اَحُجُّ فَاَزُوْرَكَ بِالنَّصْبِ لِبُعْدِ الْمَرْجُوِّ عَنِ الْحُصُوْلِ:.

ترجمہ:......اور کبھی تمنا کی جاتی ہے لعل کے ساتھ پس دیا جاتا ہے اس لعل کو لیت کا حکم امید کیئے ہوئے کے حصول سے دوری کی وجہ سے جیسے کاش میں حج کرتا پس میں تیری زیارت کرتا یہ ازور نصب کے ساتھ ہے۔

تشریح:......اور کبھی امید کردہ چیز کا حاصل کرنا ممکن نہیں ہوتا جس کی وجہ سے لعل کو لیت کا حکم دے دیتے ہیں اور تمنی کی وجہ سے مضارع منصوب ہوتا ہے امید کردہ چیز حج ہے جو کہ متکلم کے لیئے ممکن نہیں ہے اس لیئے لعل کو لیت کا حکم دے دیا تا کہ حج کا مشکل ہونا ظاہر ہو جائے اور ازور مضارع تمنیٰ کی وجہ سے منصوب ہے ورنہ منصوب نہ ہوتا مرفوع ہوتا۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق یتمنی فعل بلعل نائب فاعل جملہ فعلیہ فاء عاطفہ یعطی فعل لہ متعلق یعطی کے مرجع لعل حکم لیت نائب فاعل لبعد المرجو متعلق یعطی کے عن الحصول متعلق المرجو کے جملہ فعلیہ:۔مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف الیہ جملہ اسمیہ (ی) اسم اجح خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنهَا الْإِسْتِفْهَامُ وَالْأَلْفَاظُ الْمَوْضُوعَةُ لَهُ:. اَلْهَمْزَةُ. وَهَلْ وَمَا وَمَنْ وَاَيٌّ وَكَمْ وَكَيْفَ وَاَيْنَ وَاَنّٰى وَمَتّٰى وَاَيَّانَ.

ترجمہ:......اور اس انشاء کی قسموں میں سے ایک قسم استفہام کی ہے اور وہ الفاظ جن الفاظ کو وضع کیا گیا ہے استفہام کے لیئے وہ ھمزہ ہے اور ھل ہے اور ما ہے اور من ہے اور ای ہے اور کم ہے اور کیف ہے اور این ہے اور انّٰی ہے اور متیٰ ہے اور ایّانَ ہے۔

تشریح:......انشاء کی قسموں میں سے ایک قسم استفہام کی ہے اور استفہام کے لیئے گیارہ لفظ ہیں اور ان گیارہ لفظوں کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) ایک قسم وہ ہے جس کو استعال کیا جاتا ہے طلب تصور کے لیئے اور طلب تصدیق کے لیئے (۲) دوسری قسم وہ ہے جس کو استعال کیا جاتا ہے طلب تصدیق کے لیئے اور وہ قسم ھل ہے (۳) تیسری قسم وہ ہے جس کو استعال کیا جاتا طلب تصور کے لیئے اور وہ قسم ما۔من ۔ای۔کم ۔کیف۔ این۔ انّی۔ متیٰ۔ ایان ہیں۔

ترکیب:......واو استینافیہ منہا متعلق کائن کے خبر مرجع انواع:...... الاستفہام مبتداء جملہ اسمیہ:...... لہ متعلق موضوعۃ کے مرجع استفہام موضوعۃ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ:۔ ال موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر مبتدأ باقی گیارہ خبریں جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......فَالْهَمْزَةُ لِطَلَبِ التَّصْدِيقِ كَقَوْلِكَ اَقَامَ زَيْدٌ وَاَزَيْدٌ قَائِمٌ اَوِ التَّصَوُّرِ كَقَوْلِكَ اَدِبْسٌ فِي الْإِنَاءِ اَمْ عَسَلٌ وَاَفِي الْخَابِيَةِ دِبْسُكَ اَمْ فِي الزِّقِّ وَلِهٰذَا لَمْ يَقْبُحْ اَزَيْدٌ قَامَ وَ اَعَمْراً عَرَفْتَ.

ترجمہ:......پس ھمزہ طلب تصدیق کے لیئے ہوتا ہے جیسے تیرا کہنا ہے کیا کھڑا ہوا زید اور کیا زید کھڑا ہے یا ھمزہ طلب تصور کے لیئے ہوتا ہے جیسے تیرا کہنا ہے برتن میں شیرہ ہے یا شہد اور تیرا شیرہ مٹکے میں ہے یا مشکیزہ میں ہے اس طلب تصور کی وجہ سے قبیح نہیں کیا زید کھڑا ہے کیا عمرو ہی کو پہچانا تو نے۔

تشریح:......اقام زید میں قام جملہ ہے نسبت تامہ ہے اس لیئے سوال تصدیق کا ہے ازید قائم میں قائم جملہ نہیں نسبت تامہ بھی نہیں ہے:...... زید کے ساتھ مل کر جملہ ہے نسبت تامہ ہے اس لیئے سوال تصدیق کا ہے ادبس فی الاناء ام عسل میں فی الاناء متعلق ثبت کے ہے اور یہ مسند ہے۔ جملہ ہے دبس اور عسل مسند الیہ جملہ کا جزء ہے اس لیئے سوال تصور کا ہے افی الخابیۃ دبسک ام فی الزق میں دبسک مسند الیہ ہے سوال جار مجرور کا ہے۔ جو کہ جملہ کا جزو ہے اس لیئے سوال تصور کا ہے ازید قام میں قام جملہ ہے نسبت تامہ ہے زید جزو ہے اس لیئے سوال تصور کا ہے اعمرا عرفت میں عرفت جملہ ہے نسبت تامہ ہے عمرا جزو ہے اس لیئے سوال تصور کا ہے۔

ترکیب:......فالھمزۃ مبتدأ لطلب التصدیق متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ قام فعل زید فاعل

جملہ فعلیہ:۔ زید مبتدأ قائم خبر جملہ اسمیہ:۔ التصور معطوف ہے التصدیق پر:۔ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ دبس معطوف علیہ عسل معطوف مل کر مبتدأ فی الاناء متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ فی الخابیۃ معطوف علیہ فی الزق معطوف مل کر متعلق کائن کے خبر دبسک مبتدأ جملہ اسمیہ لھذا متعلق لم یقبح کے دونوں جملے فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَالْمَسْئُوْلُ عَنْهُ بِهَا هُوَ مَا يَلِيْهَا كَالْفِعْلِ فِيْ اَضَرَبْتَ زَيْدًا وَالْفَاعِلِ فِيْ اَاَنْتَ ضَرَبْتَ زَيْدًا وَالْمَفْعُوْلِ فِيْ اَزَيْدًا ضَرَبْتَ.

ترجمہ:......اور همزہ سے جس کے متعلق سوال کیا جاتا ہے وہ وہ ہے جو ملا ہوا ہے همزہ سے جیسے فعل ملا ہوا ہے همزہ سے اضربت زیدا میں اور جیسے فاعل ملا ہوا ہے همزہ سے اانت ضربت زیدا میں اور جیسے مفعول ملا ہوا ہے ازیدا ضربت میں۔

تشریح:......اضربت زیدا میں سوال اس بات کا ہے کہ مارا ہے یا نہیں یا دھمکی وغیرہ دے کر چھوڑ دیا اور اانت ضربت زیدا میں سوال اس بات کا ہے کہ تو نے مارا ہے یا کسی اور نے متکلم کو یہ تو پتہ ہے کہ زید کو کسی نے مارا ہے مگر یہ پتہ نہیں کہ کس نے مارا ہے اس لیئے فاعل کی تعیین چاہتا ہے اور ازیدا ضربت میں سوال اس بات کا ہے کہ زید کو تو نے مارا ہے یا کسی اور کو متکلم کو پتہ ہے کہ مخاطب نے کسی کو مارا ہے مگر یہ پتہ نہیں کہ وہ زید ہی ہے اس لیئے مفعول کی تعیین چاہتا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ ال موصولہ عنہ نائب فاعل مرجع ال بھا متعلق مسئول کے مرجع همزہ مسئول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مبتدأ:۔ ھو مبتدأ ما موصولہ یلی فعل ھو فاعل مرجع ما ھا مفعول بہ مرجع همزہ جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر پھر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ کالفعل موصوف فی اضربت زیدا متعلق الکائن کے صفت:۔ موصوف صفت مل کر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ معطوف علیہ باقی معطوف۔

عبارت:......وَهَلْ لِطَلَبِ التَّصْدِيْقِ فَحَسْبُ نَحْوُ هَلْ قَامَ زَيْدٌ وَهَلْ عَمْرٌو قَاعِدٌ وَلِهٰذَا اِمْتَنَعَ هَلْ زَيْدٌ قَامَ اَمْ عَمْرٌو.

ترجمہ:......اور ھل صرف طلب تصدیق کے لیئے ہوتا ہے جیسے کیا زید کھڑا ہوا اور کیا عمرو بیٹھا ہے اور اسی طلب تصدیق کی وجہ سے ممتنع ہے ھل زید قام ام عمرو۔

تشریح:......ھل صرف تصدیق کے سوال کے لیئے آتا ہے یعنی نسبت تامہ کے سوال کے لیئے آتا ہے اس کی دو مثالیں دیں ہیں ایک ھل قام زید اور دوسری ھل عمرو قاعد پہلی فعل کی ہے دوسری اسم کی ہے اسم کی مثال دینے کی وجہ یہ ہے کہ قاعد میں نسبت تامہ نہیں ہے زید کے ساتھ مل کر نسبت تامہ حاصل ہوتی ہے یعنی تصدیق حاصل ہوتی ہے:۔اس لیئے ھل زید قاعد سوال تصدیق کے لیئے ہوگا نسبت میں دونوں کے ایک ہو جانے کی وجہ سے ھل زید قام ام عمرو ممتنع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ زید مفرد ہے جزو ہے اس لیئے سوال تصور کے لیئے ہے تصدیق کے لیئے نہیں ہے کیونکہ تصدیق تو حاصل ہے ام متصلہ سے صرف تعیین مقصود ہے کہ کھڑا ہونے والا زید ہے یا عمرو اس صورت میں سوال تصدیق کا نہیں بلکہ تصور کا ہے اس لیئے ھل زید قام ام عمرو ممتنع ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ ھل مبتدأ لطلب التصدیق متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ حسب خبر ہے ھو مبتدأ محذوف کی جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ قام فعل زید فاعل جملہ فعلیہ:۔ عمرو مبتدأ قاعد خبر جملہ اسمیہ:۔ لھذا متعلق امتنع کے ھل زید قام ام عمرو فاعل جملہ فعلیہ:۔ زید معطوف علیہ عمرو معطوف مل کر مبتدأ قام فعل ھو فاعل جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ خبر مل کر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَقَبُحَ هَلْ زَيْدًا ضَرَبْتَ لِاَنَّ التَّقْدِيْمَ يَسْتَدْعِيْ حُصُوْلَ التَّصْدِيْقِ بِنَفْسِ الْفِعْلِ دُوْنَ هَلْ زَيْدًا ضَرَبْتَهٗ لِجَوَازِ تَقْدِيْرِ الْمُفَسَّرِ قَبْلَ زَيْدًا.

ترجمہ:......اور قبیح ہے ھل زید اضربت کیونکہ فعل کے ساتھ زیدا کی تقدیم چاہتی ہے تصدیق کے حاصل ہونے کو علاوہ ھل زید اضربتہ کے زید سے پہلے مُفَسَّر کے مقدر کرنے کے جائز ہونے کی وجہ سے۔

تشریح:......(۱) ھل زید قام ام عمرو ممتنع (۲) ھل زیدا ضربت قبیح (۳) ھل زیدا ضربتہ جائز:۔ ھل زید قام ام عمرو ممتنع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ زید کی تقدیم فعل کے ساتھ دلالت کرتی ہے کہ تصدیق حاصل ہے یعنی یہ معلوم ہے کہ کوئی کھڑا ہے یہ پتہ نہیں کہ زید کھڑا ہے یا عمرو دو میں سے ایک کی تعیین مطلوب ہے اور یہ ایک جزو ہے جملہ نہیں ہے اس لیئے سوال تصور کے لیئے ہوگا اور ھل کے ساتھ سوال تصور کے لیئے ممتنع ہے:۔ ھل زیدا ضربت کے قبیح ہونے کی وجہ یہ ہے کہ زیدا سے پہلے فعل محذوف نہیں مانا جاسکتا ہے اس لیئے قبیح ہے کیونکہ زیدا معمول ہے ضربت کا زیدا کا دوسرا عامل نکالنا بغیر دلیل کے قباحت سے خالی نہیں:۔ ھل زیدا ضربتہ جائز اس لیئے ہے کہ ضربت ضمیر (ہ) میں عمل کررہا ہے اور زیدا سے اعراض کررہا ہے اس لیئے زیدا سے پہلے ضربت نکالنا جائز ہے اس صورت میں ھل فعل پر داخل ہوگا اور سوال تصدیق کے لیئے ہوگا جو کہ جائز ہے:۔

ترکیب:......واو عاطفہ قبح فعل ھل زیدا ضربت فاعل لان متعلق قبح کے التقدیم اسم یستدعی خبر فعل ھو فاعل مرجع التقدیم حصول التصدیق مفعول بہ بنفس الفعل متعلق تقدیم کے دون ظرف قبح کی مضاف ھل زید اضربتہ مضاف الیہ لجواز تقدیر المُفَسَّرِ متعلق دون کے قبل ظرف جواز کی مضاف زیدا مضاف الیہ:۔

عبارت:......وَجَعَلَ السَّکَّاکِیُّ قُبْحَ هَلْ رَجُلٌ عَرَفَ لِذٰلِکَ وَیَلْزَمُهُ اَلَّا یَقْبُحَ هَلْ زَیْدٌ عَرَفَ وَعَلَّلَ غَیْرُهُ قُبْحَهُمَا بِاَنَّ هَلْ بِمَعْنٰی قَدْ فِیْ الْاَصْلِ وَتُرِکَتِ الْهَمْزَةُ قَبْلَهَا لِکَثْرَةِ وُقُوْعِهَا فِی الْاِسْتِفْهَامِ.

ترجمہ:......کیونکہ فعل کے ساتھ تقدیم چاہتی ہے تصدیق کے حصول کو اس وجہ سے سکا کی نے بنایا ہے ھل رجل عرف کو قبیح اور لازم آتا ہے اس سکا کی کو یہ کہ قبیح نہ ہو ھل زید عرف اور علت بیان کی ہے اس سکا کی کے علاوہ نے ان دونوں کے قبیح ہونے کی اس بات کے ساتھ کہ بیشک ھل اصل میں قد کے معنیٰ میں ہے اور ھل سے پہلے جو ھمزہ تھا اس کو گرا دیا گیا ہے استفہام میں اس ھل کے کثرت سے واقع ہونے کی وجہ سے۔

تشریح:......سکا کی کے نزدیک ھل رجل عرف اصل میں ھل عرف رجل ہے تخصیص کی وجہ سے رجل کو مقدم کر دیا گیا ہے اصل کا خیال کرتے ہوئے ھل رجل عرف ہوسکتا ہے لیکن قبیح ہے کیونکہ تصدیق تو حاصل ہے سوال تصور کا ہے اور ھل سے تصور کا سوال جائز نہیں اس لیئے اصل کا خیال قبیح ہے:۔ ھل زید عرف کے قبیح نہ ہونے کو قزوینی صاحب کی طرف سے لازم کرنا درست نہیں کیونکہ یہ بالاتفاق ممتنع ہے:۔ اور سکا کی کے علاوہ نے ھل رجل عرف اور ھل زید عرف کے قبیح ہونے کی جو علت بیان کی ہے کہ ھل اصل میں قد کے معنیٰ میں ہے اور قد اسم پر داخل نہیں ہوتا اس لیئے ھل کا اسم رجل اور اسم زید پر داخل ہونا بھی قبیح ہے تو یہ بات درست نہیں کیونکہ طلب تصدیق جہاں ہوگی وہاں ھل استفہامیہ کا داخل ہونا درست ہوگا جیسے ھل قام زید اور ھل زید قائم اس کو قبیح قرار دینا اسم کی وجہ سے درست نہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ جعل فعل السکا کی فاعل قبح مفعول بہ مضاف ھل رجل عرف مضاف الیہ لذالک متعلق جعل کے (مشار الیہ لان التقدم یستدعی حصول التصدیق بنفس الفعل) واو عاطفہ یلزم فعل (ہ) مفعول بہ مرجع سکا کی ان لا فاعل جملہ فعلیہ یقبح فعل ھل زید عرف فاعل جملہ فعلیہ:۔ واو عاطفہ علل فعل غیرہ فاعل قبحھما مفعول بہ بان متعلق علل کے ھل اسم ان کا بمعنی قد اور فی الاصل متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ ترکت فعل الھمزۃ نائب فاعل قبلھا ظرف ترکت کی لکثرۃ وقوعھا متعلق ترکت کے فی الاستفہام متعلق وقوع کے جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَهِیَ تَخْصِیْصُ الْمُضَارِعِ بِالْاِسْتِقْبَالِ فَلَا یَصِحُّ هَلْ تَضْرِبُ زَیْدًا وَهُوَ اَخُوْکَ کَمَا یَصِحُّ اَتَضْرِبُ زَیْدًا وَهُوَ اَخُوْکَ:۔

ترجمہ:......اور ھل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے پس صحیح نہیں ہے کیا تو مارے گا زید کو حالانکہ وہ تیرا بھائی ہے۔ جیسا کہ صحیح ہے کیا

تو مارتا ہے زید کو حالانکہ وہ تیرا بھائی ہے۔

تشریح:......ھل نے تضرب مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیا جس کا معنی ہے کیا تو مارے گا اور وھواخوک جملہ حالیہ ہے جس کا معنیٰ ہے حالانکہ وہ تیرا بھائی ہے اس صورت میں زمانہ میں مناسبت نہ رہی اس لیئے اس مقام پر ھل صحیح نہیں ہے بلکہ اتضرب زیدا وھواخوک صحیح ہے جس کا معنی ہے کیا تو مارتا ہے زید کو حالانکہ وہ تیرا بھائی ہے ھمزہ نے مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص نہیں کیا اس لیئے صحیح ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ ھی مبتدأ بالاستقبال متعلق تخصیص کے خبر جملہ اسمیہ:۔ فاء عاطفہ لایصح فعل ھل تضرب زیدا وھواخوک فاعل کاف جارہ ما زائدہ مضاف باقی مضاف الیہ متعلق لایصح کے:۔ لایصح فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ:۔ تضرب فعل انت فاعل ذوالحال زیدا مفعول بہ ھو مبتدأ اخوک خبر جملہ حالیہ تضرب فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور حال سے مل کر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَلِاخْتِصَاصِ التَّصْدِيْقِ بِهَا وَ تَخْصِيْصِهَا الْمُضَارِعَ بِالْاِسْتِقْبَالِ كَانَ لَهَا مَزِيْدُ اِخْتِصَاصٍ بِمَا كَوْنُهٗ زَمَانِيًّا اَظْهَرُ كَالْفِعْلِ:.

ترجمہ:......ھل کے ساتھ تصدیق کے خاص ہونے کی وجہ سے اور مستقبل کے ساتھ اس ھل کے مضارع کو خاص کرنے کی وجہ سے ہوگا اس ھل کے لیئے زیادہ خاص ہونا اس کے ساتھ جس کا زمانہ والا ہونا ہوگا زیادہ ظاہر جیسے فعل۔

تشریح:......ھل کے ساتھ تصدیق کے خاص ہونے کی وجہ سے ھل کا زمانے والے کے ساتھ زیادہ خاص ہونا اس وجہ سے ہے کہ تصدیق کا معنی ہے ثبوت کا یا نفی کا حکم لگانا اور یہ حکم لگانا دلالت کرتا ہے حدوث پر اور حدوث فعل میں ہوتا ہے اس لیئے ھل فعل کے ساتھ زیادہ خاص ہے دوسری دلیل ھل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے مضارع فعل ہے اور مستقبل زمانہ ہے اور زمانہ فعل میں پایا جاتا ہے اس لیئے ھل فعل کے ساتھ زیادہ خاص ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ بھا متعلق اختصاص اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر متعلق کائنا کے بالاستقبال متعلق تخصیص کے:۔ تخصیص مضاف اپنے مضاف الیہ مفعول بہ اور متعلق سے ملکر متعلق کائنا کے کان فعل لھا متعلق کائنا کے مرجع ھل:۔ کائنا اپنے تینوں متعلق سے مل کر خبر کان کی:۔ باء جارہ ماموصولہ کون مضاف اپنے (ہ) مضاف الیہ اور خبر سے مل کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مبتدأ اظھر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر متعلق مزید کے:۔ مزید مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر اسم کان کا:۔ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ کالفعل متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَلِهٰذَا كَانَ فَهَلْ اَنْتُمْ شَاكِرُوْنَ اَدَلَّ عَلٰى طَلَبِ الشُّكْرِ مِنْ فَهَلْ تَشْكُرُوْنَ وَفَهَلْ اَنْتُمْ تَشْكُرُوْنَ لِاَنَّ اِبْرَازَ مَا سَيَتَجَدَّدُ فِيْ مَعْرِضِ الثَّابِتِ اَدَلُّ عَلٰى كَمَالِ الْعِنَايَةِ بِحُصُوْلِهٖ:.

ترجمہ:......فعل کے ساتھ ھل کے زیادہ خاص ہونے کی وجہ سے فھل انتم شاکرون زیادہ دلالت کرتا ہے۔ شکر کے طلب پر فھل تشکرون اور فھل انتم تشکرون سے کیونکہ جو چیز عنقریب ہونے والی ہے اس چیز کو ظاہر کرنا ہونے والی چیز کی جگہ میں یہ زیادہ دلالت کرتا ہے پوری توجہ پر اس چیز کے حاصل ہونے کی وجہ سے۔

تشریح:......فعل کے ساتھ ھل کے زیادہ خاص ہونے کی وجہ سے فھل انتم شاکروں زیادہ دلالت کرتا ہے شکر کے طلب پر فھل تشکرون اور فھل انتم تشکرون سے کیونکہ ھل مضارع کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے جس کی وجہ سے شکر کا حصول آئندہ زمانہ کے ساتھ مقید ہو جاتا ہے جبکہ ھل انتم شاکرون میں ھل جملہ اسمیہ پر داخل ہے اور جملہ اسمیہ کسی زمانہ کے ساتھ مقید نہیں ہے بلکہ وہ ایسے امر پر دلالت کرتا ہے جو فی الحال ثابت ہو یعنی جو چیز عنقریب ہونے والی ہے اس چیز کو ظاہر کرنا ہونے والی چیز کی جگہ میں یہ زیادہ دلالت کرتا ہے پوری توجہ پر اس چیز کے حاصل ہونے کی وجہ سے:۔ فھل انتم تشکرون میں بغیر تاویل کے گذارہ نہیں اس لیئے مثال درست نہیں کیونکہ تشکرون سے شکر کی تصدیق حاصل ہے اور انتم تشکرون میں موجود ہے پھر انتم تصور کا

سوال کرنا ھل سے کیا معنی رکھتا ہے دوسری بات یہ ہے فھل انتم شاکرون قرآن میں ہے اور فھل تشکرون اور فھل انتم تشکرون یہ دونوں مثالیں قرآن میں نہیں ہیں تیسری بات یہ ہے ان دونوں مثالوں میں صیغے مستقبل کے ہیں جبکہ فھل انتم شاکرون جملہ اسمیہ حصول شکر پر حال میں دلالت کرتا ہے اس لیے فھل انتم شاکرون میں حصول کی طرف رغبت زیادہ ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ لھذا متعلق کان کے فھل انتم شاکرون اسم کان کا ادل خبر کان کی علیٰ طلب الشکر متعلق ادل کے فھل تشکرون متعلق ادل کے معطوف علیہ فھل انتم تشکرون معطوف لان متعلق ادل کے ابراز اسم ان کا مضاف ما مضاف الیہ موصولہ سیتجدد صلہ فعل ھو فاعل مرجع مافی معرض الثابت متعلق سیتجدد کے ادل خبر ان کی علیٰ کمال العنایۃ متعلق ادل کے بحصولہ متعلق ادل کے:۔

عبارت:......وَمِنْ اَفَاَنْتُمْ شَاكِرُوْنَ وَاِنْ كَانَ لِلثُّبُوْتِ لِاَنَّ هَلْ اَدْعٰى لِلْفِعْلِ مِنَ الْهَمْزَةِ فَتَرْكُهٗ مَعَهَا اَدَلُّ عَلٰى ذَالِكَ وَلِهٰذَا لَا يَحْسُنُ هَلْ زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ اِلَّا مِنَ الْبَلِيْغِ:۔

ترجمہ:......اگرچہ افانتم شاکرون ثبوت کے لیئے ہے لیکن فعل کے ساتھ ھل کے زیادہ خاص ہونے کی وجہ سے فھل انتم شاکرون زیادہ دلالت کرتا ہے طلب شکر پر افانتم شاکرون سے:۔ کیونکہ ھل زیادہ دعویٰ کرتا ہے فعل کا ھمزہ سے پس فعل حذف کر دینا ھل سے زیادہ دلالت کرتا ہے پوری توجہ پر اس چیز کے حاصل ہونے کی وجہ سے:۔ ھمزہ سے ھل کا فعل کا زیادہ دعویٰ کرنے کی وجہ سے اچھا نہیں ہے کسی سے بھی ھل زید منطلق مگر بلیغ سے۔

تشریح:......افانتم شاکرون اور فھل انتم شاکرون دونوں جملے اسمیہ ہیں لیکن فھل انتم شاکرون طلب شکر پر زیادہ دلالت کرتا ہے کیونکہ ھمزہ فعل کا اتنا مطالبہ نہیں کرتا جتنا ھل فعل کا مطالبہ کرتا ہے لہٰذا ھل سے فعل کو حذف کرنے سے آئندہ ہونے والی چیز کے حصول کی طرف پوری توجہ ہو جاتی ہے اس چیز کے بروقت حاصل ہونے کی وجہ سے اگرچہ ھمزہ بھی ثبوت کے لیئے ہے لیکن ھل کے مقابلہ میں ھمزہ فعل کا کم مطالبہ کرتا ہے:۔ ھل زید منطلق غیر بلیغ سے بیوقوفی کی وجہ سے صادر ہوگا کیونکہ ھل فعل کا تقاضہ کرتا ہے اور بلیغ سے کسی نکتہ کی وجہ سے صادر ہوگا کہ جو چیز عنقریب ہونے والی ہے اس کو ظاہر کرنا اس چیز کی جگہ میں جو چیز حال میں موجود ہے:......

ترکیب:......عطف کی وجہ سے یہ عبارت محذوف ہے:۔ لھذا کان فھل انتم شاکرون ادل علیٰ طلب الشکر:۔ من جارہ افانتم شاکرون مجرور ہے متعلق ادل کے لان متعلق ادل کے ادل اپنے تینوں متعلق سے مل کر خبر کان کی:۔ ھل اسم ان کا ادعی خبر ان کی للفعل متعلق ادعی کے من الھمزۃ متعلق ادعی کے جملہ اسمیہ:۔ متعلق ادل کے ادل خبر کان کی واو حالیہ ان وصلیہ کان فعل ھو اسم الثبوت متعلق کائنا کے خبر جملہ فعلیہ:۔ ترکہ مبتدأ معھا ظرف ترک کی ادل خبر علیٰ ذالک متعلق ادل کے جملہ اسمیہ:۔ لھذا متعلق لایحسن کے ھل زید منطلق فاعل من احد مستثنیٰ منہ من البلیغ مستثنیٰ مل کر متعلق لایحسن کے جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَهِيَ قِسْمَانِ بَسِيْطَةٌ وَهِيَ الَّتِيْ يُطْلَبُ بِهَا وُجُوْدُ الشَّيْئِ كَقَوْلِنَا هَلِ الْحَرَكَةُ مَوْجُوْدَةٌ وَمُرَكَّبَةٌ وَهِيَ الَّتِيْ يُطْلَبُ بِهَا وُجُوْدُ شَيْئٍ لِشَيْئٍ كَقَوْلِنَا هَلِ الْحَرَكَةُ دَائِمَةٌ:۔

ترجمہ:...... اور وہ ھل دو قسم کا ہوتا ہے ایک بسیطۃ اور وہ بسیطۃ وہ ہے جس سے طلب کیا جاتا ہے چیز کے ہونے کو جیسے ہمارا کہنا ہے کیا حرکت موجود ہے اور ایک مرکبہ اور وہ مرکبہ وہ ہے جس سے طلب کیا جاتا ہے ایک چیز کے ہونے کو ایک چیز کے لیئے جیسے ہمارا کہنا ہے کیا حرکت ہمیشہ رہتی ہے۔

تشریح:......ھل بسیطۃ وہ ہے جس کے ذریعہ سے چیز کے ہونے کو طلب کیا جاتا ہے جیسے ھل الحرکۃ موجودۃ کیا حرکت موجود ہے سائل کا مقصد یہ ہے کہ حرکت خارج میں موجود ہے یا خارج میں موجود نہیں ہے ھل چونکہ تصدیق کے لیئے آتا ہے اس لیئے ھل بسیطۃ کے ذریعہ شیئ کے ہونے کی تصدیق طلب کی جاتی ہے اور دوسرا ھل مرکبہ ہے ھل مرکبہ وہ ہے جس ھل

کے ذریعہ طلب کیا جاتا ہے چیز کے ہونے کو چیز کے لیئے جیسے هل الحركة دائمة کیا حرکت ہمیشہ رہتی ہے:۔ هل بسيطة سے مبتدأ کے ہونے کا سوال ہوتا ہے جیسے هل الحركة موجودة کیا حرکت موجود ہے اور هل مركبه سے خبر کے ہونے کا سوال ہوتا ہے جیسے هل الحركة دائمة کیا حرکت ہمیشہ رہتی ہے۔

ترکیب...... واو عاطفه هي مبتدأ قسمان خبر جملہ اسمیہ احدهما مبتدأ بسيطة خبر جملہ اسمیہ واو عاطفه هي مبتدأ التي موصوله يطلب فعل بها متعلق يطلب وجود الشي نائب فاعل جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر خبر جملہ اسمیہ مثاله مبتدأ كقولنا متعلق كائن کے خبر جملہ اسمیہ الحركة مبتدأ موجودة خبر جملہ اسمیہ ثانيهما مبتدأ مركبة خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَالْبَاقِيَةُ لِطَلَبِ التَّصَوُّرِ فَقَطْ قِيْلَ فَيُطْلَبُ بِمَا شَرْحُ الْاِسْمِ كَقَوْلِنَا مَا الْعُنْقَاءُ اَوْ مَاهِيَّةُ الْمُسَمّٰى كَقَوْلِنَا مَاالْحَرَكَةُ.

ترجمہ:...... اور باقی حرف استفہام تصور کے طلب کے لیئے ہوتے ہیں صرف:۔ کہا گیا ہے پس ما سے طلب کیا جاتا ہے اسم کی وضاحت کو جیسے ہمارا کہنا ہے عنقاء کیا چیز ہے یا ما سے طلب کیا جاتا ہے مسمی کی ماهية کو جیسے ہمارا کہنا ہے حرکت کیا چیز ہے۔

تشریح:...... باقی نو حرف طلب تصور کے لیئے ہیں لیکن تصورات مختلف ہیں جیسے متیٰ مطلق زمانہ کے لیئے آتا ہے متیٰ ذهب وہ کب گیا اور متیٰ تذهب تو کب جائے گا۔ اور ایان زمانہ مستقبل کے لیئے آتا ہے جیسے ایان یوم الدین قیامت کب ہوگی ما سے اسم کی وضاحت طلب کی جاتی ہے جیسے ماالعنقاء عنقاء کیا چیز ہے یعنی کس چیز کا نام ہے:۔ اصحاب الرس کے زمانہ میں ایک پرندہ تھا جس میں کثیر رنگ ہوتے تھے اب اصحاب الرس بھی ناپید ہیں اور پرندہ بھی ناپید ہے اور کبھی ما سے مسمیٰ کی ماهية طلب کی جاتی ہے جیسے ماالحرکۃ حرکت کیا چیز ہے یہ معلوم نہیں کررہا ہے کہ کس چیز کا نام ہے بلکہ یہ پوچھ رہا ہے کہ چیز کیا ہے۔

ترکیب...... واو عاطفه الباقية مبتدأ لطلب التصور متعلق كائنة کے خبر جملہ اسمیہ:۔ اذا سالت من الباقية لطلب التصور (شرط) فانته (جزاء) قيل فعل باقی نائب فاعل جملہ فعلیہ:۔ فاء عاطفه يطلب فعل بما متعلق يطلب کے شرح الاسم معطوف علیہ اوعاطفه ماهيه المسمیٰ معطوف مل کر نائب فاعل جملہ فعلیہ مثاله مبتدأ كقولنا متعلق كائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ ما مبتدأ العنقاء خبر جملہ استفهامیہ:۔

عبارت:...... وَتَقَعُ هَلِ الْبَسِيْطَةُ فِى التَّرْتِيْبِ بَيْنَهُمَا وَبِمَنِ الْعَارِضُ الْمُشَخِّصُ لِذِى الْعِلْمِ كَقَوْلِنَا مَنْ فِى الدَّارِ.

ترجمہ:......اور هل بسیطہ واقع ہوتا ہے ترتیب میں جو ترتیب واقع ہے اسم کی شرح اور ماهية مسمیٰ کے درمیان اور سوال کیا جاتا ہے من کے ساتھ اس وصف کا جس وصف کو خاص کیا گیا ہے ذوی العقول کے لیئے جیسے ہمارا کہنا ہے گھر میں کون ہے۔

تشریح:......طبعی طور پر ایک غیر عالم سب سے پہلے اسم کی وضاحت طلب کرے گا اور یہ ما سے حاصل ہوگی جیسے ماالعنقاء عنقاء کیا چیز ہے هي طائرة وہ ایک پرندہ ہے اس کے بعد یہ سوال کرے گا کہ یہ مفہوم خارج میں موجود ہے یا نہیں اس کے لیئے هل کا استعمال کرے گا جیسے هل العنقاء موجودة کیا عنقاء موجود ہے جب ایک شخص کو اسم کی وضاحت حاصل ہوگئی پھر خارج میں اس کا ہونا بھی معلوم ہوگیا اب یہ شخص سوال کرے گا کہ عنقاء کی حقیقت کیا ہے یعنی اس کے اوصاف کیا ہیں جن کی وجہ سے وہ پرندہ دوسرے پرندوں سے ممتاز ہے اس کے لیئے ما کا استعمال ہوگا جیسے ماالعنقاء اور یہ بات قرینہ سے معلوم ہوگی کہ یہ سوال حقیقت کے لیئے ہے یا یہ سوال وضاحت کے بارے میں ہے:...... وضاحت اور حقیقت کے درمیان هل کا استعمال آسانی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ سوال مفہوم خارج کے لیے ہے۔ اور من سے ایسے وصف کا سوال ہوتا ہے جس کو ذوی العقول کے لیئے خاص کیا گیا ہو جیسے من فی الدار گھر میں کون ہے جواب میں هي بنت یا هو خالد ہوگا بنت اور خالد وصف

خاص ہیں ذوی العقول کے لیئے اس لیئے من سے سوال کیا جائے گا:۔

ترکیب:......واو عاطفہ تقع فعل ھل موصوف البسیطۃ صفت ملکر فاعل الترتیب موصوف بینھما متعلق الکائن صفت ملکر متعلق تقع کے جملہ فعلیہ:۔ واو عاطفہ من متعلق یطلب کے العارض موصوف المشخص اپنے لذی العلم سے ملکر صفت:۔ موصوف صفت ملکر نائب فاعل جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ کقولنا متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ من مبتدأ فی الدار متعلق کائن کے خبر جملہ استفھامیہ۔

عبارت:...... وَقَالَ السَّكَّاكِيُّ يُسْئَلُ بِمَا عَنِ الْجِنْسِ تَقُوْلُ مَا عِنْدَكَ اَىْ اَىُّ اَجْنَاسِ الْاَشْيَآءِ عِنْدَكَ وَجَوَابُهُ كِتَابٌ وَنَحْوُهُ اَوْعَنِ الْوَصْفِ تَقُوْلُ مَا زَيْدٌ وَجَوَابُهُ الْكَرِيْمُ وَنَحْوُهُ:۔

ترجمہ:...... اورالسکا کی نے کہا ہے کہ سوال کیا جاتا ہے ما کے ساتھ جنس کے بارے میں تو کہے گا تیرے پاس کیا چیز ہے یعنی چیزوں کی جنسوں میں سے کون سی جنس تیرے پاس ہے اور اس کا جواب کتاب اور کتاب جیسا ہے اور ما سے سوال کیا جاتا ہے وصف کے بارے میں تو کہے گا زید کیا ہے اس کا جواب کریم ہے اور کریم جیسا ہے۔

تشریح:...... سکا کی نے کہا ہے کہ ما سے سوال جنس کے متعلق ہوتا ہے جب سوال ما سے کریں گے تو ہر ایک چیز جواب میں آ سکتی ہے جیسے ماعندک تیرے پاس کیا ہے جواب میں عندی انسان بقرۃ شجرۃ حمار دینار شراب ثوب روضۃ وغیرہ آ سکتا ہے لیکن یہ اس وقت ہے جب سوال مسند الیہ کے بارے میں ہو اگر سوال مسند کے بارے میں ہو تو پھر شرح اسم اور ماھیۃ المسمیٰ کے بارے میں سوال ہوگا جیسے ما العنقاء اور مالحرکۃ اور مازید یہ متکلم کی حالت کے اعتبار سے ہوگا۔ (۱) اسم کی وضاحت مطلوب ہو (۲) خارج میں مفہوم مطلوب ہو (۳) حقیقت مطلوب ہو۔

ترکیب:...... واو عاطفہ قال فعل السکا کی فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ بما متعلق یسئل کے عن الجنس نائب فاعل یسئل کا جملہ فعلیہ ما استفھامیہ مبتدأ عندک ظرف کائن کی خبر جملہ مُفَسَّرُ ای حرف تفسیر ای اجناس الاشیاء مبتدأ عندک ظرف کائن کی خبر جملہ مُفَسِّرُ مل کر مقولہ تقول فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ جوابہ مبتدأ کتاب خبر معطوف علیہ نحوہ معطوف جملہ اسمیہ یسئل بما عن الوصف جملہ فعلیہ تقول مازید جملہ فعلیہ جوابہ الکریم ونحوہ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَبِمَنْ عَنِ الْجِنْسِ مِنْ ذَوِى الْعِلْمِ تَقُوْلُ مَنْ جِبْرَئِيْلُ اَىِ الْبَشَرُ هُوَ اَمْ مَلَكٌ اَمْ جِنِّىٌّ وَفِيْهِ نَظَرٌ:

ترجمہ:...... اور سکا کی نے کہا ہے سوال کیا جاتا ہے من کے ساتھ ذوی العقول کی جنس کے بارے میں تم کہو گے جبرئیل کون ہے یعنی بشر ہے یا فرشتہ یا جن اور اس میں نظر ہے۔

تشریح:...... سکا کی نے کہا ہے کہ من سے ذوی العقول کی جنس کے بارے میں سوال ہوتا ہے جیسے من جبرئیل کہ جبرئیل کون ہے جواب اس کا ھو ملک ہے کہ وہ فرشتہ ہے مصنف کہتے ہیں کہ ہم یہ بات تسلیم نہیں کرتے بلکہ بات وہی ہے کہ من سے ایسے وصف کا سوال ہوتا ہے جس وصف کو خاص کیا گیا ہو ذوی العقول کے ساتھ جیسے من جبرئیل کہ جبرئیل کون ہے اس کا جواب ھو ملک یجئی الوحی وہ ایک فرشتہ ہے جو وحی لاتا ہے مصنف کی دلیل من فی الدار ہے اور اس میں سوال وصف کا ہے اور سکا کی کی دلیل من جبرئیل ہے یہ سوال جنس کے بارے میں ہے پہلے میں من جار مجرور پر داخل ہے اور دوسرے میں مَنْ اسم پر داخل ہے جس کی وجہ سے سوال مختلف ہے اس لیے جواب بھی مختلف ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ بمن متعلق یسئل کے الجنس موصوف من ذوی العلم متعلق الکائن کے صفت:۔ موصوف صفت مل کر نائب فاعل جملہ فعلیہ من مبتدأ جبرئیل خبر جملہ مُفَسَّرُ ای حرف تفسیر البشر مبتدأ معطوف علیہ ھو خبر ملک معطوف جنیّ معطوف مل کر مُفَسِّرُ مل کر مقولہ جملہ فعلیہ:۔

عبارت:...... وَبِاَىٍّ عَمَّا يُمَيِّزُ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَشَارِكَيْنِ فِىْ اَمْرٍ يَعُمُّهُمَا نَحْوُ اَىُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا اَىْ نَحْنُ اَمْ

اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ.

ترجمہ:...... اور سوال کیا جاتا ہے اَیٌّ سے اس چیز کے بارے میں جس چیز کے ذریعہ جدا کر دیا جائے دو مشترک چیزوں میں سے ایک چیز کو جو دو چیزیں شریک ہوں ایک کام میں جو کام عام ہو ان دونوں چیزوں سے جیسے دو فریقوں میں سے کون سا فریق زیادہ اچھا ہے از روئے مقام کے ہم یا اصحاب محمدؐ:۔

تشریح:...... اَیٌّ سے سوال کیا جا رہا ہے خیر کے بارے میں خیر سے الگ کیا جا رہا ہے کفار کو اور اصحاب محمدؐ کو یہ کفار اور اصحاب محمدؐ شریک ہیں خیر میں اور خیر عام ہے ان دونوں فریقوں کو جب دو فریق ایک کام میں شریک ہوں جو کام ان دونوں کو عام ہو تو اس کام سے دو فریقوں میں سے ایک فریق کو جدا کرنے کے لیئے اَیٌّ سے سوال کرتے ہیں جیسے ای الفریقین خیر مقاما:۔ دو فریقوں میں سے کون سا فریق زیادہ بہتر ہے از روئے مقام کے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ بای متعلق یسئل کے عن جارہ ماموصولہ یمیز فعل بہ متعلق یمیز کے مرجع ما: امر موصوف یعم فعل ھو فاعل مرجع امرھما مفعول بہ مرجع المتشارکین جملہ فعلیہ صفت:۔ موصوف صفت مل کر متعلق المتشارکین کے احد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل یمیز فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر نائب فاعل یسئل فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ:۔ ای مضاف الفریقین مضاف الیہ مل کر مبتدأ خیر ممیز مقاما تمیز ملکر خبر جملہ اسمیہ نحن مبتدأ خیر خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَبِكَمْ عَنِ الْعَدَدِ نَحْوُ سَلْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ وَبِكَيْفَ عَنِ الْحَالِ وَبِاَيْنَ عَنِ الْمَكَانِ وَبِمَتٰى عَنِ الزَّمَانِ.

ترجمہ:...... اور سوال کیا جاتا ہے کم سے عدد کے بارے میں جیسے آپ پوچھیں بنی اسرائیل سے کتنی کھلی نشانیاں دی ہیں ہم نے ان کو اور سوال کیا جاتا ہے کیف سے حال کا اور سوال کیا جاتا ہے این سے جگہ کا اور سوال کیا جاتا ہے متٰی سے زمانہ کا۔

تشریح:...... اصل میں کم ایة بینة ہے من زائدہ ہے اور یہ مفعول بہ ہے اٰتینا کا سوال نشانیوں کی تعداد کے بارے میں ہے کہ آپ بنی اسرائیل سے پوچھیں ان نشانیوں کی تعداد کتنی ہے جو ہم نے ان کو دی تھیں اور کیف سے حال کے بارے میں سوال ہوتا ہے جیسے کیف حالک تیرا کیا حال ہے۔ اور این سے جگہ کے بارے میں سوال ہوتا ہے جیسے این ذھب وہ کس جگہ گیا این یذھب وہ کس جگہ جائے گا اور متٰی سے زمانہ کے بارے میں سوال ہوتا ہے جیسے متٰی ذھب وہ کس وقت گیا متٰی یذھب وہ کس وقت جائے گا۔

ترکیب:...... بکم متعلق یسئل کے عن العدد نائب فاعل یسئل کا جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ سل فعل انت فاعل بنی اسرائیل مفعول بہ کم ممیز من ایة بینة تمیز مل کر مفعول بہ اٰتینا کا ھم مفعول بہ اٰتینا کا جملہ فعلیہ ہو کر مفعول ثانی سل کا:۔ سل فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ انشائیہ بکیف عن الحال معطوف ہے بکم عن العدد پر۔

عبارت:...... وَبِاَيَّانَ عَنِ الْمُسْتَقْبَلِ قِيْلَ وَيُسْتَعْمَلُ فِيْ مَوَاضِعِ التَّفْخِيْمِ مِثْلُ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ.

ترجمہ:...... اور سوال کیا جاتا ہے ایان کے ساتھ مستقبل کے بارے میں کہا گیا ہے کہ استعمال کیا جاتا ہے ایان کو شان کی جگہوں میں جیسے کب ہوگا قیامت کا دن۔

تشریح:...... ایان سے سوال کیا جاتا ہے مستقبل کے بارے میں کہا گیا ہے اور استعمال کیا جاتا ہے ایان کو امور عظیمہ میں جیسے ایان مرساھا وہ کشتی کب رکے گی اور ایان یوم الدین قیامت کا دن کب ہوگا اس لیئے ایان تقوم کہ تو کب کھڑا ہوگا کہنا درست نہیں:۔ یہ بات قیل والی ہے اس لیئے اس کی زیادہ اہمیت نہیں ہے:۔ یعنی قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔

ترکیب:...... بایان متعلق یسئل کے عن المستقبل نائب فاعل یسئل کا جملہ فعلیہ:۔ قیل فعل واو عاطفہ یستعمل فعل ھو نائب فاعل مرجع ایان فی مواضع التفخیم متعلق یستعمل کے جملہ فعلیہ ہو کر نائب فاعل جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ مثل خبر مضاف باقی مضاف الیہ ایان مبتدأ یوم مضاف

الدین مضاف الیہ ملکر خبر جملہ مضاف الیہ:۔ مثالہ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَاَنّٰی تُسْتَعْمَلُ تَارَةً بِمَعْنٰی کَیْفَ نَحْوُ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ وَاُخْرٰی بِمَعْنٰی مِنْ اَیْنَ نَحْوُ اَنّٰی لَکِ هٰذَا:.

ترجمہ:...... اور انّٰی کبھی استعمال کیا جاتا ہے کیف کے معنی میں جیسے پس آ ؤتم اپنی کھیتی میں جس طرح تم چاہو اور کبھی انّٰی استعمال کیا جاتا ہے من این کے معنی میں جیسے کہاں سے آیا یہ تیرے پاس۔

تشریح:...... انّٰی جب کیف کے معنی میں ہوگا تو انّٰی کے بعد فعل ہوگا جیسے فاتوا حرثکم انّٰی شئتم پس آ ؤتم اپنی کھیتی میں جس طرح تم چاہو اور مضارع کی مثال انّٰی یحیی هٰذه الله بعد موتها بستی والوں کے مرنے کے بعد اللہ کس طرح زندہ کرے گا ان مرنے والوں کو اور انّٰی کبھی من این کے معنی میں ہوتا ہے؟ جیسے انّٰی لک هٰذا یہ کہاں سے آیا تیرے پاس۔

ترکیب...... واو عاطفہ انّٰی مبتدأ تستعمل فعل ھی نائب فاعل مرجع انّٰی تارۃ مفعول فیہ بمعنٰی کیف متعلق تستعمل کے جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ جملہ اسمیہ فاتوا فعل امر واو فاعل حرثکم مفعول بہ انّٰی شئتم جملہ مفعول فیہ:۔ اخری معطوف ہے تارۃ پر:۔ انّٰی خبر اول لک متعلق کائن کے دوسری خبر ھذا مبتدأ جملہ استفہامیہ مضاف الیہ نحو کا نحو خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... ثُمَّ اِنَّ هٰذِهِ الْکَلِمَاتِ کَثِیْرًا مَّا تُسْتَعْمَلُ فِیْ غَیْرِ الْاِسْتِفْهَامِ کَالْاِسْتِبْطَاءِ نَحْوُ کَمْ دَعَوْتُکَ وَالتَّعَجُّبِ نَحْوُ مَالِیَ لَا اَرَی الْهُدْهُدَ وَالتَّنْبِیْهِ عَلَی الضَّلَالِ نَحْوُ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ:.

ترجمہ:...... پھر بیشک یہ کلمات کبھی کبھی استعمال کیئے جاتے ہیں غیر استفہام میں جیسے تاخیر ظاہر کرنی ہے کم دعوتک کتنی دفعہ میں نے بلایا تجھ کو اور جیسے تعجب ہے کیا ہوگیا مجھ کو نہیں دیکھتا میں ھد ھد کو اور جیسے گمراہی پر تنبیہ کرنی ہے:...... کہاں جارہے ہو تم۔

تشریح:...... کم استفهامیہ کبھی استبطاء دیر ظاہر کرنے کے لیئے آتا ہے جیسے کم دعوتک میں نے کتنی بار تجھ کو بلایا یہاں متکلم مخاطب سے تعداد معلوم نہیں کررہا ہے اور نہ مخاطب کو معلوم ہے کہ متکلم نے مجھے کتنی بار بلایا ہے بلکہ متکلم تاخیر ظاہر کررہا ہے کہ بار بار بلانے کے باوجود تو نہیں آیا اسی طرح ما استفهامیہ سے بجائے استفهام کے تعجب کیا جاتا ہے جیسے مالی لا اری الهد هد کیا ہوگیا مجھ کو نہیں دیکھتا میں ھد ھد کو ظاہر بات ہے کہ کوئی عقلمند اپنے آپ سے سوال نہیں کرتا یہ کلام تعجب کے طور پر ہے اسی طرح این استفهامیہ سے گمراہی پر تنبیہ کی جاتی ہے جیسے فاین تذھبون تم کدھر جارہے ہو تو یہاں سوال مقصد نہیں کہ اللہ اپنی معلومات کے لیئے پوچھ رہا ہے کہ تم کدھر جارہے ہو بلکہ گمراہی پر تنبیہ کرنا مقصد ہے کہ جدھر تم جارہے ہو وہ ہلاکت ہے خیال کرو۔

ترکیب...... ثم عاطفہ ھذہ الکلمات اسم ان کا کثیر ما مفعول فیہ غیر الاستفھام متعلق تستعمل کے ھی نائب فاعل مرجع ھذہ الکلمات تستعمل فعل اپنے مفعول فیہ متعلق اور نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبر ان کی جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کالاستبطاء متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ کم ممیز مرۃ تمیز ملکر مفعول فیہ دعوتک فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ:۔ ما مبتدأ لی متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ لا اری فعل انا فاعل الھد ھد مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔ تذھبون فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:...... وَالْوَعِیْدِ کَقَوْلِکَ لِمَنْ یُّسِیْئُ الْاَدَبَ اَلَمْ اُؤَدِّبْ فُلَانًا اِذَا عَلِمَ ذَالِکَ:. وَالْاَمْرِ نَحْوُ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ:.

ترجمہ:...... جیسے کہ دھمکانا ہے مثل تیرے کہنے کے اس شخص کو جو خراب کرتا ہے ادب کو کیا نہیں سکھایا میں نے فلاں کو ادب جب جانتا ہو وہ اس بات کو اور جیسے کہ حکم کرنا ہے پس کیا تم مسلمان ہو جاؤ گے۔

تشریح:...... وعید جیسے تیرا کہنا ہے اس مخاطب کو جو مخاطب جانتا ہے کہ متکلم مخاطب سے سوال نہیں کرسکتا کیونکہ مخاطب کو تو

معلوم ہے اس لیئے الم اؤدب فلانا وعید کے لیئے ہوگا کیا میں نے فلاں کو ادب نہیں سکھایا اور مخاطب بھی جانتا ہے کہ متکلم مجھ سے سوال نہیں کررہا ہے بلکہ دھمکا رہا ہے کہ تیری بھی مرمت ہوسکتی ہے اور جیسے امر ہے ھل استفہام کے لیئے ہوتا ہے لیکن یہاں استفہام کے لیئے نہیں ہے بلکہ حکم کے لیئے ہے جیسے فھل انتم مسلمون کیا تم مسلمان ہو جاؤ گے اللہ کفار سے سوال نہیں کررہا ہے کہ کیا تم مسلمان ہو جاؤ گے بلکہ حکم ہے کہ مسلمان ہو جاؤ یہ بہتر ہے تمہارے لیئے۔

ترکیب...... مثالہ مبتدأ الوعید متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ یسیئ فعل ھو فاعل مرجع من الادب مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ موصول صلہ ملکر متعلق قول کے ھمزہ استفہام اؤدب فعل انا فاعل فلانا مفعول بہ جملہ فعلیہ مقولہ اذا مضاف علم فعل ھو فاعل مرجع من ذالک مفعول بہ مشارالیہ ادب جملہ فعلیہ مضاف الیہ ظرف قول کی قول مضاف اپنے مضاف الیہ متعلق مقولہ اور ظرف سے مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ الامر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ انتم مبتدأ مسلمون خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَالتَّقْرِيْرُ بِاِيْلاَءِ الْمُقَرِّرِ بِهِ الْهَمْزَةَ كَمَا مَرَّ وَالْاِنْكَارُ كَذَالِكَ نَحْوُ اَغَيْرَاللّٰهِ تَدْعُوْنَ اَيِ الْاِنْكَارِ بِاِيْلاَءِ الْمُنْكَرِ بِهِ الْهَمْزَةَ:.

ترجمہ:......اور بیشک یہ کلمات کبھی کبھی استعمال کیئے جاتے ہیں غیر استفہام میں جیسے اقرار کرانا ہے ھمزہ کو اس سے ملانے کے ساتھ جس کا اقرار کرایا جارہا ہے جیسے گذرا اور انکار بھی اسی طرح ہے جیسے کیا اللہ کے علاوہ کو تم پکارتے ہو یعنی انکار کرانا ہے ھمزہ کو اس سے ملانے کے ساتھ جس کا انکار کرایا جارہا ہے۔

تشریح:......مخاطب سے جس چیز کا اقرار کرانا ہے وہ چیز ھمزہ سے ملی ہوئی ہوگی پس مخاطب سے فعل کا اقرار کرانا مقصود ہے تو فعل ھمزہ سے ملا ہوا ہونا چاہیے جیسے:۔ اضربت زیدا کیا تو نے مارا ہے زید کو یعنی مارا ہے یا نہیں اگر فاعل کا اقرار کرانا مقصود ہو تو فاعل ھمزہ سے ملا ہوا ہونا چاہیے جیسے اانت ضربت زیدا کیا تو نے مارا ہے زید کو یا کسی اور نے اگر مفعول کا اقرار کرانا مقصود ہو تو مفعول ھمزہ سے ملا ہوا ہونا چاہیے جیسے ازیدا ضربت کیا زید کو تو نے مارا ہے یا کسی اور کو اسی طرح انکار ہے اغیر اللہِ تدعون کیا تم اللہ کے علاوہ کو پکارتے ہو یعنی علاوہ کو مت پکارو تین مثالوں میں ھمزہ اقراری ہے اضرب زید عمرا:...... ازید ضرب عمرا:...... اعمرا ضرب زید:...... اور اغیر اللہ تدعون میں انکاری ہے۔

ترکیب:......ایلاء مضاف المقر ربہ مضاف الیہ الھمزہ مفعول بہ مل کر متعلق التقریر کے:۔ التقریر متعلق کائن کے خبر:۔ مثالہ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔ کاف جارہ ماموصولہ مرفعل ھو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ الانکار مبتدأ کذالک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ غیر اللہ مفعول بہ تدعون فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ بایلاء مضاف المنکر بہ مضاف الیہ الھمزہ مفعول بہ مل کر متعلق الانکار کے:۔ الانکار متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهُ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ اَيِ اللّٰهُ كَافٍ لِاَنَّ نَفْيَ النَّفْيِ اِثْبَاتٌ وَهٰذَا مُرَادُ مَنْ قَالَ اِنَّ الْهَمْزَةَ فِيْهِ لِلتَّقْرِيْرِ بِمَادَخَلَهُ النَّفْيُ لاَ بِالنَّفْيِ.

ترجمہ:......اور اس انکار میں سے ہے کیا نہیں ہے اللہ کافی اپنے بندے کو یعنی اللہ کافی ہے کیونکہ نفی کی نفی اثبات ہوتا ہے اور یہ مراد اس شخص کی ہے جو کہتا ہے کہ بیشک ھمزہ اس میں ثابت کرنے کے لیے ہے اس چیز کو جس پر نفی داخل ہے نہیں ہے وہ ھمزہ نفی کے لیئے۔

تشریح:......منہ سے مراد ھمزہ انکاری ہے ہمزہ داخل ہے لیس پر:...... ھمزہ بھی انکاری لیس بھی انکاری:...... ھمزہ کی نفی نے لیس کی نفی کردی جس کی وجہ سے اثبات ہو گیا معنیٰ ہوگا اللہ اپنے بندے کو کافی ہے یہ مراد اس کی ہے جس نے یہ بات کہی ہے کہ ھمزہ اس میں ثابت کرنے کے لیئے ہے اس چیز کو جس چیز پر نفی داخل ہے ھمزہ نفی کے لیئے نہیں ہے یہ بات صحیح نہیں ہے کہ ھمزہ نفی کے لیے نہیں ہے:...... لیس کی نفی اللہ پر داخل ہے جب ھمزہ انکاری کی نفی نے لیس کی نفی کی تو کلام مثبت

ہو گیا۔

ترکیب:...... منه متعلق کائن کے خبر باقی مبتداء جملہ اسمیہ:...... الیس اللہ بکاف عبدہ مفسَّر اللہ کاف مفسِّر لان نفی النھی اثبات متعلق کاف کے:...... بکاف باء زائد ہے متعلق کائنا کے خبر لیس کی عبدہ مفعول بہ ہے بکاف کا:...... ھذا مبتدأ مراد خبر مضاف من مضاف الیہ موصولہ قال صلہ ھو فاعل مرجع من الھمزۃ اسم ان کا فیہ اور للتقریر متعلق کائنۃ کے خبر بما متعلق للتقریر کے موصولہ دخل صلہ (ہ) مفعول بہ مرجع ما:...... النھی فاعل:...... لیست الھمزۃ بالنھی جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَلِاِنْکَارِ الْفِعْلِ صُوْرَۃٌ اُخْرٰی وَھِیَ نَحْوُ. اَزَیْدًا ضَرَبْتَ اَمْ عَمْرًا لِمَنْ یُّرَدِّدُ الضَّرْبَ بَیْنَھُمَا

ترجمہ:...... اور فعل کے انکار کی ایک اور صورت ہے اور وہ صورت جیسے کیا زید کو مارا تو نے یا عمرو کو یہ اس کے لیئے ہے جو پھیرتا ہے ضرب کو زید اور عمرو دونوں کے درمیان۔

تشریح:...... ھمزہ زید پر داخل ہے اس صورت میں متکلم کے نزدیک فعل کی تصدیق ہے کہ ضرب واقع ہوئی ہے اس لیئے ضرب کا انکار نہیں ہوسکتا متکلم صرف مفعول کی تعیین چاہتا ہے کہ زید کو مارا ہے یا عمرو کو مارا ہے لیکن مخاطب اگر یہ جواب دے دے ماضربت احدا تو اس صورت میں فعل کی نفی ہو جائے گی لیکن یہ نفی ھمزہ سے نہیں ہوگی مخاطب کے جواب سے ہوگی اور جواب کی وجہ سے ضرب کے لیئے متکلم کا اعتقاد غلط ثابت ہوگا:...... لیکن ایسا کم ہوتا ہے۔

ترکیب:...... لانکار الفعل متعلق کائنۃ کے لمن یردد الضرب بینھما متعلق کائنۃ کے خبر صورۃ اخری مبتدأ جملہ اسمیہ ھی مبتدأ نحو خبر مضاف ازید اضربت ام عمرا مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَالْاِنْکَارُ اِمَّا لِلتَّوْبِیْخِ اَیْ مَاکَانَ یَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ نَحْوُ اَعَصَیْتَ رَبَّکَ اَوْلَایَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ نَحْوُ اَتَعْصِیْ رَبَّکَ.

ترجمہ:...... اور انکار یا توبیخ کے لیئے ہوتا ہے یعنی نہیں ہونا چاہیے تھا اعصیت ربک کے جیسا:۔ کیا تو نے نافرمانی کی اپنے رب کی یا نہیں ہونا چاہیے اتعصی ربک کے جیسا:۔ کیا تو نافرمانی کرے گا اپنے رب کی:۔

تشریح:...... استفہام انکاری کبھی توبیخ کے لیئے ہوتا ہے توبیخ کبھی زمانہ ماضی کے کام کے لیئے ہوتی ہے جیسے اعصیت ربک:۔ کیا تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی یہ سوال نہیں کہ نافرمانی کی ہے یا نہیں بلکہ معلوم ہے کہ اس نے نافرمانی کی ہے ڈانٹ کے لیئے کہہ رہا ہے اعصیت ربک کہ نافرمانی نہیں کرنی چاہیئے تھی اور کبھی توبیخ زمانہ مستقبل کے کام کے لیئے ہوتی ہے جیسے اتعصی ربک:۔ کیا تو اپنے رب کی نافرمانی کرے گا یہاں بھی سوال نہیں ہے بلکہ ڈانٹ ہے کہ ہرگز نہیں کرنا۔

ترکیب:...... الانکار مبتدأ للتوبیخ متعلق کائن کے خبر جملہ مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر ما نافیہ ہے کان مضارع پر داخل ہے یہ ماضی استمراری ہے:۔ اعصیت ربک مضاف الیہ نحو کا نحو فاعل ان یکون کا ان یکون فاعل ینبغی کا جملہ مُفَسَّرْ معطوف علیہ او عاطفہ اتعصی ربک مضاف الیہ نحو کا نحو فاعل ان یکون کا ان یکون فاعل لاینبغی کا جملہ مُفَسَّرْ:۔

عبارت:...... اَوْ لِلتَّکْذِیْبِ اَیْ لَمْ یَکُنْ نَحْوُ اَفَاَصْفٰکُمْ رَبُّکُمْ بِالْبَنِیْنَ اَوْ لَایَکُوْنُ نَحْوُ اَنُلْزِمُکُمُوْھَا.

ترجمہ:...... یا ھمزہ انکاری ہوتا ہے جھٹلانے کے لیئے یعنی نہیں ہوا افاصفکم ربکم بالبنین جیسا:۔ اے کفارے مکہ کیا تمہارے رب نے چن لیا تم کو بیٹوں کے لیے یا نہیں ہوگا انلزمکموھا جیسا:۔ کیا لازم کر دیں گے ہم تم کو وہ ھدایت اے قوم نوح۔

تشریح:...... ھمزہ استفھامیہ انکاری کبھی مخاطب کو جھٹلانے کے لیئے ہوتا ہے جیسا کہ مشرکین کا خیال تھا کہ فرشتہ اللہ کی بیٹیاں ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ بیٹیوں کے لیئے اللہ نے کفار مکہ کو چن لیا ہے اس کی تکذیب کرنے کے لیئے فرمایا افاصفکم

ربکم بالبنین:...... کیا تم کو چنلیا ہے تمہارے رب نے بیٹوں کے لیئے یعنی نہیں چنا اور مستقبل کی مثال انلزمکموھا:...... کیا لازم کر دیں گے ہم تم کو وہ ہدایت اے قوم نوح یعنی نہیں کریں گے اس کی تکذیب کے لیئے ھمزہ استفھام انکاری کا استعمال کیا ہے۔

ترکیب:......الانکار مبتدأ للتکذیب متعلق کائن کے خبر جملہ مُفَسَّرُ ای حرف تفسیر:۔ افا صفکم ربکم بالبنین مضاف الیہ نحو کا نحو فاعل لم یکن کا جملہ مُفَسِّرُ معطوف علیہ او عاطفہ انلزمکموھا مضاف الیہ نحو کا نحو فاعل لا یکون کا جملہ معطوف:۔ھمزہ انکاری فاء تفریعیہ اصفیٰ فعل کم مفعول بہ ربکم فاعل بالبنین متعلق اصفیٰ کے جملہ فعلیہ:۔ ھمزہ انکاری نلزم فعل کم مفعول بہ ھا مفعول ثانی جملہ فعلیہ:۔ ھا کی وجہ سے واو زائد کی ہے اور میم کو ضمہ دے دیا کموھو گیا۔

عبارت:...... وَالتَّهَكُّمِ نَحْوُ اَصَلٰوتُکَ تَاْمُرُکَ اَنْ نَّتْرُکَ مَایَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا وَالتَّحْقِیْرِ نَحْوُ مَنْ هٰذَا.

ترجمہ:......ان کلمات استفہام کو کبھی کبھی استعمال کیا جاتا ہے غیر استفہام میں مثل مسخری کرنے کے جیسے کیا تیری نماز حکم کرتی ہے تجھ کو یہ کہ چھوڑ دیں ہم ان کو جن کی عبادت کرتے تھے ہمارے باپ دادا یا جیسے حقیر کرنا یہ کون ہے۔

تشریح:......کلمات استفھامیہ کبھی کبھی غیر استفھام میں استعمال ہوتے ہیں جیسے شعیب کے ساتھ مسخری کرنا:...... شعیب کو شعیب کی قوم نے کہا:...... کیا آپ کو آپ کی نماز حکم کرتی ہے کہ چھوڑ دیں ہم ان کو جن کی عبادت کرتے تھے ہمارے باپ دادا یہاں سوال نہیں ہے کہ چھوڑیں یا نہ چھوڑیں بلکہ مسخری کرنا مقصود ہے ایک نماز کی کہ اس فعل کی بھی کوئی حقیقت نہیں اور ایک شخصیت کی کہ آپ بھی ایسے ہی ہیں کوئی سنجیدگی نہیں یہ معنی ھمزہ استفہام انکاری سے پیدا ہوئے یا استفہام حقیر کرنے کے لیئے ہوتا ہے جیسے من ھذا یہ کون ہے اس کی کیا حقیقت ہے اس کی حیثیت تو مکھی کے برابر بھی نہیں یہ سوال نہیں ہے کہ میں جانتا نہیں تم مجھے بتا دو کہ یہ کون ہے۔

ترکیب:......مثالہ مبتدأ التھکم متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ ھمزہ استفہامیہ برائے مذاق صلوتک مبتدأ ما موصولہ یعبد فعل (ہ) مفعول بہ اباؤنا فاعل جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مفعول بہ:۔ نترک فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مفعول بہ تامر فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ التحقیر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف من ھذا مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ من مبتدأ ھذا خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَالتَّهْوِیْلِ کَقِرَاْءَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَقَدْ نَجَّیْنَا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ مَنْ فِرْعَوْنُ بِلَفْظِ الْاِسْتِفْهَامِ وَرَفْعِ فِرْعَوْنَ وَلِهٰذَا قَالَ اِنَّهٗ کَانَ عَالِیًا مِنَ الْمُسْرِفِیْنَ.

ترجمہ:......کلمات استفہامیہ کبھی کبھی غیر استفہام میں استعمال ہوتے ہیں جیسے ہیبت بیٹھانا ہے مثل ابن عباس کی قراۃ کے (اور تحقیق نجات دی ہم نے بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے کون تھا فرعون) استفہام کے لفظ کے ساتھ اور فرعون کے رفع کے ساتھ اسی استفہام کے لفظ کی وجہ سے اور فرعون کے رفع کی وجہ سے فرمایا بیشک وہ فرعون انتہائی سرکش تھا۔

تشریح:......عام قراۃ مِنْ فِرْعَوْنَ ہے حرف جارہ اور فرعون کے فتحہ کے ساتھ اور یہ دوسری صفت ہے عذاب کی لیکن ابن عباس کی قراۃ میں استفھام من کے ساتھ ہے جو کہ مبتدأ ہے اور فرعون رفع کے ساتھ ہے جو کہ خبر ہے اور یہ استفھام ھیبت بیٹھانے کے لیئے ہے نہ کہ سوال کے لیئے:۔ اللہ نے فرمایا تحقیق نجات دی ہم نے بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے:۔ کون تھا فرعون:۔ پھر خود ہی فرمایا کہ وہ انتہائی سرکش تھا مَنْ لفظا استفھام ہے معنًا ھیبت کے لیئے ہے ابتک ما کی این کی ھل کی ھمزہ کی من کی بحث ہو چکی ہے آگے انّٰی کی ہے

ترکیب:......مثالہ مبتدأ التھویل متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ کقراۃ ابن عباس متعلق کائن کے بلفظ الاستفہام متعلق کائن کے معطوف علیہ رفع فرعون معطوف کائن اپنے تینوں متعلق سے مل کر خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ لام اور قد حرف تحقیق نجینا فعل بفاعل بنی اسرائیل مفعول بہ من

العذاب المھین متعلق نجینا کے جملہ فعلیہ:۔من مبتدأ فرعون خبر جملہ اسمیہ:۔لھذا متعلق قال کے:۔کان فعل ھو اسم مرجع فرعون من المسرفین متعلق عالیا کے خبر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر مقولہ:۔قال فعل اپنے فاعل متعلق اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:...... وَالْاِسْتِبْعَادِ نَحْوُ اَنّٰی لَھُمُ الذِّکْرٰی وَقَدْجَآءَ ھُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْہُ.

ترجمہ:......کلمات استفہام دوری ظاہر کرنے کے لیئے بھی ہوتے ہیں جیسے کہاں سے ہوگی ان کو نصیحت اور تحقیق آ گیا ان کے پاس رسول جو کھول کر بیان کرتا ہے پھر منہ موڑ لیا انہوں نے اس سے۔

تشریح:......نصیحت نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ان کے پاس رسول آ چکا ہے اور رسول بھی ایسا کہ جس کے کلام میں ابہام نہیں ہے اس کے بعد بھی اگر نہ مانیں پھر ان کی ہدایت کی کوئی صورت نہیں ہے اس دوری کو ظاہر کرنے کے لیئے انّٰی استفھامیہ کو استعمال کیا گیا ہے جو کہ یہاں سوال کے لیئے نہیں ہے کہ اللہ پوچھ رہا ہے کہ مجھ کو بتا دو وہ جگہ تا کہ وہاں سے تمہارے لیئے ھدایت لے آؤں بلکہ دوری کے لیئے ہے کہ ہدایت آنے پر انہوں نے منہ موڑ لیا اس صورت میں ھدایت ان کو نہیں ہوگی۔

ترکیب:......مثالہ مبتدأ الاستبعاد متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔انّٰی مبتدأ لھم متعلق الذکرٰی کے خبر جملہ اسمیہ واو عاطفہ قد حرف تحقیق جاء فعل ھم مفعول بہ رسول موصوف مبین صفت مل کر فاعل جملہ فعلیہ ثم عاطفہ تولّوا فعل بفاعل عنہ متعلق تولّوا کے جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَمِنْھَا الْاَمْرُ. وَالْاَظْھَرُ اَنَّ صِیْغَتَہٗ مِنَ الْمُقْتَرِنَۃِ بِاللَّامِ نَحْوُ لِیَحْضُرْ زَیْدٌ وَغَیْرِھَا نَحْوُ اَکْرِمْ عَمْرًا وَ رُوَیْدَ بَکْرًا. مَوْضُوْعَۃٌ لِطَلَبِ الْفِعْلِ اِسْتِعْلَاءً لِتَبَادُرِ الْفَھْمِ عِنْدَ سِمَاعِھَا اِلٰی ذَالِکَ الْمَعْنٰی.

ترجمہ:......اور اس انشاء کی قسموں میں سے امر ہے اور زیادہ ظاہر ہے یہ بات کہ بیشک اس امر کا صیغہ اس صیغہ میں سے ہوتا ہے جو صیغہ ملتا ہے لام کو جیسے ضرور حاضر ہو زید اور امر کا صیغہ اس صیغہ کے علاوہ بھی ہوتا ہے جو لام کو نہیں ملتا جیسے عزت کر تو عمرو کی اور چھوڑ دے تو بکر کو بیشک امر کا صیغہ بنایا گیا ہے فعل کی طلب کے لیئے بلندی کی حالت میں اس صیغہ کے سننے کے وقت معنیٰ کی طرف سمجھ کی جلدی کے لیئے۔

تشریح:......امر کے موضوع لہ اور معنی حقیقی میں اختلاف کی وجہ سے **الاظھر** کہہ کر اختلاف سے کنارہ کشی کی ہے:۔امر سے مراد کبھی تو کلام کی نوع ہوتی ہے جیسے ماضی مضارع امر نہی میں امر ہے اور کبھی امر سے مراد فعل یعنی کام ہوتا ہے جیسے **وشاورھم فی الامر** آپ کام میں ان سے مشورہ کرلیں یعنی فعل میں:...... اس لیئے امر کی جمع اوامر آتی ہے:۔اور فعل کی صورت میں امر کی جمع امور آتی ہے **لیحضر زید**:۔زید ضرور حاضر ہو یہ صیغہ **مقترنۃ بالام** ہے اور اکرم عمرا عزت کر تو عمرو کی یہ صیغہ لام کے بغیر ہے اور روید زیدا چھوڑ دے تو زید کو یہ صیغہ اسم فعل ہے:۔لطلب الفعل سے خبر اور انشاء غیر طلبی اور نہی نکل گئی اور استعلاء سے دعا اور التماس نکل گی کیونکہ دعاء چھوٹے کی طرف سے ہوتی ہے اور التماس برابر والے کی طرف سے ہوتا ہے:۔جس وقت امر کا صیغہ سنتا ہے تو معنی کی طرف سمجھ جلدی سے متوجہ ہوتی ہے کیونکہ حکم کرنے والا اعلیٰ ہوتا ہے او جس کو حکم کیا جائے وہ ادنیٰ ہوتا ہے۔

ترکیب:......منھا متعلق کائن کے خبر الامر مبتدأ جملہ اسمیہ:۔الاظھر مبتدأ صیغتہ اسم ان کا بالام متعلق المقترنۃ کے المقترنۃ معطوف علیہ غیرھا معطوف مل کر متعلق کائنۃ کے خبر:۔لیحضر زید مضاف الیہ نحو کا نحو خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ اکرم عمرا مضاف الیہ نحو کا نحو خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔لطلب الفعل متعلق موضوعۃ استعلاء حال ہے موضوعۃ کی ضمیر سے:۔لتبادر الفھم متعلق موضوعۃ کے عند ظرف لتبادر کی الٰی ذالک المعنٰی متعلق لتبادر کے موضوعۃ اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر ان کی ان اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ ہو کر خبر:۔مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَقَدْ تُسْتَعْمَلُ لِغَیْرِہٖ کَالْاِبَاحَۃِ نَحْوُ جَالِسِ الْحَسَنَ اَوِبْنَ سِیْرِیْنَ وَالتَّھْدِیْدِ نَحْوُ اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ

وَالتَّعْجِیْزِ نَحْوُ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ.

ترجمہ:......اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے اس امر کے صیغہ کو اس امر کے علاوہ کے لیئے جیسے اختیار ہے بیٹھ جا تو حسن کے پاس یا ابن سیرین کے پاس اور جیسے دھمکانا ہے کرو تم جو تم چاہو اور جیسے عاجز کرنا ہے پس لے آ ؤ تم کوئی سورۃ مثل اس کے۔

تشریح:......امر کا صیغہ اباحت یعنی اختیار کے لیئے بھی آتا ہے جیسے جالس فعل امر ہے اور حکم نہیں ہے بلکہ اختیار ہے کہ بیٹھ یا نہ بیٹھ یا حسن بصری کے پاس بیٹھ یا ابن سرین کے پاس بیٹھ اور کبھی امر کا صیغہ دھمکانے کے لیئے آتا ہے جیسے کرو تم جو تم چاہو تو یہاں کرنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ دھمکی ہے کہ جو کچھ تم کرو گے تمہیں بتادیا جائے گا اور کبھی عاجز کرنے کے لیئے آتا ہے جیسے فأتوا بسورة فعل امر ہے لیکن عاجز کرنے کے لیئے ہے کہ تم نہیں لاسکتے زور لگا کر دیکھ لو۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق تستعمل فعل ھی نائب فاعل مرجع صیغہ الامر لغیرہ متعلق تستعمل کے مرجع امر جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ کالاباحۃ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ جالس فعل امر انت فاعل الحسن مفعول بہ معطوف علیہ او عاطفہ ابن سیرین معطوف جملہ فعلیہ:۔ اعملوا فعل بفاعل شئتم فعل بفاعل (ہ) مفعول بہ جملہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر مفعول بہ:۔ اعملو فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ:۔ من مثلہ متعلق کائنۃ کے صفت بسورۃ موصوف اپنی صفت سے مل کر متعلق فأتوا کے فأتوا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَالتَّسْخِیْرِ نَحْوُ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِیْنَ وَالْاِهَانَةِ نَحْوُ كُوْنُوْا حِجَارَةً وَالتَّسْوِیَةِ نَحْوُ فَاصْبِرُوْا اَوْلَا تَصْبِرُوْا وَالتَّمَنِّیْ نَحْوُ اَلَا اَیُّهَا اللَّیْلُ الطَّوِیْلُ اَلَا انْجَلِیْ

ترجمہ:......اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے اس امر کے صیغہ کو اس امر کے علاوہ میں جیسے مسخر کرنا ہے:...... ہو جاؤ تم ذلیل بندر اور جیسے توھین کرنی ہے ہو جاؤ تم پتھر اور جیسے برابر کرنا ہے صبر کرو تم یا صبر نہ کرو تم اور جیسے تمنا کرنی ہے خبردار اے لمبی رات خبردار روشن ہو جا۔

تشریح:......چیز پر مخاطب کو قدرت نہ ہونے میں تسخیر اور اہانت دونوں شامل ہیں لیکن تسخیر میں فعل حاصل ہوتا ہے جیسے کونوا قردۃ خاسئین اور اہانت میں فعل حاصل نہیں ہوتا جیسے کونوا حجارۃ او حدیدا اہانت میں صرف توہین کرنی مقصد ہوتی ہے کہ ہمیں تمہاری ضرورت نہیں:۔ تسویۃ وہاں ہوتا ہے جہاں مخاطب دو کاموں میں سے ایک کو بہتر سمجھتا ہے اس بہتر کو رد کرنے کے لیئے دونوں کو برابر کر دیتے ہیں جیسے صبر کرو تم یا صبر نہ کرو تم دونوں برابر ہیں کوئی فرق نہیں:۔ تمنی کہتے ہیں جس کام پر قدرت نہ ہو اس کام کو طلب کیا جائے جیسے اے لمبی رات روشن ہو جا۔ جس تکلیف کی وجہ سے تمنا کر رہا ہے اس تکلیف کے دوران رات کے روشن ہونے کی امید نہیں۔ اور قدرت بھی نہیں الطویل صفت اللیل کی ہے اور مذکر ہے:...... انجلی صیغہ واحد مؤنث مخاطب کا ہے یہ صیغہ بغیر یاء کے ہونا چاہیے واحد مذکر مخاطب کی وجہ سے الا انجل:......

ترکیب:......واو عاطفہ مثالہ مبتدأ التسخیر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔ مثالہ مبتدأ:۔ کونوا قردۃ خاسئین مضاف الیہ نحو کا خبر جملہ اسمیہ:۔ کونوا فعل باسم قردۃ خبر ذوالحال خاسئین حال جملہ فعلیہ:۔ اصبروا فعل بفاعل جملہ فعلیہ:۔ ایھا موصوف :۔ اللیل موصوف الطویل صفت مل کر صفت موصوف صفت مل کر منادیٰ مفعول بہ ادعو کا جملہ فعلیہ انجلی فعل انت فاعل جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَالدُّعَاءِ نَحْوُ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَالْاِلْتِمَاسِ كَقَوْلِكَ لِمَنْ یُّسَاوِیْكَ رُتْبَةً اِفْعَلْ بِدُوْنِ الْاِسْتِعْلَاءِ وَالتَّضَرُّعِ

ترجمہ:......اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے اس امر کے صیغہ کو اس امر کے علاوہ کے لیئے جیسے دعاء ہے اے میرے رب بخش دے تو مجھ کو اور جیسے التماس ہے بغیر بلندی کے اور بغیر عاجزی کے مثل تیرے کہنے کے اس شخص کو جو برابر ہے تیرے از روئے رتبہ کے:۔ کر تو۔

تشریح:......دعاء کے اندر فعل کی طلب میں عاجزی ہوتی ہے اور انکساری ہوتی ہے دعاء کرنے والا اکثر طور پر ادنیٰ ہی ہوتا ہے کیونکہ دعاء جو کرتا ہے اس کے اندر تضرع اور تذلیل پائی جاتی ہے جیسے اے میرے رب بخش دے تو مجھ کو اور التماس یہ

ہے یہ کہ اپنے برابر کے مرتبہ والے سے کہے کہ یہ کام کرلو یہ کلام اس انداز پر ہو کہ کلام میں نہ تو خوشامد ہو اور نہ ہی بڑائی ہو۔

ترکیب:......رب اغفرلی مضاف الیہ نحو کا نحو خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ رب مضاف (ی) مضاف الیہ محذوف مل کر منادی مفعول بہ ادعو کا جملہ فعلہ اغفر فعل انت فاعل لی متعلق اغفر کے جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ الالتماس متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ یساوی فعل ھو فاعل ممیز مرجع من ک مفعول بہ رتبۃ تمیز جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر متعلق قول کے افعل مقولہ بدون الاستعلاء متعلق قول کے التضرع معطوف:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ مقولہ اور دونوں متعلق سے مل کر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......ثُمَّ الْاَمْرُ قَالَ السَّکَّاکِیُّ حَقُّهُ الْفَوْرُ لِاَنَّهُ الظَّاهِرُ مِنَ الطَّلَبِ وَلِتَبَادُرِ الْفَهْمِ عِنْدَ الْاَمْرِ بِشَیْئٍ بَعْدَ الْاَمْرِ بِخِلَافِهٖ اِلٰی تَغْیِیْرِ الْاَوَّلِ دُوْنَ الْجَمْعِ وَاِرَادَةِ التَّرَاخِیْ وَفِیْهِ نَظَرٌ.

ترجمہ:......پھر سکا کی نے کہا ہے امر کا حق فوراً ہے کیونکہ وہ امر طلب سے اور سمجھ کی جلدی کی وجہ سے فوراً ظاہر ہوتا ہے ایک حکم کے بعد ایک چیز کے حکم کے وقت:...... بعد والا حکم پہلے والے حکم کے خلاف ہوتا ہے پہلے والے حکم کو بدلنے کے لیئے بغیر جمع کے اور بغیر ڈھیل کے ارادہ کے اور اس میں نظر ہے۔

تشریح:......امر میں تاخیر کا حکم نہیں ہوتا جیسے قم کھڑے ہو جاؤ فورا اور انصرفی کل امر جس وقت بھی کوئی معاملہ پیش آئے فوراً مدد کر تاخیر نہ کر یہ ہوسکتا ہے جس وقت حکم کیا جارہا ہے اس وقت معاملہ میں تاخیر کی وجہ سے مدد کرنے میں تاخیر ہو تو یہ تاخیر امر میں نہیں ہوگی کیونکہ امر اس وقت کا ہے جب معاملہ پیش آئے:۔ اور ایک شکل یہ ہے کہ ایک کام کا حکم کیا کچھ دیر کے بعد دوسرے کام کا حکم کیا جو پہلے کام کے مخالف ہے اس صورت میں ذہن منتقل ہوتا ہے کہ امر نے حکم بدل دیا اور دونوں کے جمع کرنے یا تاخیر کرنے کا حکم نہیں کیا جیسے پہلے کہے قم پھر کہے اجلس تو قم منسوخ ہو جائے گا اور اجلس امر ہوگا۔

ترکیب:......من الطلب متعلق الظاھر کے عند الامر ظرف لتبادر کی بشئی متعلق الامر کے بعد الامر ظرف لتبادر کی:۔ دون ظرف تغییر کی مضاف الجمع مضاف الیہ معطوف علیہ ارادۃ التراخی معطوف الی تغییر الاول متعلق لتبادر کے تبادر اپنے متعلق اور دونوں ظرف سے مل کر متعلق الظاھر کے الظاھر اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر متعلق الفور کے الفور خبر حقہ کی جملہ اسمیہ ہو کر پھر خبر الامر کی مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ (ھو کائن بخلافہ) جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهَا النَّهْیُ وَلَهٗ حَرْفٌ وَاحِدٌ وَهُوَ لَا الْجَازِمَةُ فِیْ نَحْوِ قَوْلِکَ لَاتَفْعَلْ وَهُوَ کَالْاَمْرِ فِی الْاِسْتِعْلَاءِ.

ترجمہ:......اور اس انشاء کی قسموں میں سے نہی ہے اور اس نہی کے لیئے ایک حرف ہے اور وہ حرف لا جازمہ ہے تیرے کہنے جیسے میں نہ کر اور نہی:۔ امر کے مانند ہے بلند ہونے میں

تشریح:......نہی کہتے ہیں استعلاء کی حالت میں فعل سے رکنے کو طلب کرنا جو نہی کا حکم کر رہا ہے وہ اعلیٰ ہونے کی حالت میں ہوگا اور جس کو نہی کا حکم کیا جارہا ہے وہ ادنیٰ ہونے کی حالت میں ہوگا اور اس نہی کے لیئے ایک حرف ہے اور وہ حرف لا جازمہ ہے جیسے لاتفعل نہ کر تو:۔ لا نفی کا بھی ہوتا ہے جس میں مضارع مجزوم نہیں ہوتا لیکن نہی کے لا میں مضارع مجزوم ہوتا ہے نہی کا حق بھی فوراً ہے جس میں تاخیر نہیں ہوتی جیسے لاتفعل نہ کر تو۔

ترکیب:......واو عاطفہ منھا متعلق کائن کے خبر النھی مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ لہ متعلق کائن خبر مرجع نہی حرف موصوف واحد صفت مل کر مبتدأ جملہ اسمیہ واو عاطفہ ھو مبتدأ لا موصوف الجازمۃ صفت مل کر خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ فی نحو قولک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ لاتفعل جملہ فعلیہ مقولہ واو عاطفہ ھو مبتدأ کائن اپنے متعلق کالامر اور فی الاستعلاء سے مل کر خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَقَدْ يُسْتَعْمَلُ فِيْ غَيْرِطَلَبِ الْكَفِّ اَوِالتَّرْكِ كَالتَّهْدِيْدِ كَقَوْلِكَ لِعَبْدٍ لاَ يَمْتَثِلُ اَمْرَكَ لاَ تَمْتَثِلْ اَمْرِىْ:.

ترجمہ:......اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے نہی کے صیغہ کو رکنے یا چھوڑنے کی طلب کے علاوہ میں جیسے دھمکانا ہے مثل تیر کہنے کے اس غلام کو جو غلام نہیں کرتا تیرا کام:۔ نہ کرتو میرا کام۔

تشریح:......غیر طلب الکف یا غیر طلب الترک:۔ رکنے کی طلب کے علاوہ میں یا چھوڑنے کے علاوہ میں بلندی کی حالت میں نہی کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے دھمکانا اس غلام کو جو تیرا کام نہیں کرتا نہ کرتو میرا کام پھر دیکھ تو اپنا انجام آ قا غلام کو کام سے نہیں روک رہا ہے بلکہ دھمکا رہا ہے جب بلندی نہ ہو بلکہ عاجزی ہوتو دعاء کے طور پر نہی کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے ربنا لاتواخذنا اے ہمارے رب نہ پکڑتو ہم کو اور جب برابری ہوتو التماس کے طور پر استعمال ہوتا ہے جیسے لاتعص ربک ایھا الاخ نافرمانی نہ کر اپنے رب کی اے بھائی۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق یستعمل فعل ھو نائب فاعل مرجع نہی فی غیر طلب الکف متعلق یستعمل کے او عاطفہ الترک معطوف الکف پر جملہ فعلیہ:۔ مثالہ مبتدأ کالتھدید متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ لایمتثل امرک جملہ صفت عبد موصوف سے ملکر متعلق قول کے لاتمتثل امری مقولہ:۔قول مضاف اپنے مضاف الیہ متعلق اور مقولہ سے مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَهٰذِهِ الْاَرْبَعَةُ يَجُوْزُ تَقْدِيْرُ الشَّرْطِ بَعْدَهَا كَقَوْلِكَ لَيْتَ لِيْ مَالًا اُنْفِقُهُ اَىْ اِنْ اُرْزَقْهُ. وَاَيْنَ بَيْتُكَ اَزُرْكَ اَىْ اِنْ تُعَرِّفْنِيْهِ. وَاَكْرِمْنِيْ اُكْرِمْكَ اَىْ اِنْ تُكْرِمْنِيْ. وَلاَ تَشْتِمْ يَكُنْ خَيْرًا لَّكَ اَىْ اِنْ لَّا تَشْتِمْ:.

ترجمہ:......تمنی استفہام امر نہی ان چاروں کے بعد جائز ہے شرط کا مقدر کرنا جیسے تیرا کہنا ہے:۔کاش میرا مال ہوتا خرچ کرتا میں اس کو یعنی اگر مجھے مال دیا جاتا:۔اور جیسے تیرا کہنا ہے کہاں ہے تیرا گھر میں زیارت کروں تیری یعنی اگر تو مجھے بتا دے وہ گھر اور جیسے عزت کرتو میری میں عزت کروں گا تیری یعنی اگر تو میری عزت کرے گا:۔گالی نہ دے یہ بہتر ہوگا تیرے لیئے یعنی اگر تو گالی نہ دے۔

تشریح:...... لیت لی مالا یہ تمنیٰ ہے اس کے بعد شرط محذوف ہے:...... لَيْتَ لِيْ مَالاً اِنْ اُرْزَقْهُ اُنْفِقُهُ:...... کاش میرے لیے مال ہوتا اگر مجھے مال دیا جاتا تو میں اس کو خرچ کرتا:...... این بیتک یہ استفہام ہے اس کے بعد شرط محذوف ہے اَيْنَ بَيْتُكَ اِنْ تُعَرِّفْنِيْهِ اَزُرْكَ:...... تیرا گھر کہاں ہے اگر تو مجھے اپنا گھر بتا دے تو میں تیری زیارت کروں گا:...... اکرمنی یہ امر ہے اس کے بعد شرط محذوف ہے:...... اَكْرِمْنِيْ اِنْ تُكْرِمْنِيْ اُكْرِمْكَ:...... لاَ تَشْتِمْ یہ نہی ہے اس کے بعد شرط محذوف ہے: لاتَشْتِمْ اِنْ لَّاتَشْتِمْ يَكُنْ خَيْرًا لَّكَ:...... امر نہی استفہام تمنی کے جواب میں مضارع مجزوم ہوتا ہے کیونکہ امر نہی استفہام تمنی کے بعد ان شرطیہ مقدر ہوتا ہے یعنی پوری شرط محذوف ہوتی ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ ھذہ موصوف الاربعۃ صفت مل کر مبتدأ:۔ تقدیر الشرط فاعل بعدھا ظرف:۔ یجوز فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ مالاً اسم لیت کالی متعلق کائن خبر جملہ اسمیہ انفقہ جواب تمنی جملہ فعلیہ مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر ان شرطیہ ارزقہ جملہ مُفَسِّرْ مل کر مقولہ قول کا:۔ این مبتدأ بیتک خبر جملہ اسمیہ ازرک جواب استفہام مل کر مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر ان شرطیہ تعرفنیہ جملہ مُفَسِّرْ:۔مل کر مقولہ اکرمنی جملہ فعلیہ اکرمک جواب امر مل کر مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر ان شرطیہ تکرمنی جملہ مُفَسِّرْ مل کر مقولہ:۔ لاتشتم جملہ فعلیہ یکن خیرالک جواب نہی مل کر مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر ان شرطیہ لاتشتم جملہ مُفَسِّرْ مل کر مقولہ قول کا قول اپنے چاروں مقولوں سے ملکر متعلق کائن خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاَمَّا الْعَرْضُ كَقَوْلِكَ اَلاَ تَنْزِلُ بِنَا تُصِبْ خَيْرًا اَىْ اِنْ تَنْزِلْ فَمُوَلَّدٌ مِّنَ الْاِسْتِفْهَامِ وَيَجُوْزُ فِيْ غَيْرِهَا بِقَرِيْنَةٍ نَحْوُ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ اَىْ اِنْ اَرَادُوْا وَلِيًّا بِحَقٍّ:.

ترجمہ:......اور لیکن درخواست مثل تیرے کہنے کے ہے آپ کو ہمارا مہمان ہونا چاہیے یہ کہ آپ بھلائی کو پہنچیں یعنی اگر آپ آئیں پس یہ

درخواست استفہام سے پیدا ہوتی ہے اور جائز ہے تمنی استفہام امر نہی اور عرض کے علاوہ میں شرط کا مقدر کرنا قرینہ کی وجہ سے جیسے پس اللہ ہی مددگار ہے یعنی اگر وہ ارادہ کرلیں سچے مددگار کا۔

تشریح:.......تمنی استفہام امر نہی سے عرض کو الگ کر دیا حالانکہ عرض کا جواب مضارع بھی مجزوم ہوتا ہے شرط کے مقدر کرنے کی وجہ سے مصنف کے نزدیک عرض کوئی مستقل چیز نہیں ہے بلکہ استفہام سے پیدا ہوتی ہے اور استفہام کا ذکر پہلے گذر چکا ہے اس لیئے اس کو ذکر کرنے کی ضرورت نہ تھی لیکن یہاں فعل منفی پر ھمزہ انکاری داخل ہے جس کی وجہ سے اثبات ہوگیا ہے اور معنیٰ ہوں گے:۔ آپ کو ہمارا مہمان ہونا چاہیئے:۔ اور اس میں طلب ہے جس کی وجہ سے عرض کے بعد بھی مضارع مجزوم ہوتا ہے شرط مقدر کرنے کی وجہ سے:۔ اور جائز ہے تمنی استفہام امر نہی اور عرض کے علاوہ میں شرط کا مقدر کرنا جیسے ام اتخذوا من دونہ اولیاء فاللہ ھو الولی میں فاء قرینہ ہے شرط کے مقدر کرنے پر یعنی ان ارادو ولیا بحق فاللہ ھوالولی:۔

ترکیب:.......واو عاطفہ اما شرطیہ العرض مبتدأ فاء جزائیہ من الاستفہام متعلق مولد کے خبر جملہ شرط:۔ ھمزہ استفہام انکاری لاتنزل فعل انت فاعل بنا متعلق جملہ فعلیہ تصب فعل انت فاعل خیرا مفعول بہ مل کر جواب عرض:۔ عرض اور جواب عرض مل کر مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر ان. شرطیہ تنزل فعل انت فاعل جملہ فعلیہ مُفَسِرْ مل کر مقولہ:۔ قول متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ یجوز فعل فی غیرھا متعلق یجوز کے بقرینہ متعلق یجوز کے جملہ فعلیہ:۔ فاللہ مبتدأ ھو ضمیر فصل الولی خبر جملہ جزاء ان ارادوا ولیا بحق شرط۔

عبارت:.......وَمِنْهَا النِّدَاءُ وَقَدْ تُسْتَعْمَلُ صِيْغَتُهُ فِيْ غَيْرِ مَعْنَاهُ كَالْإِغْرَاءِ فِيْ قَوْلِكَ لِمَنْ اَقْبَلَ عَلَيْكَ يَتَظَلَّمُ يَا مَظْلُوْمُ وَالْإِخْتِصَاصِ فِيْ قَوْلِهِمْ اَنَا اَفْعَلُ كَذَا اَيُّهَا الرَّجُلُ اَیْ مُتَخَصِّصًا مِنْ بَيْنِ الرِّجَالِ.

ترجمہ:.......اور اس انشاء کی قسموں میں سے نداء ہے اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے اس نداء کے صیغہ کو اس نداء کے معنی کے علاوہ میں جیسے بھڑکانا ہے تیر کہنے میں اے مظلوم کہنا ہے اس شخص کو جو آتا ہے تیرے پاس ظلم کی شکایت کرتے ہوئے اور کبھی نداء کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے اس نداء کے معنی کے علاوہ میں جیسے خاص کرنا ہے ان کے کہنے میں انا افعل کذا ایھا الرجل بیشک میں کرتا ہوں ایسا اے آدمی یعنی میں خاص ہوں لوگوں میں۔

تشریح:.......متکلم نداء کے ذریعہ مخاطب کی توجہ طلب کرتا ہے لیکن نداء کا صیغہ کبھی مخاطب کی توجہ طلب کرنے کے علاوہ کے لیئے بھی استعمال ہوتا جیسے بھڑکانا ہے مثال کے طور پر ایک مظلوم شخص تیرے پاس آئے ظلم کی شکایت کرتے ہوئے اور تو کہے اے مظلوم تو یہاں توجہ طلب کرنا مقصود نہیں بلکہ اس کو ابھارنا ہے تاکہ جلتی پر تیل کا کام دے اور کبھی نداء اختصاص کے لیئے آتی ہے جیسے ایھا الرجل اصل یا ایھا الرجل ہے کوئی آدمی اپنے کو مخاطب کر کے توجہ طلب نہیں کرتا کیونکہ توجہ دوسرے کی طلب کی جاتی ہے اس لیئے نداء دوسرے کو ہوتی ہے لیکن یہاں خاص کرنا ہے یعنی میں خاص ہوں لوگوں میں ایسا کرنے پر:.......پورا جملہ:....... انا افعل کذا ایھا الرجل:....... ہے انا افعل کذا میں کوئی تخصیص نہیں ہے تقویٰ حکم ہے یقیناً میں ایسا کرتا ہوں:....... ایھا الرجل میں یاء حرف نداء محذوف ہے جو کہ قائم مقام ادعو کے ہے اور منادیٰ مفعول بہ ہے جملہ فعلیہ۔

ترکیب:.......واو عاطفہ منھا متعلق کائن خبر النداء مبتدأ جملہ اسمیہ واو عاطفہ قد حرف تحقیق صیغتہ نائب فاعل فی غیر معناہ متعلق تستعمل کے جملہ فعلیہ مثالہ کائن کالاغراء جملہ اسمیہ:۔ فی قولک ہے متعلق کالاغراء کے لمن متعلق قول کے اقبل فعل ھو فاعل ذوالحال علیک متعلق اقبل کے یتظلم حال یا مظلوم مقولہ اقبل جملہ فعلیہ صلہ مثالہ کائن کالاختصاص جملہ اسمیہ فی قولھم متعلق الاختصاص کے انا مبتدأ افعل فعل انا فاعل کذا متعلق افعل کے جملہ فعلیہ خبر:۔ ایھا موصوف الرجل صفت ملکر منادیٰ مفعول بہ ادعو کا جملہ فعلیہ:۔ مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر من بین الرجال متعلق متخصصا کے مفعول مطلق اخص کا جملہ مُفَسِّرْ:۔

عبارت:.......ثُمَّ الْخَبَرُ قَدْ يَقَعُ مَوْقِعَ الْإِنْشَاءِ إِمَّا لِلتَّفَاؤُلِ اَوْ لِإِظْهَارِ الْحِرْصِ فِيْ وُقُوْعِهِ وَالدُّعَاءُ بِصِيْغَةِ الْمَاضِیْ

مِنَ الْبَلِيْغِ يَحْتَمِلُهُمَا.

ترجمہ:...... پھر خبر کبھی واقع ہوتی ہے انشاء کی جگہ میں یا تو نیک شگونی کے لیئے ہوگی یا خبر کے واقع ہونے میں حرص کو ظاہر کرنے کی وجہ سے ہوگی اور دعاء ماضی کے صیغہ کے ساتھ بلیغ سے احتمال رکھتی ہے نیک شگونی کا اور حرص کو ظاہر کرنے کا خبر کے واقع ہونے میں۔

تشریح:...... انشاء کی جگہ میں خبر اس لیئے واقع ہوتی ہے تا کہ متکلم مخاطب کو کلام سے خوش کر دے جیسے وفقک اللہ للتقوی اللہ تجھ کو توفیق دے پرہیزگاری کی یہاں امر کی جگہ ماضی کا صیغہ استعمال کیا ہے تا کہ حصول تقویٰ کے لیئے مخاطب کو خوش کر دیا جائے۔ یا خبر واقع ہوتی ہے انشاء کی جگہ میں حرص کو ظاہر کرنے کی وجہ سے کیونکہ جب کسی چیز کی رغبت زیادہ ہو جاتی ہے تو یہ خیال ہونے لگتا ہے کہ وہ چیز حاصل ہوگئی ہے ایسی صورت میں امر کی جگہ ماضی کے صیغہ کو لاتے ہیں جیسے رزقنی اللہ لقاءک اللہ مجھ کو تیری ملاقات نصیب کرے:۔ اور دعاء بلیغ سے ماضی کے صیغہ کے ساتھ نیک شگونی اور حرص کو ظاہر کرنے کا احتمال رکھتی ہے غیر بلیغ کو یہ نکتہ حاصل نہیں ہوتا اس لیئے کلام مقتضیٰ ظاہر کے خلاف ہوگا وَفَّقَکَ اللّٰہُ لِتَّقْوٰی:...... وفق صیغہ ماضی کا ہے خبر ہے دعاء کے لیے ہے نیک شگونی کے لیے بھی ہوسکتا ہے انشاء کی جگہ میں واقع ہے اسی طرح رزقنی اللہ لقاءک میں رزق ہے بلیغ سے دعاء اور خبر کے واقع ہونے میں حرص کو ظاہر کرنے کا احتمال ہے۔

ترکیب:...... ثم عاطفہ الخبر مبتدأ قد حرف تحقیق یقع فعل ھو فاعل مرجع خبر موقع الانشاء ظرف یقع کی للتفاؤل متعلق یقع کے فی قوعہ متعلق اظہار کے اظہار متعلق یقع کے جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ خبر مل کر جملہ اسمیہ:۔ بصیغۃ الماضی متعلق الدعاء کے من البلیغ متعلق الدعاء کے الدعاء مبتدأ یحتملھما خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... اَوْلِلْاِحْتِرَازِ عَنْ صُوْرَةِ الْاَمْرِ اَوْلِحَمْلِ الْمُخَاطَبِ عَلَى الْمَطْلُوْبِ بِاَنْ يَّكُوْنَ مِمَّنْ لَّايُحِبُّ اَنْ يُّكَذِّبَ الطَّالِبَ:.

ترجمہ:...... پھر خبر کبھی واقع ہوتی ہے انشاء کی جگہ میں امر کی صورت سے بچنے کے لیئے یا مطلوب پر مخاطب کو آمادہ کرنے کے لیئے اس بات کے ساتھ یہ کہ ہوتا ہے وہ مخاطب ان میں سے جو نہیں پسند کرتا اس بات کو یہ کہ جھٹلا دے وہ طالب کو۔

تشریح:...... مالک اپنے نوکر سے ناراض ہوکر منہ پھیر لے تو نوکر اپنے مالک سے انظر نہیں کہہ سکتا کیونکہ یہ بے ادبی ہے بلندی ہونے کی وجہ سے اس لیئے امر سے بچنے کی غرض سے کلام خبری کرے گا جیسے ینظر المولیٰ الیّ مجھ پر بھی آقا کی نظر پڑ جائے اسی طرح آنے پر آمادہ کرنے کے لیئے مخاطب کو تاتینی غدا کہا جائے گا کل تو تو میرے پاس آئے گا اگر کل نہیں آیا تو کلام جھوٹ ثابت ہوگا اور مخاطب نہیں چاہتا کہ متکلم جھوٹا ہو جائے اس لیئے اس کو ضرور آنا ہوگا اگر متکلم ائتنی کہتا تو آنا ضروری نہ تھا کیونکہ نہ آنے پر جھوٹ نہیں ہوتا۔

ترکیب:...... ثم الخبر قد یقع موقع الانشاء:۔ عن صورۃ الامر متعلق الاحتراز کے الاحتراز متعلق یقع کے علی المطلوب متعلق حمل کے لحمل المخاطب متعلق یقع کے یکذب فعل ھو فاعل مرجع من الطالب مفعول بہ جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول بہ لایحب فعل اپنے ھو فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر متعلق بان یکون کے بان یکون فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر متعلق حمل کے۔ حمل متعلق یقع کے۔

عبارت:...... تَنْبِيْهٌ :. اَلْاِنْشَاءُ كَالْخَبَرِ فِىْ كَثِيْرٍ مِّمَّا ذُكِرَ فِى الْاَ بْوَابِ الْخَمْسَةِ فَلْيَعْتَبِرْهُ النَّاظِرُ:.

ترجمہ:...... یہ تنبیہ ہے انشاء خبر کے مانند ہے اکثر ان چیزوں میں جو چیزیں ذکر کی گئیں ہیں پانچ باب میں پس چاہیے کہ ان چیزوں کا خیال رکھے سمجھ دار۔

تشریح:...... چھے باب ذکر ہو چکے ہیں (۱) احوال الاسناد الخبری (۲) احوال المسند الیہ (۳) احوال المسند (۴) احوال متعلقات الفعل (۵) قصر (۶) انشاء:...... فی الابواب الخمسۃ سے مراد احوال الاسناد الخبری کے

علاوہ پانچ باب ہیں ان پانچ باب میں انشاء اکثر چیزوں میں خبر کے مانند ہوتا ہے:...... جس طرح خبر میں تاکید آتی ہے جیسے جاء زید زید اسی طرح انشاء میں بھی تاکید آتی ہے جیسے اضرب اضرب جس طرح خبر والے کلام میں مسند الیہ اور مسند دونوں ذکر کیئے جاتے ہیں اسی طرح انشاء میں دونوں ذکر کئے جاتے ہیں جیسے ھل زید قائم انشاء کی مثال ہے اور زید قائم خبر کی مثال ہے۔

ترکیب:......ھذہ مبتدأ تنبیہ خبر جملہ اسمیہ:۔ الانشاء مبتدأ کالخبر متعلق کائن کے فی الابواب الخمسۃ متعلق ذکر کے:۔ ذکر فعل اپنے ھو نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر متعلق کائن کے صفت کثیر موصوف اپنی صفت سے مل کر متعلق کائن کے:۔ کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی: سے مل کر جملہ اسمیہ:۔

☆☆☆☆☆

(هذا باب الفصل والوصل) **الفصل والوصل** (یہ فصل اور وصل کا باب ہے)

عبارت:......اَلْوَصْلُ عَطْفُ بَعْضِ الْجُمَلِ عَلٰی بَعْضٍ وَالْفَصْلُ تَرْکُهٗ فَاِذَا اَتَتْ جُمْلَةٌ بَعْدَ الْجُمْلَةِ فَالْاُوْلٰی اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ لَهَا مَحَلٌّ مِنَ الْاِعْرَابِ اَوْلاَ.

ترجمہ:......وصل یہ ہے کہ عطف کیا جائے بعض جملوں کا بعض جملوں پر اور فصل یہ ہے یہ کہ اس عطف کو چھوڑ دیا جائے پس جب آئے جملہ جملہ کے بعد پس پہلے والے جملے کے لیئے یا تو ہوگی اعراب کی جگہ یا پہلے والے جملہ کے لیئے اعراب کی جگہ نہ ہوگی۔

تشریح:......وصل ملانے کو کہتے ہیں اور یہ ملانا یا تو مفرد کو مفرد کے ساتھ ہوگا جیسے زید عالم وحکیم و حافظ یہ مسند کی مثال ہے اور زید یعلم النحو وعمرو وبکر یہ مسند الیہ کی مثال ہے اور جملہ کا عطف جملہ پر جیسے زید قائم و خالد جالس اور جملوں کا عطف جملوں پر جیسے جاء زید وذھب خالد وجلس حامد ثم ذھب زید وجاء خالد وقام حامد محل اعراب کا مطلب یہ ہے کہ زید قائم میں قائم حالت رفعی میں ہے اور زید یعطی میں یعطی جملہ ہے اور حالت رفعی میں ہے جب عطف کریں گے تو زید یعطی ویمنع کہیں گے اور یمنع بھی حالت رفعی میں ہوگا)

ترکیب:......الوصل مبتدأ عطف بعض الجمل خبر علی بعض متعلق عطف کے جملہ اسمیہ:۔ الفصل مبتدأ ترکہ خبر جملہ اسمیہ فاء عاطفہ اذا شرطیہ اتت فعل جملۃ فاعل بعد جملۃ ظرف جملہ فعلیہ شرط فاء جزائیہ الاولی مبتدأ اما عاطفہ ان ناصبہ یکون فعل لھا متعلق یکون کے محل فاعل موصوف من الاعراب متعلق کائن کے صفت جملہ فعلیہ خبر:۔ اولا (اوان لا یکون لھا محل من الاعراب)

عبارت:...... وَعَلَی الْاَوَّلِ اِنْ قُصِدَ تَشْرِیْکُ الثَّانِیَةِ لَهَا فِیْ حُکْمِهٖ عُطِفَتْ عَلَیْهَا کَالْمُفْرَدِ

ترجمہ:......پہلے والے جملہ کی اعراب کی جگہ ہو اور ارادہ کرلیا جائے دوسرے جملہ کو شریک کرنے کا پہلے والے جملہ کے اعراب میں تو عطف کیا جائے گا دوسرے جملہ کا پہلے والے جملہ پر مفرد کے مانند۔

تشریح:...... اگر پہلے جملہ کے لیئے محل اعراب ہو یعنی معطوف علیہ کے لیئے اس صورت میں دوسرے جملہ کو یعنی معطوف کو شریک کریں پہلے واے جملہ کا یعنی معطوف علیہ کا اگر پہلا والا جملہ یعنی معطوف علیہ خبر ہے تو دوسرا جملہ بھی یعنی معطوف بھی خبر ہوگا: اگر پہلا والا جملہ موصوف ہے تو دوسرا جملہ بھی موصوف ہوگا اگر پہلا والا جملہ صفت ہے تو دوسرا جملہ بھی صفت ہوگا یعنی جو اعراب جس وجہ سے پہلے والے کا ہے دوسرے جملہ کا اعراب بھی اسی وجہ سے ہوگا یعنی معطوف معطوف علیہ کے حکم میں ہوگا۔

ترکیب:......واو عاطفہ علی الاول متعلق قصد کے تشریک الثانیہ نائب فاعل لھا متعلق تشریک کے مرجع پہلا والا جملہ فی حکمہ متعلق تشریک کے مرجع پہلے والے جملے کا اعراب جملہ فعلیہ شرط:۔ عطفت فعل ھی نائب فاعل مرجع دوسرا جملہ علیھا متعلق عطفت کے مرجع پہلا جملہ کالمفرد متعلق عطفت کے جملہ فعلیہ جزاء۔

عبارت:......فَشَرْطُ کَوْنِهٖ مَقْبُوْلاً بِالْوَاوِ وَنَحْوِهٖ اَنْ یَّکُوْنَ بَیْنَهُمَا جِهَةٌ جَامِعَةٌ نَحْوُ زَیْدٌ یَکْتُبُ وَیَشْعُرُ اَوْ یُعْطِیْ وَ یَمْنَعُ.

ترجمہ:......اس عطف کے مقبول ہونے کی شرط واو اور واو جیسے کے ساتھ یہ ہے یہ کہ ہو دونوں جملوں میں جامعہ جھت جیسے زید منثور کلام کرتا ہے اور منظوم کلام کرتا ہے اور زید دیتا ہے اور منع کرتا ہے۔

تشریح:...... یکتب پہلا جملہ ہے اور اس کے اعراب کی جگہ بھی ہے یعنی یہ خبر واقع ہو رہا ہے حالت رفعی میں ہے اس یکتب

پر عطف کیا گیا ہے یشعر کا اس لیئے یشعر بھی خبر ہے اور حالت رفعی میں ہے اور یشعر یکتب کے اعراب میں شریک ہے یہ عطف واو اور واو جیسے کے ساتھ مقبول اس لیئے ہے کہ یکتب اور یشعر میں جامعہ جھت ہے اور وہ جامعہ جھت علم ہے اور یعطی اور یمنع میں جامعہ جھت مال ہے اور یہ دونوں بھی حالت رفعی میں ہیں کیونکہ خبر ہونے میں یمنع یعطی کے اعراب میں شریک ہے۔

ترکیب:...... بالواو متعلق مقبولا کے نحو متعلق مقبولا کے مقبولا خبر کون کی:۔ کون مضاف اپنے مضاف الیہ اور خبر سے مل کر مضاف الیہ شرط کا شرط مبتدأ ان ناصبہ بینھما متعلق کائنۃ کے خبر جھۃ موصوف جامعۃ صفت مل کر اسم جملہ فعلیہ خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف جملہ اسمیہ:۔ زید مبتدأ یکتب جملہ فعلیہ خبر معطوف علیہ یشعر معطوف مل کر خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَلِهٰذَا عِيْبَ عَلٰى اَبِىْ تَمَامٍ فِىْ قَوْلِهٖ:. لَاوَالَّذِىْ هُوَ عَالِمٌ اَنَّ النَّوٰى صَبِرٌ وَاَنَّ اَبَا الْحُسَيْنِ كَرِيْمٌ.

ترجمہ:...... اس جامعہ جھت کی وجہ سے عیب لگایا گیا ہے ابو تمام پر اس کے کہنے میں:۔ نہیں قسم اس ذات کی جو جانتی ہے اس بات کو کہ جدائی کڑوی ہے اور جانتی ہے کہ بیشک ابو الحسین سخی ہے۔

تشریح:...... جدائی کڑوی ہوتی ہے اور ابو الحسن سخی ہے ان دونوں جملوں میں عطف واو کے ذریعہ کیا گیا ہے لیکن اھل علم نے اس عطف کو پسند نہیں کیا کیونکہ اس میں کوئی ایسی جھت نہیں جو دونوں میں مشترک ہو لیکن مؤمن کا کہنا ہے کہ سخاوت کا ختم ہونا بھی کڑوا ہے اور سخاوت ابو الحسین کی تھی اور ابو الحسین بچھڑ گیا جس کا بچھڑنا بھی کڑوا ہے اس اعتبار سے کڑواھٹ میں دونوں شریک ہیں اور یہ بات عطف کے لیئے کافی ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ لھذا متعلق عیب کے علٰی ابی تمام نائب فاعل فی قولہ متعلق عیب کے جملہ فعلیہ لا زائد واو قسمیہ النوی اسم ان کا صبر خبر ان کی جملہ معطوف علیہ اباالحسین اسم ان کا کریم خبر ان کی جملہ معطوف مل کر مفعول بہ عالم کا عالم خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر مقسم بہ اقسمت فعل اپنے فاعل اور مقسم بہ سے مل کر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:...... وَاِلاَّ (وان لم يقصد تشريک الثانية للاولى فى حكم اعرابها) فُصِّلَتْ عَنْهَا نَحْوُ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ اللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ لَمْ يُعْطَفِ اللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ عَلٰى اِنَّا مَعَكُمْ لِاَنَّهٗ لَيْسَ مِنْ مَقُوْلِهِمْ.

ترجمہ:...... اور اگر شریک کرنے کا ارادہ نہ کیا گیا ہو دوسرے جملہ کو پہلے والے جملہ کے اعراب میں تو دوسرے جملہ کو الگ کر دیا جائے گا پہلے جملہ سے جیسے:۔ اور جب کفار تنہائی میں ہوتے ہیں اپنے چودھریوں کے پاس تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں مسلمانوں سے تو صرف ہم مذاق کرتے ہیں اور حالت یہ ہے کہ اللہ ان کفار سے وقتاً فوقتاً مذاق کرتا رہتا ہے نہیں عطف کیا گیا اللہ یستھزئ کو انا معکم پر کیونکہ اللہ یستھزئ نہیں ہے ان کفار کی بات۔

تشریح:...... اگر دوسرے جملہ کو پہلے والے جملہ کے اعراب میں شریک کرنے کا ارادہ نہ ہو تو دوسرے جملہ کو الگ کر دیا جائے گا پہلے والے جملہ سے جیسے انا معکم انما نحن مستھزئون پہلا جملہ ہے اور یہ قول کفار کا ہے اور اللہ یستھزئ بھم دوسرا جملہ ہے اور یہ فرمان الٰہی ہے اس اللہ یستھزئ بھم کو نہیں عطف کیا گیا انا معکم پر عطف نہ کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ اللہ یستھزئ بھم ان کفار کی بات نہیں ہے۔ اس لیئے ان میں جھۃ جامعہ نہیں ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ الا جملہ شرط فصلت عنھا جملہ جزاء:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ الٰی شیطینھم متعلق خلوا کے جملہ شرط اِنَّا اصل میں اِنَّ نَا ہے ایک نون کو حذف کر دیا گیا ہے نا اسم ہے اِنَّ کا:...... اِنَّا ہو گیا معکم ظرف کائنون کی خبر جملہ اسمیہ مقولہ انما کلمہ حصر نحن مبتدأ مستھز ءون خبر جملہ اسمیہ مقولہ قالوا اپنے دونوں مقولوں سے مل کر جزاء:۔ اللہ مبتدأ بھم متعلق یستھزئ کے خبر جملہ اسمیہ لم یعطف فعل اللہ یستھزئ نائب فاعل علی انا معکم متعلق لم یعطف کے:۔ من مقولھم متعلق کائنا کے خبر لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی ان اپنے

اسم اور خبر سے مل کر متعلق لم یعطف کے جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَعَلَى الثَّانِیْ اِنْ قُصِدَ رَبْطُهَا بِهَا عَلٰى مَعْنٰى عَاطِفٍ سِوَى الْوَاوِ عُطِفَتْ بِهٖ نَحْوُ دَخَلَ زَيْدٌ فَخَرَجَ عَمْرٌو اَوْثُمَّ خَرَجَ اِذَا قُصِدَ التَّعْقِيْبُ اَوِ الْمُهْلَةُ.

ترجمہ:......اگر پہلے والے جملہ کے لیئے محل اعراب نہ ہو اور ارادہ کرلیا جائے دوسرے جملہ کو پہلے والے جملہ کے ساتھ ملانے کا عاطف کے معنی پر تو عطف کیا جائے گا دوسرے جملہ کا پہلے جملہ پر واو کے علاوہ کے ساتھ جیسے داخل ہوا زید پس نکلا عمرو یا پھر نکلا عمرو جب ارادہ کرلیا جائے پیچھے لانے کا یا مہلت کا۔

تشریح:......زید یکتب میں یکتب حالت رفعی میں ہے اور جب عطف کیا یشعر کا تو یشعر بھی حالت رفعی میں ہوگیا کیونکہ زید کی خبر ہے اور واو نے یکتب اور یشعر کو حالت رفعی میں جمع کر دیا اس لیئے واو کے ساتھ عطف درست ہے وجہ یہ ہے کہ واو صرف جمع کے لیئے ہوتی ہے لیکن جمع نہ ہونے کی وجہ سے دخل زید وخرج عمرو نہیں کہہ سکتے:......الثانی:...... دوسری سے مراد یہ ہے کہ معطوف علیہ کے لیئے محل اعراب نہ ہو جب محل اعراب نہیں ہوگا تو جمع بھی نہیں ہوگا جب جمع نہیں ہوگا تو واو سے عطف بھی نہیں ہوگا واو کے علاوہ سے عطف ہوسکتا ہے جیسے دخل زید فخرج عمرو تعقیب کی وجہ سے فاء کے ذریعہ عطف ہوا ہے دخل زید ثم خرج عمرو مهلت کی وجہ سے ثم کے ذریعہ عطف ہوا ہے یہاں واو کے لیئے کوئی موقعہ نہیں ہے کہ واو سے عطف کیا جائے۔

ترکیب:......واو عاطفہ علی الثانی متعلق قصد کے بھا متعلق ربط کے عاطف مستثنیٰ منہ سوی حرف استثناء الواو مستثنیٰ ملکر مضاف الیہ معنی کا معنی متعلق ربط کے جملہ شرط:۔عطفت فعل ھی نائب فاعل مرجع جملہ ثانی بہ متعلق عطفت کے مرجع عاطف جملہ جزاء مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ دخل زید فخرج عمرو معطوف علیہ یا ثم خرج عمرو دونوں جملیں دال بر جزاء اذا شرطیہ المھلۃ معطوف التعقیب کا التعقیب نائب فاعل جملہ شرط۔

عبارت:......وَاِلَّا (وان لم یقصد ربط الثانیۃ بالاولی علی معنیٰ عاطف سوی الواو) فَاِنْ كَانَ لِلْاُوْلٰى حُكْمٌ لَمْ يُقْصَدْ اِعْطَاءُهٗ لِلثَّانِيَةِ فَالْفَصْلُ نَحْوُ وَاِذَا خَلَوْا اَلْاٰيَةُ لَمْ يُعْطَفِ اللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ عَلٰى قَالُوْا لِئَلَّا يُشَارِكَهٗ فِي الْاِخْتِصَاصِ بِالظَّرْفِ لِمَا مَرَّ.

ترجمہ:......اور اگر ارادہ نہ کیا گیا ہو دوسرے جملہ کے ملانے کا پہلے جملہ کے ساتھ عاطف کے معنی پر سوائے واو کے پس اگر ہو کوئی حکم پہلے جملہ کے لیئے نہ ارادہ کیا گیا ہو اس حکم کے دینے کا دوسرے جملہ کو پس فصل ہوگا جیسے واذا خلوا آیت ہے نہیں عطف کیا گیا اللہ یستھزیٔ بھم کو قالوا پر تا کہ نہ شریک کرے وہ قالوا اس اللہ یستھزیٔ بھم کو ظرف کے ساتھ خاص ہونے میں بسبب اس قاعدہ کے جو قاعدہ گذر گیا۔

تشریح:......پہلے جملہ یعنی معطوف علیہ کے لیئے محل اعراب نہ ہو اس صورت میں دوسرے کلمہ کو ملانے کے لیئے پہلے والے کلمہ سے واو کے علاوہ عاطف کے ساتھ عطف کیا جائے گا اور اگر ارادہ نہ کیا گیا ہو دوسرے جملہ کو ملانے کا پہلے والے جملہ کے ساتھ تو اس کی دو شکلیں ہیں ایک یہ کہ:۔پہلے جملہ کے لیئے کوئی حکم ہو:۔ دوسرے جملہ کو یہ حکم دینے کا ارادہ نہ ہو تو اس صورت میں دوسرے جملہ کو پہلے جملہ سے الگ کر دیا جائے گا جیسے اللہ یستھزیٔ بھم کو الگ کر دیا گیا ہے یہاں حکم سے مراد حکم اعرابی نہیں ہے کیونکہ پہلا جملہ محل اعراب نہیں ہے۔ بلکہ حکم سے مراد ظرف کے ساتھ خاص ہونا ہے یا شرط کے ساتھ مقید ہونا ہے۔

ترکیب:......والا جملہ شرط:۔ فاء تفریعہ ان شرطیہ للاولی متعلق کائنا کے خبر حکم اسم کان کا جملہ فعلیہ:۔لم یقصد فعل اعطاء ہ نائب فاعل للثانیۃ متعلق لم یقصد کے جملہ فعلیہ فاء جزائیہ الفصل مبتدأ کائن خبر جملہ جزائیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف واذا خلوا الآیۃ مضاف الیہ جملہ اسمیہ لم یعطف فعل:۔ اللہ یستھزی بھم نائب فاعل علی قالوا متعلق لم یعطف کے لما مر متعلق یشارک کے بالظرف متعلق اختصاص کے اختصاص متعلق یشارک کے

یشارک فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور دونوں متعلق سے مل کر متعلق لم یعطف کے لم یعطف فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاِلَّا (وان لم یکن للاولی حکم) فَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا كَمَالُ الْاِنْقِطَاعِ بِلاَ اِيْهَامٍ اَوْ كَمَالُ الْاِتِّصَالِ اَوْ شِبْهُ اَحَدِهِمَا فَكَذَا لِكَ وَاِلَّا (وان لم یکن بینهما کمال الانقطاع بلا ایهام ولاکمال الاتصال ولا شبه احدهما) فَالْوَصْلُ

ترجمہ:......اور اگر نہ ہو پہلے جملے کے لیئے کوئی حکم پس اگر ہو دونوں جملوں کے درمیان پوری طرح انقطاع بغیر وھم ڈالے ہوئے یا پوری طرح اتصال یا ان دونوں میں سے ایک مشابہ ہو انقطاع کے یا اتصال کے پس اسی طرح فصل ہوگا اور اگر نہ ہو دونوں جملوں کے درمیان پوری طرح انقطاع بغیر وھم ڈالے ہوئے یا پوری طرح اتصال یا ان دونوں میں سے ایک مشابہ نہ ہو انقطاع کے اور نہ اتصال کے تو وصل ہوگا۔

تشریح:......پہلی بات یہ ہے کہ پہلے جملہ کے لیئے حکم ہی نہ ہو اگر حکم ہو بھی تو دوسرے جملہ کو یعنی معطوف کو حکم دینے کا ارادہ نہ کیا گیا ہو ان دونوں صورتوں میں پہلے جملہ میں اور دوسرے جملہ میں پوری طرح انقطاع ہوگا بغیر وہم ڈالے ہوئے یا پوری طرح اتصال ہوگا یا انقطاع کے ساتھ یا اتصال کے ساتھ مشابہ جملہ ہوگا تو ان چاروں صورتوں میں فصل ہوگا اگر پوری طرح انقطاع نہ ہو یا پوری طرح اتصال نہ ہو یا انقطاع کے ساتھ یا اتصال کے ساتھ مشابہ جملہ نہ ہو تو وصل ہوگا۔

ترکیب:......والا جملہ شرطیہ:۔ فاء تفریعیہ ان شرطیہ کان فعل بینهما متعلق کائنا کے خبر کے بلا ایھام متعلق انقطاع کے کمال الانقطاع معطوف علیہ کمال الاتصال معطوف شبہ احدهما معطوف مل کر اسم کان کا جملہ فعلیہ شرط فاء جزائیہ کذالک متعلق کائن خبر ھو مبتدأ۔ جملہ اسمیہ۔

عبارت:......اَمَّا كَمَالُ الْاِنْقِطَاعِ فَلِاخْتِلَافِهِمَا خَبَرًا اَوْ اِنْشَاءً لَفْظًا وَمَعْنًى نَحْوُ. قَالَ رَائِدُهُمْ اَرْسُوْا نُزَاوِلُهَا اَوْ مَعْنًى فَقَطْ نَحْوُ مَاتَ فُلَانٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَوْ لِاَنَّهُ لاَجَامِعَ بَيْنَهُمَا.

ترجمہ:......لیکن پوری طرح انقطاع پس دونوں جملوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہوگا مختلف ہونا ہوگا از روئے خبر کے اور از روئے انشاء کے لفظا یا معنی جیسے کہا ان کے سردار نے پڑاؤ ڈالو تم لڑیں گے ہم وہ جنگ یا اختلاف معنی ہو صرف جیسے مرگیا فلاں رحم کرے اللہ اس پر یا پوری طرح انقطاع اس لیئے ہوگا کہ نہیں ہوگا کوئی جامع دونوں جملوں کے درمیان۔

تشریح:......اَرْسُوْا اصل میں اَرْسِيُوْا ہے باب افعال کا امر یاء پر ضمہ ثقیل ہے ضمہ گر گیا یاء گر گئی اجتماع ساکنین کی وجہ سے واو کی مناسبت سے سین کو ضمہ دیا اَرْسُوْا ہوگیا یہ لفظا بھی انشاء ہے اور معنی بھی انشاء ہے نزاول مضارع ہے باب مفاعلہ کا یہ لفظا بھی خبر ہے اور معنی بھی خبر ہے اس لیئے ارسوا اور نزاول میں پوری طرح انقطاع ہے جس کی وجہ سے فصل کر دیا گیا ہے عطف نہیں ڈالا مات لفظا بھی خبر ہے اور معنی بھی خبر ہے رحمہ اللہ لفظا خبر ہے معنی انشاء ہے اس لیئے مات فلان اور رحمہ اللہ میں پوری طرح انقطاع ہے جس کی وجہ سے فصل کر دیا گیا ہے عطف نہیں کیا:۔

ترکیب:......اما شرطیہ کمال الانقطاع مبتدأ فاء جزائیہ اختلاف ممیز خبرا تمیز انشاء تمیز لفظا صفت معنی صفت دونوں کی اختلاف متعلق کائن کے خبر جملہ شرطیہ قال فعل رائدھم فاعل ارسوا فعل بفاعل جملہ فعلیہ مقولہ:۔ نزاولها فعل فاعل مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ مقولہ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ فقط اصل میں:۔ (اذا اختلفتا معنی فانته) مات فعل فلان فاعل جملہ فعلیہ رحم فعل (ہ) مفعول بہ اللہ فاعل جملہ فعلیہ:۔ اما کمال الانقطاع مبتدأ لانہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ (ہ) اسم ان کا ضمیر شان لانفی جنس جامع اسم بینهما ظرف کائن کی خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... اَمَّا كَمَالُ الْاِتِّصَالِ فَلِكَوْنِ الثَّانِيَةِ مُؤَكِّدَةً لِلْاُوْلٰى لِدَفْعِ تَوَهُّمِ تَجَوُّزٍ اَوْغَلَطٍ نَحْوُ لاَرَيْبَ فِيْهِ:

ترجمہ:......اور لیکن پوری طرح اتصال پس پہلے والے جملہ کو دوسرے جملہ کے مضبوط کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے غلط کے وھم کو ہٹانے کے لیئے یا تجوز کے وھم کو ہٹانے کے لیئے جیسے لاریب فیہ ہے نہیں ہے کوئی شک اس میں۔

تشریح:......پوری طرح اتصال یعنی ایک جملہ کا دوسرے جملہ کے ساتھ ملنا تین طرح سے ہوتا ہے ایک تو یہ ہے کہ دوسرا جملہ پہلے جملہ کی تاکید واقع ہو خواہ تاکید معنوی ہو جیسے جاء زید نفسہ خواہ تاکید لفظی ہو جیسے جاء زید زید دوسرے یہ کہ دوسرا جملہ پہلے جملہ کا بدل واقع ہو جیسے جاء زید اخوک اور تیسرے یہ کہ دوسرا جملہ پہلے جملہ کا بیان واقع ہو جیسے جاء ابو حفص عمر۔ پوری طرح ملنے کی وجہ سے زید اور نفسہ میں عطف نہیں ہے زید زید میں عطف نہیں ہے زید اخوک میں عطف نہیں ہے ابو حفص عمر میں عطف نہیں ہے۔

ترکیب:...... اما شرطیہ کمال الاتصال مبتدأ الاولی متعلق مؤکدۃ کے لدفع توھم تجوز متعلق مؤکدۃ کے غلط معطوف تجوز کا مؤکدۃ خبر کون کی کون متعلق کائن کے خبر جملہ شرطیہ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف لاریب فیہ۔ مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......فَإِنَّهُ لَمَّا بُولِغَ فِيْ وَصْفِهِ بِبُلُوْغِهِ الدَّرَجَةَ الْقُصْوٰى فِي الْكَمَالِ بِجَعْلِ الْمُبْتَدَأْ ذٰلِكَ وَتَعْرِيْفِ الْخَبَرِ بِاللَّامِ جَازَ اَنْ يَّتَوَهَّمَ السَّامِعُ قَبْلَ التَّاَمُّلِ اَنَّهُ مِمَّا يُرْمٰى بِهِ جُزَافًا فَاَتْبَعَهُ نَفْيًا لِذَالِكَ فَوِزَانُهُ وِزَانُ نَفْسِهِ فِيْ جَاءَ نِيْ زَيْدٌ نَفْسُهُ.

ترجمہ:......پس بیشک جب مبالغہ کیا گیا کتاب کے وصف میں اس کتاب کے پہنچے کی وجہ سے کمال کے اندر انتہائی درجہ کو ذالک کو مبتدأ بنانے کی وجہ سے اور خبر کو لام کے ساتھ معرفہ بنانے کی وجہ سے تو جائز ہے یہ کہ سوچنے سے پہلے سامع وہم کرے اس بات کا کہ بیشک یہ خبر اس میں سے ہے جس کو کہہ دیا جاتا ہے ویسے ہی پس پیچھے لایا گیا لاریب فیہ کو اس ذالک الکتاب کے اس وھم کی نفی کے لیئے پس اس لاریب فیہ کا مرتبہ نفسہ کا مرتبہ ہے جو جاء نی زید نفسہ میں ہے۔

تشریح:......کمال کے اندر انتہائی درجہ کو اس کتاب کے پہنچنے کی وجہ سے جب مبالغہ کیا گیا اس کتاب کے وصف میں تو ذالک کو مبتدأ بنایا گیا جو کہ اسم اشارہ بعید کے لیئے ہے اور درجہ کمال پر اور بلندیئے مراتب پر اور اعلیٰ شان پر دلالت کرتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ خبر یعنی الکتاب کو معرفہ بنایا گیا لام کے ساتھ جو حصر پر دلالت کرتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کامل کتاب یہی ہے گویا کہ دوسری کتابیں اس کے مقابل ناقص ہیں اس صورت میں جائز ہے یہ بات یہ کہ سامع سوچنے سے پہلے ہی یہ گمان کرے کہ یہ جملہ بے سوچ سمجھے ایسے ہی کہہ دیا گیا ہے اس وھم کو ہٹانے کے لیئے جملہ لاریب فیہ لایا گیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ ذالک الکتاب بغیر سوچ سمجھے نہیں کہا گیا بلکہ یہ حقیقت ہے کہ اس کتاب کے کلام الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے اور لاریب فیہ کا مرتبہ نفسہ کا مرتبہ ہے جو جاء نی زید نفسہ کے اندر ہے اس میں الکتاب مؤکد ہے اور لاریب فیہ تاکید ہے یعنی تاکید معنوی ہے اگرچہ مفہوم مختلف ہے لیکن ایک مفہوم سے دوسرا مفہوم ثابت ہوتا ہے۔

ترکیب:......فاء تفریعیہ (ہ) ضمیر شان اسم ان کا لما ظرف جاز کی مضاف باقی جملہ مضاف الیہ:۔ بولغ فعل فی وصفہ نائب فاعل مرجع الکتاب ببلوغہ متعلق بولغ کے مرجع الکتاب الدرجہ موصوف القصوی صفت مل کر مفعول بہ بلوغ کا فی الکمال متعلق بلوغ کے بجعل المبتدأ متعلق بولغ کے ذالک مفعول بہ جعل کا باللام متعلق تعریف کے تعریف متعلق بولغ کے جملہ فعلیہ:۔ جاز فعل السامع فاعل یتوھم کا یتوھم فاعل جاز کا قبل التامل ظرف یتوھم کی انہ مفعول بہ یتوھم کا (ہ) اسم ان کا بہ نائب فاعل ذوالحال جزا فا حال جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر ان کی جملہ اسمیہ:۔ فاء تفریعیہ اتبع فعل ھو نائب فاعل ممیز مرجع لاریب فیہ (ہ) مفعول ثانی مرجع ذالک الکتاب نفیا تمیز لذالک متعلق اتبع کے جملہ فعلیہ:۔ فوزانہ مبتدأ وزان نفسہ خبر جملہ اسمیہ فی جاء نی زید نفسہ متعلق کائنۃ کے صفت۔

عبارت:......وَنَحْوُ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ فَاِنَّ مَعْنَاهُ اَنَّهُ فِي الْهِدَايَةِ بَالِغٌ دَرَجَةً لَايُدْرَكُ كُنْهُهَا حَتّٰى كَاَنَّهُ هِدَايَةٌ مَحْضَةٌ وَهٰذَا مَعْنٰى ذَالِكَ الْكِتَابُ لِاَنَّ مَعْنَاهُ كَمَا مَرَّ اَلْكِتَابُ الْكَامِلُ.

ترجمہ:......اور لیکن پورا اتصال پس پہلے والے جملہ کو دوسرے جملہ کے مضبوط کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے تجوز یا غلط کے وہم کو ہٹانے کے لیئے جیسے ھدی للمتقین ہے پس بیشک اس ھدی للمتقن کا معنی ہے کہ وہ کتاب ھدایت میں پہنچی ہوئی ہے ایک درجہ کو نہیں جانی جاسکتی اس درجہ کی حقیقت گویا کہ وہ کتاب خالص ہدایت ہے اور یہ معنی ذالک الکتاب کا ہے کیونکہ اس ذالک الکتاب کا معنی ایسا ہے جیسا گذرا کامل کتاب۔

تشریح:......دو جملوں کا پوری طرح ملنا جس کی وجہ سے عطف نہیں ہوسکتا اس کی پہلی مثال لاریب فیہ ہے جو کہ تاکید معنوی ہے کہ مفہوم مختلف ہے لیکن ایک مفہوم سے دوسرا مفہوم ثابت ہوتا ہے ذالک الکتاب کا معنی الکتاب الکامل ہے اور یہ بات پہلے گذر چکی ہے بجعل المبتداء ذالک کی بحث میں تو گویا کہ ذالک الکتاب کا معنی ہے کہ یہ کتاب خالص ہدایت ہے اور ھدی للمتقین کا معنی ہے کہ وہ کتاب ہدایت میں ایک ایسے درجہ کو پہنچی ہوئی ہے جس کی حقیقت کو نہیں جانا جاسکتا اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ھدی للمتقین اور ذالک الکتاب کا ایک معنی ہے جس کی وجہ سے یہ تاکید لفظی ہے۔

ترکیب:......مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف ھدی للتمقین مضاف الیہ جملہ اسمیہ فاء تفریعہ معناہ اسم ان کا مرجع ھدی للمتقین انہ خبر جملہ اسمیہ (ہ) اسم ان کا مرجع الکتاب فی الھدایۃ متعلق بالغ کے حتیٰ کانہ ھدایۃ محفصۃ غاییت لا یدرک کی:...... لا یدرک فعل اپنے کنھما فاعل اور غایت سے مل کر جملہ فعلیہ صفت درجۃ موصوف مفعول بہ بالغ کا بالغ خبر ان کی جملہ اسمیہ ہو کر خبر ان کی:...... ھذا مبتدأ معنی خبر مضاف ذالک الکتاب مضاف الیہ لان متعلق کائن کے دوسری خبر معناہ اسم کما مرمتعلق کائن کے خبر الکتاب الکامل دوسری خبر لان کی۔

عبارت:......وَالْمُرَادُ بِكَمَالِهٖ كَمَالُهٗ فِي الْهِدَايَةِ لِاَنَّ الْكُتُبَ السَّمَاوِيَّةَ بِحَسْبِهَا مُتَفَاوِتَةٌ فِيْ دَرَجَاتِ الْكَمَالِ فَوِزَانُهٗ وِزَانُ زَيْدُ الثَّانِيْ فِيْ جَاءَ نِيْ زَيْدٌ زَيْدٌ.

ترجمہ:......اور مراد اس کتاب کے پورا ہونے سے اس کتاب کا پورا ہونا ہے ہدایت میں کیونکہ آسمانی کتابیں اپنے مرتبہ کے اعتبار سے مختلف ہیں کمالات کے درجات میں اس ھدی للمتقین کا مرتبہ دوسرے زید کا مرتبہ ہے جو جاء نی زید زید میں دوسرا زید ہے۔

تشریح:......جب آپ نے کہا الکتاب الکامل کامل کتاب تو سوال یہ تھا کہ کس چیز میں کامل ہے تو جواب دیا گیا کہ ھدایۃ میں کامل ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ آسمانی کتابیں اپنے مرتبہ کے اعتبار سے درجات میں مختلف ہیں پس ھدی للمتقین کا معنی ہوا کہ یہ ایک عظیم ھدایت ہے جس کے درجہ کی حقیقت کو پہچاننا مشکل ہے تو گویا کہ ھدی للمتقین کا مرتبہ وہ ہوگا جو مرتبہ دوسرے زید کا ہے یعنی یہ تاکید لفظی ہے۔ اور لاریب فیہ تاکید معنوی ہے گویا کہ تاکید در تاکید ہے تاکید ہونے کی وجہ سے واو نہیں لائے بغیر واو کے ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین ہے اگر تاکید نہ ہوتی تو کلام ذالک الکتاب ولاریب فیہ وھدی للمتقین ہوتا۔

ترکیب:......بکمالہ متعلق المراد کے مبتدأ مرجع الکتاب کمالہ خبر فی الھدایۃ متعلق کمالہ کے لان متعلق کمالہ الکتب السماویۃ اسم ان کا بحسبھا متعلق متفاوتۃ کے مرجع الکتب السماویۃ فی درجات الکمال متعلق متفاوتۃ کے متفاوتۃ خبر ان کی جملہ اسمیہ فوزانہ مبتدأ وزان خبر مضاف زید مضاف الیہ موصوف الثانی صفت مل کر:۔موصوف فی جارنی زید زید متعلق الکائن کے صفت۔

عبارت:......اَوْلِكَوْنِهَا بَدَلاً مِّنْهَا لِاَنَّهَا غَيْرُ وَافِيَةٍ بِتَمَامِ الْمُرَادِ اَوْ كَغَيْرِ الْوَافِيَةِ بِخِلَافِ الثَّانِيَةِ وَالْمَقَامُ يَقْتَضِيْ اِعْتِنَاءً بِشَانِهٖ لِنُكْتَةٍ كَكَوْنِهٖ مَطْلُوْباً فِيْ نَفْسِهٖ اَوْ فَظِيْعًا اَوْ عَجِيْبًا اَوْ لَطِيْفًا نَحْوُ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ.

ترجمہ:......اور لیکن پوری طرح اتصال پہلے جملہ سے دوسرے جملہ کے بدل ہونے کی وجہ سے ہوگا کیونکہ وہ پہلا جملہ پوری مراد ادا کرنے سے قاصر ہے یا قاصر کے مانند ہے یہ دونوں باتیں خلاف ہیں دوسرے جملہ کے اور مقام چاہتا ہے کہ پوری مراد کو اہتمام کے ساتھ بیان کیا جائے اس مراد کی شان کی وجہ سے نکتہ کے سبب جیسے اس مراد کا مطلوب ہونا ہے فی نفسہ یا فتیح ہونا ہے فی نفسہ یا عجیب ہونا ہے فی نفسہ یا لطیف ہونا ہے فی نفسہ جیسے مدد کی اس

نے تمہاری ان چیزوں کے ساتھ جن کو تم جانتے ہو مدد کی اس نے تمہاری چوپاؤں کے ساتھ بیٹوں کے ساتھ باغوں کے ساتھ اور چشموں کے ساتھ۔

تشریح:...... امدکم بما تعلمون پہلا جملہ ہے جوکہ مراد کو پوری طرح ادانہیں کررہا ہے اور اس کام کی شان کی وجہ سے مقام چاہتا ہے کہ مراد کو اہتمام کے ساتھ بیان کیا جائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ ماموصولہ سے کیا مراد ہے آیا وہ چیز فی نفسہ مطلوب ہے یافی نفسہ قبیح ہے یافی نفسہ عجیب ہے یافی نفسہ عمدہ ہے اس کے لیئے دوسرا جملہ لایا گیا ہے امدکم بما تعلمون جملہ مبدل منه ہے اور امدکم بانعام وبنین وجنت وعیون بدل ہے۔ اس مبدل منه اور بدل کی وجہ سے پوری طرح اتصال ہے جس کی وجہ سے عطف نہیں کیا گیا۔

ترکیب:......کمال الاتصال مبتدأ منھا متعلق بدلا کے بتمام المراد اور کغیر الوافیۃ متعلق وافیۃ کے وافیۃ مضاف الیہ غیر کا غیر خبر ان کی ان اپنے اسم ھا اور خبر سے مل کر متعلق بدلا کے بدلا اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر کون کی کون اپنے اسم اور خبر سے مل کر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ ھو مبتدأ بخلاف الثانیۃ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ المقام مبتدأ:۔ یقتضی فعل ھو فاعل مرجع مقام اعتناء مفعول بہ بشانہ متعلق یقتضی کے لنکتۃ متعلق یقتضی کے یقتضی جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ فی نفسہ متعلق مطلوبا کے معطوف علیہ باقی تینوں معطوف مل کر خبر کون کی کون متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......فَاِنَّ الْمُرَادَ التَّنْبِيْهُ عَلٰى نِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالثَّانِىْ اَوْفٰى بِتَاْدِيَتِهٖ لِدَلَالَتِهٖ عَلَيْهَا بِالتَّفْصِيْلِ مِنْ غَيْرِ اِحَالَةٍ عَلٰى عِلْمِ الْمُخَاطَبِيْنَ الْمُعَانِدِيْنَ :. فَوِزَانُهٗ وِزَانُ وَجْهُهٗ فِىْ اَعْجَبَنِىْ زَيْدٌ وَجْهُهٗ لِدُخُوْلِ الثَّانِىْ فِى الْاَوَّلِ

ترجمہ:......پس مراد پہلے جملہ سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر تنبیہ ہے اور دوسرا جملہ زیادہ پورا کر رہا ہے اس مراد کے ادا کرنے کو ان نعمتوں پر اپنی دلالت کی وجہ سے تفصیل کے ساتھ مخالف مخاطبین کے علم پر بغیر حوالہ کیئے ہوئے پس اس دوسرے امدکم کا مرتبہ وجھہ کا مرتبہ ہے جو وجھہ اعجبنی زید وجھہ کے اندر ہے اور یہ وجھہ کا مرتبہ دوسرے جملہ کے پہلے جملہ میں داخل ہونے کی وجہ سے ہے۔

تشریح:......ماموصولہ میں تمام چیزیں شامل ہیں اور اس پہلے جملہ سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر تنبیہ کی گئی ہے کہ اللہ نے تمہاری مدد کی ان چیزوں سے جن کو تم جانتے ہو پھر دوسرے جملہ سے اس کی تفصیل بیان کر دی مخالف مخاطبین کے علم پر ان چیزوں کو نہیں چھوڑا بلکہ خود بیان کر دیں کہ چوپائے ہیں بیٹے ہیں باغ ہیں چشمے ہیں اور یہ دوسرا جملہ امدکم کا پہلے جملہ میں داخل ہے کیونکہ پہلے جملہ میں زر اور زمین اور زن وغیرہ بھی شامل ہیں اس وجہ سے یہ بدل بعض ہے اور بدل بعض کی وجہ سے پوری طرح اتصال ہے جس کی وجہ سے عطف نہیں کیا گیا۔

ترکیب:......فاء عاطفہ المراد اسم ان کا التنبیہ خبر علی نعم اللہ تعالیٰ متعلق تنبیہ کے جملہ اسمیہ واو عاطفہ الثانی مبتدأ اوفیٰ خبر بتادیتہ متعلق اوفی کے مرجع مراد لدلالتہ متعلق اوفیٰ کے مرجع الثانی علیھا متعلق دلالت کے مرجع نعم اللہ بالتفصیل متعلق دلالت کے من غیر احالۃ متعلق اوفی کے علی علم المخاطبین المعاندین متعلق احالۃ کے جملہ اسمیہ فوزنہ مبتدأ وزان خبر مضاف وجھہ مضاف الیہ موصوف فی اعجبنی زید وجھہ متعلق کائنۃ کے صفت فی الاول متعلق دخول کے دخول متعلق کائنۃ کے دوسری خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَالثَّانِىْ نَحْوُ. اَقُوْلُ لَهٗ اِرْحَلْ لَاتُقِيْمَنَّ عِنْدَنَا x وَاِلَّا فَكُنْ فِى السِّرِّ وَالْجَهْرِ مُسْلِمًا:. فَاِنَّ الْمُرَادَ بِهٖ كَمَالُ اِظْهَارِ الْكَرَاهَةِ لِاِقَامَتِهٖ : وَقَوْلُهٗ لَا تُقِيْمَنَّ عِنْدَنَا اَوْفٰى بِتَاْدِيَتِهٖ لِدَلَالَتِهٖ عَلَيْهِ بِالْمُطَابَقَةِ مَعَ التَّاْكِيْدِ.

ترجمہ:......اور دوسرا جملہ جیسے کہتا ہوں میں اس کو چلا جا نہ ٹھہر تو ہمارے پاس اور اگر تو نہیں جاتا پس ہو جا تو ظاہر میں اور باطن میں فرمابردار پس بیشک مراد اس ارحل سے اس کے ٹھہرنے کی وجہ سے پوری کراھیت کو ظاہر کرنا ہے اور اس کا کہنا نہ ٹھہر تو ہمارے پاس یہ زیادہ اداء کرتا ہے اس مراد کے اداء کرنے کو اس کمال اظھار کراھیة پر اپنی دلالت کی وجہ سے مطابقت کے سبب تاکید کے ساتھ۔

تشریح:......عام طور پر لاتقیمن عندنا سے ٹھہرنے سے روکنا مقصود نہیں ہوتا بلکہ مخاطب کی موجودگی پر ناپسندیدگی کا اظہار

کرنا مقصود ہوتا ہے خواہ وہ جائے یا نہ جائے مطلب یہ ہے کہ ارحل لاتقیمن عندنا دونوں جملے مخاطب کے ٹھہرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کررہے ہیں اس لیئے لاتقیمن مطابق ارحل کے ہے اور لاتقیمن میں نون تاکید کا بھی ہے جس کی وجہ سے لاتقیمن عندنا پوری طرح اداء کررہا ہے اس مراد کے اداء کرنے کو کمال اظهار کراهة پر اپنی دلالت کی وجہ سے مطابقت کے سبب تاکید کے ساتھ۔

ترکیب:......الثانی مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ لہ متعلق اقول کے ارحل مبدل منہ لا تقیمن عندنا بدل اشتمال ملکر مقولہ اقول فعل اپنے فاعل متعلق اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ:۔ والا (وان لم ترحل) جملہ شرطیہ فاء جزائیہ کن فعل امرانت اسم فی السر والجھر متعلق کن کے مسلما خبر جملہ جزاء:۔ المراد اسم ان کابہ متعلق مراد کے مرجع ارحل کمال اظہار الکرھۃ خبر لاقامتہ متعلق اظہار کے جملہ اسمیہ قول مضاف (ہ) مضاف الیہ اور لا تقیمن عندنا مقولہ ملکر مبتدأ اَوْفیٰ اسم تفضیل ھو فاعل مرجع لا تقیمن عندنا بتادیتہ متعلق اوفیٰ کے مرجع مراد علیہ متعلق دلالت کے مرجع کمال اظہار الکرھۃ لدلالتہ متعلق اوفیٰ کے مرجع لا تقیمن عندنا بالمطابقۃ متعلق اوفیٰ کے مع التاکید ظرف اوفیٰ کی۔

عبارت:......فَوِزَانُهٗ وِزَانُ حُسْنُهَا فِیْ اَعْجَبَنِی الدَّارُ حُسْنُهَا لِاَنَّ عَدَمَ الْاِقَامَةِ مُغَائِرٌ لِلْاِرْتِحَالِ وَغَیْرُ دَاخِلٍ فِیْهِ مَعَ مَا بَیْنَهُمَا مِنَ الْمُلَابَسَةِ:.

ترجمہ:......پس اس لاتقیمن عندنا کا مرتبہ حسنھا کا مرتبہ ہے جو اعجبنی الدار حسنھا کے اندر ہے کیونکہ اقامت کا نہ ہونا غیر ہے کوچ کرنے کے اور عدم اقامت داخل نہیں ہے اس ارتحال میں اس تعلق کے ساتھ جو تعلق عدم اقامت اور ارتحال کے درمیان ہے۔

تشریح:......کسی چیز کا امر اس چیز کی ضد کی نہی کو لازم ہوتا ہے جیسے ارتحال کا حکم اس ارتحال کی ضد اقامت کی نہی کو لازم ہے اس لیئے ارحل اور عدم اقامت میں لزوم کی مناسبت پائی گئی اور عدم اقامت کا مفہوم غیر ہے ارتحال کے مفہوم کے اس لیئے عدم اقامت ارتحال کے لیے تاکید نہیں ہوسکتی اور عدم اقامت داخل نہیں ہے ارتحال میں اس لیئے عدم اقامت ارتحال کے لیے بدل بعض نہیں ہوسکتا:...... لیکن ارحل میں اور عدم اقامت میں لزوم کی مناسبت ہے اس لیئے ارحل کے لیئے عدم اقامت بدل اشتمال ہے اور لاتقیمن عندنا کا مرتبہ حسنھا کا مرتبہ ہے جو حسنھا اعجبنی الدار حسنھا کے اندر ہے یعنی اعجبنی الدار حسنھا میں حسنھا الدار کا حصہ نہیں ہے اس لیے بدل بعض نہیں ہے حسنھا کا تعلق ہے الدار کے ساتھ اس لیے حسنھا بدل اشتمال ہے اسی طرح ارحل کا لاتقیمن عندنا بدل اشتمال ہے:...... بدل اشتمال میں پوری طرح اتصال ہے جس کی وجہ سے عطف نہیں ہے۔

ترکیب:......فورانہ مبتدأ وزان خبر مضاف حسنھا مضاف الیہ موصوف فی اعجبنی الدر حسنھا متعلق الکائنۃ کے صفت لان متعلق کائنۃ کے دوسری خبر عدم الاقامت اسم ان کا مغائر خبر ان کی للارتحال متعلق مغائر کے غیر داخل معطوف ہے مغائر پر فیہ متعلق داخل کے مع ظرف داخل کی مضاف ما مضاف الیہ موصولہ ثبت فعل ھو فاعل مرجع ما:۔ بینھما ظرف ثبت کی مرجع عدم اقامت اور ارتحال من الملابسۃ متعلق ثبت کے جملہ فعلیہ صلہ:۔

عبارت:......اَوْ بَیَانًا لَهَا لِخِفَائِهَا نَحْوُ فَوَسْوَسَ اِلَیْهِ الشَّیْطٰنُ قَالَ یٰاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّکَ عَلٰی شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْکٍ لَّایَبْلٰی فَاِنَّ وِزَانَهٗ وِزَانُ عُمَرَ فِیْ قَوْلِهٖ اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ.

ترجمہ:......اور لیکن پوری طرح اتصال پس پہلے والے جملہ کو دوسرے جملہ کے بیان کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے پہلے والے جملہ کے ہلکا ہونے کی وجہ سے جیسے پس وسوسہ ڈالا شیطان نے آدم کو کہا اس شیطان نے اے آدم کیا نہ بتاؤں میں تجھ کو ہمیشگی کا درخت اور نہ ختم ہونے والی بادشاہت پس بیشک اس یاآدم هل ادلک علی شجرة الخلد وملک لایبلیٰ کا مرتبہ عمر کا مرتبہ ہے جو عمر اس کے کہنے میں ہے قسم کھائی اللہ کے ابوحفص نے جو کہ عمر ہے۔

تشریح:...... فوسوس الیه الشیطٰن جملہ مبین ہے اور اس جملہ میں خفاء ہے یعنی پوشیدگی ہے کہ شیطان نے وسوسہ ڈالا مگر معلوم نہیں

کہ وہ وسوسہ کیا تھا دوسرے جملہ نے بیان کر دیا کہ شیطان نے جو وسوسہ ڈالا تھا وہ یہ تھا کہ آپ کو جس درخت سے روکا گیا ہے وہ درخت ایسا ہے کہ اگر آپ کھالیں تو آپ ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور آپ کی بادشاہت کبھی ختم نہیں ہوگی یہ جملہ پہلے جملہ کا بیان ہے اور اس دوسرے جملہ کا مرتبہ ایسا ہے جیسا عمر کا مرتبہ اس کے کہنے میں:۔قسم کھائی اللہ کی ابوحفص نے جو کہ عمر ہے تو ابوحفص میں اور عمر میں پوری طرح اتصال ہونے کی وجہ سے عطف نہیں ہے اسی طرح فوسوس الیہ الشیطن مبین ہے اور قال یا ادم ھل ادلک علی الشجرۃ الخلد وملک لایبلیٰ عطف بیان ہے اس میں بھی کمال اتصال ہے جس کی وجہ سے عطف نہیں ہے۔

ترکیب:......کمال الاتصال فلکون الثانیۃ بیانالھا لخفائھا:۔ لھا متعلق بیانا کے مرجع جملہ اولیٰ لخفائھا متعلق بیان کے مرجع جملہ اولیٰ بیانا خبر کون کی کون متعلق کائن کے خبر کمال الاتصال مبتدأ جملہ اسمیہ وسوس فعل الیہ متعلق وسوس کے مرجع ادم الشیطن فاعل جملہ مبین ادم منادیٰ ادلک فعل انا فاعل ک مفعول بہ علی شجرۃ الخلد متعلق ادل کے ملک موصوف لایبلیٰ جملہ صفت ملکر جملہ فعلیہ نداء:۔ منادیٰ نداء ملکر مفعول بہ ادعو کا جملہ فعلیہ وزانہ اسم ان کا وزان خبر مضاف عمر مضاف الیہ موصوف فی قولہ متعلق الکائن کے صفت اقسم فعل باللہ متعلق اقسم کے ابوحفص مبین عمر عطف بیان۔

عبارت:......وَاَمَّا کَوْنُھَا کَالْمُنْقَطِعَۃِ عَنْھَا فَلِکَوْنِ عَطْفِھَا عَلَیْھَا مُوْھِمًا لِعَطْفِھَا عَلٰی غَیْرِھَا وَیُسَمَّی الْفَصْلُ لِذَالِکَ قَطْعًا مِثَالُہٗ وَتَظُنُّ سَلْمٰی اَنَّنِیْ اَبْغِیْ بِھَا x بَدَلاً اُرَاھَا فِی الضَّلاَلِ تَھِیْمُ :. وَیَحْتَمِلُ الْاِسْتِیْنَافَ :.

ترجمہ:......اور لیکن اس دوسرے جملہ کا ہونا ایسے جیسے وہ کٹا ہوا ہے پہلے والے جملہ سے پہلے والے جملہ پر دوسرے جملہ کے عطف ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اس حال میں کہ وہ دوسرا جملہ اپنے عطف کی وجہ سے وھم ڈالتا ہے پہلے والے جملہ کے علاوہ پر اور اس وھم کی وجہ سے نام رکھا جاتا ہے اس فصل کا قطع مثال اس کی:۔ گمان کرتی ہے سلمیٰ کہ بیشک میں تلاش کرتا ہوں کسی اور کو اس کے علاوہ x میں خیال کرتا ہوں اس کو گمراہی میں حیران اراھا جملہ احتمال رکھتا ہے جملہ مستانفہ کا۔

تشریح:...... تظن سلمیٰ اننی ابغی بھا x بدلا معطوف علیہ و اراھا فی الضلال تھیم معطوف ہے گمان کرتی ہے سلمیٰ میں تلاش کرتا ہوں اس کے علاوہ کسی اور کو اور میں خیال کرتا ہوں اس کو گمراہی میں حیران اور اگر ابغی بھا بدلا معطوف علیہ اور اراھا معطوف بنائیں یعنی گمان کرتی ہے سلمہ کہ میں تلاش کرتا ہوں اس کے علاوہ کسی اور کو اور گمان کرتی ہے سلمہ کہ میں خیال کرتا ہوں اس کو گمراہی میں حیران یعنی نہ میں تلاش کرتا ہوں اور نہ میں خیال رکھتا ہوں اور یہ مقصد کے خلاف ہے جب جملہ سے پہلے دو جملے ہوں اور عطف کی وجہ سے وہم مقصد کے خلاف ہو تو عطف نہ کریں اس کا نام قطع ہے امر مانع خارجی ہے ذاتی نہیں اس لیئے کمال الانقطاع نہیں ہے بلکہ شبہ کمال انقطاع ہے: اراھا فی الضلال تھیم یہ جملہ احتمال رکھتا ہے مستانفہ کا یعنی الگ نیا جملہ ہے:...... شبہ کمال انقطاع کی وجہ سے تظن سلمیٰ اننی ابغی بھا بدلا میں اور اراھا فی الضلال تھیم میں فصل ہے وصل نہیں ہے:...... اب تک فصل کی تین قسمیں بیان ہو چکی ہیں:...... (۱) کمال الانقطاع بلا ایھام (۲) کمال الاتصال (۳) شبہ کمال الانقطاع۔

ترکیب:......عنھا متعلق منقطعۃ کے مرجع جملہ اولیٰ منقطعۃ متعلق کونھا کے مبتدأ مرجع جملہ ثانی فلکون عطفھا متعلق کائن کے خبر مرجع جملہ ثانی علیھا متعلق عطف کے مرجع جملہ اولیٰ موھما حال عطفھا کی ضمیر سے لعطفھا متعلق موھما کے مرجع جملہ ثانی علی غیرھا متعلق لعطفھا کے مرجع جملہ اولیٰ جملہ اسمیہ یسمّٰی فعل الفصل نائب فاعل لذالک متعلق یسمّٰی کے مشارالیہ وھم قطعا مفعول ثانی جملہ فعلیہ (ی) اسم ان کا ابغی بھا بدلا خبر جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ تظن کا جملہ فعلیہ ارا فعل انا نائب فاعل ھا مفعول ثانی ذوالحال فی الضلال متعلق ارا کے تھیم حال جملہ فعلیہ یحتمل فعل ھو فاعل مرجع اراھا الاستیناف مفعول بہ جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاَمَّا کَوْنُھَا کَالْمُتَّصِلَۃِ بِھَا فَلِکَوْنِھَا جَوَابَ السُّؤَالِ اِقْتَضَتْہُ الْاُوْلٰی فَتُنَزَّلُ مَنْزِلَتَہٗ فَیُفْصَلُ عَنْھَا کَمَا

يُفَصَّلُ الْجَوَابُ عَنِ السُّؤَالِ.

ترجمہ:......اور لیکن دوسرے جملہ کا ہونا ایسے جیسے وہ دوسرا جملہ ملا ہوا ہے پہلے والے جملہ سے پس دوسرا جملہ سوال کا جواب ہونے کی وجہ سے ہوگا تقاضہ کرے گا پہلا والا جملہ اس جواب کا پس اتار دیا جائے گا پہلے والے جملہ کو سوال کی جگہ میں پس الگ کر دیا جائے گا دوسرے جملہ کو پہلے والے جملہ سے جیسا کہ الگ کر دیا جاتا ہے جواب کو سوال سے۔

تشریح:...... یہ بحث شبہ کمال اتصال کی ہے جب دوسرا جملہ پہلے جملہ کا جواب واقع ہوتو پہلا جملہ اس صورت میں دوسرے جملہ کا سوال واقع ہوگا اور جواب سوال کے ساتھ مشابہ اتصال ہے پورا اتصال نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سوال کا متکلم الگ ہے اور جواب کا متکلم الگ ہے اور مشابہ اتصال ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سوال جواب کو لازم ہوتا ہے اور جواب سوال کو لازم ہوتا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ کون مبتدأ مضاف ھا مضاف الیہ مرجع جملہ ثانی کالمتصلۃ متعلق کون کے بھا متعلق المتصلۃ کے مرجع جملہ اولیٰ فاء جزائیہ لام جارہ کون متعلق کائن کے خبر مضاف ھامضاف الیہ مرجع جملہ ثانی جواب السوال خبر کون کی جملہ شرطیہ:۔ اقتضت فعل (ہ) مفعول بہ مرجع جواب الاولیٰ فاعل جملہ فعلیہ فاء عاطفہ تنزل فعل ھی نائب فاعل مرجع جملہ اولیٰ منزلتہ ظرف (ہ) مرجع سوال جملہ فعلیہ فاء عاطفہ یفصل فعل ھو نائب فاعل مرجع جملہ ثانی عنھا متعلق یفصل کے مرجع جملہ اولیٰ کاف جارہ مازائدہ مضاف متعلق یفصل کے باقی جملہ مضاف الیہ۔

عبارت:......اَلسَّكَّاكِيُّ فَتُنَزَّلُ مَنْزِلَةَ الْوَاقِعِ لِنُكْتَةٍ كَاِغْنَاءِ السَّامِعِ عَنْ اَنْ يَّسْاَلَ اَوْ اَنْ لَّايُسْمَعَ مِنْهُ شَيْئٌ وَيُسَمَّى الْفَصْلُ لِذَالِكَ اِسْتِيْنَافًا وَكَذَا الثَّانِيَةُ.

ترجمہ:......سکاکی نے کہا ہے پس اتار دیا جائے گا سوال کو سوال کے واقع ہونے کی جگہ میں کسی نکتہ کی وجہ سے جیسے سامع کو بے پرواہ کرنا ہے اس بات سے یہ کہ وہ سوال کرے یا یہ کہ نہ سنی جائے اس سامع سے کوئی بات اور اس اتار دینے کی وجہ سے فصل کا نام رکھا جاتا ہے استیناف اور اسی طرح دوسرا جملہ استیناف ہے۔

تشریح:......فصل کی وجہ دو جملوں کے درمیان یہ ہے کہ پہلے جملہ کو سوال کی جگہ اتار دیا جائے اور سوال کو حذف کر دیا جائے اور جواب کی مناسبت سے جو حکم سوال کا ہو وہ حکم جملہ اولیٰ کو دے دیا جائے اور عطف کو ترک کر دیا جائے اور سکاکی کے نزدیک جملہ اولیٰ میں جو سوال ہے اس سوال کو سوال کے واقع ہونے کی جگہ میں اتارنے کی وجہ سے دو جملوں میں فصل واقع ہوتا ہے:۔ سوال کو یا جملہ کو سوال کے واقع ہونے کی جگہ میں اتارنے کی وجہ یہ ہے کہ سامع کو بے پرواہ کرنا ہوتا ہے اس بات سے یہ کہ سامع سے سوال کیا جائے یا یہ کہ نہ سنی جائے اس سامع سے کوئی بات :۔ سوال کے واقع ہونے کی جگہ میں اتارنے کی وجہ سے پہلا جملہ بھی مستانفہ ہوتا ہے اور دوسرا جملہ بھی مستانفہ ہوتا ہے۔

ترکیب:......قال فعل السکاکی فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ:۔ فاء تفریعیہ تنزل فعل ھی نائب فاعل مرجع سوال منزلۃ الواقع ظرف لنکتۃ متعلق تنزل کے جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ کاغناء السامع متعلق کائن کے خبر عن ان یسال متعلق اغناء کے ان لایسمع منہ شیئ معطوف ان یسال پر جملہ اسمیہ یسمّی فعل الفصل نائب فاعل لذالک متعلق یسمّی کے مشارالیہ تنزیل استینافا مفعول ثانی جملہ فعلیہ کذا متعلق کائنۃ خبر الثانیۃ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَهُوَ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَضْرُبٍ لِاَنَّ السُّؤَالَ اِمَّا عَنْ سَبَبِ الْحُكْمِ مُطْلَقًا نَحْوُ:. قَالَ لِيْ كَيْفَ اَنْتَ قُلْتُ عَلِيْلٌ x سَهَرٌ دَائِمٌ وَ حُزْنٌ طَوِيْلٌ اَيْ مَابَالُكَ عَلِيْلاً اَوْ مَاسَبَبُ عِلَّتِكَ:.

ترجمہ:......اور وہ استیناف تین قسم پر ہے کیونکہ سوال یا تو حکم کے سبب کے بارے میں ہوگا بغیر قید کے جیسے کہا اس نے مجھ کو کس طرح ہے تو تب میں نے کہا بیمار ہوں ہر وقت کی بیداری ہے اور ہمیشہ کا رنج ہے یعنی بیمار ہونے کی حالت میں تیرا کیا حال ہے یا تیری بیماری کا کیا سبب ہے۔

تشریح:......کیف انت جملہ اولیٰ ہے اس کا متکلم اور ہے اور قلت علیل جملہ ثانی ہے اس کا متکلم اور ہے ان میں پوری طرح

اتصال نہیں ہے مشابہ اتصال ہے کہ سوال جواب کو لازم ہے اور جواب سوال کو لازم ہے:...... کیف انت سوال ہے علیل جواب ہے دونوں کو ملا کر:...... ماسبب علتک سوال کی جگہ میں اتار دیا گیا ہے اور:...... ماسبب علتک:...... سوال کو حذف کر دیا گیا ہے اور:...... سھر دائم و حزن طویل کہدیا اس لیے عطف نہیں کیا یہ خبر ہے مبتداء محذوف کی:...... یعنی سبب علتی سھر دائم و حزن طویل:...... علیل حکم ہے:...... سبب:...... سھر دائم و حزن طویل ہے مطلق ہے مقید نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ ھو مبتدأ مرجع استیناف علی ثلثۃ اضرب متعلق کائن کے لان متعلق کائن کے خبر السؤال اسم ان کا اما عاطفہ عن سبب الحکم متعلق کائن کے خبر ان کی مطلقا حال ہے سبب سے مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف الیہ جملہ اسمیہ قال فعل لی متعلق قال کے کیف انت مقولہ جملہ فعلیہ قلت فعل بفاعل انا علیل مقولہ جملہ فعلیہ سھر دائم معطوف علیہ حزن طویل معطوف خبر ہے مبتداء محذوف کی۔

عبارت:......وَاِمَّا عَنْ سَبَبٍ خَاصٍّ نَحْوُ وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ كَاَنَّهٗ قِیْلَ هَلِ النَّفْسُ اَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ وَهٰذَا الضَّرْبُ یَقْتَضِیْ تَاكِیْدَ الْحُكْمِ كَمَا مَرَّ:.

ترجمہ:......اور وہ استیناف تین قسم پر ہے کیونکہ سوال یا تو خاص سبب کے بارے میں ہوگا جیسے اور نہیں بری کرتا میں نفس کو بیشک نفس حکم کرتا ہے برائی کا گویا کہ کہا گیا کیا نفس حکم کرتا ہے برائی کا اور یہ قسم حکم کی تاکید چاہتی ہے جیسا کہ موجود ہے آیت میں۔

تشریح:......وما ابرئ نفسی جملہ اولیٰ ہے اور ان النفس لامارۃ بالسوء جملہ دوسرا ہے اور دونوں کا متکلم ایک ہے لیکن جب وما ابرئ نفسی کہا تب سوال پیدا ہوتا ہے ھل النفس امارۃ بالسوء اس سوال کو حذف کر دیا گیا اور وما ابرئ نفسی کو اس سوال کی جگہ اتار دیا گیا سوال کا متکلم اور ہوتا ہے جواب کا متکلم اور ہوتا ہے اس لیے پوری طرح اتصال نہیں ہے سوال کو جواب لازم ہے اور جواب کو سوال لازم ہے اس کی وجہ سے مشابہ کمال اتصال ہے جس کی وجہ سے عطف نہیں کیا:۔ اس میں حکم السوء ہے اور سبب خاص نفس کا خاصہ ہے جس کے بارے میں سوال ہو رہا ہے جیسا کہ کلام الٰہی ہے میں بری نہیں کرتا اپنے نفس کو لغزشوں کے ارتکاب سے یعنی معاصی کا ارتکاب نفس کا ایک طبعی خاصہ ہے جس خاصہ سے نفس الگ نہیں ہوسکتا اور اس قسم میں حکم کی مضبوطی ضروری ہے کیونکہ مخاطب حکم میں متردد ہے جس کی وجہ سے ان النفس لامارۃ بالسوء جملہ اسمیہ ہے اور ان اور لام تاکید کے ساتھ جملہ کو مؤکد کیا گیا ہے۔

ترکیب:......عن سبب خاص معطوف ہے عن سبب الحکم مطلقا پر ابرئ فعل انا فاعل ہے نفسی مفعول بہ جملہ فعلیہ النفس اسم ان کا بالسوء متعلق لامارۃ کے خبر جملہ اسمیہ کان حرف مشبہ بالفعل (ہ) اسم باقی خبر جملہ اسمیہ قیل فعل باقی نائب فاعل جملہ فعلیہ النفس مبتدأ بالسوء متعلق امارۃ کے جملہ اسمیہ ھذا الضرب مبتدأ یقتضی فعل ھو فاعل تاکید الحکم مفعول بہ یقتضی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاِمَّا عَنْ غَیْرِ هِمَا نَحْوُ:. قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلَامٌ اَیْ فَمَاذَ قَالَ وَقَوْلُهٗ:. زَعَمَ الْعَوَاذِلُ اَنَّنِیْ فِیْ غَمْرَةٍ x صَدَقُوْا وَلٰكِنْ غَمْرَتِیْ لَاتَنْجَلِیْ.

ترجمہ:......اور وہ استیناف تین قسم کا ہوتا ہے کیونکہ سوال یا ان دونوں کے علاوہ ہوگا جیسے کہا فرشتوں نے سلماً جواب میں ابراہیمؑ نے کہا سلام یعنی پس کیا کہا ابراہیم نے جواب میں:۔ اور اس کا کہنا ہے:۔ گمان کرتے ہیں ملامت کرنے والے بیشک میں سختی میں ہوں سچ کہا انہوں نے لیکن میری سختی ختم نہیں ہوگی۔

تشریح:......قالوا سلماً منصوب ہے جس کی وجہ سے یہ مفعول مطلق ہے نسلم کا اور یہ جملہ فعلیہ ہے جو کہ حدوث پر دلالت کرتا ہے اور قال سلام میں سلام مبتدأ ہے اور یہ جملہ اسمیہ ہے سلام علیکم جو کہ دوام پر دلالت کرتا ہے اور دوام حدوث سے بہتر ہے

کہ سلامتی ہمیشہ ہے اس لیئے ابراہیمؑ کا جواب زیادہ بہتر ہے قالوا سلماً جملہ اولیٰ ہے اور قال سلام جملہ ثانیہ ہے اگر قالوا کو اور قال کو الگ کر دیں تو سلماً اور سلام کا متکلم الگ الگ ہے اس لیے پوری طرح اتصال نہیں ہے فرشتوں نے جب سلماً کہا تو سوال پیدا ہوتا ہے ابراھیمؑ نے کیا کہا:...... ماذا قال: سوال کو حذف کر دیا اور سلماً کو اس کی جگہ رکھ دیا اس لیے مشابہ کمال اتصال ہے جس کی وجہ سے عطف نہیں کیا سوال اس میں سبب حکم کے بارے میں بھی نہیں ہے اور سبب خاص کے بارے میں بھی نہیں ہے سوال جواب کے بارے میں ہے اسی طرح زعم العواذل انني في غمرة ایک جملہ ہے اور صدقوا دوسرا جملہ ہے دونوں کا متکلم ایک ہے لیکن زعم کا فاعل متکلم کا غیر ہے اس لیے پوری طرح اتصال نہیں ہے جب زعم العواذل انني في غمرة کہا تو سوال پیدا ہوتا ہے ھل صادقون في زعمهم اوکاذبون في زعمهم تو سوال کی جگہ زعم العواذل انني في غمرة کو رکھ دیا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ مشابہ کمال اتصال ہے اس میں سوال سبب حکم کے بارے میں نہیں ہے۔اور نہ سبب خاص کے بارے میں ہے۔

ترکیب:......اما عن غیرھما معطوف ہے عن سبب الحکم مطلقا پر قالوا فعل بفاعل سلماً مقولہ جملہ فعلیہ ماذا مبتدأ قال فعل ھو فاعل مرجع ابراہیمؑ جملہ فعلیہ ہو کر خبر زعم فعل العواذل فاعل انني في غمرة مفعول بہ جملہ فعلیہ صدقوا فعل بفاعل جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاَيْضًا مِنْهُ مَايَاْتِيْ بِاِعَادَةِ اسْمِ مَااسْتُوْنِفَ عَنْهُ نَحْوُ اَحْسَنْتَ اِلٰى زَيْدٍ زَيْدٌ حَقِيْقٌ بِالْاِحْسَانِ وَمِنْهُ مَايُبْنٰى عَلٰى صِفَتِهٖ نَحْوُ صَدِيْقُكَ الْقَدِيْمُ اَهْلٌ لِذَالِكَ وَهٰذَا اَبْلَغُ.

ترجمہ:......اور اس استیناف میں وہ استیناف بھی ہے جو ہوتا ہے اس اسم کے لوٹانے سے جس اسم سے ابتدأ کی جاتی ہے جیسے نیکی کری تو نے زید پر زید حق دار ہے نیکی کا اور اس استیناف میں وہ استیناف بھی ہے جو بنایا جاتا ہے اس اسم کی صفت پر جیسے تیرا پرانا دوست اس نیکی کا زیادہ حق دار ہے اور یہ استیناف زیادہ بلیغ ہے۔

تشریح:......جب احسنت الی زید کہا تو نے تو سوال پیدا ہوتا ہے لماذا احسنت الی زید تو نے زید پر نیکی کیوں کی تو جواب زید حقیق بالاحسان ہے زید زیادہ حقدار ہے نیکی کا احسنت الی زید کو سوال کی جگہ اتار دیا گیا ہے اور سوال کو حذف کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے عطف نہیں کیا اور دونوں جملے مستانفه ہیں لیکن مصنف نے مستانفه ہونے کی علت یہ بیان کی ہے کہ زید مجرور کا اعادہ کیا گیا ہے اس صورت میں زید مبتدأ ہے دوسرے جملہ میں جس کی وجہ سے دونوں جملے مستانفه ہیں اور احسنت الی زید صدیقک القدیم اھل لذالک میں صدیقک القدیم زید مجرور کی صفت ہے دوسرا جملہ شروع ہے اس لیے صدیقک مبتداء ہے جس کی وجہ سے احسنت الی زید بھی مستانفه ہے اور صدیقک القدیم اھل لذالک بھی مستانفه ہے اور اسم والے استیناف کے مقابلہ میں صفت والا استیناف زیادہ بلیغ ہے صفت کے مبالغہ کی وجہ سے۔

ترکیب:......واو عاطفہ ایضا مفعول مطلق اض یئیض کا منہ متعلق کائن کے خبر عنہ نائب فاعل استونف فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر صلہ:۔موصول صلہ ملکر مضاف الیہ اسم کا باعادۃ متعلق یاتی کے صلہ موصول ملکر مبتدأ جملہ اسمیہ:۔احسنت فعل اپنے فاعل متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ:۔ بالاحسان متعلق حقیق کے خبر زید مبتدأ جملہ اسمیہ منہ متعلق کائن کے خبر یبنیٰ فعل اپنے ھو نائب فاعل اور اپنے متعلق علی صفتہ سے ملکر صلہ موصول ملکر مبتدأ جملہ اسمیہ صدیقک القدیم مبتدأ لذالک متعلق اھل کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَقَدْ يُحْذَفُ صَدْرُ الْاِسْتِيْنَافِ نَحْوُ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ وَعَلَيْهِ نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ عَلٰى قَوْلٍ.

ترجمہ:......اور کبھی حذف کر دیا جاتا ہے جملہ مستانفہ کے صدر کو جیسے اللہ کی پاکی بیان کی جاتی ہے مسجدوں میں صبح اور شام پاکی بیان کرتے ہیں لوگ اور ایک قول پر اسی صدر استیناف کے حذف پر ہے زید اچھا آدمی ہے۔

تشریح:......قرائت حفص میں جملہ مستانفہ کا صدر حذف نہیں ہے کیونکہ رجال فاعل ہے یسبح کا لیکن جو حضرات یسبح کو مجہول پڑھتے ہیں ان کے نزدیک یہ دو جملہ ہیں ایک یسبح له فیها بالغدو والاٰصال اور دوسرا جملہ یسبح رجال ہے جب تم نے کہا یسبح له فیها بالغدو والاصال:...... پاکی بیان کی جاتی ہے مسجدوں میں اللہ کی صبح اور شام تو سوال پیدا ہوتا ہے پاکی کون بیان کرتے ہیں جواب یسبح رجال ہے کہ لوگ پاکی بیان کرتے ہیں سوال کو محذوف کر دیا گیا ہے اور سوال کی جگہ یسبح له فیها بالغدو والاصال کو رکھ دیا گیا ہے اس لیے پوری طرح کمال اتصال نہیں ہے:...... مشابہ کمال اتصال ہے:...... اس لیئے عطف نہیں کیا اور صدر الاستیناف کے حذف پر ہے نعم الرجل زیدان لوگوں کے نزدیک جو لوگ مخصوص بالمدح کو خبر مانتے ہیں ھو مبتدأ محذوف کی یعنی نعم الرجل ھو زید پہلے میں جملہ فعلیہ کا صدر یسبح فعل محذوف ہے اور دوسرے میں ھو زید سے اسم ضمیر ھو محذوف ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق یحذف فعل اپنے نائب فاعل صدر الاستیناف سے ملکر جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ یسبح فعل اپنے نائب فاعل لہ اور تینوں متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ رجال فاعل ہے یسبح کا جملہ فعلیہ علیہ متعلق اور قول متعلق کائن کے خبر نعم الرجل زید مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَقَدْ يُحْذَفُ كُلُّهُ اِمَّا مَعَ قِيَامِ شَيْئٍ مَقَامَهُ نَحْوُ زَعَمْتُمْ اَنَّ اِخْوَتَكُمْ قُرَيْشٌ x لَهُمْ اَلْفٌ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَافٌ اَوْبِدُوْنِ ذَالِكَ نَحْوُ فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ اَىْ نَحْنُ عَلٰى قَوْلٍ.

ترجمہ:......اور کبھی حذف کر دیا جاتا ہے پورے جملہ مستانفہ کو یا تو محذوف کی جگہ میں کسی کو قائم کرنے کے ساتھ جیسے گمان کرتے ہو تم بیشک قریش تمہارے بھائی ہیں ان کے لیئے رغبت ہے اور تمہارے لیئے رغبت نہیں یا پورے جملہ مستانفہ کو حذف کر دیا جاتا ہے محذوف کی جگہ میں بغیر کسی کو قائم کیئے ہوئے جیسے اچھے ہیں ہم بچھانے والے یعنی ایک قول پر:۔

تشریح:...... زعمتم ان اخوتکم قریش تم گمان کرتے ہو کہ قریش تمہارے بھائی ہیں سوال پیدا ہوتا ہے هل انتم صادقون فی زعمکم ام انتم کاذبون فی زعمکم جواب تھا انتم کاذبون فی زعمکم تو سوال کو اور جواب کو کلیۃ حذف کر دیا گیا ہے سوال کی جگہ زعمتم ان اخوتکم قریش کو رکھ دیا اور جواب کی جگہ لهم الف ولیس لکم الاف کو رکھا جو دلالت کر رہا ہے اس بات پر کہ تم جھوٹے ہو کیونکہ قریش کے لیے سردیوں میں یمن کا سفر محبوب ہے اور گرمیوں میں قریش کے لیے شام کا سفر محبوب ہے جو وہ کرتے ہیں تم نہ یمن کا سفر کرتے ہو اور نہ شام کا سفر کرتے ہو اس لیے تمہارا گمان کہ قریش تمہارے بھائی ہیں:...... جھوٹ ہے:...... قریش کی حالت اور ہے اور تمہاری حالت اور ہے اس لیے پوری طرح کمال اتصال نہیں ہے مشابہ کمال اتصال ہے جس کی وجہ سے عطف نہیں ہے فصل ہے اور کبھی پورا جملہ مستانفہ حذف کر دیتے ہیں اور محذوف کی جگہ میں کسی کو نہیں رکھتے جیسے فنعم الماهدون ہے کہ اس میں هم نحن پورا جملہ محذوف ہے اور اس کی جگہ کسی کو نہیں رکھا یہ ان لوگوں کے نزدیک ہے جو کہتے ہیں کہ مخصوص بالمدح مبتدأ محذوف کی خبر ہوتی ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق یحذف فعل کلہ نائب فاعل مع ظرف یحذف کی مقامہ ظرف قیام کی جملہ فعلیہ اخوتکم اسم ان کا قریش خبر ان کی جملہ مفعول بہ زعمتم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ لهم متعلق کائن کے خبر الف مبتدأ جملہ اسمیہ لکم متعلق کائنا کے خبر الاف اسم لیس کا جملہ فعلیہ بدون ذالک متعلق یحذف کے نعم فعل الماهدون فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَاَمَّا الْوَصْلُ لِدَفْعِ الْاِيْهَامِ فَكَقَوْلِهِمْ لَاوَاَيَّدَكَ اللّٰهُ

ترجمہ:...... اور لیکن وصل وھم کو ہٹانے کے لیئے ہوتا ہے پس جیسے ان کا کہنا ہے:۔نہیں اور مدد کرے تیری اللہ

تشریح:......اگر واو عاطفہ نہ ہوتی تو متکلم کی مراد کے خلاف مخاطب کو اس بات کا وہم ہوسکتا تھا کہ اللہ تیری مدد نہ کرے

اس وہم کو ہٹانے کے لیئے واو کا عطف کیا گیا ہے ورنہ پوری طرح انقطاع ہے هل الامر كذالک کا جواب لیس الامر کذالک جملہ خبریہ ہے اور ایدک اللہ جملہ انشائیہ ہے اس صورت میں ترک عطف ضروری ہے لیکن وھم کو ہٹانے کے لیئے عطف کیا گیا تا کہ مخاطب کو متکلم کی مراد کے خلاف وھم نہ پڑے اور کلام کے مفہوم کو صحیح طور پر سمجھ سکے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ اما شرطیہ الوصل اپنے لدفع الایھام سے مل کر مبتدأ فاء جزئیہ کاف جارہ قولھم متعلق کائن کے خبر باقی مقولہ جملہ اسمیہ لاَنفی کا واو عاطفہ اید فعل ک مفعول بہ اللہ فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاَمَّا لِلتَّوَسُّطِ فَاِذَا اتَّفَقَتَاخَبَرًا اَوْ اِنْشَاءً لَفْظًاوَ مَعْنًى اَوْ مَعْنًى فَقَطْ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الْاِبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا.

ترجمہ:...... یا وصل ہوگا بین بین کی وجہ سے پس جب دونوں جملیں متفق ہو جائیں ازروئے خبر کے یا انشاء کے لفظاً اور معناً یا معنی صرف جیسے اس کا فرمان ہے دھوکہ دیتے ہیں وہ لوگ اللہ کو اور اللہ ان کو دھوکہ دیتا ہے اور جیسے اس کا فرمان ہے بیشک نیک لوگ جنت میں ہوں گے اور بدکار جہنم میں ہوں گے اور جیسے اس کا فرمان ہے کھاؤ پیؤ اور فضول خرچی نہ کرو۔

تشریح:...... یخادعون اللہ جملہ اولیٰ ہے اور وھو خادعھم جملہ ثانی ہے کمال انقطاع نہیں ہے کیونکہ ایک جملہ دوسرے جملہ سے مختلف نہیں ہے اور کمال اتصال بھی نہیں ہے کیونکہ دوسرا جملہ پہلے جملہ کا بدل کل یا بدل بعض یا بدل اشتمال نہیں ہے اور مشابہ کمال انقطاع بھی نہیں ہے کہ عطف کی وجہ سے وھم پڑے اور مشابہ کمال اتصال بھی نہیں ہے کہ جملہ اولیٰ کو سوال کی جگہ میں اتار دیا گیا ہو جب انقطاع بھی نہیں اور اتصال بھی نہیں تو بین بین ہے اسی طرح ان الابرار لفی نعیم ہے اور ان الفجار لفی جحیم اور اسی طرح کلوا اور اشربوا اور لاتسرفوا ہے کہ ان میں بھی پوری طرح نہ تو انقطاع ہے اور نہ پوری طرح اتصال ہے اس لیئے تینوں مثالوں میں عطف کیا گیا ہے کیونکہ پہلے دو جملے متفق ہیں ازروئے خبر کے اور بعد والے تین جملے متفق ہیں ازروئے انشاء کے۔

ترکیب:......للتوسط متعلق الوصل کے مبتدأ فاء جزائیہ اتفقتا فعل الف فاعل ممیز خبر تمیز معطوف علیہ موصوف انشاء معطوف لفظا ومعنی صفت معنا معطوف :۔ اذا اتفقتا خبرا او انشاء لفظا ومعنی او معنی شرط فانتہ جزاء:۔ یخادعون فعل بفاعل اللہ مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ھو مبتدأ خادعھم خبر جملہ اسمیہ خبریہ الابرار اسم ان کا لفی نعیم متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ خبریہ الفجار اسم ان کا لفی جحیم متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

عبارت:......وَكَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَاتَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا. اَيْ لَاتَعْبُدُوْا وَتُحْسِنُوْنَ بِمَعْنٰى اَحْسِنُوْا اَوْ اَحْسِنُوْا.

ترجمہ:......اور جیسے اس کا فرمان ہے اور لیا ہم نے بنی اسرائیل سے عہد نہ عبادت کرو گے تم مگر اللہ کی اور احسان کرو گے تم والدین پر قرابت والوں پر یتیموں پر مساکین پر اور کہو گے تم لوگوں کو اچھی بات یعنی نہ عبادت کرو تم اور تحسنون احسنوا کے معنی میں ہے یا محذوف احسنوا ہے۔

تشریح:......قولوا کا عطف لاتعبدون پر ہے لاتعبدون لفظا خبر ہے اور معنی انشاء ہے یعنی لاتعبدوا الا اللہ اور بالوالدین کا فعل مقدر لاتعبدون کی مشابہت سے نکالیں تو تُحْسِنُوْنَ ہوگا یہ بھی لفظا خبر ہے اور معنی انشاء ہے یعنی احسنوا کے معنی میں ہے اور بالوالدین کا فعل مقدر قولوا کی مناسبت سے نکالیں تو احسنوا ہوگا جو کہ لفظا اور معنی انشاء ہے اس لیئے لاتعبدون اور تحسنون اور قولوا میں بین بین ہے نہ کمال انقطاع ہے اور نہ کمال اتصال ہے لفظا ومعنی :۔اور معنی انشاء میں متفق ہیں جس کی

وجہ سے عطف ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر تعالیٰ حال ہے (ہ) ضمیر سے اخذنا فعل بفاعل میثاق بنی اسرائیل مفعول بہ مبدل منہ باقی بدل جملہ فعلیہ لاتعبدون فعل بفاعل احدا مستثنیٰ منہ اللہ مستثنیٰ مل کر مفعول بہ جملہ فعلیہ بالوالدین متعلق احسنوا کے احسانا مفعول مطلق ذی القربیٰ اور یتمیٰ اور مساکین معطوف ہیں بالوالدین پر جملہ فعلیہ قولوا فعل بفاعل للناس متعلق قولوا کے حسنا مفعول ثانی جملہ فعلیہ ای حرف تفسیر لاتعبدوا مُفَسّر ہے لاتعبدون کا:۔ بالوالدین کا متعلق لاتعبدون کی وجہ سے تحسنون ہے اور قولوا کی مناسبت سے محذوف احسوا ہے

عبارت:......وَالْجَامِعُ بَيْنَهُمَا يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ بِاعْتِبَارِ الْمُسْنَدِ اِلَيْهِمَا وَالْمُسْنَدَيْنِ جَمِيْعًا نَحْوُ يَشْعُرُ زَيْدٌ وَّيَكْتُبُ:۔ يُعْطِيْ وَيَمْنَعُ:۔ زَيْدٌ شَاعِرٌ وَعَمْرٌو كَاتِبٌ زَيْدٌ طَوِيْلٌ وَعَمْرٌو قَصِيْرٌ لِمُنَاسَبَةٍ بَيْنَهُمَا بِخِلَافِ زَيْدٌ شَاعِرٌ وَعَمْرٌو كَاتِبٌ بِدُوْنِهَا:۔ زَيْدٌ شَاعِرٌ وَعَمْرٌو طَوِيْلٌ مُطْلَقًا:۔

ترجمہ:......اور جامع دونوں کے درمیان ضروری ہے یہ کہ ہوگا وہ جامع اکٹھا دونوں مسند الیہ اور دونوں مسند میں جیسے زید منظوم کلام کہتا ہے اور منثور کلام کہتا ہے دیتا ہے اور منع کرتا ہے:۔ زید منظوم کلام کہتا ہے اور عمرو منثور کلام کہتا ہے:۔ زید لمبا ہے اور عمرو چھوٹا ہے ان میں جامع اس مناسبت کی وجہ سے ہے جو مناسبت ان کے درمیان ہے یہ جملے جوگذریں ہیں یہ خلاف ہیں زید شاعر اور عمرو کاتب کے بغیر مناسبت کے اور زید شاعر ہے اور عمرو لمبا ہے یہ بغیر کسی قید کے خلاف ہیں یعنی ہر حال میں غلط ہے۔

تشریح:......دو جملوں کے عطف کے لیئے ضروری ہے کہ دونوں جملوں میں ایسی کوئی چیز ہو جو دونوں جملوں کے مسند الیہ اور مسند کو متحد کر دے جیسے یشعر زید ایک جملہ ہے اور یکتب زید ایک جملہ ہے اور عطف کی وجہ یہ ہے کہ دونوں جملوں میں مسند الیہ متحد ہے اور دونوں جملوں کے مسند میں علمی اعتبار سے مناسبت ہے اس لیئے عطف ہے زید شاعر ایک جملہ ہے اور عمرو کاتب دوسرا جملہ ہے دونوں جملوں کے مسند میں علمی اعتبار سے مناسبت ہے لیکن اگر زید میں اور عمرو میں کوئی مناسبت نہ ہو تو دونوں جملوں کے مسند الیہ میں جامع نہ ہونے کی وجہ سے عطف نہیں ہوگا اس لیے زید شاعر اور عمرو طویل میں عطف درست نہیں کیونکہ مسند الیہ میں تو جامع کی کوئی مناسبت ہوسکتی ہے لیکن دونوں جملوں کے مسند میں جامع کے لیے کوئی مناسبت نہیں اس لیئے عطف نہیں ہوسکتا۔

ترکیب:...... بینھما ظرف الجامع کے مبتدأ باعتبار المسندالیھما متعلق یکون کے المسندین معطوف جمیعا دونوں سے حال ہے یکون اپنے فاعل دونوں متعلق اور حال سے ملکر فاعل یجب فعل اپنے فاعل سے ملکر خبر جملہ اسمیہ:۔ زید طویل وعمرو قصیر مبتداء بینھما ظرف کائنۃ کی کائنۃ صفت لمناسبۃ موصوف متعلق کائنان کے خبر جملہ اسمیہ:......ھو مبتدأ مرجع سابقہ جملے بخلاف متعلق کائن کے خبر مضاف دونوں جملے مضاف الیہ بدونھا متعلق خلاف کے جملہ اسمیہ زید شاعر وعمرو طویل معطوف ہے زید شاعر وعمرو کاتب پر مطلقا حال ہے۔

عبارت:......اَلسَّكَّاكِيُّ:۔ اَلْجَامِعُ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ اِمَّا عَقْلِيٌّ بِاَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَهُمَا اِتِّحَادٌ فِي التَّصَوُّرِ اَوْ تَمَاثُلٌ هُنَاكَ فَاِنَّ الْعَقْلَ بِتَجْرِيْدِهِ الْمِثْلَيْنِ عَنِ التَّشَخُّصِ فِي الْخَارِجِ يَرْفَعُ التَّعَدُّدَ بَيْنَهُمَا اَوْ تَضَايُفٌ كَمَا بَيْنَ الْعِلَّةِ وَالْمَعْلُوْلِ وَالْاَقَلِّ وَالْاَكْثَرِ.

ترجمہ:......سکاکی نے کہا جامع دو چیزوں کے درمیان یا عقلی ہوگا یہ کہ ہوگا ان دو چیزوں کے درمیان اتحاد تصور میں یا ان دو چیزوں کے درمیان مشابہت ہوگی کیونکہ سمجھ خارج میں تشخص سے مثلین کو اپنے خالی کرنے کی وجہ سے اٹھائیگی تعدد کو دونوں چیزوں کے درمیان سے:۔ یا ان دونوں چیزوں کے درمیان نسبت ہوگی جیسا کہ علت اور معلول میں ہوتی ہے اور اقل اور اکثر میں ہوتی ہے۔

تشریح:......جامع وہ امر ہے جو قوت مفکرہ میں دونوں جملوں میں پایا جائے:۔ اگر قوت مفکرہ میں دونوں جملوں میں پایا جانے والا امر حقیقی ہے تو جامع عقلی ہوگا اور اگر امر اعتباری غیر محسوسہ ہے تو جامع وھمی ہوگا:۔ اور اگر امر اعتباری محسوسہ ہے تو جامع خیالی ہوگا:۔ (اتحاد) دو جملوں میں جو چیز مشترک ہے اس چیز کا تصور دونوں جملوں کے اعتبار سے عقل میں ایک ساتھ آنا (تماثل) کسی وصف

میں دو چیزوں کا حقیقت میں متحد ہونا جو وصف دو چیزوں میں دونوں جملوں میں ہو گو عوارض متغائر ہوں (تضایف) ہر ایک کا سمجھنا دوسرے پر موقوف ہو ایک جملہ میں علت ہو اور دوسرے جملہ میں معلول ہو۔

ترکیب:……قال فعل السکا کی فاعل جملہ فعلیہ بین الشیئین ظرف الجامع کی مبتدأ عقلی خبر بان یکون متعلق کائن کے دوسری خبر جملہ اسمیہ:۔ بینھما ظرف کائنا کی ہو کر خبر فی التصور متعلق اتحاد کے تماثل اسم معطوف اتحاد پر ھناک ظرف یکون کی تضایف اسم معطوف اتحاد پر جملہ فعلیہ فی الخارج متعلق الکائن کے صفت التشخص موصوف اپنی صفت سے ملکر متعلق تجرید کے تجرید متعلق یرفع کے یرفع فعل اپنے ھو فاعل التعدد مفعول بہ اور بینھما ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:……اَوْ وَهْمِيٌّ بِاَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ تَصَوُّرَ يُهِمَاشِبْهُ تَمَاثُلٍ كَلَوْنَيْ بَيَاضٍ وَّصُفْرَةٍ فَاِنَّ الْوَهْمَ يُبْرِزُهُمَا فِيْ مَعْرِضِ الْمِثْلَيْنِ وَلِذَالِكَ حَسُنَ الْجَمْعُ بَيْنَ الثَّلٰثَةِ فِيْ قَوْلِهٖ ثَلٰثَةٌ تُشْرِقُ الدُّنْيَا بِبَهْجَتِهَا x شَمْسُ الضُّحٰى وَاَبُوْ اِسْحَاقَ وَالْقَمَرُ.

ترجمہ:……سکا کی نے کہا اور وہ جامع دو چیزوں کے درمیان یا وہمی ہوگا یہ کہ ہوگا ان دو چیزوں کے درمیان مشابہت کا شبہ جیسے زرد اور سفید پس بیشک وھم ظاہر کرتا ہے ان دونوں رنگوں کو مثلین کی جگہ اور اس ظاہر کرنے کی وجہ سے تین کو جمع کرنا اچھا ہے تین چیزیں روشن کرتی ہیں دنیا کو اپنی خوبصورتی سے x چاشت کے وقت کا سورج اور ابو اسحاق اور چاند۔

تشریح:…… جامع وھمی کی تعریف پہلے گذر چکی ہے کہ اگر امر اعتباری غیر محسوسہ ہو تو جامع وہمی ہوگا جیسے ھذا قرطاس ابیض وھذا قرطاس ابیض ایک سفید کاغذ ہو اور ایک مٹیالہ کاغذ ہو یعنی زرد ہو سفید کاغذ دیکھنے سے پہلے مٹیالہ کاغذ جب دیکھو گے تو وہم اس کو سفید ثابت کرے گا اس لیئے از روئے وہم کے جامع وہمی ہوگا شمس الضحیٰ ابو اسحاق اور قمر میں جامع نہیں ہے مگر وھم کے اعتبار سے کہ وہم نے ابو اسحاق کو چاند اور سورج جیسا ظاہر کر دیا کہ ابو اسحاق ایسا چمک رہا ہے جیسے چاند چمک رہا ہے اور سورج چمک رہا ہے:…… ابو اسحاق کا چمکنا امر اعتباری غیر محسوسہ ہے اس لیے جامع وہمی ہے جامع وہمی کی وجہ سے شمس الضحیٰ میں اور ابو اسحاق میں اور القمر میں عطف ہے۔

ترکیب:……وھمی معطوف ہے عقلی پر بان متعلق کائن کے دوسری خبر یکون فعل بین تصوریھما ظرف کائنا کی ہو کر خبر شبہ تماثل اسم یکون کا جملہ فعلیہ:۔ مثالہ مبتدأ بیاض وصفرۃ مضاف الیہ کلونی کا کلونی متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ الوھم اسم ان کا فی معرض المثلین متعلق یبرز کے جملہ فعلیہ خبر ان کی جملہ اسمیہ لذالک متعلق حسن کے مشارالیہ یبرز الجمع فاعل بین الثلثۃ ظرف الجمع کی فی قولہ متعلق الجمع باقی مقولہ جملہ فعلیہ ثلثۃ موصوف تشرق فعل ھی فاعل مرجع ثلثۃ الدنیا مفعول بہ ببھجتھا متعلق تشرق کے جملہ صفت:۔ موصوف صفت ملکر مبتدأ احدھا شمس الضحیٰ ثانیھا ابو اسحاق ثالثھا القمر تینوں جملیں خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:……اَوْ تَضَادٌّ كَالسَّوَادِ وَالْبَيَاضِ وَالْاِيْمَانِ وَالْكُفْرِوَمَا يَتَّصِفُ بِهَا اَوْ شِبْهُ تَضَادٍ كَالسَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْاَوَّلِ وَالثَّانِيْ فَاِنَّهٗ يُنْزِلُهُمَا مَنْزِلَةَ التَّضَايُفِ وَلِذَالِكَ تَجِدُ الضِّدَّ اَقْرَبَ خُطُوْرًا بِالْبَالِ مَعَ الضِّدِّ.

ترجمہ:……جامع دو چیزوں کے درمیان یا وھمی ہوگا یہ کہ ہوگا ان دو چیزوں کے تصور کے درمیان تضاد جیسے کالا اور سفید اور ایمان اور کفر اور وہ ہوگا جو ملجائے ان کے ساتھ یا تضاد کا شبہ ہوگا جیسے آسمان اور زمین اور پہلا اور دوسرا کیونکہ وہم اتارتا ہے تضاد اور شبہ تضاد کو نسبت کی جگہ میں اسی اتارنیکی وجہ سے پائے گا تو ضد کو زیادہ قریب ضد کے دل میں کھٹتا ہوا۔

تشریح:……تضاد اور شبہ تضاد کو جامع وھمی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہم تضاد اور شبہ تضاد کو نسبت کی جگہ میں خیال کرتا ہے اور نسبت کی صورت میں اقل اکثر سے اور جلی ہوئی لکڑی آگ کے تصور سے عقلا الگ نہیں ہوسکتی اسی طرح تضاد اور شبہ تضاد بھی وھما الگ نہیں ہوسکتے بلکہ جب کالا ذہن میں آتا ہے تو سفید بھی فوراً ذہن میں آتا ہے اور جب ایمان ذہن میں آتا ہے تو کفر بھی فوراً ذہن میں آتا ہے آسمان اور زمین کا تعلق اول اور ثانی کا تعلق بھی ایسا ہی ہے اسی وجہ سے جب ایک ضد ذہن

میں آئے گی تو دوسرے متغایرات سے پہلے اس ضد کی ضد ذہن میں آئے گی یعنی تضاد کونسبت کی جگہ میں خیال کرنا یہ وہم کا کام ہے ورنہ عقل تو ہر ایک کو الگ الگ تصور کرتی ہے۔اس وجہ سے کالے اور سفید میں ایمان اور کفر میں آسمان اور زمین میں اگر عطف ہوگا تو وہم کی وجہ سے ہوگا۔

ترکیب:......السکا کی الجامع بین الشیئین وھمی بان یکون بین تصوریھما تضاد کالسواد والبیاض والایمان والکفر اس کی ترکیب ہو چکی ہے:۔ ماموصولہ بھا متعلق یتصف کے مرجع تضاد جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر معطوف شبہ تضاد معطوف (ہ) اسم ان کا مرجع وھم ینزل فعل اپنے ہو فاعل ھما مفعول بہ اور منزلۃ التضایف ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی جملہ اسمیہ:۔ لذالک متعلق تجد کے الضد مفعول بہ اقرب دوسرا مفعول بہ بالبال متعلق خطورا کے مع الضد ظرف خطور کی خطور احال اقرب کی ضمیر سے:۔ تجد فعل اپنے متعلق اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......اَوْخِیَالِیٌّ بِاَنْ یَّکُوْنَ بَیْنَ تَصَوُّرَیْھِمَا تَقَارُنٌ فِی الْخِیَالِ سَابِقٌ وَاَسْبَابُہٗ مُخْتَلِفَۃٌ وَلِذَالِکَ اخْتَلَفَتِ الصُّوَرُ الثَّابِتَۃُ فِی الْخِیَالَاتِ تَرَتُّبًا وَّوُضُوْحًا.

ترجمہ:......سکاکی نے کہا جامع دو چیزوں کے درمیان خیالی ہوگا یہ کہ ہونگی وہ دونوں چیزیں پہلے سے ایک دوسرے سے خیال میں ملی ہوئیں اور اس ملنے کے اسباب مختلف ہیں اس مختلف ہونے کی وجہ سے خیالات میں صورتیں مختلف ہوتی ہیں از روئے ترتیب کے اور از روئے وضاحت کے۔

تشریح:......عطف کیوں کیا جاتا ہے اس کی وجہ یا تو جامع عقلی ہوگی یا جامع وھمی ہوگی اور ان کا بیان گذر چکا ہے یا جامع خیالی ہوگی اور جامع خیالی تیسری قسم ہے یعنی ایسا امر ہوگا جو کہ اعتباری ہوگا اور محسوسہ ہوگا دونوں چیزیں یعنی معطوف علیہ اور معطوف خیال میں عطف سے پہلے ملی ہوئی ہوں گی جیسے ھذا القلم وقرطاس یہ مثال ایک کاتب کے لیئے تو مناسب ہے لیکن ایک لوہار کے لیئے مناسب نہیں اس لیئے کہا ہے کہ جامع خیالی کے خیال میں ملنے کے اسباب مختلف ہوتے ہیں جس کی وجہ سے خیالات میں صورتیں مختلف ہوتی ہیں۔

ترکیب:......خیالی معطوف ہے عقلی پر بان یکون متعلق کائن دوسری خبر بین تصوریھما ظرف کائنا کی ہوکر خبر تقارن اسم یکون کا موصوف فی الخیال متعلق تقارن کے سابق صفت جملہ فعلیہ اسبابہ مبتدأ مختلفۃ خبر جملہ اسمیہ لذالک متعلق اختلفت کے الصور الثابتۃ فاعل اختلفت کا فی الخیالات متعلق الثابتۃ کے ترتبا اور وضوحا تمیز الصور کی۔

عبارت:......وَلِصَاحِبِ عِلْمِ الْمَعَانِیْ فَضْلُ اِحْتِیَاجٍ اِلٰی مَعْرِفَۃِ الْجَامِعِ لَاسِیَّمَا الْخِیَالِیِّ فَاِنَّ جَمْعَہٗ عَلٰی مَجْرَی الْاَلْفِ وَالْعَادَۃِ.

ترجمہ:......اور علم معانی والے کو زیادہ ضرورت ہے جامع کے پہچاننے کی خاص کر جامع خیالی کی کیونکہ خیالی کا جامع محبت اور عادت کی جگہوں میں ہوتا ہے۔

تشریح:......جامع خیالی کے پہچاننے کی بہت ضرورت ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ جامع خیالی کا جمع ہونا دو چیزوں میں الفت اور عادت کی جگہوں میں ہوتا ہے اور عادت اور چاہت ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہوتی ہے اس صورت میں جامع کا خیال رکھنا مشکل بھی ہے لیکن ضروری بھی ہے۔تاکہ عطف کیا جاسکے۔

ترکیب:......لصاحب علم المعانی متعلق کائن کے خبر فضل احتیاج مبتدأ الیٰ معرفۃ الجامع متعلق فضل کے لاسیما مضاف الخیالی مضاف الیہ ملکر مفعول بہ فضل کا جملہ اسمیہ جمعہ اسم ان کا علیٰ مجری الالف والعادۃ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنْ مُحَسِّنَاتِ الْوَصْلِ تَنَاسُبُ الْجُمْلَتَیْنِ فِی الْاِسْمِیَّۃِ وَالْفِعْلِیَّۃِ وَالْفِعْلِیَّتَیْنِ فِی الْمَاضِیْ وَالْمُضَارِعَۃِ اِلَّا لِمَانِعٍ:.

ترجمہ:......اور وصل کی اچھائیوں میں سے ہے دو جملوں کا برابر ہونا اسم والے جملہ میں اور فعل والے جملہ میں اور دو فعل والوں جملوں کا برابر ہونا ماضی میں اور مضارع میں مگر کسی مانع کی وجہ سے۔

تشریح:......جملہ اسمیہ میں دو جملوں کے برابر ہونے کی مثال زید ذھب وحامد جاء پہلا جملہ بھی اسمیہ ہے اور دوسرا جملہ بھی اسمیہ ہے یہ تناسب الجملتين في الاسميه ہے جملہ فعلیہ میں دو جملوں کے برابر ہونے کی مثال ذھب زید وجاء حامد پہلا جملہ فعلیہ ہے اور دوسرا جملہ بھی فعلیہ ہے یہ تناسب الجملتين في الفعلية ہے دو فعلیہ جملے ماضی میں برابر ہونے کی مثال لولا انزل عليه ملك ولو انزلنا ملكا پہلا جملہ بھی ماضی ہے اور دوسرا جملہ بھی ماضی ہے یہ تناسب الجملتين في الماضي ہے دو فعلیہ جملے مضارع میں برابر ہونے کی مثال لايستاخرون ساعة ولا يستقدمون پہلا جملہ بھی مضارع ہے اور دوسرا جملہ بھی مضارع ہے یہ تناسب الجملتين في المضارع ہے۔

ترکیب:......من محسنات الوصل متعلق کائن کے خبر تناسب الجملتين مبتدأ في الاسمية والفعلية متعلق تناسب کے الفعليتين معطوف ہے الجملتين پر لاتتركب تناسب الجملتين لشئى الالمانع مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر متعلق لاتترک کے لاتترک فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ:۔

تذنیب

عبارت:......اَصْلُ الْحَالِ الْمُنْتَقِلَةِ اَنْ تَكُوْنَ بِغَيْرِ وَاوٍ لِاَنَّهَا فِي الْمَعْنٰى حُكْمٌ عَلٰى صَاحِبِهَا كَالْخَبَرِ وَوَصْفٌ لَهُ كَالنَّعْتِ.

ترجمہ:......حال منتقلة اصل میں بغیر واو کے ہوتا ہے کیونکہ وہ حال منتقله معنی میں حکم ہوتا ہے ذوالحال پر خبر کے مانند اور صفت ہوتا ہے ذوالحال کے لیئے نعت کے مانند۔

تشریح:......تذنیب کا معنیٰ دم لگانا وصل اور فصل کی بحث کے بعد جملہ حالیہ کی بحث اس بناء پر ہے کہ جملہ حالیہ واو کے ساتھ ہوگا یا بغیر واو کے ہوگا:...... حال مؤکدہ وہ ہوتا ہے جو حال ذوالحال سے الگ نہ ہو اور حال جملہ اسمیہ کے مضمون کو ثابت کرے اور حال مؤکدہ کا عامل وجوبی طور پر حذف ہوتا ہے جیسے زید ابوک عطوفا اس میں واو نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حال کا ربط ذوالحال کے ساتھ مضبوط ہے:۔ حال منتقله ذوالحال سے الگ ہو جاتا ہے جیسے جاء زید راکبا میں راکبا اس وقت تھا جب وہ راکب تھا اب نہیں ہے:۔ حال منتقله معنیٰ خبر کی طرح ذوالحال پر حکم ہوتا ہے جیسے زید راکب میں راکب زید کے لیئے حکم ثابت ہے اسی طرح جاء زید راکبا میں رکوب زید کے لیئے ثابت ہے اور نعت نحوی کی طرح حال ذوالحال کے لیئے صفت ہوتا ہے جیسے جاء زید الراکب میں الراکب صفت ہے اسی طرح رأیت رجلا راکبا میں راکبا صفت ہے جب حکم اور محکوم میں اور صفت اور موصوف میں واو نہیں ہوتی تو حال منتقله اور ذوالحال میں بھی واو نہیں ہوگی۔

ترکیب:......اصل الحال المنتقلة مبتدأ ھی اسم بغیر وا و متعلق کائنا کے لانھا متعلق کائنا کے خبر جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ ھا اسم ان کا فی المعنی متعلق حکم کے علی صاحبھا متعلق حکم کے لہ متعلق وصف کے وصف معطوف حکم پر حکم خبر ان کی جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کالخبر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کالنعت متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......لٰكِنْ خُوْلِفَ اِذَا كَانَتِ الْحَالُ جُمْلَةً فَاِنَّهَا مِنْ حَيْثُ هِيَ جُمْلَةٌ مُسْتَقِلَّةٌ بِالْاِفَادَةِ فَتَحْتَاجُ اِلٰى مَايَرْبِطُهَا بِصَاحِبِهَا:.

ترجمہ:......لیکن خلاف کیا گیا ہے جب حال جملہ ہو کیونکہ وہ حال جملہ وہاں ہوتا ہے جہاں وہ حال فائدہ دینے میں مستقل جملہ ہوتا ہے پس وہ حال ضرورت مند ہوتا ہے اس کا جو ملا دے اس حال کو حال والے کے ساتھ۔

تشریح:......حال منتقلة فائدہ دینے میں مستقل نہیں ہوتا جس کے سبب وہ حال منتقله ضمیر کی وجہ سے ذوالحال کے ساتھ ملا ہوا ہوتا

ہے لیکن جملہ حال فائدہ دینے میں مستقل ہوتا ہے جس کی وجہ سے جملہ حال کسی کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہوتا جملہ حال کو ضرورت ہوتی ہے اس کی جو جملہ حال کو ذوالحال کے ساتھ ملا دیے تا کہ وہ جملہ ذوالحال کا حال واقع ہو سکے۔

ترکیب:......لیکن حرف استدراک خولف فعل ھو نائب فاعل مرجع حال بغیر واو جملہ فعلیہ دال بر جزاء:...... اذا شرطیہ کانت فعل الحال اسم جملة خبر جملہ فعلیہ شرط فاء تعلیلیہ ھا اسم ان کا حیث متعلق کائنة کے خبر مضاف باقی مضاف الیہ ھی مبتدأ مرجع حال جملہ:...... جملة خبر موصوف مستقلة صفت بالافادة متعلق مستقلة کے جملہ اسمیہ ہو کر دوسری خبر ان کی جملہ اسمیہ:...... فاء عاطفہ تحتاج فعل ھی فاعل مرجع حال جملہ یربط فعل اپنے فاعل ھو اور ھا مفعول بہ اور بصاحبھا اپنے متعلق سے ملکر صلہ:...... موصول صلہ مل کر متعلق تحتاج کے جملہ فعلیہ:......

عبارت:......وَكُلٌّ مِنَ الضَّمِيرِ وَالْوَاوِ صَالِحٌ لِلرَّبْطِ وَالْاَصْلُ هُوَ الضَّمِيرُ بِدَلِيلِ الْمُفْرَدَةِ وَالْخَبْرِ وَالنَّعْتِ فَالْجُمْلَةُ اِنْ خَلَتْ عَنْ ضَمِيرِ صَاحِبِهَا وَجَبَ الْوَاوُ.

ترجمہ:......ضمیر اور واو میں سے ہر ایک درست ہے ربط کے لیئے اصل ضمیر ہے مفرد حال کی دلیل کی وجہ سے اور خبر کی دلیل کی وجہ سے اور صفت کی دلیل کی وجہ سے پس جملہ اگر خالی ہو ذوالحال کی ضمیر سے تو واو واجب ہے۔

تشریح:...... جب جملہ حال ہوگا تو ربط کے لیئے ضمیر بھی درست ہے اور واو بھی درست ہے لیکن مفرد حال میں ذوالحال کے ربط کے لیے ضمیر ہوتی ہے اور مبتداء کے ربط کے لیے خبر میں بھی ضمیر ہوتی ہے اور موصوف کے ربط کے لیے صفت میں بھی ضمیر ہوتی ہے اسی وجہ سے ربط کے لیے ضمیر اصل ہے پس جملہ حال اگر خالی ہو ذوالحال کی ضمیر سے تو پھر ربط کے لیئے واو ضروری ہے۔

ترکیب:......کل موصوف من الضمیر والواو متعلق کائن کے صفت:۔ موصوف صفت ملکر مبتدأ صالح للربط سے ملکر خبر جملہ اسمیہ:۔ الاصل مبتدأ ھو ضمیر فصل الضمیر خبر بدلیل المفردة متعلق کائن کے دوسری خبر الخبر النعت معطوف ہیں المفردة پر فاء تفریعیہ الجملة مبتدأ خلت فعل ھی فاعل مرجع جملہ عن ضمیر صاحبھا متعلق خلت کے جملہ فعلیہ شرط وجب فعل الواو فاعل جملہ فعلیہ جزاء:۔ شرط جزاء ملکر خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَكُلُّ جُمْلَةٍ خَالِيَةٍ عَنْ ضَمِيرِ مَا يَجُوزُ اَنْ يَّنْتَصِبَ عَنْهُ حَالٌ يَصِحُّ اَنْ تَقَعَ حَالاً عَنْهُ بِالْوَاوِ اِلَّا الْمُصَدَّرَةُ بِالْمُضَارِعِ الْمُثْبَتِ نَحْوُ جَاءَ زَيْدٌ وَيَتَكَلَّمُ عَمْرٌو لِمَاسَيَأْتِي.

ترجمہ:...... ہر وہ جملہ جو خالی ہو اس اسم کی ضمیر سے جس اسم سے جائز ہو منصوب ہونا حال کا صحیح ہے یہ کہ واقع ہو وہ جملہ حال واو کے ساتھ مگر وہ جملہ جس جملہ کو شروع کیا گیا ہو مضارع مثبت کے ساتھ جیسے آیا زید اس حال میں کہ عمرو باتیں کر رہا تھا۔اس قاعدے کی وجہ سے جو قاعدہ عنقریب آنے والا ہے۔

تشریح:...... جس جملہ میں ذوالحال کی ضمیر نہ ہو وہ جملہ واو کے ساتھ ذوالحال کے لیے حال واقع ہوسکتا ہے لیکن اگر وہ جملہ فعل مضارع مثبت ہو تو واو کے ساتھ حال واقع نہیں ہوسکتا جیسے جاء زید ویتکلم عمرو اس میں ویتکلم عمرو حال واو کے ساتھ ہے جو کہ غلط ہے اور بغیر واو کے بھی یتکلم عمرو حال واقع نہیں ہوسکتا کیونکہ مضارع مثبت صرف ضمیر کے ساتھ حال واقع ہوسکتا ہے جیسے جاء زید یضرب۔اور جاء زید یتکلم۔

ترکیب:......کل مضاف جملة مضاف الیہ ملکر موصوف ینتصب اپنے عنہ متعلق اور حال فاعل سے مل کر فاعل ہوا یجوز کا یجوز صلہ:۔ موصول صلہ ملکر مضاف الیہ ضمیر مضاف اپنے مضاف سے ملکر متعلق خالیة ہو کر صفت:۔ موصوف صفت ملکر مستثنیٰ منہ بالمضارع مثبت متعلق المصدرة کے ہو کر مستثنیٰ:۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے ملکر مبتدأ تقع فعل اپنے ھی فاعل اور دونوں متعلق سے ملکر فاعل ہوا یصح کا یصح خبر جملہ اسمیہ:۔ الا المصدرة بالمضارع المثبت لایصح ان تقع حالا عنہ بالواو لماسیاتی متعلق لایصح کے ہے۔

عبارت:......وَاِلَّا (وان لم تخل جملة عن ضمير مايجوزان ينتصب عنه حال) فَاِنْ كَانَتْ فِعْلِيَّةً وَالْفِعْلُ مُضَارِعٌ مُثْبَتٌ اِمْتَنَعَ دُخُوْلُهَا نَحْوُ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ لِاَنَّ الْاَصْلَ الْمُفْرَدَةُ.

ترجمہ:......اور اگر جملہ خالی نہ ہو اس اسم کی ضمیر سے جس اسم سے جائز ہے حال کا منصوب ہونا پس اگر ہو جملہ فعلیہ اور فعل مضارع مثبت ہو تو ممتنع ہے واو کا داخل ہونا کیونکہ حال اصل میں مفرد ہوتا ہے۔ (نہ احسان کریں آپ اس حال میں کہ آپ زیادہ لیں)

تشریح:...... جملہ حالیہ جب ذوالحال کی ضمیر سے خالی نہ ہو اور جملہ حالیہ فعل مضارع مثبت ہو تو اس جملہ حالیہ میں فعل مضارع مثبت کے ہونے کی وجہ سے واو داخل کرنا ممتنع ہے صرف ضمیر پر اکتفاء کیا جائے گا۔ جو ضمیر فعل مضارع میں ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ حال اصل میں مفرد ہوتا ہے اور مفرد حال بغیر واو کے ہوتا ہے۔

ترکیب:......فاء عاطفہ ان شرطیہ کانت فعل ھی اسم مرجع جملہ فعلیۃ خبر ذوالحال واو حالیہ الفعل مبتدأ مضارع موصوف مثبت صفت ملکر خبر جملہ حالیہ کانت اپنے اسم خبر اور حال سے ملکر شرط الاصل اسم ان کا المفردۃ خبر ان کی جملہ اسمیہ متعلق امتنع کے امتنع فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جزاء مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ لاتمنن فعل انت فاعل ذوالحال تستکثر جملہ حالیہ سے ملکر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَهِیَ تَدُلُّ عَلٰی حُصُوْلِ صِفَةٍ غَيْرِ ثَابِتَةٍ مُقَارِنٍ لِمَا جُعِلَتْ قَيْدًا لَّهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَمَّا الْحُصُوْلُ فَلِكَوْنِهٖ فِعْلاً مُثْبَتًا وَاَمَّا الْمُقَارَنَةُ فَلِكَوْنِهٖ مُضَارِعًا.

ترجمہ:......اور وہ مفرد حال دلالت کرتا ہے صفت غیر ثابتہ کے حصول پر یہ صفت غیر ثابتہ کا حاصل ہونا ملا ہوا ہوتا ہے اس فعل کے ساتھ جس فعل کے لیئے قید بنایا گیا ہے اس صفت کو اور وہ فعل مضارع مثبت اس صفت غیر ثابتہ کی طرح ہوتا ہے لیکن صفت غیر ثابتہ کا حاصل ہونا اس مضارع کے فعل مثبت ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اور لیکن صفت غیر ثابتہ کے حاصل ہونے کا ملنا اس فعل کے مضارع ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

تشریح:......صفت غیر ثابتہ وہ صفت ہے جس صفت میں حدوث کا معنیٰ ہو جیسے راکبا اور صفت ثابتہ وہ صفت ہے جس صفت میں ثبوت کا معنی ہو جیسے حسینا مفرد حال راکبا دلالت کرتا ہے صفت حدوث کے حصول پر یہ حاصل ہونا ملا ہوا ہوتا ہے فعل کے ساتھ جیسے جاء زید راکبا آیا زید سوار ہو کر راکبا صفت حدوث ہے یعنی غیر ثابتہ ہے اور یہ جاء کے ساتھ ملی ہوئی ہے جس وقت آنا ہے اسی وقت سوار ہونا ہے اور یہ صفت حدوث حاصل ہے زید کو:۔ فعل مضارع مثبت اسی صفت پر دلالت کرتا ہے۔ حصول تو اس لیئے ہے کہ فعل مثبت ہے اور غیر ثابتہ اس لیئے ہے کہ فعل تجدد اور عدم ثبوت پر دلالت کرتا ہے مقارنت اس لیئے ہے کہ مضارع لفظا و معنی اسم فاعل کے مشابہ ہے اور مضارع زمانہ حال پر دلالت کرتا ہے اس وجہ سے مضارع مثبت حال مفرد کے مانند ہے اور مفرد حال میں واو نہیں ہوتی اس لیئے مضارع مثبت حال میں بھی واو نہیں ہوتی۔

ترکیب:......واو عاطفہ ھی مبتدأ مرجع حال مفرد تدل فعل ھی فاعل صفۃ موصوف غیر ثابتۃ صفت ملکر مضاف الیہ لہ متعلق جعلت کے مرجع ماقیدا مفعول ثانی ھی نائب فاعل مرجع صفت جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر متعلق مقارن کے مقارن صفت حصول کی حصول متعلق تدل کے جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ:۔ ھو مبتدأ مرجع فعل مضارع مثبت کذالک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ مثبتا صفت فعلا کی فعلا خبر کون کی کون متعلق کائن کے خبر الحصول مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاَمَّا مَا جَآءَ مِنْ نَحْوِ قُمْتُ وَاَصُكُّ وَجْهَهٗ وَقَوْلُهٗ فَلَمَّا خَشِيْتُ اَظَافِيْرَهُمْ x نَجَوْتُ وَاَرْهَنُهُمْ مَالِكًا فَقِيْلَ عَلٰی حَذْفِ الْمُبْتَدَءِ اَیْ وَاَنَا اَصُكُّ وَاَنَا اَرْهَنُهُمْ وَقِيْلَ اَلْاَ وَّلُ شَاذٌّ وَالثَّانِیْ ضَرُوْرَةٌ.

ترجمہ:......اور لیکن جو آیا ہے قمت واصک وجھہ جیسا کھڑا ہوا میں اور تھپڑ مارا میں نے اس کے چہرے پر اور اس کا کہنا پس جب میں ڈر گیا ان کے ہتھیاروں سے نجات پا گیا میں اور رہن رکھ دیا میں نے ان کے پاس مالک کو پس کہا گیا ہے یہ مبتدأ محذوف پر ہیں یعنی وانا اصک اور وانا ارھنھم اور کہا گیا ہے پہلا شاذ ہے اور دوسرا شعر کی ضرورت کی وجہ سے ہے۔

تشریح:......مضارع مثبت حال واقع ہو تو واو کا داخل ہونا ممتنع ہے اس قاعدہ سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اصک اور ارھنھم فعل مضارع مثبت ہے اور واوَ کے ساتھ حال واقع ہو رہا ہے اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ ان کا مبتدأ محذوف ہے اصل میں وانا اصک

اور وانا ارھنھم ہے اس صورت میں یہ جملہ اسمیہ ہیں اور اس پر کوئی اعتراض نہیں دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اصکک فعل مضارع مثبت واو کے ساتھ حال شاذ ہے اور وارھنھم واو کے ساتھ مضارع حال شعر کی ضرورت کی وجہ سے ہے بہرحال یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ مضارع مثبت واو کے ساتھ حال آتا ہے لیکن مانا نہیں جاتا تعویل کر دی جاتی ہے۔

ترکیب:......واو استینا فیہ اما شرطیہ قمت واصک وجھہ مضاف الیہ نحو کا متعلق جاء کے صلہ:۔ موصولہ صلہ ملکر معطوف علیہ قولہ معطوف ملکر مبتدأ پورا شعر مقولہ:۔ خشیت فعل بفاعل اظافیرھم مفعول بہ جملہ فعلیہ مضاف الیہ لما کا لما ظرف نجوت کی نجوت فعل اپنے فاعل اور وارھنھم مالکا حال سے مل کر جملہ فعلیہ علی حذف المبتدأ مُفَسَّرُ ای حرف تفسیر باقی مُفَسِّرٌ مل کر مقولہ قیل کا ہو کر معطوف علیہ باقی معطوف سے ملکر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ الثانی کائنۃ ضرورۃ اس میں ضرورۃ تمیز ہے الثانی ممیز ہے۔

عبارت:...... وَقَالَ عَبْدُالْقَاهِرِ هِيَ فِيهِمَا لِلْعَطْفِ وَالْاَصْلُ وَصَكَكْتُ وَرَهَنْتُ عُدِلَ اِلَى الْمُضَارِعِ لِحِكَايَةِ الْحَالِ

ترجمہ:......اور کہا عبدالقاھر نے وہ واو ان دونوں میں عطف کے لیئے ہے اور اصل میں صککت ورھنت ہیں اس ماضی کو بدل دیا گیا ہے مضارع کی طرف حال کی حکایت کے لیئے۔

تشریح:......عبدالقاھر جرجانی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ حال ہے اور مضارع مثبت ہے اور واو کے ساتھ ہے لیکن تعویل یہ کرتے ہیں کہ اصل میں یہ ماضی ہیں صککت اور رھنت لیکن یہ حال کی حکایت کے لیئے ہیں ان کو مضارع کی طرف بدلدیا گیا ہے جس کی وجہ سے مضارع مثبت حال واو کے ساتھ واقع ہوا ہے۔

ترکیب:......واو استینا فیہ قال فعل عبدالقاھر فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ:۔ ھی مبتدأ فیھما متعلق کائنۃ کے للعطف متعلق کائنۃ کے خبر جملہ اسمیہ واو عاطفہ الاصل مبتدأ صککت اور رھنت خبر جملہ اسمیہ عدل فعل ھو نائب فاعل مرجع ماضی الی المضارع متعلق عدل کے لحکایۃ الحال متعلق عدل جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاِنْ كَانَ مَنْفِيًّا فَالْاَمْرَانِ كَقِرَاءَةِ ابْنِ ذَكْوَانَ فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعَانِ بِالتَّخْفِيفِ وَنَحْوُ وَمَالَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ لِدَلَالَتِهٖ عَلَى الْمُقَارَنَةِ لِكَوْنِهٖ مُضَارِعًا دُوْنَ الْحُصُوْلِ لِكَوْنِهٖ مَنْفِيًّا:.

ترجمہ:......اور اگر ہو وہ حال مضارع منفی تو دو کام جائز ہیں مقارنت پر دلالت ہوتی ہے فعل مضارع ہونے کی وجہ سے صفت کا حصول نہیں ہوتا فعل مضارع منفی ہونے کی وجہ سے:۔ جیسے ابن ذکوان کی قراۃ ہے اے موسیٰ اور ھارون تم دونوں ثابت قدم رہو اس حال میں کہ نہ اتباع کرو تم جاھل لوگوں کی ولا تتبعٰن نون خفیفہ کے ساتھ ہے اور جیسے:۔ کیا ہوگیا ہمکو نہ ایمان لائیں ہم اللہ پر:۔

تشریح:...... ولا تتبعٰن تخفیف کے ساتھ نون حالت رفعی کی وجہ سے ہوگا اور لا مضارع منفی کا ہوگا جملہ خبریہ ہوگا اور فاستقیما جملہ انشائیہ ہے اس صورت میں کمال انقطاع ہے جس کی وجہ سے عطف جائز نہیں اس لیئے یہ واو حالیہ ہے اور واو حالیہ کے جائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مضارع منفی حصول صفت غیر ثابتہ پر دلالت نہیں کرتا جس کی وجہ سے مفرد حال سے دور ہو جاتا ہے مفرد حال سے دور ہونے کی وجہ سے واو ضروری ہے اس لیے ولا تتبعٰن حال میں واو ہے:...... مضارع منفی مقارنت پر دلالت کرتا ہے اس لیے مفرد حال کے ساتھ مشابہ ہے جس کی وجہ سے واو نہیں آسکتی اس لیے لا نؤمن حال میں واو نہیں ہے:......

ترکیب:......واو عاطفہ ان شرطیہ کان فعل ھو اسم مرجع مضارع منفیا خبر جملہ شرط:۔ فاء جزائیہ الامران مبتدأ:۔ علی المقارنۃ متعلق دلالت کے لکونہ مضارعا متعلق دلالت کے دون الحصول ظرف دلالت کی لکونہ منفیا متعلق دلالت کے لدلالتہ متعلق جائز ان کے خبر مرجع مضارع منفی جملہ اسمیہ جزاء:۔ مثالہ مبتدأ کقراءۃ ابن ذکوان متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ باقی مفعول بہ قراءۃ کا لا تتبعٰن موصوف بالتخفیف متعلق کائن کے صفت:۔ ما مبتدأ لنا متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ لا نؤمن باللہ جملہ حالیہ:۔

عبارت:......وَكَذَا اِنْ كَانَ مَاضِيًا لَفْظًا اَوْ مَعْنًى كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى :. اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ :. وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَوْ جَاءُ وْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ :. وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ :. وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ :. وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ:.

ترجمہ:......اور اس مضارع منفی کی طرح ہے اگر فعل ماضی لفظا ہو یا معنی ہو جیسے اس کا فرمان ہے کہا زکریا نے کہاں سے ہوگا میرے لڑکا اور تحقیق پہنچ گیا ہے مجھ کو بڑھاپا:۔ اور جیسے اس کا فرمان ہے:۔ یا جو آ گئے تمہارے پاس اور تنگ ہیں ان کے دل لڑنے سے آپ سے اور اپنی قوم سے:۔ اور جیسے اس کا فرمان ہے:۔ مریم نے کہا کہاں سے ہوگا میرے لڑکا اور نہیں چھوا مجھ کو کسی مرد نے:۔ اور جیسے اس کا کہنا ہے:۔ پس لوٹے وہ لوگ اللہ کے فضل کے ساتھ اور نعمت کے ساتھ اور نہیں پہنچی ان کو کوئی برائی:۔ اور جیسے اس کا کہنا ہے:۔ کیا گمان کرلیا ہے تم نے یہ کہ داخل ہو جاؤ گے تم جنت میں اور ابتک نہیں پہنچی تم کو مثل ان لوگوں کے جو لوگ گذر گئے تم سے پہلے۔

تشریح:......انّی یکون لی غلام وقد بلغنی الکبر یہ ماضی مثبت کی مثال ہے اور حال وقد بلغنی الکبر واو کے ساتھ ہے بلغ ماضی ہونے کی وجہ سے حصول صفت غیر ثابتہ پر دلالت ہو رہی ہے:...... ذوالحال کے فعل یکون کے ساتھ بلغ کی مقارنت نہیں ہے جس کی وجہ سے بلغ کا حال:...... مفرد حال سے دور ہو گیا ہے اس لیے واو ضروری ہے:...... اور جاء وکم حصرت صدورھم یہ ماضی مثبت کی مثال ہے اور حال حصرت صدورھم ہے بغیر واو کے حصرت ماضی مثبت ہونے کی وجہ سے ذوالحال کے فعل جاء کے ساتھ مقارنت نہیں ہے:...... حصول صفت غیر ثابتہ پر دلالت ہو رہی ہے جس کی وجہ سے مفرد حال کے ساتھ مشابہ ہے اس لیے حصرت صدورھم حال میں واو نہیں ہے:...... ماضی مثبت معنی نہیں ہوتی صرف لفظا ہوتی ہے اور اس کی یہ دو مثالیں ہیں اور ماضی منفی لفظا بھی ہوتی ہے جیسے ماضرب زید اور ماضی منفی معنی بھی ہوتی ہے جیسے انّی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر اس میں ولم یمسسنی بشر حال ہے اور ماضی معنیً فعل مضارع کی وجہ سے ہے ولم یمسسنی بشر ماضی منفی ہونے کی وجہ سے حصول صفت یمسس غیر ثابۃ پر دلالت نہیں ہے جس کی وجہ سے مفرد حال سے دور ہے اس لیے ولم یمسسنی بشر حال میں واو ہے:...... مقارنت ہے یعنی حال کا فعل یمسسنی ذوالحال کے فعل یکون کے ساتھ ملا ہوا ہے:...... دو میں سے ایک کے اعتبار سے واو کا فیصلہ ہوگا:...... کیونکہ مفرد حال میں حصول بھی ہوتا ہے اور مقارنت بھی ہوتی ہے مفرد حال کی موافقت میں واو نہیں ہوگی:...... فانقلبوا بنعمة من الله وفضل لم یمسسھم سوء اس میں لم یمسسھم سوء حال ہے اور ماضی معنیً ہے فعل مضارع کی وجہ سے لم والی ماضی معنیً کی دو مثالیں ہیں ایک واو کے ساتھ اور دوسری بغیر واو کے ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولمایاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم اس میں ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم حال ہے اور ماضی معنیً ہے فعل مضارع کی وجہ سے لما والی ماضی معنیً کی ایک مثال ہے واو کے ساتھ۔

ترکیب:......الفعل الماضی مبتدأ کذا متعلق کائن کے خبر جملہ دال برجزاء مشار الیہ مضارع منفی:۔ ان شرطیہ کان فعل ھو اسم مرجع فعل ماضیا خبر ممیّز لفظا تمیز معنی معطوف جملہ فعلیہ شرط مثالہ مبتدأ کقولہ تعالیٰ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ تعالیٰ حال ہے (ہ) ضمیر سے:۔ انّی ظرف یکون کی وقد بلغنی الکبر جملہ حال ہے (ی) ضمیر سے لی متعلق کائنا کے خبر غلام اسم جملہ فعلیہ حصرت صدورھم حال ہے واو ضمیر سے جاء و فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور حال سے ملکر جملہ فعلیہ:۔ لم یمسسھم سوء حال ہے فانقلبوا کی واو ضمیر سے نعمۃ اور فضل موصوف من اللہ متعلق کائنتین کے صفت:۔ موصوف صفت ملکر متعلق فانقلبوا کے جملہ فعلیہ:۔ ولمایاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم حال ہے تدخلوا کی واو سے ان تدخلوا الجنۃ مفعول بہ ام حسبتم کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاَمَّا الْمُثْبَتُ فَلِدَلَالَةٍ عَلَى الْحُصُوْلِ لِكَوْنِهٖ فِعْلًا مُتَبَادُوْنَ الْمُقَارَنَةِ لِكَوْنِهٖ مَاضِيًا وَلِهٰذَا شُرِطَ اَنْ

يَكُوْنَ مَعَ قَدْ ظَاهِرَةً اَوْ مُقَدَّرَةً:.

ترجمہ:......اور لیکن ماضی مثبت حصول پر دلالت کے لیئے ہوتی ہے فعل مثبت ہونے کی وجہ سے مقارنت کے بغیر فعل ماضی ہونے کی وجہ سے:۔ اس مقارنت کے نہ ہونے کی وجہ سے شرط کی گئی ہے یہ بات یہ کہ ماضی قد کے ساتھ ہو قد ظاہر ہو یا مقدر ہو:۔

تشریح:......وکذا ان کان ماضیا لفظا او معنی میں مطلق ماضی کی بحث تھی یہاں سے تفصیل شروع ہوتی ہے پہلے ماضی مثبت کی بحث ہے کہ ماضی مثبت جب حال واقع ہو تو واو کے ساتھ بھی واقع ہوتی ہے جیسے وقد بلغنی الکبر وجہ اس کی یہ ہے کہ ماضی مثبت ہونے کی وجہ سے مقارنت پر دلالت نہیں ہوتی جس کی وجہ سے حال مفرد سے دور ہو جاتی ہے اس وجہ سے واؤ آ سکتی ہے اور ماضی مثبت ہونے کی وجہ سے صفت کے حصول پر دلالت ہوتی ہے جس کی وجہ سے حال مفرد کے ساتھ مشابہ ہو جاتی ہے اس لیئے واو نہیں آ سکتی جیسے او جاء وکم حصرت صدورھم ماضی میں اور حال میں تضاد ہے جواب اس کا یہ ہے کہ ماضی جب حال واقع ہو تو قد ضرور ہوگا خواہ وہ قد ظاہر ہو جیسے وقد بلغنی الکبر ہے خواہ وہ قد مقدر ہو جیسے جاء وکم حصرت صدورھم کہ اصل میں قد حصرت صدورھم ہے کیونکہ قد ماضی کو حال کے قریب کر دیتا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ المثبت مبتدأ لکونہ ماضیا متعلق الحصول کے دون المقارنۃ ظرف الحصول کی لکونہ فعلا مثبتا متعلق الحصول کے الحصول متعلق دلالت کے دلالت متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ لھذا متعلق شرط کے مشار الیہ دون المقارنۃ ظاہرۃ اور مقدرۃ حال ہیں قد سے مع قد ظرف کائنا کی خبر یکون اپنے اسم ہو اور خبر سے مل کر نائب فاعل شرط کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاَمَّا الْمَنْفِيُّ فَلِلدَّلَالَةِ عَلَى الْمُقَارَنَةِ دُوْنَ الْحُصُوْلِ اَمَّا الْاَوَّلُ فَلِاَنَّ لَمَّا لِاسْتِغْرَاقِ وَغَيْرَهَا لِانْتِفَاءِ مُتَقَدِّمٍ مَعَ اَنَّ الْاَصْلَ اِسْتِمْرَارُهُ.

ترجمہ:......اور لیکن ماضی منفی مقارنۃ پر دلالت کے لیئے ہوتی ہے بغیر حصول کے لیکن پہلا تو اس لیئے ہے کیونکہ لما استغراق کے لیئے ہے اور اس لما کے علاوہ پہلے والے کی نفی کے لیئے ہوتا ہے اس بات کے ساتھ کہ اصل اس نفی کا استمرار ہے۔

تشریح:......یہ ماضی منفی کی بحث ہے ماضی منفی جب حال واقع ہو تو واو کے ساتھ بھی آ سکتی ہے جیسے ولم یمسسنی بشر وجہ اس کی یہ ہے کہ ماضی منفی صفت کے حصول پر دلالت نہیں کرتی جس کی وجہ سے حال مفرد سے دور ہو جاتی ہے اس لیئے واؤ آ سکتی ہے اور ماضی منفی مقارنۃ پر دلالت کرتی ہے جس کی وجہ سے حال مفرد کے ساتھ مشابہ ہے اس لیئے واو نہیں آ سکتی جیسے لم یمسسھم سوء یعنی ماضی منفی میں دونوں امر جائز ہیں:...... مقارنت پر ماضی منفی کی دلالت کی وجہ یہ ہے کہ لما ماضی کی نفی کے استغراق کے لیئے ہوتا ہے اور ما اور لم وغیرہ زمانہ تکلم سے مقدم کی نفی کے لیئے ہوتے ہیں اس بات کے ساتھ کہ اصل میں اس نفی کا استمرار ہوتا ہے۔

ترکیب:......دون الحصول ظرف دلالت کی علی المقارنۃ متعلق دلالت کے ولالت متعلق کائن کے خبر المنفی مبتدأ جملہ شرطیہ الاول مبتدأ لان متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ لما اور غیر اسم ان کا استغراق اور انتفاء متعلق کائن کے خبر ان کی جملہ اسمیہ:۔ مع ظرف انتفاء کی مضاف الاصل اسم استمرارہ خبر جملہ اسمیہ مضاف الیہ:۔

عبارت:......فَيَحْصُلُ بِهِ الدَّلَالَةُ عَلَيْهَا عِنْدَ الْاِطْلَاقِ بِخِلَافِ الْمُثْبَتِ فَاِنَّ وَضْعَ الْفِعْلِ عَلٰى اِفَادَةِ التَّجَدُّدِ وَتَحْقِيْقُهُ اَنَّ اسْتِمْرَارَ الْعَدَمِ لَا يَفْتَقِرُ اِلٰى سَبَبٍ بِخِلَافِ اسْتِمْرَارِ الْوُجُوْدِ وَاَمَّا الثَّانِيْ فَلِكَوْنِهٖ مَنْفِيًّا:.

ترجمہ:......پس اس نفی سے حاصل ہوتی ہے مقارنۃ پر دلالت نفی کے اطلاق کے وقت یہ بات خلاف ہے ماضی مثبت کے کیونکہ فعل کی وضع تجدد کا فائدہ دینے کے لیئے ہے اور اس بات کی تحقیق یہ ہے کہ بیشک نہ ہونے کا استمرار کسی سبب کا محتاج نہیں یہ بات خلاف ہے ہونے کے استمرار کے اور لیکن دوسرا حصول پر دلالت نہ ہونا فعل کے منفی ہونے کی وجہ سے ہے۔

تشریح:......نفی کے اطلاق کے وقت ماضی منفی کی وجہ سے مقارنت پر دلالت ہوتی ہے یعنی حال کا فعل ماضی منفی:...... ذوالحال کے فعل کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے:......صفت غیر ثابتۃ کا حصول نہیں ہوتا:...... ماضی مثبت حال میں مقارنت نہیں ہوتی یعنی حال کا فعل ماضی مثبت:...... ذوالحال کے فعل کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہوتا صفت غیر ثابتۃ کا حصول ہوتا ہے کیونکہ فعل میں تجدد ہوتا ہے جس کی وجہ سے حال میں اور ماضی میں تضاد پیدا ہو جاتا ہے ماضی منفی کی مقارنۃ پر دلالت کی وجہ یہ ہے کہ نہ ہونے کا استمرار کسی سبب کا محتاج نہیں ہوتا جب کہ کسی چیز کے ہونے کے لیئے سبب ضروری ہے ماضرب ماضی کے تمام اجزاء میں مانا جائے گا اور ضرب ماضی کے کسی جزء میں مانا جائے گا کیونکہ یہ مثبت ہے ہر وقت نہیں مارتا رہا بلکہ کسی ایک وقت میں مارا ہے اس میں دلالت علی الحصول تو ہوگی کیونکہ ماضی مثبت ہے لیکن مقارنۃ نہیں ہوگی مثبت کی وجہ سے کیونکہ حال اور ماضی ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔

ترکیب:......بہ متعلق یحصل کے مرجع نفی علیہا متعلق الدلالۃ کے مرجع مقارنۃ عند الاطلاق ظرف یحصل کی یحصل فعل اپنے متعلق الدلالۃ فاعل اور ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ ھذا مبتدأ محذوف ہے بخلاف المثبت متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ وضع الفعل اسم ان کا علی افادۃ التجدد متعلق کائن کے خبر ان کی جملہ اسمیہ تحقیقہ مبتدأ استمرار العدم اسم ان کا الی سبب متعلق لایفتقر کے خبر جملہ اسمیہ ھذا مبتدأ محذوف ہے بخلاف استمرار الوجود متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ الثانی مبتدأ فلکونہ منفیا متعلق کائن کے خبر جملہ شرطیہ۔

عبارت:......وَاِنْ كَانَتْ اِسْمِيَّةً فَالْمَشْهُوْرُ جَوَازُ تَرْكِهَا بِعَكْسِ مَا مَرَّ فِي الْمَاضِي الْمُثْبَتِ نَحْوُ كَلَّمْتُهٗ فُوْهُ اِلٰى فِيَّ وَاِنَّ دُخُوْلَهَا اَوْلٰى لِعَدَمِ دَلَالَتِهَا عَلٰى عَدَمِ الثُّبُوْتِ مَعَ ظُهُوْرِ الْاِسْتِيْنَافِ فِيْهَا فَحَسُنَ زِيَادَةُ رَابِطٍ نَحْوُ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

ترجمہ:......اور اگر حال جملہ اسمیہ ہو پس واو کے چھوڑنے کا جواز مشہور ہے اس قاعدے کے الٹ جو قاعدہ ماضی مثبت میں گذرا ہے جیسے بات کی میں نے اس سے اس حال میں کہ اس کا منہ میرے منہ کی طرف تھا اور بیشک اس واو کا داخل ہونا زیادہ بہتر ہے اس جملہ اسمیہ کی دلالت نہ ہونے کی وجہ سے ثبوت کے نہ ہونے پر اس جملہ اسمیہ میں استیناف کے ظاہر ہونے کے ساتھ پس رابطہ کا زیادہ کرنا اچھا ہے جیسے پس نہ بناؤ تم اللہ کے شریک اس حال میں کہ تم جانتے ہو۔

تشریح:......ماضی مثبت میں دونوں کام جائز تھے مقارنۃ پر دلالت نہ ہونے کی وجہ سے مفرد حال کے ساتھ مشابہ نہ رہی جس کی وجہ سے واؤ آئی جیسے وقد بلغنی الکبر اور ماضی مثبت میں حصول صفت غیر ثابتہ پر دلالت ہونے کی وجہ سے مفرد حال کے ساتھ مشابہ ہوگئی جس کی وجہ سے واؤ نہیں آئی ہے جیسے او جاء وکم حصرت صدورھم جملہ اسمیہ دوام کا فائدہ دیتا ہے جس کی وجہ سے مقارنۃ پر دلالت ہوتی ہے اس لیے جملہ اسمیہ کی مشابہت مفرد حال کے ساتھ ہوگئی اور واؤ نہیں آئی جیسے کلمتہ فوہ الیٰ فِیَّ اور صفت غیر ثابتۃ پر جملہ اسمیہ دلالت نہیں کرتا بلکہ صفت ثابتۃ پر دلالت کرتا ہے یعنی حدوث پر دلالت نہیں کرتا ثبوت پر دلالت کرتا ہے جس کی وجہ سے جملہ اسمیہ حال مفرد کے ساتھ مشابہ نہ رہا اس لیئے رابطہ کا زیادہ کرنا اچھا ہے جیسے فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون:...... لعدم دلالتھا علیٰ عدم الثبوت مع ظھور الاستیناف فیھا:...... صفت غیر ثابتہ پر جملہ اسمیہ کی دلالت نہ ہونے کی وجہ سے اور جملہ میں استیناف کے ظاہر ہونے کی وجہ سے واو کا داخل ہونا حال کے لیے زیادہ بہتر ہے:...... جملہ اسمیہ صفت ثابۃ کے دوام کا فائدہ دیتا ہے اس لیے ماضی مثبت کے الٹ ہے کہ ماضی مثبت صفت غیر ثابۃ کا فائدہ دیتی ہے:...... کلمتہ فوہ الی فی میں:...... فوہ الی فی حال ہے اس میں استیناف ظاہر ہے:...... یعنی جملہ مستانفہ ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ ان شرطیہ کانت فعل ھی اسم مرجع جملہ اسمیہ خبر جملہ شرط فی الماضی المثبت متعلق مر کے مر فعل ھو فاعل مرجع ما:۔موصول صلہ

ملکر مضاف الیہ عکس کا عکس متعلق فالمشہور کے مبتدأ:۔ جواز ترکھا خبر جملہ جزاء مثالہ مبتدأ نحوخبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ فوہ مبتدأ الیٰ فیٔ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ حال کلمتہ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور حال سے ملکر جملہ فعلیہ فیھا متعلق ظھور کے مرجع جملہ اسمیہ مع ظرف پہلے عدم کی علیٰ عدم متعلق پہلے عدم کے پہلا عدم متعلق اولیٰ کے خبران کی دخولھا اسم ان کا جملہ اسمیہ:۔ حسن فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انتم مبتدأ تعلمون فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبر جملہ اسمیہ حال تجعلوا کی واو سے تجعلوا فعل اپنے فاعل متعلق مفعول بہ اور حال سے ملکر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَقَالَ عَبْدُ الْقَاهِرِ اِنْ کَانَ الْمُبْتَدَأُ ضَمِیْرَ ذِی الْحَالِ وَجَبَتْ نَحْوُجَآءَ زَیْدٌ وَّھُوَ یَسْرَعُ اَوْ وَھُوَ مُسْرِعٌ وَاِنْ جُعِلَ نَحْوُعَلٰی کَتِفِہٖ سَیْفٌ حَالاً کَثُرَفِیْھَا تَرْکُھَا نَحْوُ خَرَجْتُ مَعَ الْبَازِیْ عَلَیَّ سَوَادٌ:.

ترجمہ:......اور عبدالقاھر نے کہا ہے اگر ذوالحال کی ضمیر مبتدأ ہو تو واو واجب ہے جیسے آیا زید اس حال میں کہ وہ دوڑ رہا تھا اور اگر بنایا جائے علیٰ کتفہ سیف کو حال تو بہت زیادہ ہے اس میں واو کا چھوڑنا جیسے نکلا میں باز کے ساتھ اس حال میں کہ میرے اوپر اندھیرا تھا۔

تشریح:......عبدالقاھر نے کہا ہے اگر حال جملہ اسمیہ میں مبتدأ ضمیر ہو جس کا مرجع ذوالحال ہو تو اس صورت میں واؤ ضروری ہے جیسے جاء زید وھو یسرع اس میں جملہ حالیہ کی خبر فعل ہے اور مبتداء ذوالحال کی ضمیر ہے اس لیے واؤ ہے اور جاء زیدوھو مسرع میں جملہ حالیہ کی خبر اسم ہے دونوں صورتوں میں ھو مبتدأ ضمیر ذوالحال کی وجہ سے واؤ ہے دوسری صورت یہ ہے کہ مبتدأ مؤخر ہو اس صورت میں اکثر واؤ نہیں ہوتی ہے جیسے خرج من البیت علی کتفہ سیف میں حال خرج کی ھو ضمیر سے علی کتفہ سیف ہے بغیر واو کے اسی طرح خرجت مع البازی علیّ سواد میں حال خرجت کی ضمیر سے علیّ سواد ہے بغیر واؤ کے البازی میں یاء نفس کلمہ کی ہے متکلم کی نہیں ہے۔

ترکیب:......قال فعل عبدالقاھر فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ:۔ ان شرطیہ کان فعل المبتدأ اسم ضمیر ذی الحال خبر جملہ شرطیہ وجبت فعل ھی فاعل جملہ جزاء مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ جاء فعل زید فاعل ذوالحال واؤ حالیہ ھو مبتدأ یسرع جملہ فعلیہ خبر جملہ اسمیہ حال او عاطفہ واؤ حالیہ ھو مبتدأ مسرع خبر جملہ اسمیہ حال ان شرطیہ جعل فعل نحو نائب فاعل مضاف علی کتفہ سیف مضاف الیہ حالا مفعول ثانی جملہ شرط کثر فعل فیھا متعلق کثر کے مرجع علی کتفہ سیف ترکھا فاعل جملہ فعلیہ جزاء مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ علی متعلق کائن کے خبر سواد مبتدأ جملہ اسمیہ حال خرجت کی ضمیر سے مع البازی ظرف خرجت فعل اپنے فاعل ظرف اور حال سے ملکر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَحَسُنَ التَّرْکُ تَارَۃً لِدُخُوْلِ حَرْفٍ عَلَی الْمُبْتَدَاِ کَقَوْلِہٖ:. فَقُلْتُ عَسٰی اَنْ تُبْصِرِیْنِیْ کَاَنَّمَا بَنِیَّ حَوَالِیَّ الْاُسُوْدُ الْحَوَارِدُ وَاُخْرٰی لِوُقُوْعِ الْجُمْلَۃِ بِعَقْبِ مُفْرَدٍ کَقَوْلِہٖ:. وَاللّٰہُ یُبْقِیْکَ لَنَا سَلْمًا x بُرْدَاکَ تَعْظِیْمُ وَ تَبْجِیْلُ.

ترجمہ:......اور کبھی اچھا ہے واؤ کا چھوڑ دینا مبتدأ پر حرف داخل ہونے کی وجہ سے جیسے اس کا کہنا ہے:۔ کہا میں نے عنقریب دیکھے گی تو مجھے گویا کہ میرے بیٹے میرے اردگرد غضب ناک شیر ہیں اور کبھی اچھا ہے واؤ کا چھوڑ دینا مفرد حال کے بعد جملہ اسمیہ حال کے واقع ہونے پر جیسے اس کا کہنا ہے:۔ اللہ باقی رکھے تجھ کو ہمارے لیے سلامتی کی حالت میں اس حال میں کہ تیری دونوں چادریں عزت ہیں اور بزرگی ہیں ہمارے لیئے:۔

تشریح:......بنیّ حوالی الاسود الحوارد جملہ اسمیہ ہے جو کہ تبصرینی کے مفعول (ی) سے حال واقع ہے اور اس جملہ حال کے مبتدأ بنی پر حرف کانما داخل ہے جو کہ حرف مشبہ بالفعل ہے یہ کانما مبتدأ پر داخل ہونے کی وجہ سے ربط کا کام دے رہا ہے اس لیئے جملہ اسمیہ حال پر واؤ کو داخل نہیں کیا اور دوسری صورت یہ ہے کہ جملہ اسمیہ حال واقع ہو مفرد حال کے بعد

اس صورت میں بھی جملہ اسمیہ حال پر واو کو داخل نہیں کرتے جیسے سلما مفرد حال ہے اور اس کے بعد جملہ اسمیہ حال واقع ہے **برداک تعظیم وتبجیل** تو یہاں جملہ اسمیہ حال:۔ **برداک تعظیم و تبجیل** بغیر واو کے ہے کیونکہ اس کا ربط مفرد حال کے ساتھ ہے اور مفرد حال کا ربطہ مفرد ہونے کی وجہ سے بغیر واو کے ذوالحال کے ساتھ ہے اس لیئے **برداک تعظیم و تبجیل** پر واو داخل نہیں ہے۔

ترکیب:......تارۃ اور اخری مفعول فیہ ہیں الترک کے علی المبتدأ متعلق دخول کے دخول متعلق الترک کے بعقب مفرد متعلق وقوع کے وقوع متعلق الترک کے الترک فاعل حسن کا جملہ فعلیہ قلت فعل بفاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ عسی تامہ ان ناصبہ تبصرینی فعل بفاعل نون وقایہ کا (ی) مفعول بہ ذوالحال کان حرف مشبہ بالفعل ما کافہ بنی مبتدأ حوالی ظرف کائنۃ کی خبر الاسود موصوف الحوار دصفت ملکر مبتدأ جملہ اسمیہ ہوکر خبر:۔ مبتدأ خبر ملکر جملہ اسمیہ حال:۔ تبصرینی فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور حال سے ملکر فاعل عسیٰ کا جملہ فعلیہ:۔ اللہ مبتدأ یبقی فعل ھو فاعل مرجع اللہ ک مفعول بہ ذوالحال لنا متعلق یبقی کے سلما حال برداک مبتدأ تعظیم وتبجیل خبر جملہ اسمیہ حال:۔

(هذا باب الایجاز والاطناب والمساواۃ) **الایجاز والاطناب والمساواۃ** (یہ ایجاز اور اطناب اور مساواۃ کا باب ہے)

عبارت:......قَالَ السَّکَّاکِیُّ اَمَّا الْاِیْجَازُ وَالْاِطْنَابُ فَلِکَوْنِهِمَا نَسْبِیَّیْنِ لَایَتَیَسَّرُ الْکَلَامُ فِیْهِمَا اِلَّا بِتَرْکِ التَّحْقِیْقِ وَالتَّعْیِیْنِ وَالْبِنَاءِ عَلٰی اَمْرٍ عُرْفِیٍّ.

ترجمہ:......سکاکی نے کہا ہے لیکن ایجاز اور اطناب اپنے منسوب ہونے کی وجہ سے ہوتے ہیں ایجاز اور اطناب میں کلام کرنا آسان نہیں ہے مگر تحقیق اور تعین چھوڑ کر اور امر عرفی پر کلام کو بنانے کے ساتھ۔

تشریح:...... اب تک علم معانی کے سات باب بیان ہو چکے ہیں:...... (۱) احوال الاسناد الخبری:...... (۲)احوال المسند الیہ:......(۳)احوال المسند:...... (۴) احوال متعلقات الفعل:...... (۵) قصر:...... (۶) الانشاء:...... (۷) الفصل والوصل:...... یہ آٹھواں باب ہے اور علم معانی اس باب پر مکمل ہو جاتا ہے:...... کلام اپنی حالت کے اعتبار سے تین قسم کا ہوتا ہے:...... یا تو کلام مراد کے مطابق ہوگا ایسے کلام کو مساواۃ کہتے ہیں:...... اگر کلام مراد سے کم ہے تو ایسے کلام کو ایجاز کہتے ہیں اور اگر کلام مراد سے زیادہ ہے تو ایسے کلام کو اطناب کہتے ہیں ایجاز اور اطناب کا سمجھنا ایک دوسرے پر موقوف ہے اس لیئے ان کی تعریف کسی تحقیق پر نہیں ہے اطناب ایجاز کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے اور ایجاز اطناب کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے اور یہ بات کلام عرفی پر کلام کو بنانے سے معلوم ہوتی ہے۔

ترکیب:......قال فعل السکاکی فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ:۔ اما شرطیہ الایجاز اور الاطناب مبتدأ فاء جزائیہ لکونھما نسبیین متعلق کائن کے خبر جملہ شرطیہ:۔ لایتیسّر فعل الکلام فاعل فیھما متعلق لایتیسّر کے مرجع ایجاز اور اطناب بشیئ مستثنٰی منہ الاحرف استثناء بترک التحقیق والتعیین والبناء علی امر عرفی مستثنٰی:۔ مستثنٰی منہ اپنے مستثنٰی سے ملکر متعلق لایتیسّر کے جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَهُوَ مُتَعَارَفُ الْاَوْسَاطِ اَیْ کَلَامُهُمْ فِیْ مَجْرٰی عُرْفِهِمْ فِیْ تَادِیَةِ الْمَعَانِیْ وَلَا یُحْمَدُ فِیْ بَابِ الْبَلَاغَةِ وَلَا یُذَمُّ فَالْاِیْجَازُ اَدَاءُ الْمَقْصُوْدِ بِاَقَلَّ مِنْ عِبَارَةِ الْمُتَعَارَفِ وَالْاِطْنَابُ اَدَاءُهٗ بِاَکْثَرَ مِنْهَا:.

ترجمہ:......اور وہ امر عرفی عام لوگوں کا پہچانا ہوا کلام ہوتا ہے یعنی ان کا کلام ان کی پہچانی ہوئی جگہ میں ہوتا ہے معنٰی کے اداء کرنے میں اور اس کلام کی تعریف نہیں کی جاتی بلاغت کے باب میں اور نہ اس کلام کی مذمت کی جاتی ہے پس ایجاز مقصود کو اداء کرنا ہے پہچانی ہوئی عبارت سے کم عبارت کے ساتھ اور اطناب مقصود کو اداء کرنا ہے پہچانی ہوئی عبارت سے زیادہ عبارت کے ساتھ۔

تشریح:......امر عرفی کی تعریف یہ کی ہے کہ وہ کلام عام لوگوں کا پہچانا ہوا کلام ہوتا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ معنٰی کے اداء کرنے میں ان کا کلام ان کی پہچانی ہوئی جگہ میں ہوتا ہے جو اغراض اور مقاصد کی ادائیگی میں روز مرہ استعمال ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کلام کی مذمت نہیں کی جاسکتی اور تعریف اس لیئے نہیں کی جاسکتی کہ یہ کلام مقتضٰی حال کے مطابق نہیں ہوتا۔ عام لوگوں کے کلام سے جو کلام مقصد کو ادا کرنے میں کم ہوگا وہ کلام ایجاز ہوگا اور جو کلام عام لوگوں کے کلام سے مقصد کو اداء کرنے میں زیادہ ہوگا وہ کلام اطناب ہوگا اور جو کلام مقصد کو اداء کرنے میں عام لوگوں کے کلام کے برابر ہوگا وہ کلام مساواۃ ہوگا۔

ترکیب:......واو عاطفہ ھو مبتدأ مرجع امر عرفی متعارف الاوساط خبر جملہ مُفَسَّر ای حرف تفسیر کلامھم مبتدأ فی تادیۃ المعانی متعلق مجرٰی کے مجرٰی متعلق کائن کے خبر جملہ مُفَسِّر ولا یحمد فعل ھو نائب فاعل مرجع کلامھم فی باب البلاغۃ متعلق یحمد کے ولا یذم معطوف یحمد پر جملہ فعلیہ فالایجاز مبتدأ اداء المقصود خبر من عبارۃ المتعارف متعلق اقل کے اقل متعلق اداء کے جملہ اسمیہ الاطناب مبتدأ اداء ہ خبر منھا متعلق اکثر کے اکثر متعلق اداء کے جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......ثُمَّ قَالَ الْاِخْتِصَارُ لِكَوْنِهٖ نَسْبِيًّا يَرْجِعُ تَارَةً اِلٰى مَاسَبَقَ وَ اُخْرٰى اِلٰى كَوْنِ الْمَقَامِ خَلِيْقًا بِاَبْسَطَ مِمَّا ذُكِرَ.

ترجمہ:......پھر سکاکی نے کہا ہے اختصار اپنے منسوب ہونے کی وجہ سے کبھی لوٹتا ہے متعارف عبارت کی طرف اور کبھی لوٹتا ہے اس مقام کی طرف جو مقام لائق ہوتا ہے زیادہ پھیلے ہوئے کلام کا اس کلام سے جو کلام ذکر کیا گیا۔

تشریح:......پھر سکاکی نے کہا ہے کہ کلام اپنے منسوب ہونے کی وجہ سے کبھی تو لوٹتا ہے متعارف عبارت کی طرف اور کلام میں ایجاز کا ہونا متعارف عبارت کے لحاظ سے ہوگا اگر کلام متعارف عبارت سے کم ہے تو کلام ایجاز ہوگا اور کبھی کلام لوٹتا ہے اس مقام کی طرف جو مقام لائق ہوتا ہے زیادہ پھیلے ہوئے کلام کا اس کلام سے جو کلام ذکر کیا گیا مقام کا تقاضہ تھا کہ متکلم زیادہ کلام کرتا لیکن زیادہ کلام نہیں کیا اس لیئے مقام کے اعتبار سے کلام ایجاز ہے اس ایجاز میں متعارف عبارت کو دخل نہیں۔

ترکیب:......ثم عاطفہ قال فعل السکا کی فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ الاختصار مبتدأ لکونہ نسبیا متعلق یرجع کے تارۃ اور اخری ظرف یرجع کی سبق فعل ھو فاعل مرجع ماجملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر متعلق یرجع کے ذکر فعل ھو نائب فاعل مرجع ماجملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ متعلق بابسط کے بابسط متعلق خلیقا کے خبر کون کی کون متعلق یرجع کے یرجع فعل اپنے تینوں متعلق اور دونوں ظرف سے ملکر خبر:۔ جملہ اسمیہ

عبارت:......وَفِيْهِ نَظَرٌ لِاَنَّ كَوْنَ الشَّيْئِ نَسْبِيًّا لَايَقْتَضِيْ تَعَسُّرَ تَحْقِيْقِ مَعْنَاهُ ثُمَّ الْبِنَاءُ عَلَى الْمُتَعَارَفِ وَالْبَسْطِ الْمَوْصُوْفِ رَدٌّ اِلَى الْجِهَالَةِ.

ترجمہ:......اور اس میں نظر ہے کیونکہ چیز کا نسبت والا ہونا تقاضہ نہیں کرتا چیز کے معنی کی تحقیق کے مشکل ہونے کا پھر کلام کو بنانا متعارف عبارت پر اور بسط موصوف پر جہالت کی طرف لوٹنا ہے۔

تشریح:......اکثر نسبت والوں کے معانی تحقیقی ہیں اور ان کی تعریفات بھی کی جاتی ہیں جیسے اَبُوَّتْ اَخُوَّتْ وغیرہ اس لیئے چیز کا نسبت والا ہونا تقاضہ نہیں کرتا چیز کے معانی کے مشکل ہونے کا کلام کا نسبت والا ہونا کبھی لوٹتا ہے ماسبق کی طرف اور کبھی مقام کی طرف یہ بات جہالت کی طرف لوٹتی ہے کیونکہ متعارف الاوساط کی مقدار اور کیفیت پورے طور پر معلوم نہیں ہو سکتی جواب اس کا یہ ہے کہ متعارف الاوساط کی طرف کلام کا لوٹنا اپنے منسوب ہونے کی وجہ سے رد الی الجھالۃ نہیں ہے کیونکہ لوگ اپنے مافی الضمیر کو معاملات اور محاورات میں اداء کرتے ہیں اور ان کو معانی کے اداء کرنے میں اختلافات عبارت اور لطائف عبارت پر قدرت نہیں ہوتی ان لوگوں کے لیئے ایک معلوم حد ہوتی ہے جس کو بلغاء بھی جانتے ہیں اس لیئے رد الی الجھالۃ نہیں ہے۔اور کون المقام خلیقا بابسط کو بھی بلغاء جانتے ہیں اس لیئے یہ بھی رد الی الجھالۃ نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ فیہ متعلق کائن کے خبر کون الشی نسبیا اسم ان کا تعسر تحقیق معناہ مفعول بہ لایقتضی کا لایقتضی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر ان کی:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر متعلق نظر کے نظر مبتدأ جملہ اسمیہ:۔عن المتعارف اور بسط الموصوف متعلق البناء کے البناء مبتدأ الجھالۃ متعلق رد کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَالْاَقْرَبُ اَنْ يُّقَالَ الْمَقْبُوْلُ مِنْ طُرُقِ التَّعْبِيْرِ تَادِيَةُ اَصْلِهٖ بِلَفْظٍ مُسَاوِلَهٗ اَوْ نَاقِصٍ عَنْهُ وَافٍ اَوْ زَائِدٍ عَلَيْهِ لِفَائِدَةٍ.

ترجمہ:......ایجاز اطناب اور مساواۃ کی زیادہ قریب تعریف یہ ہے یہ کہ کہا جائے کہ بیان کرنے کے طریقوں میں سے مقبول طریقہ اصل مراد کو اداء کرنا ہے برابر لفظ کے ساتھ اور مراد سے کم لفظ کے ساتھ جو لفظ پورے ہوں یا مراد پر زائد لفظ کے ساتھ فائدہ کی وجہ سے۔

تشریح:......(۱) جن الفاظ کے ساتھ مرادی معنیٰ کو اداء کیا جائے اور وہ الفاظ اصل مراد کے برابر ہوں تو اس کو مساواۃ کہتے ہیں۔ (۲) الفاظ اگر کم ہوں مگر مرادی معنیٰ پر دلالت کرنے میں کسی تکلف کی ضرورت نہ ہو تو اس کو ایجاز کہتے ہیں۔ (۳) الفاظ بھی کم ہوں اور دلالت میں بھی محتاج ہوں تو اس کو اخلال کہتے ہیں۔(۴) الفاظ زائد ہوں کسی فائدہ کی وجہ سے اس کو اطناب کہتے ہیں۔ (۵) الفاظ کا زائد ہونا معین ہو بغیر فائدہ کے معنی مفسد ہو یا غیر مفسد اس کو حشو کہتے ہیں۔ (۶) اگر الفاظ زائد غیر معین ہو بغیر فائدہ کے تو اس کو تطویل کہتے ہیں۔ (۱) لفظ مساوی ہو تو (مساواۃ) (۲) لفظ ناقص وافی ہو تو (ایجاز) (۳) لفظ ناقص غیر وافی ہو تو (اخلال) (۴) لفظ زائد فائدہ کے لیئے (اطناب) (۵) لفظ معین زائد بغیر فائدہ کے (حشو) (۶) لفظ غیر معین زائد بغیر فائدہ کے (تطویل) تین طریقے مقبول ہیں مساواۃ ایجاز اطناب۔

ترکیب:......الاقرب مبتدأ ان ناصبہ یقال فعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ:۔ المقبول موصوف من طرق التعبیر متعلق الکائن کے صفت:۔ موصوف صفت ملکر مبتدأ لہ متعلق مساو کے مرجع مراد مساو صفت عنہ متعلق ناقص کے مرجع مراد ناقص صفت واف صفت علیہ متعلق زائد کے مرجع مراد لفائدۃ متعلق زائد کے:۔ زائد صفت لفظ اپنی چاروں صفتوں سے ملکر متعلق تادیۃ کے تادیۃ خبر المقبول کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاحْتُرِزَ بِوَافٍ عَنِ الْاِخْلَالِ كَقَوْلِهٖ :. وَالْعَيْشُ خَيْرٌ فِيْ ظِلَا x لِ النُّوْكِ مِمَّنْ عَاشَ كَدًّا اَيِ النَّاعِمُ وَفِيْ ظِلَالِ الْعَقْلِ:.

ترجمہ:......اور بچا گیا ہے واف کے ذریعہ خلل ڈالنے سے جیسے اس کا کہنا ہے حماقت کے سائیوں میں نعمت والی زندگی بہتر ہے اس شخص سے جو شخص معتوب زندگی گذارتا ہے عقل کے سائیوں میں۔

تشریح:......اصل عبارت شعر کی اس طرح ہے والعیش الناعم خیر فی ظلال النوک ممن عاش کدافی ظلال العقل گویا کہ اصل مراد کو اداء کرنے میں اور دلالت کرنے میں الفاظ کم ہیں شعر محتاج ہے دوسرے الفاظ کا اس لیئے اس شعر میں اخلال ہے جو کہ مقبول نہیں ہے الفاظ واف نہیں ہیں اس لیئے ایجاز نہیں ہے اخلال ہے اگر الفاظ اصل مراد کو اداء کرنے میں پورے ہوتے تو ایجاز ہوتا۔

ترکیب:......بواف نائب فاعل عن الاخلال متعلق احترز کے جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ العیش موصوف الناعم صفت ملکر مبتدأ فی ظلال العقل متعلق کدا کے کدا حال عاش کی ضمیر سے عاش فعل اپنے فاعل اور حال سے ملکر جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر متعلق خیر کے خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَبِفَائِدَةٍ عَنِ التَّطْوِيْلِ نَحْوُ:. وَاَلْفٰى قَوْلَهَا كَذِبًا وَ مَيْنًا وَعَنِ الْحَشْوِ الْمُفْسِدِ كَالنَّدٰى فِيْ قَوْلِهٖ:. وَلَا فَضْلَ فِيْهَا لِلشُّجَاعَةِ وَالنَّدٰى وَصَبْرِ الْفَتٰى لَوْلَا لِقَاءُ شَعُوْبِ:. وَغَيْرِ الْمُفْسِدِ كَقَوْلِهٖ:. وَاَعْلَمُ عِلْمَ الْيَوْمِ وَالْاَمْسِ قَبْلَهٗ.

ترجمہ:......اور بچا گیا ہے بفائدۃ کے ذریعہ تطویل سے جیسے پایا اس نے اس کی بات کو چھوٹا اور بیکار اور بچا گیا ہے بفائدۃ کے ذریعہ بیکار بھراؤ سے جیسے سخاوت ہے اس کے کہنے میں:۔ نہیں ہے کوئی فضیلت دنیا میں بہادری کی اور سخاوت کی اور جوان کے صبر کی اگر نہ ہوتا موت کا ملنا اور بچا گیا ہے بفائدۃ کے ذریعہ غیر مفسد بھراؤ سے جیسے اس کا کہنا ہے:۔ اور جانتا ہوں میں آج کے علم کو اور کل کے علم کو جو آج سے پہلے تھا۔

تشریح:......کذبا اور مینا میں سے ایک زائد ہے زائد معین نہیں ہے بغیر فائدہ کے ہے اس لیئے الفی قولها کذبا ومینا میں تطویل ہے:۔ الفاظ کا زائد ہونا معین ہو بغیر فائدہ کے معنی مفسد ہو تو حشو مفسد ہے جیسے الندیٰ ہے ولا فضل فیها للشجاعت والندیٰ وصبر الفتیٰ لولالقاء شعوب میں :۔ اگر موت کا ملنا نہ ہوتا تو بہادری کی اور جوان کے صبر کی کوئی

فضیلت نہ ہوتی یہ ٹھیک ہے کیونکہ جوان کو اور بہادر کو پتہ ہے کہ جنگ میں زندگی کا خاتمہ ہوسکتا ہے پھر بھی جنگ میں کود پڑتا ہے اور یہ بات فضیلت کی ہے اور سخاوت میں یہ بات نہیں کہ مال خرچ کرے گا تو مرجائے گا اور مال خرچ نہ کرے گا تو بچ جائے گا اس لیئے یہ حشو مفسد ہے بیکار بھراؤ ہے زندہ رہنے کی امید ہو اور سخاوت کرے تو الفاظ بغیر فائدہ کے نہیں ہیں اس اعتبار سے اطناب ہے اور الفاظ زائد معین ہوں بغیر فائدہ کے معنی غیر مفسد ہو جیسے **واعلم علم الیوم والامس قبلہ**:۔ میں جانتا ہوں آج کے علم کو اور کل کے علم کو جو آج سے پہلے تھا امس آج سے پہلے ہی ہوتا ہے اس لیئے قبلہ حشو غیر مفسد ہے کہ معنی درست ہے لیکن زائد معین بلا فائدہ ہے۔

ترکیب:......بفائدۃ نائب فاعل عن التطویل متعلق احترز کے جملہ فعلیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر جملہ اسمیہ:۔ الفی فعل ھو فاعل مرجع جذیمہ قولھا مفعول بہ مرجع زباء عورت کذبا ومینا مفعول ثانی جملہ فعلیہ:۔ عن الحشو المفسد معطوف ہے عن التطویل پر فی قولہ متعلق الکائن کے ہو کر صفت الندیٰ کی موصوف صفت ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ فضل اسم لانفی جنس کا فیھا اور للشجاعۃ اور الندیٰ اور صبر الفتی چاروں متعلق کائن کے خبر لانفی جنس کی جملہ اسمیہ لقاء شعوب مبتدأ کائن خبر جملہ اسمیہ عن الحشو غیر المفسد معطوف عن التطویل پر الامس موصوف قبلہ ظرف الکائن کے ہو کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر معطوف الیوم معطوف علیہ مضاف الیہ علم مضاف مفعول بہ اَعْلَمُ کا جملہ فعلیہ

عبارت:......**اَلْمُسَاوَاۃُ نَحْوُ وَلاَ یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلاَّ بِاَھْلِہٖ وَقَوْلُہٗ فَاِنَّکَ کَاللَّیْلِ الَّذِیْ ھُوَ مُدْرِکِیْ وَاِنْ خِلْتُ اَنَّ الْمُنْتَاٰی عَنْکَ وَاسِعٌ۔**

ترجمہ:......مساواۃ اس آیت جیسا ہے اور نہیں اترتی مکرہ بری مگر اس کے مستحق پر اور مساواۃ اس کا کہنا ہے بیشک تو رات کے مانند ہے جو پالیتی ہے مجھ کو اگرچہ میں خیال کرتا ہوں اس بات کا کہ بیشک تجھ سے دوری کافی ہے۔

تشریح:......ایجاز اطناب اور مساواۃ میں سے مساواۃ کو مقدم کیا کیونکہ اطناب کا سمجھنا مساواۃ پر موقوف ہے جو مساواۃ سے کم ہوگا وہ ایجاز ہوگا اور جو مساواۃ سے زائدہ ہوگا وہ اطناب ہوگا کہتے ہیں کہ مکر کا معنی اور سیئی کا معنی ایک ہے اس لیئے آیت میں اطناب ہے یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ ہر **مکر سیئی** نہیں ہوتی جیسے **و مکروا ومکر اللہ** دوسری بات یہ ہے کہ آیت میں **مستثنیٰ منہ** محذوف ہے اس لیئے آیت میں ایجاز ہے اور شعر میں بھی ایجاز ہے کہ شرط کا جواب محذوف ہے جواب اس کا یہ ہے کہ آیت سے اور شعر سے مرادی معنیٰ پر پوری طرح **دلالت** ہو رہی ہے محذوف کے محتاج نہیں یہ نحوی بحث ہے جو کہ اعراب کو درست کرنے کے لیئے ہوتی ہے نہ کہ معنی کو درست کرنے کے لیئے اس لیئے آیت اور شعر دونوں میں مساواۃ ہے۔

ترکیب:......المساواۃ مبتدأ نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ جملہ اسمیہ یحیق فعل المکر السیئ فاعل باحد مستثنیٰ منہ باھلہ مستثنیٰ ملکر متعلق یحیق کے جملہ فعلیہ قولہ معطوف ہے نحو پر:۔ ک اسم ان کا ھو مبتدأ مدرکی خبر جملہ اسمیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر صفت اللیل کی اللیل متعلق کائن کے خبر ان کی جملہ اسمیہ واو حالیہ ان وصلہ خلت فعل بفاعل عنک متعلق المنتاٰی کے اسم ان کا واسع خبر ان کی جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ خلت کا۔

عبارت:......**وَالْاِ یْجَازُ ضَرْبَانِ اِیْجَازُ الْقَصْرِ وَھُوَ مَالَیْسَ بِحَذْفٍ نَحْوُ وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ فَاِنَّ مَعْنَاہُ کَثِیْرٌ وَّلَفْظُہٗ یَسِیْرٌ وَلاَ حَذْفَ فِیْہِ:۔**

ترجمہ:......ایجاز کی دوقسمیں ہیں ایک قسم قصر کا ایجاز ہے اور وہ قصر کا ایجاز حذف کے ساتھ نہیں ہوتا جیسے اور تمہارے لیئے قصاص میں ایک عظیم زندگی ہے پس بیشک اس آیت کا معنیٰ بہت زیادہ ہے اور لفظ تھوڑے ہیں اور اس آیت میں کوئی حذف نہیں ہے۔

تشریح:......ایجاز کی دوقسمیں ہیں ایک ایجاز قصر اور ایک ایجاز حذف ایجاز قصر کا یہ مطلب ہے کہ بغیر حذف کے الفاظ کم ہوں آیت میں بھی الفاظ کم ہیں لیکن آیت میں ایسی کوئی چیز حذف نہیں ہے جس پر مطلوب یا معنیٰ سمجھنا موقوف ہو آیت میں

لکم اور فی القصاص کا متعلق محذوف ہے پھر یہ کہنا کس طرح درست ہے کہ آیت میں حذف نہیں ہے جواب یہ ہے کہ اس حذف کا اصل معنیٰ کے اداء کرنے میں کچھ دخل نہیں ہے اگر جار مجرور میں اس محذوف کو ذکر کر دیتے تو حشو ہو جاتا۔

ترکیب:......الایجاز مبتدأ ضربان خبر جملہ اسمیہ:۔ احدھما مبتدأ ایجاز القصر خبر جملہ اسمیہ:۔ ھو مبتدأ بحذف متعلق کائنا کے خبر لیس کی ھو اسم مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر خبر ھو مبتدأ جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ جملہ اسمیہ لکم اور فی القصاص متعلق کائنۃ کے خبر حیوۃ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ معناہ اسم ان کا کثیر خبر جملہ اسمیہ:۔ لفظہ مبتدأ یسیر خبر جملہ اسمیہ:۔ حذف اسم لانفی جنس کا فیہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَفَضْلُهُ عَلٰى مَاكَانَ عِنْدَهُمْ اَوْ جَزَ كَلَامٍ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى وَهُوَ:...... اَلْقَتْلُ اَنْفٰى لِلْقَتْلِ:...... بِقِلَّةِ حُرُوْفِ مَا يُنَاظِرُهُ مِنْهُ.

ترجمہ:......اس معنی میں جو کلام کم کلام ہے ان کے نزدیک اس کلام پر اس آیت کی فضیلت ہے آیت کے حروف کی قلت کی وجہ سے:...... آیت کے جو حرف مقابل ہیں اس کلام کے حرفوں کے وہ کلام یہ ہے کہ:۔ قتل زیادہ نفی کرتا ہے قتل کی۔

تشریح:......آیت کا حکم مطلق ہے ہر مقام میں ہر وقت قصاص میں زندگی ہے جبکہ عرب کے قول کا معنی ہے:۔ قتل زیادہ نفی کرتا ہے قتل کی یعنی قتل کے بدلہ اگر قتل کر دو تو قتال رک جائے گا لکم زائد ہے اصل فی القصاص حیوٰۃ ہے اور فی القصاص حیوٰۃ میں الفاظ کم ہیں اور القتل انفیٰ للقتل میں الفاظ زائد ہیں اور اس معنیٰ میں عرب کا یہ کم سے کم کلام ہے حقیقت یہ ہے کہ مخلوق کا کلام خالق کے کلام کا مقابلہ نہیں کرسکتا اس لیئے مالک نے فرمایا فاتوا بسورۃ من مثلہ۔

ترکیب:......فضلہ مبتدأ فی ھذا المعنی متعلق اوجز کے عندھم ظرف اوجز کی اوجز خبر کان کی کان اپنے اسم ھو اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے یناظر فعل ھو فاعل مرجع ما (ہ) مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر موصوف منہ متعلق کائن کے صفت مرجع آیت موصوف صفت مل کر مضاف الیہ قلۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق کائن کے کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر فضلہ کی جملہ اسمیہ للقتل متعلق انفی کے خبر القتل مبتدأ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَالنَّصِّ عَلَى الْمَطْلُوْبِ وَمَا يُفِيْدُهُ تَنْكِيْرُ حَيٰوةٍ مِّنَ التَّعْظِيْمِ لِمَنْعِهِ عَمَّا كَانُوْا عَلَيْهِ مِنْ قَتْلِ جَمَاعَةٍ بِوَاحِدٍ اَوِ النَّوْعِيَّةِ وَهِيَ الْحَاصِلَةُ لِلْمَقْتُوْلِ وَالْقَاتِلِ بِالْاِرْتِدَاعِ وَاِطِّرَادِهٖ وَخُلُوِّهٖ عَنِ التَّكْرَارِ وَاسْتِغْنَائِهٖ عَنْ تَقْدِيْرِ مَحْذُوْفٍ وَالْمُطَابَقَةِ.

ترجمہ:......اس کلام پر اس آیت کی فضیلت ہے مطلوب پر صراحت کی وجہ سے اور اس تعظیم کی وجہ سے جس تعظیم کا فائدہ دے رہی ہے حیوۃ کی تنکیر اس قصاص کے روکنے کی وجہ سے ایک جماعت کے قتل سے جس جماعت کے قتل پر وہ تھے ایک کے بدلے اور اس کلام پر اس آیت کی فضیلت ہے نوعیت کی وجہ سے جو نوعیت حاصل ہوتی ہے مقتول کو اور قاتل کو قتل سے رکنے کی وجہ سے اور اس کلام پر اس آیت کی فضیلت ہے اس آیت کے تکرار سے خالی ہونے کی وجہ سے اور دور ہونے کی وجہ سے اور محذوف کی تقدیر سے اس آیت کے بے پر وہ ہونے کی وجہ سے اور اس کلام پر اس آیت کی فضیلت ہے قصاص اور حیوۃ میں مطابقت ہونے کی وجہ سے۔

تشریح:......آیت میں مطلوب پر صراحت ہے کہ قصاص میں زندگی ہے جبکہ عرب کے قول میں زندگی کی صراحت نہیں ہے۔ (۲) حیوٰۃ میں تنوین ہے جس کا معنی ہے قصاص میں ایک عظیم زندگی ہے اگر قصاص نہ ہوتا تو ایک کے بدلے ایک جماعت کو قتل کر دیا جاتا۔ (۳) آیت علی الاطلاق ہے ہر وقت ہر جگہ قصاص میں زندگی ہے جبکہ عرب کے قول میں یہ خصوصیت نہیں ہے ممکن ہے کسی وقت یا کسی جگہ قتل کے بدلے قتل مفید ہو۔ (۴) آیت میں لفظ کا تکرار نہیں ہے جبکہ عرب کے قول میں قتل دو

جگہ ہے یعنی تکرار ہے۔ (۵) آیت محذوف کی محتاج نہیں جبکہ عرب کا قول اسم تفضیل ہونے کی وجہ سے من کا محتاج ہے۔ (۶) آیت میں مطابقت ہے کہ ایک جملہ میں قصاص یعنی موت اور حیوۃ یعنی زندگی جمع ہیں جبکہ عرب کے قول میں یہ مطابقت نہیں ہے۔

ترکیب:......علی المطلوب متعلق النص کے النص متعلق کائن کے معطوف بقلۃ پر خبر فضلہ کی علیہ اور من قتل جماعۃ اور بواحد تینوں متعلق کائنین کے خبر کانوا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر متعلق منع کے منع متعلق یفید کے من التعظیم متعلق یفید کے یفید فعل اپنے مفعول بہ فاعل اور دونوں متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ صلہ موصول صلہ ہوکر متعلق کائن کے خبر فضلہ کی النوعیۃ متعلق کائن کے خبر فضلہ کی:۔ھی مبتدأ للمقتول اور القاتل اور ارتداع متعلق حاصلۃ کے حاصلۃ خبر جملہ اسمیہ اطرادہ متعلق کائن کے خبر فضلہ کی:۔عن التکرار متعلق خلو کے خلو متعلق کائن کے خبر فضلہ کی عن تقدیر محذوف متعلق استغنائہ کے استغنائہ متعلق کائن کے خبر فضلہ کی المطابقۃ متعلق کائن کے معطوف بقلۃ پر خبر فضلہ کی مبتدأ اپنی ساتھوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاِیْجَازُ الْحَذْفِ وَهُوَ مَایَكُوْنُ بِحَذْفِ شَیْئٍ وَالْمَحْذُوْفُ اِمَّا جُزْءُ جُمْلَةٍ مُضَافٌ نَحْوُ وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ.

ترجمہ:......ایجاز کی دوقسموں میں سے دوسری قسم حذف والی ایجاز ہے وہ حذف والی ایجاز وہ ہے جو کسی چیز کے حذف کے ساتھ ہو اور محذوف یا جملہ کا جزء مضاف ہوگا جیسے پوچھیں آپ بستی سے۔

تشریح:......ایجاز الحذف ایجاز القصر پر معطوف ہے یہ ایجاز کی دوسری قسم ہے اور ایجاز حذف یہ ہے یہ کہ کلام سے کسی چیز کو حذف کر دیا جائے تو حذف کی وجہ سے کلام ایجاز ہوگا جیسے واسال القریة میں مضاف کو حذف کر دیا گیا ہے اصل میں واسأل اھل القریة ہے کہ پوچھیں آپ بستی والوں سے۔

ترکیب:......ثانیھما مبتدأ محذوف ہے ایجاز الحذف خبر جملہ اسمیہ:۔ھو مبتدأ مرجع ایجاز الحذف بحذف شیئ متعلق کائنا کے خبر یکون اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ المحذوف مبتدأ جزء جملۃ موصوف مضاف صفت مل کر خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ جملہ اسمیہ اسال فعل انت فاعل القریۃ مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......اَوْ مَوْصُوْفٌ نَحْوُ اَنَا ابْنُ جَلاَ وَطَلاَّعِ الثَّنَايَا اَیْ رَجُلٍ جَلاَ اَوْ صِفَةٌ نَحْوُ وَكَانَ وَرَاهُمْ مَلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِیْنَةٍ غَصْبًا اَیْ صَحِیْحَةٍ اَوْ نَحْوِهَا بِدَلِیْلِ مَا قَبْلَهٗ اَوْ شَرْطٌ كَمَا مَرَّ:.

ترجمہ:......یا محذوف جملہ کا جزء موصوف ہوگا جیسے میں بیٹا ہوں مشہور کا اور پہاڑ پر چڑھنے والے کا یعنی مشہور آدمی کا یا محذوف جملہ کا جزء صفت ہوگی جیسے اور ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا جو لے لیتا تھا ہر ایک کشتی کو چھین کر یعنی صحیحة یا اس جیسی اس کلام کی دلیل کی وجہ سے جو کلام اس سے پہلے ہے یا محذوف شرط ہوتی ہے جیسا کہ گذرا۔

تشریح:......انا ابن جلا کلام ایجاز ہے کیونکہ اس میں موصوف محذوف ہے اصل انا ابن رجل جلا ہے اور یاخذ کل سفینة غصبا بھی کلام ایجاز ہے اصل کل سفینة صحیحة یا تسلیمة ہے سفینة کی صفت محذوف ہے اور یہ بات فاردت ان اعیبھا سے معلوم ہوتی ہے کہ میں نے کشتی کو عیب دار بنا دیا تا کہ بادشاہ اس کو نہ چھینے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ درست کشتی کو چھینتا تھا اور شرط بھی محذوف ہوتی ہے جیسا کہ پہلے گذرا وھذہ الاربعة یجوز تقدیر الشرط بعدھا یعنی تمنی استفہام امر نہی کے بعد۔شرط محذوف ہوتی ہے۔

ترکیب:......موصوف معطوف ہے مضاف پر مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ انا مبتدأ جلا مُفَسَّرٌ مضاف الیہ معطوف علیہ طلاع الثنایا معطوف رجل جلا مُفَسِّرٌ ملکر مضاف الیہ ابن کا ابن خبر جملہ اسمیہ صفۃ معطوف ہے موصوف پر وراء ھم ظرف کائنا کی خبر بدلیل ماقبلہ متعلق کائنۃ کے صفت نحوھا کی موصوف صفت مل کر مُفَسِّرٌ کل سفینۃ مُفَسَّرٌ مل کر مفعول بہ غصبا تمیز یاخذ کی ضمیر سے یاخذ فعل اپنے فاعل اور مفعول

به سے ملکر جملہ صفت ملک کی ملک اسم کان کا جملہ فعلیہ :۔شرط معطوف ہے مضاف پر مثالہ مبتدأ مرفعل ھو فاعل مرجع ماجملہ صلہ:۔موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......اَوْ جَوَابُ شَرْطٍ اِمَّا لِمُجَرَّدِ الْاِخْتِصَارِ نَحْوُ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَابَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَاخَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اَىْ اَعْرَضُوْا بِدَلِيْلِ مَابَعْدَهٗ.

ترجمہ:......صرف اختصار کی وجہ سے یا شرط کا جواب محذوف ہوگا جیسے اور جب کہاجاتا ہے ان کو ڈروتم اس سے جوتمہارے آگے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔یعنی تب وہ اعراض کرتے ہیں یہ اس کلام کی دلیل کی وجہ سے ہے جو کلام اس کے بعد ہے۔

تشریح:......شرط کا جواب کبھی تو صرف اختصار کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے آیت ہے **واذا قیل لھم اتقوا مابین ایدیکم وما خلفکم لعلکم ترحمون** اس میں اذا شرطیہ ہے اور اس کا جواب محذوف ہے **اعرضوا** اس جواب کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بعد آیت ہے جو اس جواب پر دلالت کرتی ہے **وماتاتیھم من اٰیۃ من اٰیات ربھم الا کانوا عنھا معرضین** یعنی جب ان سے کہاجاتا ہے کہ اس عذاب سے ڈرو جو دنیا میں لوگوں پر نازل ہوا اور اس عذاب سے ڈرو جو مرنے کے بعد ہوگا تو لوگ اعراض کرتے ہیں یہاں پر صرف اختصار کی وجہ سے شرط کے جواب کو حذف کر دیا ہے۔

ترکیب:......جواب شرط معطوف ہے جزء جملۃ پر یہ خبر ہے لمجرد الاختصار متعلق المحذوف کے یہ مبتدأ ہے جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحوخبر مضاف آیت مضاف جملہ اسمیہ واو عاطفہ اذا شرطیہ قیل فعل لھم متعلق قیل کے باقی نائب فاعل جملہ فعلیہ اتقوافعل بفاعل بین ایدیکم ظرف ثبت کی ھو فاعل مرجع ما جملہ صلہ موصول صلہ ملکر معطوف علیہ وماخلفکم معطوف ملکر مفعول بہ اتقوا کا جملہ فعلیہ لعل حرف مشبہ بالفعل کم اسم ترحمون خبر جملہ اسمیہ اعرضوا جواب شرط موصوف بدلیل مابعدہ متعلق کائن کے صفت۔

عبارت:......اَوْلِلدَّلَالَةِ عَلٰى اَنَّهٗ شَيْئٌ لَايُحِيْطُ بِهِ الْوَصْفُ اَوْ لِتَذْهَبَ نَفْسُ السَّامِعِ كُلَّ مَذْهَبٍ مُمْكِنٍ مِثَالُهُمَا وَلَوْ تَرٰى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ.

ترجمہ:......یا شرط کا جواب محذوف ہوتا ہے اس بات پر دلالت کرنے کی وجہ سے کہ بیشک شرط کا جواب ایک ایسی چیز ہے کہ وصف شرط کے جواب کا احاطہ نہیں کرسکتا یا شرط کا جواب اس لیے محذوف ہوتا ہے تاکہ چلا جائے سامع کا ذہن ہرممکن جگہ میں مثال دلالت کی اور ہرممکن جگہ کی آیت ہے اور اگر دیکھیں آپ جب کھڑا کیاجائے گا ان کو جہنم پر۔

تشریح:......شرط کا جواب ایسا ہو کہ وصف اس کا احاطہ نہ کرسکے یا شرط کا جواب ایسا ہو کہ سامع کا ذہن ہرممکن جگہ میں جاسکے کہ جب ان کو جہنم پر کھڑا کیا جائے گا تو سامع وہاں جو کیفیت پائے گا اس کیفیت کو بیان نہیں کیا جاسکتا اور کوئی وصف بھی اس کی وضاحت نہیں کرسکتا۔ عقلیں جو چاہیں مقدر کرلیں لیکن حقیقت تک عقلوں کی رسائی نہیں ہوسکتی۔

ترکیب:......بہ متعلق لایحیط کے مرجع جواب شرط الوصف فاعل جملہ فعلیہ صفت شئی موصوف ملکرخبران کی ان اپنے اسم اور خبر مل کر متعلق دلالت کے دلالت متعلق المحذوف کے مبتدأ جواب شرط خبر جملہ اسمیہ لتذھب فعل اپنے فاعل نفس اور اپنے مفعول بہ کل مذھب سے ملکر یہ معطوف ہے بتاویل مصدر لدلالۃ پر مثالھما مبتدأ آیت خبر جملہ اسمیہ علی النار متعلق وقفوا کے جملہ مضاف الیہ اذ کا اذ ظرف ترٰی کی جملہ شرط۔

عبارت:......اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ نَحْوُ لَايَسْتَوِىْ مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اَىْ وَمَنْ اَنْفَقَ مِنْ بَعْدِهٖ وَقَاتَلَ بِدَلِيْلِ مَابَعْدَهٗ.

ترجمہ:......یا محذوف مضاف موصوف صفت شرط اور جواب شوط کے علاوہ ہوگا جیسے نہیں برابر تم میں سے وہ لوگ جنہوں نے خرچ کیا فتح مکہ سے پہلے اور لڑے وہ لوگ فتح مکہ سے پہلے یعنی وہ شخص برابر نہیں ہوسکتا جس نے خرچ کیا فتح مکہ کے بعد اور لڑا فتح مکہ کے بعد یہ دلیل ہے اس کلام کی

جو کلام اس کلام کے بعد ہے۔

تشریح:...... **ومن انفق من بعده وقاتل** یہ معطوف ہے جو کہ حرف عطف کے ساتھ محذوف ہے اور دلیل **اولئک اعظم درجة من الذین انفقوا** ہے جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا ان کے مرتبہ کو وہ لوگ نہیں پہنچ سکتے جن لوگوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا کیونکہ فتح مکہ سے پہلے کفر کے غلبہ کی وجہ سے ہر شخص کو اپنے مال کی بربادی اور جان کی ہلاکت نظر آتی تھی لیکن فتح مکہ کے بعد اسلام کا غلبہ تھا ہر شخص کو مال غنیمت کی امید ہوتی تھی اور جان کو بھی خطرہ نہیں تھا اس لیئے برابر نہیں ہو سکتے۔ یہاں حرف عطف اور معطوف محذوف ہے۔ **ومن انفق من بعده وقاتل**۔

ترکیب:...... المحذوف مبتدأ غیر ذالک خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ من قبل الفتح متعلق انفق کے ھو فاعل مرجع من جملہ فعلیہ معطوف علیہ قاتل معطوف ملکر صلہ:۔ موصول صلہ ملکر مُفَسَّرُ باقی مُفَسِّرُ فاعل لایستوی فعل اپنے منکم متعلق اور فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ھذا مبتدأ بدلیل مضاف مابعدہ مضاف الیہ ملکر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... **وَاِمَّا جُمْلَةٌ مُسَبَّبَةٌ عَنْ سَبَبٍ مَذْكُوْرٍ نَحْوُ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ اَىْ فَعَلَ مَافَعَلَ.**

ترجمہ:...... یا سبب مذکور کا مسبب جملہ محذوف ہوگا جیسے یہ کہ سچ کر دے سچ کو اور جھوٹ کر دے جھوٹ کو یعنی کیا اس نے وہ کام جو کیا اس نے۔

تشریح:...... بعد میں اللہ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اور کفار کو شکست دی اس کے علاوہ ہجرت میں بھی آپ کی مدد فرمائی اور کفار کو ناکام کیا اس کے علاوہ اور جو کچھ بھی مسلمانوں کی تائید میں کیا اور کفار کو ذلیل کیا یعنی **فعل مافعل** جملہ مسبب ہے یعنی جو جو کامیابی آپ کو دی گئی وجہ اس کی یہ تھی کہ حق کو ثابت کر دے اور باطل کو مٹا دے:۔ **لیحق الحق یبطل الباطل** جملہ سبب ہے جس کی وجہ سے آپ کو فتح مکہ نصیب فرمایا اور ہجرت میں آپ کو کامیابی عطاء فرمائی یعنی **فعل مافعل** جملہ مسبب ہے جو کہ محذوف ہے۔

ترکیب:...... المحذوف مبتدأ عن سبب مذکور متعلق کائنة کے صفت جملة مسبب موصوف ملکر خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ لیحق فعل ھو فاعل مرجع اللہ الحق مفعول بہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ یبطل فعل ھو فاعل مرجع اللہ الباطل مفعول بہ جملہ فعلیہ معطوف ملکر مُفَسَّرُ ای حرف تفسیر فعل مافعل مُفَسِّرُ مل کر مضاف الیہ نحو کا۔

عبارت:...... **اَوْ سَبَبٌ لِمَذْكُوْرٍ نَحْوُ فَانْفَجَرَتْ اِنْ قُدِّرَ فَضَرَبَهٗ بِهَا وَيَجُوْزُ اَنْ يُّقَدَّرَ فَاِنْ ضَرَبْتَ بِهَا فَقَدِ انْفَجَرَتْ اَوْ غَيْرُهُمَا نَحْوُ فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ عَلٰى مَامَرَّ.**

ترجمہ:...... یا محذوف جملہ سبب ہوگا اور مسبب جملہ مذکور ہوگا جیسے **فانفجرت** اگر مقدر کیا جائے **فضربه بها** اور جائز ہے یہ کہ مقدر کیا جائے **فان ضربت بها فقد انفجرت** یا جملہ محذوف ہوگا جو کہ نہ سبب ہوگا اور نہ مسبب ہوگا جیسے اچھے ہیں بچھانے والے اس پر جو گذر گیا۔

تشریح:...... قرآن میں ہے **فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منه اثنتا عشرة عینا** ہم نے موسیٰ کو کہا مار تو اپنی لاٹھی پتھر پر پس اس پتھر سے بارہ چشمہ بہہ پڑے یہاں اس بات کا ذکر نہیں کہ موسیٰ نے لاٹھی پتھر پر ماری یا نہیں ماری ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صرف کہنے سے ہی پتھر سے بارہ چشمے بہہ پڑے لاٹھی مارنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی:۔ یہاں اصل میں سبب جملہ محذوف ہے **فضر به بها** پس ماری موسیٰ نے اس پتھر کو وہ لاٹھی اس سبب سے اس پتھر سے بارہ چشمہ بہہ پڑے تو **فانفجرت** جملہ مسبب ہے اور سبب جملہ **فضرب موسیٰ بعصاک الحجر** محذوف ہے:۔ **فان ضربت بها فقد انفجرت** یہ مثال شرط اور جزاء کی ہے اس کی بحث پہلے گذر چکی ہے سبب جملہ اور مسبب جملہ کے علاوہ بھی جملہ محذوف ہوتا ہے جیسے **فنعم الماهدون** اچھے ہیں بچھانے والے اس میں جملہ محذوف ہے ہم نحن اس کی بحث پہلے گذر چکی ہے۔ الفصل والوصل میں:......

وقد یحذف صدر الاستیناف کی بحث میں

ترکیب:......سبب موصوف مذکور متعلق کائن کے صفت ملکر خبر المحذوف مبتدأ جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف فانفجرت مضاف الیہ جملہ اسمیہ ان شرطیہ قدر فعل فضر بہ بھا نائب فاعل جملہ شرط:۔ فان ضربت بھا فقد انفجرت نائب فاعل ان یقدر کا ان یقدر فاعل یجوز کا جملہ فعلیہ غیرھا خبر ہے المحذوف مبتدأ کی جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ فنعم الماھدون مبتدأ علی مامر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاِمَّا اَکْثَرُ مِنْ جُمْلَۃٍ نَحْوُ اَنَا اُنَبِّئُکُمْ بِتَاْوِیْلِہٖ فَاَرْسِلُوْنِ یُوْسُفُ اَیْ اِلٰی یُوْسُفَ لِاَسْتَعْبِرَہُ الرُّؤْیَا فَفَعَلُوْا فَاَتَاہُ فَقَالَ لَہٗ یَا یُوْسُفُ.

ترجمہ:......اور یا جملہ سے زیادہ محذوف ہوگا جیسے میں بتاؤں گا تم کو اس خواب کی تاویل پس بھیجو تم مجھ کو اے یوسف یعنی بھیجو تم مجھ کو یوسف کے پاس تا کہ میں پوچھوں اس سے خواب کی تعبیر پس کیا انہوں نے پس وہ آیا یوسف کے پاس پس کہا اس نے اس کو اے یوسف۔

تشریح:......(۱) اس میں فارسلونی کی یاء محذوف ہے (۲) الیٰ یوسف محذوف ہے (۳) لاستعبرہ الرویا پورا جملہ محذوف ہے (۴) ففعلوا پورا جملہ محذوف ہے (۵) فاتاہ پورا جملہ محذوف ہے (۶) فقال لہ مع حرف نداء کے محذوف ہے یعنی جملہ سے زیادہ کا مطلب یہ ہے کئی کئی جملے محذوف ہو سکتے ہیں ایجاز میں مضاف کا حذف موصوف کا حذف صفت کا حذف شرط کا حذف جواب شرط حذف ان کے علاوہ کا حذف مسبب جملہ کا حذف سبب جملہ کا حذف انکے علاوہ جملہ کا حذف جملہ سے زیادہ کا حذف یہ سب قسمیں ایجاز کی ہیں:۔

ترکیب:......من جملۃ متعلق اکثر کے ہے اکثر خبر ہے المحذوف مبتدأ کی جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ اُنَبِّئُ فعل انا فاعل کم مفعول بہ بتاویلہ متعلق جملہ فعلیہ ہوکر خبر انا مبتدأ کی جملہ اسمیہ فارسلون یوسف مُفَسَّرٌ الی یوسف باقی مُفَسِّرٌ متعلق فارسلون کے استعبر فعل (ہ) مفعول بہ الرؤیا مفعول ثانی جملہ بتاویل مصدر متعلق فارسلون کے جملہ انشائیہ ففعلوا جملہ فعلیہ فاتاہ جملہ فعلیہ قال فعل ھو فاعل لہ متعلق مرجع یوسف یا یوسف مقولہ جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَالْحَذْفُ عَلٰی وَجْھَیْنِ اَنْ لَّا یُقَامَ شَیْءٌ مَقَامَ الْمَحْذُوْفِ کَمَا مَرَّ وَاَنْ یُّقَامَ نَحْوُ وَاِنْ یُکَذِّبُوْکَ فَقَدْ کُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِکَ اَیْ فَلَا تَحْزَنْ وَاصْبِرْ:۔

ترجمہ:......اور حذف دو طریقوں پر ہے ایک یہ کہ قائم نہ کیا جائے کسی چیز کو محذوف کی جگہ میں جیسے گذرا اور دوسرا یہ کہ قائم کیا جائے کسی چیز کو محذوف کی جگہ جیسے اگر وہ لوگ جھٹلاتے ہیں آپ کو پس تحقیق جھٹلائے گئے بہت سے رسول آپ سے پہلے یعنی آپ غم نہ کریں اور صبر کریں۔

تشریح:......حذف کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ محذوف کی جگہ کسی چیز کو قائم نہ کیا جائے جیسے مثالیں گذریں ہیں کہ مضاف کو موصوف کو صفت کو شرط کو جواب شرط کو جملہ کو حذف کیا گیا اور ان کی جگہ میں کسی کو قائم نہیں کیا گیا یہ بحث پوری کی پوری ایجاز میں گذری ہے اور ایک یہ کہ محذوف کی جگہ کسی چیز کو قائم کیا جائے۔ جیسے وان یکذبوک شرط ہے اس کی جزاء فلا تحزن واصبر ہے جس کو حذف کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ تسلی کو رکھ دیا گیا ہے یعنی اگر آپ کو وہ لوگ جھٹلاتے ہیں تو کوئی بات نہیں آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ یہ جملہ جزاء کی جگہ میں ہے جزاء فلا تحزن واصبر ہے۔

ترکیب:......الحذف مبتدأ علی وجھین متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ احدھما مبتدأ مقام المحذوف ظرف شیئ نائب فاعل ان لا یقام کا جملہ فعلیہ خبر مثالہ مبتدأ مر فعل ھو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ وان یقام معطوف ہے ان لا یقام پر مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ وان یکذبوک شرط فقد کذبت رسل من قبلک مُفَسَّرٌ فلا تحزن واصبر مُفَسِّرٌ ملکر جزاء:۔

عبارت:......وَادِلَّتُهٗ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا اَنْ يَّدُلَّ الْعَقْلُ عَلَيْهِ وَالْمَقْصُوْدُ الْاَظْهَرُ عَلٰى تَعْيِيْنِ الْمَحْذُوْفِ نَحْوُ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَمِنْهَا اَنْ يَّدُلَّ الْعَقْلُ عَلَيْهِمَا نَحْوُ وَجَآءَ رَبُّكَ اَیْ اَمْرُهٗ اَوْ عَذَابُهٗ.

ترجمہ:......اوراس محذوف کی دلیلیں بہت زیادہ ہیں ان دلیلوں میں سے ایک دلیل یہ ہے یہ کہ عقل دلالت کرے گی محذوف پر اور مقصود جو زیادہ ظاہر ہے وہ دلالت کرے گا محذوف کی تعیین پر جیسے حرام کر دیا گیا تمہارے اوپر مردار اور ان محذوف کی دلیلوں میں سے ایک دلیل یہ ہے یہ کہ دلالت کرے گی عقل محذوف پر اور محذوف کی تعیین پر جیسے آیا تیرا رب یعنی آیا اس کا حکم یا آیا اس کا عذاب۔

تشریح:......حذف پر عقل دلالت کرے اور حذف کی تعیین پر جو مقصود زیادہ ظاہر ہے وہ دلالت کرے تو یہ بھی حذف کی ایک دلیل ہے جیسے حرمت علیکم المیتة ہے کہ تمہارے اوپر مردار حرام کر دیا ہے تو مردار ذات ہے اور ذات حرام نہیں ہوتی بلکہ فعل حرام ہوتا ہے تو عقل دلالت کرتی ہے کہ یہاں محذوف ہے اور مقصد زیادہ ظاہر دلالت کرتا ہے اس کی تعیین پر کہ وہ کھانا ہے یعنی حرمت علیکم اکل المیتة ہے اسی طرح عقل محذوف پر اور محذوف کی تعیین پر دلالت کرتی ہے جیسے وجاء ربک آیا تیرا رب یعنی اصل میں وجاء امر ربک یا وجاء عذاب ربک ہے۔

ترکیب:......ادلته مبتدأ کثیر خبر جملہ اسمیہ منها متعلق کائن کے خبر العقل فاعل علیہ متعلق یدل کے مرجع محذوف المقصو دالاظہر فاعل علی تعیین المحذوف متعلق یدل کے جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ، نحوخبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ حرمت فعل علیکم متعلق المیتة نائب فاعل جملہ فعلیہ منها متعلق کائن کے خبر العقل فاعل علیهما متعلق یدل کے جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ ربک مُفَسَّرْ امرہ مُفَسِّرْ معطوف علیہ عذابہ معطوف مل کر فاعل جاء کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهَا اَنْ يَّدُلَّ الْعَقْلُ عَلَيْهِ وَالْعَادَةُ عَلَى التَّعْيِيْنِ نَحْوُ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِيْهِ فَاِنَّهٗ يَحْتَمِلُ فِیْ حُبِّهٖ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا وَفِیْ مُرَاوَدَتِهٖ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَفِیْ شَانِهٖ حَتّٰی يَشْمَلَهُمَا.

ترجمہ:......اور اس محذوف کی دلیلوں میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ عقل دلالت کریگی اس محذوف پر اور عادت دلالت کریگی محذوف کی تعیین پر جیسے پس اے مخاطب عورتوں یہ ہے وہ جس میں تم مجھے ملامت کرتی ہو پس بیشک یہ آیت احتمال رکھتی ہے اس کی محبت کی اللہ کے فرمان کی وجہ سے تحقیق چھا گیا وہ یوسف اس عورت پر از روئے محبت کے اور یہ آیت احتمال رکھتی ہے اس کے پھسلانے کا اللہ کے فرمان کی وجہ سے پھسلایا اس عورت نے اپنے جوان کو اس کے نفس کے بارے میں اور یہ آیت احتمال رکھتی ہے اس یوسف کے برے کام کا کیونکہ یہ برا کام شامل ہے محبت کو اور پھسلانے کو۔

تشریح:......ان محذوف کی دلیلوں میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ عقل دلالت کرے اس محذوف پر اور عادت دلالت کرے اس محذوف کی تعیین پر جیسے زلیخا نے کہا تھا عورتوں کو جب انہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے کہ یہ ہے وہ جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی ہو لمتننی فیه سے معلوم ہوتا ہے کہ ملامت ذات میں ہے اور ذات میں ملامت نہیں ہوتی ملامت وصف میں ہوتی ہے اس لیئے شغفها حبا کی وجہ سے آیت میں محذوف ہے لمتننی فی حبه کیونکہ عادت دلالت کرتی ہے اس کی محبت میں اور تراودفتها عن نفسه کی وجہ سے آیت میں محذوف ہے لمتننی فی مراود ته وجہ یہ ہے کہ عادت دلالت کرتی ہے اس کے پھسلانے پر اور آیت میں اس کا بھی احتمال ہے کہ لمتنّنی فی شانه محذوف ہو کیونکہ شان یعنی کام یہ محبت کو بھی شامل ہے اور پھسلانے کو بھی شامل ہے۔

ترکیب:......منها متعلق کائن کے خبر العقل فاعل علیہ متعلق یدل کے العادة معطوف ہے علی التعیین متعلق یدل کے جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مبتدأ جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ ذالکن اسم اشارہ مبتدأ فیہ متعلق لمتنّنی کے جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر خبر جملہ اسمیہ (ہ) اسم ان کا مرجع آیت فی حبہ متعلق یحتمل کے حبا تمیز ہو ضمیر سے شغف فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور تمیز سے مل کر مقولہ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے ملکر متعلق یحتمل کے فی مراودتہ متعلق یحتمل کے تراود فعل اپنے ہی فاعل فتها مفعول بہ عن نفسہ متعلق جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ

قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے ملکر متعلق یحتمل کے فی شانہ متعلق یحتمل کے حتیٰ یشملھما غایت یحتمل کی جملہ فعلیہ خبران کی۔

عبارت:...... وَالْعَادَةُ دَلَّتْ عَلَى الثَّانِيْ لِاَنَّ الْحُبَّ الْمُفْرِطَ لَايُلَامُ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ فِي الْعَادَةِ لِقَهْرِهٖ اِيَّاهُ.

ترجمہ:......اور عادت دلالت کرتی ہے دوسرے پر یعنی مراودۃ پر کیونکہ غالب محبت والے کو ملامت نہیں کیا جاتا اس محبت پر عادت میں اس محبت کے غالب آنے کی وجہ سے اس شخص پر۔

تشریح:......لمتننی فیہ میں ضمیر مجرور سے عقل دلالت کرتی ہے کہ فی حبہ محذوف نہیں ہوسکتا وجہ اس کی یہ ہے کہ مفرط اور غلبہ شوق کی صورت میں عادۃً عاشق کو ملامت نہیں کی جاتی کیونکہ وہ اس محبت میں مجبور ہے اس کی حرکتیں اختیار سے باہر ہیں جس کی وجہ سے اصل عبارت فی مرادتہ ہے کیونکہ مراودت پھسلانا ایک اختیاری فعل ہے اس پر ملامت ہوسکتی ہے۔

ترکیب:......علیہ مرجع الحب متعلق لایلام کے فی العادۃ متعلق لایلام کے لقھرہ ایاہ متعلق لایلام کے صاحبہ نائب فاعل لایلام کا جملہ فعلیہ خبران کی الحب المفرط اسم ان کا جملہ اسمیہ:۔ متعلق دلت کے علی الثانی متعلق دلت کے جملہ فعلیہ خبر العادۃ مبتداً جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهَا الشُّرُوْعُ فِي الْفِعْلِ نَحْوُ بِسْمِ اللّٰهِ فَيُقَدَّرُ مَا جُعِلَتِ التَّسْمِيَةُ مُبْتَدَأً لَهٗ وَمِنْهَا الْاِقْتِرَانُ كَقَوْلِهٖ لِلْمُعَرِّسِ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ اَيْ اَعْرَسْتَ.

ترجمہ:......ان حذف کی دلیلوں میں سے ایک دلیل شروع ہونا ہے فعل میں جیسے بسم اللہ پس مقدر کیا جائے گا اس فعل کو جس فعل کے لیئے بسم اللہ کو مبتداً بنایا گیا ہے اور ان محذوف کی دلیلوں میں سے ایک دلیل ملانا ہے جیسے اس کا کہنا ہے دولھا کو موافقت کے ساتھ اور بیٹوں کے ساتھ یعنی شادی کی تو نے۔

تشریح:......محذوف کی دلیلوں میں سے ایک دلیل فعل کا شروع میں ہونا ہے کیونکہ جار مجرور ہمیشہ متعلق فعل کے یا شبہ فعل کے ہوتے ہیں یہاں جار مجرور کلام کے شروع میں ہیں اور ان کا متعلق فعل شروع میں نہیں ہے۔ پس مقدر کیا جائے گا اس فعل کو جس فعل کے لیئے بسم اللہ کو مبتداً بنایا گیا ہے یعنی شروع میں لایا گیا ہے جو فعل مناسب ہوگا جیسے اکل ضرب قرء شرع وغیرہ:۔ بالرّفاء والبنین اس کلام میں حذف ہے یہ کلام جس کے متعلق ہوگا وہ فعل ہوگا جو مخاطب سے اس وقت ہورہا ہوگا جس وقت متکلم یہ کلام کررہا ہو جیسے مبارک باد دینے والے جس وقت بالرفاء والبنین کہتے ہیں اس وقت دولھا مخاطب شادی بھی کررہا ہوتا ہے یعنی متکلم کا کلام اور مخاطب کا فعل دونوں بیک وقت ہورہے ہوتے ہیں:...... اقتران سے مراد موافقت اور بیٹے بھی ہوسکتے ہیں یعنی بالرفاء والبنین۔

ترکیب:......منھا متعلق کائن کے خبر فی الفعل متعلق الشروع کے مبتداً جملہ اسمیہ مثالہ مبتداً نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ التسمیۃ نائب فاعل مبتداً مفعول ثانی لہ متعلق جعلت کے مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر نائب فاعل یقدر کا جملہ فعلیہ:۔ منھا متعلق کائن کے خبر الاقتران مبتداً جملہ اسمیہ:۔ للمعرس متعلق قول کے بالرّفاء والبنین مُفَسَّر اعرست مُفَسِّر اپنے مُفَسَّر سے ملکر مقولہ قول کا قول متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتداً کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَالْاِطْنَابُ اِمَّا بِالْاِيْضَاحِ بَعْدَ الْاِبْهَامِ لِيُرَى الْمَعْنٰى فِيْ صُوْرَتَيْنِ مُخْتَلِفَتَيْنِ اَوْ لِيَتَمَكَّنَ فِي النَّفْسِ فَضْلُ تَمَكُّنٍ اَوْ لِتَكْمُلَ لَذَّةُ الْعِلْمِ بِهٖ نَحْوُ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ فَاِنَّ اشْرَحْ لِيْ يُفِيْدُ طَلَبَ شَرْحٍ لِشَيْءٍ مَالَهٗ وَصَدْرِيْ يُفِيْدُ تَفْسِيْرَهٗ.

ترجمہ:......اطناب یا تو ہوتا ہے ابہام کے بعد وضاحت کرنے کی وجہ سے تاکہ دیکھا جائے معنی کو دو مختلف صورتوں میں یا یہ کہ مضبوط ہو جائے سامع کے دل میں درجہ کی فضیلت یا یہ کہ مکمل ہو جائے علم کی لذت اس وضاحت کی وجہ سے جیسے اے میرے رب کھولدے تو میرے سینہ کو

پس بیشک اشرح لی فائدہ دے رہا ہے ایک چیز کے کھولنے کی طلب کا جو چیز اس متکلم کی ہے اور صدری فائدہ دے رہا ہے اس چیز کی تفسیر کا۔

تشریح:......اطناب کی ایک قسم یہ ہے کہ ایک چیز کو پہلے مبہم بیان کیا جائے پھر اس چیز کی وضاحت کر دی جائے یہ اس لیئے ہوتا ہے کہ معنی معین اور معنیٰ شرح دونوں کے سبب معنی مذکور سامع کے ذہن میں مضبوط ہو جائے یا ابھام کے بعد وضاحت اس لیئے ہوتی ہے تا کہ اس وضاحت کی وجہ سے علم کی لذت پوری ہو جائے کیونکہ جب چیز کو بصورت ابھام ذکر کیا جائے تو چیز کا ادراک تو ہوگیا اب اس چیز کی طرف شوق پیدا ہوا ابھام کی وجہ سے تو پھر اس کی وضاحت کر دی تو جہاں ادراک پورا ہوا وہاں لذت بھی پوری ہوگئی اشرح لی مطلق شی کا مفہوم ہے اس کی شرح کی ضرورت ہے اور صدری نے اس کی وضاحت کر دی یہ صدری اطناب ہے جس کی وجہ سے کلام لمبا ہوگیا:۔

ترکیب:......الاطناب مبتدأ بالایضاح متعلق کائن کے خبر بعد الابھام ظرف الایضاح کی لیری بتاویل مصدر متعلق الایضاح کے المعنی نائب فاعل فی صورتین مختلفتین متعلق لیریٰ کے لیتمکن بتاویل مصدر متعلق الایضاح کے فی النفسی متعلق لیتمکن کے فضل تمکن فاعل لیتمکن متعلق الایضاح کے لذۃ العلم فاعل بہ متعلق لتکمل کے مرجع الایضاح کے لتکمل متعلق الایضاح کے الایضاح متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ رب منادیٰ اشرح لی صدری نداء مل کر مفعول بہ ادعو کا جملہ فعلیہ اشرح لی اسم ان کا یفید فعل اپنے ھو فاعل طلب شرح مفعول بہ سے ملکر خبر لِشَیْئٍ متعلق یفید کے لہ متعلق ثبت کے مرجع متکلم جملہ فعلیہ صلہ:۔موصول صلہ مل کر صفت:۔ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهُ بَابُ نِعْمَ عَلٰی اَحَدِالْقَوْلَیْنِ اِذْلَوْا اُرِیْدَ الْاِخْتِصَارُ کَفٰی نِعْمَ زَیْدٌ وَوَجْهُ حُسْنِهٖ سِوٰی مَاذُکِرَ اِبْرَازُ الْکَلَامِ فِیْ مَعْرِضِ الْاِعْتِدَالِ وَ اِیْهَامُ الْجَمْعِ بَیْنَ الْمُتَنَافِیَیْنِ:.

ترجمہ:......ابھام کے بعد ایضاح کے باب سے نعم کا باب ہے، دو قول میں سے ایک قول پر جب ارادہ کرلیا جائے اختصار کا تو کافی ہے نعم زید اور اس نعم کے باب کے اچھا ہونے کی وجہ علاوہ اس وجہ کے جو وجہ ذکر کی گئی:۔کلام کو ظاہر کرنا ہے اعتدال کی جگہ میں اور جمع کا وھم ڈالنا ہے دو مخالف چیزوں میں۔

تشریح:......ایک قول نعم الرجل خبر ہے اور زید مبتدأ ہے نعم الرجل زید میں جملہ اسمیہ ہے اس قول میں اطناب نہیں ہے اور دوسرا قول نعم الرجل جملہ فعلیہ ہے اور زید خبر ہے ھو مبتدأ محذوف کی اور الرجل میں ابھام ہے جس کی وضاحت زید سے ہو رہی ہے اس دوسرے قول میں اطناب ہے اگر ایضاح بعد الابھام کو دیکھیں تو اطناب ہے اگر مبتدأ ھو کے حذف کو دیکھیں تو ایجاز ہے اور ایجاز اور اطناب ایک دوسرے کے مخالف ہیں اس باب میں دونوں کو جمع کرنے کا وہم ہوتا ہے جس کی وجہ سے کلام ایجاز اور اطناب کے بین بین معلوم ہوتا ہے یعنی کلام کو اعتدال کی جگہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

ترکیب:......منہ متعلق کائن کے علی احد القولین متعلق کائن کے خبر باب نعم مبتدأ جملہ اسمیہ اذ ظرف کفٰی کی مضاف جملہ مضاف الیہ الاختصار نائب فاعل ارید کا جملہ فعلیہ:۔نعم زید فاعل کفٰی کا جملہ فعلیہ وجہ حسنہ مستثنیٰ منہ سوی حرف استثناء ماذکر مستثنیٰ ملکر مبتدأ فی معرض الاعتدال متعلق ابراز کے خبر معطوف علیہ بین المتنافیین ظرف ابھام الجمع کی ہو کر خبر معطوف:۔جملہ اسمیہ

عبارت:......وَمِنْهُ التَّوْشِیْعُ وَهُوَ اَنْ یُّؤْتٰی فِیْ عَجُزِ الْکَلَامِ بِمُثَنًّی مُفَسَّرٍ بِاسْمَیْنِ ثَانِیْهِمَا مَعْطُوْفٌ عَلَی الْاَوَّلِ نَحْوُ قَوْلِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَشِیْبُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَشُبُّ فِیْهِ خَصْلَتَانِ اَلْحِرْصُ وَطُوْلُ الْاَمَلِ :.

ترجمہ:......ابھام کے بعد ایضاح کے باب سے توشیع ہے (لپیٹنا) اور توشیع یہ ہے کہ لایا جائے کلام کے آخر میں تثنیہ جس کی تفسیر کی جائے دو اسموں سے دوسرا معطوف ہو پہلے والے پر جیسے آپ کا کہنا ہے سلام ہو آپ پر بوڑھا ہو جاتا ہے ابن آدم اور جوان ہو جاتی ہیں اس میں دو خصلتیں ایک حرص اور ایک لمبی لمبی امیدیں:۔

تشریح:......اطناب کی ایک قسم یہ ہے کہ کلام کے آخر میں اسم تثنیہ لایا جائے جیسے خصلتان اسم تثنیہ کلام کے آخر میں ہے

پھر تثنیہ کی تفسیر کی جائے دو اسموں سے جیسے الحرص اور طول الامل ہے دوسرا اسم طول الامل معطوف ہے پہلے اسم الحرص پر کلام تو پورا یشیب ابن آدم و یشب فیه خصلتان پر ہوگیا اور الحرص وطول الامل زائد کلام ہے جس کی وجہ سے کلام میں اطناب ہے اگر یہ دو اسم نہ ہوتے تو کلام مساواۃ تھا اصل مراد پر دلالت کرنے کی وجہ سے:۔

ترکیب:......منه متعلق کائن کے خبر التوشیع مبتدأ جملہ اسمیہ ھو مبتدأ باسمین متعلق مُفَسَّرُ کے مُفَسَّرُ صفت بمثنی کی مثنیٰ نائب فاعل یؤتی کا جملہ فعلیہ خبر:۔ جملہ اسمیہ ثانیھما مبتدأ الاول متعلق معطوف کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ علیہ متعلق کائن کے خبر اسلام مبتدأ جملہ اسمیہ یشیب فعل ابن آدم فاعل جملہ فعلیہ یشب فعل فیہ متعلق یشب کے مرجع ابن ادم خصلتان فاعل جملہ فعلیہ احدھما مبتدأ الحرص خبر جملہ اسمیہ ثانیھما مبتدأ طول الامل خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاِمَّا بِذِكْرِ الْخَاصِ بَعْدَ الْعَامِّ لِلتَّنْبِيْهِ عَلٰى فَضْلِهٖ حَتّٰى كَاَنَّهٗ لَيْسَ مِنْ جِنْسِهٖ تَنْزِيْلاً لِلتَّغَايُرِ فِي الْوَصْفِ مَنْزِلَةَ التَّغَايُرِ فِي الذَّاتِ نَحْوُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى.

ترجمہ:......یا اطناب ہوتا ہے عام کے بعد خاص کے ذکر کی وجہ سے اس خاص کی فضیلت پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے گویا کہ وہ خاص نہیں ہے اس عام کی جنس سے:۔ عام کے بعد خاص کو ذکر نا تغایر فی الوصف کو تغایر فی الذات کی جگہ میں اتار دینے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے حفاظت کرو تم نمازوں کی خاص کر وسطیٰ نماز کی:۔

تشریح:......الصلوۃ الوسطیٰ خاص ہے اور الصلوات عام ہے عام کے بعد خاص کو ذکر کرنا خاص کی فضیلت پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے ہے گویا کہ الصلوۃ الوسطیٰ:۔ الصلوات کی جنس سے نہیں ہے۔ دراصل الصلوۃ الوسطیٰ صفت میں الصلوات سے جدا ہے ذات دونوں کی صلواۃ ہے لیکن الصلوۃ الوسطیٰ کو الصلوات کی ذات کی جگہ میں اتار دیا گیا ہے اور وصفی تغایر کو ذاتی تغایر فرض کرلیا گیا ہے جس کی وجہ سے الصلوۃ الوسطیٰ اطناب ہے کیونکہ اصل مراد پر الصلوۃ الوسطیٰ کے بغیر کلام کی دلالت ہو رہی ہے اس لیئے کلام میں اطناب ہے اور اطناب مقبول ہے۔

ترکیب:......الاطناب مبتدأ بعد العام ظرف ذکر کی علیٰ فضلہ متعلق للتنبیه کے للتنبیه متعلق ذکر کے من جنسه متعلق کائنا کے خبر لیس اپنے ھو اسم اور خبر سے مل کر خبر کانّ کی کانّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر غایت ہوگئی ذکر کی تنزیل مفعول لہ ذکر کا فی الوصف متعلق الکائن کے صفت التغایر کی التغائر متعلق تنزیل کے فی الذرت متعلق الکائن کے صفت التغایر کی۔ التغایر مضاف الیہ منزلۃ کا منزلۃ ظرف تنزیلا کی ذکر اپنے مضاف الیہ ظرف متعلق غایت مفعول لہ سے ملکر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ جملہ اسمیہ الصلوات معطوف علیہ الصلوۃ الوسطیٰ معطوف ملکر متعلق حافظوا کے جملہ انشائیہ:۔

عبارت:......وَاِمَّا بِالتَّكْرِيْرِ لِنُكْتَةٍ كَتَاكِيْدِ الْاِنْذَارِ فِيْ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ وَفِيْ ثُمَّ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْاِنْذَارَ الثَّانِيَ اَبْلَغُ:.

ترجمہ:......اطناب ہوتا ہے تکرار کی وجہ سے کسی نکتہ کے سبب جیسے ڈرانے کی تاکید ہے آیت میں:۔ ہرگز نہیں کچھ دیر کے بعد تم جان لوگے پھر ہرگز نہیں کچھ دیر کے بعد تم جان لوگے اور ثم میں دلالت ہے اس بات پر کہ بیشک دوسرا ڈرانا زیادہ بلیغ ہے۔

تشریح:......آیت میں کلاسوف تعلمون کا تکرار ہے نکتہ یہ ہے کہ دوسرا انذار پہلے انذار کی تاکید ہے اگر تاکیدی کلام نہ ہوتا تو کلام تطویل ہو جاتا جو کہ مقبول نہیں ہوتا اس نکتہ کی وجہ سے کلام اطناب ہے جو کہ مقبول ہے:۔ کلا میں دنیاوی مصروفیات کے لیئے زجر ہے اور سوف تعلمون میں محشر کی ہولنا کی تخویف ہے اس لیئے کلا سوف تعلمون کے تکرار میں انذار کی تاکید ہے اور ثم میں دلالت ہے کہ دوسری انذار زیادہ بلیغ ہے پہلے والے سے اور ثم مرتبہ کی دوری کے لیئے ہے زمانہ کی دوری کے لیئے نہیں ہے۔

ترکیب:......الاطناب مبتدأ لنکتۃ متعلق بالتکریر کے بالتکریر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ تاکید الانذار موصوف فی کلاسوف تعلمون

متعلق الکائن کے صفت:۔موصوف صفت ملکر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ فی ثم متعلق کائن کے خبر الانذار الثانی اسم ان کا ابلغ خبر ان کی جملہ اسمیہ متعلق ولالۃ کے ولالۃ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاِمَّا بِالْاِ یْغَالِ فَقِیْلَ ھُوَخَتْمُ الْبَیْتِ بِمَا یُفِیْدُ نُکْتَۃً یَتِمُّ الْمَعْنٰی بِدُوْنِھَا کَزِیَادَۃِ الْمُبَالَغَۃِ فِیْ قَوْلِھَا وَاِنَّ صَخْراً لَتَاْتَمُّ الْھُدَاۃُ بِہٖ کَاَنَّہٗ عَلَمٌ فِیْ رَاسِہٖ نَارٌ.

ترجمہ:......یا اطناب ہوتا ہے ایغال کی وجہ سے (دور تک چلا جانا) وہ ایغال شعر کو ختم کرنا ہے اس کلام پر جو کلام فائدہ دے کسی نکتہ کا معنیٰ پورا ہو جائے اس نکتہ کے بغیر جیسے مبالغہ کی زیادتی ہے اس کے کہنے میں بیشک صخر کی اقتداء کرتے ہیں بڑے بڑے راھنماء گویا کہ وہ پہاڑ ہے اس کی چوٹی میں آگ ہے۔

تشریح:......اطناب ایغال کی وجہ سے ہوتا ہے اور ایغال یہ ہے کہ شعر کو ختم کیا جائے ایسے کلام پر جس کلام کے بغیر مرادی معنی اداء ہو جائیں اور یہ کلام کسی نکتہ کا فائدہ دے جسے خنساء کے شعر میں مبالغہ کی زیادتی ہے کلام کانہ علمٌ پر پورا ہو گیا ہے لیکن مبالغہ کی زیادتی کے لیئے فی اراسہ نار کو بڑھا دیا گیا ہے اور مبالغہ کی زیادتی کے نکتہ کی وجہ سے یہ اطناب ہے شعر کے آخر میں ہے اور مبالغہ کے نکتہ کا فائدہ دے رہا ہے۔

ترکیب:......الاطناب مبتدأ بالایغال متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ قیل فعل باقی نائب فاعل جملہ فعلیہ ھو مبتدأ یفید فعل ھو فاعل مرجع ما یتم فعل المعنیٰ فاعل بدونھا متعلق جملہ فعلیہ ہو کر صفت نکتۃ کی نکتۃ مفعول بہ یفید کا موصول صلہ مل کر متعلق ختم کے ختم خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ فی قولھا متعلق زیادۃ کے زیادۃ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ صخرا اسم ان کا الھداۃ فاعل بہ متعلق لتأتم کے مرجع صخرا جملہ فعلیہ خبر ان کی جملہ اسمیہ:۔ (ہ) اسم علم خبر جملہ اسمیہ فی راسہ متعلق کائن کے خبر نار مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَتَحقِیْقِ التَّشْبِیْہِ فِیْ قَوْلِہٖ :. کَاَنَّ عُیُوْنَ الْوَحْشِ حَوْلَ خِبَاءِ نَا x وَاَرْحُلِنَا الْجَزْعُ الَّذِیْ لَمْ یُثْقَبْ.

ترجمہ:......یا اطناب ایغال (دور تک چلاجانا) کی وجہ سے ہوتا ہے جیسا کہ تشبیہ کی تحقیق ہے اس کے کہنے میں:۔گویا کہ وحشی جانوروں کی آنکھیں ہمارے خیموں کے اور ہمارے کجاووں کے اردگرد سیاہ سفید عقیق ہیں (پتھر کالا اور سفید) جن میں سوراخ نہیں کیا گیا۔

تشریح:......شکار کی کثرت کو ظاہر کرنے کے لیئے کہا گویا کہ وحشی جانوروں کی آنکھیں ہمارے خیموں اور ہمارے کجاووں کے اردگرد عقیق ہیں جو کہ سیاہ سفید پتھر ہوتا ہے نیل گائے اور ہرنی کی آنکھیں بھی سیاہ سفید ہوتی ہیں گویا کہ شکار کی کثرت ہے الجزع تک تشبیہ پوری ہوگئی تشبیہ کی تحقیق کے لیئے الذی لم یثقب کہا ہے جو کہ اطناب ہے اور اس کو ایغال کہتے ہیں کیونکہ یہ شعر کے ختم پر ہے اور الذی لم یثقب کے بغیر بھی مرادی معنیٰ ادا ہو رہے ہیں۔

ترکیب:......الاطناب بالایغال کتحقیق التشبیہ فی قولہ :۔ الاطناب مبتدأ بالایغال متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ فی قولہ متعلق تحقیق کے تحقیق متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ کان حرف مشبہ بالفعل عیون الوحش اسم حول خباء نا ظرف کائن کی خبر وارحلنا معطوف خباء نا پر لم یثقب فعل ھو نائب فاعل مرجع الذی جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر صفت :۔ موصوف صفت ملکر :۔ دوسری خبر کانّ کی جملہ اسمیہ

عبارت:...... وَقِیْلَ لَا یَخْتَصُّ بِالشِّعْرِ وَمُثِّلَ لِذَالِکَ بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی اِتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْئَلُکُمْ اَجْرًا وَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ.

ترجمہ:......اور کہا گیا ہے کہ ایغال کو خاص نہیں کیا گیا شعر کے ساتھ اور مثال دی گئی ہے اس ایغال کے لیئے اللہ کے فرمان کی اتباع کرو تم اس کی جو نہیں سوال کرتے تم سے کسی اجر کا اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

تشریح:......ایغال شعر کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ نثر میں بھی ایغال ہوتا ہے اس کے لیئے مثال اس آیت کی دی ہے کہ اتباع کرو تم ان کی جو کسی اجر کا سوال نہیں کرتے تو مرادی معنی یہاں پر پورا ہو جاتا ہے کیونکہ رسول ہدایت یافتہ ہوتے ہیں اس لیئے وھم مھتدون

کی ضرورت نہیں تھی لیکن اتباع پر ابھارنے کے لیئے وھم مھتدون فرمایا جو کہ اطناب ہے اور اس کو ایغال کہتے ہیں۔

ترکیب:......قیل فعل باقی نائب فاعل جملہ فعلیہ لا یختص فعل ھو نائب مرجع الایغال بالشعر متعلق لایختص کے جملہ فعلیہ مثل فعل لذالک متعلق مثل کے بقولہ تعالیٰ نائب فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ اتبعوا فعل بفاعل لایسئل فعل ھو فاعل مرجع من کم مفعول بہ اجرا مفعول ثانی جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر مفعول بہ ذوالحال وھم مھتدون جملہ حال:۔

عبارت:......وَاِمَّا بِالتَّذْيِيْلِ وَهُوَ تَعْقِيْبُ الْجُمْلَةِ بِجُمْلَةٍ تَشْتَمِلُ عَلٰى مَعْنَاهَا لِلتَّوْكِيْدِ وَهُوَ ضَرْبَانِ ضَرْبٌ لَمْ يُخْرَجْ مَخْرَجَ الْمَثَلِ نَحْوُ ذَالِکَ جَزَيْنٰهُمْ. بِمَا كَفَرُوْا وَهَلْ نُجَازِىْ اِلَّا الْكَفُوْرَ عَلٰى وَجْهٍ:.

ترجمہ:......اور اطناب ہوتا ہے تذییل کی وجہ سے وہ تذییل تاکید کے لیے جملہ کو پیچھے لانا ہے جملے کے پچھے والا جملہ مشتمل ہو پہلے والے جملہ کے معنی پر اور وہ تذییل دو قسم پر ہے ایک قسم کو نہیں نکالا جاتا کہاوت کی جگہ میں جیسے یہ سزا ہم نے دی ہے ان کو ان کی ناشکری کرنے پر اور نہیں سزا دیتے ہم کسی کو مگر ناشکروں کو یہ ضرب المثل ایک طریقہ پر ہے۔

تشریح:......ایک چیز کو دوسری چیز کے ذیل میں بیان کرنے کو تذییل کہتے ہیں جس کی وجہ سے کلام میں اطناب ہو جاتا ہے وہ تذییل یہ ہے یہ کہ تاکید کے لیئے جملہ کو جملہ کے پیچھے لایا جائے جیسے تاکید کے لیے:...... ھل نجازی الا الکفور جملہ کو ذالک جزینٰھم بما کفروا کے پیچھے لایا گیا بعد والا جملہ پہلے والے جملہ کے معنیٰ کی تاکید ہے مادہ کے الفاظ کے ساتھ جیسے جزینٰھم اور نجازی ہے پہلے میں ماضی ہے اور دوسرے میں مضارع ہے یہ بات تکریر میں نہیں ہوتی کیونکہ تکریر میں لفظ کی تاکید ہوتی ہے جیسے کلاسوف تعلمون اور یہ بات ایغال میں بھی نہیں ہوتی کیونکہ فی راسه نار اور الذی لم یثقب اور وھم مھتدون پہلے والے جملے کی نہ لفظا تاکید ہیں اور نہ معنیً تاکید ہیں ان تینوں کا مادہ ماقبل کے مادہ سے جدا ہے۔

ترکیب:......الاطناب مبتدأ بالتذییل متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ ھو مبتدأ بجملۃ متعلق تعقیب کے للتوکید متعلق تعقیب کے تعقیب خبر جملہ اسمیہ تشتمل فعل ھی فاعل مرجع تعقیب الجملۃ علی معنا ھا متعلق تشتمل کے مرجع بجملۃ جملہ فعلیہ صفت ھو مبتدأ ضربان خبر جملہ اسمیہ احدھما مبتدأ مخرج المثل ظرف لم یخرج کی جملہ فعلیہ صفت ضرب کی موصوف صفت ملکر خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ جملہ اسمیہ ذالک مبتدأ کفروا فعل بفاعل جملہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر متعلق جزینٰھم کے جملہ فعلیہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ نجازی فعل نحن فاعل احدا مستثنیٰ منہ الکفور مستثنیٰ ملکر مفعول بہ جملہ فعلیہ ھذا مبتدأ علی وجہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَضَرْبٌ اُخْرِجَ مَخْرَجَ الْمَثَلِ نَحْوُ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

ترجمہ:...... اور تذییل کی ایک قسم کو نکالا جاتا ہے کہاوت کی جگہ میں آپ فرما دیجئے حق آ گیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل مٹتا ہے۔

تشریح:......یہ تذییل کی دوسری قسم ہے جو کہ کسی کے لیئے مخصوص نہیں ہے بلکہ جہاں صداقت کا غلبہ ہو اور منافقت کو رسوائی ہو ایسے ہر ایک موقعہ پر یہ قسم استعمال ہوتی ہے حق کا معیار اپنا اپنا ہے اس لیئے مخالف فریق تسلیم نہیں کرے گا کہ اس کا مخالف حق پر ہے اس آیت میں ان الباطل کان زھوقا تذییل ہے جس کی وجہ سے کلام میں اطناب ہے اور یہ تاکید معنیً ہے الفاظ کے مادہ کے ساتھ اور وہ مادہ الباطل اور زھوقا ہے جب کہ ان اور کان پہلے والے جملہ میں نہیں ہیں اگر پہلے والے جملہ میں ان اور کان ہوتے تو لفظ کی تاکید کی وجہ سے تکریر ہو جاتی مثل کلاسوف تعلمون کے۔

ترکیب:......ثانیھما مبتدأ مخرج المثل ظرف اخرج کی جملہ صفت ضرب کی:۔ موصوف صفت مل کر خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ جملہ اسمیہ قل فعل انت فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ:۔ جاء فعل الحق فاعل جملہ فعلیہ زھق فعل الباطل فاعل جملہ فعلیہ:۔ الباطل اسم انّ کا کان فعل ھو اسم زھوقا خبر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَهُوَ اَيْضًا اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ لِتَاكِيْدِ مَنْطُوْقٍ كَهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاِمَّا لِتَاكِيْدِ مَفْهُوْمٍ كَقَوْلِهٖ :. وَلَسْتَ بِمُسْتَبِقٍ اَخًا لَا تُلِمُّهٗ x عَلٰى شَعْثٍ اَىُّ الرِّجَالِ مُهَذَّبُ.

ترجمہ:......اور وہ تذییل یہ بھی ہے یہ کہ ہو وہ بعد والا جملہ بولے ہوئے کی تاکید جیسے یہ آیت ہے اور وہ تذلیل یہ بھی ہے کہ ہو بعد والا جملہ مفہوم کی تاکید جیسے اس کا کہنا ہے اور نہیں باقی رکھتا تو کسی کو بھائی نہیں ملتا تو اس سے گناہ پر کون سا آدمی ہے جس کو تہذیب دی گئی ہے۔

تشریح:......تاکید منطوق یہ ہے کہ دونوں جملے مادہ میں متحد ہوں جیسے زھق الباطل ہے اور دوسرا جملہ ان الباطل کان زھوقا ہے پہلا جملہ فعلیہ اور دوسرا جملہ اسمیہ لیکن زھق اور زھوقا اور باطل مادہ میں متحد ہیں اور تاکید منطوق ہے اور تاکید مفہوم یہ ہے یہ کہ دونوں جملے مفہوم میں متحد ہوں جیسے شعر ہے ولست بمستبق اخالا تلمه علی شعث یہ پہلا جملہ ہے اور دوسرا جملہ ای الرجال مھذب ہے پہلے جملہ کا مفہوم ہے کامل آدمی کوئی نہیں ہے اور دوسرے جملہ کا مفہوم بھی یہ ہی ہے کہ کوئی کامل آدمی نہیں ہے تاکید مفہوم ہے اور ای الرجال مھذب اطناب ہے۔

ترکیب:......ھو مبتدأ ایضا مفعول مطلق یکون فعل ھو اسم مرجع پچھلا جملہ لتاکید منطوق متعلق کائنا کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کھذہ الایۃ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ لتاکید مفھوم معطوف ہے لتاکید منطوق پر:۔ لست فعل باسم اخا ذوالحال مفعول بہ مستبق کا مستبق متعلق کائنا کے خبر جملہ فعلیہ لاتلمہ فعل انت فاعل (ہ) مفعول بہ مرجع اخا علیٰ شعث متعلق لاتلم کے جملہ فعلیہ حال ای الرجال مبتدأ مھذ ب خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاِمَّا بِالتَّكْمِيْلِ وَ يُسَمّٰى الْاِحْتِرَاسَ اَيْضًا وَهُوَ اَنْ يُّؤْتٰى فِىْ كَلَامٍ يُوْهِمُ خِلَافَ الْمَقْصُوْدِ بِمَا يَدْفَعُهٗ كَقَوْلِهٖ :. فَسَقٰى دِيَارَكَ. غَيْرَ مُفْسِدِهَا صَوْبُ الرَّبِيْعِ وَدِيْمَةٌ تَهْمِىْ:. وَنَحْوُ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ.

ترجمہ:......اور اطناب ہوتا ہے مکمل کرنے کی وجہ سے اور نام رکھا جاتا ہے اس مکمل کرنے کا حفاظت کرنا وہ تکمیل یہ ہے کہ جو کلام وھم ڈالتا ہو مقصد کے خلاف اس کلام میں لایا جائے وہ کلام جو کلام ہٹا دے اس وھم کو جیسے اس کا کہنا ہے:۔ سیراب کرے تیرے گھر کو بغیر خراب کئے ہوئے موسم بہار کی بارش اور جم کر برسنے والی بارش بہتی ہوئی اور جیسے نرم ہیں مومنین پر اور سخت ہیں کافرین پر۔

تشریح:......فسقیٰ دیارک غیر مفسدھا میں اگر غیر مفسدھا نہ ہوتا تو شبہ ہوسکتا تھا کہ بدعاء کی ہے اور یہ متکلم کے کلام کے خلاف ہے اس شبہ کو دور کرنے کے لیئے غیر مفسدھا لایا تاکہ یقین ہو جائے کہ شاعر نے دعا کی ہے اس کو تکمیل کہتے ہیں اور یہ غیر مفسدھا اطناب ہے اور دوسری مثال اذلة علی المومنین اعزة علی الکافرین ہے وہ نرم ہیں مومنین پر اور سخت ہیں کافرین پر اگر اعزة علی الکافرین نہ ہوتا تو شبہ ہوسکتا تھا کہ کمزور ہوں گے جس کی وجہ سے کچھ کر نہیں سکتے اس شبہ کو دور کرنے کے لیئے اعزة علی الکافرین لائے تاکہ یہ کمزوری والا شبہ ختم ہو جائے اور معلوم ہو جائے کہ مومنین پر نرم ہونے کی وجہ تواضع اور انکساری ہے یہ تکمیل ہے اور یہ کلام میں اطناب ہے۔

ترکیب:......والاطناب مبتدأ بالتکمیل متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ یسمی فعل ھو نائب فاعل مرجع تکمیل الاحتراس مفعول ثانی ایضا مفعول مطلق جملہ فعلیہ یوھم فعل ھو فاعل مرجع کلام خلاف المقصو دمفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر صفت کلام کی کلام متعلق یوتی کے یدفع فعل ھو فاعل مرجع ما (ہ) مفعول بہ مرجع وھم جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر نائب فاعل یوتی کا جملہ فعلیہ خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ سقی فعل دیارک موصوف غیر مفسدھا صفت مل کر مفعول بہ صوب الربیع فاعل معطوف علیہ دیمۃ معطوف ذوالحال تھمی جملہ حال:۔ جملہ فعلیہ (فسوف یاتی اللہ بقوم) اذلۃ صفت ہے قوم کی علی المومنین متعلق اذلۃ کے جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاِمَّا بِالتَّتْمِيْمِ وَهُوَ اَنْ يُّؤْتٰى فِىْ كَلَامٍ لَا يُوْهِمُ خِلَافَ الْمَقْصُوْدِ بِفُضْلَةٍ لِنُكْتَةٍ كَالْمُبَالَغَةِ فِىْ نَحْوِ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا فِىْ وَجْهٍ اَىْ مَعَ حُبِّهٖ.

ترجمہ:......اور اطناب ہوتا ہے تتمیم کے ساتھ اور وہ تتمیم یہ ہے جو کلام مقصود کے خلاف وھم نہیں ڈالتا اس کلام میں کچھ زائد کلام لایا جائے نکتہ کی وجہ سے جیسے مبالغہ ہے آیت میں اور وہ لوگ مسکین کو کھانا کھلاتے ہیں اس کھانے کی محبت پر یہ مبالغہ ایک طریقہ پر ہے یعنی اس کھانے کے محبوب ہونے کے باوجود۔

تشریح:......آیت و یطعمون الطعام تتمیم کی مثال اس وقت ہوگی جب علی حبه کی ضمیر کا مرجع الطعام ہو اس صورت میں مبالغہ فی المدح ہوگا اور کلام علی حبه زائد ہوگا۔یعنی مرادی معنیٰ ویطعمون الطعام سے حاصل ہو رہا ہے اور اگر ضمیر کا مرجع اللہ ہو تو معنی یہ ہوگا کہ وہ لوگ کھانا کھلاتے ہیں اللہ کی محبت پر اس صورت میں آیت تتمیم کی مثال نہیں ہوگی کیونکہ علی حبه اس صورت میں زائد نہیں ہے بلکہ اصل مراد پر دلالت کر رہا ہے اور وہ مراد اللہ کی محبت ہے۔

ترکیب:......الاطناب مبتدأ بالتتمیم متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ لایوھم فعل ھو فاعل مرجع کلام خلاف المقصود مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر صفت کلام کی کلام متعلق ان یوتی کے بفضلہ نائب فاعل یوتی کا لنکتۃ متعلق یؤتیٰ کے جملہ فعلیہ ہو کر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ نحو مضاف آیت مضاف الیہ مل کر متعلق الکائنۃ کے ہو کر صفت المبالغۃ کی موصوف صفت مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ یطعمون فعل بفاعل الطعام مفعول بہ علی حبہ متعلق یطعمون کے مسکینا مفعول بہ جملہ فعلیہ فی وجہ مُفَسَّرْ مع حبہ مُفَسِّرْ مل کر متعلق کائن کے خبر ھی مبتدأ کی مرجع مبالغہ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاِمَّا بِالْاِعْتِرَاضِ وَهُوَ اَنْ يُّؤْتٰى فِيْ اَثْنَاءِ الْكَلَامِ اَوْبَيْنَ كَلَامَيْنِ مُتَّصِلَيْنِ مَعْنًى بِجُمْلَةٍ اَوْ اَكْثَرَ لَامَحَلَّ لَهَامِنَ الْاِعْرَابِ لِنُكْتَةٍ سِوٰى دَفْعِ الْاِيْهَامِ كَالتَّنْزِيْهِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهٗ وَلَهُمْ مَايَشْتَهُوْنَ :.

ترجمہ:......اور اطناب ہوتا ہے جملہ معترضہ کی وجہ سے اور وہ جملہ معترضہ وہ ہے کہ کلام کے دوران لایا جائے یا جو دو کلام از روئے معنیٰ کے ملے ہوئے ہوں ان کے درمیان جملہ کو یا جملہ سے زیادہ کو لایا جائے۔ جو جملہ اعراب میں پہلے والے جملہ کے ساتھ نہ ہو لایا جائے نکتہ کی وجہ سے بغیر وھم ہٹانے کے جیسا کہ پاک کرنا ہے اللہ کے فرمان میں اور کفار بناتے ہیں اللہ کے لیئے بیٹیاں اور اپنے لیئے بناتے ہیں اس چیز کو جس کو وہ چاہتے ہیں اور اللہ پاک ہے۔

تشریح:......للہ البنات ایک جملہ ہے اور لھم مایشتھون دوسرا جملہ ہے درمیان میں سبحانہ جملہ معترضہ کے طور پر واقع ہے اور یہ مفعول مطلق ہے اعراب کے اعتبار سے اس کا کوئی ربط نہیں ہے پہلے والے کلام سے اور بعد والے کلام سے نکتہ آیت میں یہ ہے کہ اللہ کی پاکی بیان کی گئی ہے یہاں وھم والی بات بھی نہیں ہے کہ وھم کی وجہ سے پاکی بیان کی ہو بلکہ پاکی بیان کرنے کی وجہ سے درمیان کلام میں سبحانہ لے کر آئے ہیں اور یہ جملہ معترضہ ہے جس کی وجہ سے کلام میں اطناب ہے۔

ترکیب:......الاطناب مبتدأ بالاعتراض متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ فی اثناء الکلام متعلق یؤتیٰ کے کلامین موصوف ممیز متصلین صفت معنی تمیز مل کر مضاف الیہ بین ظرف یؤتیٰ کی محلّ اسم لانفی جنس کا لھا اور من الاعراب متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ حال بجملۃ اور اکثر سے بجملۃ اور اکثر نائب فاعل یؤتیٰ کا نکتۃ مستثنیٰ منہ دفع الابہام مستثنیٰ مل کر متعلق یؤتیٰ کے جملہ فعلیہ ہو کر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ فی قولہ تعالیٰ متعلق التنزیہ کے التنزیہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ یجعلون فعل بفاعل للہ اور لھم متعلق یجعلون کے البنات مفعول بہ یشتھون فعل بفاعل (ہ) مفعول بہ محذوف مرجع ما جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ ملکر مفعول بہ یجعلون کا جملہ فعلیہ سبحان مفعول مطلق ہے اسبحہ کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَالدُّعَاءِ فِيْ قَوْلِهٖ :. اِنَّ الثَّمَانِيْنَ وَبُلِّغْتَهَا قَدْ اَحْوَجَتْ سَمْعِيْ اِلٰى تَرْجُمَانٍ وَالتَّنْبِيْهِ فِيْ قَوْلِهٖ وَاعْلَمْ فَعِلْمُ الْمَرْءِ يَنْفَعُهٗ اَنْ سَوْفَ يَاْتِيْ كُلُّ مَا قُدِّرَ :.

ترجمہ:......اور اطناب ہوتا ہے جملہ معترض کی وجہ سے اور وہ جملہ معترضہ یہ ہے کہ کلام کے دوران لایا جائے یا دو کلاموں کے درمیان لایا جائے

جو دو کلام ملے ہوئے ہوں از روئے معنی کے لایا جائے جملہ کو یا جملہ سے زیادہ کو جملہ اعراب میں پہلے والے جملہ کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو لایا جائے نکتہ کی وجہ سے بغیر وھم ڈالے ہوئے جیسا کہ دعاء ہے اس کے کہنے میں بیشک اسیّ سال نے محتاج کر دیا میرے کانوں کو ترجمان کا اور تجھ کو بھی پہنچایا جائے اسیّ سال کو یا جیسے تنبیہ ہے اس کے کہنے میں جان تو یہ کہ عنقریب ہوگا وہ جو مقدر کیا گیا ہے پس آدمی کا علم نفع دیتا ہے آدمی کو:۔

تشریح:...... ان الثمانین قد احوجت سمعی الیٰ ترجمان ایک جملہ ہے اور جملہ کے درمیان بلغتھا ہے جو کہ دعاء ہے لیکن درمیان کلام میں ہے اور اعراب کے اعتبار سے کوئی ربط نہیں ہے جملہ کے ساتھ اس لیئے بلغتھا جملہ معترضہ ہے نکتہ اس میں دعاء ہے اور بغیر وھم کے ہے اس لیئے یہ کلام میں اطناب ہے اسی طرح واعلم ان سوف یاتی کل ماقدر ہے کہ یہ ایک جملہ ہے یعنی ایک کلام کے دوران تنبیہ کی وجہ سے فعلم المرء ینفعه واقع ہے جو کہ اعراب میں پہلے جملہ کے ساتھ نہیں ہے پس اس فعلم المرء ینفعه کا درمیان میں واقع ہونا جملہ معترضہ ہونے کی وجہ سے کلام میں اطناب ہے۔

ترکیب:......الدعاء معطوف ہے کالتنزیه پر فی قوله متعلق الدعاء کے:۔ الثمانین اسم ان کا احوجت فعل ھی فاعل مرجع الثمانین سمعی مفعول به الی ترجمان متعلق احوجت کے جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی جملہ اسمیہ بلغتھا فعل بنائب فاعل ھا مفعول به جملہ فعلیہ التنبیه معطوف ہے کالتنزیه پر فی قوله متعلق التنبیه کے اعلم فعل انت فاعل ان مخففه من المثقلة ضمیر شان محذوف ہے وہ اس کا اسم باقی خبر:۔ قُدِّرَ فعل ھو نائب فاعل مرجع ماجملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر مضاف الیہ کل کا کل فاعل یاتی کا جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مصدر مفعول به اعلم کا جملہ فعلیہ علم المرء مبتدأ ینفعه فعل ھو فاعل (ہ) مفعول به مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِمَّا جَآءَ بَيْنَ كَلَامَيْنِ وَهُوَ اَكْثَرُ مِنْ جُمْلَةٍ اَيْضًا قَوْلُهُ تَعَالٰى:. فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ نِسَاءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاِنَّ قَوْلَهُ نِسَاءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ بِيَانٌ لِقَوْلِهِ:. فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ.

ترجمہ:......اور جو آیا ہے جملہ معترضہ دو کلاموں کے درمیان اور وہ جملہ معترضہ جملہ سے زیادہ بھی ہو وہ اللہ کا فرمان ہے:۔ پس آؤ تم ان عورتوں کے پاس وہاں سے جہاں سے حکم کیا تم کو اللہ نے بیشک اللہ محبت کرتا ہے توبہ کرنے والوں سے اور محبت کرتا ہے پاک رہنے والوں سے تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس بیشک اس کا فرمان نساء کم حرث لکم بیان ہے اس کے فرمان کا فاتوھن من حیث امر کم الله:۔

تشریح:...... فاتوھن من حیث امر کم الله ایک جملہ ہے اور نساء کم حرث لکم دوسرا جملہ ہے لیکن دونوں جملے معنی متصل ہیں کیونکہ نساء کم حرث لکم بیان ہے۔ فاتوھن من حیث امر کم الله کا اور ان دونوں جملوں کے درمیان ان الله یحب التوابین ویحب المتطھرین دو جملے ہیں۔ جو کہ معترضہ ہیں اس ان الله یحب التوابین ویحب المتطھرین کے جملہ معترضہ ہونے کی وجہ سے کلام میں اطناب ہے:۔ کھیتی کی جگہ میں آنے کے لیئے ترغیب ہے تا کہ نسل انسانی بڑھے دیگر جگہ کے لیئے ترھیب ہے تا کہ بیماری نہ لگے۔

ترکیب:......ایضا مفعول مطلق من جملة متعلق اکثر کے اکثر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ حال جاء کی ضمیر سے ضمیر کا مرجع ماجملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر قوله تعالیٰ مبتدأ جملہ اسمیہ باقی مقوله فاتو فعل بفاعل ھن مفعول به امر فعل کم مفعول به الله فاعل جملہ فعلیہ مضاف الیہ حیث کا حیث متعلق فاتو کے جملہ فعلیہ انشائیہ:۔ الله اسم یحب فعل ھو فاعل مرجع الله التوابین مفعول به جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ یحب المتطھرین معطوف ہے نساء کم مبتدأ حرث لکم خبر جملہ اسمیہ نساء کم حرث لکم مقوله قول کا قوله اسم ان کا فا توھن من حیث امرکم الله مقوله لقوله کا لقوله متعلق بیان کے بیان خبر ان کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَقَالَ قَوْمٌ قَدْ يَكُوْنُ النُّكْتَةُ فِيْهِ غَيْرَ مَاذُكِرَ :. ثُمَّ جَوَّزَ بَعْضُهُمْ وُقُوْعَهُ اٰخِرَ جُمْلَةٍ لَا تَلِيْهَا جُمْلَةٌ مُتَّصِلَةٌ بِهَا فَيَشْمَلُ بِهٰذَا التَّفْسِيْرِ التَّذْيِيْلَ وَبَعْضَ صُوَرِ التَّكْمِيْلِ وَبَعْضُهُمْ كَوْنَهُ غَيْرَ جُمْلَةٍ فَيَشْمَلُ بَعْضَ

صُوَرِ التَّتْمِيْمِ وَالتَّكْمِيْلِ :.

ترجمہ:......اور کہا ایک قوم نے کبھی نکتہ ہوتا ہے اس جملہ معترضہ میں اس کے علاوہ جوذکر کیا گیا پھر جائز کیا ان میں سے بعض نے اس جملہ معترضہ کے واقع ہونے کو جملہ کے اخر میں نہ ملے اس جملہ کے ساتھ بعد میں کوئی جملہ اس تفسیر سے شامل ہوگیا تذییل کو اور تکمیل کی بعض صورتوں کو اور ان میں سے بعض نے جائز کیا ہے اس جملہ معترضہ کے جملہ نہ ہونے کو پس جملہ معترضہ شامل ہوگیا تتمیم کی بعض صورتوں کو اور تکمیل کی بعض صورتوں کو:۔

تشریح:...... جملہ معترضہ ہمیشہ درمیان کلام میں ہوتا ہے بعض کا خیال ہے کہ جملہ معترضہ کلام کے اخر میں ہوتا ہے اس کی ایک شکل تو یہ ہے کہ جملہ معترضہ کے بعد کلام نہ ہو اور دوسری شکل یہ ہے کہ جملہ معترضہ کے بعد کلام ہو لیکن لفظا یا معنی جملہ معترضہ کے ساتھ یا جملہ معترضہ سے پہلے والے جملے کے ساتھ کسی قسم کا کوئی ربط نہ ہو اگر لفظا ربط ہوگا جیسے ان الباطل کان زھوقا یا معنی ربط ہوگا جیسے ای الرجال مھذب تو یہ تاکید ہوگی جس کو تذییل کہتے ہیں اور یہ اطناب کی ایک قسم ہے اور اگر کلام مقصود کے خلاف وھم ڈالے تو اس وھم کو ہٹانے کے لیئے کلام لایا جائے جو وھم کو ہٹا دے تو اس کو تکمیل کہتے ہیں اور یہ بھی اطناب کی ایک قسم ہے جیسے غیر مفسدھا اور اگر کلام مقصود کے خلاف وھم نہ ڈالے لیکن زائد کلام مبالغہ کے لیئے لایا جائے جیسے علی حبہ تو اس کو تتمیم کہتے ہیں اور یہ بھی اطناب کی ایک قسم ہے ان سب صورتوں میں بعد والا کلام ماقبل کے کلام سے مل جاتا ہے جبکہ بعض کے کہنے میں **لاتلیھا جملة متصلة بھا** میں بعد کا کلام ماقبل جملہ سے نہیں ملنا چاہیے اس لیئے تذییل تکمیل تتمیم کے ساتھ جملہ معترضہ کو ملانا درست نہیں۔ جملہ معترضہ کی تعریف وہی درست ہے کہ دو کلام کے درمیان یا کلام کے درمیان جملہ یا جملہ سے زیادہ لایا جائے جس کا پہلے والے جملہ سے کوئی اعرابی ربط نہ ہو یہ بعض کا قول درست نہیں ہے۔

ترکیب:......قال فعل قوم فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ النکتة اسم فیہ متعلق کائنا کے خبر ذکر فعل ھو نائب فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر مضاف الیہ غیر کا غیر خبر یکون کی جملہ فعلیہ جوز فعل بعضھم فاعل وقوعہ مفعول بہ ذوالحال اخر جملة مفعول فیہ لاتلیھا فعل ھا مفعول بہ مرجع جملہ معترضہ سے پہلا والا جملہ بھا متعلق متصلة صفت مرجع جملہ معترضہ موصوف صفت ملکر فاعل تلی کا جملہ فعلیہ حال یشمل فعل ھو فاعل مرجع جملہ معترضہ بھذا التفسیر متعلق یشمل کے التذییل مفعول بہ بعض صورالتکمیل معطوف ہے التذیل پر جملہ فعلیہ بعضھم معطوف ہے پہلے بعضھم پر:۔ غیر جملة خبر کون کی کون مفعول بہ جوز کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاِمَّا بِغَيْرِ ذٰلِكَ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى:. اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ فَاِنَّهٗ لَوِاخْتُصِرَ لَمْ يُذْكَرْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ لِاَنَّ اِيْمَانَهُمْ لَايُنْكِرُهٗ مَنْ يُثْبِتُهُمْ وَحَسُنَ ذِكْرُهٗ اِظْهَارَ شَرْفِ الْاِيْمَانِ تَرْغِيْبًا فِيْهِ.

ترجمہ:......اور اطناب مذکورہ صورتوں کے علاوہ میں بھی ہوتا ہے جیسے اللہ کا فرمان ہے:۔ جو فرشتے اٹھاتے ہیں عرش کو اور جو فرشتے عرش کے اردگرد ہیں وہ پاکی بیان کرتے ہیں اپنے رب کی اور وہ فرشتے ایمان لاتے ہیں رب پر:۔ پس بیشک اگر اختصار کیا جاتا تو نہ ذکر کیا جاتا ویؤمنون کو کیونکہ وہ فرشتوں کے ایمان کا انکار نہیں کرتا جو مانتا ہے فرشتوں کو اور اچھا ہے اس یؤمنون بہ کو ذکر کرنا ایمان کے شرف کو ظاہر کرنے کی وجہ سے ایمان میں رغبت دلانے کے لیئے۔

تشریح:......یؤمنون بہ کا اطناب ایضاح کے باب سے نہیں ہے کیونکہ یسبحون میں ابھام نہیں ہے اور یؤمنون کا اطناب نعم کے باب سے نہیں ہے کیونکہ یؤمنون افعال مدح و ذم کے باب سے نہیں ہے اور یؤمنون کا اطناب توشیع بھی نہیں ہے کیونکہ تثنیہ کی تفسیر دو اسموں سے نہیں ہے اور یؤمنون بہ بذکر الخاص بعد العام سے بھی نہیں ہے کیونکہ یسبحون اور یؤمنون میں

عام خاص نہیں ہے اور یؤمنون بہ کا اطناب التکریر بھی نہیں ہے کیونکہ یسبحون کا مادہ اور ہے اور یؤمنون کا مادہ اور ہے اور یؤمنون کا اطناب ایغال بھی نہیں ہے کیونکہ یؤمنون کے بعد ویستغفرون کلام جاری ہے ختم نہیں ہوا اور یؤمنون کا اطناب تذییل بھی نہیں ہے کیونکہ لفظا یا معنی تاکید نہیں ہے اور یؤمنون کا اطناب تکمیل بھی نہیں ہے کیونکہ کلام مقصد کے خلاف وھم نہیں ڈالتا اور یؤمنون بہ کا اطناب تتیمم بھی نہیں ہے کیونکہ مبالغہ نہیں ہے اور یؤمنون کا اطناب ان قسموں کے علاوہ ہے کہ اس اطناب کی تعریف سابقہ قسموں پر صادق نہیں آتی اس لیئے بغیر ذالک کہا اطناب اس لیئے ہے کہ اگر یؤمنون بہ ذکر نہ کرتے تو بھی یسجون بحمد ربھم سے یہ مفہوم ثابت ہورہا ہے کیونکہ جو شخص فرشتوں کو مانتا ہے وہ شخص ان کے ایمان کو بھی مانتا ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ فرشتوں کو مانے اور ایمان کو نہ مانے اس لیئے یؤمنون بہ اطناب ہے اس یؤمنون بہ کو ذکر کرنے کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ ایمان بھی ایک شرف والی چیز ہے اور یہ شرف فرشتوں کو حاصل ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ تمہارے لیئے بھی ترغیب ہے کہ اللہ پر ایمان لے آؤ۔

ترکیب:......الاطناب مبتدأ بغیر ذالک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔یحملون فعل بفاعل العرش مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ:۔موصول صلہ ملکر معطوف علیہ حول ظرف ثبت کی ھو فاعل مرجع من جملہ فعلیہ صلہ:۔موصول صلہ ملکر معطوف ملکر مبتدأ یسبحون فعل بفاعل بحمد ربھم متعلق یسبحون کے جملہ فعلیہ معطوف علیہ بہ متعلق یؤمنون کے مرجع رب جملہ فعلیہ معطوف ملکر خبر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ:۔قول مضاف اپنے مضاف الیہ حال اور مقولہ سے مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ محذوف کی جملہ اسمیہ (ہ) اسم ان کا اختصر فعل ھو نائب فاعل مرجع آیت جملہ فعلیہ شرط:۔یثبت فعل ھو فاعل مرجع من ھم مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ:۔موصول صلہ ملکر فاعل ینکرہ کا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی ایمانھم اسم جملہ اسمیہ ہو کر متعلق لم یذکر کے یؤمنون بہ نائب فاعل جملہ فعلیہ ہو کر جزاء شرط جزاء ملکر خبر ان کی جملہ اسمیہ فیہ متعلق ترغیبا کے ہو کر مفعول لہ اور اظہار شرف الایمان دوسرا مفعول لہ حسن فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول لہ سے ملکر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاعْلَمْ اَنَّهُ قَدْ يُوْصَفُ الْكَلَامُ بِالْاِيْجَازِ وَالْاِطْنَابِ بِاعْتِبَارِ قِلَّةِ حُرُوْفِهِ وَكَثْرَتِهَا بِالنِّسْبَةِ اِلٰى كَلَامٍ اٰخَرَ مُسَاوٍ لَهُ فِيْ اَصْلِ الْمَعْنٰى:۔

ترجمہ:......اور جان تو بیشک کبھی کلام کو موصوف بنایا جاتا ہے ایجاز کے ساتھ اور اطناب کے ساتھ اس کلام کے حروف کی قلت کی وجہ سے اور ان حروف کی کثرت کی وجہ سے دوسرے کلام کی نسبت جو کلام برابر ہو پہلے والے کلام کے اصل معنی میں۔

تشریح:......کلام ایجاز کی تعریف پہلے گذر چکی ہے اور کلام اطناب کی تعریف بھی پہلے گذر چکی ہے اب یہ بتانا ہے کہ کبھی کلام کا ایجاز ہونا اس وجہ سے بھی ہوتا ہے کہ دوسرا کلام اصل معنی کی ادائیگی میں برابر ہے لیکن ایک کلام کے حروف دوسرے کلام کے حروف سے کم ہیں تو کم حروف والے کلام کو ایجاز کہیں گے اور زیادہ حروف والے کلام کو اطناب کہیں گے۔

ترکیب:......لہ متعلق مساو کے مرجع پہلا کلام فی اصل المعنی متعلق مساو کے مساو دوسری صفت کلام کی اخر پہلی صفت کلام کی کلام موصوف متعلق بالنسبۃ کے بالنسبۃ متعلق قلۃ اور کثرت کے حروفہ کا مرجع کلام او کثرتھا کا مرجع حروف اعتبار اپنے دونوں مضاف الیہ سے مل کر متعلق یوصف کے بالایجاز والاطناب متعلق یوصف کے الکلام نائب فاعل جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر مفعول بہ اعلم کا جملہ انشائیہ۔

عبارت:......كَقَوْلِهٖ:. يَصُدُّ عَنِ الدُّنْيَا اِذَا عَنَّ سُوْدَدٌ وَقَوْلِهٖ:. وَلَسْتُ بِنَظَّارٍ اِلٰى جَانِبِ الْغِنٰى x اِذَا كَانَتِ الْعَلْيَاءُ فِيْ جَانِبِ الْفَقْرِ:. وَيَقْرُبُ مِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى:. لَايُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ:. وَقَوْلُ الْحَمَاسِيِّ:. وَنُنْكِرُ اِنْ شِئْنَا عَلَى النَّاسِ قَوْلَهُمْ وَلَا يُنْكِرُوْنَ الْقَوْلَ حِيْنَ نَقُوْلُ:.

ترجمہ:......اور وہ اعراض کرتا ہے دنیا سے جب سرداری ظاہر ہو جائے:۔اور میں نہیں دیکھتا دولت کی جانب جبکہ بلندی غریبی کی طرف ہے اور

قلت اور کثرۃ کی قبیل سے ہے اللہ کا فرمان: نہیں سوال کیا جائے گا اللہ سے اس کے بارے میں جو اللہ کرتا ہے اور لوگوں سے سوال کیا جائے گا جو وہ کرتے ہیں اور حماسی کا کہنا ہے اگر ہم چاہیں تو انکار کردیں لوئوں پر ان کی بات کا اور لوگ انکار نہیں کرسکتے بات کا جب ہم بات کریں۔

تشریح:...... یصد عن الدنیا اذا عن سودد x ولو برزت فی زِیّ عذراء ناھد (زی صورت عذراء کنواری ناھد پستان اٹھی ہوئی) اس شعر کا صرف پہلا مصرعہ زیر بحث ہے اور دوسرا مصرعہ زیر بحث نہیں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے اگر سرداری ظاہر ہو جائے پستان اٹھی ہوئی کنواری عورت کی شکل میں:۔ پہلے مصرعہ کا ترجمہ یہ ہے وہ اعراض کرتا ہے دنیا سے جب سرداری ظاہر ہو جائے اور لست بنظار الٰی جانب الغنی xاذا کانت العلیاء فی جانب الفقر پورے شعر کی مراد یہ ہی ہے کہ میں مالداری کی طرف نہیں دیکھتا جبکہ بلندی غریبی میں ہے اس اصل معنی میں پہلے شعر کا پہلا مصرعہ اور دوسرا شعر دونوں برابر ہیں لیکن پہلے شعر کے پہلے مصرعہ میں الفاظ کم ہیں اور دوسرے شعر کے الفاظ زیادہ ہیں جس کی وجہ سے مصرعہ میں ایجاز ہے۔ اور دوسرے شعر میں اطناب ہے یعنی حروف قلۃ اور کثرۃ کے اعتبار سے اور یہ آیت کریمہ لایسئل عما یفعل وھم یسئلون اللہ سے سوال نہیں کیا جائے گا اس کے بارے میں جو اللہ کرتا ہے اور لوگوں سے سوال کیا جائے گا اور شعر وننکران شئنا علی الناس قولھم ولا ینکرون القول حین نقول اگر ہم چاہیں تو انکار کردیں لوگوں پر ان کی بات کا اور لوگ انکار نہیں کرسکتے بات کا جب ہم بات کریں یہاں آیت کریمہ اور شعر ہم مضمون ہیں لیکن آیت میں بوجہ حروف قلۃ کے ایجاز ہے اور شعر میں بوجہ حروف کثرۃ کے اطناب ہے آیت میں یفعل ہے جو کہ فعل پر دلالت کرتا ہے اور شعر میں نقول ہے جو کہ قول پر دلالت کرتا ہے پھر باہم مضمون کس طرح ہوئے آیت میں ما موصولہ ہونے کی وجہ سے آیت فعل اور قول دونوں کو شامل ہے آیت کا یہ معنی نہیں ہے کہ لوگوں سے کام کے بارے میں پوچھا جائے گا اور بات کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا جبکہ شعر میں صرف قول کے بارے میں بحث ہے فعل کے بارے میں بحث نہیں ہے اور آیت کے الفاظ بھی کم ہیں اس لیے شعر کے مقابل آیت میں ایجاز ہے اور آیت کے مقابل شعر میں اطناب ہے مصنف نے پہلا فن ولا ینکرون القول حین نقول پر ختم کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے بیان کے لیے جو طریقے اختیار کیے ہیں ان طریقوں پر کسی کو اعتراض کرنے کی جرات نہیں ہے نصاب سے تلخیص المفتاح کو ترک کرنے والے حضرات کے لیے یہ شعر تنبیہ کے طور پر ہے۔

ترکیب:......کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ یصد فعل ھو فاعل عن الدنیا متعلق یصد کے جملہ فعلیہ دال بر جزاء اذا شرطیہ عن فعل سودو فاعل جملہ فعلیہ وقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ الٰی جانب الغنی متعلق بظار کے بظار متعلق کائنا کے خبر لست کی جملہ فعلیہ دال بر جزاء اذا شرطیہ کانت فعل العلیاء اسم فی جانب الفقر متعلق کائنۃ کے خبر جملہ فعلیہ شرط:۔ یقرب فعل منہ متعلق یقرب کے مرجع مصرعہ اور شعر قولہ تعالیٰ فاعل یقرب کا آیت مقولہ جملہ فعلیہ:۔ لایسئل فعل ھو نائب فاعل مرجع اللہ یفعل فعل ھو فاعل مرجعِ اللہ (ہ) مفعول بہ مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر متعلق لایسئل کے جملہ فعلیہ ھم مبتدأ یسئلون فعل بنائب فاعل جملہ فعلیہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ قول الحماسی فاعل یقرب کا:۔ ان شرطیہ شئنا فعل بفاعل جملہ فعلیہ شرط ننکر فعل نحن فاعل علی الناس متعلق ننکر کے قولھم مفعول بہ جملہ فعلیہ جزاء معطوف علیہ لاینکرون فعل بفاعل القول مفعول بہ نقول فعل نحن فاعل جملہ فعلیہ مضاف الیہ حین کا حین ظرف لاینکرون کی جملہ فعلیہ معطوف۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ

شرح تلخیص المفتاح

بلاغۃ مومن

جلد ثانی

مُصنّف:
سید قاری عبدالرؤف مومن زیدی
منڈی بہاؤالدین

عبارت :...... **اَلْفَنُّ الثّانِیْ عِلْمُ الْبَیَانِ**

ترجمہ:...... دوسرا فن علم بیان ہے۔

تشریح:...... پہلا علم۔ علم المعانی ہے جو کہ آٹھ باب پر مشتمل ہے اور دوسرا علم۔ علم البیان ہے اور تیسرا علم، علم البدیع ہے علم بیان کو علم بدیع پر مقدم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ نفس بلاغت کا حاصل ہونا علم بیان پر موقوف ہے اور فصاحت کے لیئے شرط ہے کہ اس میں تعقید معنوی نہ ہو تعقید معنوی سے بچنا علم بیان سے حاصل ہوتا ہے۔ اس لیئے فصاحت اور بلاغت کا حاصل ہونا علم بیان کے بغیر نہیں ہوسکتا اور علم بدیع صرف تحسین کلام پیدا کرتا ہے اور تحسین کلام کے مقابلہ میں فصاحت اور بلاغت اہم ہے اس لیئے علم بیان علم بدیع کے مقابلہ میں اہم ہے جس کی وجہ سے علم بیان کو علم بدیع پر مقدم کیا گیا ہے:...... علم کا اطلاق دو معنی پر ہوتا ہے ایک ملکہ یعنی کیفیت راسخہ جو قواعد فن کے ذریعہ نفس میں حاصل ہوتا ہے اور ایک اصول یعنی قواعد معلومہ یہاں علم سے مراد ملکہ بھی ہوسکتا ہے اور اصول بھی ہوسکتے ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ ملکہ کے لیئے قواعد پر عبور ہونا ضروری ہے اگر ملکہ کا ارادہ کیا تب بھی علم سے قواعد کا ارادہ ہوجائے گا اور اگر علم سے مراد اصول وقواعد ہوں تب بھی کوئی اشکال نہیں کیونکہ اصول وقواعد بھی قضایا کلیہ ہوتے ہیں یعنی ایک دوسرے کو لازم وملزوم ہیں اس لیئے یہاں پر ہر ایک کا ارادہ درست ہے۔

ترکیب :...... الفن موصوف الثانی صفت ملکر مبتدا علم مضاف البیان مضاف الیہ ملکر خبر جملہ اسمیہ

عبارت :...... **وَهُوَ عِلْمٌ يُّعْرَفُ بِهٖ اِيْرَادُ الْمَعْنَى الْوَاحِدِ بِطُرُقٍ مُّخْتَلِفَةٍ فِيْ وُضُوْحِ الدَّلَالَةِ عَلَيْهِ**

ترجمہ :...... اور وہ علم بیان ایک علم ہے جس علم کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے ایک معنی کے بیان کرنے کو مختلف طریقوں کے ساتھ اس معنی پر دلالت کرنے کی وضاحت میں

تشریح:...... ایک معنی کو بیان کرنا کئی طریقوں سے ہوتا ہے تاکہ معنی پر دلالت کی وضاحت ہوجائے ایک طریقہ یہ ہے کہ یہ معنی کنایہ کے طور پر بیان کیا جائے اور ایک طریقہ یہ ہے کہ یہ معنی مجاز کے طور پر بیان کیا جائے اور ایک طریقہ یہ ہے کہ یہ معنی تشبیہ کے طور پر بیان کیا جائے اور یہ چیز علم بیان سے معلوم ہوتی ہے کہ ایک معنی کو کس طریقے پر بیان کیا جائے تاکہ معنی پر دلالت کرنا واضح ہوجائے فی وضوح الدلالۃ کی قید سے وہ صورت خارج ہوگئی جس صورت میں ا یک معنی کو متماثل ترکیبوں کے ساتھ بیان کیا جائے جیسے شیر کو کبھی اسد اور کبھی لیث اور کبھی سبع اور کبھی غضنفر سے بیان کیا جاتا ہے معنی یہ ہوا علم بیان وہ قوت راسخہ ہے یا اصول وقواعد کا وہ مجموعہ ہے جس سے ایک معنی کو کئی طریقوں میں یعنی کنایہ میں مجاز میں تشبیہ وغیرہ میں بیان کرنے کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

ترکیب :...... واو تفسیری ھو مبتدا مرجع علم البیان علم خبر موصوف یعرف جملہ صفت بہ متعلق یعرف کے مرجع علم ایراد المعنی الواحد نائب فاعل بطرق مختلفۃ متعلق ایراد کے فی وضوح الدلالۃ متعلق ایراد کے علیہ متعلق وضوح کے مرجع المعنی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... **وَدَلَالَةُ اللَّفْظِ اِمَّا عَلٰى مَا وُضِعَ لَهٗ اَوْ عَلٰى جُزْئِهٖ اَوْعَلٰى خَارِجٍ عَنْهُ وَتُسَمَّى الْاَوَّلُ وَضْعِيَّةً وَكُلٌّ مِنَ الْاُخْرَيَيْنِ عَقْلِيَّةً وَتُقَيَّدُ الْاُوْلٰى بِالْمُطَابَقَةِ وَالثَّانِيَةُ بِالتَّضَمُّنِ وَالثَّالِثَةُ بِالْاِلْتِزَامِ**

ترجمہ:...... اور لفظ کی دلالت یا تو اس پر ہوگی جس کے لیئے لفظ کو وضع کیا گیا ہے یا اس کے جزء پر ہوگی یا اس کے خارج پر ہوگی اور نام رکھا جاتا ہے پہلے والے کا وضعیہ اور دوسروں میں سے ہر ایک کا نام رکھا جاتا ہے عقلیہ اور مقید کیا جاتا ہے پہلی والی کو مطابقت کے ساتھ اور دوسری کو تضمن کے ساتھ اور تیسری کو التزام کے ساتھ۔

تشریح :...... لفظ اس کو کہتے ہیں جو انسان کے منہ سے نکلتا ہے۔ ا۔ چاقو لفظ ہے جو انسان کے منہ سے نکلتا ہے اور پھلکہ

اور دستہ موضع لہ ہے جس کے لیئے واضع نے لفظ چاقو کو واضع کیا ہے:...... جب تم نے کہا چاقو خراب ہے اور دستہ اور پھلکہ دونوں خراب ہوں تو یہ دلالت ما وضع لہ پر ہوگی اور اس صورت میں لفظ چاقو چیز کے مطابق ہوگا اس کو دلالت مطابقت کہتے ہیں:۔ اور جب تم نے کہا چاقو خراب ہے اور خراب صرف دستہ ہو یا خراب صرف پھلکہ ہو تو یہ دلالت ما وضع لہ کے جزء پر ہوگی اس صورت میں لفظ چاقو چیز کے مطابق نہ ہوگا اور اس کو دلالت تضمن کہتے ہیں کیونکہ جزء کل کے ضمن میں ہوتا ہے اور جب تم نے کہا چاقو خراب ہے اور دستہ اور پھلکہ دونوں ٹھیک ہوں لیکن دھار خراب ہو تو یہ دلالت ما وضع لہ کے خارج پر ہوگی اس صورت میں لفظ چاقو چیز کے مطابق نہ ہوگا اس کو دلالت التزام کہتے ہیں کیونکہ دھار لازم ہے۔ چاقو کے لیئے۔ (دھار چاقو کی چاقو کے لیئے نہ کل ہے نہ جزء ہے اس لیئے خارج ہے) دلالت مطابقت کو دلالت لفظیہ وضعیہ کہتے ہیں کیونکہ یہ دلالت وضعہ کی وجہ سے پہچانی جاتی ہے اور دلالت تضمن کو دلالت لفظیہ عقلیہ کہتے ہیں کیونکہ یہ بات عقل سے پہچانی جاتی ہے کہ دلالت جزء پر ہو رہی ہے اور دلالت التزام کو دلالت لفظیہ عقلیہ کہتے ہیں کیونکہ یہ بات عقل سے پہچانی جاتی ہے کہ دلالت خارج پر ہو رہی ہے۔

ترکیب :...... دلالت اللفظ مبتدا اما عاطفہ وضع فعل ہو نائب فاعل مرجع لفظ لہ متعلق وضع کے مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ موصول صلہ ملکر معطوف علیہ جزئہ معطوف مرجع ما خارج عنہ معطوف مرجع ما تینوں متعلق کائنۃ کے ہوکر خبر جملہ اسمیہ:۔ تسمی فعل الاول نائب فاعل وضعیۃ مفعول ثانی کل موصوف من الاخریین متعلق کائن کے صفت موصوف صفت ملکر معطوف الاول پر عقلیۃ معطوف وضعیۃ پر جملہ فعلیہ تقید فعل اپنے تینوں متعلق اور تینوں نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ۔

عبارت :...... وَشَرْطُهُ اللُّزُوْمُ الذِّهْنِيُّ وَلَوْ لِاعْتِقَادِ الْمُخَاطَبِ بِعُرْفٍ اَوْ غَيْرِهٖ

ترجمہ :......اور دلالت التزام کے لیئے لزوم ذہنی شرط ہے اگرچہ یہ لزوم ذہنی مخاطب کے اعتقاد کی وجہ سے ہو عرف عام میں یا عرف عام کے علاوہ میں یعنی عرف خاص میں۔

تشریح :...... دلالت مطابقت میں لفظ کی دلالت پورے ما وضع لہ پر ضروری ہے اور دلالت تضمن میں لفظ کی دلالت ما وضع لہ کے جزء پر ضروری ہے اور دلالت التزام میں لفظ کی دلالت ما وضع لہ کے خارج پر ضروری ہے لیکن یہ خارج ما وضع لہ کے لیئے لازم ہو جب ما وضع لہ ذہن میں آئے تو لازم ہونے کی وجہ سے اسی وقت وہ خارج بھی ذہن میں آئے بیک وقت دونوں کے ذہن میں آنے کو لزوم ذھنی کہتے ہیں اگرچہ یہ لزوم ذھنی مخاطب کے اعتقاد کی وجہ سے عرف عام کے سبب ہو یا عرف خاص کے سبب ہو جیسے شرع وغیرہ:...... لزوم کی تین قسمیں ہیں (۱) ایک قسم میں لازم ملزوم سے الگ ہو جاتا ہے جیسے اربعۃ (۲) ایک قسم میں لازم ملزوم جمع نہیں ہوسکتے جیسے عمی اور بصر (۳) ایک قسم میں لازم و ملزوم ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوسکتے جیسے کوا اور کالا (۱) اربعۃ اس کے لیئے جوڑا ہونا لازم ہے اور اربعۃ میں لزوم ذھنی بھی ہے اگر چیز موجود نہ ہو اور لزوم خارجی بھی ہے اگر چیز موجود ہو اور دو پر تقسیم ہوتی ہو۔ (۲) عمی کہ اس میں لزوم ذھنی ہے کہ بصر عمی کے ساتھ نہیں ہے اور لزوم اس لیئے ہے کہ جب عمی کہو گے تو ذہن میں فورًا بصر کا تصور آ جائے گا۔ (۳) کوا اس میں لزوم خارج ہے کہ کوے سے جدا نہیں ہوتا اور خارج میں موجود ہے کوا اگر موجود نہ ہو تو لزوم ذھنی ہے دلالت التزام کے لیئے لزوم ذھنی ضروری ہے۔

ترکیب :......شرط مضاف (ہ) مضاف الیہ ملکر مبتدا مرجع التزام اللزوم موصوف الذہنی صفت ملکر خبر جملہ اسمیہ واؤ وصلیہ لاعتقاد المخاطب متعلق کائن کے بعرف متعلق کائن کے غیرہ معطوف ہے عرف پر کائن اپنے تینوں متعلق سے ملکر خبر ھذا مبتدا کی جملہ اسمیہ مشار الیہ اللزوم الذھنی۔

عبارت :...... وَالْاِیْرَادُ الْمَذْکُوْرُ لَا یَتَاتّٰی بِالْوَضْعِیَّةِ لِاَنَّ السَّامِعَ اِنْ کَانَ عَالِمًا بِوَضْعِ الْاَلْفَاظِ لَمْ یَکُنْ بَعْضُهَا اَوْضَحَ مِنْ بَعْضٍ وَاِلَّا (ان لم یکن السامع عالما بوضع الالفاظ) لَمْ یَکُنْ کُلُّ وَاحِدٍ دَالًّا عَلَیْهِ وَیَتَاتّٰی بِالْعَقْلِیَّةِ لِجَوَازِ اَنْ یَخْتَلِفَ مَرَاتِبُ اللُّزُوْمِ فِی الْوُضُوْحِ

ترجمہ :...... مختلف طریقوں سے ایک معنی کو بیان کرنا نہیں حاصل ہوتا دلالت مطابقت میں کیونکہ سامع اگر جانتا ہے الفاظ کی وضع کو تو نہیں ہوں گے بعض الفاظ زیادہ واضح بعض الفاظ سے اور اگر سامع نہیں جانتا الفاظ کی وضع کو تو نہیں ہوگا ہر ایک لفظ دلالت کرنے والا اس معنی پر اور مختلف طریقوں سے ایک معنی کو بیان کرنا حاصل ہوتا ہے دلالت عقلیہ میں وضاحت میں لزوم کے مراتب مختلف ہونے کے جائز ہونے کی وجہ سے۔

تشریح :...... ایک معنیٰ کو ایسے طریقوں سے بیان کرنا جو طریقے وضاحت اور خفاء میں مختلف ہوں دلالت مطابقۃ میں نہیں ہو سکتا کیونکہ جو طریقے ایک معنی کو اداء کرنے کے لیئے استعمال کئے گئے ہیں اگر سامع جانتا ہے ان طریقوں میں سے ہر ایک طریقے کو کہ یہ طریقہ اس ایک معنی کے لیئے ہے تو اس صورت میں سامع کے علم کی وجہ سے بعض دلالتیں بعض دلالتوں سے زیادہ واضح نہیں ہوں گی سب دلالتیں برابر ہوں گی جیسے خدہ یشبہ الورد اگر سامع مفردات کو جانتا ہے اور ترکیب ہیئت کو سمجھتا ہے تو دوسرے طریقے سے مختلف ہونے کی وجہ سے کوئی فرق نہیں ہوگا جیسے وجنته تماثل الورد اور اگر سامع نہیں جانتا الفاظ کی وضع کو تو نہیں ہوگا ہر ایک لفظ دلالت کرنے والا اس معنی پر کیونکہ دلالت بالوضع علم پر موقوف ہے اگر سامع عالم بالوضع نہ ہو تو معنی ہی نہیں سمجھے گا اختلاف کے سمجھنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا:۔ ایک معنی کو ایسے طریقوں سے بیان کرنا جو طریقے وضاحت اور خفاء میں مختلف ہوں دلالت تضمن اور دلالت التزام میں ہو سکتا ہے کیونکہ اجزاء کل کے ساتھ اور لوازم کا ملزومات کے ساتھ جو تعلق ہے اس تعلق کے مراتب وضاحت میں اور خفاء میں مختلف ہوتے ہیں اور دلالت التزامی میں ایک چیز کے متعدد لوازم ہو سکتے ہیں جو کہ قریب اور بعید ہوں قریب پر دلالت واضح تر ہوگی اور بعید پر دلالت کم واضح ہوگی لزوم قریب کی مثال کرم کے لیئے جیسے زید کثیر الضیفان اس میں کثیر الضیفان سے کرم کی طرف ذہن کا انتقال جلد ہوتا ہے یعنی لزوم قریب ہے اور لزوم بعید کی مثال کرم کے لیئے جیسے زید کثیر الرماد اس میں کثیر الرماد سے کرم کی طرف ذہن کا انتقال جلد نہیں ہوتا یعنی لزوم بعید ہے کیونکہ اس میں مقصد کرم کے لیئے تین واسطے زیادہ ہیں اس لیئے کثیر الرماد لازم بعید ہے۔
اسی طرح دلالت تضمن میں ایک معنی ایک موضوع لہ کا جزء ہو اور کسی اور معنی میں وہ معنی جزء کا جزء ہو تو موضوع لہ کے جزء کی دلالت واضح تر ہوگی اور جزء کے جزء کی دلالت کم واضح ہوگی۔

ترکیب :...... الایراد المذکور مبتدأ لا یتاتّٰی فعل ھو فاعل مرجع الایراد المذکور بالوضعیۃ متعلق لا یتاتّٰی کے لان متعلق لا یتاتّٰی کے جملہ فعلیہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ السامع اسم ان کا باقی خبر ان کی:۔ ان شرطیہ کان فعل ھو اسم مرجع سامع عالما خبر بوضع الالفاظ متعلق عالما کے جملہ فعلیہ شرط: لم یکن فعل بعضھا اسم من بعض متعلق اوضح کے ہوکر خبر جملہ فعلیہ:۔ والا جملہ شرط:۔ لم یکن فعل کل واحد اسم علیہ متعلق دالًّا کے مرجع معنی جملہ فعلیہ جزاء یتاتّٰی فعل ھو فاعل مرجع الایراد المذکور بالعقلیۃ متعلق یتاتّٰی کے فی الوضوح متعلق یختلف کے مراتب اللزوم فاعل جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر مضاف الیہ لجواز کا لجواز متعلق یتاتّٰی کے جملہ فعلیہ۔

عبارت :...... ثُمَّ اللَّفْظُ الْمُرَادُ بِهٖ لَازِمُ مَا وُضِعَ لَهٗ اِنْ قَامَتْ قَرِیْنَةٌ عَلٰی عَدَمِ اِرَادَتِهٖ فَمَجَازٌ وَاِلَّا فَکِنَایَةٌ وَقُدِّمَ عَلَیْهَا لِاَنَّ مَعْنَاهُ کَجُزْءِ مَعْنَاهَا

ترجمہ :...... پھر وہ لفظ جس لفظ سے مراد ماوضع لہ کا لازم ہے اگر قرینہ قائم ہو اس ماوضع لہ کے ارادہ کے نہ ہونے پر پس وہ لفظ مجاز ہے اور اگر ماوضع لہ کے ارادہ کے نہ ہونے پر قرینہ قائم نہ ہو تو وہ لفظ کنایہ ہے اور مقدم کیا گیا ہے مجاز کو کنایہ پر کیونکہ اس مجاز کا معنی اس کنایہ کے معنی

کے جزء کے مانند ہے۔

تشریح:......اب تک بحث علم البیان کی تعریف میں تھی اب بحث علم البیان کے فن کی ہے: جب کسی لفظ کو ما وضع له کے لازم میں استعمال کیا جائے وہ لازم داخلی ہو جیسے دلالت تضمن میں ہوتا ہے یا وہ لازم خارجی ہو جیسے دلالت التزام میں ہوتا ہے اور لفظ سے موضوع له کے معنی کی مراد نہ ہونے پر کوئی قرینہ قائم ہو تو اس کو مجاز کہتے ہیں جیسے رایت اسدا بیدہ سیف دیکھا میں نے شیر کو اس کے ہاتھ میں تلوار تھی یہاں بیدہ سیف اس بات کا قرینہ ہے کہ اسد لفظ سے موضوع له شیر مراد نہیں بلکہ لزوم خارجی مراد ہے یعنی بہادری اور اگر لفظ سے موضوع له کے معنی کی مراد نہ ہونے پر کوئی قرینہ قائم نہ ہو تو اس کو کنایہ کہتے ہیں جیسے زید طویل النجاد زید لمبی میان والا ہے لیکن یہاں یہ معنی مراد نہیں ہے اور اس پر کوئی قرینہ بھی نہیں ہے کہ لفظ طویل النجاد سے یہاں یہ معنی مراد نہیں ہے اس لیئے یہ کنایہ ہے کیونکہ یہاں معنی ہے زید لمبے قد والا مجاز میں قرینہ ہونے کی وجہ سے لزوم کا ارادہ معین ہوتا ہے اور کنایہ میں لازم وملزوم دونوں کا ارادہ ہوسکتا ہے اس لیئے مجاز مثل جزء کے ہے اور کنایہ مثل کل کے ہے اور جزء کل پر مقدم ہوتا ہے اس لیئے مجاز کو کنایہ پر مقدم کیا گیا ہے۔

ترکیب:...... ثم عاطفہ اللفظ موصوف بہ متعلق المراد کے مرجع اللفظ المراد صفت:۔موصوف صفت مل کر مبتدا وضع فعل ھو نائب فاعل مرجع اللفظ له متعلق وضع کے مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ ملکر مضاف الیہ لازم کا لازم خبر جملہ اسمیہ ان شرطیہ قامت فعل قرینہ فاعل علی عدم ارادتہ متعلق قامت کے مرجع ما وضع له جملہ شرط فھو مجاز جملہ جزاء واو عاطفہ (ان لم تقم قرینۃ علی عدم ارادتہ) فھو کنایۃ جملہ جزاء قدم فعل ھو نائب فاعل مرجع مجاز علیہا متعلق قدم کے مرجع کنایہ معناہ اسم ان کا کجزء معناہا متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ ہوکر متعلق قدم کے قدم فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... **ثُمَّ مِنْهُ مَا يَبْتَنِيْ عَلَى التَّشْبِيْهِ فَتَعَيَّنَ التَّعَرُّضُ لَهُ فَانْحَصَرَ فِي الثَّلٰثَةِ**

ترجمہ: ...... پھر اس مجاز میں سے وہ مجاز ہے جو بنایا جاتا ہے تشبیہ پر پس بحث معین ہوگئی اس تشبیہ کے لیئے پس گھر گیا علم بیان مجاز میں اور کنایہ میں اور تشبیہ میں۔

تشریح :......(۱) جس لفظ سے مراد ما وضع له کا لازم ہو اور قرینہ قائم ہو اس ما وضع له کے ارادہ کے نہ ہونے پر تو اس لازم کے لیے وہ لفظ مجاز ہوگا جیسے رایت اسدا بیدہ سیف

(۲) جس لفظ سے مراد ما وضع له کا لازم ہو اور قرینہ قائم نہ ہو اس ما وضع له کے ارادہ کے نہ ہونے پر پس اس لازم کے لیے وہ لفظ کنایہ ہوگا جیسے زید طویل النجاد

(۳) جو لفظ مشبہ بہ کے لیئے موضوع ہے وہ لفظ مشبہ کے لیئے بولا جائے تو اس کو تشبیہ کہتے ہیں جیسے زید اسد زید شیر ہے تو اس میں مشبہ بہ شیر ہے جس کے لیئے لفظ اسد کو وضع کیا گیا ہے لیکن زید اسد میں لفظ اسد مشبہ کے لیئے بولا جا رہا ہے یہ تشبیہ ہے۔

ترکیب :......ثم عاطفہ منه متعلق کائن کی خبر مرجع مجاز علی التشبیہ متعلق یبتنی کے ھو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مبتدا جملہ اسمیہ:...... له متعلق تعین کے مرجع تشبیہ التعرض فاعل جملہ فعلیہ فاء عاطفہ انحصر فعل ھو فاعل مرجع علم بیان فی الثلثۃ متعلق انحصر کے جملہ فعلیہ۔

اَلتَّشْبِيْهُ (ھذا باب التشبیہ یہ تشبیہ کا باب ہے)

عبارت :...... **اَلتَّشْبِيْهُ الدَّلَالَةُ عَلٰى مُشَارَكَةِ اَمْرٍ لِاَمْرٍ فِيْ مَعْنًى وَالْمُرَادُ هٰهُنَا مَالَمْ يَكُنْ عَلٰى وَجْهِ الْاِسْتِعَارَةِ التَّحْقِيْقِيَّةِ وَالْاِسْتِعَارَةِ بِالْكِنَايَةِ وَالتَّجْرِيْدِ**

ترجمہ:......تشبیہ دلالت کرنا ہے ایک چیز کی شرکت پر ایک چیز کے لیئے معنی میں اور بحث یہاں اس تشبیہ کی ہے جو تشبیہ استعارہ التحقیقیہ

کے طریقے پر نہ ہو اور جو تشبیہ استعارہ بالکنایہ کے طریقے پر نہ ہو اور جو تشبیہ تجرید کے طریقے پر نہ ہو۔

تشریح :...... تشبیہ کی دو قسمیں ہیں ایک تشبیہ لغوی جو کہ عام ہے جس کو مطلق تشبیہ کہتے ہیں اور ایک تشبیہ اصطلاحی ہے جسکی تعریف یہ ہے کہ **الدلالة علی مشارکة امر لا مرفی معنی**...... تشبیہ معنی میں ایک کام کے لیئے ایک کام کی شرکت پر دلالت کرنا ہے یہاں بحث اسی تشبیہ سے ہے کہ ایک کام کو دوسرے کام کے ساتھ کسی صفت میں شریک کردیا جائے جیسے زید حاتم ہے یعنی زید حاتم کے ساتھ سخاوت میں شریک ہے یا جیسے زید اسد زید شیر ہے یعنی زید شجاعت کی صفت میں شیر کے ساتھ شریک ہے:...... یہاں وہ تشبیہ مراد ہے جو استعارہ تحقیقیہ کے طریقے پر نہ ہو جیسے رایت اسدا فی الحمام دیکھا میں نے شیر حمام میں استعارہ تحقیقیہ کہتے ہیں مشبہ بہ کا ذکر کیا جائے۔ اور کسی قرینہ سے مراد مشبہ ہو یہاں مشبہ بہ اسد ہے اور زید مشبہ ہے اور حمام قرینہ ہے کہ مراد اس سے زید ہے درندہ نہیں ہے اور یہاں وہ تشبیہ مراد ہے جو استعارہ بالکنایہ کے طریقے پر نہ ہو جیسے انشبت المنیة اظفارھا اس میں مشبہ المنیہ ہے اور درندہ مشبہ بہ ہے اور اظفار قرینہ ہے کہ منیہ سے مراد درندہ ہے موت نہیں ہے اور یہاں وہ تشبیہ مراد ہے جو تجرید کے طریقے پر نہ ہو جیسے **لھم فیھا دار الخلد** میں جہنم سے دارالخلد کو نکالا گیا ہے حالانکہ دارالخلد اور جہنم سے ایک ہی چیز مراد ہے لفظ سے ماوضع لہ کا جزء یا لازم مراد ہو اور قرینہ قائم ہو تو مجاز ہے:...... مجاز میں شرکت لفظ میں ہوتی ہے اور تشبیہ میں شرکت معنی میں ہوتی ہے یعنی صفت میں ہوتی ہے:......

ترکیب :......التشبیہ مبتدأ فی معنی متعلق مشارکة کے لام متعلق مشارکة کے مشارکة متعلق الدلالة کے الدلالة خبر جملہ اسمیہ واو عاطفہ المراد مبتدأ ھٰھنا ظرف کائن کی ہوکر خبر لم یکن فعل ھو اسم مرجع ما علی وجہ الاستعارة التحقیقیہ متعلق کائنا کے خبر جملہ فعلیہ صلہ :۔ موصولہ صلہ مل کر دوسری خبر جملہ اسمیہ السعارة بالکنایة اور التجرید معطوف ہے الاستعارة التحقیقیہ پر۔

عبارت: ...... **فَدَخَلَ فِيْهِ نَحْوُ قَوْلِنَا زَيْدٌ اَسَدٌ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ**

ترجمہ:......پس داخل ہوگیا اس تشبیہ میں ہمارا کہنا جیسا زید اسد (زید شیر ہے) اور داخل ہوگیا اس تشبیہ میں اللہ کا فرمان وہ بہرے ہیں گونگے ہیں اور اندھے ہیں۔

تشریح :...... زید اسد میں تشبیہ کا حرف حذف ہے اور زید مشبہ کو مبتدأ بنایا گیا ہے اور اسد مشبہ بہ کو خبر بنایا گیا ہے اسی طرح صم بکم عمی میں حرف تشبیہ کو حذف کردیا گیا ہے اور مشبہ کو بھی حذف کردیا گیا ہے جو کہ مبتدا ہے اور مشبہ بہ کو ذکر کیا گیا ہے جو کہ خبر ہے' الاستعارة التحقیقیہ اور الاستعارة بالکنایة اور التجرید پر اصطلاح بیان میں تشبیہ کا اطلاق نہیں ہوتا اور زید اسد اور صم بکم عمی پر اصطلاح بیان میں تشبیہ کا اطلاق ہوتا ہے اس لیئے فدخل فیہ کہا کہ یہ اصطلاح بیان میں تشبیہ میں داخل ہے۔ کیونکہ زید اسد اور صم بکم عمی میں تشبیہ اصطلاحی ہے یعنی الدلالة علی مشارکة امر لامر فی معنی ان میں ہے اور استعارہ اور مجاز مرسل اور کنایہ اور تجرید میں شرکت معنی میں نہیں ہوتی شرکت کلمہ میں ہوتی ہے جیسے فاخرج لھم عجلا جسدا لہ خوار میں عجلا ہے اصطلاحی تشبیہ میں مشبہ بہ خبر ہوتا ہے تشبیہ کے ارکان مذکور ہوں یا محذوف اس سے کوئی فرق نہیں ہوتا جیسے (۱) زید کالاسد فی الشجاعة (۲) زید کالاسد (۳) زید اسد فی الشجاعة (۴) زید اسد (۵) کالاسد (۶) اسد فی الشجاعت (۷) صم بکم عمی۔

ترکیب:...... دخل فعل فیہ متعلق دخل کے مرجع تشبیہ زید اسد جملہ اسمیہ مقولہ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے ملکر معطوف علیہ :...... قول مضاف(ہ) مضاف الیہ حال اور مقولہ سے ملکر معطوف: معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ نحو کا نحو فاعل دخل کا دخل فعل اپنے متعلق اور فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ۔

عبارت :...... **وَالنَّظْرُ هٰهُنَا فِيْ اَرْكَانِهٖ وَهِيَ طَرَفَاهُ وَوَجْهُهٗ وَاَدَاتُهٗ وَفِي الْغَرَضِ مِنْهُ وَاَقْسَامِهٖ**

ترجمہ:......اور دیکھنا ہے یہاں اس تشبیہ کے ارکان میں اور اس تشبیہ کی غرض میں اور اس تشبیہ کی قسموں میں اور تشبیہ کے ارکان تشبیہ کے دونوں طرف ہوتے ہیں اور اس تشبیہ کی وجہ ہوتی ہے اور اس تشبیہ کا حرف ہوتا ہے۔

تشریح:...... یہاں مصنف تشبیہ کے بارے میں بتانا چاہتے ہیں کہ تشبیہ کے لیئے چار چیزیں ضروری ہیں (۱) مشبہ (۲) مشبہ بہ (۳) حرف تشبیہ (۴) وجہ تشبیہ (۱) کبھی تو تشبیہ میں چاروں چیزیں مذکور ہوں گی (۲) اور کبھی تشبیہ کی وجہ حذف ہوگی (۳) اور کبھی تشبیہ کا حرف حذف ہوگا (۴) اور کبھی تشبیہ کی وجہ اور تشبیہ کا حرف حذف ہوگا (۵) اور کبھی تشبیہ کی وجہ اور مشبہ حذف ہوگا (۶) اور کبھی تشبیہ کا حرف اور مشبہ حذف ہوگا (۷) اور کبھی تشبیہ کا حرف اور تشبیہ کی وجہ اور مشبہ حذف ہوگا حذف ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نسیا منسیا ہوگا بلکہ محذوف مذکور کے مانند ہوگا یعنی ہر تشبیہ میں چار چیزیں لازمی ہوں گی:...... تشبیہ غرض کے اعتبار سے دو قسم کی ہوتی ہے (۱) مقبول (۲) مردود۔

ترکیب:...... واو عاطفہ النظر مبتدا ھھنا ظرف کائن کی فی ارکانہ متعلق کائن کے منہ متعلق الکائن کے صفت الغرض موصوف متعلق کائن کے مرجع تشبیہ اقسامہ متعلق کائن کے مرجع تشبیہ کائن اپنے تینوں متعلق اور ظرف سے ملکر خبر مبتدا کی جملہ اسمیہ واو تفسیری ھی مبتدا طرفاہ معطوف علیہ باقی معطوف ملکر خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَطَرَفَاهُ اِمَّا حِسِّيَّانِ كَالْخَدِّ وَالْوَرْدِ وَالصَّوْتِ الضَّعِيْفِ وَالْهَمْسِ وَالنَّكْهَةِ وَالْعَنْبَرِ وَالرِّيْقِ وَالْخَمْرِ وَالْجِلْدِ النَّاعِمِ وَالْحَرِيْرِ

ترجمہ:......اور اس تشبیہ کے دونوں طرف یا تو حسی ہوں گے جیسے رخسار اور گلاب کا پھول اور کمزور آواز اور آہستہ آواز اور منہ کی بو اور عنبر کی بو اور تھوک کا ذائقہ اور شراب کا ذائقہ اور نرم چمڑا اور ریشم۔

تشریح:......الخد ورد (رخسار گلاب کا پھول ہے) الخد مشبہ ہے مبتدا ہے اور ورد مشبہ بہ ہے خبر ہے اور حرف تشبیہ اور وجہ تشبیہ محذوف ہیں **الصوت الضعيف همس** (کمزور آواز نرم آواز ہے) **الصوت الضعيف** مشبہ ہے مبتدا ہے ہمس مشبہ بہ ہے اور خبر ہے اور حرف تشبیہ وجہ تشبیہ محذوف ہے اور **النكهة عنبر** (منہ کی بو عنبر کی خوشبو ہے) **النكهة** مشبہ ہے اور مبتدا ہے عنبر مشبہ بہ ہے اور خبر ہے حرف تشبیہ اور وجہ تشبیہ محذوف ہے الریق خمر (تھوک کا مزہ شراب کا مزہ ہے) الریق مشبہ ہے اور مبتدا ہے اور خمر مشبہ بہ ہے اور خبر ہے حرف تشبیہ اور وجہ تشبیہ محذوف ہیں:۔ **الجلد الناعم حرير** (نرم چمڑا ریشم ہے) **الجلد الناعم** مشبہ ہے اور مبتدا ہے حریر مشبہ بہ ہے اور خبر ہے حرف تشبیہ اور وجہ تشبیہ محذوف ہیں خد اور ورد آنکھ سے محسوس ہوتے ہیں اس لیئے حسی ہیں وجہ تشبیہ سرخ ہونا ہے: **الصوت الضعيف** اور **همس** کان سے محسوس ہوتے ہیں اس لیئے حسی ہیں اور وجہ تشبیہ آہستہ ہونا ہے **النكهة** اور **العنبر** ناک سے محسوس ہوتے ہیں اس لیئے حسی ہیں اور وجہ تشبیہ بو ہے **الريق** اور **الخمر** زبان سے محسوس ہوتے ہیں اس لیئے حسی ہیں وجہ تشبیہ ذائقہ ہے **الجلد الناعم** اور **الحرير** چھونے سے معلوم ہوتے ہیں اس لیئے حسی ہیں وجہ تشبیہ نرم ہونا ہے۔

ترکیب:......طرفاہ مبتدأ اما عاطفہ حسیان خبر جملہ اسمیہ مثالھما مبتدأ الخد معطوف علیہ الورد معطوف ملکر متعلق کائنان کے خبر جملہ اسمیہ الضعیف صفت ہے الصوت کی الناعم صفت ہے الجلد کی۔

عبارت:...... اَوْ عَقْلِيَّانِ كَالْعِلْمِ وَالْحَيٰوةِ اَوْ مُخْتَلِفَانِ كَالْمَنِيَّةِ وَالسَّبُعِ وَالْعِطْرِ وَخُلُقٍ كَرِيْمٍ

ترجمہ:......یا اس تشبیہ کے دونوں طرف عقلی ہونگے جیسے علم ہے اور زندگی ہے یا مختلف ہوں گے جیسے موت ہے اور درندہ ہے اور عطر ہے اور عمدہ اخلاق ہے۔

تشریح:......**العلم حيوة** (علم زندگی ہے) علم مشبہ ہے مبتدا ہے اور حیوۃ مشبہ بہ ہے خبر ہے اور حرف تشبیہ اور وجہ تشبیہ محذوف ہے

المنية سبع (موت ہلاک کرنے والا درندہ ہے) المنية مشبه ہے اور مبتدا ہے سبع مشبه به ہے اور خبر ہے اور حرف تشبیہ اور وجہ تشبیہ محذوف ہے العطر خلق كريم (عطر عمدہ اخلاق کے مانند ہے) عطر مشبه ہے مبتدا ہے خلق كريم مشبه به ہے خبر ہے اور حرف تشبیہ اور وجہ تشبیہ محذوف ہے علم اور حیوۃ حواس خمسه سے معلوم نہیں ہوتے اس لیئے عقلی ہیں وجہ تشبیہ ان میں ادراک ہے المنية حواس خمسه سے معلوم نہیں ہوتی اس لیئے عقلی ہے اور سبع حواس خمسه سے معلوم ہوتا ہے اس لیئے حسی ہے وجہ تشبیہ ان میں ہلاکت ہے العطر حواس خمسه سے معلوم ہوتا ہے اس لیئے حسی ہے اور خلق كريم حواس خمسه سے معلوم نہیں ہوتا اس لیئے عقلی ہے وجہ تشبیہ ان میں فرحت طبیعت ہے۔

ترکیب :......طرفاہ مبتدا او عاطفہ عقلیان خبر جملہ اسمیہ مثالھما مبتدا کالعلم والحیوۃ متعلق کا ئنان کے ہوکر خبر جملہ اسمیہ طرفاہ مبتدا مختلفان خبر جملہ اسمیہ مثالھما مبتدا المنیۃ معطوف علیہ باقی تینوں معطوف ملکر متعلق کا ئنان کے ہوکر خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت :...... وَالْمُرَادُ بِالْحِسِّيِّ الْمُدْرَکُ هُوَ اَوْ مَادَّتُهُ بِاِحْدَى الْحَوَاسِّ الْخَمْسِ الظَّاهِرَةِ

ترجمہ:...... اور مراد حسی سے وہ ہے جس کو جانا جائے یا جس کے مادہ کو جانا جائے پانچ محسوس کرنے والی چیزوں میں سے ایک چیز کے ساتھ۔

تشریح :...... پانچ میں سے (۱) کان ہے (۲) آنکھ ہے (۳) زبان ہے (۴) ناک ہے (۵) بدن کے کسی حصہ سے کسی چیز کو چھونا ہے ان پانچ چیزوں کو حواس خمسہ کہتے ہیں جو چیز یا جس چیز کے اجزاء ان پانچ میں سے کسی ایک کے ساتھ معلوم ہوجائیں تو وہ چیز حسی ہوگی۔

ترکیب:...... بالحس متعلق المراد کے المراد مبتدا ھو معطوف علیہ او عاطفہ مادتہ معطوف ملکر نائب فاعل مرجع ال: الحواس موصوف الخمس صفت اول الظاہرۃ صفت ثانی مل کر مضاف الیہ احدیٰ کا احدیٰ متعلق المدرک المدرک اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر صلہ: موصول صلہ ملکر خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت :......فَدَخَلَ فِيْهِ الْخَيَالِيُّ كَمَا فِيْ قَوْلِهٖ وَكَاَنَّ مُحْمَرَّ الشَّقِيْقِ اِذَا تَصَوَّبَ اَوْ تَصَعَّدَ اَعْلَامُ يَاقُوْتٍ نُشِرْنَ عَلٰى رِمَاحٍ مِنْ زَبَرْجَدٍ

ترجمہ:......پس حسی میں داخل ہوگئی خیالی جیسا کہ اس کے کہنے میں ہے اور گویا کہ سرخ گل لالہ یاقوت کے جھنڈے ہیں جب نیچے اوپر ہوتے ہیں پھیلا دیا گیا ہے ان جھنڈوں کو زمرد کے نیزوں پر۔

تشریح :...... محمر الشقيق مشبه ہے مفرد ہے اور اعلام ياقوت نشرن على رماح من زبرجد یہ مشبه بہ ہے مرکب ہے گل لالہ کا پھول سرخ ہوتا ہے اور تنے کی ڈنڈی سبز ہوتی ہے جب ہوا چلتی ہے تو پھول جھنڈے کے مانند اوپر نیچے ہوتا ہے زمرد سبز پتھر ہوتا ہے اور یاقوت سرخ پتھر ہوتا ہے زمرد کے نیزوں کو تنے کی ڈنڈی کے ساتھ اور یاقوت کے جھنڈوں کو گل لالہ کے پھول کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اس میں جھنڈے یاقوت نیزے اور زمرد سب حسی ہیں لیکن زمرد کے نیزوں پر یاقوت کے جھنڈے کی ہیئت اجتماعی خارج میں موجود نہیں جس کی وجہ سے مشبه به خیالی ہے اجزاء تمام حسی ہیں جس کی وجہ سے مشبہ بہ خیالی حسی میں داخل ہے۔

ترکیب :......دخل فعل فیہ متعلق دخل کے مرجع حسی الخیالی فاعل جملہ فعلیہ مثالہ مبتدا کاف جارہ ما موصولہ فی قولہ متعلق وقع کے جملہ فعلیہ صلہ:......موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ کانّ حرف مشبہ بالفعل محمر الشقیق اسم من زبرجد متعلق کائن کے صفت رماح کی رماح متعلق نشرن کے نشرن فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر حال اعلام مضاف اپنے مضاف الیہ اور حال سے مل کر خبر کانّ کی جملہ اسمیہ دال برجزاء...... اذا تصوب او تصعد شرط۔

عبارت :......وَبِالْعَقْلِيِّ مَا عَدَا ذٰلِکَ فَدَخَلَ فِيْهِ الْوَهْمِيُّ اَیْ مَا هُوَ غَيْرُ مُدْرَکٍ بِهَا وَلَوْ اُدْرِکَ لَکَانَ مُدْرَکًا

بِهَا كَمَا فِيْ قَوْلِهٖ وَمَسْنُوْنَةٌ زُرْقٌ كَاَنْيَابِ اَغْوَالٍ

ترجمہ:......اور مراد عقلی تشبیہ سے وہ تشبیہ ہے جو تشبیہ اس حسی تشبیہ کے علاوہ ہے پس داخل ہوگئی اس عقلی تشبیہ میں وہمی تشبیہ یعنی وہ تشبیہ جس تشبیہ کو نہیں جانا جاتا ان حواس خمسہ سے اور اگر جانا جاتا اس وہمی تشبیہ کو تو تحقیق جانا جاتا اس وہمی تشبیہ کو حواس خمسہ سے جیسا کہ اس کے کہنے میں ہے نیلگوں تیز دھار نیزے ایسے ہیں جیسے چڑیلوں کے دانت۔

تشریح:...... مسنونة تیز دھار والے:۔ زرق جمع ازرق کی نیلگوں:۔ انیاب جمع ناب کی سامنے کے چار دانتوں کے برابر والے نوک دار دانتوں کو کہتے ہیں اغوال جمع غول کی چڑیل کو کہتے ہیں جو لوگوں کو کھا جاتی ہے خارج میں نہ چڑیلوں کے دانت ہیں اور نہ چڑیل ہیں صرف اکثر لوگوں کا خیال ہے جو کہ ایک وہمی چیز ہے دماغ کا اختراع ہے اس کا مجموعہ نہ خارج میں پایا جاتا ہے اور نہ اس کے اجزاء خارج میں پائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے یہ وہمی تشبیہ ہے اور عقلی تشبیہ میں داخل ہے اگر خارج میں اس کا مجموعہ یا اس کے اجزاء پائے جاتے تو حواس خمسہ سے معلوم ہوتے یعنی آنکھ سے۔

ترکیب:......واو عاطفہ بالعقلی متعلق المراد کے المراد مبتدأ عدا فعل ھو فاعل مرجع ما ذالک مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ ملکر خبر جملہ اسمیہ: فاء عاطفہ دخل فعل فیہ متعلق دخل کے مرجع عقلی الوہمی مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر بھا متعلق مدرک کے مدرک مضاف الیہ غیر کا خبر ھو کی جملہ اسمیہ ہوکر صلہ: موصول صلہ ملکر مُفَسِّر مُفَسَّرا اپنے مُفَسِّرْ سے مل کر فاعل دخل کا جملہ فعلیہ لوحرف شرط ادرک فعل ھو نائب فاعل مرجع تشبیہ وھمی جملہ شرط لکان فعل ھو اسم بھا متعلق مدرکا کے خبر مرجع حواس خمسہ جملہ فعلیہ: مثالہ مبتدأ فی قولہ متعلق وقع کے ھو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ مسنونة مضاف زرق مضاف الیہ ملکر مبتدأ انیاب مضاف اغوال مضاف الیہ ملکر متعلق کائنة کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَمَا يُدْرَكُ بِالْوِجْدَانِ كَاللَّذَّةِ وَالْاَلَمِ وَوَجْهُهُ مَا يَشْتَرِكَانِ فِيْهِ تَحْقِيْقِيًّا اَوْ تَخْيِيْلِيًّا

ترجمہ:......اور تشبیہ عقلی میں داخل ہوگئی وہ تشبیہ جس تشبیہ کو جانا جاتا ہے قوت باطنہ کے ساتھ جیسے لذت ہے اور درد ہے اور تشبیہ کی وجہ وہ چیز ہے جس چیز میں شریک ہوجائیں مشبہ اور مشبہ بہ حقیقی طور پر یا خیالی طور پر ارادۃ۔

تشریح:......حواس خمسہ کے علاوہ جو چیزیں قوت باطنہ سے جانی جاتی ہیں وہ چیزیں بھی تشبیہ عقلیہ میں داخل ہیں جیسے شبع:۔ جوع، فرح، غم، غضب، خوف، لذت اور الم کو مصنف نے قوت باطنہ سے جاننے میں شمار کیا ہے جبکہ بعض نے اتفاق نہیں کیا۔ لذت یہ ہے کہ محسوس کرنے والے کے پاس جو چیز اچھی ہو یا کمال کی ہو تو وہ محسوس کرنے والا اس کمال کو یا اس اچھی چیز کو محسوس کرے اس سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے وہ لذت ہے اور الم یہ ہے کہ محسوس کرنے والے کے پاس جو چیز کم ہے یا جو چیز شر ہے تو محسوس کرنے والا اس کمی کو یا اس شر کو محسوس کرے اس سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کو الم کہتے ہیں قوت باطنہ سے محسوس کرنے میں دو طریقے ہیں ایک یہ کہ محسوس کرنے میں حواس ظاہری کا دخل ہو اس صورت میں لذت اور الم حسی ہوں گے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ حواس ظاہری سے بالکل مستغنی ہوکر ایک چیز ذہن میں آئے اس کی وجہ سے لذت یا الم ہو تو اس صورت میں قوت باطنہ سے محسوس ہونے کی وجہ سے لذت اور الم عقلی ہوں گے تشبیہ کی وجہ وہ چیز ہے جس چیز میں مشبہ اور مشبہ بہ شریک ہوں ارادۃ تحقیقی طور پر یا خیالی طور پر ارادۃ اس لیئے کہا کہ زید کے دانت ہوتے ہیں شیر کے بھی دانت ہوتے ہیں زید کے بھی بال ہوتے ہیں اور شیر کے بھی بال ہوتے ہیں لیکن جب کہا زید اسد (زید شیر ہے) تو تشبیہ صرف بہادری میں ہوگی کیونکہ ارادہ بہادری کا ہے۔

ترکیب:......بالوجدان متعلق یدرک کے ھو نائب فاعل یدرک کا جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ مل کر معطوف الوھمی پر فاعل دخل کا جملہ فعلیہ مثالہ مبتدا مرجع وجدان اللذة معطوف علیہ واو عاطفہ الالم معطوف ملکر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ: وجھہ مبتدا فیہ متعلق یشترکان کے الف فاعل ممیز تحقیقیا معطوف علیہ او عاطفہ تخییلیا معطوف مل کر تمیز جملہ فعلیہ صلہ موصول صلہ ملکر خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:....... وَالْمُرَادُ بِالتَّخْيِيلِيِّ نَحْوُ مَا فِيْ قَوْلِهٖ وَكَانَّ النُّجُوْمَ بَيْنَ دُجَاهَا سُنَنٌ لَاحَ بَيْنَهُنَّ اِبْتِدَاعُ

ترجمہ:......اور مراد تخییلی تشبیہ سے اس جیسا کلام ہے جو کلام اس شاعر کے کہنے میں ہے: اندھیری رات کے درمیان ستارے گویا کہ سنتیں ہیں جنکے درمیان بدعتیں چمک رہی ہیں۔

تشریح:......النجوم جمع ہے نجم کی ستارے: دجا جمع ہے دُجیۃٌ کی اندھیری/کالی: سنن جمع ہے سنۃ کی سنت نبوی/طریقہ ابتداع مصدر ہے باب افتعال کا معنیٰ بدعتیں: مصدر میں معنی قلت اور کثرت کا بھی ہوتا ہے شعر میں قلب ہے جس کی وجہ سے بدعتیں چمک رہیں ہیں ورنہ چمکنے کے اعتبار سے بدعت کی کوئی حقیقت نہیں کیونکہ بدعت گمراہی ہے جو کہ ظلمت ہے سیاہی ہے اصل عبارت سنن لاحت بین الابتداع ہے اور قلب کی وجہ یہ ہے کہ سنن اس کثرت سے ہیں کہ بدعت مقابلۃ بہت کم ہیں کہیں کہیں ٹمٹما رہیں ہیں یعنی دکھائی دے رہیں ہیں۔

ترکیب:......بالتخییلی متعلق المراد کے المراد مبتدأ فی قولہ متعلق وقع کے جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ مل کر مضاف الیہ نحو کا نحو خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ کانّ حرف مشبہ بالفعل ہے النجوم اسم بین مضاف دجا مضاف الیہ مضاف ھا مضاف الیہ مرجع اللیل ملکر ظرف کائنۃ کی ہوکر خبر: بین مضاف ھن مضاف الیہ مل کر ظرف لاح کی ابتداع فاعل جملہ فعلیہ صفت سنن کی سنن موصوف دوسری خبر کانّ اپنے اسم اور دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... فَاِنَّ وَجْهَ الشَّبَهِ فِيْهِ هُوَ الْهَيْئَةُ الْحَاصِلَةُ مِنْ حُصُوْلِ اَشْيَاءَ مُشْرِقَةٍ بِيْضٍ فِيْ جَوَانِبِ شَيْءٍ مُظْلِمٍ اَسْوَدَ فَهِيَ غَيْرُ مَوْجُوْدَةٍ فِي الْمُشَبَّهِ بِهٖ اِلَّا عَلٰى طَرِيْقِ التَّخْيِيلِيِّ وَهُوَ السُّنَنُ

ترجمہ:......پس بے شک اس شعر میں وجہ تشبیہ وہ صورت ہے جو حاصل ہوتی ہے ایک کالی اندھیری چیز کے اطراف میں سفید چمکدار چیزوں کے ہونے سے پس وہ صورت مشبہ بہ میں موجود نہیں ہے مگر خیال کرنے کے طریقہ پر اور وہ مشبہ بہ سنتیں ہیں:

تشریح:...... وجہ تشبیہ مشبہ اور مشبہ بہ دونوں میں پائی جاتی ہے شعر میں النجوم بین دجاھا مشبہ ہے اور ستاروں کا چمکنا اندھیری رات میں حقیقت ہے جس کی وجہ سے وجہ تشبیہ مشبہ میں تحقیقی ہے: شعر کا وزن قائم رکھنے کی وجہ سے سنتوں کو کالا اور بدعت کو روشن کر دیا ہے اور یہ قلب ہے ورنہ سنتیں مشبہ بہ ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ چمکنا جسموں کا کام ہے افعال کا کام چمکنا نہیں اس وجہ سے سنتوں میں چمکنا حقیقت نہیں ہے مگر خیالی طور پر اس لیئے مشبہ بہ سنتوں میں وجہ تشبیہ تخییلی ہے۔

ترکیب:......فاء عاطفہ وجہ الشبہ اسم ان کا فیہ متعلق کائن کے خبر اول: مظلم صفت اول اسود صفت ثانی شیئی کی شیئی مضاف الیہ جوانب کا جوانب متعلق الحاصلۃ کے مشرقۃ صفت اول بیض صفت ثانی اشیاء کی اشیاء مضاف الیہ حصول کا حصول متعلق الحاصلۃ کے الحاصلۃ صفت الھیئۃ کی الھیئۃ خبر ھو مبتدا کی جملہ اسمیہ ہوکر دوسری خبر ان کی جملہ اسمیہ فاء عاطفہ ھی مبتدا مرجع الھیئۃ فی المشبہ بہ متعلق موجودۃ کے علی طریقۃ مستثنیٰ منہ علی طریق التخییل مستثنیٰ ملکر متعلق موجودۃ کے موجودۃ مضاف الیہ غیر کا غیر خبر جملہ اسمیہ: واو عاطفہ ھو مبتدا مرجع مشبہ بہ السنن خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت ......وَذَالِكَ اَنَّهٗ لَمَّا كَانَتِ الْبِدْعَتُ وَكُلُّ مَاهُوَ جَهْلٌ تَجْعَلُ صَاحِبَهَا كَمَنْ يَمْشِيْ فِي الظُّلْمَةِ فَلَا يَهْتَدِيْ لِلطَّرِيْقِ وَلَا يَأْمَنُ مِنْ اَنْ يَّنَالَ مَكْرُوْهًا شُبِّهَتْ بِهَا

ترجمہ:......اور اس تخییلی تشبیہ کی وجہ یہ ہے کہ بے شک جب بدعت اور ہر وہ فعل جو جہالت پر مبنی ہو جو کر دے اپنے فاعل کو مانند اس شخص کے جو شخص چلتا ہے اندھیرے میں پس نہیں پاتا راستہ کی ہدایت اور نہیں امن سے ہوتا اس بات سے کہ پہنچ جائے کسی غلط کام کو تب تشبیہ دے دی گئی بدعت کو ظلمت کے ساتھ۔

تشریح:...... مشبہ بہ میں وجہ تشبیہ تخییلی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بدعت اور بدعت جیسا کام جو جہالت پر مبنی ہو جس کے

کرنے پر آدمی ایسا ہو جاتا ہے جیسے ظلمت یعنی اندھیرے میں چلتا ہے اس کو راہ دکھائی نہیں دیتی اور خطرات سے بھی وہ بچ نہیں سکتا اس وجہ سے بدعت ظلمت کی مانند ہے جس کی وجہ سے بدعت کو ظلمت کے ساتھ تشبیہ دے دی گئی ہے۔

ترکیب :......یمشی فعل اپنے ھو فاعل اور فی الظلمۃ متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ فلا یھتدی للطریق معطوف ولا یامن ان ینال مکروھا معطوف ملکر صلہ من کا موصول صلہ مل کر متعلق تجعل کے تجعل فعل اپنے ھو فاعل صاحبھا مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صفت جھل کی جھل خبر ھو کی جملہ اسمیہ صلہ: موصولہ صلہ ملکر مضاف الیہ کل کا کل معطوف البدعت کا البدعت فاعل کانت کا جملہ فعلیہ مضاف الیہ لما کا لما ظرف شبھت کی شبھت فعل اپنے ھی نائب فاعل (بدعت) اور بھا (ظلمت) متعلق اور لما ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر انھا کی جملہ اسمیہ ہوکر خبر ذالک کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَلَزِمَ بِطَرِيْقِ الْعَكْسِ اَنْ تُشَبَّهَ السُّنَّةُ وَكُلُّ مَا هُوَ عِلْمٌ بِالنُّوْرِ وَشَاعَ ذٰلِكَ حَتّٰى تُخُيِّلَ اَنَّ الثَّانِيَ مِمَّالَهُ بَيَاضٌ وَاِشْرَاقٌ نَحْوُ اَتَيْتُكُمْ بِالْحَنِيْفَةِ الْبَيْضَاءِ

ترجمہ:......اور عکس کے طریقہ پر لازم ہے یہ بات کہ سنت کو اور ہر اس چیز کو جو چیز علم ہے تشبیہ دی جائے اس کو نور کے ساتھ اور یہ بات عام ہے کہ علم نور کے مانند ہے یہاں تک کہ خیال ہوتا ہے کہ دوسرا اس میں سے ہے جس کے لیئے روشنی اور چمک ہوتی ہے جیسے آپ کا فرمان ہے لایا میں تمہارے پاس روشن شریعت۔

تشریح:...... بدعت کی تعریف گذر چکی ہے اور اس کی وجہ بیان کردی گئی ہے کہ بدعت کو ظلمت کے ساتھ تشبیہ کیوں دی گئی ہے اس کے مقابلہ میں سنت اور ہر وہ چیز جو علم ہے اس کو تشبیہ دی گئی ہے نور کے ساتھ اور نور کے ساتھ تشبیہ دینا سنت کو اور علم کو اتنا عام ہے کہ خیال ہوتا ہے کہ سنت کے لیئے اور علم کے لیئے روشنی اور چمک ہوتی ہے۔مثال کے طور پر آپ کا فرمان ہے کہ میں تمہارے پاس روشن شریعت لایا ہوں حالانکہ روشن ہونا اجسام کا کام ہے احکام کا کام نہیں ہے مگر تخییلی طور پر احکام بھی روشن ہوتے ہیں۔

ترکیب:......لزم فعل بطریق العکس متعلق لزم کے ھو مبتدأ علم خبر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ: موصول صلہ ملکر مضاف الیہ کل کا کل معطوف السنۃ معطوف علیہ ملکر نائب فاعل بالنور متعلق تشبہ کے جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر فاعل لزم کا جملہ فعلیہ شاع فعل ذالک فاعل مشار الیہ کون السنۃ والعلم کالنور له متعلق ثبت کے مرجع ما بیاض اور اشراق فاعل ثبت کا جملہ فعلیہ صلہ موصول ملکر متعلق کائن کے ہوکر خبر ان کی ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر نائب فاعل تخیل کا جملہ فعلیہ ہوکر غایت شاع کی جملہ فعلیہ۔

عبارت :......وَالاَوَّلُ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ كَقَوْلِكَ شَاهَدْتُ سَوَادَ الْكُفْرِ مِنْ جَبِيْنِ فُلَانٍ فَصَارَ تَشْبِيْهُ النُّجُوْمِ بَيْنَ الدُّجٰى بِالسُّنَنِ بَيْنَ الْاِبْتِدَاعِ كَتَشْبِيْهِهَا بِبَيَاضِ الْمَشِيْبِ فِيْ سَوَادِ الشَّبَابِ اَوْ بِالْاَنْوَارِ مُؤْتَلِقَةً بَيْنَ النَّبَاتِ الشَّدِيْدَةِ الْخُضْرَةِ

ترجمہ:...... اور پہلا والا یعنی بدعت خلاف ہے اس کے یعنی سنت کے مثال پہلے والے کے خلاف ہونے کی مثل تیرے کہنے کے ہے دیکھی میں نے کفر کی سیاہی فلاں کی پیشانی میں پس ہوگئی النجوم بین الدجی کو تشبیہ دینا السنن بین الابتداع کے ساتھ ایسے جیسے تشبیہ دینا ہے النجوم بین الدجیٰ کو جوانی کی سیاہی میں بڑھاپے کی سفیدی کے ساتھ یا جیسے تشبیہ دینا ہے النجوم بین الدجی کو سخت سبز گھاس کے درمیان چمکتی ہوئی کلیوں کے ساتھ۔

تشریح:......شرک کفر بدعت اور ہر وہ کام جو جہالت پر مبنی ہو اس کام کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کام کے لیئے سیاہی ہے ظلمت ہے اندھیرا ہے جیسے کہا جاتا ہے شاھدت سواد الکفر من جبین فلان دیکھی میں نے کفر کی سیاہی فلاں کی پیشانی میں تخییلی طریقہ کی وجہ سے السنن بین الابتداع کے ساتھ النجوم بین الدجی کو تشبیہ دینا صحیح ہے ایسے ہی النجوم بین الدجی کو جوانی کی سیاہی میں بڑھاپے کی سفیدی کے ساتھ تشبیہ دینا صحیح ہے اور اسی طرح سخت سبز گھاس کے درمیان چمکتی ہوئی کلیوں

کے ساتھ النجوم بین الدجی کو تشبیہ دینا صحیح ہے۔

ترکیب: ...... الاول مبتدأ علی خلاف ذٰلک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ: شاھدت فعل بفاعل سواد الکفر مفعول بہ من جبین فلان متعلق شاھدت کے جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ قول کا قول متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ: فاء عاطفہ صار فعل النجوم بین الدجی مضاف الیہ تشبیہ کا السنن بین الابتداع متعلق تشبیہ کے ہوکر اسم صار کا کاف جارہ تشبیہ مضاف ھا مضاف الیہ مرجع النجوم بین الدجی بیاض المشیب متعلق تشبیہ کے فی سواد الشباب متعلق تشبیہ کے الشدیدۃ صفت اول الخضرۃ صفت ثانی النبات کی النبات مضاف الیہ بین کا بین ظرف مؤتلقۃ کی مؤتلقۃ حال الانوار کا الانوار متعلق تشبیہ کے تشبیہ متعلق کائنا کے خبر صار کی جملہ فعلیہ۔

عبارت: ...... فَعُلِمَ فَسَادُ جَعْلِهٖ فِیْ قَوْلِ الْقَائِلِ: اَلنَّحْوُ فِی الْکَلَامِ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ کَوْنُ الْقَلِیْلِ مُصْلِحًا وَّالْکَثِیْرِ مُفْسِدًا لِاَنَّ النَّحْوَ لَایَحْتَمِلُ الْقِلَّةَ وَالْکَثْرَةَ بِخِلَافِ الْمِلْحِ

ترجمہ: ...... کہنے والے کے کہنے میں پس معلوم ہوگئی خرابی اس تشبیہ کے بنانے میں نحو کلام میں ایسے ہے جیسے کھانے میں نمک تھوڑا نمک صحیح ہے اور زیادہ نمک ہونا خراب ہے کیونکہ نحو نہیں احتمال رکھتا قلت کا اور کثرت کا یہ بات نمک کے خلاف ہے۔

تشریح ...... النجوم بین الدجی کی تشبیہ السنن بین الابتداع کے ساتھ ایسی ہے جیسے النجوم بین الدجی کو تشبیہ دینا ہے جوانی کی سیاہی میں بڑھاپے کی سفیدی کے ساتھ یعنی تخییلی تشبیہ صحیح ہے طرفین میں وجہ تشبیہ ہونے کی وجہ سے النحو فی الکلام کالملح فی الطعام میں تشبیہ درست نہیں مصنف کی رائے میں وجہ تشبیہ طرفین میں نہیں ہے مصنف کہتے ہیں کہ نمک کم ہو تو ٹھیک ہے اور زیادہ ہو تو خراب ہے جبکہ نحو میں یہ بات نہیں حقیقت یہ ہے کہ اگر کلام میں نحو کم ہو تو کلام بھی خراب ہوتا ہے اور بعض کے کلام میں نحو کم ہوتی ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا اس لیئے النحو فی الکلام کالملح فی الطعام کے طرفین میں وجہ تشبیہ ہونے کی وجہ سے تشبیہ درست ہے اس میں وجہ تشبیہ لازم ہونا ہے نہ کہ برابر ہونا اس طرح مصنف کی رائے میں زید اسد میں بھی تشبیہ ٹھیک نہیں ہوگی کیونکہ زید کی دم نہیں ہوتی شیر کی دم ہوتی ہے۔

ترکیب: ...... النحو مبتدأ فی الکلام متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ ہوکر مبتدأ کالملح اور فی الطعام متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ علم فعل فساد جعلہ نائب فاعل مبدل منہ فی قول القائل متعلق علم کے مفسدا معطوف ہے مصلحا پر خبر کون کی الکثیر معطوف ہے القلیل پر اسم کون کا مضاف الیہ کون بدل فساد سے: النحو اسم ان کا لایحتمل فعل ھو فاعل مرجع النحو القلۃ اور الکثرۃ مفعول بہ جملہ فعلیہ خبر ان کی ان اپنے اسم اور خبر ملکر متعلق علم کے علم اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ بخلاف الملح متعلق کائن کے خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت: ...... وَهُوَ اِمَّا غَیْرُ خَارِجٍ عَنْ حَقِیْقَتِهِمَا کَمَافِیْ تَشْبِیْهِ ثَوْبٍ بِاٰخَرَ فِیْ نَوْعِهِمَا اَوْ جِنْسِهِمَا اَوْ فَصْلِهِمَا

ترجمہ: ...... اور وجہ تشبیہ یا تو خارج نہیں ہوگی مشبہ اور مشبہ بہ دونوں کی حقیقت سے جیسے ایک کپڑے کو تشبیہ دینا ہے دوسرے کپڑے کے ساتھ ان دونوں کپڑوں کی نوع میں اور ان دونوں کپڑوں کی جنس میں اور ان دونوں کپڑوں کی فصل میں۔

تشریح ...... تشبیہ کی وجہ کی تقسیم یہ ہے کہ تشبیہ کی وجہ مشبہ اور مشبہ بہ کی حقیقت سے خارج نہیں ہوگی اور اس وجہ تشبیہ کی تین قسمیں ہیں ایک یہ ہے کہ تشبیہ دی جائے گی نوع میں جیسے ھذا قمیص کقمیص ھذا ململا یہ قمیص اس قمیص جیسی ہے از روئے ململ کے ثوب جنس ہے لٹھا ململ کیٹی یہ نوع ہیں وجہ تشبیہ ململ ہے دوسری قسم یہ ہے کہ تشبیہ دی جائے گی مشبہ اور مشبہ بہ کی جنس میں جیسے ھذا قمیص کمقمیص ھذا ثوبا یہ قمیص اس قمیص جیسی ہے از روئے کپڑے کے اور کپڑا جنس ہے اس لیئے تشبیہ جنس میں ہے اور تیسری قسم یہ ہے کہ تشبیہ دی جائے گی مشبہ اور مشبہ بہ کے فصل میں جیسے ھذا قمیص کقمیص ھذا قطنا: یہ قمیص اس قمیص جیسی ہے از روئے روئی کے: روئی کے مقابل اون ہے ریشم ہے جس کے ذریعہ ثوب کی جنس کو جدا کیا جاتا ہے۔

ترکیب: ......واو عاطفہ ھو مبتدا مرجع وجہ تشبیہ اما عاطفہ عن حقیقتھما متعلق خارج کے خارج مضاف الیہ غیر کا غیر خبر جملہ اسمیہ فی نوعھما او جنسھما او فصلھما متعلق تشبیہ کے تشبیہ متعلق ثبت کے ثبت فعل ھو فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت: ...... اَوْ خَارِجٌ صِفَةٌ اِمَّا حَقِيقَةٌ حِسِّيَّةٌ كَالْكَيْفِيَّاتِ الْجِسْمِيَّةِ مِمَّا يُدْرَكُ بِالْبَصَرِ مِنَ الْاَلْوَانِ وَالْاَشْكَالِ وَالْمَقَادِيرِ وَالْحَرَكَاتِ وَمَا يَتَّصِلُ بِهَا اَوْ بِالسَّمْعِ مِنَ الْاَصْوَاتِ الْقَوِيَّةِ وَالضَّعِيفَةِ وَالَّتِيْ بَيْنَ بَيْنَ اَوْ بِالذَّوْقِ مِنَ الطُّعُوْمِ اَوْ بِالشَّمِّ مِنَ الرَّوَائِحِ اَوْ بِاللَّمْسِ مِنَ الْحَرَارَةِ وَالْبُرُوْدَةِ وَالرُّطُوْبَةِ وَ الْيُبُوْسَةِ وَالْخُشُوْنَةِ وَالْمَلَاسَةِ وَاللِّيْنِ وَالصَّلَابَةِ وَالْخِفَّةِ وَالثِّقْلِ وَمَا يَتَّصِلُ بِهَا

ترجمہ: ...... یا وجہ تشبیہ خارج ہوگی مشبہ اور مشبہ بہ سے صفت ہوگی یا حقیقی حسیّ ہوگی جیسے جسمی کیفیات رنگ شکل مقدار حرکت اور وہ جو ملجائے ان کے ساتھ یہ ان میں سے ہیں جن کو جانا جاتا ہے آنکھ سے یا جیسے قوی آواز اور کمزور آواز اور وہ آواز جو قوی اور کمزور کے درمیان ہو یہ ان میں سے ہیں جن کو جانا جاتا ہے کان سے یا جیسے ذائقے ان کو جانا جاتا ہے چکھ کر یا جیسے بوئیں یہ ان میں سے ہیں جن کو جانا جاتا ہے ناک سے یا جیسے گرم سرد تر خشک کھردرہ چکنا نرم سخت ہلکا بھاری اور جو مل جائے ان کے ساتھ یہ ان میں سے ہیں جن کو جانا جاتا ہے چھوکر۔

تشریح: ......وجہ تشبیہ غیر خارج کی تین قسمیں ہیں (۱) نوعھما (۲) جنسھما (۳) فصلھما اسی طرح وجہ تشبیہ خارج کی بھی تین قسمیں ہیں (۱) وجہ تشبیہ طرفین میں صفت حقیقی حسیّ ہوگی (۲) وجہ تشبیہ طرفین میں صفت حقیقی عقلی ہوگی (۳) وجہ تشبیہ اضافی ہوگی وجہ تشبیہ حقیقی حسیّ کی پانچ قسمیں ہیں (۱) بالبصر (۲)۔ بالسمع '(۳) ۔بالذوق '(۴)۔ بالشم '(۵) باللمس.
بالبصر کی مثال جیسے خدہ کالورد اس کا رخسار گلاب کے پھول کے مانند ہے خدہ مشبہ ہے اور الورد مشبہ بہ ہے وجہ تشبیہ سرخ ہونا ہے جو کہ صفت ہے خارج ہے کہ رخسار والے کا اور پھول کا کل یا جزو نہیں ہے حقیقت ہے کہ نظر آرہی ہے حسیّ ہے کہ آنکھوں سے معلوم ہو رہی ہے بالسمع جیسے صوتہ صوت نساء: اسکی آواز عورت کی آواز جیسی ہے صوتہ مشبہ ہے اور صوت نساء مشبہ بہ ہے وجہ تشبیہ آواز کا باریک ہونا ہے جو کہ صفت ہے خارج ہے کہ آواز والے کا یا آواز کا کل یا جزو نہیں ہے حقیقی ہے حسیّ ہے کہ کان سے سنائی دے رہی ہے۔ بالذوق جیسے طعمہ کطعم التفاح اس کا مزہ سیب کے مزے جیسا ہے اور طعمہ مشبہ ہے طعم التفاح مشبہ بہ ہے وجہ تشبیہ ذائقہ ہے جو کہ صفت ہے خارج ہے کہ پھل کا کل یا جزو نہیں ہے حقیقی ہے حسی ہے کہ ذائقہ زبان سے معلوم ہو رہا ہے: بالشم جیسے ریحہ کریح الورد اس کی بو گلاب کے پھول کی بو جیسی ہے حسیّ ہے ریحہ مشبہ ہے اور ریح الورد مشبہ بہ ہے وجہ تشبیہ مہک ہے (بو ہے) جو کہ صفت ہے خارج ہے کہ کل اور جزو نہیں ہے حقیقی ہے حسیّ ہے کہ ناک سے معلوم ہو رہی ہے: باللمس جیسے ھذا لین کلین قطن یہ روئی جیسا نرم ہے ھذا لین مشبہ ہے اور لین قطن مشبہ بہ ہے وجہ تشبیہ نرمی ہے جو کہ صفت ہے خارج ہے کہ کل اور جزو نہیں ہے حقیقی ہے حسیّ ہے کہ چھونے سے معلوم ہو رہی ہے۔

ترکیب: ......او عاطفہ ھو مبتدا مرجع وجہ تشبیہ خارج مبدل منہ صفت بدل مل کر خبر اما عاطفہ حقیقۃ موصوف حسی صفت مل کر خبر جملہ اسمیہ الکیفیات موصوف الجسمیہ صفت مل کر موصوف بالبصر بالسمع بالذوق بالشم اور باللمس اور انیس مجرور متعلق یدرک کے یتصل فعل ھو فاعل مرجع ما بھا متعلق یتصل کے مرجع الالوان وغیر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ: موصول صلہ ملکر متعلق یدرک کے ھو نائب فاعل مرجع ما یدرک فعل اپنے نائب فاعل اور تمام متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول صلہ ملکر متعلق الکائنات کے صفت: موصوف صفت مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدا جملہ اسمیہ۔

عبارت: ...... اَوْ عَقْلِيَّةٌ كَالْكَيْفِيَّاتِ النَّفْسَانِيَّةِ مِنَ الذَّكَاءِ وَالْعِلْمِ وَالْغَضَبِ وَالْحِلْمِ وَسَائِرِ الْغَرَائِزِ وَاِمَّا اِضَافِيَّةٌ كَاِزَالَةِ الْحِجَابِ فِيْ تَشْبِيْهِ الْحُجَّةِ بِالشَّمْسِ

ترجمہ:...... مشبہ اور مشبہ بہ سے وجہ تشبیہ خارج ہوگی صفت حقیقی عقلی ہوگی جیسے نفسانی کیفیات' سمجھ' علم' غصہ' بردباری اور باقی فطری چیزیں' یا مشبہ اور مشبہ بہ سے وجہ تشبیہ خارج ہوگی صفت اضافی ہوگی جیسے پردے کا ہٹانا ہے دلیل کو سورج کے ساتھ تشبیہ دینے میں۔

تشریح:...... وجہ تشبیہ حسیؔ کے بیان کے بعد اب وجہ تشبیہ حقیقی عقلی کا بیان ہے جیسے نفسانی کیفیات وہ کیفیتیں جو صرف انسانوں سے تعلق رکھتی ہیں جیسے زکاء:۔ هو کابی حنیفة فی الزکاء: هو کالبهقی فی العلم' هو کفرعون فی الغضب' هو کمعاویة فی الحلم هو کحاتم فی الجود وہ امام ابوحنیفہ جیسا ہے سمجھ میں' وہ بھقی جیسا ہے علم میں' وہ فرعون جیسا ہے غصہ میں' وہ معاویہ جیسا ہے بردباری میں وہ حاتم طائی جیسا ہے سخاوت میں' ان مثالوں میں مبتدأ مشبہ ہے اور کاف کے ساتھ مجرور مشبہ بہ ہے اور فی کے ساتھ مجرور وجہ تشبیہ ہے جو کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں پائی جاتی ہے نفسانی کیفیت ہے خارج ہے عقلی ہے مشبہ اور مشبہ بہ سے تشبیہ کی وجہ خارج ہوگی صفت حقیقی نہ ہوگی بلکہ ایک معنیٰ ہوگا جو طرفین سے متعلق ہوگا:...... هذه الحجة ایک طرف ہے کالشمس ایک طرف ہے طرفین سے جو معنیٰ متعلق ہے وہ ازالة الحجاب ہے:...... هذه الحجة کی اضافت جب تک الشّمس کے ساتھ نہ کریں تو یہ وجہ تشبیہ حاصل نہیں ہوگی جب هذه الحجة کی اضافت الشّمس کے ساتھ کریں گے تو ازالة الحجاب وجہ تشبیہ اضافی ہوگی۔

ترکیب:...... ھو مبتدأ مرجع وجہ تشبیہ خارج مبدل منہ صفت بدل مل کر خبر حقیقة موصوف عقلیة صفت مل کر خبر جملہ اسمیہ' الکیفیات موصوف النفسانیة صفت مل کر موصوف من الزکاء والعلم والغضب والحلم وسائر الغرائز پانچوں متعلق الکائنات کے ہو کر صفت' موصوف صفت مل کر متعلق کائنة کے خبر مثالھا مبتدأ کی جملہ اسمیہ ھو مبتدا مرجع وجہ تشبیہ خارج موصوف صفة صفت مل کر خبر واؤ عاطفہ اما برائے تاکید اضافیة خبر جملہ اسمیہ بالشّمس متعلق تشبیہ کے تشبیہ متعلق ازالة کے ازالة متعلق کائنة کے ہو کر خبر مثالھا مبتدا کی جملہ اسمیہ۔

عبارت: ...... وَاَيْضًا اِمَّا وَاحِدٌ وَاِمَّا بِمَنْزِلَةِ الْوَاحِدِ لِكَوْنِهٖ مُرَكَّبًا مِنْ مُتَعَدِّدٍ وَكُلٌّ مِنْهُمَا حِسِّيٌّ اَوْ عَقْلِيٌّ وَاِمَّا مُتَعَدِّدٌ كَذٰلِكَ اَوْ مُخْتَلِفٌ

ترجمہ:...... وجہ تشبیہ کی ایک تقسیم یہ بھی ہے کہ وجہ تشبیہ واحد ہوگی یا متعدد سے اپنے مرکب ہونے کی وجہ سے واحد کی جگہ میں ہوگی ان دونوں میں سے ہر ایک حسیّ ہوگی یا عقلی ہوگی یا وجہ تشبیہ کئی ہوں گی حسیّ ہونگی اور عقلی ہوں گی یا وجہ تشبیہ مختلف ہوگی حسیّ ہوگی اور عقلی ہوگی۔

تشریح: ...... وجہ تشبیہ غیر خارج کی تین قسمیں تھیں (۱) نوعھما' (۲) جنسھما' (۳) فصلھما اور وجہ تشبیہ خارج کی بھی تین قسمیں تھیں (۱) صفت حقیقی حسیّ' (۲) صفت حقیقی عقلی' (۳) صفت اضافی:۔ صفت حقیقی حسیّ کی پانچ قسمیں تھیں غیر خارج اور خارج کے بعد وجہ تشبیہ کی یہ دوسری تقسیم ہے وجہ تشبیہ یا تو ایک ہوگی یا کئی امور سے مرکب ہو کر ایک کی جگہ میں ہوگی ان دونوں میں سے ہر ایک کی وجہ تشبیہ حسیّ ہوگی یا عقلی ہوگی: یا طرفین میں اشتراک چند امور میں ہوگا ان امور میں سے ہر ایک وجہ تشبیہ بنے گی یہ سب امور یا تو حسیّ ہوں گے یا سب امور عقلی ہوں گے یا یہ امور مختلف ہوں گے بعض حسیّ ہوں گے اور بعض عقلی ہونگے۔

ترکیب :...... ایضا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا واحد خبر بمنزلة الواحد متعلق کائن کے من متعدد متعلق مرکبا کے مرکبا خبر کون کی کون متعلق کائن کے کائن اپنے دونوں متعلق سے ملکر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ کل موصوف منھما متعلق کائن کے صفت ملکر مبتدأ حسی اور عقلی خبر جملہ اسمیہ: ھو مبتدأ کذالک متعلق متعدد کے مختلف معطوف متعدد پر متعدد خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت: ...... وَالْحِسِّيُّ طَرَفَاهُ حِسِّيَّانِ لَا غَيْرُ لِاِمْتِنَاعِ اَنْ يُّدْرَكَ بِالْحِسِّ مِنْ غَيْرِ الْحِسِّيِّ شَيْئٌ

ترجمہ:...... اور وجہ تشبیہ حسی کے دونوں طرف حسی ہوں گے اس کے علاوہ نہیں ہوں گے ممتنع ہونے اس بات کے یہ کہ جانا جائے غیر حسی چیز کو حسی کے ذریعہ۔

تشریح:...... وجہ تشبیہ واحد ہو یا واحد کی جگہ میں ہو یا وجہ تشبیہ متعدد ہو جب وجہ تشبیہ حسی ہوگی تو طرفین بھی حسی ہوں گے وجہ اس کی یہ ہے کہ وجہ تشبیہ طرفین کی صفت ہوتی ہے جب صفت حسی ہو تو موصوف بھی حسی ہوگا یعنی طرفین **مشبہ اور مشبہ بہ** اس کے علاوہ نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ بات ممتنع ہے کہ غیر حسی چیز کو حسی کے ذریعہ پہچانا جائے۔

ترکیب:......طرفاہ مبتدا حسیان خبر جملہ اسمیہ ہوکر خبر الحسی مبتدا کی جملہ اسمیہ لاعاطفہ غیر مقطوع عن الاضافت مبتدأ بالحسی متعلق یدرک کے من غیر الحسی متعلق کائن کے ہوکر صفت شئی کی موصوف صفت مل کر نائب فاعل یدرک کا یدرک فعل اپنے متعلق اورنائب فاعل سے ملکر جملہ ہوکر بتاویل مصدر مضاف الیہ امتناع کا امتناع متعلق کائن کے خبر لاغیر کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَالْعَقْلِيُّ اَعَمُّ لِجَوَازِ اَنْ يُدْرَكَ بِالْعَقْلِ مِنَ الْحِسِّيِّ شَيْئٌ وَلِذَالِكَ يُقَالُ التَّشْبِيهُ بِالْوَجْهِ الْعَقْلِيِّ اَعَمُّ

ترجمہ:...... اور وجہ تشبیہ عقلی زیادہ عام ہے جائز ہونے اس بات کے یہ کہ جانا جائے عقل سے کسی حسی چیز کو اس عام ہونے کی وجہ سے کہا گیا ہے وجہ تشبیہ عقلی کے ساتھ تشبیہ دینا زیادہ عام ہے۔

تشریح:...... وجہ تشبیہ عقلی ہو تو طرفین حسی بھی ہو سکتے ہیں اور طرفین عقلی بھی ہو سکتے ہیں یا ایک طرف حسی ہو اور ایک طرف عقلی ہو تب بھی وجہ تشبیہ عقلی صحیح ہے کیونکہ عقل کے ذریعہ حسی چیز کا ادراک ہوسکتا ہے اس لیئے وجہ تشبیہ عقلی حسیات اور عقلیات دونوں میں پائی جاسکتی ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ وجہ تشبیہ عقلی وجہ تشبیہ حسّی سے زیادہ عام ہے جہاں وجہ تشبیہ حسّی صحیح ہوگی وہاں وجہ تشبیہ عقلی بھی صحیح ہوگی۔ یہ ضروری نہیں کہ جہاں وجہ تشبیہ عقلی صحیح ہو وہاں وجہ تشبیہ حسّی بھی صحیح ہو۔

ترکیب:...... العقلی مبتدأ بالعقل متعلق یدرک کے من الحس متعلق کائن کے ہوکر صفت شیئ کی موصوف صفت ملکر نائب فاعل یدرک کا جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر مضاف الیہ جواز کا جواز متعلق اعم کے اعم خبر العقلی کی جملہ اسمیہ لذالک متعلق یقال کے مشار الیہ عقلی اعم:۔ بالوجہ العقلی متعلق التشبیہ کے مبتداء اعم خبر جملہ اسمیہ نائب فاعل یقال کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... فَاِنْ قِيلَ هُوَ مُشْتَرَكٌ فِيهِ فَهُوَ كُلِّيٌّ وَالْحِسِّيُّ لَيْسَ بِكُلِّيٍّ قُلْنَا الْمُرَادُ اَنَّ اَفْرَادَهُ مُدْرَكَةٌ بِالْحِسِّ

ترجمہ:......پس اگر کہا جائے کہ وجہ تشبیہ مشترک فیہ ہوتی ہے پس وجہ تشبیہ کلی ہے اور الحسّی کلی نہیں ہوتی تب ہم کہیں گے اس وجہ تشبیہ حسّی کے افراد مراد ہیں جن کو حس کے ذریعہ سے جانا جاتا ہے۔

تشریح:...... وجہ تشبیہ طرفین میں ہوتی ہے تو طرفین شریک ہوئے وجہ تشبیہ میں تو وجہ تشبیہ کلی ہوئی کیونکہ جزء میں شرکت نہیں ہوتی جبکہ وجہ تشبیہ میں شرکت ہے اور حسّی کلی نہیں ہوتی کیونکہ حسی میں مادہ معین ہوتا ہے اور معین واحد ہوتا ہے کلی نہیں ہوتا جواب اس کا یہ ہے کہ تشبیہ میں وجہ تشبیہ حسی کے افراد مراد ہوتے ہیں جن کو حس کے ذریعہ جانا جاتا ہے افراد کے لحاظ سے وجہ تشبیہ حسی ہوتی ہے۔

ترکیب:......فاء عاطفہ ان شرطیہ قیل فعل ھو مبتدأ مرجع وجہ تشبیہ فیہ متعلق مشترک کے خبر مرجع وجہ تشبیہ جملہ مُفَسَّرْ فاء تفسیری ھو مبتدأ کلی خبر جملہ معطوف علیہ الحسّی مبتدأ لیس ناقصہ ھو اسم مرجع الحسّی بکلی متعلق کائنا کے خبر جملہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ معطوف مل کر مُفَسِّرْ مُفَسَّرْ اپنے مُفَسِّرْ سے مل کر شرط قلنا فعل بفاعل المراد مبتدأ افرادہ اسم ان کا بالحس متعلق مدرکۃ کے خبر ان کی جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدأ کی جملہ ہوکر مقولہ قلنا کا جملہ فعلیہ جزاء۔

عبارت:...... اَلْوَاحِدُ الْحِسِّيُّ كَالْحُمْرَةِ وَالْخِفَاءِ وَطِيبِ الرَّائِحَةِ وَلَذَّةِ الطَّعْمِ وَلِيْنِ الْمَلْمَسِ فِيمَا مَرَّ

ترجمہ:...... وجہ تشبیہ واحد حسّی جیسے سرخ، ہلکا، اچھی بو، مزے کی لذت، چھونے میں نرم یہ اس میں سے ہیں جو گذر گیا۔

تشریح:...... وجہ تشبیہ خارج کے اعتبار سے دو قسم کی ہے: وجہ تشبیہ غیر خارج ایک قسم ہے جس کی تین قسمیں ہیں (۱) نوع طرفین، (۲) جنس طرفین، (۳) فصل طرفین، وجہ تشبیہ خارج دوسری قسم ہے جس کی تین قسمیں ہیں:۔ (۱) صفت حقیقی حسی، (۲)

صفت حقیقی عقلی، (۳) صفت اضافی: اب یہاں سے ایک اور تقسیم ہو رہی ہے (۱) وجہ تشبیہ واحد حسی (۲) وجہ تشبیہ مرکب حسی، (۳) وجہ تشبیہ متعدد حسی، (۴) وجہ تشبیہ واحد عقلی، (۵) وجہ تشبیہ مرکب عقلی، (۶) وجہ تشبیہ متعدد عقلی، (۷) وجہ تشبیہ متعدد مختلف وجہ تشبیہ کی سات قسموں میں سے پہلی قسم واحد حسی کی ہے جس کی پانچ مثالیں مذکور ہیں، کالحمرۃ کی مثال خدہ کالورد، الخفاء کی مثال صوتہ کصوت النساء طیب الرائحۃ کی مثال رائحتہ کرائحۃ التفاح لذۃ الطعم کی مثال طعمہ کطعم التفاح، لین الملمس کی مثال ھذا لین کلین قطن یہ بحث طرفاہ اما حسیان میں پہلے گذر چکی ہے ان پانچوں میں مشبہ واحد ہے حسی ہے اور مشبہ بہ بھی واحد ہے حسی ہے اور وجہ تشبیہ بھی واحد حسی ہے۔

ترکیب: ...... الواحد موصوف الحسی صفت مل کر مبتدأ: مرفعل ھو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلۂ موصول صلہ مل کر متعلق کائنۃ کے ہوکر صفت پانچوں کی: پانچوں موصوف اپنی صفت سے ملکر متعلق کائنۃ کے ہوکر خبر الواحد الحسی مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

عبارت: ...... وَالْعَقْلِيُّ كَالْعَرَاءِ عَنِ الْفَائِدَةِ وَالْجُرْأَةِ وَالْهِدَايَةِ وَاسْتِطَابَةِ النَّفْسِ فِيْ تَشْبِيْهِ وُجُوْدِ الشَّيْئِ الْعَدِيْمِ النَّفْعِ بِعَدَمِهِ وَالرَّجُلِ الشُّجَاعِ بِالْاَسَدِ وَالْعِلْمِ بِالنُّوْرِ وَالْعِطْرِ بِخُلُقٍ كَرِيْمٍ

ترجمہ: ...... اور وجہ تشبیہ واحد عقلی جیسے فائدہ سے خالی ہونا ہے نفع نہ ہونے والی چیز کے ہونے میں تشبیہ دینا ہے اس چیز کے نہ ہونے کے ساتھ اور جیسے جرأت ہے بہادر آدمی کو تشبیہ دینے میں شیر کے ساتھ اور جیسے ہدایت ہے علم کو تشبیہ دینے میں نور کے ساتھ اور جیسے طبیعت کا خوش ہونا ہے عطر کو تشبیہ دینے میں اچھے اخلاق کے ساتھ۔

تشریح: ...... وجہ تشبیہ واحد عقلی کی چار قسمیں ہیں اس لیئے چار مثالیں بیان کی ہیں۔ (۱) طرفین حسی (۲) طرفین عقلی (۳) طرف مشبہ حسی طرف مشبہ بہ عقلی (۴) طرف مشبہ بہ حسی طرف مشبہ عقلی (۱) وجود الشئی العدیم النفع کعدمہ فی العراء عن الفائدۃ نفع نہ ہونے والی چیز کا ہونا اس چیز کے نہ ہونے کی مانند ہے اس میں وجود الشئی العدیم النفع مشبہ ہے اور عقلی ہے کعدمہ مشبہ بہ ہے اور عقلی ہے فی العراء عن الفائدۃ وجہ تشبیہ عقلی ہے (۲) الرجل الشجاع کالاسد فی الجرأۃ بہادر آدمی بہادری میں شیر کے مانند ہے: اس میں الرجل الشجاع مشبہ ہے اور کالاسد مشبہ بہ ہے دونوں حسیّ ہیں اور وجہ تشبیہ الجرأۃ ہے جو کہ عقلی ہے (۳) العلم کالنور فی الھدایۃ علم ہدایت میں نور کے مانند ہے العلم مشبہ ہے اور عقلی ہے اور النور مشبہ بہ ہے اور حسیّ ہے وجہ تشبیہ الھدایت ہے اور عقلی ہے (۴) العطر کخلق کریم فی استطابۃ النفس عطر عمدہ اخلاق کی مانند ہے فرحت طبیعت میں العطر مشبہ ہے حسیّ ہے اور خلق کریم مشبہ بہ ہے عقلی ہے اور وجہ تشبیہ استطابۃ النفس ہے اور عقلی ہے عبارت اس طرح ہے (۱) والعقلی کالعراء عن الفائدۃ فی تشبیہ وجود الشئی العدیم النفع بعدمہ (۲) والعقلی کالجراۃ فی تشبیہ الرجل الشجاع بالاسد (۳) والعقلی کا لھدایۃ فی تشبیہ العلم بالنور (۴) والعقلی کاستطابۃ النفس فی تشبیہ العطر بخلق کریم۔

ترکیب: ...... واؤ عاطفہ الواحد موصوف العقلی صفت ملکر مبتداء عن الفائدۃ متعلق کالعراء کے بعدمہ متعلق تشبیہ کے مرجع الشئی العدیم صفت اول النفع صفت ثانی موصوف الشئی کی الشئی مضاف الیہ وجود کا وجود مضاف الیہ تشبیہ کا تشبیہ متعلق کالعراء کے کالعراء متعلق کائن کے بالاسد متعلق تشبیہ کے الرجل الشجاع مضاف الیہ تشبیہ کا تشبیہ متعلق الجرأۃ کے الجرأۃ متعلق کائن کے بالنور متعلق تشبیہ کے العلم مضاف الیہ تشبیہ کا تشبیہ متعلق الھدایۃ کے الھدایۃ متعلق کائن کے بخلق کریم موصوف صفت ملکر متعلق تشبیہ کے العطر مضاف الیہ تشبیہ کا تشبیہ متعلق استطابۃ النفس کے استطابۃ النفس متعلق کائن کے کائن اپنے چاروں متعلق سے ملکر خبر واحد عقلی کی جملہ اسمیہ۔

عبارت: ...... وَالْمُرَكَّبُ الْحِسِّيُّ فِيْمَا طَرَفَاهُ مُفْرَدَانِ كَمَا فِيْ قَوْلِهِ وَقَدْ لَاحَ فِيْ صُبْحِ الثُّرَيَّا كَمَا تَرٰى كَعُنْقُوْدِ مَلَّاحِيَّةٍ حِيْنَ نَوَّرَا مِنَ الْهَيْئَةِ الْحَاصِلَةِ مِنْ تَقَارُنِ الصُّوَرِ الْبِيْضِ الْمُسْتَدِيْرَةِ الصِّغَارِ الْمَقَادِيْرِ فِي الْمَرْاٰى عَلٰى

الْكَيْفِيَّةِ الْمَخْصُوصَةِ اِلَى الْمِقْدَارِ الْمَخْصُوصِ

ترجمہ: ......وجہ تشبیہ مرکب حسی اس تشبیہ میں ہوتی ہے جس تشبیہ کے دونوں طرف مفرد ہوں مثال اس کی مثل اس کے کہنے کے ہے: پس تحقیق چمکا صبح میں ثریا ستارہ جیسا کہ دیکھا تو نے اس کو۔ چمکا مثل لمبے انگوروں کے گچھے کے جس وقت وہ گچھا کھلتا ہے یہ تشبیہ ہوتی ہے اس صورت سے جو صورت حاصل ہوتی ہے چھوٹی گول سفید مقداروں کی صورتوں کے ملنے سے دیکھنے میں مخصوص کیفیت پر مخصوص مقدار میں۔

تشریح: ......ثریا مشبہ ہے اور عنقود مشبہ بہ ہے ان دونوں طرفوں میں وجہ تشبیہ مرکب حسی ہے ثریا چند ستاروں کے مجموعہ کا نام ہے اس لیئے مشبہ واحد ہے اور عنقود چند انگوروں کے مجموعہ کا نام ہے اس لیئے عنقود مشبہ بہ واحد ہے وجہ تشبیہ وہ صورت ہے جو چھوٹی چھوٹی گول گول سفید سفید مقداروں کی صورت میں دکھائی دیتی ہے مخصوص کیفیت پر مخصوص مقدار میں اور یہ وجہ تشبیہ حسیّ ہے اور مرکب ہے پہلی قسم وجہ تشبیہ واحد حسیّ دوسری قسم وجہ تشبیہ واحد عقلی اور تیسری قسم وجہ تشبیہ مرکب حسیّ کی ہے۔

ترکیب: ......المرکب الحسی مبتدأ طرفاہ مبتدا مفردان خبر جملہ صلہ ما کا متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ: فی قولہ متعلق ثبت کے ہو فاعل مرجع ما جملہ صلہ ما کا متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ: لاح فعل فی الصبح متعلق لاح کے الثریا فاعل تری فعل انت فاعل (ہ) مفعول بہ مرجع ماجملہ صلہ ما کا متعلق لاح کے ملاحیۃ صفت اول نور فعل ہو فاعل مرجع عنقود کے جملہ مضاف الیہ حین کا حین ظرف کائنۃ کی دوسری صفت عنقود کی عنقود متعلق لاح کے جملہ فعلیہ ہو مبتدأ مرجع وجہ تشبیہ الصور اپنی چاروں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ تقارن کا تقارن متعلق الحاصلۃ کے علی الکیفیۃ المخصوصۃ متعلق المرٔی کے الی المقدار المخصوص متعلق المرٔی کے المرئی متعلق الحاصلۃ کے الحاصلۃ صفت الھیئۃ کی الھیئۃ متعلق کائن کے خبر ہو مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت: ......وَفِيمَا طَرْفَاهُ مُرَكَّبَانِ كَمَافِيْ قَوْلِ بَشَّارٍ: كَاَنَّ مُثَارَ النَّقْعِ فَوْقَ رُؤُسِنَا وَاَسْيَافَنَا لَيْلٌ تَهَاوٰى كَوَاكِبُهٗ مِنَ الْهَيْئَةِ الْحَاصِلَةِ مِنْ هَوِيِّ اَجْرَامٍ مُشْرِقَةٍ مُسْتَطِيلَةٍ مُتَنَاسِبَةِ الْمِقْدَارِ مُتَفَرِّقَةٍ فِيْ جَوَانِبِ شَيْءٍ مُظْلِمٍ

ترجمہ: ......وجہ تشبیہ مرکب حسی اس تشبیہ میں ہوتی ہے جس تشبیہ کے دونوں طرف مرکب ہوں جیسے بشار کے کہنے میں ہے: گویا کہ ہمارے سروں پر گھوڑوں کے ٹاپوں سے اڑنے والی غبار اور ہماری چمکتی ہوئی تلواریں ایسی ہیں جیسے رات میں چمکتے ہوئے ستارے ہمارے سروں پر گر رہے ہیں' یہ تشبیہ اس صورت سے ہوتی ہے جو صورت حاصل ہوتی ہے مناسب مقدار میں لمبے چمکتے جسموں کے گرنے سے بکھرے ہوئے اندھیری چیز کے اطراف میں۔

تشریح: ......تَهَاوٰى اصل میں تَتَهَاوَىُ ہے باب تفاعل کا مضارع صیغہ واحد مؤنث غائب یا متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدلا اور ایک تاء کو گرادیا تَهَاوٰى ہوگیا مثار اڑایا ہوا النقع غبار: کواکب کوکب کی جمع ہے ستارے مثار النقع اور اسیافنا مشبہ ہے اور مرکب حسی ہے لیل اور کواکب مشبہ بہ ہے اور مرکب حسی ہے وجہ تشبیہ سیدھی ٹیڑھی دائیں بائیں اوپر نیچے کی ترکیب رات کے اندھیرے میں اور غبار کے دھند میں مرکب حسی ہے۔

ترکیب: ......المرکب الحسی مبتدأ طرفاہ مرکبان جملہ صلہ ما کا متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ: فی قول بشار متعلق ثبت کے ہو فاعل مرجع ماجملہ صلہ ما کا متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ مثار النقع اور اسیافنا اسم کانّ کا فوق رؤسنا ظرف تھاوی کی کواکب فاعل تھاوی کا جملہ صفت لیل کی لیل خبر کانّ کی جملہ اسمیہ فی جوانب شئی مظلم متعلق متفرقۃ کے متفرقۃ صفت اجرام کی مشرقۃ مستطیلۃ متناسبۃ المقدار تینوں صفت اجرام کی اجرام مضاف الیہ ھوی کا ھوی متعلق الحاصلۃ کے الحاصلۃ صفت الھیئۃ کی الھیئۃ متعلق کائنۃ کے خبر مثالھا مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت: ......فِيمَا طَرْفَاهُ مُخْتَلِفَانِ كَمَا مَرَّ فِيْ تَشْبِيهِ الشَّقِيقِ

ترجمہ: ......وجہ تشبیہ مرکب حسی اس تشبیہ میں ہوتی ہے جس تشبیہ کے دونوں طرف مختلف ہوں جیسے گذرا شقیق کی تشبیہ میں۔

تشریح:...... شقیق کی تشبیہ کا یہ شعر پہلے گذر چکا ہے: **وکان محمر الشقیق اذا تصوب او تصعد ...... اعلام یاقوت نشرن علی رماح من زبرجد:** جب سرخ گل لالہ نیچے اوپر ہوتا ہے تب گویا کہ سرخ گل لالہ یاقوت کے جھنڈے ہیں جن کو پھیلا دیا گیا ہے زمرد کے نیزوں پر **محمر الشقیق** مشبہ ہے واحد ہے اور اعلام یاقوت مشبہ بہ ہے مرکب ہے پھول سرخ ہوتا ہے اور یاقوت بھی سرخ ہوتا ہے پھول کو یاقوت کے ساتھ اور پھول کی ڈنڈی کو زمرد کیساتھ تشبیہ دی گئی ہے ڈنڈی سبز ہوتی ہے اور زمرد بھی سبز ہوتا ہے وجہ تشبیہ وہ ہیئت ہے جو پھیلے ہوئے لمبے سبز تنوں کے سروں پر سرخ پھول اور جھنڈے لگانے سے حاصل ہوتی ہے یہ وجہ تشبیہ مرکب حسی ہے۔

ترکیب:...... المرکب الحسی مبتدأ طرفاہ مختلفان جملہ صلہ ما کا ما متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ فی تشبیہ الشقیق متعلق مر کے ھو فاعل مرجع ما جملہ صلہ ما کا ما متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت :...... **وَمِنْ بَدِيعِ الْمُرَكَّبِ الْحِسِّيِّ مَا يَجِئُ فِي الْهَيْئَاتِ الَّتِيْ تَقَعُ عَلَيْهَا الْحَرَكَةُ وَيَكُوْنُ عَلَى وَجْهَيْنِ اَحَدُهُمَا اَنْ يَّقْرَنَ بِالْحَرَكَةِ غَيْرُهَا مِنْ اَوْصَافِ الْجِسْمِ كَالشَّكْلِ وَاللَّوْنِ كَمَا فِيْ قَوْلِهِ : وَالشَّمْسُ كَالْمِرْاٰةِ فِيْ كَفِّ الْاَشَلِّ**

ترجمہ:...... عمدہ مرکب حسی وجہ تشبیہ وہ ہے جو ہوتی ہے ان صورتوں میں جن صورتوں پر واقع ہوتی ہے حرکت اور یہ وجہ تشبیہ دو قسموں پر ہے ان دو قسموں میں سے ایک یہ ہے کہ ملتا ہے حرکت کو حرکت کے علاوہ جسم کا وصف جیسے شکل ہے اور رنگ ہے جیسے اس کے کہنے میں ہے سورج کپکپی والے ہاتھ میں آئینہ کے مانند ہے۔

تشریح :...... وجہ تشبیہ عمدہ مرکب حسی ان صورتوں میں ہوتی ہے جن صورتوں پر حرکت واقع ہوتی ہے اور یہ عمدہ وجہ تشبیہ مرکب حسی دو طریقوں پر ہے ایک یہ کہ حرکت کے ساتھ جسم کے اوصاف ملتے ہیں جیسے شکل یا رنگ جسم کے اوصاف ہیں سورج کو جب ہم دیکھتے ہیں تو اس کی حرکت معلوم ہوتی ہے یہ حرکت ایسی ہوتی ہے جیسے کپکپی والے ہاتھ میں آئینہ کی حرکت ہوتی ہے کبھی گول ہوتی ہے کبھی سیدھی ہوتی ہے کبھی تیز ہوتی ہے کبھی آہستہ ہوتی ہے یعنی اس وجہ تشبیہ میں بھی ترکیب کا اعتبار ہوتا ہے۔ رنگ کا اعتبار ہوتا ہے، شکل کا اعتبار ہوتا ہے۔

ترکیب :...... من بدیع المرکب الحسی متعلق کائن کے خبر علیہا متعلق تقع کے مرجع التی الحرکۃ فاعل تقع کا جملہ صلہ موصول صلہ ملکر صفت :۔ الھیئات موصوف صفت مل کر متعلق یجیئ کے ھو فاعل مرجع ما یجیئ جملہ فعلیہ صلہ ما کا : موصول صلہ مل کر مبتدأ جملہ اسمیہ علی وجہین متعلق کائنا کے خبر یکون اپنے ھو اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ احدھما مبتدأ بالحرکۃ متعلق یقرن کے غیرھا فاعل یقرن کا من اوصاف الجسم متعلق یقرن کے یقرن جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کائن کالشکل واللون خبر جملہ اسمیہ فی قولہ متعلق ثبت کے والشمس کالمرأۃ فی کف الاشل مقولہ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے ملکر متعلق ثبت کے جملہ فعلیہ صلہ ما کا موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... **مِنَ الْهَيْئَةِ الْحَاصِلَةِ مِنَ الْاِسْتِدَارَةِ مَعَ الْاِشْرَاقِ وَالْحَرَكَةِ السَّرِيْعَةِ الْمُتَّصِلَةِ مَعَ تَمَوُّجِ الْاِشْرَاقِ حَتّٰى يُرَى الشُّعَاعُ كَاَنَّهُ يَهُمُّ بِاَنْ يَّنْبَسِطَ حَتّٰى يَفِيْضَ مِنْ جَوَانِبِ الدَّائِرَةِ ثُمَّ يَبْدُ وَلَهُ فَيَرْجِعَ اِلَى انْقِبَاضٍ**

ترجمہ:...... وجہ تشبیہ عمدہ مرکب حسی اس صورت سے ہوتی ہے جو صورت حاصل ہوتی ہے گولائی سے چمکنے سے اور تیز حرکت سے جو حرکت ملی ہوئی ہوتی ہے چمک کی لہر کے ساتھ یہاں تک کہ شعاع دکھائی دیتی ہے گویا کہ وہ شعاع ارادہ کرتی ہے پھیلنے کا یہاں تک کہ وہ بہہ پڑتی ہے دائرہ کے اطراف سے پھر ظاہر ہوتا ہے اس شعاع کا پھیلنا پھر لوٹتا ہے وہ پھیلنا سکڑنے کی طرف۔

تشریح:...... وجہ تشبیہ عمدہ مرکب حسی اس صورت میں ہوتی ہے جو صورت گولائی میں ہو چمکتی ہو چمک کے ساتھ تیز حرکت ہو

یہ شعاع ایسی دکھائی دے جیسے پھیلنا چاہتی ہے یہاں تک کہ پھیل جاتی ہے دائرہ سے پھر ظاہر ہو جائے اس شعاع کا پھیلنا پھر وہ پھیلنا لوٹ آتا ہے سکڑنے کی طرف علی الصبح جب انسان سورج کے وجود کو گہری نظر سے دیکھتا ہے تو مذکورہ صورت کا مشاہدہ کرتا ہے کہ وہ گول بھی ہوتی ہے چمکتی بھی ہے تیز حرکت بھی ہوتی ہے پھیلتی بھی ہے اور سکڑتی بھی ہے یہ ہی کیفیت اس آئینہ کی ہوتی ہے جو کپکپی والے ہاتھ میں ہوتا ہے وجہ تشبیہ ایک مجموعہ ہے جس کی وجہ سے وجہ تشبیہ عمدہ مرکب حسی ہے۔

ترکیب:...... فیرجع الی انقباض معطوف ثم یبدو لہ معطوف حتی یفیض من جوانب الدائرۃ معطوف علیہ غایت یری الشعاع کی کانہ یھم بان ینبسط مشبہ بہ حتی یری الشعاع سے غایت مع تموج ظرف المتصلۃ کی المتصلۃ صفت الحرکۃ کی الحرکۃ معطوف الاشراق پر الاشراق مضاف الیہ مع کا مع ظرف الحاصلۃ کی من الاستدارۃ متعلق الحاصلۃ کے الحاصلۃ صفت الھیئۃ کی الھیئۃ متعلق کائنۃ کے کائنۃ خبر ھی متبدا کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَالثَّانِیُ اَنْ تَجَرَّدَ عَنْ غَیْرِھَا فَھُنَاکَ اَیْضًا لَابُدَّ مِنْ اِخْتِلَاطِ حَرَکَاتٍ اِلٰی جِھَاتٍ مُخْتَلِفَۃٍ فَحَرَکَۃُ الرَّحٰی وَالدُّوْلَابِ وَالسَّھْمِ لَا تَرْکِیْبَ فِیْھَا بِخِلَافِ حَرَکَۃِ الْمُصْحَفِ فِیْ قَوْلِہٖ : وَکَاَنَّ الْبَرْقَ مُصْحَفُ قَارٍ فَانْطِبَاقًا مَرَّۃً وَانْفِتَاحًا اُخْرٰی

ترجمہ:...... اور وجہ تشبیہ عمدہ مرکب حسی کی دوسری قسم یہ ہے کہ یہ قسم خالی ہوگی حرکت کے علاوہ سے پس یہاں بھی ضروری ہے حرکات کا ملنا مختلف سمت کی طرف سے پس چکی اور رہٹ اور تیر کی حرکت میں کوئی ترکیب نہیں یہ خلاف ہے مصحف کی حرکت کے اس کے کہنے میں: گویا کہ بجلی قاری کا قرآن ہے بند ہوتی ہے ایک بار اور کھلتی ہے ایک بار۔

تشریح:...... دوسری قسم یہ ہے کہ وجہ تشبیہ کی صورت صرف حرکات کے ساتھ ملے گی دیگر اوصاف جسم کے ساتھ نہیں ملے گی لیکن اس صورت میں بھی مختلف جہات کی طرف حرکات کا ملنا ضروری ہے اگر مختلف جہات کی طرف ملنا نہ ہو جیسے چکی رہٹ اور تیر کہ ان کی حرکت صرف ایک ہی طرف ہوتی ہے ایسی صورت میں وجہ تشبیہ مفرد ہوگی اور بجلی اور قران کی حرکت دائیں بھی ہوتی ہے اور بائیں بھی ہوتی ہے اوپر بھی ہوتی ہے اور نیچے کو بھی ہوتی ہے یعنی مختلف سمت کی طرف حرکات کا ملنا ہوتا ہے ایسی صورت میں وجہ تشبیہ بدیع مرکب حسی ہوگی جیسا کہ شعر میں ہے کہ بجلی قاری کے قرآن کے مانند ہے ایک دفعہ کھلتی ہے اور ایک دفعہ بند ہوتی ہے اور اوپر اور نیچے کو بھی ہوتی ہے قرآن بھی اسی طرح ہوتا ہے اس لیئے اس میں بھی وجہ تشبیہ بدیع مرکب حسیّ ہے البرق مشبہ ہے اور مصحف مشبہ بہ ہے اور وجہ تشبیہ مختلف سمت کی طرف حرکات کا ملنا ہے کھلنے اور بند ہونے میں اوپر کو ہونے میں اور نیچے کو ہونے میں۔

ترکیب:...... الثانی مبتدأ عن غیرھا متعلق تجرد کے مرجع حرکت ھی فاعل مرجع الثانی جملہ بتاویل مصدر خبر جملہ اسمیہ: الی جھات مختلفۃ متعلق اختلاط کے اختلاط متعلق کائن کے ھناک ظرف کائن کی خبر ایضا مفعول مطلق بد اسم جملہ اسمیہ: فحرکۃ الرحیٰ والدولاب والسھم مبتدأ لاترکیب فیھا خبر جملہ اسمیہ: فی قولہ متعلق خلاف کے خلاف متعلق کائن کے خبر ھو مبتدأ جملہ اسمیہ: البرق اسم مصحف قاری خبر ذوالحال مرۃ مفعول فیہ انطباقا کا انطباقا حال جملہ اسمیہ۔

عبارت :...... وَقَدْ یَقَعُ التَّرْکِیْبُ فِیْ ھَیْئَۃِ السُّکُوْنِ کَمَا فِیْ قَوْلِہٖ فِیْ صِفَۃِ کَلْبٍ: یُقْعِیْ جُلُوْسَ الْبَدَوِیِّ الْمُصْطَلِیْ مِنَ الْھَیْئَۃِ الْحَاصِلَۃِ مِنْ مَوْقِعِ کُلِّ عُضْوٍ مِنْہُ فِیْ اِقْعَائِہٖ

ترجمہ:...... اور کبھی واقع ہوتی ہے ترکیب ٹھہرنے کی حالت میں جیسا کہ اس کے کہنے میں ہے کتے کی صفت میں وہ کتا بیٹھتا ہے تاپنے والے دیہاتی کے بیٹھنے جیسا: یہ ترکیب ہوتی ہے اس صورت سے جو صورت حاصل ہوتی ہے اس کتے کے ہر ایک عضو کے واقع ہونے سے اس کتے کے بیٹھنے میں۔

تشریح:...... کتا خاص کر جس وقت حفاظت کے لیئے بیٹھتا ہے تو اس وقت کتا چوتڑوں پر بیٹھتا ہے اور اگلی دونوں ٹانگوں کو کھڑا کر لیتا ہے اس کتے کا ہر ایک عضو اس انداز پر ہوتا ہے جس انداز پر تاپنے والا دیہاتی تاپتے وقت بیٹھتا ہے اور یہ حالت سکون میں ہوتی ہے یہ مجموعی کیفیت وجہ تشبیہ ہے جو کہ بدیع ہے' مرکب ہے' حسی ہے' اس میں کلب مشبہ ہے اور بدوی مشبہ بہ ہے یہاں تک واحد حسی واحد عقلی اور مرکب حسی تین قسمیں ہو گئیں۔

ترکیب:...... یقع فعل التركيب فاعل فی هيئة السكون متعلق یقع کے جملہ فعلیہ فی صفة کلب متعلق قول کے قول متعلق ثبت کے ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ یقعی فعل ھو فاعل مرجع کلب جلوس منصوب بنزع الخافض متعلق یقعی کے جملہ فعلیہ منہ متعلق کائن کے صفت کل عضو کی فی اقعائه متعلق موقع کے موقع متعلق الحاصلة کے الحاصلة صفت الھیئة کے الھیئة متعلق کائن کے خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... اَلْعَقْلِيُّ كَحِرْمَانِ الْاِنْتِفَاعِ بِاَبْلَغَ نَافِعٍ مَعَ تَحَمُّلِ التَّعَبِ فِيْ اِسْتِصْحَابِهٖ فِيْ قَوْلِهٖ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا

ترجمہ:...... وجہ تشبیہ مرکب عقلی ایسے ہے جیسے نافع تر چیز کے نفع سے محروم رہنا ہے تھکن اٹھانے کے باوجود اس چیز کے ساتھ رہتے ہوئے مثال اس محروم رہنے کی اللہ کے فرمان میں ہے: مثال ان لوگوں کی جن لوگوں کو اٹھوائی گئی توراۃ پھر ان لوگوں نے نہیں اٹھایا اس توراۃ کو وہ لوگ مثل گدھے کے ہیں جو گدھا اٹھاتا ہے کتابوں کو۔

تشریح:...... وجہ تشبیہ کی یہ چوتھی قسم ہے اس آیت میں وجہ تشبیہ مرکب عقلی ہے جو کہ چند امور سے مرکب ہے: مثال ان لوگوں کی جن کو توراۃ اٹھوائی گئی پھر ان لوگوں نے تورات کو نہیں اٹھایا مثال انکی گدھے کے جیسی ہے کہ گدھا کتابیں اٹھاتا ہے کتابوں کے ساتھ رہتا ہے تھکن برداشت کرتا ہے لیکن علم سے مستفید نہ ہونے کی وجہ سے کتاب جیسی نافع چیز کے نفع سے محروم رہتا ہے ایسے ہی یہود ہیں کہ ان کو تورات دی گئی کتاب ان کے پاس ہے اس کے پڑھنے کی تھکن برداشت کرتے ہیں عمل نہ کرنے کی وجہ سے تورات کے نفع سے ایسے محروم رہتے ہیں جیسے گدھا اس میں یہود مشبہ ہیں اور گدھا مشبہ بہ اور وجہ تشبیہ مخصوص فعل کا لحاظ رکھ کر چند امور سے مرکب کی گئی ہے جس کی وجہ سے یہ وجہ تشبیہ مرکب عقلی ہے۔

ترکیب:...... مرکب العقلی مبتدأ حرمان اپنے مضاف الیہ تینوں متعلق اور ظرف سے ملکر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ حملوا فعل بنائب فاعل التوراة مفعول ثانی جملہ فعلیہ معطوف علیہ لم یحملوا فعل بفاعل ھا مفعول بہ جملہ فعلیہ معطوف موصول صلہ ملکر مضاف الیہ مثل کا مثل مبتدأ یحمل فعل ھو فاعل مرجع حمار اسفارا مفعول بہ جملہ صفت الحمار کی الحمار مضاف الیہ مثل کا مثل متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَاعْلَمْ اَنَّهٗ قَدْ يُنْتَزَعُ مِنْ مُتَعَدِّدٍ فَيَقَعُ الْخَطَاءُ لِوُجُوْبِ اِنْتِزَاعِهٖ مِنْ اَكْثَرَ كَمَا اِذَا انْتُزِعَ مِنَ الشَّطْرِ الْاَوَّلِ مِنْ قَوْلِهٖ كَمَا اَبْرَقَتْ قَوْمًا عِطَاشًا غَمَامَةٌ فَلَمَّا رَاَوْهَا اَقْشَعَتْ وَتَجَلَّتْ : لِوُجُوْبِ اِنْتِزَاعِهٖ مِنَ الْجَمِيْعِ فَاِنَّ الْمُرَادَ التَّشْبِيْهُ بِاتِّصَالِ اِبْتِدَاءِ مُطْمِعٍ بِانْتِهَاءِ مُؤْيِسٍ

ترجمہ:...... اور جان تو بے شک کبھی وجہ تشبیہ کو نکالا جاتا ہے متعدد سے پس واقع ہوتی ہے غلطی اس وجہ تشبیہ کو اکثر سے نکالنے کے واجب ہونے کی وجہ سے جیسا کہ جب نکالا جائے وجہ تشبیہ کو اس شاعر کے کہنے کے پہلے حصہ سے تو واقع ہوگی غلطی اس وجہ تشبیہ کو تمام سے نکالنے کے واجب ہونے کی وجہ سے کیونکہ مراد تشبیہ دینا ہے امید دلائے ہوئے کی ابتداء کے ملانے کے ساتھ نا امید کیئے ہوئے کی انتہاء کے ساتھ جیسا کہ چمکا پیاسی قوم پر بادل پس جب اس قوم نے دیکھا اس بادل کو تو وہ بادل بکھر گیا اور ختم ہو گیا۔

تشریح:...... کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وجہ تشبیہ بہت سے امور سے مرکب ہوتی ہے اور اس وجہ تشبیہ میں ان تمام امور کو مدنظر رکھنا واجب ہے اگر متکلم یا سامع ان امور میں سے بعض پر اکتفا کرے گا تو مرادی معنیٰ کے مفہوم میں غلطی واقع ہو جائے گی اور مرادی معنیٰ صحیح طور پر ادا نہ ہو سکے گا جیسے شعر: کما ابرقت قوما عطاشا غمامة ہے اگر وجہ تشبیہ اس مصرعہ سے نکالی جائے

تو صرف امید بندھے گی اور مرادی معنیٰ اداء نہ ہوں گے جبکہ شعر سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ تشبیہ اس بات میں ہے کہ پہلے طمع ہو امید بندھے پھر ناامیدی ہوجائے اور حسرت اور حیرانی میں رہ جائے اس شعر میں مشبہ وہ قوم ہے جس وقت وہ قوم امید اور طمع پر ہو اور مشبہ بہ وہ قوم ہے جس وقت وہ قوم مایوسی اور حسرت پر ہو اور وجہ تشبیہ ایک شئی کا ابتداء میں امید افزا ہونا ہے اور اسی شئی کا انتہاء میں مایوس کن ہونا ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ اعلم فعل انت فاعل (ﷺ) اسم من متعدد متعلق ینتزع کے ہو نائب فاعل جملہ معطوف علیہ من اکثر متعلق انتزاعہ کے وجوب متعلق یقع کے جملہ فعلیہ معطوف : معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبران کی جملہ اسمیہ مفعول بہ اعلم کا جملہ انشائیہ من قولہ متعلق الکائن کے صفت الشطر الاول کی موصوف صفت ملکر متعلق انتزع کے جملہ فعلیہ شرط فیقع الخطاء لوجوب انتزاعہ من الجمیع جزاء جملہ شرطیہ مضاف الیہ ما کا ما متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ المراد اسم بانتھاء مولیس متعلق اتصال کے اتصال متعلق تشبیہ کے تشبیہ خبر جملہ اسمیہ: ابرقت فعل قوما عطاشا مفعول بہ غمامۃ فاعل جملہ فعلیہ معطوف علیہ راؤ فعل بفاعل ھا مفعول بہ مرجع غمامۃ جملہ فعلیہ مضاف الیہ لما کا لما ظرف اقشعت اور تجلت کی دونوں جملے فعلیہ ہوکر معطوف:معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ ما کا ما متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ (راؤ اصل میں رَاَیُوْا ہے یاء گرگئی راؤ ہوگیا)۔

عبارت:...... وَالْمُتَعَدِّدُ الْحِسِّيُّ كَاللَّوْنِ وَالطَّعْمِ وَالرَّائِحَةِ فِيْ تَشْبِيْهِ فَاكِهَةٍ بِأُخْرٰى

ترجمہ:...... اور وجہ تشبیہ متعدد حسی ایسے ہے جیسے رنگ مزہ بو میں تشبیہ دینا ہے ایک پھل کو دوسرے پھل کے ساتھ۔

تشریح:...... (۱) وجہ تشبیہ واحد حسی (۲) وجہ تشبیہ واحد عقلی، (۳) وجہ تشبیہ مرکب حسی، (۴) وجہ تشبیہ مرکب عقلی، وجہ تشبیہ کی یہ چار قسمیں گذر چکی ہیں اور وجہ تشبیہ کی یہ پانچویں قسم ہے جیسے **ھذہ الفاکھۃ کالتفاح فی اللون والطعم والرائحۃ** یہ پھل سیب جیسا ہے رنگ میں مزے میں اور بو میں اس میں مشبہ **الفاکھۃ** ہے اور مشبہ بہ **التفاح** ہے رنگ ایک وجہ تشبیہ ہے مزہ ایک وجہ تشبیہ ہے اور بو ایک وجہ تشبیہ ہے اس لیئے یہ وجہ تشبیہ متعدد ہے کیونکہ تین ہیں اور آنکھ زبان اور ناک سے محسوس کرنے کی وجہ سے حسی ہیں جس کی وجہ سے یہ وجہ تشبیہ متعدد حسیّ ہے۔

ترکیب :...... المتعدد الحسی مبتدأ اللون الطعم الرائحۃ متعلق کائن کے باخری متعلق تشبیہ کے تشبیہ متعلق کائن کے کائن اپنے دونوں متعلق سے ملکر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَالْعَقْلِيُّ كَحِدَّةِ النَّظَرِ وَ كَمَالِ الْحَذَرِ وَاِخْفَاءِ السِّفَادِ فِيْ تَشْبِيْهِ طَائِرٍ بِالْغُرَابِ

ترجمہ:...... اور وجہ تشبیہ متعدد عقلی ایسے ہے جیسے تیز نظری اور انتہائی بچاؤ اور جفتی کی پوشیدگی میں تشبیہ دینا ہے ایک پرندہ کو کوّے کے ساتھ۔

تشریح:...... یہ وجہ تشبیہ کی چھٹی قسم ہے جیسے **ھذا الطائر کالغراب فی حدۃ النظر وکمال الحذر واخفاء السفاد** اس تشبیہ میں طائر مشبہ ہے اور غراب مشبہ بہ ہے اور وجہ تشبیہ تیز نظری انتہائی بچاؤ اور جفتی کی پوشیدگی ہے اور وجہ تشبیہ کئی ہیں اس لیئے متعدد ہے اور ان کے سمجھنے کا تعلق عقل سے ہے اس لیئے وجہ تشبیہ متعدد عقلی ہے۔

ترکیب :......المتعدد العقلی مبتدأ حدۃ النظر کمال الحذر اخفاء السفاد متعلق کائن کے بالغراب متعلق تشبیہ کے تشبیہ متعلق کائن کے کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَالْمُخْتَلِفُ كَحُسْنِ الطَّلْعَةِ وَنَبَاهَةِ الشَّانِ فِيْ تَشْبِيْهِ اِنْسَانٍ بِالشَّمْسِ

ترجمہ:...... اور وجہ تشبیہ مختلف ہوتی ہے جیسے چہرے کا خوبصورت ہونا اور شان کا پھیلنا انسان کو تشبیہ دینے میں سورج کے ساتھ۔

تشریح:...... وجہ تشبیہ کی یہ ساتویں قسم ہے جیسے **ھذا الانسان کالشمس فی حسن الطلعۃ ونباھۃ الشان** اس تشبیہ میں انسان مشبہ ہے اور سورج مشبہ بہ ہے وجہ تشبیہ اس میں چہرے کا خوبصورت ہونا ہے جو کہ حسی ہے اور شان کا پھیلنا ہے جو کہ

عقلی ہے یہاں ایک سوال ہے کہ مرکب میں بھی تو کئی وجہ ہوتی ہیں اس کو متعدد کیوں نہیں کہا وجہ یہ ہے کہ مرکب میں ہر وجہ الگ الگ تشبیہ نہیں ہوتی مجموعہ ملکر تشبیہ ہوتی ہے جبکہ متعدد میں ہر وجہ الگ الگ تشبیہ ہوتی ہے اس لیئے اس کو متعدد کہا یہاں سات قسمیں پوری ہوگئیں (۱) وجہ تشبیہ واحد حسی، (۲) وجہ تشبیہ واحد عقلی، (۳) وجہ تشبیہ مرکب حسی، (۴) وجہ تشبیہ مرکب عقلی، (۵) وجہ تشبیہ متعدد حسی، (۶) وجہ تشبیہ متعدد عقلی، (۷) وجہ تشبیہ متعدد مختلف ۔

ترکیب:...... المختلف مبتدأ حسن الطلعۃ نباھۃ الشان متعلق کائن کے بالشمس متعلق تشبیہ کے تشبیہ متعلق کائن کے کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَاعْلَمْ اَنَّهُ قَدْ يُنْتَزَعُ الشِّبْهُ مِنْ نَّفْسِ التَّضَادِ لِاشْتِرَاكِ الضِّدَّيْنِ فِيْهِ ثُمَّ يُنَزَّلُ مَنْزِلَةَ التَّنَاسُبِ بِوَاسِطَةِ تَمْلِيْحٍ اَوْ تَهَكُّمٍ فَيُقَالُ لِلْجَبَانِ مَا اَشْبَهَهُ بِالْاَسَدِ وَالْبَخِيْلِ هُوَ حَاتِمٌ

ترجمہ:...... اور جان تو بے شک کبھی وجہ تشبیہ کو نکالا جاتا ہے خود تضاد سے تضاد میں ضدین کے شریک ہونے کی وجہ سے پھر اتارا جاتا ہے تضاد کو تناسب کی جگہ میں عمدگی کے واسطہ سے یا مذاق کے واسطہ سے پس کہا جاتا ہے بزدل کو کیسا شیر جیسا ہے اور کہا جاتا ہے بخیل کو وہ تو حاتم طائی ہے۔

تشریح:...... بزدلی اور بہادری بخل اور سخاوت ایک دوسرے کی ضد ہیں دو ضد کا جمع ہونا تضاد ہے اس تضاد سے کبھی وجہ تشبیہ کو نکالتے ہیں مذاق کی مناسبت سے یا کلام کی عمدگی کی مناسبت کی وجہ سے اس صورت میں طرفین وجہ تشبیہ میں حقیقی طور پر شریک نہیں ہوتے مجازاً شریک ہوتے ہیں جیسے کہا جائے بزدل کو یہ تو شیر جیسا ہے اور کہا جائے بخیل کو یہ تو حاتم طائی ہے بزدل میں بہادری نہیں ہوتی اور بخیل میں سخاوت نہیں ہوتی لیکن مسخری کی وجہ سے یا عمدگی کی وجہ سے مجازا تشبیہ دی گئی ہے اس لیئے طرفین مجازی طور پر تشبیہ میں شریک ہیں جس سے وجہ تشبیہ کو نکالا گیا ہے۔

ترکیب:...... (ہ) اسم الشبہ نائب فاعل من نفس التضاد متعلق ینتزع کے فیہ متعلق اشتراک کے اشتراک متعلق ینتزع کے جملہ فعلیہ معطوف علیہ ینزل فعل ھو نائب فاعل مرجع تضاد منزلۃ التناسب مفعول فیہ ینزل کا بواسطۃ تملیح اوتحکم متعلق ینزل کے جملہ فعلیہ معطوف للجبان متعلق یقال کے مااشبھہ بالاسد نائب فاعل یقال کا البخیل متعلق یقال کے ھو حاتم نائب فاعل یقال کا جملہ فعلیہ معطوف: معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر خبران کی جملہ اسمیہ ہوکر مفعول بہ اعلم کا جملہ انشائیہ

عبارت:...... وَاَدَاتُهُ الْكَافُ وَكَاَنَّ وَمِثْلُ وَمَا فِيْ مَعْنَاهُ وَالْاَصْلُ فِيْ نَحْوِ الْكَافِ اَنْ يَّلِيَهُ الْمُشَبَّهُ بِهٖ وَقَدْ يَلِيْهِ غَيْرُهُ نَحْوُ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ اَنْزَلْنٰهُ

ترجمہ:...... اور اس تشبیہ کا حرف کاف ہے اور کانّ ہے اور مثل ہے اور وہ ہے جو ان حروف کے معنی میں ہو اور کاف جیسے میں قاعدہ یہ ہے کہ حرف تشبیہ کے ساتھ ملتا ہے مشبہ بہ اور کبھی ملتا ہے اس مشبہ بہ کے علاوہ جیسے آیت ہے آپ بیان کریں ان کے لیئے دنیا کی زندگی کی مثال جیسے کہ پانی:...... اتارا ہم نے اس پانی کو۔

تشریح:...... تشبیہ کے حرف کاف مثل کانّ اور جو بھی ان کے معنی میں ہو وہ حرف تشبیہ ہے دوسری بات یہ ہے کہ حرف تشبیہ کے ساتھ مشبہ بہ ملتا ہے اور کبھی مشبہ بہ کے علاوہ ملتا ہے جیسے آیت ہے آیت میں کاف حرف تشبیہ کا ہے اور ماء پر داخل ہے ماء نہ مشبہ ہے اور نہ مشبہ بہ ہے اور آیت میں مشبہ الحیوۃ الدنیا ہے اور مشبہ بہ نبات الارض ہے وجہ تشبیہ اس میں پیدا ہونا ہے بچپن ہے جوانی ہے چمک دمک زینت زیبائش اور ظاہری رونق کے بعد ہلاکت اور تباہی ہے اسی طرح درخت نشوونما ہوتا ہے سرسبز و شاداب ہوتا ہے پھولتا ہے پھلتا ہے اور آخر میں خشک ہوکر ریزہ ریزہ ہوجاتا ہے جس کو ہوائیں اڑا اڑا کر بے نام ونشان کردیتی ہے جیسے فاصبح ھشیما تذروہ الریح پس ہوجاتا ہے وہ چورہ چورہ اڑاتی ہیں اس کو ہوائیں۔

ترکیب :...... اداتہ مبتدأ الکاف کانّ مثل خبر فی معناہ متعلق ثبت کے (ہ) مرجع کاف کانّ مثل:...... ہوفاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ : موصول صلہ ملکر خبر مبتدأ اپنی چاروں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ فی نحو الکاف متعلق الاصل کے ہوکر مبتدأ یلی فعل (ہ) مفعول بہ مرجع نحو الکاف المشبہ بہ فاعل جملہ فعلیہ معطوف علیہ یلی فعل (ہ) مفعول بہ مرجع نحو الکاف غیرہ فاعل مرجع المشبہ بہ جملہ فعلیہ معطوف معطوف علیہ کا ہوکر خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت :...... وَقَدْ یُذْکَرُ فِعْلٌ یُنْبِئُ عَنْهُ کَمَا فِیْ عَلِمْتُ زَیْدًا اَسَدًا اِنْ قُرِّبَ وَحَسِبْتُ اِنْ بُعِّدَ

ترجمہ :......اور کبھی تشبیہ کے لیئے فعل ذکر کیا جاتا ہے جو فعل تشبیہ پر دلالت کرے جیسے جانا میں نے زید کو شیر اگر تشبیہ قریب ہو اور حسبت اگر تشبیہ بعید ہو۔

تشریح:...... تشبیہ کے لئے کبھی فعل بھی ذکر کیا جاتا ہے جو فعل تشبیہ کی خبر دے جیسے علمت زیدا اسدا مشابہت میں یقین کی وجہ سے میں نے زید کو شیر جانا اور مشابہت میں گمان کی وجہ سے حسبت زیدا اسدا زید کو میں نے شیر گمان کیا بعض اس تشبیہ کے قائل نہیں ہیں۔

ترکیب:...... ینبئ فعل ھو فاعل مرجع فعل عنہ متعلق ینبئ کے مرجع تشبیہ جملہ فعلیہ ہوکر صفت فعل کی فعل نائب فاعل یذکر کا جملہ فعلیہ علمت زیدا اسدا دال بر جزاء ان قرب شرط ملکر متعلق ثبت کے ھو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدا کی جملہ اسمیہ وحسبت ان بعد معطوف ہے علمت زیدا اسدا ان قرب پر۔

عبارت:...... وَالْغَرَضُ مِنْهُ فِی الْاَغْلَبِ یَعُوْدُ اِلَی الْمُشَبَّهِ وَهُوَ بَیَانُ اِمْکَانِهٖ کَمَا فِیْ قَوْلِهٖ :

فَاِنْ تَفُقِ الْاَنَامَ وَاَنْتَ مِنْهُمْ ...... فَاِنَّ الْمِسْکَ بَعْضُ دَمِ الْغَزَالِ

ترجمہ:...... اور تشبیہ کی غرض اکثر طور پر لوٹتی ہے مشبہ کی طرف اور وہ غرض مشبہ کے ممکن ہونے کو بیان کرنا ہوتا ہے جیسا کہ اس کے کہنے میں ہے پس اگر تو بلند ہوگیا ہے مخلوق پر اور تو ان میں سے ہے پس بے شک کستوری ہرن کے خون کا حصہ ہوتی ہے۔

تشریح:...... تشبیہ کے ارکان کی بحث ختم ہو چکی ہے اب زیر بحث تشبیہ کی غرض ہوگی تشبیہ کی غرض عام طور پر مشبہ کی طرف لوٹتی ہے جیسا کہ شعر میں ہے اگر تو بلند ہوگیا ہے مخلوق پر تو ممکن ہے کیونکہ کستوری بھی ہرن کے خون کا حصہ ہے لیکن کستوری میں بعض اوصاف شریفہ اور اعتبار لطفیہ ایسے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اس کو خون نہیں کہتے اسی طرح اگر چہ تو مخلوق میں سے ہے لیکن اپنی امتیازی خصوصیت کی وجہ سے تیرا شمار عام مخلوق میں نہیں ہوتا۔

ترکیب:...... منہ اور فی الاغلب متعلق الغرض کے ہوکر مبتدأ الی المشبہ متعلق یعود کے ھو فاعل مرجع الغرض جملہ ہوکر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ: ھو مبتدأ مرجع الغرض بیان امکانہ خبر جملہ اسمیہ فی قولہ متعلق ثبت کے ھو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ :موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ: انت مبتدأ منھم متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ حال تفق کی ضمیر انت سے الانام مفعول بہ جملہ شرط المسک اسم بعض دم الغزال خبر ان کی جملہ اسمیہ جزاء۔

عبارت :...... اَوْحَالِهٖ کَمَا فِیْ تَشْبِیْهِ ثَوْبٍ بِاٰخَرَ فِی السَّوَادِ اَوْ مِقْدَارِهَا کَمَا فِیْ تَشْبِیْهِهٖ بِالْغُرَابِ فِیْ شِدَّتِهٖ اَوْ تَقْرِیْرُهَا کَمَا فِیْ تَشْبِیْهِ مَنْ لَّایَحْصُلُ مِنْ سَعْیِهٖ عَلٰی طَائِلٍ بِمَنْ یَّرْقُمُ عَلَی الْمَاءِ

ترجمہ :...... اور اس تشبیہ کی غرض اس مشبہ کی حالت کو بیان کرنا ہوتا ہے جیسے ایک کپڑے کو تشبیہ دیں دوسرے کپڑے کے ساتھ سیاہ ہونے میں یا اس تشبیہ کی غرض مشبہ کی حالت کی مقدار بیان کرنی ہوتی ہے جیسے کپڑے کو تشبیہ دیں کوے کے ساتھ سخت کالے ہونے میں یا اس تشبیہ کی غرض مشبہ کی حالت کو مضبوط کرنا ہوتا ہے جیسے وہ شخص جو فائدہ حاصل نہیں کر سکتا اپنی کوشش سے اس شخص کو تشبیہ دی جائے اس شخص کے ساتھ جو لکھ رہا ہے پانی پر۔

تشریح :...... یا تشبیہ کی غرض مشبہ کی حالت بیان کرنی ہوتی ہے جیسے ایک کالا کپڑا ہے ایک شخص کے پاس اور وہ شخص اس

کپڑے کے رنگ سے بھی واقف ہے اور ایک کپڑا ہے تمہارے پاس وہ شخص اس کپڑے کے رنگ سے واقف نہیں ہے تم کہو ثوبی مثل ثوبک فی السواد میرا کالا کپڑا تیرے کالے کپڑے کے مانند ہے یہ مثال ایسے موقع پر ہوتی ہے جبکہ مشبہ کا واقع ہونا قلیل ہو اور مخاطب کے انکار کا احتمال ہو یا تشبیہ کی غرض مشبہ کی حالت کی مقدار بیان کرنی ہوتی ہے طاقت میں یا کمزوری میں یا کمی میں یا زیادتی میں جیسے کالے کپڑے کو تشبیہ دیں کوے کے ساتھ سخت کالے ہونے میں ھذا الثوب کالغراب فی شدة السواد یعنی یہ کپڑا سخت کالا ہے کوے جیسا تو یہاں تشبیہ سیاہی کی زیادتی میں ہے یا تشبیہ کی غرض مشبہ کی حالت کو مضبوط کرنا ہوتا ہے کہ سامع کے ذہن میں خوب ذہن نشین ہو جائے جیسے وہ شخص جو اپنی کوشش سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتا اس کو تشبیہ دینا ہے اس شخص کے ساتھ جو پانی پر لکھ رہا ہے ھو کالراقم علی الماء اس تشبیہ سے فائدہ کا نہ ہونا اچھی طرح ذہن نشین کرانا مقصود ہے۔

ترکیب:...... ھو بیان حالہ جملہ اسمیہ باخراو رنی سواد متعلق تشبیہ کے تشبیہ متعلق ثبت کے ثبت اپنے ھو فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ صلہ موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ ھو بیان مقدار حالہ جملہ اسمیہ بالغراب اور فی شدتہ متعلق تشبیہ کے مرجع السواد تشبیہ متعلق ثبت کے ثبت اپنے ھو فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ صلہ: موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ ھو تقریر حالہ جملہ اسمیہ۔ من سعیہ اور علی طائل متعلق لایحصل کے ھو فاعل مرجع من جملہ فعلیہ ہو کر صلہ: موصول صلہ ملکر مضاف الیہ تشبیہ کا: علی الماء متعلق یرقم کے ھو فاعل مرجع من جملہ فعلیہ ہو کر صلہ: موصول صلہ ملکر متعلق تشبیہ کے تشبیہ متعلق ثبت کے ثبت اپنے ھو فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... هٰذِهِ الاَرْبَعَةُ يَقْتَضِيْ اَنْ يَّكُوْنَ وَجْهُ الشِّبْهِ فِي الْمُشَبَّهِ بِهٖ اَتَمَّ وَهُوَ بِهٖ اَشْهَرُ

ترجمہ:...... اور یہ چار قسمیں تقاضہ کرتی ہیں کہ وجہ تشبیہ مشبہ بہ میں زیادہ پوری ہو اور وہ مشبہ بہ اس وجہ تشبیہ میں زیادہ مشہور ہوتا ہے۔

تشریح:...... (۱) ھو بیان امکانہ تشبیہ کی غرض مشبہ کے ممکن ہونے کو بیان کرنا ہوتا ہے (۲) ھو بیان حالہ تشبیہ کی غرض مشبہ کی حالت کو بیان کرنا ہوتا ہے' (۳) ھو بیان مقدار حالہ تشبیہ کی غرض مشبہ کی حالت کی مقدار کو بیان کرنا ہوتا ہے (۴) ھو تقریر حالہ تشبیہ کی غرض مشبہ کی حالت کو مضبوط کرنا ہوتا ہے ان چار قسموں میں وجہ تشبیہ مشبہ سے مشبہ بہ میں زیادہ ہوتی ہے اور وجہ تشبیہ میں مشبہ بہ مشبہ سے زیادہ مشہور ہوتا ہے جیسے کوا زیادہ کالا ہے کالے کپڑے سے اور پانی پر لکھنے والا زیادہ ناکام ہے فائدہ سے اس شخص سے جو شخص فائدہ نہیں حاصل کر سکتا اپنی کوشش سے اسی طرح کستوری ممدوح کے مقابل دوسری جنس ہونے میں زیادہ مکمل ہے۔

ترکیب:...... ھذہ موصوف الاربعۃ صفت مل کر مبتدأ: وجہ الشبہ اسم یکون کا فی المشبہ بہ متعلق اتم کے اتم خبر یکون کی جملہ فعلیہ ہو کر مفعول بہ یقتضی کا یقتضی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ ھو مبتدا بہ متعلق اشھر کے ہو کر خبر متبدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... اَوْ تَزْيِيْنُهٗ كَمَا فِيْ تَشْبِيْهِ وَجْهٍ اَسْوَدَ بِمَقْلَةِ الظَّبْيِ اَوْ تَشْوِيْهُهٗ كَمَافِيْ تَشْبِيْهِ وَجْهٍ مَجْدُوْرٍ بِسَلْحَةٍ جَامِدَةٍ قَدْ نَقَرَتْهَا الدِّيْكَةُ

ترجمہ:...... اور تشبیہ کی غرض اس مشبہ کو مزین بنانا ہوتا ہے جیسے کالے چہرے کو تشبیہ دینا ہے ہرنی کے آنکھ کے ڈھیلے کے ساتھ یا تشبیہ کی غرض مشبہ کو بدشکل بنانا ہوتا ہے چیچک دار چہرے کو تشبیہ دینا ہے سوکھے ہوئے گوبر کے ساتھ جس گوبر میں مرغوں نے ٹھونگے ماری ہوں۔

تشریح:...... یا تشبیہ کی غرض مشبہ کو مزین بنانا ہوتا ہے تا کہ سامع کی نظر میں مشبہ جاذب نظر ہوجائے کالا سیاہ چہرہ جاذب نظر نہیں ہوتا لیکن جب اس کو تشبیہ دی جائے ہرنی کے آنکھ کے ڈھیلے کے ساتھ جو طبعا حسین ہوتا ہے تو کالا چہرہ بھی حسین معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہرنی کی آنکھ کا ڈھیلا کالا ہونے کے باوجود حسین ہوتا ہے:...... **هذا الوجه الاسود كمقلة الظبى** یا تشبیہ کی غرض مشبہ کو بدشکل بنانا ہوتا ہے تا کہ سامع کی نظر میں مشبہ قبیح ہوجائے جیسے چیچک دار چہرہ قبیح نہیں ہوتا لیکن جب اس کو سوکھے ہوئے گوبر کے ساتھ تشبیہ دی جائے جس میں مرغوں نے ٹھونگے ماری ہوں تو چہرہ قبیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ کریدا ہوا گوبر قبیح ہوتا ہے **هذا الوجه المجدور كسلحة جامدة قد نقرتها الديكة۔**

ترکیب:...... بمقلة الظبى متعلق تشبیہ کے تشبیہ متعلق ثبت کے هو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتداً کی جملہ اسمیہ ہو تزیینہ اور ہو تشویہہ جملہ اسمیہ: نقرت فعل ها مفعول بہ الدیکۃ فاعل جملہ فعلیہ ہوکر صفت سلحة کی جامدة دوسری صفت سلحة کی متعلق تشبیہ کے تشبیہ متعلق ثبت کے جملہ فعلیہ ہوکر صلہ: موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... **وَاسۡتِطۡرَافُهٗ كَمَافِىۡ تَشۡبِيۡهِ فَحۡمٍ فِيۡهِ جَمۡرٌ مُوۡقَدٌ بِبَحۡرٍ مِنَ الۡمِسۡكِ مَوۡجُهُ الذَّهَبُ لِاِبۡرَازِهٖ فِىۡ صُوۡرَةِ الۡمُمۡتَنِعِ عَادَةً**

ترجمہ:...... اور تشبیہ کی غرض عادۃ اس مشبہ کو ممتنع صورت میں ظاہر کرنے کی وجہ سے مشبہ کو عجیب بنانا ہوتا ہے جیسا کہ تشبیہ دینا ہے سونے کی لہر والے مشک کے سمندر کے ساتھ دھکتی چنگاری والے کوئلہ کو۔

تشریح:...... اور تشبیہ کی غرض مشبہ کو عجیب بنانا ہوتا ہے جیسے **الفحم فيه جمر موقد ببحر من السک موجه الذهب** اس میں چنگاری دھکتا ہوا کوئلہ مشبہ ہے اور اس کو سونے کی لہر والے مشک کے سمندر کے ساتھ تشبیہ دینا اس کوئلہ کو عجیب اور نرالی حالت میں ظاہر کرنا مقصود ہے کیونکہ مشبہ بہ کا مشک کا ہونا اور لہر کا سونے کا ہونا اگرچہ عقلاً ممکن ہے مگر عادتاً ممتنع ہے اور جو چیز عادتاً ممتنع ہو وہ چیز عجیب اور نرالی ہوتی ہے اس وجہ سے مشبہ عجیب اور نرالا ہے۔

ترکیب:...... ہو مبتداً استطرافہ خبر مرجع مشبہ جملہ اسمیہ فیہ متعلق کائن کے خبر مرجع **فحم** جمر موصوف موقد صفت ملکر مبتداً جملہ اسمیہ صفت **فحم** کی **فحم** مضاف الیہ تشبیہ کا: من ا لمسک متعلق کائن کے صفت بحر کی موجہ مبتداً الذهب خبر جملہ اسمیہ ہوکر دوسری صفت بحر کی بحر متعلق تشبیہ کے: عادۃ تمیز الممتنع کی فی صورۃ متعلق ابراز کے ابراز متعلق تشبیہ کے تشبیہ متعلق ثبت کے جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتداً کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... **وَلِلۡاِسۡتِطۡرَافِ وَجۡهٌ اٰخَرُ وَهُوَ اَنۡ يَّكُوۡنَ الۡمُشَبَّهُ بِهٖ نَادِرَ الۡحُضُوۡرِ فِى الذِّهۡنِ اِمَّا مُطۡلَقًا كَمَا مَرَّ وَاِمَّا عِنۡدَ حُضُوۡرِ الۡمُشَبَّهِ كَمَافِىۡ قَوۡلِهٖ: لَازَوَرۡدِيَّةٌ تَزۡهُوۡ بِزُرۡقَتِهَا ...... بَيۡنَ الرِّيَاضِ عَلٰى حُمۡرِ الۡيَوَاقِيۡتِ ...... كَاَنَّهَا فَوۡقَ قَامَاتٍ ضَعُفۡنَ بِهَا ...... اَوَائِلُ النَّارِ فِىۡ اَطۡرَافِ كِبۡرِيۡتٍ**

ترجمہ:...... اور مشبہ کو عجیب بنانے کے لیئے ایک اور صورت ہے اور وہ صورت یہ ہے کہ مشبہ بہ کا حاضر ہونا نادر ہو ذہن میں یہ نادر ہونا یا تو مطلق ہوگا جیسے گذرا تشبیہ فحم میں یا مشبہ کے حاضر ہونے کے وقت ہوگا جیسا کہ اس کے کہنے میں ہے: اپنی نیل گونی کی وجہ سے بنفشہ اترا رہا ہے باغوں میں سرخ یاقوتوں پر گویا کہ وہ بنفشہ اپنے کمزور تنوں پر ابتدائی آگ ہے ماچس کی تیلیوں کے کناروں پر۔

تشریح:...... **فحم فيه جمر موقد** مشبہ کو عجیب بنانے میں دو وجہ ہیں ایک وجہ تو یہ ہے کہ مشبہ کو **بحر من المسک موجه الذهب** کی صورت میں ظاہر کیا گیا ہے اور اس صورت میں مشبہ کو ظاہر کرنا عادتاً ممتنع ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس تشبیہ میں بغیر کسی قید کے ذہن میں مشبہ بہ کا حاضر ہونا نادر ہے ان دو وجہ سے **فحم فيه جمر موقد** مشبہ عجیب ہے اور مشبہ کو عجیب بنانے کے لیئے ایک اور صورت ہے کہ جس وقت ذہن میں مشبہ ہو اس وقت ذہن میں مشبہ بہ کا حاضر ہونا

نادر ہو یعنی ذہن میں نہ ہو اس لیئے لازوردیة مشبه عجیب ہے کیونکہ مشبہ کے حاضر ہونے کے وقت مشبه به اوائل النار حاضر نہیں ہے اگر چہ اوائل النار کا حاضر ہونا نادر نہیں ہے:...... النار کو اوائل کے ساتھ مقید اس لیئے کیا ہے کہ ماچس کی تیلی کی ابتدائی آگ بنفشہ کی طرح نیلی ہوتی ہے۔

ترکیب:...... للاستطراف متعلق کائن کے خبر وجہ آخر مبتدأ جملہ اسمیہ ھو مبتدأ المشبہ بہ اسم یکون کافی الذھن متعلق نادر کے نادر ذوالحال مطلقا حال عند ظرف نادر کی نادر خبر یکون کی جملہ ہو کر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ: لازوردیة مبتدا بزرقتھا متعلق تزھو کے بین الریاض ظرف تزھو کی علی حمرالیواقیت متعلق تزھو کے تزھو فعل اپنے ھی فاعل دونوں متعلق اور ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ھا اسم کان کا ضعفن بھا جملہ صفت قامات کی قامات مضاف الیہ فوق کا فوق ظرف اوائل کی فی اطراف کبریت متعلق اوائل کے اوائل خبر کان کی جملہ اسمیہ۔

عبارت :...... وَقَدْ يَعُوْدُ اِلَى الْمُشَبَّهِ بِهٖ وَهُوَ ضَرْبَانِ اَحَدُهُمَا اِيْهَامُ اَنَّهٗ اَتَمُّ مِنَ الْمُشَبَّهِ وَذٰلِکَ فِيْ تَشْبِيْهِ الْمَقْلُوْبِ كَقَوْلِهٖ وَبَدَا الصَّبَاحُ كَاَنَّ غُرَّتَهٗ وَجْهُ الْخَلِيْفَةِ حِيْنَ يُمْتَدَحُ

ترجمہ:...... اور کبھی تشبیہ کی غرض لوٹتی ہے مشبہ بہ کی طرف اور یہ لوٹنا دو قسم پر ہے ان میں سے ایک وھم ڈالنا ہے اس بات کا کہ وجہ تشبیہ میں مشبہ بہ مشبہ سے زیادہ مکمل ہے اور یہ مقلوب تشبیہ میں ہوتا ہے جیسے اسکا کہنا ہے ظاہر ہوئی صبح گویا کہ اس صبح کی سفیدی بادشاہ کا چہرہ ہے جس وقت اس بادشاہ کی تعریف کی جاتی ہے۔

تشریح:...... غرہ گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی کو کہتے ہیں اور یہاں صبح کی سفیدی مراد ہے اس کو مشبہ بنایا گیا ہے اور وجه الخليفة کو مشبہ بہ بنایا گیا ہے تاکہ اس بات کا وہم ڈالا جائے کہ وجہ تشبیہ میں بادشاہ کا چہرہ اتم ہے لیکن یہ مطلق نہیں ہے بلکہ تعریف کے ساتھ مقید ہے اگر قلب نہ ہوتا تو غرة الصباح کو مشبہ بہ بنایا جاتا اور وجه الخليفة کو مشبہ بناتے۔

ترکیب:...... یعود فعل ھو فاعل مرجع الغرض الی المشبہ بہ متعلق یعود کے جملہ فعلیہ ھو ضربان جملہ اسمیہ (٤) اسم ان کا من المشبہ متعلق اتم کے اتم خبر ان کی جملہ اسمیہ ہو کر مضاف الیہ ایھام کا ایھام خبر احدھما مبتدأ کی جملہ اسمیہ ذلک مبتدأ فی تشبیہ المقلوب متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَالثَّانِيْ بَيَانُ الْاِهْتِمَامِ بِهٖ كَتَشْبِيْهِ الْجَائِعِ وَجْهًا كَالْبَدْرِ فِي الْاِشْرَاقِ وَالْاِسْتِدَارَةِ بِالرَّغِيْفِ وَيُسَمّٰى هٰذَا اِظْهَارًا الْمَطْلُوْبِ هٰذَا اِذَا اُرِيْدَ اِلْحَاقُ النَّاقِصِ حَقِيْقَةً اَوْ اِدِّعَاءً بِالزَّائِدِ

ترجمہ:...... اور دوسری قسم مشبہ بہ کے اہم ہونے کو بیان کرنا ہے جیسے بھوکے آدمی کے چہرے کو تشبیہ دی جائے روٹی کی ٹکی کی ساتھ وہ چاند ہے چمکتا ہوا گولائی میں اور نام رکھا جاتا ہے اس تشبیہ کا مطلوب کا ظاہر کرنا یہ تشبیہ دینا جب ہے جب ارادہ کرلیا جائے زائد کے ساتھ ناقص کو ملانے کا حقیقی طور پر یا دعویٰ کے طور پر۔

تشریح:...... جہاں مشبہ بہ کی طرف تشبیہ کی غرض لوٹتی ہے یہ اس کی دوسری قسم ہے اس کا مقصد مشبہ بہ کے اہم ہونے کو بیان کرنا ہوتا ہے جیسے بھوکے آدمی کے چہرے کو تشبیہ دی جائے روٹی کی ٹکی کے ساتھ کہ وہ چاند ہے چمکتا ہوا گولائی میں اس تشبیہ کا نام رکھا جاتا ہے مطلوب کا ظاہر کرنا اور دو چیزوں میں تشبیہ دینا ایک کو مشبہ اور دوسرے کو مشبہ بہ بنانے کے جو قاعدے گذرے ہیں یہ تشبیہ دینا اس وقت ہوسکتا ہے جب ارادہ کرلیا جائے ناقص کو زائد کے ساتھ ملانے کا خواہ حقیقتا ہو یا دعوے کے طور پر وجهه کا لرغیف کانّه بدر فی الاشراق والاستدارة اس کا چہرہ روٹی کی ٹکی کے مانند ہے گویا کہ وہ گول گول چاند ہے چمکتا ہوا اس مثال میں وجھہ مشبہ ہے اور الرغيف مشبه به ہے بھوک کی وجہ سے اسی کا بیان کرنا ضروری ہے اور اس کی وجہ سے تشبیہ دی گئی ہے (٤) مشبہ ہے بدر مشبہ بہ ہے فی الاشراق اور والاستدارة وجہ تشبیہ ہے یہ وجہ تشبیہ پہلے مشبہ اور

مشبہ بہ کی بھی ہے دوسرا جملہ وضاحت کی وجہ سے ہے۔

ترکیب:......الثانی مبتدأ بہ متعلق اہتمام کے مرجع مشبہ بہ بیان خبر جملہ اسمیہ: تشبیہ مضاف الجائع مضاف الیہ ملکر ممیز وجھا تمیز بالرغیف متعلق تشبیہ کے تشبیہ متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ فی الاشراق والاستدارۃ اور البدر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ: یسمی فعل ھذا نائب فاعل اظہار المطلوب مفعول ثانی جملہ فعلیہ: ھذا مبتدأ اذا شرطیہ ارید فعل الحاق الناقص نائب فاعل ممیز حقیقۃ اور ادعاء تمیز بالزائد متعلق الحاق کے جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... فَإِنْ أُرِيدَ الْجَمْعُ بَيْنَ شَيْئَيْنِ فِي أَمْرٍ فَالْأَحْسَنُ تَرْكُ التَّشْبِيهِ إِلَى الْحُكْمِ بِالتَّشَابُهِ احْتِرَازًا مِنْ تَرْجِيحِ أَحَدِ الْمُتَسَاوِيَيْنِ كَقَوْلِهِ: تَشَابَهَ دَمْعِي إِذْ جَرَى وَمُدَامَتِي...... فَمِنْ مِثْلِ مَا فِي الْكَأْسِ عَيْنِي تُسْكَبُ......
فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِي أَبِالْخَمْرِ أَسْبَلَتْ...... جُفُونِي أَمْ مِنْ عَبْرَتِي كُنْتُ أَشْرَبُ

ترجمہ:...... پس جب ارادہ کرلیا جائے کسی چیز میں دو چیزوں کے جمع کرنے کا پس اچھا ہے تشبیہ کا چھوڑ دینا حکم کی مشابہت کے لیئے دو برابر چیزوں میں سے ایک چیز کو ترجیح دینے سے بچنے کی وجہ سے جیسے اس کا کہنا ہے جب میرے آنسو جاری ہوئے تب وہ آنسو اور میری شراب مشابہ ہوگئے پس بہایا میری آنکھوں نے مثل اس کے جو تھا پیالے میں...... اللہ کی قسم میں نہیں جانتا آیا میری آنکھوں نے شراب بہائی یا میں پیتا تھا اپنے آنسو۔

تشریح:...... تشبیہ میں اور تشابہ میں یہ فرق ہے کہ تشبیہ کی وجہ تشبیہ میں مشبہ اور مشبہ بہ میں فرق ہوتا ہے اور تشابہ کی وجہ تشبیہ میں مشبہ اور مشبہ بہ دونوں برابر ہوتے ہیں تشبیہ نہیں ہوتی اگر تشبیہ مانیں تو ایک کی دوسرے پر ترجیح لازم آئے گی اور یہ بات یہاں مقصود نہیں ہوتی جیسا کہ تشابہ دمعی اذ جریٰ ومدامتی میں شاعر نے آنسو اور شراب کو برابر کردیا اس میں آنسو بھی مشبہ ہوسکتے ہیں اور شراب بھی مشبہ ہوسکتی اور مشبہ بہ بھی تو یہاں آنسو اور شراب دونوں کو مزے میں جمع کر دیا گیا ہے اور مزے میں دونوں برابر ہیں تشبیہ میں یہ بات تھی کہ دعوے کے طور پر یا حقیقت کے طور پر ناقص کو زائد کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔

ترکیب:......الجمع اپنی ظرف بین اور متعلق فی امر سے ملکر نائب فاعل ارید کا جملہ شرط: فالاحسن مبتدأ بالتشابہ متعلق حکم کے حکم متعلق ترک کے من ترجیح متعلق احتراز کے احتراز مفعول لہ ترک کا ترک خبر مبتدا کی جملہ اسمیہ جزاء: کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کے جملہ اسمیہ: تشابہ فعل دمعی فاعل معطوف علیہ مدامتی معطوف جملہ فعلیہ جزاء اذ جریٰ جملہ شرط فی الکاس متعلق ثبت کے ھو فاعل مرجع ما جملہ صلہ موصول صلہ ملکر مضاف الیہ مثل کا مثل متعلق تکسب کے عینی فاعل جملہ فعلیہ واللہ متعلق اقسم کے بالخمر متعلق اسبلت کے جفونی فاعل جملہ فعلیہ معطوف علیہ من عبرتی متعلق اشرب کے انا فاعل جملہ فعلیہ خبر کنت کی کنت اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ معطوف' معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول بہ ادری کا جملہ فعلیہ مقسم بہ اقسم فعل اپنے فاعل متعلق اور مقسم بہ سے ملکر جملہ قسمیہ

عبارت:...... وَيَجُوزُ التَّشْبِيهُ أَيْضًا كَتَشْبِيهِ غُرَّةِ الْفَرَسِ بِالصُّبْحِ وَعَكْسِهِ مَتٰى أُرِيدَ ظُهُورُ مُنِيرٍ فِي مُظْلِمٍ أَكْثَرَ مِنْهُ

ترجمہ:...... اور دو متساویین کو تشبیہ دینا بھی جائز ہے جب ارادہ کرلیا جائے روشن چیز کو ظاہر کرنے کا اس سے اندھیری چیز میں جیسے گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی کو تشبیہ دینا ہے صبح کے ساتھ یا صبح کو تشبیہ دینا ہے گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ۔

تشریح:...... ایک چیز میں صرف دو چیزوں کو جمع کرنا مقصود ہو تشبیہ کا ارادہ بالکل نہ ہو یعنی مشبہ اور مشبہ بہ میں فرق کرنا مقصود نہ ہو اس صورت میں بھی تشبیہ دینا جائز ہے اگر چہ دونوں چیزیں وجہ تشبیہ میں برابر ہوں لیکن کسی سبب سے متکلم ایک کو زیادہ روشن ظاہر کرنا چاہتا ہے تب دو برابر چیزوں میں تشبیہ دے سکتا ہے۔

ترکیب:...... منہ کا مرجع منیر ہے متعلق اکثر کے ہے اکثر صفت ہے مظلم کی مظلم متعلق ہے ظہور کے ظہور نائب فاعل ہے ارید کا جملہ فعلیہ ہوکر

مضاف الیہ متیٰ کا متیٰ ظرف یجوز کی ایضا مفعول مطلق التشبہ فاعل یجوز کا یجوز جملہ فعلیہ بالصحۃ متعلق تشبیہ کے تشبیہ متعلق کائن کے کائن خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَ هُوَ بِاعْتِبَارِ الطَّرَفَيْنِ اِمَّا تَشْبِيهُ مُفْرَدٍ بِمُفْرَدٍ وَ هُمَا غَيْرُ مُقَيَّدَيْنِ كَتَشْبِيهِ الْخَدِّ بِالْوَرْدِ اَوْ مُقَيَّدَانِ كَقَوْلِهِمْ هُوَ كَالرَّاقِمِ عَلَى الْمَاءِ اَوْ مُخْتَلِفَانِ كَقَوْلِهِ وَالشَّمْسُ كَالْمِرْاٰةِ فِيْ كَفِّ الْاَشَلِّ وَ اِمَّا تَشْبِيهُ مُرَكَّبٍ بِمُرَكَّبٍ كَمَا فِيْ بَيْتِ بَشَّارٍ وَ اِمَّا تَشْبِيهُ مُفْرَدٍ بِمُرَكَّبٍ كَمَا مَرَّ مِنْ تَشْبِيهِ الشَّقِيْقِ

ترجمہ:...... ''اور وہ تشبیہ طرفین کے اعتبار سے یا تو مفرد کو مفرد کے ساتھ تشبیہ دینا ہے اور مشبہ اور مشبہ بہ مقید نہیں ہونگے جیسے رخسار کو تشبیہ دینا ہے گلاب کے پھول کے ساتھ یا مشبہ اور مشبہ بہ مقید ہونگے جیسے انکا کہنا ہے وہ ایسے ہے جیسے پانی پر لکھنے والا یا مشبہ اور مشبہ بہ مختلف ہونگے جیسے اس کا کہنا ہے سورج ایسے ہے جیسے کپکپی والے ہاتھ میں آئینہ یا مرکب کو تشبیہ دینا ہے مرکب کے ساتھ جیسا کہ بشار کا شعر ہے یا مفرد کو تشبیہ دینا ہے مرکب کے ساتھ جیسے گذرا شقیق کی تشبیہ میں۔

تشریح:...... تشبیہ کے ارکان کی بحث اور تشبیہ کی غرض کی بحث پوری ہوگئی اب تشبیہ کی قسموں کی بحث ہے باعتبار طرفین تشبیہ چار قسم کی ہوتی ہے۔(۱) مشبہ اور مشبہ بہ دونوں مفرد ہونگے جیسے الخد کا لورد اس میں الخد رخسار مشبہ مفرد ہے اور الورد گلاب کا پھول مشبہ بہ مفرد ہے اور دونوں غیر مقید ہیں یا دونوں مقید ہونگے جیسے ھو کالراقم علی الماء وہ ایسے ہے جسے پانی پر لکھنے والا۔ کوشش کے باوجود فائدہ نہ اٹھانے والا مشبہ ھو ہے ضمیر کے ساتھ مقید ہے مشبہ بہ الراقم ہے پانی کے ساتھ مقید ہے یا دونوں مختلف ہونگے جیسے الشمس مشبہ ہے غیر مقید ہے باعتبار دنوں کے اور المرأۃ مشبہ بہ مقید ہے کف الاشل کے ساتھ ان تینوں مثالوں میں مشبہ مفرد ہے اور مشبہ بہ بھی مفرد ہے (۲) مشبہ اور مشبہ بہ دونوں مرکب ہونگے جیسے کانّ مثار النقع فوق رؤسنا و اسیا فنالیل تھاویٰ کواکبہ مثار النقع اور اسیافنا مشبہ ہے اور مرکب ہے اور لیل اور کواکب مشبہ بہ ہے اور مرکب ہے۔ اڑتا ہوا غبار اور ہماری تلواریں ہمارے سروں پر ایسے ہیں جیسے رات کے تارے گر رہے ہیں ٹوٹ ٹوٹ کر (۳) یا مشبہ مفرد ہوگا اور مشبہ بہ مرکب ہوگا جیسے کانّ محمرّ الشقیق اذا تصوب اَو تصعد اعلام یا قوت نشرن علیٰ رِماح من ز برجد۔ گویا کہ گل لالہ جب نیچے اوپر ہوتا ہے یاقوت کے جھنڈے ہیں جن کو پھیلا دیا گیا ہے زمرد کے نیزوں پر اس میں محمرّ الشقیق مشبہ ہے مفرد ہے اور زمرد کے نیزوں پر یاقوت کے جھنڈے مرکب ہے مشبہ بہ ہے۔

ترکیب:...... (۱) ھو مبتدأ باعتبار طرفین متعلق تشبیہ کے بمفرد متعلق تشبیہ کے تشبیہ خبر جملہ اسمیہ (۲) ھما غیر مقیدین جملہ اسمیہ (۳) بالورد متعلق تشبیہ کے تشبیہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ (۴) ھما مقیدان جملہ اسمیہ (۵) کقولھم متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ (۶) علی الماء متعلق الراقم کے الراقم متعلق کائن کے خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ (۷) ھما مختلفان جملہ اسمیہ (۸) فی کف الاشل متعلق الکائنۃ کے۔ صفت المرأۃ کی المرأۃ متعلق کائن کے خبر الشمس مبتداء کی جملہ اسمیہ (۹) بمرکب متعلق تشبیہ کے تشبیہ خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ (۱۰) فی بیت بشار متعلق ثبت کے ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ (۱۱) بمرکب متعلق تشبیہ کے تشبیہ خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ (۱۲) من تشبیہ الشقیق متعلق مرّ کے ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتداء کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَ اِمَّا تَشْبِيهُ مُرَكَّبٍ بِمُفْرَدٍ كَقَوْلِهِ. يَا صَاحِبَيَّ تَقَصَّيَا نَظَرَيْكُمَا تَرَيَا وُجُوْهَ الْاَرْضِ كَيْفَ تُصَوَّرُ تَرَيَا نَهَارًا مُشْمِسًا قَدْ شَابَهُ زَهْرُ الرُّبٰى فَكَاَنَّمَا هُوَ مُقْمِرُ

ترجمہ:...... ''اور وہ تشبیہ طرفین کے اعتبار سے یا تو مرکب کو مفرد کے ساتھ تشبیہ دینا ہوتا ہے جیسے اس کا کہنا ہے اے میرے دونوں ساتھیوں گہرا کرو تم اپنی نظروں کو دیکھو گے تم زمین کے حصوں کو کس طرح ان کو بنایا گیا ہے دیکھو گے تم دن کو چمکتا ہوا ملا ہوا ہے اس میں ٹیلوں کا سبزہ گویا کہ وہ دن چاندنی رات ہے۔''

تشریح:...... طرفین کے اعتبار سے تشبیہ کی چار قسمیں ہوتی ہیں (۱) تشبیہ مفرد بمفرد (۲) تشبیہ مرکب بمرکب (۳) تشبیہ مفرد بمرکب (۴) تشبیہ مرکب بمفرد۔ چوتھی قسم کی مثال کے لیئے یہ شعر ہے اس شعر میں نهاراً مشمسا قد شابه زهر الربیٰ مشبه ہے مرکب ہے اور مقمر مشبه به ہے مفرد ہے سبزه زار میں سورج کی دھوپ میں کمی واقع معلوم ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ دھوپ سیاہی مائل معلوم ہوتی ہے جس کو شاعر چاندنی رات کے ساتھ تشبیہ دے رہا ہے اصل ترجمہ گویا کہ وہ دن چاند ہے لیکن اس کو چاندنی رات سے تعبیر کیا ہے۔ سبزہ زار میں سورج کی دھوپ میں کمی واقع ہونے سے سیاہی کے مائل ہونے تک کی جو کیفیت ہے یہ وجہ تشبیہ ہے جو کہ چاندنی رات میں اور سبزہ زار دھوپ میں مشترک ہے۔

ترکیب:...... بمفرد متعلق تشبیہ کے تشبیہ خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ شعر مقولہ قول کا قول مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَ اَيْضًا اِنْ تَعَدَّدَ طَرَفَاهُ فَهُوَ اِمَّا مَلْفُوْفٌ كَقَوْلِهٖ :. كَاَنَّ قُلُوْبَ الطَّيْرِ رُطَبًا وَ يَابِسًا لَدٰى وَ كْرِهَا الْعُنَّابُ وَالْحَشَفُ الْبَالِىْ اَوْ مَفْرُوْقٌ كَقَوْلِهٖ:. اَلنَّشْرُ مِسْكٌ وَالْوُجُوْهُ دَنَا نِيْرُ:. وَ اَطْرَافُ الْاَكُفِّ عَنَمْ.

ترجمہ:...... ''اور تشبیہ کی یہ بھی تقسیم ہے اگر تشبیہ میں مشبہ اور مشبہ بہ متعدد ہوں پس متعدد یا تو لپیٹے ہوئے ہونگے جیسے اس کا کہنا ہے پرندوں کے تروتازہ اور سوکھے ہوئے دل ان پرندوں کے گھونسلے کے پاس عناب ہیں اور سوکھی ردی کھجوریں ہیں یا وہ متعدد الگ الگ ہوں گے جیسے اسکا کہنا ہے:۔ خوشبو مشک ہے اور چہرے دینار ہیں اور ہاتھوں کی انگلیاں عنم کے درخت ہیں۔ عنم کا درخت سرخ اور ملائم ہوتا ہے گویا کہ ہاتھ کی انگلیاں سرخ اور ملائم ہیں۔

تشریح:...... رطبا اور یابسا مشبه ہیں متعدد ہیں اور عناب اور حشف البالی مشبه به ہیں متعدد ہیں یعنی طرفین متعدد ہیں رطبا اور یابسا میں لف ہے اور عناب اور حشف البالی میں نشر ہے۔ اس کو لف ونشر کہتے ہیں پہلے کو لپیٹنا دوسرے کو پھیلانا اس صورت میں پہلے مشبه کا مشبه به پہلے ذکر ہوگا اور دوسرے مشبه کا مشبه به دوسرے نمبر پر ذکر ہوگا اور مفروق یہ ہے کہ ہر مشبه کے ساتھ اس کا مشبه به ذکر کیا جائے جیسے النشر مشبه ہے اور مسک مشبه به۔ اس کے ساتھ ذکر ہے الوجوہ مشبه ہے اور دنا نیر مشبه بہ اس کے ساتھ ذکر ہے اور اطراف الاکف مشبه ہے اور عنم مشبه بہ اس کے ساتھ ذکر ہے۔

ترکیب:...... وَ هٰذَا قسم التشبیه ایضاً جملہ اسمیہ طرفاہ فاعل تعدد کا جملہ فعلیہ شرط ھو مبتدأ ملوف خبر جملہ اسمیہ کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ قلوب الطیر اسم کانّ کا ذوالحال رطبا اور یابسا حال:۔ لدٰی مضاف وکر مضاف الیہ مضاف ھا مضاف الیہ مرجع الطیر ظرف کائن کی خبر عناب اور حشف البالی مبتدأ جملہ اسمیہ ہو کر خبر کانّ کی جملہ اسمیہ۔ مفروق خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ: النشر مسک جملہ اسمیہ الوجوه دنا نیر جملہ اسمیہ اطراف الاکف عنم جملہ اسمیہ

عبارت:...... وَاِنْ تَعَدَّدَ طَرَفُهُ الْاَوَّلُ فَتَشْبِيْهُ التَّسْوِيَةِ كَقَوْلِهٖ: صُدْغُ الْحَبِيْبِ وَ حَالِىْ. كِلَاهُمَا كَاللَّيَالِىْ. وَ اِنْ تَعَدَّدَ طَرَفُهُ الثَّانِىْ فَتَشْبِيْهُ الْجَمْعِ كَقَوْلِهٖ . كَاَنَّمَا يَتَبَسَّمُ عَنْ لُؤْلُوءٍ . مُنَضَّدٍ اَوْ بَرَدٍ اَوْ اَقَاحٍ.

ترجمہ:...... ''اور اگر تشبیہ کا پہلا حصہ متعدد ہو تو تشبیہ تسویہ ہے جیسے اس کا کہنا ہے محبوب کی زلفیں اور میرا حال دونوں راتوں کی طرح ہیں اور اگر تشبیہ کا دوسرا حصہ متعدد ہو تو تشبیہ جمع ہے جیسے اس کا کہنا ہے گویا کہ وہ گندھے ہوئے موتیوں کے مانند یا اولوں کے مانند یا گل بابونہ کے مانند ہنستا ہے۔''

تشریح:...... محبوب کی زلفیں اور میرا حال دونوں راتوں کی مانند ہیں سیاہ ہونے میں تشبیہ صرف سیاہی میں ہے ورنہ پہلے مشبه

کی اچھائی اور دوسرے مشبہ کی برائی پوشیدہ نہیں صدع الحبیب پہلا مشبہ ہے اور حالی دوسرا مشبہ ہے یعنی دو عدد ہیں جس کی وجہ سے مشبہ متعدد ہے اور اللیالی مشبہ بہ ہے ایک عدد یعنی مفرد اس تشبیہ کا نام تشبیہ تسویہ ہے کیونکہ متکلم نے چند چیزوں کو تشبیہ دینے میں برابر کر دیا ہے یعنی حال کو اور صدغ الحبیب کو برابر کر دیا گیا ہے رات کی سیاہی میں اس صورت کو تشبیہ تسویہ کہتے ہیں۔ کانما یتبسم میں مشبہ دانت ہیں اور واحد ہے لؤ لؤ منضد مشبہ بہ ہے برد مشبہ بہ ہے اور اقاح مشبہ بہ ہے جب ہنستا ہے تو دانت ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے لڑی میں پروئے ہوئے موتی اور موتی سفیدی اور چمک میں اپنی مثال آپ ہیں تو دانتوں کا کیا کہنا یا دانت ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے اولے یا دانت ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے گل بابونہ جو کہ سفیدی میں بے مثال ہے تو تشبیہ سفیدی میں ہے۔اور طرفہ الثانی متعدد ہے اس لیئے اس تشبیہ کو تشبیہ جمع کہتے ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ متکلم نے تشبیہ میں کچھ چیزوں کو جمع کر دیا ہے۔ مشبہ بہ لؤ لؤ منضد ہے اور برد مشبہ بہ ہے اور اقاح مشبہ بہ ہے ان تین کو وجہ تشبیہ میں جمع کر دیا گیا ہے اس صورت کو تشبیہ جمع کہتے ہیں۔

ترکیب:......طرفہ موصوف الاول صفت مل کر فاعل تعدد کا جملہ فعلیہ شرط۔تشبیہ التسویۃ خبر ھو مبتداً کی جملہ اسمیہ مرجع تشبیہ۔کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتداً کی جملہ اسمیہ صدغ الحبیب معطوف علیہ حالی معطوف مل کر مؤکد کلاھما تاکید۔مؤکد تاکید مل کر مبتداً کاللیالی متعلق کائنان کے خبر مبتداً کی جملہ اسمیہ۔طرفہ موصوف الثانی صفت مل کر فاعل تعدد کا جملہ فعلیہ شرط۔تشبیہ الجمع خبر ھو مبتداً محذوف کی جملہ اسمیہ مرجع تشبیہ عن لؤ لؤ منضد اور برد اور اقاح متعلق یتبسم کے ھو فاعل مرجع محبوب جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَ بِاِعْتِبَارِ وَجْهِهٖ اِمَّا تَمْثِيْلٌ وَهُوَ مَا وَجْهُهٗ مُنْتَزَعٌ مِنْ مُتَعَدِّدٍ كَمَا مَرَّ وَ قَيَّدَهُ السَّكَّاكِيُّ بِكَوْنِهٖ غَيْرَ حَقِيْقِيٍّ كَمَا مَرَّ فِيْ تَشْبِيْهِ مَثَلِ الْيَهُوْدِ بِمَثَلِ الْحِمَارِ وَ اِمَّا غَيْرُ تَمْثِيْلٍ وَ هُوَ بِخِلَافِهٖ.

ترجمہ:......اور تشبیہ وجہ کے اعتبار سے یا تو تمثیل ہوگی اور تمثیل وہ تشبیہ ہے جس تشبیہ کی وجہ کو متعدد سے نکالا جائے جیسا کہ گذرا اور مقید کیا ہے اس تمثیل کو سکاکی نے اس کے غیر حقیقی ہونے کے ساتھ جیسا گذرا مثل الحمار کے ساتھ مثل الیھود کو تشبیہ دینے میں یا تشبیہ وجہ کے اعتبار سے غیر تمثیل ہوگی اور غیر تمثیل تشبیہ تمثیل تشبیہ کے خلاف ہے۔''

تشریح:......تشبیہ تمثیل یہ ہے کہ وجہ تشبیہ کو متعدد چیزوں سے نکالا جائے جیسے۔ و قد لاح فی صبح الثریا کما تریٰ کعنقود ملاحیة حین نورا ثریا چند ستاروں کے مجموعہ کا نام ہے اس لیئے مشبہ واحد ہے اور عنقود چند انگوروں کے مجموعہ کا نام ہے اس لیئے عنقود مشبہ بہ واحد ہے وجہ تشبیہ وہ صورت ہے جو چھوٹی چھوٹی گول گول سفید سفید مقداروں کی صورت میں دیکھائی دیتی ہے مخصوص کیفیت پر مخصوص مقدار میں یہ وجہ تشبیہ مرکب حسیّ ہے اور تشبیہ تمثیلی ہے اسی طرح کانّ مثار النقع فوق رؤسنا . و اسیافنا لیل تھاویٰ کواکبہ . مثار النقع اور اسیافنا مشبہ مرکب ہے حسیّ ہے اور لیل اور کواکب مشبہ بہ ہے اور مرکب حسیّ ہے وجہ تشبیہ سیدھی ٹیڑھی دائیں بائیں اوپر نیچے کی ترکیب ہے جو مشبہ اور مشبہ بہ میں مشترک ہے وجہ تشبیہ مرکب حسیّ ہے اور تشبیہ تمثیلی ہے۔علامہ سکاکی نے کہا ہے تمثیل کے لیئے وجہ تشبیہ حسیّ یا عقلی چیزوں سے نہ نکالی جائے بلکہ وہمی یا خیالی چیزوں سے وجہ تشبیہ نکالی جائے تو تمثیل ہوگی یعنی وصف اعتباری ہو اس لیئے عنقود ملاحیة حین نورا میں علامہ سکاکی کے نزدیک تمثیل نہیں ہے۔

ترکیب:...... باعتبار وجہ متعلق تمثیل کے تمثیل خبر ھو مبتداً کی جملہ اسمیہ مرجع تشبیہ۔من متعدد متعلق منتزع کے منتزع خبر وجہ مبتداً کی جملہ اسمیہ صلہ۔موصول صلہ مل کر خبر ھو مبتداً کی جملہ اسمیہ مرجع تمثیل۔مر فعل ہو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ ما کا موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتداً کی جملہ اسمیہ۔(ہ) مفعول بہ سکاکی فاعل قید کا غیر حقیقی خبر کون کی کون متعلق قید کے جملہ فعلیہ۔بمثل الحمار متعلق تشبیہ کے تشبیہ متعلق مر کے ھو فاعل مرجع ما جملہ صلہ۔موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتداً کی جملہ اسمیہ۔باعتبار وجہ متعلق تمثیل کے تمثیل مضاف الیہ غیر کا غیر خبر ھو

مبتدأ کی جملہ اسمیہ مرجع تشبیہ بخلافہ متعلق کائن کے خبر مرجع تمثیل ہو مبتدأ مرجع غیر تمثیل جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَاَیْضًا اِمَّا مُجْمَلٌ وَ هُوَ مَا لَمْ یُذْکَرْ وَجْهُهٗ فَمِنْهُ مَا هُوَ ظَاهِرٌ یَفْهَمُهٗ کُلُّ اَحَدٍ نَحْوُ زَیْدٌ کَالْاَسَدِ.

ترجمہ:...... ''ھٰذا قسم التشبیہ ایضا۔ تشبیہ کی ایک تقسیم یہ بھی ہے کہ تشبیہ اپنی وجہ کے اعتبار سے یا مجمل ہو گی اور مجمل تشبیہ وہ ہے جس تشبیہ کی وجہ کو ذکر نہ کیا جائے پس اس مجمل تشبیہ میں وہ تشبیہ ہے جو تشبیہ ظاہر ہو جس تشبیہ کو سمجھے ہر ایک جیسے زید کالاسد زید شیر ہے۔''

تشریح:...... اور تشبیہ وجہ کے اعتبار سے تشبیہ مجمل ہوتی ہے مجمل تشبیہ وہ ہے جس تشبیہ کی وجہ کو ذکر نہ کیا جائے اس مجمل تشبیہ کی ایک قسم یہ ہے کہ تشبیہ کی وجہ ظاہر ہو گی جس کو ہر ایک سمجھے جیسے: زید کالاسد زید شیر ہے زید مشبہ ہے اور شیر مشبہ بہ ہے وجہ تشبیہ دونوں میں بہادری ہے اس کے سمجھنے میں اھل کلام کی تخصیص نہیں ہے۔

ترکیب:...... ھٰذا قسم التشبیہ ایضا جملہ اسمیہ باعتبار وجھہ متعلق مجمل کے مجمل خبر ہو مبتدأ کی مرجع تشبیہ جملہ اسمیہ۔ ھو مبتدأ مرجع مجمل وجھہ نائب فاعل لم یذکر کا مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ۔ موصول صلہ مل کر خبر جملہ اسمیہ۔ منہ متعلق کائن کے خبر مرجع مجمل ھو ظاہر جملہ صلہ ما کا۔ موصول صلہ مل کر موصوف کل احد فاعل یفھمہ کا مرجع ما جملہ فعلیہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر مبتدأ جملہ اسمیہ۔ نحو خبر مضاف زید کالاسد مضاف الیہ مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ زید مبتدأ کالاسد متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَ مِنْهُ خَفِیٌّ لَا یُدْرِکُهٗ اِلَّا الْخَاصَّةُ کَقَوْلِ بَعْضِهِمْ . هُمْ کَالْحَلْقَةِ الْمُفْرَغَةِ لَا یُدْرٰی اَیْنَ طَرْفَاهُ اَیْ هُمْ مُتَنَاسِبُوْنَ فِی الشَّرْفِ کَمَا اَنَّهَا مُتَنَاسِبَةُ الْاَجْزَآءِ فِی الصُّوْرَةِ.

ترجمہ:...... ''اور اس مجمل تشبیہ میں سے وہ تشبیہ ہے جس تشبیہ کی وجہ چھپی ہوئی ہوتی ہے نہیں جانتا اس وجہ تشبیہ کو ہر ایک مگر خاص لوگ جیسے ان لوگوں کا کہنا ہے۔ وہ لوگ ڈھلے ہوئے کڑے کے مانند ہیں نہیں جانا جاتا اس کڑے کے دونوں سروں کو یعنی وہ لوگ شرافت میں برابر ہیں ایسے جیسے صورت میں کڑا برابر سروں والا ہوتا ہے۔

تشریح:...... کوئی کسی مصنف سے سوال کرے کہ آپ کی کونسی کتاب زیادہ اچھی ہے مضامین کے اعتبار سے وہ کہے میں کسی کتاب کو افضل اور کسی کتاب کو مفضول قرار نہیں دے سکتا میری ساری کتابیں مانند حلقہ کے ہیں (۱) ھم کالحلقة المفرغة میں ھم مشبہ ہے اور الحلقة المفرغة مشبہ بہ ہے وجہ تشبیہ شرافت میں لوگوں کا اور اجزاء میں کڑے کا برابر ہونا ہے اور یہ برابر ہونا وجہ تشبیہ خفی ہے ہر ایک کا کام نہیں کہ اس وجہ تشبیہ کو جان سکے۔

ترکیب:...... منہ متعلق کائن کے خبر مرجع مجمل خفی مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔ لا یدرک فعل (ہ) مفعول بہ مرجع خفی کل واحد مستثنیٰ منہ الخاصہ مستثنیٰ مل کر فاعل جملہ فعلیہ کَقَوْلِ بَعْضِهِمْ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔ المفرغة صفت اول این خبر طرفاہ مبتدأ ء جملہ اسمیہ نائب فاعل لا یدریٰ کا جملہ فعلیہ ہو کر دوسری صفت الحلقة کی الحلقة متعلق کائنون کے خبر ھم مبتدأ جملہ اسمیہ مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر فی الشرف متعلق متناسبون کے ہو کر خبر ھم مبتدا جملہ اسمیہ مُفَسِّرْ۔ فی الصورة متعلق متناسبة کے ہو کر خبر ان کی ھا اسم ان کا جملہ اسمیہ مضاف الیہ ما کا ما متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَ اَیْضًا مِنْهُ مَا لَمْ یُذْکَرْ فِیْهِ وَ صْفُ اَحَدِ الطَّرْفَیْنِ وَ مِنْهُ مَا ذُکِرَ فِیْهِ وَصْفُ الْمُشَبَّهِ بِهٖ وَحْدَهٗ.

ترجمہ:...... '' اور مجمل تشبیہ میں سے وہ تشبیہ بھی ہے جس تشبیہ میں نہیں ذکر کیا جاتا تشبیہ کے دونوں طرفوں میں سے کسی طرف کے وصف کو اور اس مجمل تشبیہ میں سے وہ تشبیہ بھی ہے جس تشبیہ میں ذکر کیا جاتا ہے اکیلے مشبہ بہ کے وصف کو۔''

تشریح:...... تشبیہ مجمل کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں سے کسی کے وصف کو ذکر نہ کیا جائے جیسے زید اسد میں مشبہ میں اور مشبہ بہ میں وصف بہادری ہے لیکن زید اسد میں سے کسی کے وصف بہادری کو ذکر نہیں کیا گیا اور مجمل تشبیہ کی

ایک قسم یہ بھی ہے کہ صرف مشبہ بہ کے وصف کو بیان کیا جائے جیسے ھم کالحلقة المفرغة میں ہم مشبہ ہے اور الحلقة مشبہ بہ ہے اور مشبہ بہ کے وصف المفرغة ہے جوکہ بیان کر دیا گیا ہے۔

ترکیب:...... ایضاً مفعول مطلق ہے منہ متعلق کائن کے خبر مرجع مجمل وصف احد الطرفین نائب فاعل فیہ متعلق یذکر مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ۔ موصول صلہ مل کر مبتدأ جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَ مِنْهُ مَا ذُكِرَ فِيْهِ وَصْفُهُمَا كَقَوْلِهٖ. صَدَفْتُ عَنْهُ وَ لَمْ تَصْدِفْ مَوَاهِبُهٗ عَنِّیْ وَ عَاوَدَهٗ ظَنِّیْ فَلَمْ يَخِبْ. كَالْغَيْثِ اِنْ جِئْتَهٗ وَ افَاكَ رِيْقُهٗ . وَ اِنْ تَرَحَّلْتَ عَنْهُ لَجَّ فِی الطَّلَبِ.

ترجمہ:......'' اور اس مجمل تشبیہ میں وہ تشبیہ بھی ہے جس تشبیہ میں دونوں طرف کے وصف کو ذکر کر دیا جاتا ہے جیسے اس کا کہنا ہے اعراض کیا میں نے اس سے اور نہیں اعراض کیا مجھ سے اس کی بخششوں نے میرا گمان بار بار اس پر جاتا۔ پس نہیں ناکام ہوا میرا گمان ممدوح ایسے ہے جیسے بارش اگر تو اس کے پاس جائے تو یکایک پہنچے گی تجھ کو اس کی پھوار اور اگر تو اس سے بھاگے تو وہ تیرا تعاقب کرے گی۔''

تشریح:...... اس شعر میں ممدوح مشبہ ہے اور اس کا وصف مذکور ہے۔ وہ وصف یہ ہے کہ اگر تو اس کی ملاقات کو آئے تو تجھ کو اس کے عطیات حاصل ہونگے اور اگر تو اس سے اعراض کرے تب بھی وہ عطیات تجھ کو حاصل ہونگے اور تیرا پیچھا نہیں چھوڑیں گے غیث مشبہ بہ ہے اور اس کا وصف بھی مذکور ہے وہ وصف یہ ہے کہ جب تو بارش میں نکلے گا تو بارش تجھ پر پڑے گی اور اگر تو بارش میں سے بھاگے گا تب بھی بارش تجھ پر پڑے گی محفوظ مقام کے پہنچنے تک۔ اس شعر میں مشبہ اور مشبہ بہ کے وصف بیان کر دیئے گئے ہیں اس میں وجہ تشبیہ عطیات کا پہنچنا ہے طلب کے وقت اور عدم طلب کے وقت اسی طرح بارش کا پہنچنا ہے۔ خواہ تو اس سے کترائے یا نہ کترائے۔

ترکیب:...... منہ متعلق کائن کے خبر مرجع مجمل تشبیہ۔ وصفھما نائب فاعل ذکر کا فیہ متعلق ذکر کے مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ۔ موصول صلہ مل کر مبتدأ جملہ اسمیہ۔ کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔ صدفت فعل بفاعل عنہ متعلق صدفت کے جملہ فعلیہ۔ لم تصدف فعل مواھبہ فاعل عنی متعلق تصدف کے جملہ فعلیہ۔ عاود فعل (ہ) مفعول بہ ظنی فاعل جملہ فعلیہ۔ لم یخب فعل ھو فاعل مرجع ظنی جملہ فعلیہ۔ کالغیث متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔ جئتہ فعل بفاعل (ہ) مفعول بہ جملہ شرط وافا فعل (ک) مفعول بہ ریقہ فاعل جملہ فعلیہ۔ ترحلت فعل بفاعل عنہ متعلق ترحلت کے جملہ فعلیہ شرط۔ لج فعل ھو فاعل مرجع ریق فی الطلب متعلق لج کے جملہ فعلیہ

عبارت:...... وَ اِمَّا مُفَصَّلٌ وَهُوَ مَا ذُكِرَ وَجْهُهٗ كَقَوْلِهٖ. وَ ثَغْرُهٗ فِیْ صَفَاءٍ وَّاَدْمُعِیْ كَاللَّالِیْ.

ترجمہ:......'' اور تشبیہ اپنی وجہ کے اعتبار سے یا مفصل ہوتی ہے مفصل تشبیہ وہ تشبیہ ہے جس تشبیہ کی وجہ کو بیان کر دیا جائے جیسے اس کا کہنا ہے۔ اس کے دانت اور میرے آنسو صفائی میں موتیوں کے مانند ہیں۔''

تشریح:...... ثغرہ اور ادمعی مشبہ ھیں اور لا لی مشبہ بہ ہے تشبیہ کی وجہ صفائی ہے جو کہ بیان کر دی گئی ہے اس لیے یہ تشبیہ مفصل ہے۔

ترکیب:...... ثغر مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ ادمع مضاف (ی) مضاف الیہ مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدأ فی صفاء اور کاللالی متعلق کائنان کے خبر جملہ اسمیہ۔ باعتبار وجھہ متعلق کائن کے خبر مفصل مبتدأ جملہ اسمیہ۔ وجھہ نائب فاعل ذکر کا جملہ فعلیہ صلہ۔ موصول صلہ مل کر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَ قَدْ يُتَسَامَحُ بِذِكْرِ مَا يَسْتَتْبِعُهٗ مَكَانَهٗ كَقَوْلِهِمْ لِلْكَلَامِ الْفَصِيْحِ هُوَ كَالْعَسَلِ فِی الْحَلَاوَةِ فَاِنَّ الْجَامِعَ فِيْهِ لَازِمُهَا وَ هُوَ مَيْلُ الطَّبْعِ .

ترجمہ:...... اور کبھی چشم پوشی کی جاتی ہے اس کلام کے ذکر کی وجہ سے جو کلام قائم مقام ہوتا ہے اس وجہ تشبیہ کے اس وجہ تشبیہ کی جگہ میں '' جیسے فصیح کلام کے لیے ان کا کہنا ہے وہ کلام مٹھاس میں شہد کے مانند ہے پس بے شک جامع اس تشبیہ میں حلاوت کا لازم ہے اور وہ لازم طبیعت کا

مائل ہونا ہے۔''

تشریح:...... ھو کالعسل فی الحلاوت میں کلام مشبہ ہے اور عسل مشبہ بہ ہے لیکن حلاوت دونوں میں مشترک نہیں ہے کیونکہ کلام کا تعلق سننے سے ہے یعنی کان سے اور عسل کا تعلق چکھنے سے ہے یعنی زبان سے اس لیئے حلاوت مشبہ اور مشبہ بہ میں مشترک نہیں ہے جس کی وجہ سے حلاوت وجہ تشبیہ نہیں ہو سکتی جو چیز مشبہ اور مشبہ بہ میں مشترک ہے وہ طبیعت کا مائل ہونا ہے جو کہ حلاوت کے لیے لازم ہے حلاوت کو لازم کی جگہ قائم کر دیا گیا ہے اور وجہ تشبیہ میل الطبع کے ذکر سے چشم پوشی کی گئی ہے اس تشبیہ کو بھی مفصّل کہتے ہیں۔

ترکیب:...... یستتبع فعل ھو فاعل مرجع ما (ہ) مفعول بہ مرجع وجہ تشبیہ مکانہ ظرف یستتبعہ کی جملہ فعلیہ صلہ۔ موصول صلہ مل کر مضاف الیہ ذکر کا ذکر نائب فاعل یتسامح کا جملہ فعلیہ۔ لالکلام الفصیح متعلق قول کے قول متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔ ھو مبتدأ کالعسل اور فی الحلاوۃ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ فیہ متعلق الجامع کے الجامع اسم ان کا لازمھا خبر ان کی جملہ اسمیہ مُفسَّر ھو مبتدأ میل الطبع خبر جملہ اسمیہ مُفسِّر۔

عبارت:...... وَ اَيْضًا اِمَّا قَرِيْبٌ مُبْتَذَلٌ وَ هُوَ مَا يُنْتَقَلُ فِيْهِ مِنَ الْمُشَبَّهِ اِلَى الْمُشَبَّهِ بِهٖ مِنْ غَيْرِ تَدْقِيْقِ نَظَرٍ لِظُهُوْرِ وَجْهِهٖ فِيْ بَادِيَ الرَّأْيِ لِكَوْنِهٖ اَمْرًا جُمْلِيًّا فَاِنَّ الْجُمْلَةَ اَسْبَقُ اِلَى النَّفْسِ.

ترجمہ:...... ''اور تشبیہ اپنی وجہ کے اعتبار سے قریب مبتذل بھی ہوتی ہے یعنی کثیر الاستعمال ہوتی ہے یہ وہ تشبیہ ہے جس تشبیہ میں وجہ تشبیہ مشبہ سے مشبہ بہ کی طرف منتقل ہو جائے بغیر غور وفکر کے سرسری طور پر دیکھنے میں وجہ تشبیہ کے ظاہر ہونے کی وجہ سے اس وجہ تشبیہ کے مجمل ہونے کے سبب کیونکہ جملہ جلد سبقت کرتا ہے ذھن کی طرف۔

تشریح:...... تشبیہ میں مشبہ کی حالت بیان ہوتی ہے اور مشبہ کی حالت مشبہ بہ کی حالت کے مطابق ہوتی ہے اس لیئے مشبہ سے مشبہ بہ کی طرف ذھنی طور پر تشبیہ کی وجہ کا انتقال ہوتا ہے اس صورت میں ایک کا مشبہ ہونا اور دوسرے کا مشبہ بہ ہونا بغیر غور وفکر کے اگر معلوم ہو جائے تو یہ تشبیہ قریب ہوگی اکثر طور پر ایسی تشبیہ کثیر الاستعمال ہوتی ہے جس کو خاص و عام اپنے محاورات میں استعمال کرتے ہیں اور یہ تشبیہ مجمل ہونے کی وجہ سے ذہن کی طرف جلد سبقت کرتی ہے اس صورت میں اس تشبیہ میں غور وفکر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جملیا کا مطلب ہے جس وجہ تشبیہ میں کوئی تفصیل نہ ہو خواہ وہ وجہ تشبیہ امر واحد ہو یعنی وجہ تشبیہ میں ترکیب نہ ہو جیسے زید کالفحم فی السواد زید کوئلہ کے مانند ہے کالا ہونے میں زید مشبہ الفحم مشبہ بہ ہے السواد وجہ تشبیہ ہے امر واحد ہے اس میں کوئی ترکیب نہیں ہے اس لیئے سرسری طور پر دیکھنے میں اپنے ظاہر ہونے کی وجہ سے السواد وجہ تشبیہ جملیا ہے:...... بغیر غور وفکر کے مشبہ سے مشبہ بہ کی طرف منتقل ہو جاتی ہے:...... یہ تشبیہ قریب مبتذل ہے یا وہ وجہ تشبیہ مرکب ہو لیکن اس کے اجزاء کی طرف نظر نہ ہو جسے زید کعمرو فی الانسانیة زید عمرو کی مانند ہے انسانیت میں زید مشبہ ہے عمر و مشبہ بہ ہے اور انسانیت وجہ تشبیہ ہے مرکب ہے لیکن اس کے اجزاء کی طرف نظر نہیں ہے جس کی وجہ سے یہ وجہ تشبیہ جملیا ہے۔

ترکیب:...... ایضا مفعول مطلق باعتبار وجہہ متعلق کائن کے خبر قریب مبتذل مبتدأ جملہ اسمیہ ینتقل فعل ھو نائب فاعل مرجع وجہ فیہ متعلق ینتقل کے مرجع ما من المشبہ اور الی المشبہ بہ اور من غیر تدقیق نظر اور لظھور وجہہ اور لکونہ امراً جملیا پانچوں متعلق ینتقل کے فی بادی الرأی متعلق کے ظہور کے ہے۔ ینتقل جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ مل کر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ الجملۃ اسم ان کا الی النفس متعلق اسبق کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... اَوْ قَلِيْلَ التَّفْصِيْلِ مَعَ غَلَبَةِ حُضُوْرِ الْمُشَبَّهِ بِهٖ فِي الذِّهْنِ عِنْدَ حُضُوْرِ الْمُشَبَّهِ لِقُرْبِ الْمُنَاسَبَةِ

كَتَشْبِيهِ الْجَرَّةِ الصَّغِيرَةِ بِالْكُوزِ فِي الْمِقْدَارِ وَالشَّكْلِ.

ترجمہ:...... تشبیہ اپنی وجہ کے اعتبار سے قریب مبتذل ہوتی ہے اپنے قلیل التفصیل ہونے کے سبب ذہن میں مشبہ بہ کے حاضر ہونے کے غالب ہونے کے ساتھ مشبہ کے حاضر ہونے کے وقت مناسبت کے قریب ہونے کی وجہ سے جیسے چھوٹے سے گھڑے کو تشبیہ دیں لوٹے کے ساتھ مقدار میں اور شکل میں۔

تشریح:...... تشبیہ اپنی وجہ کے اعتبار سے قریب مبتذل (کثیر الاستعمال) ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ تشبیہ کی وجہ میں تفصیل کم ہوتی ہے جس کی وجہ سے تشبیہ کی وجہ مشبہ سے مشبہ بہ کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اس میں خاص غور وفکر کی ضرورت نہیں ہوتی قلیل التفصیل ہونے کے ساتھ ساتھ مشبہ کے حاضر ہونے کے وقت ذہن میں مشبہ بہ کے حاضر ہونے کا غلبہ ہوتا ہے مشبہ اور مشبہ بہ میں مناسبت ہونے کی وجہ سے جیسے تلک الجرة کوزة وہ گھڑا لوٹا ہے اس میں الجرة مشبہ ہے اور کوزة مشبہ بہ ہے اور وجہ تشبیہ میں کوئی تفصیل نہیں ہے دونوں میں مناسبت ہے مقدار میں اور شکل میں اس میں وجہ تشبیہ مقدار ہے اور شکل ہے جو کہ گھڑے اور کوزہ میں مشترک ہے۔

ترکیب:...... قلیل التفصیل معطوف ہے لکونہ امراً کے امراً پر فی الذہن متعلق حضور کے مع ظرف قلیل کی عند ظرف قلیل کی لقرب المناسبة متعلق قلیل کے قلیل خبر کون کی کون متعلق ینتقل کے جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ مل کر خبر ہو مبتدأ کی خبر اسمیہ۔

عبارت: ...... اَوْ مُطْلَقًا لِتَكَرُّرِهٖ عَلَى الْحِسِّ كَالشَّمْسِ بِالْمِرْاٰةِ الْمَجْلُوَّةِ فِي الْاِسْتِدَارَةِ وَالْاِسْتِنَارَةِ لِمُعَارَضَةِ كُلٍّ مِنَ الْقُرْبِ وَالتَّكَرُّرِ التَّفْصِيْلَ .

ترجمہ:...... تشبیہ اپنی وجہ کے اعتبار سے قریب مبتذل (کثیر الاستعمال) ہوتی ہے اپنے قلیل التفصیل ہونے کے سبب ذہن میں مشبہ بہ کے حاضر ہونے کے غلبہ کے ساتھ بغیر قید کے حس پر مشبہ بہ کے بار بار ہونے کی وجہ سے جیسے سورج کو تشبیہ دی جائے صاف آئینہ کے ساتھ گولائی میں اور روشن ہونے میں القرب اور التکرر میں سے ہر ایک کے تفصیل کو پیش آنے کی وجہ سے۔''

تشریح:...... تشبیہ اپنی وجہ کے اعتبار سے قریب مبتذل (کثیر الاستعمال) ہونے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ تشبیہ میں مشبہ سے مشبہ بہ کی طرف وجہ تشبیہ کا منتقل ہونا بغیر غور وفکر کے ہوتا ہے اور وجہ ظاہر ہوتی ہے اور تفصیل کم ہوتی ہے ذہن میں مشبہ بہ کے حاضر ہونے کا غلبہ ہوتا ہے بغیر قید کے مطلقا کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مشبہ کے حاضر ہونے کے ساتھ مقید نہیں ہے۔ حس پر مشبہ بہ کا تکرار ہوتا ہے یعنی بار بار محسوس ہوتا ہے ذہن میں مشبہ کے حاضر ہونے کے بغیر۔ قرب اور تکرر میں سے ہر ایک کے تفصیل کو پیش آنے کی وجہ یہ ہے:...... محسوس ہونے میں یعنی حس پر جس طرح مشبہ بہ کا تکرار ہے اسی طرح محسوس ہونے میں مشبہ کا تکرار ہے مشبہ گول ہونے میں اور روشن ہونے میں مشبہ بہ کے قریب قریب ہے قریب ہونے میں اور حس پر بار بار ہونے میں کچھ تفصیل ہے یعنی معمولی غور وفکر کی ضرورت ہوتی ہے لیکن وجہ تشبیہ مشبہ سے مشبہ بہ کی طرف منتقل ہونے میں کوئی تفصیل نہیں جس کی وجہ سے الشمس بالمرأة المجلوة فی الاسدارة والاستنارة تشبیہ قریب مبتذل ہے یہ تشبیہ الشمس کالمرأة فی کف الاشل کے خلاف ہے کیونکہ یہ بعید غریب ہے۔

ترکیب:...... مطلقا معطوف ہے عند حضور المشبہ پر لکونہ کی ضمیر سے حال ہے علی الحس متعلق لتکررہ کے لتکرر متعلق مطلقا کے کالشمس اصل میں كَتَشْبِيهِ الشَّمْسِ ہے بالمرأة المجلوة اور فی الاستدارة اور الاستنارة اور لمعارضة متعلق تشبیہ کے تشبیہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ القرب اور التکرر متعلق کائن کے ہو کر صفت کل کی کل مضاف الیہ معارضة کا التفصیل مفعول بہ معارضة کا۔

عبارت:...... وَ اِمَّا بَعِيْدٌ غَرِيْبٌ وَ هُوَ بِخِلَافِهٖ لِعَدَمِ الظُّهُوْرِ لِكَثْرَةِ التَّفْصِيْلِ كَقَوْلِهٖ. وَالشَّمْسُ كَالْمِرْاٰةِ فِيْ كَفِّ

الْاَشَلِّ اَوْ نُدُوْرِ حُضُوْرِ الْمُشَبَّهِ بِهٖ اِمَّا عِنْدَ حُضُوْرِ الْمُشَبَّهِ كَمَامَرَّ.

ترجمہ:......'' اور تشبیہ اپنی وجہ کے اعتبار سے یا بعید اجنبی ہوتی ہے اور وہ بعید اجنبی قریب مبتذل کے خلاف ہوتی ہے۔ تفصیل کی کثرت کی وجہ سے تشبیہ کی وجہ ظاہر نہ ہونے کے سبب جیسے اس کا کہنا ہے سورج کپکپی والے ہاتھ میں آئینہ کے مانند ہے اور تشبیہ بعید اجنبی خلاف ہے۔ تشبیہ قریب عام مستعمل کے تشبیہ کی وجہ ظاہر نہ ہونے کی وجہ سے اور مشبہ کے حاضر ہونے کے وقت مشبہ بہ کے حاضر ہونے کے نادر ہونے کی وجہ سے جیسا کہ گذرا۔

تشریح:......تشبیہ باعتبار وجہ کے پہلے مجمل کی بحث ہو چکی ہے پھر مفصل کی پھر قریب مبتذل کی اور اب بعید غریب کی بحث ہے تشبیہ کی وجہ مشبہ سے مشبہ بہ کی طرف بغیر غور وفکر کے منتقل نہ ہونے کی وجہ سے اور تشبیہ کی وجہ ظاہر نہ ہونے کی وجہ سے اور تفصیل کی کثرت کی وجہ سے اس کو بعید غریب کہتے ہیں جیسے سورج کو جب تشبیہ دی جائے کپکپی والے ہاتھ میں آئینہ کے ساتھ تو اس تشبیہ کی وجہ ظاہر نہیں ہے اور تفصیل کی کثرت ہے جس کی وجہ سے یہ تشبیہ بعید غریب ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے بعید غریب کی کہ ایک تو تشبیہ کی وجہ ظاہر نہیں ہے اور دوسرے مشبہ کے حاضر ہونے کے وقت مشبہ بہ کا حاضر ہونا نادر ہے جس کی وجہ سے تشبیہ کی وجہ مشبہ سے مشبہ بہ کی طرف بغیر غور وفکر کے منتقل نہیں ہوتی اس لیئے یہ تشبیہ غریب ہے جیسے کہ گذرا لا زوردية تزهو بزرقتها میں مشبہ لازوردیۃ ہے اور جس وقت یہ ذہن میں ہوتا ہے اس وقت مشبہ بہ اوائل النار کا حاضر ہونا نادر ہوتا ہے آگے عطف اس طرح ہے:...... لعدم الظهور لكثرة التفصيل:...... لعدم الظهور لندور حضور المشبه به:...... لعدم الظهور لقلة تكرره على الحس۔

ترکیب:......باعتبار وجہہ متعلق کائن کے خبر بعید غریب مبتدأ جملہ اسمیہ۔ لعدم الظهور اور لكثرة التفصيل متعلق خلاف کے خلاف متعلق کائن کے خبر ہو مبتدأ جملہ اسمیہ۔ کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔ فی کف الاشل متعلق الكائنة کے صفت المرأة کی المرأة متعلق کائنة کے خبر الشمس مبتد کی جملہ اسمیہ۔ لعدم الظهور اور لندور حضور المشبه به متعلق خلاف کے خلاف متعلق کائن کے خبر ہو مبتدأ کی جملہ اسمیہ عند حضور المشبہ ظرف لندور کی کما مر جملہ فعلیہ صلہ۔ موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کے جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَاِمَّا مُطْلَقًا لِكَوْنِهٖ وَهْمِيًّا اَوْ مُرَكَّبًا خِيَالِيًّا اَوْ عَقْلِيًّا كَمَا مَرَّ وَ لِقِلَّةِ تَكَرُّرِهٖ عَلَى الْحِسِّ كَقَوْلِهٖ: وَالشَّمْسُ كَالْمِرْاٰةِ فِيْ كَفِّ الْاَشَلِّ فَالْغَرَابَةُ فِيْهِ مِنْ وَجْهَيْنِ.

ترجمہ:...... یا مشبہ بہ کا حاضر ہونا نادر ہوگا بغیر قید کے اس مشبہ بہ کے وہمی ہونے کی وجہ سے یا مرکب خیالی ہونے کی وجہ سے یا عقلی ہونے کی وجہ سے جیسا کہ گذرا اور بعید غریب خلاف ہے قریب مبتذل کے حس پر مشبہ بہ کے تکرار کی قلت کی وجہ سے جیسے اس کا کہنا ہے سورج کپکپی والے ہاتھ میں آئینہ کے مانند ہے پس غرابت اس میں دو طریقوں سے ہے۔

تشریح:......تشبیہ اپنی وجہ کے اعتبار سے بعید غریب ہوتی ہے تشبیہ کی وجہ مشبہ سے مشبہ بہ کی طرف بغیر غور وفکر کے منتقل نہ ہونے کی وجہ ایک بات تو یہ ہے کہ وجہ ظاہر نہ ہوگی اور دوسری بات یہ ہے کہ مشبہ بہ کا حاضر ہونا نادر ہوگا مطلق (بغیر قید کے) اس مشبہ بہ کے وہمی ہونے کی وجہ سے جیسے مسنونة زرق مشبہ ہے اور کانیاب اغوال مشبہ بہ ہے وہمی ہے اس کا ذہن میں حاضر ہونا نادر ہے۔ ہر حال میں اور اس تشبیہ میں وجہ تشبیہ بھی ظاہر نہیں ہے جس کی وجہ سے یہ تشبیہ بعید غریب ہے اور جیسے محمرّ الشقيق مشبہ ہے اور اعلام یاقوت مشبہ بہ ہے۔ مرکب خیالی ہے اس کا ذہن میں حاضر ہونا نادر ہے ہر حال میں خواہ مشبہ ذہن میں حاضر ہو یا نہ ہو اور جیسے مثل الذين حملوا التوراة مشبہ ہے کمثل الحمار يحمل اسفارا مشبہ بہ ہے عقلی ہے اور اس مشبہ بہ کا حاضر ہونا نادر ہے ہر حال میں خواہ مشبہ ذہن میں حاضر ہو یا نہ ہو اور ان میں وجہ تشبیہ بھی ظاہر نہیں ہے اس لیئے یہ تشبیہ بعید غریب ہے۔ تشبیہ اپنی وجہ کے اعتبار سے بعید غریب ہوتی ہے تشبیہ کی وجہ مشبہ سے

مشبہ بہ کی طرف بغیر غور وفکر کے منتقل نہ ہونے کی وجہ سے ایک بات تو یہ ہے کہ وجہ ظاہر نہ ہوگی اور دوسری بات یہ ہے کہ حس کے اوپر مشبہ بہ کے تکرار کی قلت ہوگی جیسے سورج کپکپی والے ہاتھ میں آئینہ کے مانند ہے اس میں وجہ تشبیہ ظاہر نہیں ہے اور محسوس ہونے پر مشبہ بہ کے تکرار کی قلت ہے الشّمس مشبہ ہے اور المرأة فی کف الاشل مشبہ بہ ہے۔ محسوس کرنے پر مشبہ بہ کے تکرار کی قلت کا یہ حال ہے کہ کپکپی والے ہاتھ میں آئینہ اتنا قلیل ہے کہ آدمی کو اپنی پوری زندگی میں بھی اس کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوتا اس لیئے یہ تشبیہ بعید غریب ہے۔ اس سورج والی تشبیہ میں غرابت دو طریقوں سے ہے ایک تو اس میں وجہ تشبیہ کی تفصیل کی کثرت ہے اور ایک اس میں حس پر مشبہ بہ کے تکرار کی قلت ہے۔

ترکیب:...... وھمیا اور مرکبا خیالیا اور عقلیا یہ خبریں ہیں لکون کی لکونہ متعلق مطلقا کے مطلقا معطوف ہے عند حضور المشبہ پر حال ہے ندور کا عبارت یہ ہے وھو بخلافہ لعدم الظھور ولندور حضور المشبہ بہ مطلقا اور دوسری عبارت: وھو بخلافہ لعدم الظھور لقلۃ تکررہ علی الحس ہے علی الحس متعلق قلۃ کے قلۃ متعلق ظھور کے کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔ فی کف الاشل متعلق الکائنۃ کے صفت المرأۃ کی المرأۃ متعلق کائنۃ کے خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔ فیہ متعلق الغرابۃ کے مبتدأ من جھتین متعلق کائنۃ کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَالْمُرَادُ بِالتَّفْصِيلِ اَنْ تَنْظُرَ فِيْ اَكْثَرَ مِنْ وَصْفٍ وَ يَقَعُ عَلٰى وُجُوْهٍ اَعْرَفُهَا اَنْ تَاْخُذَ بَعْضًا وَ تَدَعَ بَعْضًا كَمَا فِيْ قَوْلِهٖ. حَمَلْتُ رُدَيْنِيًّا كَاَنَّ سَنَانَهٗ . سَنَالَهَبٍ لَمْ يَتَّصِلْ بِدُخَانٍ.

ترجمہ:...... اور مراد تفصیل سے یہ ہے کہ دیکھے تو ایک وصف سے زائد کو اور یہ تفصیل کئی طریقوں پر ہوتی ہے۔ ان طریقوں میں سے زیادہ مشہور طریقہ یہ ہے کہ لے تو بعض وصف کو اور چھوڑ دے تو بعض وصف کو جیسا کہ اس کے کہنے میں ہے اٹھایا میں نے ردینا عورت کا بنا ہوا نیزہ گویا کہ اس نیزہ کا پھلکہ آگ کا شعلہ ہے جس شعلہ نے دھویں کو نہیں چھوا۔''

تشریح:...... وجہ تشبیہ کی تفصیل یہ ہے کہ موصوف کے وصفوں میں سے ایک سے زائد وصف کا اعتبار کیا جائے اس میں کئی طریقے ہیں زیادہ مشہور طریقے دو ہیں ایک یہ ہے کہ بعض وصف کا اعتبار کیا جائے اور بعض وصف کا اعتبار نہ کیا جائے جیسے حملت ردینیا میں سنانہ مشبہ ہے اور سنالھب مشبہ بہ ہے اس میں شکل رنگ اور چمک کا اعتبار کیا گیا ہے۔ اور دھویں کے ساتھ ملنے کا اعتبار نہیں کیا گیا اس تشبیہ میں اوصاف کی تفصیل ہے کہ شکل ہے رنگ ہے اور چمک ہے۔

ترکیب:...... بالتفصیل متعلق المراد کے ہو کر مبتدأ من وصف متعلق اکثر کے اکثر متعلق تنظر کے جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ یقع فعل ھو فاعل مرجع التفصیل علی وجوہ متعلق یقع کے جملہ فعلیہ۔ اعرفھا مبتدأ تاخذ فعل اپنے انت فاعل اور بعضا مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ تدع معطوف ہے فی قولہ متعلق ثبت کے ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ ردینیا موصوف باقی جملہ صفت مل کر مفعول بہ حملت کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَ اَنْ تَعْتَبِرَ الْجَمِيْعَ كَمَا مَرَّ مِنْ تَشْبِيْهِ الثُّرَيَّا وَ كُلَّمَا كَانَ التَّرْكِيْبُ مِنْ اُمُوْرٍ اَكْثَرَ كَانَ التَّشْبِيْهُ اَبْعَدَ وَالْبَلِيْغُ مَا كَانَ مِنْ هٰذَا الضَّرْبِ لِغَرَابَتِهٖ وَ لِاَنَّ نَيْلَ الشَّيْءِ بَعْدَ طَلَبِهٖ اَلَذُّ .

ترجمہ:...... اور یہ کہ اعتبار کرے تو موصوف کے تمام وصفوں کا جیسا کہ گذرا ثریا کی تشبیہ میں اور جب تشبیہ کی ترکیب بہت سے امور سے ہو تو تشبیہ بعید ہوگی جو تشبیہ اس بعید غریب کی قسم سے ہو وہ تشبیہ بلیغ ہوگی اپنی غرابت کی وجہ سے اور اس لیئے بلیغ ہوگی کہ چیز کا حاصل ہونا چیز کی طلب کے بعد زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔

تشریح:...... تفصیل کی پہلی قسم میں چند اوصاف کا اعتبار تھا اور یہ تفصیل کی دوسری قسم ہے جس میں تمام اوصاف کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ تمام اوصاف کے اعتبار کی مثال و قد لاح فی صبح الثریا کما تریٰ کعنقود ملاحیة حین نورا ہے کہ اس میں ثریا مشبہ واحد حسی ہے اور عنقود مشبہ بہ واحد حسی ہے اور وجہ تشبیہ مرکب حسی ہے جس میں تفصیل یہ ہے

کہ چھوٹی چھوٹی گول گول سفید سفید صورتیں مخصوص کیفیت پر مخصوص مقدار میں حاصل ہوتی ہیں اس میں تمام اوصاف کا اعتبار کیا گیا ہے تشبیہ جتنے زیادہ امور سے مرکب ہوگی اتنی ہی زیادہ بعید غریب ہوگی سمجھ نے میں غور وفکر کی ضرورت ہوگی جس کی وجہ سے تشبیہ بلیغ ہوگی ۔ بلیغ تشبیہ ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ چیز کی طلب کے بعد چیز کا حاصل ہونا زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔

ترکیب:......من تشبیہ الثریا متعلق مرّ کے ہو فاعل مرجع ما موصول صلہ مل کر متعلق تعتبر کے جملہ فعلیہ ہوکر خبر اعرفھا کی جملہ اسمیہ من امور اکثر متعلق کائنا کے خبر التر کیب اسم کان کا جملہ فعلیہ ہوکر مضاف الیہ کلما کا کلما ظرف کان کی کان اپنے التشبیہ اسم ابعد خبر اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ من ھٰذا الضرب متعلق کائنا کے خبر ھو اسم کان کا مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ ۔ موصول صلہ مل کر خبر البلیغ کی لغرابتہ متعلق کائنا کے دوسری خبر بعد طلبہ ظرف نیل کی نیل اسم ان کا الذ خبر ان کی جملہ اسمیہ متعلق کائنا کے خبر البلیغ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَقَدْ يُتَصَرَّفُ فِي الْقَرِيْبِ بِمَا يَجْعَلُهُ غَرِيْبًا كَقَوْلِهِ . لَمْ تَلْقَ هٰذَا الْوَجْهَ شَمْسُ نَهَارِنَا . اِلَّا بِوَجْهٍ لَيْسَ فِيْهِ حَيَآءٌ وَ قَوْلِهِ. عَزَمَاتُهُ مِثْلُ النُّجُوْمِ ثَوَاقِبًا . لَوْ لَمْ يَكُنْ لِلثَّاقِبَاتِ اُفُوْلٌ . وَ يُسَمّٰى هٰذِهِ التَّشْبِيْهُ الْمَشْرُوْطُ.

ترجمہ:......اور کبھی تصرف کیا جاتا ہے قریب میں اس کلام کے ساتھ جو کلام کردیتا ہے اس قریب کو غریب جیسے اس کا کہنا ہے نہیں دیکھا اس چہرے کو ہمارے دن کے سورج نے کسی چہرے کے ساتھ مگر ایسے چہرے کے ساتھ جس میں حیاء نہیں اور جیسے اس کا کہنا ہے ۔ اس کے ارادے چمکتے ہوئے ستاروں کے مانند ہیں اگر نہ ہو چمکتے ہوئے ستاروں کے لیئے غروب ہونا اور نام رکھا جاتا ہے اس تشبیہ کا مشروط تشبیہ۔

تشریح:......تشبیہ قریب مبتذل (کثیر الاستعمال) میں کبھی ایسا کلام لاتے ہیں جو کلام تشبیہ قریب مبتذل کو تشبیہ بعید غریب بنا دیتا ہے اور وہ تشبیہ کثیر الاستعمال نہیں رہتی۔ جیسے اس کا کہنا ہے **لم تلق ھٰذ الوجه شمس نهارنا** نہیں دیکھا اس چہرے کو ہمارے دن کے سورج نے۔ چہرے کو سورج کے ساتھ تشبیہ دینا عام ہے اس لیئے تشبیہ قریب مبتذل (کثیر الاستعمال) ہے لیکن **الا بوجه ليس فيه حياء** مگر ایسے چہرے سے جس میں حیاء نہیں ہے۔ سورج سے حیاء کی نفی کرنے کی وجہ سے یہ تشبیہ کثیر الاستعمال نہیں رہی جس کی وجہ سے یہ تشبیہ بعید غریب ہوگئی ہے اسی طرح **عزماته مثل النجوم ثواقبا** اس کے ارادے چمکتے ہوئے ستاروں کے مانند ہیں۔ ارادوں کو ستاروں کے ساتھ تشبیہ دینا عام ہے اس لیئے یہ تشبیہ قریب مبتذل (کثیر الاستعمال) ہے لیکن (لو لم یکن للثاقبات افول) اگر نہ ہوتا غروب ہونا چمکتے ہوئے ستاروں کے لیئے ستاروں سے غروب کی نفی کرنے کی وجہ سے یہ تشبیہ کثیر الاستعمال نہیں رہی جس کی وجہ سے یہ تشبیہ بعید غریب ہوگئی ہے اس تشبیہ کو مشروط تشبیہ کہتے ہیں اور یہ شرط کے معنی اِلّا اور لو کی وجہ سے ہوئے ہیں۔

ترکیب:......فی القریب متعلق یتصرف کے یجعل فعل ھو فاعل مرجع ما (ہ) مفعول بہ مرجع قریب غریباً مفعول ثانی جملہ فعلیہ صلہ موصول صلہ مل کر نائب فاعل یتصرف کا جملہ فعلیہ کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔ ھٰذا الوجہ مفعول بہ شمس نھارنا فاعل لم تلق کا بوجہ مستثنیٰ منہ بوجہ موصوف لیس فیہ حیاء صفت:۔ موصوف صفت ملکر مستثنیٰ متعلق لم تلق کے جملہ فعلیہ قولہ معطوف ہے پہلے قولہ پر عزماتہ مبتدأ مثل النجوم خبر ذوالحال ثواقبا حال جملہ اسمیہ دال بر جزاء للثاقبات متعلق لم یکن کے افول فاعل جملہ شرط ھذہ التشبیہ نائب فاعل یسمی کا۔ المشروط مفعول ثانی جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَ بِاعْتِبَارِ اَدَاتِهِ اِمَّا مُؤَكَّدٌ وَهُوَ حُذِفَتْ اَدَاتُهُ مِثْلُ وَ هِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ وَمِنْهُ نَحْوُ. وَ الرِّيْحُ تَعْبَثُ بِالْغُصُوْنِ وَقَدْ جَرٰى . ذَهَبُ الْاَصِيْلِ عَلٰى لُجَيْنِ الْمَاءِ اَوْ مُرْسَلٌ وَ هُوَ بِخِلَافِهِ كَمَا مَرَّ.

ترجمہ:......تشبیہ حرف کے اعتبار سے یا تو مؤکد ہوگی اور مؤکد تشبیہ وہ ہے جس تشبیہ کے حرف کو حذف کردیا گیا ہو جیسے وہ پہاڑ چلیں گے ایسے

جیسے بادل چلتے ہیں اور اس مؤکد میں سے یہ بھی ہے ہوا کھیل رہی ہے ٹہنیوں سے اس حال میں کہ عصر کے وقت کا سونا پانی کی چاندی پر جاری ہو گیا۔ اور تشبیہ اپنے حرف کے اعتبار سے یا مرسل ہوگی اور یہ مرسل تشبیہ خلاف ہے اس مؤکد کے جیسا کہ گذرا۔

تشریح:...... تشبیہ حرف کے اعتبار سے دو قسم کی ہوتی ہے ایک تشبیہ مؤکد ہے جس تشبیہ میں حرف تشبیہ حذف ہو وہ تشبیہ مؤکد ہوگی جیسے مر السحاب میں۔ حرف تشبیہ محذوف ہے اصل کمر السحاب ہے وہ پہاڑ چلیں گے ایسے جیسے بادل چلتے ہیں اس ترجمہ میں حرف تشبیہ کا معنی موجود ہے اسی طرح زید اسد میں تشبیہ مؤکد ہے اگر مشبہ بہ کو مشبہ کی طرف مضاف کر دیا جائے اور حرف تشبیہ حذف ہو تب بھی تشبیہ مؤکد ہوگی جیسے لجین الماء ہے کہ اصل میں ماء کاللجین ہے اس میں حرف تشبیہ کو حذف کر دیا گیا ہے اور مشبہ بہ لجین کو مضاف کر دیا گیا ہے مشبہ ماء کی طرف اور مرسل تشبیہ وہ ہے جس میں حرف تشبیہ مذکور ہو جیسے زید کالاسد وغیرہ اور مذکور ہونا مذکور نہ ہونے کے خلاف ہے اس لیئے مؤکد تشبیہ مرسل تشبیہ کے خلاف ہے۔

ترکیب:...... باعتبار اداتہ متعلق کائن کے خبر مؤکد مبتدأ جملہ اسمیہ۔ ھو مبتدأ اداتہ نائب فاعل حذفت کا جملہ فعلیہ خبر جملہ اسمیہ۔ مر السحاب منصوب بنزع الخافض متعلق تمر کے ھی فاعل مرجع پہاڑ جملہ فعلیہ ہو کر خبر ھی مبتدأ کی جملہ اسمیہ مضاف الیہ مثل کا مثل خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔ منہ متعلق کائن کے خبر نحو مبتدأ مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ۔ الریح مبتدأ تعبث فعل ھی فاعل مرجع الریح بالغصون متعلق تعبث کے جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ۔ جری فعل ذھب الاصیل فاعل علی لجین الماء متعلق جری کے جملہ فعلیہ حال تعبث کی ضمیر سے مرسل معطوف ہے مؤکد پر بخلافہ متعلق کائن کے خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ کما موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَ بِاِعْتِبَارِ الْغَرَضِ اِمَّا مَقْبُوْلٌ وَ هُوَ الْوَافِيْ بِاِفَادَتِهٖ كَاَنْ يَكُوْنُ الْمُشَبَّهُ بِهٖ اَعْرَفَ شَيْءٍ بِوَجْهِ الشِّبْهِ فِيْ بَيَانِ الْحَالِ اَوْ اَتَمَّ شَيْءٍ فِيْهِ فِيْ اِلْحَاقِ النَّاقِصِ بِالْكَامِلِ اَوْ مُسَلَّمَ الْحُكْمِ فِيْهِ مَعْرُوْفَةً عِنْدَ الْمُخَاطَبِ فِيْ بَيَانِ الْاِمْكَانِ اَوْ مَرْدُوْدٌ وَ هُوَ بِخِلَافِهٖ.

ترجمہ:...... تشبیہ مقصد کے اعتبار سے یا مقبول ہوگی مقبول تشبیہ وہ ہے جو تشبیہ اپنے مقصد کو پورا کر دے مشبہ بہ زیادہ معروف ہوگا وجہ تشبیہ میں مشبہ کے حال کے بیان کرنے میں مشبہ بہ زیادہ پورا ہوگا وجہ تشبیہ میں کامل کے ساتھ ناقص کو ملانے میں یا مشبہ بہ وجہ تشبیہ میں مانا ہوا حکم ہوگا مخاطب کے نزدیک پہچانا ہوا حکم ہوگا ممکن ہونے کے بیان کرنے میں یا تشبیہ مقصد کے اعتبار سے مردود ہوگی اور یہ مردود ہونا مقبول ہونے کے خلاف ہے۔

تشریح:...... تشبیہ مقصد کو ادا کرنے میں اگر پوری ہو تو اس صورت میں ایک وجہ یہ ہے کہ مشبہ بہ وجہ تشبیہ میں زیادہ مشہور ہوگا مشبہ کی حالت کے بیان کرنے میں اور ایک وجہ یہ ہے کہ ناقص کو کامل کے ساتھ ملانے میں وجہ تشبیہ میں مشبہ سے مشبہ بہ زیادہ مکمل ہوگا اور ایک وجہ یہ ہے کہ مشبہ بہ وجہ تشبیہ میں مخاطب کے نزدیک جانا پہچانا ہوا حکم ہوگا مشبہ کے ممکن ہونے کے بیان کرنے میں اور مردود تشبیہ وہ ہے جس تشبیہ کی وجہ تشبیہ میں مشبہ بہ زیادہ مشہور نہ ہو یا ناقص کو کامل کے ساتھ ملانے میں زیادہ مکمل نہ ہو یا مشبہ کے ممکن ہونے کے بیان کرنے میں مخاطب کے نزدیک مشبہ بہ مانا ہوا حکم نہ ہو۔

ترکیب:...... باعتبار الغرض متعلق کائن کے خبر مقبول مبتدأ جملہ اسمیہ۔ بافادتہ متعلق الوافی کے ہو کر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔ کان میں کاف زائدہ ہے ان ناصبہ ہے المشبہ بہ اسم فی بیان الحال اور بوجہ الشبہ متعلق اعرف کے ہو کر خبر۔ بالکامل متعلق الحاق کے الحاق اور فیہ متعلق الاتم کر ہو کر خبر۔ مرجع وجہ الشبہ۔ عند المخاطب ظرف معروفۃ کی فی بیان الامکان متعلق معروفۃ ہو کر حال حکم سے خبر جملہ فعلیہ مردود معطوف ہے مقبول پر بخلافہ متعلق کائن کے خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... هٰذِهٖ خَاتِمَةٌ . وَ اَعْلٰى مَرَاتِبِ التَّشْبِيْهِ فِيْ قُوَّةِ الْمُبَالَغَةِ بِاِعْتِبَارِ ذِكْرِ اَرْكَانِهٖ كُلِّهَا اَوْ بَعْضِهَا عَلٰى

حَذْفِ وَجْهِهٖ وَ اَدَاتِهٖ فَقَطْ اَوْ مَعَ حَذْفِ الْمُشَبَّهِ ثُمَّ حَذْفِ اَحَدِهِمَا كَذَالِكَ وَلَا قُوَّةَ لِغَيْرِهَا .

ترجمہ:......"اور مبالغہ کی قوت میں تشبیہ کے اعلیٰ مراتب تشبیہ کے تمام ارکان کے یا بعض ارکان کے ذکر کے اعتبار سے ہوتے ہیں تشبیہ کی وجہ اور حرف کے حذف پر صرف یا مشبہ کے حذف کے ساتھ پھر اسی طرح سے دونوں میں سے ایک کے حذف کے ساتھ اور مبالغہ کے لیے ان طریقوں کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔"

تشریح:...... یہاں مصنف تشبیہ کے بارے میں بتانا چاہتے ہیں کہ تشبیہ کے لیئے چار چیزیں ضروری ہیں (۱) مشبہ (۲) مشبہ بہ (۳) حرف تشبیہ (۴) وجہ تشبیہ:...... ان چار کے اعتبار سے تشبیہ کی سات قسمیں بنتی ہیں۔ (۱) کبھی تو تشبیہ میں چاروں چیزیں ذکر ہوں گی۔ (۱) زید کالاسد فی الشجاعة (۲) کبھی تشبیہ کی وجہ حذف ہوگی۔ زید کالاسد (۳) کبھی تشبیہ کا حرف حذف ہو گا۔ جیسے زید اسد فی الشجاعة (۴) کبھی تشبیہ کی وجہ اور حرف حذف ہو گا۔ جیسے زید اسد (۵) کبھی تشبیہ کی وجہ اور مشبہ حذف ہوگا۔ جیسے کالاسد (۶) اور کبھی تشبیہ کا حرف اور مشبہ حذف ہو گا۔ جیسے اسد فی الشجاعة (۷) اور کبھی تشبیہ کا حرف اور وجہ اور مشبہ حذف ہوگا۔ جیسے صمٌّ بکمٌ عمیٌ۔ حذف ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نسیا منسیا ہو گا بلکہ محذوف مذکور کے مانند ہوگا یعنی ہر تشبیہ میں چار چیزیں لازمی ہونگی۔

ترکیب:......ھذہ خاتمۃ التشبیہ جملہ اسمیہ۔ فی قوۃ المبالغۃ متعلق اعلیٰ ہوکر مبتدأ ۔کلھا اور بعضھا تاکید ہے ارکان کی باعتبار اور علی حذف وجھہ اور حذف احدھما اور کذالک متعلق کائن کے مع ظرف کائن کی ہوکر خبر جملہ اسمیہ۔ قوۃ اسم لانفی جنس کا لغیرھا متعلق کائن کے خبر لانفی جنس کی جملہ اسمیہ۔

هذه بحث الحقيقة والمجاز

(یہ حقیقت اور مجاز کی بحث ہے)

عبارت:...... اَلْحَقِيْقَةُ وَالْمَجَازُ وَ قَدْ يُقَيَّدَانِ بِاللُّغَوِيَّيْنِ اَلْحَقِيْقَةُ الْكَلِمَةُ الْمُسْتَعْمَلَةُ فِيْمَا وُضِعَتْ لَهٗ فِيْ اِصْطِلَاحٍ بِهِ التَّخَاطُبُ وَالْوَضْعُ تَعْيِيْنُ اللَّفْظِ لِلدَّلَالَةِ عَلٰى مَعْنًى بِنَفْسِهٖ.

ترجمہ:...... "حقیقت اور مجاز کو کبھی مقید کیا جاتا ہے لغت کے ساتھ حقیقت وہ کلمہ ہے جس کلمہ کو استعمال کیا جاتا ہے اس معنی میں جس معنی کے لیئے اس کلمہ کو وضع کیا گیا ہے اصطلاح میں جس اصطلاح میں بات ہو رہی ہے۔ اور وضع لفظ کو معین کرنا ہے بنفسہ معنی پر دلالت کے لیئے۔

تشریح:...... علم بیان کی پہلی بحث ختم ہوئی جو کہ تشبیہ پر مشتمل تھی اب علم بیان کی دوسری بحث ہے جو کہ مجاز پر مشتمل ہے مجاز حقیقت کی فرع ہے اس لیئے کلمہ حقیقت کا ذکر پہلے ہے علم معانی کے پہلے باب میں یعنی احوال الاسناد الخبری میں حقیقی عقلی اور مجاز عقلی کی بحث ہے جس کی عبارت یہ ہے۔ **ثم الاسناد منه حقيقة عقلية و هي اسناد الفعل او معناه الى ماهو له عند المتكلم في الظاهر** اور **منه مجاز عقلي و هو اسنادهٗ الى ملابس له غير ماهو له بتأول** وہاں بحث اسناد کی تھی اور یہاں بحث کلمہ کی ہے۔ حقیقت عقلی اور مجاز عقلی اسناد میں ہوتے ہیں حقیقت لغوی اور مجاز لغوی لفظ میں ہوتے ہیں حقیقت لغوی اور مجاز لغوی سے لفظ لغوی کو ترک کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حقیقی ہے یہ مجازی ہے لیکن اسناد میں عقلی کو ترک نہیں کرتے حقیقت وہ کلمہ ہے جو کلمہ اپنے موضوع لہ کے معنی میں اس اصطلاح میں مستعمل ہو جس اصطلاح میں گفتگو ہو رہی ہے اگر بحث لغت میں ہے تو کلمہ اپنے موضوع میں مستعمل لغت میں ہوگا جیسے اسد درندہ کے لیئے حقیقت لغوی ہے اور بحث شرع میں ہے تو کلمہ اپنے موضوع لہ میں مستعمل شرع میں ہوگا جیسے صلوۃ عبادت کے لیئے حقیقت شرعی ہے اور اگر بحث عرف خاص میں ہے تو کلمہ اپنے موضوع لہ میں مستعمل عرف خاص میں ہوگا جیسے فعل لفظ کے لیئے حقیقت عرف خاص ہے اور اگر بحث عرف عام میں ہے تو کلمہ اپنے موضوع لہ میں مستعمل عرف عام میں ہوگا جیسے دابۃ چوپائے کے لیئے حقیقت عرف عام ہے۔ وضع معنی پر دلالت کے لیئے لفظ کو بنفسہ معین کرنا ہے لغوی شرعی عرف خاص اور عرف عام کی مزید بحث آ رہی ہے۔

ترکیب:...... الحقیقۃ اور المجاز مبتدأ یقیدان فعل بنائب فاعل باللغوبین متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ۔ بہ متعلق کائن کے خبر التخاطب مبتدأ جملہ اسمیہ ہوکر صفت اصطلاح کی اصطلاح متعلق وضعت کے ھی نائب فاعل مرجع کلمہ لہ متعلق وضعت کے مرجع ما جملہ صلہ موصول صلہ مل کر متعلق المستعملۃ کے المستعملۃ صفت الکلمۃ کی الکلمۃ خبر الحقیقۃ کی جملہ اسمیہ۔ بنفسہ متعلق کائن کے صفت معنی کی معنی متعلق دلالۃ کے دلالۃ متعلق تعیین کے خبر الوضع مبتدأ جملہ اسمیہ

عبارت:...... فَخَرَجَ الْمَجَازُ لِاَنَّ دَلَالَتَهٗ بِقَرِيْنَةٍ دُوْنَ الْمُشْتَرَكِ وَالْقَوْلُ بِدَلَالَةِ اللَّفْظِ لِذَاتِهٖ ظَاهِرُهٗ فَاسِدٌ وَقَدْ تَاَوَّلَهُ السَّكَّاكِيُّ وَالْمَجَازُ مُفْرَدٌ وَ مُرَكَّبٌ.

ترجمہ:...... پس نکل گیا مجاز مشترک کے علاوہ کیونکہ مجاز کی دلالت قرینہ کی وجہ سے ہوتی ہے اور بعض کا کہنا ہے کہ لفظ کی دلالت لفظ کی ذات کی وجہ سے ہوتی ہے اس کا ظاہر خراب ہے اور تحقیق اس کی تاویل کی ہے سکا کی نے اور مجاز مفرد ہوتا ہے اور مرکب ہوتا ہے۔

تشریح:...... والوضع تعيين اللفظ للدلالة على معنى بنفسه:...... اس تعریف کی وجہ سے کلمہ حقیقت کلمہ مجاز سے الگ ہوگیا کیونکہ مجاز کی دلالت معنیٰ پر بنفسہ نہیں ہوتی بلکہ قرینہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس صورت میں کلمہ مجاز اپنے مجازی معنی کے لیئے موضوع نہیں ہوتا اور مشترک معنی والا کلمہ وضع میں شامل ہوتا ہے جیسے عین گھٹنے کو بھی کہتے ہیں اور آنکھ کو بھی کہتے ہیں اور سورج کی ٹکیہ کو بھی کہتے ہیں اور جاسوس کو بھی کہتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک پر بغیر کسی قرینہ کے لفظ عین کی دلالت بنفسہ ہوتی ہے کلام کا سلسلہ خود بخود عین کے معنی کا تعین کرتا ہے اور یہ بات کہ لفظ کی دلالت معنی پر لفظ کی ذات کی وجہ سے ہوتی ہے وضع کی وجہ سے نہیں ہوتی یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ لفظ اپنے طور پر معنی پر دلالت کرے تو لازم آئے گا کہ ملکوں کے مختلف ہونے سے لغت مختلف نہ ہو جیسے سو ترکی میں پانی کو کہتے ہیں اور ایران میں جانب کو کہتے ہیں اور عرب میں برے کو کہتے ہیں اس لیئے یہ کہنا کہ لفظ کی دلالت لفظ کی ذات کی وجہ سے ہوتی ہے وضع کی وجہ سے نہیں ہوتی یہ بات درست نہیں ہے۔

ترکیب:...... المجاز فاعل دون المشترک ظرف خرج کی دلالت اسم بقرینۃ متعلق کائنۃ کے ہو کر خبر ان کی جملہ اسمیہ متعلق خرج کے ہو کر جملہ فعلیہ۔ بدلالۃ اللفظ متعلق قول کے ہو کر مبتدأ لذاتہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ ظاہرہ فاسد جملہ اسمیہ۔ تاوّل فعل (ہ) مفعول بہ السکا کی فاعل جملہ فعلیہ المجاز مبتدأ مفرد خبر مرکب معطوف جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... اَمَّا الْمُفْرَدُ فَهُوَ الْكَلِمَةُ الْمُسْتَعْمَلَةُ فِيْ غَيْرِ مَا وُضِعَتْ لَهُ فِيْ اِصْطِلَاحٍ بِهِ التَّخَاطُبُ عَلٰى وَجْهٍ يَّصِحُّ مَعَ قَرِيْنَةِ عَدَمِ اِرَادَتِهٖ فَلَا بُدَّ مِنَ الْعَلَاقَةِ لِيَخْرُجَ الْغَلَطُ وَالْكِنَايَةُ.

ترجمہ:......اور لیکن مفرد مجاز پس وہ کلمہ ہے جس کلمہ کو استعمال کیا جائے اس معنی کے علاوہ میں جس معنی کے لیئے اس کلمہ کو وضع کیا گیا ہے اصطلاح میں جس اصطلاح میں بات ہو رہی ہے استعمال کیا جائے ایک ایسے طریقہ پر جو طریقہ صحیح ہو اس موضوع لہ کے ارادہ کے نہ ہونے کے قرینہ کے ساتھ پس تعلق کا ہونا ضروری ہے معنیٰ حقیقی میں اور معنیٰ مجازی میں تاکہ غلط اور کنایہ مجاز سے نکل جائے۔

تشریح:...... (۱) المستعملۃ سے وہ کلمے نکل گئے جو کلمے اس معنیٰ میں ابھی تک استعمال میں نہیں آئے وہ کلمے نہ حقیقت ہیں اور نہ مجاز۔ (۲) غیر ما وضعت لہ کے ذریعہ کلمہ حقیقی سے کلمہ مجاز الگ ہوگیا کیونکہ کلمہ حقیقی مستعمل ماوضعت لہ میں ہوتا ہے۔ (۳) فی اصطلاح بہ التخاطب کی قید سے وہ کلمہ مجاز میں داخل ہو گیا جو کلمہ کسی دوسری اصطلاح کے اعتبار سے موضوع لہ میں مستعمل ہو یعنی کلمہ حقیقی ہو جیسے لفظ صلوٰۃ لغتاً دعاء کے لیئے حقیقی ہے۔ لیکن شرعی اصطلاح میں حقیقتاً نماز کے لیئے ہے اور مجازاً دعاء کے لیئے ہے۔ (۴) قرینہ کی قید کی وجہ سے کنایہ نکل گیا کیونکہ کنایہ میں غیر موضوع لہ کے معنی کے ارادہ کے ساتھ موضوع لہ کے معنی کا ارادہ جائز ہے (۵) علاقہ کی قید سے غلط نکل گیا کیونکہ لفظ کا استعمال غیر ما وضع لہ میں بغیر تعلق کے صحیح نہیں ہے بلکہ غلط ہے تعلق ایک ایسا امر ہے جو موضوع لہ اور غیر موضوع لہ کے معنی میں ربط پیدا کر دیتا ہے تعلق کی تفصیل مجاز مرسل اور استعارہ میں موجود ہے۔ غلط کی تین قسمیں ہیں (۱) خطاء بالارادہ جیسے کتاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارادۃً کہے خذ ھذا الفرس اگر اعتقادی طور پر کہے کہ کتاب واقعی گھوڑا ہے تو یہ خطاء اعتقادی ہو گی اور ایک خطاء سبقت لسانی کی وجہ سے ہوتی ہے کہنا چاہتا ہے خذ ھذا الکتاب اور کہہ دیا خذ ھذ الفرس معنی حقیقی میں اور معنی مجازی میں تعلق ہو تو غلط نکل جاتا ہے۔

ترکیب:...... اما شرطیہ المفرد مبتدأ ۔ بہ متعلق کائن کے خبر التخاطب مبتدأ جملہ ہو کر صفت اصطلاح کی اصطلاح متعلق وضعت کے لہ متعلق وضعت کے مرجع ما ھی نائب فاعل مرجع کلمہ موصولہ صلہ مل کر مضاف الیہ غیر کا غیر متعلق المستعملۃ کے یصح فعل اپنے ھو فاعل اور مع ظرف سے مل کر جملہ ہو کر صفت وجہ کی وجہ متعلق المستعملۃ کے ہو کر صفت الکلمۃ کی الکلمۃ خبر ھو مبتدأ کی جملہ ہو کر خبر المفرد کی جملہ اسمیہ بد اسم من العلاقۃ متعلق

کائن کے یخرج فعل اپنے دونوں فاعل سے مل کر جملہ ہو کر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَكُلٌّ مِنْهُمَا لُغَوِيٌّ وَ شَرْعِيٌّ وَعُرْفِيٌّ خَاصٌّ اَوْ عَامٌّ كَاَسَدٍ لِلسَّبُعِ وَالرَّجُلِ الشُّجَاعِ وَ صَلٰوةٍ لِلْعِبَادَةِ وَالدُّعَاءِ وَ فِعْلٍ لِلَّفْظِ وَالْحَدَثِ وَدَابَّةٍ لِذِى الْاَرْبَعِ وَالْاِنْسَانِ.

ترجمہ:......اور حقیقت اور مجاز میں سے ہر ایک لغوی ہوتا ہے اور شرعی ہوتا ہے اور عرفی خاص ہوتا ہے اور عرفی عام ہوتا ہے جیسے اسد درندہ کے لیئے حقیقت لغوی ہے اور اسد بہادر آدمی کے لیئے مجاز لغوی ہے اور صلوۃ عبادت کے لیئے حقیقت شرعی ہے اور صلاۃ دعاء کے لیئے مجاز شرعی ہے اور فعل لفظ کے لیئے حقیقت عرفی خاص ہے اور فعل حدث کے لیئے مجاز عرفی خاص ہے اور دابۃ چوپائے کے لیئے حقیقت عرفی عام ہے اور دابۃ انسان کے لیئے مجاز عرفی عام ہے۔

تشریح:......حقیقت کی چار قسمیں ہیں اور مجاز کی چار قسمیں ہیں ایک لغوی اور ایک شرعی اور ایک عرفی خاص اور ایک عرفی عام لغوی اسکو کہتے ہیں جس کی واضع لغت ہو اگر کلمہ اپنے ماوضع لہ میں استعمال ہو تو حقیقت لغوی ہے جیسے اسد شیر کے لیئے اگر کلمہ اپنے ماوضع لہ کے علاوہ میں استعمال ہو تو مجاز لغوی ہے جیسے اسد بہادر آدمی کے لیئے اور شرعی اس کو کہتے ہیں جس کا واضع شارع ہو اگر کلمہ اپنے ماوضع لہ میں استعمال ہو تو حقیقت شرعی ہے جیسے صلوٰۃ عبادت کے لیئے اور اگر کلمہ اپنے ماوضع لہ کے علاوہ میں استعمال ہو تو مجاز شرعی ہے جیسے صلوۃ دعاء کے لیئے اور عرفی خاص اس کو کہتے ہیں جس کا واضع معین ہو اگر کلمہ اپنے ماوضع لہ میں استعمال ہو تو۔ حقیقت عرفی خاص ہے جیسے فعل لفظ کے لیئے اور اگر کلمہ اپنے ماوضع لہ کے علاوہ میں استعمال ہو تو مجاز عرفی خاص ہے جیسے فعل حدث کے لیئے اور عرفی عام اس کو کہتے ہیں جس کا واضع معین نہ ہو اگر کلمہ اپنے ماوضع لہ میں استعمال ہو تو حقیقت عرفی عام ہو گا جیسے دابۃ چوپائے کے لیئے اور اگر کلمہ اپنے ماوضع لہ کے علاوہ میں استعمال ہو تو مجاز عرفی عام ہو گا جیسے دابۃ انسان کے لیئے۔

ترکیب:......منهما متعلق کائن کے ہو کر صفت کل کی کل مبتدأ مرجع حقیقت اور مجاز عرف خاص اور عرفی عام اور شرعی اور لغوی خبر ہیں کل کی جملہ اسمیہ اسد سے لیکر الانسان تک یعنی بارہ کے بارہ متعلق ہیں کائن کے ہو کر خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَالْمَجَازُ مُرْسَلٌ اِنْ كَانَتِ الْعَلَاقَةُ غَيْرَ الْمُشَابَهَةِ وَاِلَّا فَاسْتِعَارَةٌ وَ كَثِيْرًا مَّا تُطْلَقُ الْاِسْتِعَارَةُ عَلٰى اِسْتِعْمَالِ اسْمِ الْمُشَبَّهِ بِهٖ فِي الْمُشَبَّهِ فَهُمَا مُسْتَعَارٌ مِنْهُ وَ مُسْتَعَارٌ لَهٗ وَاللَّفْظُ مُسْتَعَارٌ.

ترجمہ:......اور مجاز مرسل ہوتا ہے اگر معنیٰ مجازی اور معنیٰ حقیقی میں تعلق ہو تشبیہ کے علاوہ اور اگر معنی مجازی اور معنی حقیقی میں تعلق تشبیہ والا ہو تو استعارہ ہو گا اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے استعارہ کا مشبہ میں مشبہ بہ کے اسم کے استعمال پر یعنی مشبہ بہ کے لفظ کو مشبہ پر جاری کر دیتے ہیں پس مشبہ بہ مستعار منہ ہو گا اور مشبہ مستعار لہ ہو گا اور لفظ مستعار ہو گا۔

تشریح:......حقیقت کی چار قسموں کے ساتھ مجاز مفرد کی چار قسمیں بیان ہو چکی ہیں اب مجاز مفرد کی ایک اور تقسیم کرتے ہیں جس کے اعتبار سے مجاز مفرد کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک مجاز مرسل اور ایک مجاز استعارہ۔ اگر معنی حقیقی اور معنی مجازی میں تعلق تشبیہ والا ہو تو مجاز استعارہ ہے اور اگر تعلق تشبیہ والا نہ ہو تو مجاز مرسل ہے یہ تقسیم مجاز کی ہوئی مجاز لغوی لفظ میں ہوتا ہے اور لفظ کی تقسیم ہے مجاز مرسل اور مجاز استعارہ جس سے ثابت ہوا کہ استعارہ وہ لفظ ہے جس لفظ کو استعمال کیا جائے تشبیہ کے ساتھ اس معنی کے علاوہ میں جس معنیٰ کے لیئے لفظ کو وضع کیا گیا ہے یہاں ایک اعتراض ہے کہ جب استعارہ لفظ ہے تو اس سے اشتقاق کیسے ہو گیا اس کا جواب و کثیر ماتطلق سے دیا جا رہا ہے۔ اور کبھی استعارہ کا اطلاق متکلم کے فعل پر بھی ہوتا ہے۔ متکلم کے اسم کو یا فعل کو غیر ماوضع لہ کے معنی میں استعمال کرنے کو استعارہ کہتے ہیں یعنی مشبہ میں مشبہ بہ کے اسم کے استعمال پر استعارہ کا اطلاق کیا جاتا ہے اس صورت میں استعارہ مصدر ہے اور مصدر سے اشتقاق جائز ہے لہٰذا مستعار منہ اور

مستعار لہ اور مستعار اور مستعیر اور استعارہ سب جائزہ ہیں یعنی اشتقاق درست ہے۔

ترکیب:...... المجاز مبتدأ مرسل خبر جملہ اسمیہ دال بر جزاء ۔ ان شرطیہ کانت فعل العلاقۃ اسم غیر المشابھۃ خبر جملہ فعلیہ شرط (ان لم تکن العلاقۃ غیر المشابھۃ فھو استعارۃ) الا جملہ شرطیہ کثیر موصوف ما صفت مل کر مفعول فیہ تطلق کا الاستعارہ نائب فاعل علی استعمال اسم المشبہ بہ متعلق تطلق کے فی المشبہ متعلق استعمال کے جملہ فعلیہ ھا مبتدأ مستعار منہ اور مستعار لہ خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَالْمُرْسَلُ كَالْيَدِ فِي النِّعْمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالرَّاوِيَةِ فِي الْمَزَادَةِ وَ مِنْهُ تَسْمِيَةُ الشَّيْءِ بِاسْمِ جُزْئِهٖ كَالْعَيْنِ فِي الرَّبِيئَةِ وَ عَكْسُهٗ كَالْاَصَابِعِ فِي الْاَنَامِلِ وَ تَسْمِيَتُهٗ بِاسْمِ سَبَبِهٖ نَحْوُ رَعَيْنَا الْغَيْثَ اَوْ مُسَبَّبِهٖ نَحْوُ وَ اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ نَبَاتًا.

ترجمہ:......اور مجاز مرسل ایسے ہے جیسے ہاتھ نعمت اور قدرت کے معنیٰ میں یا جیسے پانی والا اونٹ توشہ دان کے معنی میں اور اس مجاز مرسل میں سے ہے چیز کا نام رکھنا چیز کے جزء کے نام کے ساتھ جیسے عین ہے جاسوس کے معنی میں اور اس کا الٹ جیسے انگلیاں ہیں پوروں کے معنی میں اور اس مجاز مرسل میں سے ہے چیز کا نام رکھنا چیز کے سبب کے نام کے ساتھ جیسے چرائی ہم نے بارش یا چیز کا نام رکھنا چیز کے مسبب کے نام کے ساتھ جیسے برسایا آسمان نے پودوں کو۔

تشریح:...... مثال مجاز مرسل کی۔ یداللہ علینا ہم پر اللہ کی نعمتیں ہیں انا فی یدہ میں اس کی قدرت میں ہوں ہاتھ سبب ہے نعمت کے صدور کا اور قدرت کے ظہور کا این الراویۃ توشہ دان کہاں ہے جاء عین جاسوس آیا یجعلون اصابعھم فی اذانھم کر لیتے ہیں وہ اپنی انگلیوں کے پوروں کو اپنے کانوں میں۔ رعینا الغیث ہم نے گھاس چرائی امطرت السماء نباتا آسمان نے بارش برسائی یہاں ید نعمت اور قدرت کے معنی میں ہے' مجازا اور الراویۃ توشہ دان کے معنی میں ہے اور عین جاسوس کے معنی میں ہے اور اصابع پوروں کے معنی میں ہیں اور غیث گھاس کے معنی ہے اور نباتا بارش کے معنی میں ہے۔ ان میں تشبیہ والا معنی نہیں ہے اس لیئے یہ مثالیں مجاز مرسل کی ہیں نعمت میں اور ہاتھ میں تعلق فائدہ کا ہے:...... قدرت میں اور ہاتھ میں تعلق طاقت کا ہے:...... اونٹ میں اور توشہ دان میں تعلق سواری کا ہے:...... عین میں اور جاسوس میں تعلق کل جزو کا ہے:...... انگلیوں میں اور پوروں میں تعلق کل جزو کا ہے:...... بارش میں اور گھاس میں تعلق سبب کا ہے:...... بارش میں اور پودوں میں تعلق سبب کا ہے ان تعلقوں میں تشبیہ نہیں ہے اس لیے ہاتھ کو نعمت کے معنیٰ میں استعمال کرنا مجاز مرسل ہے باقی بھی اسی طرح ہیں:......

ترکیب:...... المرسل مبتدأ کالید اور چاروں مجرور متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔ منہ متعلق کائن کے خبر باسم جزۂ متعلق تسمیۃ کے مبتدأ جملہ اسمیہ کالعین اور فی الربیۃ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔ عکسہ مبتدأ کالاصابع فی الانامل متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔ تسمیۃ باسم سببہ مبتدأ منہ کائن خبر جملہ اسمیہ۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف رعینا الغیث مضاف الیہ جملہ اسمیہ۔ مسببہ معطوف ہے سببہ پر۔

عبارت:...... اَوْ مَا كَانَ عَلَيْهِ نَحْوُ وَ اٰتُوا الْيَتٰمٰى اَمْوَالَهُمْ اَوْ مَا يَئُوْلُ اِلَيْهِ نَحْوُ اَرٰىنِيْ اَعْصِرُ خَمْرًا اَوْ مَحَلِّهٖ نَحْوُ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ.

ترجمہ:......''اور مجاز مرسل میں سے ہے چیز کا نام رکھنا اس حالت کے نام کے ساتھ جس حالت پر وہ چیز تھی جیسے دیدو تم یتیموں کو ان کے مال یا چیز کا نام رکھنا اس حالت کے نام کے ساتھ جس حالت کی طرف وہ چیز لوٹے گی۔ جیسے میں دیکھتا ہوں اپنے آپ کو نچوڑتا ہوا شراب یا چیز کا نام رکھنا اس چیز کی جگہ کے نام کے ساتھ جیسے پس چاہیے بلالے وہ اپنی مجلس کو۔

تشریح:......اور چیز کا نام رکھنا اس حالت کے نام کے ساتھ جس حالت پر وہ چیز تھی تو یہ بھی مجاز مرسل ہے جیسے دیدو تم یتیموں کو ان کے مال بالغ ہونے کے بعد یتیم نہیں ہوتا یہ حالت بالغ ہونے سے پہلے کی ہے مجازاً ان کا نام پہلی والی حالت کے نام

کے ساتھ رکھدیا ہے۔ اور چیز کا نام رکھنا اس حالت کے نام کے ساتھ جس حالت کی طرف چیز لوٹے گی یہ بھی مجاز مرسل ہے دیکھتا ہوں میں اپنے آپ کو نچوڑتا ہوا شراب جس وقت نچوڑا جاتا ہے اس وقت شیرہ ہوتا ہے شراب بعد میں بنتی ہے بعد والی حالت کے نام کے ساتھ مجازاً شیرہ کا نام شراب رکھ دیا ہے اور چیز کا نام رکھ دینا چیز کی جگہ کے نام کے ساتھ یہ بھی مجاز مرسل ہے جیسے چاہیے کہ بلالے وہ اپنی مجلس کو نادیہ جگہ کو کہتے ہیں جہاں لوگ بیٹھتے ہیں یہاں مجازاً ساتھیوں کا نام جگہ کے نام کے ساتھ رکھ دیا ہے۔

ترکیب:...... کان فعل ھو اسم مرجع شیءعلیہ متعلق کائنا کے خبر مرجع ما موصول صلہ مل کر معطوف جزء پر۔ یئول فعل ھو فاعل مرجع شی الیہ متعلق یئول کے مرجع ما۔ موصول صلہ مل کر معطوف جزء پر محلہ معطوف جزء پر جزء اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر مضاف الیہ اسم کا اسم متعلق تسمیۃ الشیء کے مبتدأ منہ متعلق کائن کے خبر پہلے گزر چکی ہے جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... اَوْ حَالِهٖ نَحْوُ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اَيْ فِي الْجَنَّةِ اَوْ اٰلَتِهٖ نَحْوُ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ اَيْ ذِكْرًا حَسَنًا .

ترجمہ:...... اور مجاز مرسل میں سے ہے چیز کا نام رکھنا چیز کی حالت کے نام کے ساتھ جیسے اور لیکن وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہوں گے پس وہ لوگ اللہ کی رحمت میں ہوں گے یعنی جنت میں اور مجاز مرسل میں سے ہے چیز کا نام رکھنا چیز کے آلہ کے نام کے ساتھ جیسے اور کردے تو میرے لیئے سچی زبان پچھلے لوگوں میں یعنی اچھا ذکر۔

تشریح:...... چیز جنت ہے اور حالت رحمت ہے چیز کا نام مجازاً حالت کے نام کے ساتھ رکھ دیا ہے اسی طرح چیز ذکر ہے اور اس کا آلہ لسان صدق ہے مجازاً چیز کا نام آلہ کے نام کے ساتھ رکھ دیا ہے یہاں تک مجاز مرسل کی قسمیں بیان ہوئی ہیں جن میں تشبیہ کی مشابہت نہیں ہے۔

ترکیب:...... حالہ معطوف ہے جزء پر اور آلتہ معطوف ہے جزء پر جزء مضاف الیہ ہے اسم کا اسم متعلق تسمیۃ الشیء کے مبتدأ منہ متعلق کائن کے خبر پہلے گزر چکی ہے جملہ اسمیہ۔ وجوھھم فاعل ابیضت کا جملہ فعلیہ صلہ۔ موصل صلہ مل کر مبتدأ فی رحمۃ اللہ مُفَسَّرْ فی الجنۃ مُفَسِّرْ مل کر متعلق کائنون کے ہو کر خبر جملہ اسمیہ اور فی الاخرین متعلق اجعل کے لسان صدق مُفَسَّرْ ذکرا حسنا مُفَسِّرْ مل کر مفعول بہ اجعل کا انت فاعل۔ جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ نحو کا نحو خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَالْاِسْتِعَارَةُ قَدْ يُقَيَّدُ بِالتَّحْقِيْقِيَّةِ لِتَحَقُّقِ مَعْنَاهَا حِسًّا اَوْ عَقْلًا كَقَوْلِهٖ. لَدٰى اَسَدٍ شَاكِي السِّلَاحِ مُقَذَّفِ اَيْ رَجُلٍ شُجَاعٍ وَ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اَيْ دِيْنَ الْحَقِّ .

ترجمہ:...... اور استعارہ کو کبھی مقید کیا جاتا ہے تحقیق کے ساتھ استعارہ کے معنی کی تحقیق ہونے کی وجہ سے از روئے حس کے یا از روئے عقل کے جیسے اس کا کہنا ہے میں مسلح شیر کے پاس ہوں جو جنگ کا ماہر ہے یعنی بہادر آدمی کے پاس ہوں یا جیسے اللہ کا فرمان ہے۔ دیکھا دے تو ہم کو سیدھا راستہ یعنی دین حق۔

تشریح:...... استعارہ کو تحقیق کے ساتھ بھی کبھی مقید کیا جاتا ہے جس کو استعارہ تحقیقیہ کہتے ہیں تحقیقیہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس استعارہ کا معنی حسی طور پر یا عقلی طور پر ثابت ہوتا ہے جیسے لدی اسد شاکی السلاح مقذف کہ میں مسلح شیر کے پاس ہوں جو جنگ کا ماہر ہے اس میں لفظ اسد مستعار ہے اور شیر مستعار منہ ہے اور بہادر آدمی مستعار لہ ہے اور بہادر آدمی نظر آتا ہے اس لیئے اس کا معنی حسی طور پر محقق ہے جس کی وجہ سے یہ استعارہ تحقیقیہ ہے اسی طرح اھدنا الصراط المستقیم میں لفظ صراط مستعار ہے اور راستہ مستعار منہ ہے اور دین مستعار لہ ہے اور دین حق کو سمجھنا عقل کا کام ہے۔ یعنی عقل سے محقق ہوتا ہے اس لیئے یہ استعارہ تحقیقیہ ہے۔

ترکیب:...... تحقیقیۃ متعلق یقید کے معنا ممیز حسا اور عقلاً تمیز مل کر مضاف الیہ تحقق کا تحقق متعلق یقید کے جملہ فعلیہ ہو کر خبر الاستعارۃ کی جملہ

اسمیہ کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ شاکی السلاح صفت اول مقذف صفت ثانی اسد موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مُفسَّر رجل شجاع مُفسِّر مل کر مضاف الیہ لدی کا لدی ظرف کائن کی ہو کر خبر انا مبتدأ محذوف کی جملہ اسمیہ۔ الصراط المستقیم مُفسَّر دین الحق مُفسِّر مل کر مفعول بہ اھد نا کا انت فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ۔

عبارت:...... وَ دَلِيْلُ اَنَّهَا مَجَازٌ لُغَوِيٌّ كَوْنُهَا مَوْضُوْعَةً لِلْمُشَبَّهِ بِهٖ لَا لِلْمُشَبَّهِ وَ لَا لِاَعَمَّ مِنْهُمَا.

ترجمہ:......استعارہ کے مجاز لغوی ہونے کی دلیل استعارہ کا موضوع ہونا ہے مشبہ بہ کے لیئے۔ مشبہ یا جو زیادہ عام ہو مشبہ اور مشبہ بہ سے اس کے لیئے استعارہ موضوع نہیں ہوتا۔

تشریح:...... استعارہ میں اختلاف ہے کہ استعارہ مجاز لغوی ہے یا استعارہ مجاز عقلی ہے۔ مصنف کا کہنا ہے کہ استعارہ مجاز لغوی ہے اور دلیل اس بات کی یہ ہے کہ استعارہ کو وضع کیا جاتا ہے مشبہ بہ کے لیئے جیسے زید اسد میں اسد وضع کیا گیا ہے شیر کے لیئے جو کہ مشبہ بہ ہے اور اسد کا اطلاق غیر موضوع لہ یعنی رجل شجاع پر قرینہ کی وجہ سے ہے جو قرینہ حقیقی معنی مراد ہونے سے روک رہا ہے اس بات سے معلوم ہوا کہ استعارہ مجاز لغوی ہے استعارہ کی تعریف پہلے گذر چکی ہے۔ والمجاز مرسل ان كانت العلاقة غير المشابهة والا فاستعارة۔

ترکیب:...... ھا اسم مجاز لغوی خبر ان کی جملہ اسمیہ مضاف الیہ دلیل کا دلیل مبتدأ۔ ھا اسم کون کا مضاف الیہ۔ للمشبہ بہ اور للمشبہ اور لاعم منھما متعلق موضوعۃ کے ہو کر خبر کون کی کون خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔ منھما متعلق اعم کے ہے اور لاللمشبہ میں لا عاطفہ ہے۔ ولا کا لا زائد ہے۔

عبارت:...... وَ قِيْلَ اِنَّهَا عَقْلِيٌّ بِمَعْنٰى اَنَّ التَّصَرُّفَ فِيْ اَمْرٍ عَقْلِيٍّ لَا لُغَوِيٍّ لِاَنَّهَا لَمَّا لَمْ تُطْلَقْ عَلَى الْمُشَبَّهِ اِلَّا بَعْدَ اِدِّعَاءِ دُخُوْلِهٖ فِيْ جِنْسِ الْمُشَبَّهِ بِهٖ كَانَ اِسْتِعْمَالُهَا اِسْتِعْمَالًا فِيْمَا وُضِعَتْ لَهٗ.

ترجمہ: ......اور کہا گیا ہے کہ وہ استعارہ مجاز عقلی ہوتا ہے اس معنی پر کہ تصرف امر عقلی میں ہوتا ہے لغوی میں نہیں ہوتا کیونکہ نہیں اطلاق کیا جاتا اس استعارہ کا مشبہ پر مگر مشبہ بہ کی جنس میں اس مشبہ کے داخل ہونے کے دعوی کرنے کے بعد تب استعمال ہوگا اس استعارہ کا اس معنی میں جس معنی کے لیئے اس کو وضع کیا گیا ہے۔

تشریح:...... یہ بات کہی گئی ہے کہ استعارہ مجاز عقلی ہوتا ہے کیونکہ استعارہ میں جو تصرف ہوتا ہے وہ امر عقلی میں ہوتا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ مشبہ پر استعارہ کا اطلاق نہیں کیا جاتا مگر جب مشبہ بہ کی جنس میں مشبہ کو داخل کر دیا جائے تو مشبہ پر استعارہ کا اطلاق ہوتا ہے اس صورت میں استعارہ کا استعمال اس معنی میں ہوگا جس معنی کے لیئے اس کلمہ کو وضع کیا گیا ہے اور یہ سمجھنا عقل کا کام ہے اس لیئے استعارہ مجاز عقلی ہے۔ یہ بات قیل والی ہے اور درست بھی نہیں ہے مجاز عقلی کی تعریف پہلے گذر چکی ہے احوال الاسناد الخبری میں۔ و منه مجاز عقلي و هو اسناده الى ملابس له غير ما هو له بتأول اور یہ بحث اس تعریف سے خارج ہے کیونکہ مجاز عقلی اسناد ہوتی ہے کلمہ نہیں ہوتا اس لیئے استعارہ مجاز لغوی ہوتا ہے کان استعمالها استعمالاً فيما وضعت له۔ تب استعمال ہوگا اس استعارہ والے کلمہ کا اس معنی میں جس معنی کے لیئے اس استعارہ والے کلمہ کو وضع کیا گیا ہے۔ اگر اس عبارت کو تسلیم کر لیں تو استعارہ حقیقی لغوی ہوگا مجاز عقلی کی بحث کا کوئی معنی نہیں ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ مصنف آگے تحریر کر رہے ہیں و رد بان الادعاء لا يقتضي كونها مستعملة فيما وضعت له:...... استعارہ مجاز عقلی والی بات رد کر دی گئی ہے اس بات کے ساتھ کہ مشبہ کے داخل کرنے کا دعوی نہیں تقاضہ کرتا اس استعارہ والے کلمہ کے استعمال کا اس معنی میں جس معنی کے لیئے اس استعارہ والے کلمہ کو وضع کیا گیا ہے اس لیئے استعارہ مجاز عقلی نہیں ہوتا استعارہ مجاز لغوی ہوتا ہے اور یہ ہی اصح قول ہے۔

ترکیب:...... قیل فعل ھا اسم عقلی خبران کی فی امر عقلی متعلق کائن کے خبر لا عاطفہ لغوی معطوف عقلی پر ھا اسم ان کا لم تطلق فعل ھی نائب فاعل مرجع استعارہ فی جنس المشبہ بہ متعلق دخول کے بعد اداء دخولہ ظرف لم تطلق کی علی المشبہ متعلق لم تطلق کے جملہ فعلیہ مضاف الیہ لما کا لما ظرف کان کی۔ استعمالھا فاعل کان کا وضعت فعل ھی نائب فاعل مرجع استعارہ موصول صلہ مل کر متعلق استعمالاً کے استعمالاً مفعول مطلق استعمال کا کان اپنی ظرف اور فاعل سے مل کر جملہ ہو کر خبر لانھا کی لانھا متعلق کائن کے دوسری خبر ان اپنے اسم التصرف اور دونوں خبروں سے مل کر مضاف الیہ معنی کا معنی متعلق کائن کے دوسری خبر انھا کی جملہ مقولہ قیل کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَلِهٰذَا صَحَّ التَّعَجُّبُ فِيْ قَوْلِهٖ . قَامَتْ تَظَلِّلُنِيْ مِنَ الشَّمْسِ. نَفْسٌ اَعَزُّ عَلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ . قَامَتْ تَظَلِّلُنِيْ وَ مِنْ عَجَبٍ . شَمْسٌ تَظَلِّلُنِيْ مِنَ الشَّمْسِ . وَالنَّهْيُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ. لَا تَعْجَبُوْا مِنْ بِلٰى غِلَالَتِهٖ . قَدْ زُرَّ اَزْرَارُهٗ عَلَى الْقَمَرِ.

ترجمہ: ...... مشبہ بہ کی جنس میں مشبہ کے داخل ہونے کے دعویٰ کی وجہ سے تعجب صحیح ہے اس کے کہنے میں۔ میری جان سے زیادہ عزیز جان کھڑے ہو کر سایہ کرتی ہے مجھ کو سورج سے اور عجیب بات ہے سورج سایہ کرتا ہے مجھ کو سورج سے اور مشبہ بہ کی جنس میں مشبہ کے داخل ہونے کے دعویٰ کی وجہ سے تعجب سے نہی صحیح ہے اس کے کہنے میں۔ اور نہ تعجب کرو تم اس کے پھٹے ہوئے بنیان سے تحقیق لگائے گئے ہیں اس کے بٹن چاند پر۔

تشریح:...... یہاں شاعر نے محبوب کو سورج کی جنس نہ بنایا ہوتا اور حقیقی سورج نہ قرار دیا ہوتا تو تعجب بیکار تھا کیونکہ حسین شخص کا سایہ کرنا کسی شخص کو ممکن ہے تعجب کی بات نہیں ہے تعجب کی بات یہ ہے کہ سورج سایہ کرے کسی شخص کو سورج سے جب کہ سورج کا سایہ نہیں ہوتا اور یہ دعویٰ کی وجہ سے ہے اسی طرح دعویٰ کی وجہ سے تعجب سے نہی صحیح ہے کہ شاعر نے محبوب کو چاند کی جنس بنا دیا ہے اس میں ایک اعتراض ہے کہ مشبہ بہ کے ساتھ مشبہ بھی مذکور ہے اور استعارہ میں مشبہ مذکور نہیں ہوتا اس لیئے یہ استعارہ نہیں ہے جواب یہ ہے کہ مشبہ کا ذکر استعارہ کے خلاف جب ہے جبکہ مشبہ کا ذکر تشبیہ پر مبنی ہو یعنی مشبہ بہ مشبہ کی خبر یا صفت یا حال واقع ہو اور یہاں یہ صورت نہیں ہے۔ اس لیئے یہ استعارہ ہے۔ مؤمن کہتا ہے کہ شمس تظللنی میں سورج مستعار منہ ہے اور محبوب مستعار لہ ہے اور شمس مستعار ہے یعنی اس استعارہ میں من الشمس کو کوئی دخل نہیں ہے اس لیے اس استعارہ میں بھی مشبہ بہ مذکور ہے اور محبوب مشبہ مذکور نہیں ہے:...... علی القمر میں القمر مستعار منہ ہے اور محبوب مستعار لہ ہے اور لفظ قمر مستعار ہے اس استعارہ میں بھی (ہ) کو کوئی دخل نہیں ہے اگرچہ مرجع اس کا محبوب ہے:...... لھٰذا صح التعجب کی دلیل بے مقصد ہے اور اگلی عبارت ورد بان الادعاء کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ من الشمس اور (ہ) بحث سے خارج ہیں حقیقی عقلی مجاز عقلی اسناد میں ہوتا ہے حقیقی لغوی مجاز لغوی لفظ میں ہوتا ہے۔

ترکیب:...... لھذا متعلق صح کے التعجب فاعل فی قولہ متعلق صح کے باقی مقولہ النھی معطوف ہے التعجب پر عنہ متعلق النھی کے مرجع تعجب فی قولہ متعلق صح کے باقی مقولہ جملہ فعلیہ۔ علی اور من نفس متعلق اعز کے اعز صفت نفس کی نفس فاعل قامت کا اور تظلل کا (یہ تنازع فعلان سے ہے) من الشمس متعلق تظللنی کے ھی فاعل مرجع نفس جملہ فعلیہ قامت تظللنی یہ پہلے قامت تظللنی کی تاکید ہے:...... من عجب متعلق کائن کے خبر:...... شمس مبتداء تظللنی من الشمس خبر جملہ اسمیہ ہو کر مبتداء جملہ اسمیہ: من بلی غلالتہ متعلق لا تعجبوا کے جملہ فعلیہ علی القمر متعلق زر کے ازرارہ نائب فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَرُدَّ بِاَنَّ الْاِدِّعَاءَ لَا يَقْتَضِيْ كَوْنَهَا مُسْتَعْمَلَةً فِيْمَا وُضِعَتْ لَهٗ وَ اَمَّا التَّعَجُّبُ وَالنَّهْيُ عَنْهُ فَلِلْبِنَاءِ عَلٰى تَنَاسِي التَّشْبِيْهِ قَضَاءً لِحَقِّ الْمُبَالَغَةِ .

ترجمہ: ...... اور قیل والی دلیل رد کر دی گئی ہے اس بات کے ساتھ کہ دعویٰ نہیں تقاضا کرتا اس استعارہ والے کلمہ کے مستعمل ہونے کا اس معنی میں

جس معنی کے لیئے اس کلمہ کو وضع کیا گیا ہے اور لیکن تعجب اور تعجب سے نہی استعارہ بنانے کی وجہ سے ہے تشبیہ کو بھلا دینے پر مبالغہ کے حق کو پورا کرنے کی وجہ سے۔

تشریح:...... مشبہ بہ کی جنس میں مشبہ کے داخل ہونے کے دعویٰ کے بعد تصرف امر عقلی میں ہوتا ہے اس لیئے استعارہ مجاز عقلی ہوتا ہے یہ دلیل رد کر دی گئی ہے کیونکہ مشبہ بہ کی جنس میں مشبہ کا داخل ہونا نہیں تقاضا کرتا استعارہ کے کلمہ کے مستعمل ہونے کا اس معنیٰ میں جس معنی کے لیئے استعارہ کے کلمہ کو وضع کیا گیا ہے اب یہ اعتراض ہے کہ استعارہ جب مستعمل نہیں اس معنیٰ میں جس معنیٰ کے لیئے کلمہ کو وضع کیا گیا ہے تو تعجب اور تعجب سے نہی کیسے ہوگی جواب یہ ہے کہ تعجب اور تعجب سے نہی اس لیئے ہوگی کہ استعارہ بناتے ہوئے مبالغہ کے حق کو پورا کرنے کے لیے تشبیہ کو بھلا دیا گیا ہے یعنی قصداً یہ سمجھتے ہوئے کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں کوئی تغایر نہیں ہے تاکہ مبالغہ کا حق پورا ہو جائے اس کا رد متصل ہو چکا ہے کہ اس وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔

ترکیب:...... رد فعل ہو نائب فاعل مرجع قیل وضعت فعل ھی نائب فاعل مرجع استعارہ موصول صلہ مل کر متعلق مستعملة کے خبر کون کی کون مفعول بہ لا یقتضی کا جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر متعلق رد کے جملہ فعلیہ عنہ متعلق النھی کے معطوف التعجب پر مبتدأ لحق المبالغة متعلق قضاء کے قضاء مفعول لہ بناء کا علی تناس التشبیہ متعلق بنا کے بنا متعلق کا ئنان کے ہو کر خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَالِاسْتِعَارَةُ تُفَارِقُ الْكَذِبَ بِوَجْهَيْنِ بِالْبِنَاءِ عَلَى التَّأْوِيْلِ وَنَصْبِ الْقَرِيْنَةِ عَلَى اِرَادَةِ خِلَافِ الظَّاهِرِ وَلَاتَكُوْنُ عَلَمًا لِمُنَافَاةِ الْجِنْسِيَّةِ اِلَّا اِذَا تَضَمَّنَ نَوْعَ وَصْفِيَّةٍ كَحَاتِمٍ

ترجمہ:...... اور استعارہ الگ کر دیتا ہے جھوٹ کو دو طریقوں سے ایک تاویل پر کلام کو بنانے کی وجہ سے اور ایک ظاہر کے خلاف کے ارادہ پر قرینہ قائم کرنے کی وجہ سے اور استعارہ جنسیت کی مخالفت کی وجہ سے علم نہیں ہوتا مگر جب وہ علم متضمن ہو صفت کی قسم کو جیسے حاتم تو پھر استعارہ علم بھی ہو سکتا ہے جیسے حاتم کہ ہر ایک مثال میں استعمال ہوتا ہے مخصوص شخص کا علم ہونے کے باوجود۔

تشریح:......ایک طریقہ تاویل کا ہے مشبہ کو مشبہ بہ کی جنس میں داخل کر کے کلام کرتے ہیں یعنی مشبہ کو پھیر دیتے ہیں مشبہ بہ کی طرف اور دوسرا طریقہ جو استعارہ کو جھوٹ سے الگ کرتا ہے وہ قرینہ ہے جو استعارہ میں ہوتا ہے اور ظاہری معنی سے روکتا ہے جیسے اهدنا الصراط المستقیم دین حق کو پھیر دیا گیا ہے راستہ کی طرف اور قرینہ اس بات کا ہے کہ یہاں راستہ مراد نہیں ہے اس لیئے صراط بول کر دین مراد لینا جھوٹ نہیں ہے بلکہ استعارہ ہے اور استعارہ علم نہیں ہو سکتا کیونکہ استعارہ میں مشبہ کو مشبہ بہ کی جنس میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ استعارہ مفہوم عام کو چاہتا ہے اور علم شخص میں معین ہوتا ہے عموم اور تعین میں تضاد ہے اس لیئے دونوں جمع نہیں ہو سکتے اگر کوئی علم وصفیت میں مشہور ہو جائے تو استعارہ ہو سکتا ہے کیونکہ وصفیت میں عموم رہتا ہے جیسے حاتم کہ ہر سخی کو حاتم کہتے ہیں۔

ترکیب:......الاستعارة مبتدأ تفارق فعل ھی فاعل مرجع الاستعارة الكذب مفعول بہ علی التاویل متعلق البناء کے البناء بدل علی ارادة خلاف الظاهر متعلق نصب کے نصب بدل بوجھین مبدل منہ اپنے دونوں بدل سے مل کر متعلق تفارق کے جملہ فعلیہ ہو کر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ لاتکون فعل ھی اسم مرجع الاستعارة علما خبر لمنافاة الجنسیة متعلق تکون کے فی وقت مستثنی منہ اذا تضمن نوع وصفیة مستثنی ملکر متعلق تکون کے جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَقَرِيْنَتُهَا اِمَّا اَمْرٌ وَاحِدٌ كَمَا فِيْ قَوْلِكَ رَأَيْتُ اَسَدًا يَرْمِيْ اَوْ اَكْثَرُ كَقَوْلِهٖ فَاِنْ تَعَافُوْا ا لْعَدْ لَ وَالْاِيْمَانَ فَاِنَّ فِيْ اَيْمَانِنَا نِيْرَانًا

ترجمہ:...... اور اس استعارہ کا قرینہ یا ایک ہوگا جیسا تیرے کہنے میں ہے:۔ دیکھا میں نے شیر کو تیر پھینکتا ہوا یا قرینہ ایک سے زائد ہوگا جیسے اس کا کہنا ہے اگر تم ناپسند کرو انصاف کو اور ایمان کو تو ہمارے دائیں ہاتھ میں آگ ہے۔

تشریح:...... اسد مستعار ہے اور شیر مستعار منہ ہے اور رجل مستعار لہ ہے قرینہ اس کے لیئے یہ ہے کہ شیر تیر نہیں چلاتا آدمی چلاتا ہے اس لیئے اسد کو رجل کے لیئے استعمال کرنا استعارہ ہے اور اس استعارہ کے لیئے قرینہ ایک ہے یرمی: نیرانا مستعار ہے اور آگ مستعار منہ ہے اور تلواریں مستعار لہ ہیں قرینہ اس کے لیئے یہ ہے کہ عدل اور ایمان کی مخالفت میں جنگ ہوگی جس کے لیئے تلواریں ضروری ہیں نیران کو تلواروں کے لیئے استعمال کرنا استعارہ ہے اور اس استعارہ کے لیئے دو قرینے ہیں ایک عدل اور ایک ایمان۔

ترکیب:...... قرینتها مبتدأ امر واحد اور اکثر خبر جملہ اسمیہ فی قولک متعلق ثبت کے ہو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ یرمی حال اسد سے رأیت فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور حال سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ تعافوا فعل بفاعل عدل اور ایمان مفعول بہ جملہ فعلیہ شرط فی ایماننا متعلق کائنۃ کے ہوکر خبر نیرانا اسم جملہ اسمیہ جزاء۔

عبارت:...... اَوْ مَعَانٍ مُلْتَئِمَةٌ كَقَوْلِهٖ : وَصَاعِقَةٍ مِنْ نَصْلِهٖ تَنْكَفِىْ بِهَا عَلٰى رُءُ وْسِ الْاَقْرَانِ خَمْسُ سَحَائِبَ

ترجمہ:...... اور اس استعارہ کا قرینہ کئی اکٹھے معانی ہوں گے جیسے اس کا کہنا ہے اور اس کی تلوار کے پھلکہ کی بجلی کے ساتھ پلٹی ہیں پانچ بدلیاں ہم عصروں کے سروں پر۔

تشریح:...... سحائب مستعار ہے بادل مستعار منہ ہے انگلیاں مستعار لہ ہیں: سحائب کو انگلیوں کے لیئے استعمال کرنا استعارہ ہے۔ قرینہ اس استعارہ کا تلوار کی چمک ہے اور ہم عصروں کے سر ہیں اور پانچ کا عدد ہے یہ تینوں ملکر اس بات کا قرینہ ہے کہ سحائب سے مراد انگلیاں ہیں۔

ترکیب:...... قرینتها مبتدأ معان موصوف ملتئمة صفت ملکر خبر جملہ اسمیہ: کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ: صاعقة موصوف نصلہ متعلق کائنۃ کے صفت ملکر متعلق تنکفی کے (واؤ رب کے معنی میں ہے) بہا متعلق تنکفی کے علی رؤس الاقران متعلق تنکفی کے خمس سحائب فاعل تنکفی کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَهِىَ بِاِعْتِبَارِ الطَّرَفَيْنِ قِسْمَانِ لِاَنَّ اِجْتِمَاعَهُمَا فِىْ شَيْئٍ اِمَّا مُمْكِنٌ نَحْوُ : اَحْيَيْنَاهُ فِىْ اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ اَىْ ضَالًّا فَهَدَيْنَاهُ وَلْتُسَمَّ وِفَاقِيَّةً

ترجمہ:...... اور وہ استعارہ دونوں طرفوں کے اعتبار سے دو قسم کا ہوتا ہے کیونکہ دونوں طرفوں کا جمع ہونا کسی چیز میں یا تو ممکن ہوگا جیسے احییناہ ہے آیت میں: اور کیا وہ شخص جو تھا مردہ زندہ کیا ہم نے اس کو یعنی جو شخص تھا گمراہ پس ہدایت دی ہم نے اس کو اور اس کا نام رکھا جاتا ہے وفاقیہ۔

تشریح:...... طرفین سے مراد مستعار لہ اور مستعار منہ ہے اس اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ مستعار لہ اور مستعار منہ کسی شیئی میں جمع ہوجائیں جیسے احییناہ ہے احییناہ مستعار ہے اور زندہ کرنا مستعار منہ ہے اور ہدایت دینا مستعار لہ ہے جس وقت آدمی زندہ ہو اس وقت وہ آدمی ہدایت یافتہ بھی ہوسکتا ہے۔ یعنی ایک وقت میں ایک چیز میں مستعار لہ اور مستعار منہ جمع ہوسکتے ہیں اس استعارہ کو استعارہ وفاقیہ کہتے ہیں۔ مصنف کے نزدیک لتسم کی وجہ سے ترجمہ یہ ہے چاہیئے کہ نام رکھا جائے اس کا وفاقیہ۔

ترکیب:...... ھی مبتدا مرجع استعارہ باعتبار الطرفین متعلق کائنۃ کے فی شیئ متعلق اجتماع کے ہوکر اسم ممکن خبر جملہ متعلق کائنۃ کے ہوکر خبر قسمان دوسری خبر جملہ اسمیہ: کان فعل ھو اسم مرجع من میتا خبر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ: موصول صلہ مل کر مبتدأ فاحییناہ جملہ خبر جملہ اسمیہ مُفَسَّرْ من کان ضالا فھدینا مُفَسِّرْ ملکر متعلق کائنۃ کے ہوکر صفت احییناہ موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ نحو کا نحو خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... اِمَّا مُمْتَنِعٌ كَاِسْتِعَارَةِ اِسْمِ الْمَعْدُوْمِ لِلْمَوْجُوْدِ لِعَدَمِ غَنَائِهٖ وَلْتُسَمَّ عِنَادِيَّةً

ترجمہ:...... اور استعارہ دونوں طرفوں کے اعتبار سے دو قسم کا ہوتا ہے کیونکہ دونوں طرفوں کا جمع ہونا کسی چیز میں یا تو ممتنع ہوگا جیسے معدوم کے اسم کا استعارہ موجود کے لیئے اس موجود کے فائدہ نہ ہونے کی وجہ سے اور نام رکھا جاتا ہے اس استعارہ کا عنادیہ۔

تشریح:...... یہ دوسری قسم ہے کہ مستعار لہ اور مستعار منہ ایک چیز میں جمع نہیں ہو سکتے جیسے جاء المعدوم اور مراد وہ شخص لیا جائے جو گمراہ ہے اس صورت میں معدوم مستعار ہے اور نہ ہونے والی چیز مستعار منہ ہے اور گمراہ شخص مستعار لہ ہے نہ ہونے والی چیز اور گمراہی ایک شخص میں جمع نہیں ہوسکتی:...... جو چیز ہے ہی نہیں وہ جمع کس طرح ہوسکتی ہے مصنف کے نزدیک اس استعارہ کو عنادیہ کہتے ہیں تسمی کی بجائے لتسم کا اشارہ اسی طرف ہے کہ مصنف کے نزدیک ہے مصنف نے ممتنع صورت کے لیے اسم المعدوم للموجود کی مثال دی ہے جو کہ تکلف سے خالی نہیں ہے اگر ممتنع صورت کے لیے:...... او من کان میتا:...... کی مثال دیتے تو میتا زیادہ مناسب تھا کیونکہ میتا اور گمراہی جمع نہیں ہوسکتے۔

ترکیب:...... وھی باعتبار الطرفین قسمان لان اجتماعھما فی شیئ ممتنع کی ترکیب گزر چکی ہے: للموجود اور لعدم غنائہ متعلق استعارہ کے استعارہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدا کی جملہ اسمیہ: تسمی فعل ھی نائب فاعل مرجع استعارہ عنادیۃ مفعول ثانی جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهَا التَّهَكُّمِيَّةُ وَالتَّمْلِيْحِيَّةُ وَهُمَا مَا اسْتُعْمِلَ فِيْ ضِدِّهٖ اَوْنَقِيْضِهٖ لِمَا مَرَّ نَحْوُ : فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

ترجمہ:...... اور اس عنادیہ استعارہ میں سے استہزاء والا استعارہ ہے اور عمدگی والا استعارہ ہے اور یہ دونوں وہ ہیں جن کو استعمال کیا جاتا ہے ان کی ضد میں اور ان کی نقیض میں بسبب اس قاعدے کے جو قاعدہ گذر چکا ہے جیسے خوشخبری دیدیں آپ ان کو دردناک عذاب کی۔

تشریح:...... استعارہ عنادیہ کی ایک صورت یہ ہے کہ کلمہ کو کلمہ کی ضد میں استعمال کیا جائے جیسے بشرھم بعذاب میں بشر مستعار ہے خوشخبری مستعار منہ ہے اور ڈرانا مستعار لہ ہے بشر کو خوشخبری کی ضد ڈرانے میں استعمال کیا گیا ہے۔ ازروئے استہزاء کے ایسے ہی تو کہے بزدل زید کو زید اسد زید شیر ہے بزدلی ضد ہے بہادری کی اور یہاں بہادری کی ضد بزدلی میں اسد کا استعمال کیا گیا ہے۔ یہ بحث وجہ تشبیہ متعدد حسی کے تحت پہلے گذر چکی ہے۔

(لم ینزل منزلۃ التناسب بواسطۃ تملیح اوتھکم فیقال للجبان ما اشبہ بالاسد والبخیل ھو حاتم)

ترکیب:...... منھا متعلق کائنۃ کے خبر التھکمیۃ اور التملیحیۃ مبتدأ جملہ اسمیہ ھما مبتدأ استعمل فعل ھو نائب فاعل مرجع ما فی ضدہ اور نقیضہ متعلق استعمل کے جملہ فعلیہ خبر (ہ) کا مرجع تھکمیۃ اور تملیحیۃ مر فعل ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ۔

عبارت :...... بِاِعْتِبَارِ الْجَامِعِ قِسْمَانِ لِاَنَّهٗ اِمَّا دَاخِلٌ فِيْ مَفْهُوْمِ الطَّرْفَيْنِ نَحْوُ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً طَارَ اِلَيْهَا فَاِنَّ الْجَامِعَ بَيْنَ الْعَدْوِ وَالطَّيْرَانِ هُوَ قَطْعُ الْمَسَافَةِ بِسُرْعَةٍ وَهُوَ دَاخِلٌ فِيْهِمَا:

ترجمہ:...... استعارہ جامع کے اعتبار سے دو قسم کا ہے کیونکہ وہ جامع یا تو داخل ہوگا طرفین کے مفہوم میں جیسے جس وقت وہ سنتا ہے ڈراؤنی آواز تب اس کی طرف وہ اڑ جاتا ہے پس بے شک جامع دوڑنے میں اور اڑنے میں تیزی کے ساتھ مسافت کو طے کرنا ہے اور یہ داخل ہے طرفین کے مفہوم میں۔

تشریح :...... جامع کے اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ جامع طرفین کے مفہوم میں داخل ہوگا جیسے کلما سمع ھیعۃ طار الیھا میں داخل ہے: طار مستعار ہے اور اڑنا مستعار منہ ہے اور دوڑنا مستعار لہ ہے اور طار کو دوڑنے کے لیئے استعمال کرنا استعارہ ہے: مستعار لہ اور مستعار منہ میں یعنی طرفین کے مفہوم میں جامع داخل ہے اور وہ جامع تیزی کے ساتھ

مسافت کو طے کرنا ہے۔

ترکیب:......هی مبتدأ باعتبار الجامع متعلق کائنة کے (ہ) اسم فی مفهوم الطرفین متعلق داخل کے ہوکر خبر جملہ اسمیہ متعلق کائنة کے ہوکر خبر قسمان دوسری خبر جملہ اسمیہ: سمع فعل هو فاعل هیعة مفعول بہ جملہ فعلیہ مضاف الیہ کلما ظرف طار کی الیها متعلق طار کے مرجع هیعة جملہ فعلیہ بین ظرف الجامع کی ہوکر اسم بسرعة متعلق قطع کے خبر هو مبتدأ کی جملہ اسمیہ ہوکر خبر ان کی جملہ اسمیہ فیهما مرجع عدو اور طیران متعلق داخل کے ہوکر خبر هو مبتدأ کی جملہ اسمیہ مرجع قطع المسافة۔

عبارت:...... وَاِمَّا غَيْرُ دَاخِلٍ فِيهِمَا كَمَا مَرَّ وَ اَيْضًا اِمَّا عَامِيَّةٌ وَهِيَ الْمُبْتَذَلَةُ لِظُهُوْرِ الْجَامِعِ فِيهِمَا نَحْوُ رَاَيْتُ اَسَدًا يَرْمِي

ترجمہ:...... یا وہ جامع طرفین کے مفہوم میں داخل نہیں ہوگا جیسا کہ گذرا اور استعارہ جامع کے اعتبار سے عام بھی ہوتا ہے طرفین میں جامع کے ظاہر ہونے کی وجہ سے عام مستعمل ہوتا ہے جیسے دیکھا میں نے شیر کو تیر پھینکتا ہوا کما مر سے مراد زید اسد کا استعارہ ہے۔

تشریح:...... باعتبار الجامع قسمان لانه اما عامية جامع کے اعتبار سے استعارہ کی ایک تقسیم یہ بھی ہے کہ طرفین میں جامع کے ظاہر ہونے کی وجہ سے کبھی استعارہ عام ہوتا ہے عام آدمی اس کو سمجھتا ہے اس استعارہ کو مبتذلة کہتے ہیں جیسے رایت اسدا یرمی کہ طرفین میں جامع بہادری ہے جو کہ ظاہر ہے جس کو عام لوگ سمجھتے ہیں لیکن اس استعارہ کے طرفین کے مفہوم میں جامع داخل نہیں ہے کیونکہ شجاعت خود شیر میں اور بہادر آدمی میں ہوتی ہے یہ مفہوم میں نہیں ہوتی جبکہ جامع قطع المسافة بسرعة طیران میں فی الهواء ہے اور عدو میں فی الارض ہے اور جامع قطع المسافة بسرعة بحیثیت جنس ہونے کے طرفین کے مفہوم میں داخل ہے۔

ترکیب:... لانہ اما غیر داخل فیهما وهی باعتبار الجامع عامیة ترکیب پہلے گزر چکی ہے۔ فیهما متعلق ظهور کے ظهور متعلق مبتذلہ کے خبر هی مبتدأ جملہ اسمیہ یری فعل هو فاعل جملہ فعلیہ حال ذو الحال اسد مفعول بہ رأیت کا جملہ فعلیہ مضاف الیہ نحو کا نحو خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:......اَوْ خَاصِيَّةٌ وَهِيَ الْغَرِيْبَةُ وَالْغَرَابَةُ قَدْ تَكُوْنُ فِي نَفْسِ الشِّبْهِ كَمَا فِي قَوْلِهِ وَاِذَا احْتَبٰى قَرَبُوْسَهٗ بِعِنَانِهٖ

ترجمہ:......اور وہ استعارہ جامع کے اعتبار سے یا خاص ہوگا استعارہ خاص کو غریب کہتے ہیں اور غرابت کبھی خود شبہ میں ہوتی ہے جیسے اس کے کہنے میں ہے اور جب لپیٹ لیا گھوڑے نے اپنی زین کے اگلے حصہ کو اپنی لگام کے ساتھ:

تشریح:...... استعارہ خاصیة وہ استعارہ ہے جس کو خاص لوگ جانتے ہیں جیسے شاعر نے قربوس سے لے کر گھوڑے کے منہ کی لگام تک کو احتبیٰ سے ذکر کیا ہے اس کیفیت کو مخصوص لوگ ہی جانتے ہیں جس کی وجہ سے اس میں اجنبیت ہے اور یہ اجنبیت خود استعارہ میں ہے احتبیٰ مستعار ہے لپیٹنا مستعار منہ ہے اور قربوس سے لے کر منہ تک کے فاصلہ کو کم کرنا مستعار لہ ہے اور احتبیٰ کو فاصلہ کم کرنے کے لیئے استعمال کرنا استعارہ ہے۔

ترکیب:......هی باعتبار الجامع خاصیة کی ترکیب گزر چکی ہے۔ هی مبتدأ الغریبة خبر جملہ اسمیہ الغرابة مبتدأ تکون فعل هی اسم مرجع الغرابة فی نفس الشبہ متعلق کائنة کے خبر جملہ فعلیہ فی قولہ متعلق ثبت کے هو فاعل مرجع ما موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ احتبیٰ فعل هو فاعل مرجع گھوڑا قربوسہ مفعول بہ بعنانہ متعلق احتبیٰ کے جملہ فعلیہ

عبارت:...... وَقَدْ تَحْصُلُ بِتَصَرُّفٍ فِي الْعَامِيَّةِ كَمَا فِي قَوْلِهٖ : سَالَتْ بِاَعْنَاقِ الْمَطِيِّ الْاَبَاطِحُ: اِذَا اُسْنِدَ الْفِعْلُ اِلَى الْاَبَاطِحِ دُوْنَ الْمَطِيِّ وَاُدْخِلَ الْاَعْنَاقُ فِي السَّيْرِ

ترجمہ:......اور کبھی تصرف کی وجہ سے غرابت حاصل ہوتی ہے عام استعارہ میں جیسے اس کے کہنے میں ہے: بہہ پڑیں وادیاں سواریوں کی گردنوں کے ساتھ: غرابت اس میں جب ہے جب اسناد کیا جائے فعل کو وادیوں کی طرف سواریوں کے علاوہ اور داخل کیا جائے گردنوں کو چلنے

میں۔

تشریح:...... سالت کو اونٹوں کی نرم تیز رفتار کے لیئے استعمال کرنا استعارہ ہے۔ اس شعر میں اونٹوں کی نرم تیز رفتاری کو سیلاب کے بہاؤ کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور اونٹوں کی نرم تیز رفتار کے لیئے سالت کو مستعار لیا ہے جامع تیز بہاؤ ہے یہ عام تشبیہ ہے لیکن اس میں دو تصرف کئے گئے ہیں ایک سالت کی اسناد اباطح کی طرف کی گئی جس سے یہ ثابت کیا گیا کہ نالے بھر گئے اونٹوں کی کثرت سے اور دوسرے تقدیری طور پر سالت کی نسبت اعناق کی طرف بھی کردی جس کی وجہ سے اس میں غرابت پیدا ہوگئی ہے سالت مستعار ہے سیلاب کا بہاؤ مستعار منہ ہے اونٹوں کی نرم تیز رفتار مستعار لہ ہے۔

ترکیب:...... تحصل فعل ھی فاعل مرجع غرابت بتصرف اور فی العامیۃ متعلق تحصل کے جملہ فعلیہ فی قولہ متعلق ثبت کے ھو فاعل مرجع ما سالت باعناق المطی الاباطح مقولہ قول کا موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ اسند فعل الفعل نائب فاعل الی الاباطح متعلق اسند کے دون المطی ظرف اسند کی جملہ فعلیہ معطوف علیہ ادخل فعل الاعناق نائب فاعل فی السیر متعلق ادخل کے جملہ فعلیہ معطوف مل کر مضاف الیہ اذا کا اذا ظرف تحصل کے جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَبِاعْتِبَارِ الثَّلٰثَةِ سِتَّةُ اَقْسَامٍ لِاَنَّ الطَّرْفَيْنِ اِنْ كَانَا حِسِّيَّيْنِ فَالْجَامِعُ اِمَّا حِسِّيٌّ نَحْوُ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهٗ خُوَارٌ فَاِنَّ الْمُسْتَعَارَ مِنْهُ وَلَدُ الْبَقَرَةِ وَالْمُسْتَعَارَ لَهُ الْحَيْوَانُ الَّذِى خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ حُلِيِّ الْقِبْطِ وَالْجَامِعَ الشَّكْلُ وَالْجَمِيْعُ حِسِّيٌّ

ترجمہ:...... کیونکہ طرفین اگر دونوں حسی ہوں پس جامع بھی حسی ہوگا جیسے نکالا اس نے ان کے لیئے ایک بچھڑا جسم والا آواز والا پس بے شک اس میں مستعار منہ گائے کا بچہ ہے اور مستعار لہ وہ حیوان ہے جس کو پیدا کیا اللہ نے قبط کے زیورات سے اور جامع اس میں شکل ہے اور تمام حسی ہیں۔

تشریح:...... مستعار لہ اور مستعار منہ اور جامع کے اعتبار سے استعارہ کی چھ قسمیں ہیں (ا) مستعار لہ اور مستعار منہ اور جامع تینوں حسی ہوں جیسے مستعار منہ گائے کا بچہ حسی ہے اور مستعار لہ وہ حیوان جس کو سامری نے بنایا تھا حسی ہے اور جامع شکل ہے جو کہ حسی ہے یہ تینوں نظر آتے ہیں اس لیئے حسی ہیں۔ عجلا مستعار ہے ولد البقرۃ مستعار منہ ہے اور جو سامری نے بنایا وہ مستعار لہ ہے عجلا کو سامری والے کے لیئے استعمال کرنا استعارہ ہے۔

ترکیب:...... ستۃ اقسام مبتدأ: باعتبار الثلٰثۃ متعلق کائنۃ کے الطرفین اسم کانا فعل باسم حسیین خبر جملہ شرط الجامع مبتدأ حسی خبر جملہ جزاء ملکر خبر ان کی ان متعلق کائنۃ کے خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ عجلا ممیز موصوف جسدا تمیز لہ خوار جملہ صفت اخرج فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ: خلقہ اللہ تعالیٰ من حلی القبط جملہ صلہ: موصوف صفت ملکر خبر ان کی: ان اپنے تینوں اسم اور تینوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَاِمَّا عَقْلِيٌّ نَحْوُ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِنَّ الْمُسْتَعَارَ مِنْهُ كَشْطُ الْجِلْدِ عَنْ نَحْوِ الشَّاةِ وَ الْمُسْتَعَارَ لَهُ كَشْفُ الضَّوْءِ عَنْ مَكَانِ اللَّيْلِ وَهُمَا حِسِّيَّانِ وَالْجَامِعُ مَا يُعْقَلُ مِنْ تَرَتُّبِ اَمْرٍ عَلٰى آخَرَ

ترجمہ:...... یا وہ جامع عقلی ہوگا جیسے اور ایک نشانی ان کے لیئے رات ہے نکالتے ہیں ہم اس رات سے دن کو پس بیشک مستعار منہ بکری جیسی سے کھال کو چھیلنا ہے اور مستعار لہ رات کی جگہ سے روشنی کا نکالنا ہے اور یہ دونوں حسی ہیں اور جامع وہ ہے جو ایک کام کی دوسرے کام پر ترتیب سے سمجھا جاتا ہے۔

تشریح:...... مستعار منہ اور مستعار لہ اور جامع کے اعتبار سے یہ دوسری قسم ہے: نسلخ مستعار ہے اور جلد کا چھیلنا مستعار منہ

ہے اور دن کا نکالنا مستعار لہ ہے اور نسلخ کو دن کے نکالنے کے لیئے استعمال کرنا استعارہ ہے جلد کا چھیلنا مستعار منہ اور روشنی کا نکالنا مستعار لہ نظر آتے ہیں اس لیئے حسی ہیں جامع وہ ہے جو ایک کام کو دوسرے کام پر ترتیب دینے سے عقل میں آتا ہے جیسے کھال کو چھیلتے وقت گوشت کے ظاہر ہونے سے اور ظلمت کو ہٹاتے وقت روشنی کے ظاہر ہونے سے جو صورت عقل میں آتی ہے وہ جامع عقلی ہے۔

ترکیب:...... الجامع مبتدأ عقلی خبر جملہ اسمیہ آیۃ مبتدأ لھم متعلق کائنۃ کے خبر اللیل دوسری خبر جملہ اسمیہ نسلخ فعل نحن فاعل منہ متعلق نسلخ کے النھار مفعول بہ جملہ فعلیہ عن نحو الشاۃ متعلق کشط کے عن مکان اللیل متعلق کشف کے ان اپنے دونوں اسم اور دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ یعقل فعل ھو نائب فاعل مرجع ما علی آخر متعلق ترتب کے ترتب متعلق یعقل کے جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول صلہ ملکر خبر الجامع مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... اِمَّا مُخْتَلِفٌ كَقَوْلِكَ رَأَيْتُ شَمْسًا وَأَنْتَ تُرِيْدُ اِنْسَانًا كَالشَّمْسِ فِيْ حُسْنِ الطَّلْعَةِ وَنَبَاهَةِ الشَّانِ

ترجمہ:...... یا وہ جامع مختلف ہوگا جیسے تیرا کہنا ہے دیکھا میں نے سورج کو اور تو چاہتا ہے کسی انسان کو جو سورج کے مانند ہے چہرے کی خوبصورتی میں اور شان کے پھیلنے میں۔

تشریح:...... مستعار منہ اور مستعار لہ اور جامع کے اعتبار سے یہ تیسری قسم ہے اور اس میں شمس مستعار ہے اور سورج مستعار منہ ہے اور انسان مستعار لہ ہے اور شمس کو انسان کے لیئے استعمال کرنا استعارہ ہے اور جامع سورج کا چمکنا ہے اور شعاؤں کا پھیلنا ہے سورج کا چمکنا اور چہرے کا چمکنا حسیّ ہے۔ اور یہ مختلف نہیں ہے مختلف صرف شعاؤں کا پھیلنا اور شہرت کا پھیلنا ہے شعاؤں کا پھیلنا حسیّ ہے اور شہرت کا پھیلنا عقلی ہے جس کی وجہ سے جامع مختلف ہے یعنی شعاؤں کے پھیلنے کے اعتبار سے جامع حسی ہے اور شہرت کے پھیلنے کے اعتبار سے جامع عقلی ہے۔

ترکیب:...... الجامع مبتدأ مختلف خبر جملہ اسمیہ' کقولک متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ: کالشمس فی حسن الطلعۃ اور نباھۃ الشان تینوں متعلق کائن کے ہو کر صفت انسان کی انسان مفعول بہ ترید کا جملہ فعلیہ ہو کر خبر انت مبتدأ کی جملہ اسمیہ حال ضمیر متکلم سے رایت فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور حال سے مل کر جملہ فعلیہ

عبارت:...... وَاِلَّا فَهُمَا اِمَّا عَقْلِيَّانِ نَحْوُ مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِ نَا فَاِنَّ الْمُسْتَعَارَ مِنْهُ الرُّقَادُ وَالْمُسْتَعَارَ لَهُ الْمَوْتُ وَالْجَامِعُ عَدَمُ ظُهُوْرِ الْفِعْلِ وَالْجَمِيْعُ عَقْلِيٌّ

ترجمہ:...... اور اگر دونوں حسیّ نہ ہوں پس وہ دونوں عقلی ہوں گے جیسے کس نے اٹھا دیا ہم کو ہماری قبروں سے (موت سے) پس بے شک مستعار منہ نیند ہے اور مستعار لہ موت ہے اور جامع فعل کا ظاہر نہ ہونا ہے اور تمام عقلی ہیں۔

تشریح:...... مستعار منہ اور مستعار لہ اور جامع کے اعتبار سے یہ چوتھی قسم ہے مرقد مستعار ہے اور نیند مستعار منہ ہے اور موت مستعار لہ ہے اور مرقد کو موت کے لیئے استعمال کرنا استعارہ ہے: نیند مستعار منہ اور موت مستعار لہ دونوں عقلی ہیں اور جامع نیند میں اور موت میں فعل کا ظاہر نہ ہونا ہے اور یہ ظاہر نہ ہونا عقلی ہے یعنی تینوں عقلی ہیں۔

ترکیب:...... الا (ان لم یکونا حسیین جملہ شرط) ھما عقلیان جملہ جزاء: مرقدنا متعلق بعث کے بعث فعل اپنے ھو فاعل نا مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ مل کر مضاف الیہ نحو کا نحو خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ: ان اپنے دونوں اسم اور دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ عدم ظھور فعل خبر مبتدأ الجامع کے جملہ اسمیہ

عبارت:...... وَاِمَّا مُخْتَلِفَانِ وَالْحِسِّيُّ هُوَ الْمُسْتَعَارُ مِنْهُ نَحْوُ: فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ: فَاِنَّ الْمُسْتَعَارَ مِنْهُ كَسْرُ

الزُّجَاجَةِ وَهِيَ حِسِّيٌّ وَالْمُسْتَعَارَ لَهُ التَبلِيغُ وَالْجَامِعُ التَّاثِيرُ وَهُمَا عَقلِيَّانِ

ترجمہ:...... یا مستعار منہ اور مستعار لہ دونوں مختلف ہوں گے اور حسیّ مستعار منہ ہوگا جیسے کھول کر بیان کردیں آپ اس کو جس کا حکم کیا گیا ہے آپ کو: پس بے شک مستعار منہ شیشہ کا توڑنا ہے اور وہ حسیّ ہے اور مستعار لہ تبلیغ ہے اور جامع تاثیر ہے اور وہ دونوں عقلی ہیں۔

تشریح:...... مستعار منہ اور مستعار لہ اور جامع کے اعتبار سے یہ پانچویں قسم ہے: اصدع مستعار ہے اور شیشہ کا توڑنا مستعار منہ ہے اور بیان کرنا مستعار لہ ہے اصدع کو بیان کرنے کے لیئے استعمال کرنا استعارہ ہے شیشہ کا توڑنا مستعار منہ ہے اور حسی ہے اور مفہوم بیان مستعار لہ ہے اور عقلی ہے: بیان کے بعد چیز مخفی نہیں رہتی یہ بیان کی تاثیر ہے اور چیز ٹوٹنے کے بعد پہلی جیسی نہیں جڑتی یہ ٹوٹنے کی تاثیر ہے اور یہ تاثیر جامع ہے اور عقلی ہے۔

ترکیب:...... لان الطرفین مختلفان جملہ اسمیہ: ھوالمستعار منہ جملہ ہوکر خبر الحسی مبتدأ کی جملہ اسمیہ تو مرفعل انت نائب فاعل (ہ) مفعول ثانی جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ ملکر متعلق فاصدع کے فاصدع فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مضاف الیہ نحو کا نحو خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔ ان اپنے دونوں اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... اِمَّا عَكسُ ذٰلِکَ نَحوُ اِنَّا لَمَّا طَغَی الْمَاءُ: اِنَّ الْمُستَعَارَ لَهُ كَثرَةُ الْمَاءِ وَهُوَ حِسِّيٌّ وَالْمُستَعَارَ مِنهُ التَّكَبُّرُ وَالْجَامِعُ الِاستِعلَاءُ الْمُفرِط وَهُمَا عَقلِيَّانِ

ترجمہ:...... یا اس کے الٹ ہوگا جیسے بے شک جب چڑھ گیا پانی: پس بے شک مستعار لہ پانی کی کثرت ہے اور وہ حسی ہے اور مستعار منہ تکبر ہے اور جامع انتہائی بلندی ہے اور وہ دونوں عقلی ہیں۔

تشریح:...... مستعار منہ اور مستعار لہ اور جامع کے اعتبار سے یہ چھٹی قسم ہے: طغیٰ مستعار ہے اور پانی کی کثرت مستعار لہ ہے اور تکبر مستعار منہ ہے طغیٰ کو پانی کی کثرت کے لیئے استعمال کرنا استعارہ ہے۔ پانی کی کثرت مستعار لہ ہے اور حسیّ ہے تکبر مستعار منہ ہے اور عقلی ہے اور جامع انتہائی بلندی ہے اور یہ عقلی ہے۔ دراصل جامع مختلف ہے کیونکہ پانی کی انتہائی بلندی حسیّ ہے جو کہ نظر آتی ہے اور تکبر کی انتہائی بلندی عقلی ہے جو کہ نظر نہیں آتی عقل سے سمجھی جاتی ہے اور عقل سے حسیّ چیز بھی معلوم ہوسکتی ہے حس سے عقلی چیز معلوم نہیں ہوسکتی اس لیئے یہ جامع عقلی ہے۔

ترکیب:...... لان الطرفین عکس ذالک جملہ اسمیہ: طغی الماء جملہ خبر ان کی جملہ اسمیہ مضاف الیہ نحو خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ: ان اپنے دونوں اسم اور دونوں خبر سے مل کر جملہ اسمیہ الجامع مبتدأ الاستعلاء المفرط خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... بِاعتِبَارِ اللَّفظِ قِسمَانِ لِاَنَّهُ اِن كَانَ اِسمَ جِنسٍ فَاَصلِيَّةٌ كَاَسَدٍ وَقَتلٍ وَاِلَّا فَتَبِيعَةٌ كَالْفِعلِ وَمَا يُشتَقُّ مِنهُ وَالْحَرفِ

ترجمہ:...... اور استعارہ کی لفظ کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں کیونکہ اگر وہ لفظ اسم جنس ہو پس استعارہ اصلی ہوگا جیسے اسد اور قتل اور اگر وہ لفظ اسم جنس نہ ہو پس استعارہ تبعیہ ہوگا جیسے فعل اور وہ جس کو مشتق کیا جائے فعل سے اور جیسے حرف۔

تشریح:...... اگر لفظ استعارہ میں اسم جنس ہو تو استعارہ اصلی ہوگا جیسے رایت اسدا یرمی دیکھا میں نے شیر کو تیر پھینکتا ہوا یہ مثال قرینہ کی بحث میں گذر چکی ہے یا جیسے ھذا قتل یہ قتل ہے اور مراد ضرب شدید ہو: قتل مستعار ہے اور قتل کرنا مستعار منہ ہے اور ضرب شدید مستعار لہ ہے اور قتل کو ضرب شدید کے لیئے استعمال کرنا استعارہ ہے۔ اسم جنس سے مراد وہ اسم ہے جو ماہیئت کلیہ پر دلالت کرے یعنی جو اسم اوصاف کے اعتبار کے بغیر کثرین پر صادق آنے کی صلاحیت رکھتا ہو خواہ یہ اسم ذات ہو جیسے رجل اور خواہ یہ اسم معنی ہو جیسے ضرب قتل وغیرہ صلاحیت کی قید سے اعلام مضمرات اسماء اشارہ خارج ہوگئے کیونکہ یہ

کثیرین پر صادق نہیں آتے اور اوصاف کے اعتبار کی قید سے مشتقات خارج ہوگئے کیونکہ ان کی وضع میں اوصاف کا اعتبار ہوتا ہے اس لیئے یہ اسم: اسم جنس نہیں ہیں جس کی وجہ سے یہ اسم استعارہ نہیں ہوسکتے اور اگر لفظ اسم جنس نہ ہو بلکہ فعل ہو یا حرف ہو یا مشتق ہو تو استعارہ تبعیہ ہوگا۔

ترکیب:...... باعتبار اللفظ متعلق کائنان کے: کان فعل ھو اسم مرجع لفظ اسم جنس خبر جملہ شرط فھی اصلیۃ جملہ جزاء ملکر خبر ان کی (ہ) اسم ان کا ان متعلق کائنان کے ہوکر خبر قسمان مبتدأ کی جملہ اسمیہ الا (ان لم تکن اللفظ اسم جنس جملہ شرط) فھی تبعیہ جملہ جزاء یشتق فعل ھو نائب فاعل مرجع ما منہ متعلق یشتق کے مرجع فعل جملہ صلہ: موصول صلہ ملکر معطوف کالفعل پر الحرف معطوف کالفعل پر متعلق کائن کی خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:......فَالتَّشْبِيهُ فِي الْاَوَّلَيْنِ لِمَعْنَى الْمَصْدَرِ وَفِي الثَّالِثِ لِمُتَعَلِّقِ مَعْنَاهُ كَالْمَجْرُوْرِ فِيْ زَيْدٌ فِيْ نِعْمَةٍ فَيُقَدَّرُ فِيْ نَطَقَتِ الْحَالُ وَالْحَالُ نَاطِقَةٌ بِكَذَا: لِلدَّلَالَةِ بِالنُّطْقِ

ترجمہ:...... پس تشبیہ پہلے دو میں مصدر کے معنی میں ہوتی ہے اور تیسرے میں اس تیسرے کے معنی کے متعلق میں ہوتی ہے جیسے مجرور ہے زید فی نعمۃ میں پس نطقت الحال میں اورالحال ناطقۃ بکذا میں مقدر کیا جائے گا نطق کو دلالت کے لیئے۔

تشریح:......فعل میں اور مشتق میں استعارہ کی صلاحیت نہیں ہوتی ان میں استعارہ مصدری معنی کے واسطے سے ہوتا ہے جیسے نطقت الحال حال بولا: نطقت مستعار ہے بولنا مصدری معنی مستعار منہ ہے اور کیفیت حال مستعار لہ ہے نطقت کو حال کی کیفیت کے لیئے استعمال کرنا استعارہ ہے الحال ناطقة بكذا حال اس طرح بولتا ہے ناطقة مستعار ہے بولنا مصدری معنی مستعار منہ ہے اور کیفیت حال مستعار لہ ہے زيد في نعمة میں مجرور نعمة ہے اور فی حرف جارہ میں تشبیہ نہیں ہے بلکہ فی کے معنی کے جو متعلق ہے۔تشبیہ اس میں ہے مختصر المعانی میں كالمجرور في زيد في نعمة ليس بصحيح جو ہے اس کے بارے میں عبدالرحمٰن قزوینی نے جو یہ تحریر کیا ہے کہ تشبیہ حرف میں حرف کے معنی کے متعلق کے لیئے ہوتی ہے جیسے زيد في نعمة میں نعمة مجرور ہے علامہ تفتازانی فرماتے ہیں كالمجرور درست نہیں ہے کیونکہ نعمة مجرور حرف کے معنی کا متعلق نہیں ہے حرف کے معنی کا متعلق تو وہ ہے جس کے متعلق في نعمة ہوگا اس کے بارے میں مولانا مہر الدین مصنف تسہیل المبانی فرماتے ہیں کہ اصل میں علامہ تفتازانی کو اصطلاح بیان اور اصطلاح وضع میں امتیاز نہیں رہا کیونکہ حرف کے معنی کا متعلق وہ ہے جس کے متعلق في نعمة ہے یہ علماء اصطلاح وضع کے نزدیک ہے اور علماء اصطلاح بیان کے نزدیک حرف کے معنی کا متعلق نعمة ہے اس لیئے استعارہ نعمة میں ہوگا: مؤمن کہتا ہے مجرور کا متعلق محذوف نہ ہو جیسے فبشر هم بعذاب اليم تو استعارہ متعلق میں ہوگا اور اگر مجرور کا متعلق محذوف ہے جیسے زيد في نعمة تو اس صورت میں استعارہ مجرور میں ہوگا۔

ترکیب:...... فی الاولین اور فی الثالث متعلق تشبیہ کے مبتدأ اور لمعنی المصدر اور لمتعلق معناہ متعلق کائنۃ ہوکر خبر جملہ اسمیہ: المجرور موصوف فی زید فی نعمۃ متعلق الکائن صفت المجرور موصوف اپنی صفت سے ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ مرجع ثالث: فی نطقت الحال اور الحال ناطقۃ بکذا اور للدلالۃ متعلق یقدر کے بالنطق نائب فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَفِيْ لَامِ التَّعْلِيْلِ نَحْوُ فَالْتَقَطَهُ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا لِلْعَدَاوَةِ وَالْحُزْنِ بَعْدَ الْاِلْتِقَاطِ بِعِلَّتِهِ الْغَائِيَّةِ

ترجمہ:...... پس تعلیل کے لام میں مقدر کیا جائے گا اٹھانے کے بعد عداوت کے لیے اور رنج کے لیے اس اٹھانے کے مقصد کی علت کو جیسے پس اٹھا لیا موسیٰ کو فرعون والوں نے تاکہ ہوجائے وہ موسیٰ ان فرعون والوں کے لیئے دشمن اور رنج۔

تشریح:...... لیکون میں لام حرف ہے اور تشبیہ اس کے معنی کے متعلق کے لیئے ہے معنی کا متعلق عداوۃ اور رنج ہے اٹھانے کی غرض محبت اور بیٹا بنانا ہے یعنی اس لام میں مقدر کیا جائے گا اس اٹھانے کے مقصد کی علت کو جو کہ محبت اور بیٹا بنانا ہے مقدر کیا جائے گا اٹھانے کے بعد عداوۃ کے لیئے اور رنج کے لیئے اس آیت میں عدوا اور حزنا مستعار ہیں محبت اور متبنیٰ مستعار لہ ہیں دشمن اور رنج مستعار منہ ہیں عدوا اور حزنا کو محبت کے لیئے اور متبنیٰ کے لیئے استعال کرنا استعارہ ہے **فالتقطه آل فرعون لیکون لھم محبوبا و متبنیٰ** پس اٹھایا موسیٰ کو فرعون والوں نے تا کہ ہو جائے وہ موسیٰ ان فرعون والوں کے لیئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور کام کا سہارا (یعنی محبوب اور متبنیٰ)۔

ترکیب:...... یقدر فعل فی لام التعلیل اور للعداوۃ اور الحزن متعلق یقدر کے بعد الالتقاط ظرف یقدر کی بعلتہ الغائبۃ نائب فاعل یقدر کا جملہ فعلیہ: یکون فعل ھو اسم مرجع موسی لھم متعلق یکون کے عدوا اور حزنا خبر یکون کی جملہ فعلیہ متعلق التقط کے التقط فعل اپنے مفعول بہ فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ مضاف الیہ نحو کا خبر مثالہ مبتداً کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... **وَمَدَارُ قَرِيْنَتِهَا فِي الْاَوَّلَيْنِ عَلَى الْفَاعِلِ نَحْوُ نَطَقَتِ الْحَالُ بِكَذَا اَوِ الْمَفْعُوْلِ نَحْوُ قَتَلَ الْبُخْلَ وَاَحْيَا السَّمَاحَا نَحْوُ نَقْرِيْهِمْ لَهْذَمِيَّاتٍ نَقُدُّ بِهَا اَوِ الْمَجْرُوْرِ نَحْوُ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ**

ترجمہ:...... استعارہ تبعیہ کے قرینہ کا مدار پہلے دو میں فاعل پر ہوتا ہے جیسے حال بولا اسی طرح یا مفعول پر ہوتا ہے جیسے قتل کر دیا اس نے بخل کو اور زندہ کر دیا اس نے سخاوت کو یا جیسے مہمانی کرتے ہیں ہم ان کی تیز دھار نیزوں کے ساتھ کاٹ ڈالتے ہیں ہم ان کے ذریعہ: یا اس استعارہ تبعیہ کا مدار مجرور پر ہوگا جیسے پس آپ خوشخبری دیدیں ان کو دردناک عذاب کی۔

تشریح:...... نطقت الحال حال بولا: حال بولتا نہیں ہے یہ قرینہ ہے کہ یہ استعارہ ہے نطقت مستعار ہے بولنا مستعار منہ ہے کیفیت حال مستعار لہ ہے نطقت کو کیفیت حال کے لیئے استعال کرنا استعارہ ہے اور **قتل البخل** قتل کر دیا اس نے بخل کو بخل قتل نہیں ہوتا ختم ہوتا ہے یہ قرینہ ہے کہ قتل مستعار ہے اور قتل کرنا مستعار منہ ہے اور ختم کرنا مستعار لہ ہے قتل کو ختم کرنے کے لیئے استعال کرنا استعارہ ہے: **احیا السماحا** زندہ کر دیا اس نے سخاوت کو سخاوت زندہ نہیں ہوتی جاری ہوتی ہے یہ قرینہ ہے کہ احیا مستعار ہے زندہ کرنا مستعار منہ ہے اور جاری کرنا مستعار لہ ہے احیا کو جاری کرنے کے لیئے استعال کرنا استعارہ ہے **لھذمیات** مفعول بہ ہے معنی تیز دھار نیزے ہیں اور تیز دھار نیزوں سے مہمانی نہیں ہوتی مرمت ہوتی ہے یہ قرینہ ہے نقری مستعار ہے مہمانی کرنا مستعار منہ ہے اور مرمت کرنا مستعار لہ ہے نقری کو مرمت کے لیئے استعال کرنا استعارہ ہے اور اس **استعارہ تبعیۃ** کے قرینہ کا مدار مجرور پر ہوتا ہے جیسے **فبشرھم بعذاب الیم** یہاں بشر میں **استعارہ تبعیۃ** ہے اور قرینہ یہ ہے کہ عذاب کا تعلق بشر کے ساتھ نہیں ہوسکتا کیونکہ بشر ایسی چیز کی خبر دینے کو کہتے ہیں جس سے خوشی اور مسرت ہوتی ہے اور عذاب اس کی ضد ہے پس مسخری کی عرض کی وجہ سے تضاد کو تناسب کی جگہ میں اتار دیا گیا ہے اس میں بشر مستعار ہے خوشخبری دینا مستعار منہ ہے اور ڈرانا مستعار لہ ہے بشر کو ڈرانے کے لیئے استعال کرنا **استعارہ تبعیۃ** ہے۔

ترکیب:...... فی الاولین متعلق مدار کے ہوکر مبتداً علی الفاعل اور المفعول متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ: نطقت الحال بکذا جملہ مضاف الیہ نحو کا نحو خبر مثالہ مبتداً کی جملہ اسمیہ: قتل البخل جملہ معطوف علیہ احیا السماحا جملہ معطوف ملکر مضاف الیہ نحو کا نحو معطوف علیہ نقد بھا جملہ حال نحن سے نقری فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور حال سے ملکر جملہ مضاف الیہ نحو کا :معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر مثالہ مبتداً کی جملہ اسمیہ المجرور متعلق کائن کے خبر مدار کی جملہ اسمیہ بشرھم بعذاب الیم جملہ مضاف الیہ نحو کا خبر مثالہ مبتداً کی جملہ اسمیہ

عبارت:...... **بِاعْتِبَارٍ اٰخَرَ ثَلٰثَةُ اَقْسَامٍ مُطْلَقَةٌ وَهِيَ مَا لَمْ تَقْرَنْ بِصِفَةٍ وَلَا تَفْرِيْعٍ وَالْمُرَادُ الْمَعْنَوِيَّةُ لَاالنَّعْتُ**

النَّحْوِيُّ وَمُجَرَّدَةٌ وَهِيَ مَا قُرِنَ بِمَا يُلَائِمُ الْمُسْتَعَارَ لَهُ كَقَوْلِهٖ غَمْرُ الرِّدَاءِ اِذَا تَبَسَّمَ ضَاحِكًا

ترجمہ:...... اور ایک دوسرے اعتبار سے استعارہ کی تین قسمیں ہیں ان میں ایک مطلقہ ہے اور وہ مطلقہ وہ ہے جو نہیں ملتی کسی صفت کو اور نہ کسی تفریع کو اور مراد صفت سے صفت معنوی۔ ہے نحوی صفت مراد نہیں ہے اور ان تین میں سے ایک قسم مجردہ ہے اور مجردہ وہ استعارہ ہے جو ملتا ہے اس کلام کو جو کلام مناسب ہوتا ہے مستعارلہ کے جیسے اس کا کہنا ہے: کثیر سخاوت والا ہے جب مسکرا کر ہنسنے لگتا ہے۔

تشریح:...... صفت نحوی جیسے رجل قائم یہ صفت دس چیزوں میں سے چار چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے جیسے یہاں موصوف صفت:...... مذکر اور نکرہ اور واحد اور مرفوع ہونے میں مطابق ہیں اور صفت نحوی دوسری قسم جیسے **من هذه القرية الظالم اهلها** یہ صفت پانچ چیزوں میں سے دو چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے جیسے **القرية الظالم** موصوف صفت مجرور ہونے میں اور معرفہ ہونے میں ایک دوسرے کے مطابق ہیں۔ استعارہ **مطلقه** جیسے عندی **اسد** یہاں **اسد** کسی صفت یا کسی تفریع کے ساتھ نہیں ہے جو کہ مستعار منہ یا مستعارلہ کے مناسب ہو اس استعارہ کو **استعارہ مطلقه** کہتے ہیں **استعارہ مجردہ** جیسے **غمر الرداء** ہے رداء مستعار ہے اور چادر مستعار منہ ہے اور سخاوت مستعارلہ ہے اور رداء کو سخاوت کے لیے استعمال کرنا استعارہ ہے یہ رداء استعارہ ملا ہوا ہے غمر کو اور غمر صفت معنوی ہے جو کہ مستعارلہ سخاوت کے مناسب ہے اس لیئے یہ استعارہ مجردہ ہے۔

ترکیب:...... باعتبار اخر متعلق کائنۃ کے خبر ثلثۃ اقسام مبتدأ جملہ اسمیہ۔ احدھا مبتدأ مطلقۃ خبر جملہ اسمیہ: صفۃ اور تفریع متعلق تقرن کے ھی فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ موصول صلہ مل کر خبر ھی مبتدأ کی جملہ اسمیہ المعنویۃ معطوف علیہ النعت النحوی معطوف مل کر خبر المراد مبتدأ کی جملہ اسمیہ: ثانیھا مبتدأ مجردہ خبر جملہ اسمیہ یلائم فعل ھو فاعل مرجع ما المستعارلہ مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ ملکر متعلق قرن کے قرن فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ مل کر خبر ھی مبتدأ کی جملہ اسمیہ

عبارت:...... وَمُرَشَّحَةٌ وَهِيَ مَا قُرِنَ بِمَا يُلَائِمُ الْمُسْتَعَارَ مِنْهُ نَحْوُ : اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ : وَقَدْ يَجْتَمِعَانِ كَقَوْلِهٖ: لَدٰى اَسَدٍ شَاكِي السِّلَاحِ مُقَذَّفٍ: لَهُ لُبَدٌ اَظْفَارُهُ لَمْ تُقَلَّمِ

ترجمہ:...... ان تین قسموں میں سے تیسری قسم مرشحہ ہے اور وہ مرشحہ وہ ہے جو استعارہ ملتا ہے اس کلام کو جو کلام مناسب ہوتا ہے مستعار منہ کے جیسے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خرید لیا گمراہی کو ہدایت کے بدلے پس نہیں فائدے مند ہوئی ان کی تجارت اور کبھی دونوں جمع ہو جاتے ہیں جیسے اس کا کہنا ہے میں مسلح شیر کے پاس ہوں جو جنگ کا ماہر ہے اور اس کی گردن پر بال ہیں اس کے ناخن نہیں کاٹے گئے۔

تشریح:...... اشتروا مستعار ہے اور خرید وفروخت مستعار منہ ہے اور بدلنا مستعارلہ ہے اشترو کو بدلنے کے لیئے استعمال کرنا استعارہ ہے **فما ربحت تجارتهم تفريع** ہے جو کہ خرید وفروخت مستعار منہ کے مناسب ہے اس لیئے یہ **استعارہ مرشحه** ہے:۔ اسد مستعار ہے شیر مستعار منہ ہے اور بہادر آدمی مستعارلہ ہے اور اسد کو بہادر آدمی کے لیئے استعمال کرنا استعارہ ہے: شا کی السلاح صفت اول مقذف صفت ثانی دونوں مستعارلہ بہادر آدمی کے مناسب ہیں اس لیئے استعارہ مجردہ ہے اور **له لبد** صفت اول **اظفاره لم تقلم** صفت ثانی دونوں مستعار منہ شیر کے مناسب ہیں اس لیئے **استعارہ مرشحه** ہے اس شعر میں **مجردہ** اور **مرشحه** دونوں جمع ہیں اسد کا استعارہ السلاح مقذف کی مناسبت سے مجردہ ہے اور اسد کا استعارہ:...... **له لبد اظفاره لم تقلم** کی مناسبت سے **مرشحه** ہے اس لیے اسد کے استعارہ میں دونوں جمع ہیں:......

ترکیب:...... ثالثھا مبتدأ مرشحۃ خبر جملہ اسمیہ: یلائم فعل ھو فاعل مرجع ما المستعار منہ مفعول بہ: جملہ صلہ موصول صلہ مل کر متعلق قرن کے قرن فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر خبر ھی مبتدأ کی جملہ اسمیہ اشتروا فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ صلہ: موصول صلہ ملکر خبر اولئک مبتدا کی جملہ اسمیہ شا کی السلاح صفت اول مقذف صفت ثانی اسد کی اسد مضاف الیہ لدی کا لدی ظرف کائن کے ہو کر خبر انا مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَالتَّرْشِيْحُ اَبْلَغُ لِاشْتِمَالِهٖ عَلَى تَحْقِيْقِ الْمُبَالَغَةِ وَمَبْنَاهَا عَلٰى تَنَاسِي التَّشْبِيْهِ حَتّٰى اَنَّهٗ يُبْنٰى عَلٰى عُلُوِّ الْقَدْرِ مَا يُبْنٰى عَلٰى عُلُوِّ الْمَكَانِ كَقَوْلِهٖ وَيَصْعَدُ حَتّٰى يَظُنَّ الْجَهُوْلُ بِاَنَّ لَهٗ حَاجَةً فِي السَّمَاءِ وَنَحْوُهٗ مَا مَرَّ مِنَ التَّعَجُّبِ وَالنَّهْيِ عَنْهُ:

ترجمہ:...... استعارہ مطلقة سے اور استعارہ مجردہ سے ترشیح والا استعارہ زیادہ بلیغ ہوتا ہے:...... مبالغہ کی تحقیق پر اپنے مشتمل ہونے کی وجہ سے تشبیہ کو بھلائے جانے پر اپنے بنائے جانے کی وجہ سے یہاں تک کہ جس کو بنایا جاتا ہے مرتبہ کی بلندی پر اس کو بنادیا جاتا ہے جگہ کی بلندی پر جیسے اس کا کہنا ہے: اور وہ چڑھتا ہے یہاں تک کہ جاہل گمان کرتا ہے کہ بے شک اس کا آسمان میں کوئی کام ہے اور اس جیسا تشبیہ کو بھلا دینا گذر چکا ہے تعجب میں اور تعجب سے نہی میں۔

تشریح:...... استعارہ مطلقه اور استعارہ مجردہ سے استعارہ مرشحہ زیادہ بلیغ ہوتا ہے کیونکہ ان دونوں میں مبالغہ صرف تشبیہ میں ہوتا ہے اور استعارہ مرشحہ میں مبالغہ تحقیق میں بھی ہوتا ہے مستعار منہ کے مناسب صفت یا تفریع کی وجہ سے تشبیہ کو بھلا دینے پر بھلا دینا اس حد تک ہوتا ہے جس کو بنایا جاتا ہے مرتبہ کی بلندی پر اس کو بنادیا جاتا ہے جگہ کی بلندی پر جیسے اس کا کہنا ہے وہ چڑھتا ہے یہاں تک کہ جاہل گمان کرتا ہے کہ بے شک اس کا کوئی کام ہے آسمان میں تو یہاں یصعد مستعار ہے اور حسیّ درجات میں چڑھنا مستعار منہ ہے اور کمال درجات میں ترقی کرنا مستعار لہ ہے اور یصعد کو کمال درجات کے لیئے استعمال کرنا استعارہ ہے۔ ترشیح استعارہ کے زیادہ بلیغ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ترشیح میں ایسا امر ذکر کیا جاتا ہے جو کہ مشبہ بہ کے مناسب ہوتا ہے جس کی وجہ سے تشبیہ کے مبالغہ کے علاوہ تحقیق میں مزید تقویت ہوجاتی ہے اور ایک وجہ یہ ہے کہ تشبیہ کو بھلا دیا جاتا ہے اس حد تک کہ یہاں تشبیہ معلوم ہی نہیں ہوتی جیسا کہ یصعد میں مشبہ کمال درجات کا انکار ہے حتی یظن الجھول بان لہ حاجة فی السماء سے کیونکہ یہ جملہ مناسب ہے مشبہ بہ کے جس کی وجہ سے مشبہ کا انکار ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یصعد اپنے اصلی معنی میں مستعمل ہے کہ حسی درجات میں چڑھ رہا ہے۔

ترکیب:...... علی التحقیق المبالغۃ متعلق اشتمال کے اشتمال متعلق ابلغ کے علی تناسی التشبیہ متعلق بنا کے علی العلوا المکان متعلق یبنی کے موصول صلہ ملکر نائب فاعل یبنی کا علی علو القدر متعلق یبنی کے ہوکر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر غایۃ بنا کے بنا متعلق ابلغ کے ابلغ خبر ترشیح مبتدأ کی جملہ اسمیہ لہ متعلق کائن کے خبر فی السماء متعلق کائنۃ کے صفت حاجۃ کی حاجۃ اسم جملہ اسمیہ متعلق یظن کے جملہ غایۃ یصعد کی یصعد جملہ فعلیہ عنہ متعلق النھی کے النھی اور التعجب متعلق مر کے موصول صلہ ملکر خبر نحوہ کی جملہ اسمیہ مرجع تناسی التشبیہ۔

عبارت:...... وَاِذَا جَازَ الْبِنَاءُ عَلَى الْفَرْعِ مَعَ الْاِعْتِرَافِ بِالْاَصْلِ كَمَا فِيْ قَوْلِهٖ : هِيَ الشَّمْسُ مَسْكَنُهَا فِي السَّمَاءِ فَعَزِّ الْفُؤَادَ عَزَاءً جَمِيْلًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ اِلَيْهَا الصُّعُوْدَ: وَلَنْ تَسْتَطِيْعَ اِلَيْكَ النُّزُوْلَ: فَمَعَ جَحْدِهٖ اَوْلٰى:

ترجمہ:...... اور جب جائز ہے تشبیہ کو بنانا مشبہ بہ پر مشبہ کے اعتراف کے ساتھ (مشبہ کے ہوتے ہوئے) جیسے اس کے کہنے میں ہے: وہ سورج ہے اس کا ٹھکانا آسمان میں ہے: پس تسلی دے تو دل کو پوری طرح: ہرگز طاقت نہیں رکھتا تو اس کی طرف چڑھنے کی: اور ہرگز طاقت نہیں رکھتا وہ تیری طرف اترنے کی: پس اس مشبہ کے انکار کیساتھ استعارہ بنانا زیادہ بہتر ہے۔

تشریح:...... یصعد کو کمال درجات میں ترقی کرنے کے لیئے مستعار لیکر استعمال کیا گیا ہے اس کمال درجات پر وہی جاری کیا ہے جو حسیّ درجات پر جاری ہوتا ہے یعنی جاہل کا گمان کہ آسمان میں اس کی کوئی ضرورت ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ممدوح کے کمال میں کمی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مشبہ یعنی مستعار لہ کا قطعی طور پر انکار ہے مستعار لہ کو مستعار منہ بنانے کی وجہ سے اور یہ صحیح نہیں ہے کہ استعارہ سے مستعار لہ ختم کردیا جائے اور مستعار منہ کو ذکر کردیا جائے جواب اس کا یہ ہے کہ ھی الشمس مسکنھا فی السماء میں ھی مشبہ ہے اور الشمس مشبہ بہ ہے مشبہ کے ہوتے ہوئے مشبہ بہ مذکور ہے

اور یہ جائز ہے تو مشبہ کے یعنی مستعار لہ کے انکار پر مستعار منہ یعنی مشبہ بہ کا ذکر کرنا بدرجہ اولی ہے نتیجہ یہ ہے کہ مشبہ کے ہوتے ہوئے مشبہ بہ کا ذکر جائز ہے تو مشبہ کے نہ ہونے پر مشبہ بہ کا ذکر زیادہ بہتر ہے یعنی مشبہ کا انکار کردیا جائے اس ساری بحث کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ مستعارلہ اور مستعار منہ میں مشابہت ہونے کی وجہ سے یہ صورت حال تقریباً ہر ایک استعارہ میں ہوتی ہے:...... جیسے فاخرج لھم عجلا جسد لہ خوار:...... اور ویصعد حتٰی یظن الجھول بان لہ حاجۃ فی السماء:...... میں یصعد اور عجلا میں کوئی فرق نہیں ہے یہ بحث استعارہ کی ہے اور ھی الشمس میں استعارہ نہیں ہے تشبیہ ہے جیسے زید اسد ہے اس لیے استعارہ کے لیے تشبیہ کو دلیل بنانا اور استعارہ میں بحث کرنا فائدہ سے خالی ہے۔

ترکیب:...... علی الفرع متعلق البناء کے بالاصل متعلق الاعتراف کے مع ظرف البناء کی البناء فاعل جاز کا جملہ فعلیہ شرط مع جحدہ ظرف البناء کی مبتدأ اولی خبر جملہ اسمیہ جزاء فی قولہ متعلق ثبت کے ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ ھی الشمس جملہ اسمیہ فی السماء متعلق کائن کے خبر مسکنھا مبتدأ جملہ اسمیہ عز فعل امر الفؤاد مفعول بہ جمیلا صفت عزاء کی عزاء مفعول مطلق جملہ فعلیہ تستطیع فعل اپنے انت فاعل الیھا متعلق اور الصعو د مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَاَمَّا الْمُرَكَّبُ فَهُوَ اللَّفْظُ الْمُسْتَعْمَلُ فِيمَا شُبِّهَ بِمَعْنَاهُ الْاَصْلِيِّ تَشْبِيهَ التَّمْثِيلِ لِلْمُبَالَغَةِ كَمَا يُقَا لُ لِلْمُتَرَدِّدِ فِيْ اَمْرٍ اِنِّيْ اَرَاكَ تُقَدِّمُ رِجْلًا وَ تُؤَخِّرُ اُخْرٰى

ترجمہ:...... اور لیکن مرکب مجاز وہ لفظ ہے جس لفظ کو مبالغہ کے لیئے استعمال کیا جائے اس معنی میں جس معنی کو تشبیہ دی گئی ہو اس لفظ کے اصل معنی کے ساتھ تمثیل کے طور پر جیسے کہا جاتا ہے کسی کام میں تردد کرنے والے کو بے شک میں دیکھتا ہوں تجھ کو ایک قدم آگے بڑھاتا ہوا اور ایک قدم پیچھے ہٹاتا ہوا۔

تشریح:...... مجاز مفرد مرسل اور مجاز مفرد استعارہ کی بحث ختم ہوئی اب مجاز مرکب کی بحث شروع ہے مرکب جب اپنے موضوع لہ میں استعمال ہو تو حقیقت ہوگا اور جب مرکب اپنے غیر موضوع لہ میں استعمال ہو تو مجاز ہوگا مجاز کے لیئے معنی حقیقی اور معنی مجازی میں تعلق ضروری ہے اگر تعلق تشبیہ والا ہوگا تو مجاز مرکب استعارہ ہوگا اور اگر تعلق تشبیہ والا نہ ہو تو مجاز مرکب ہے تمثیل کی تعریف پہلے گذر چکی ہے: وقد لاح فی صبح الثریا کما تریٰ کعنقود ملاحیۃ حین نورا : ثریا مشبہ ہے اور واحد ہے عنقود مشبہ بہ ہے واحد ہے وجہ تشبیہ وہ صورت ہے جو چھوٹی چھوٹی گول گول سفید سفید مقداروں کی صورت میں دکھائی دیتی ہے مخصوص کیفیت پر مخصوص مقدار میں اس تشبیہ کی وجہ متعدد سے نکالی گئی ہے اس لیئے یہ تشبیہ تمثیل ہے کانّ مثار النقع فوق رئوسنا واسیافنا لیل تھاوی کواکبہ مثار النقع اور اسیافنا مشبہ مرکب ہے لیل اور کواکب مشبہ بہ مرکب ہے وجہ تشبیہ سیدھی ٹیڑھی دائیں بائیں اوپر نیچے کی ترکیب ہے اس تشبیہ کی وجہ کو متعدد سے نکالا گیا ہے اس لیئے یہ تشبیہ تمثیل ہے: استعارہ کے لیئے شرط ہے کہ مستعار لہ کا ذکر کلام میں نہ ہو مستعار منہ کا ذکر ہو جیسے عجلا۔ نسلخ ۔۔ شمسا۔۔ فاصدع ۔۔ طغیٰ ہے دونوں شعروں میں تمثیل تو ہے استعارہ نہیں ہے کیونکہ دونوں شعروں میں مشبہ بھی مذکور ہے اور مشبہ بہ بھی مذکور ہے اس لیئے وھذا یسمی التمثیل علی سبیل الاستعارہ پر پورے نہیں اترتے جسکی وجہ سے دونوں شعر مجاز مرکب استعارہ تمثیل نہیں ہیں: اور انی اراک تقدم رجلا و تو ٔخر اُخر ی مستعار منہ ہے:...... جس کے لیئے تشبیہ دی جا رہی ہے وہ مستعار لہ ہے جو کہ مذکور نہیں ہے اس لیئے یہ استعارہ ہے اور وجہ تشبیہ متعدد سے مرکب ہے اس لیئے یہ تمثیل ہے یعنی یہ مجاز مرکب استعارہ تمثیلیہ ہے: اسی طرح شتر بے مہار مجاز مرکب استعارہ تمثیلیہ ہے اور اسی طرح جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ہے۔

ترکیب: ...... معناہ الاصلی موصوف صفت متعلق شبہ کے (ہ) مرجع لفظ تشبیہ التمثیل مفعول مطلق شبہ فعل اپنے ھو نائب فاعل (مرجع ما) متعلق اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ صلہ: موصول صلہ ملکر متعلق المستعمل کے للمبالغۃ متعلق المستعمل کیاالمستعمل صفت اللفظ کی اللفظ خبرھو مبتدا کی جملہ ہوکر خبر المرکب کی جملہ اسمیہ ارافعل اپنے انا فاعل ک مفعول بہ ذوالحال باقی حال سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبران کی جملہ اسمیہ ہوکر نائب فاعل یقال کا فی امر متعلق متردد کے متردد متعلق یقال کے یقال فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر مضاف الیہ ما کا ما متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت :......وَهٰذَا يُسَمَّى التَّمْثِيْلَ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِسْتِعَارَةِ وَقَدْ يُسَمَّى التَّمْثِيْلَ مُطْلَقًا وَمَتٰى فَشٰى اِسْتِعْمَالُهٗ كَذَالِكَ يُسَمّٰى مَثَلًا وَلِهٰذَا لَا تُغَيَّرُ الْاَمْثَالُ

ترجمہ:......اور اس مجاز مرکب کا نام رکھا جاتا ہے تمثیل استعارہ کے طور پر اور کبھی نام رکھا جاتا ہے تمثیل بغیر قید کے اور جب پھیل جائے اس مجاز مرکب کا استعمال اسی طرح سے تو نام رکھا جاتا ہے مثال اور اس استعمال پھیلنے کی وجہ سے مثالوں کو بدلا نہیں جاتا۔

تشریح:...... مجاز مرکب کو تمثیلی استعارہ کہتے ہیں تمثیل کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وجہ تشبیہ متعددامور سے مرکب ہوتی ہے معنی کو تشبیہ دی جاتی ہے لفظ کے اصلی معنی کے ساتھ تمثیل کے طور پر اور استعارہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مستعار لہ مذکور نہیں ہوتا اور مستعار منہ مذکور ہوتا ہے لفظ مستعار ہوتا ہے بولا مشبہ بہ جاتا ہے اور مراد مشبہ ہوتا ہے اور کبھی مطلق تمثیل کہتے ہیں اور استعارہ کی قید نہیں لگائی جاتی گو مراد ہوتی ہے کیونکہ علماء فن کی اصطلاح ہے کہ جب وہ مطلق تمثیل کہتے ہیں تو مراد علی وجہ الاستعارہ ہوتی ہے یعنی تمثیلی استعارہ ہوتا ہے اور اگر ارادہ تشبیہ کا کریں تو اس کے ساتھ تشبیہ کا لفظ ضرور ذکر کرتے ہیں جیسے تشبیہ التمثیل۔

ترکیب :......ھذا مبتدأ یسمی فعل ھو نائب فاعل مرجع مجاز مرکب التمثیل مفعول ثانی علی سبیل الاستعارۃ متعلق یسمی کے جملہ فعلیہ معطوف علیہ مطلقا حال ہے یسمی کی ضمیر سے جملہ معطوف: معطوف علیہ معطوف ملکر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ کذالک متعلق فشی اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ ہوکر مضاف الیہ متیٰ کا متیٰ ظرف یسمی کی یسمی فعل اپنے ھو نائب فاعل مثلا مفعول ثانی اور ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ ھذا متعلق لاتغیر کے مشار الیہ مجاز مرکب کا استعارہ کے طریقے پر پھیلنا الامثال نائب فاعل جملہ فعلیہ۔

فصل نمبر ۱

عبارت :......قَدْ يُضْمَرُ التَّشْبِيْهُ فِي النَّفْسِ فَلَا يُصَرَّحُ بِشَيْءٍ مِّنْ اَرْكَانِهٖ سِوَى الْمُشَبَّهِ وَيَدُلُّ عَلَيْهِ بِاَنْ يُّثْبَتَ لِلْمُشَبَّهِ اَمْرٌ مُّخْتَصٌّ بِالْمُشَبَّهِ بِهٖ فَيُسَمَّى التَّشْبِيْهُ اَسْتِعَارَةً بِالْكِنَايَةِ اَوْ مَكْنِيًّا عَنْهَا

ترجمہ :......کبھی تشبیہ ذہن میں ہوتی ہے پس وضاحت نہیں کی جاتی تشبیہ کے ارکان میں سے کسی کی بھی سوائے مشبہ کے اور دلالت کرتی ہے اس تشبیہ پر یہ بات کہ مشبہ کے لیئے ایک کام ثابت ہے جو کہ مشبہ بہ کے ساتھ خاص ہوتا ہے پس نام رکھا جاتا ہے تشبیہ کا استعارہ بالکنایۃ یا مکنیا عنھا۔

تشریح:...... استعارہ بالکنایۃ کا معنی ہے استعارہ اشارہ کرنے کے ساتھ اور مکنیا عنھا کا معنی ہے استعارہ سے اشارہ کرنا: ایک کیفیت کے یہ دو نام ہیں یہ بات نہیں ہے کہ استعارہ بالکنایۃ سے کچھ اور مراد ہے اور مکنیا عنھا سے کچھ اور مراد ہے استعارہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں مشبہ بہ کے ساتھ خصوصیت رکھنے والے کام کو مشبہ کے لیئے مستعار لیا جاتا ہے مستعار لینے کی وجہ سے اس کو استعارہ کہتے ہیں اور اس مستعار لینے کی وجہ سے وجہ تشبیہ میں مشبہ بہ کا کمال اور قوام ہوتا ہے اور تشبیہ مضمر کا نام استعارہ بالکنایۃ یا مکنیا عنھا ہے مکنیا عنھا کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس تشبیہ کو صراحۃ ذکر نہیں کرتے بلکہ کنایہ سے مشبہ بہ کے لوازم مشبہ کے لیئے ثابت کرتے ہیں اس لیئے اس کو استعارہ بالکنایہ یا مکنیا عنھا کہتے ہیں۔ یہ بات کہ تشبیہ ذہن میں ہوتی ہے اور تشبیہ کے ارکان میں سے کسی کی وضاحت نہیں ہوتی سوائے مشبہ کے تشبیہ کے لیئے یہ قاعدہ

کیونکر صحیح ہوسکتا ہے جبکہ تشبیہ کے بیان میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ تشبیہ میں مشبہ بہ کا ذکر کرنا ضروری ہے جواب اس کا یہ ہے کہ مشبہ بہ کا ضروری ذکر کرنا اصطلاحی تشبیہ میں ہے مطلقا تشبیہ میں ضروری نہیں ہے اور اصطلاحی تشبیہ استعارہ بالکنایۃ کے غیر ہے۔

ترکیب:...... یضمر فعل التشبیہ نائب فاعل فی النفس متعلق جملہ فعلیہ فلا یصرح فعل بشئ نائب فاعل ارکانہ مستثنیٰ منہ المشبہ مستثنیٰ ملکر متعلق یصرح کے جملہ فعلیہ امر موصوف مختص بالمشبہ بہ صفت ملکر فاعل یثبت کا للمشبہ متعلق یثبت کے جملہ فعلیہ ہوکر فاعل یدل کا علیہ متعلق یدل کے مرجع تشبیہ جملہ فعلیہ۔ یسمی فعل التشبیہ نائب فاعل استعارہ بالکنایۃ مفعول ثانی جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاِثْبَاتُ ذٰلِکَ الْاَمْرِ الْمُخْتَصِّ لِلْمُشَبَّهِ اِسْتِعَارَةٌ تَخْيِيْلِيَّةٌ كَمَا فِيْ قَوْلِ الْهُذَلِيِّ وَاِذَا الْمَنِيَّةُ اَنْشَبَتْ اَظْفَارَهَا شَبَّهَ الْمَنِيَّةَ بِالسَّبُعِ فِي اغْتِيَالِ النُّفُوْسِ بِالْقَهْرِ وَالْغَلَبَةِ مِنْ غَيْرِ تَفْرِقَةٍ بَيْنَ نَفَّاعٍ وَضَرَّارٍ: فَاَثْبَتَ لَهَا الْاَظْفَارَ الَّتِيْ لَايَكْمُلُ ذٰلِكَ فِيْهِ بِدُوْنِهَا

ترجمہ:...... جو کام مشبہ بہ کے ساتھ خاص ہو اس کام کو مشبہ کے لیئے ثابت کرنے کو استعارہ تخییلیۃ کہتے ہیں جیسا کہ ھذلی کے کہنے میں ہے:۔ اور جب گاڑ دیئے موت نے اپنے ناخن: تشبیہ دی ہے شاعر نے موت کو درندہ کے ساتھ جانوں کو ہلاک کرنے میں غصہ کے ساتھ اور طاقت کے ساتھ بغیر فرق کئے ہوئے نفع اور نقصان میں پس ثابت کردیئے اس نے اس موت کے لیئے ناخن جن کے بغیر نہیں مکمل ہوتا یہ ہلاک کرنا ان درندوں میں۔

تشریح:...... منیہ کو سبع کے ساتھ تشبیہ دینا استعارہ بالکنایۃ ہے (مکنیا عنہا ہے) منیہ کے لیئے اظفار کو ثابت کرنا استعارہ تخییلیہ ہے اور تخییلیہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جب مشبہ کے لیئے مشبہ بہ کے لوازم ثابت کئے تو سامع کے دل میں یہ خیال ہوا کہ مشبہ مشبہ بہ کی جنس سے ہے اس خیال کی وجہ سے اس کو استعارہ تخییلیۃ کہتے ہیں کیونکہ اظفار درندہ کے ہوتے ہیں۔ موت کے نہیں ہوتے واذا المنیۃ انشبت اظفارھا میں المنیۃ مشبہ کے علاوہ باقی ارکان کو مخفی رکھ کر دل ہی دل میں تشبیہ دی ہے المنیہ مشبہ ہے اور درندہ مشبہ بہ ہے وجہ تشبیہ قہر وغلبہ کے ساتھ جانوں کو ہلاک کرنا ہے غریب امیر نیک وبد کے درمیان فرق کئے بغیر اور یہ مشترک ہے دونوں میں المنیۃ کو سبع کے ساتھ تشبیہ دینا استعارہ بالکنایۃ ہے اور المنیۃ کے لیئے اظفار کا ثابت کرنا استعارہ تخییلیۃ ہے جہاں استعارہ بالکنایۃ ہوگا وہاں استعارہ تخییلیہ ضرور ہوگا اور جہاں استعارہ تخییلیہ ہوگا وہاں استعارہ بالکنایۃ ضرور ہوگا دونوں ایک دوسرے کو لازم وملزوم ہیں علاوہ بعض کے۔

ترکیب:...... المختص صفت الامر کی پھر صفت ذلک کی پھر مضاف الیہ اثبات کا للمشبہ متعلق اثبات کے ہوکر مبتدأ استعارہ تخییلیہ خبر جملہ اسمیہ فی قول الھذلی متعلق ثبت کے ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کے جملہ اسمیہ: المنیۃ مبتدأ انشبت فعل اپنے ھو فاعل اظفارھا مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ: الغلبۃ اور القہر متعلق اغتیال کے اغتیال متعلق شبہ کے بین نفاع وضرار ظرف تفرقۃ کی من غیر تفرقۃ متعلق شبہ کے شبہ فعل اپنے ھو فاعل مفعول بہ اور تینوں متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ذلک فاعل فیہ اور بدونھا متعلق لایکمل کے جملہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر صفت موصوف صفت ملکر مفعول بہ لھا متعلق اثبت کے مرجع منیہ جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... كَمَا فِيْ قَوْلِ الْاٰخَرِ وَلَئِنْ نَطَقْتُ بِشُكْرِ بِرِّكَ مُفْصِحًا فَلِسَانُ حَالِيْ بِالشِّكَايَةِ اَنْطَقُ شَبَّهَ الْحَالَ بِاِنْسَانٍ مُتَكَلِّمٍ فِي الدَّلَالَةِ عَلَى الْمَقْصُوْدِ فَاَثْبَتَ لَهَا اللِّسَانَ الَّذِيْ بِهٖ قِوَامُهَا فِيْهِ

ترجمہ:...... مثال استعارہ بالکنایۃ اور استعارہ تخییلیہ کی مثل اس کے ہے جو شاعر کے کہنے میں ہے اگر میں فصاحت کے ساتھ بولوں تیری بھلائی کے شکر میں تو میرے حال کی زبان زیادہ گویا ہے شکایت پر: شاعر نے تشبیہ دی ہے حال کو بولنے والے انسان کے ساتھ مقصد پر دلالت کرنے میں پس شاعر نے اس حال کے لیئے ثابت کردیا اس زبان کو جس زبان کے ذریعہ وہ دلالت قائم ہوتی ہے اس انسان میں۔

تشریح:...... اور استعارہ مکنی عنہا کی ایک مثال یہ شعر ہے اگر میں بولوں تیری بھلائی کے شکر میں فصاحت کے ساتھ تو کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ تیری زیادتیاں تیری بھلائی سے زیادہ ہیں اور اس پر میرے حال کی زبان زیادہ گویا ہے۔ اس شعر میں مشبہ کے علاوہ باقی ارکان کو مخفی رکھ کر دل ہی دل میں تشبیہ دے دی ہے حال مشبہ ہے اور انسان مشبہ بہ ہے اور وجہ تشبیہ مقصود پر دلالت ہے جس طرح انسان کے کلام سے مقصود پر دلالت ہوتی ہے اسی طرح حال ۔ سے مقصود پر دلالت ہوتی ہے حال کو انسان کے ساتھ تشبیہ دینا استعارہ بالکنایۃ ہے مشبہ کے علاوہ باقی ارکان کو مخفی رکھ دل ہی دل میں تشبیہ دینے کی وجہ سے اور مشبہ بہ انسان کا لازم زبان کو حال کے لیے ثابت کرنا استعارہ تخییلیہ ہے ۔

ترکیب:...... فی قول الاخر متعلق ثبت کے ھو فاعل مرجع ما: موصول صلہ ملکر متعلق کائنۃ کے خبر مثالھا مبتدا کی جملہ اسمیہ: نطقت فعل بفاعل ذوالحال بشکر برک متعلق نطقت کے مفصحا حال جملہ شرط فلسان حالی مبتداً بالشکایۃ متعلق انطق کے خبر جملہ جزاء: شبہ فعل ھو فاعل مرجع شاعر الحال مفعول بہ بانسان متکلم متعلق شبہ کے علی المقصود متعلق الدلالۃ کے ولالۃ متعلق شبہ کے جملہ فعلیہ :بہ متعلق کائن کے خبر فیہ متعلق قوام کے مبتداً جملہ صلہ ۔ موصول صلہ ملکر صفت اللسان کی مفعول بہ لھا متعلق اثبت کے ھو فاعل مرجع شاعر جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَكَذَا قَوْلُ زُهَيْرٍ: صَحَا الْقَلْبُ عَنْ سَلْمٰى وَ اَقْصَرَ بَاطِلُهٗ : وَعُرِّيَ اَفْرَاسُ الصِّبٰى وَرَوَاحِلُهٗ : اَرَادَ اَنْ يُّبَيِّنَ اَنَّهٗ تَرَكَ مَا كَانَ يَرْتَكِبُهٗ زَمَنَ الْمَحَبَّةِ مِنَ الْجَهْلِ وَالْغَيِّ وَاَعْرَضَ عَنْ مُعَاوَدَتِهٖ فَبَطَلَتْ اٰلَاتُهٗ

ترجمہ:......اور اسی طرح زہیر کا کہنا ہے سلمٰی سے سکون پا گیا دل اور ختم ہوگئی دل کی پریشانی اور ننگے کردیئے گئے مائل ہونے والے گھوڑے اور اونٹ: ارادہ کیا ہے زہیر نے یہ کہ بیان کردے کہ اس نے وہ کام چھوڑ دیئے ہیں جن کاموں کو وہ کرتا تھا محبت کے زمانہ میں جہالت کی وجہ سے اور گمراہی کی وجہ سے اور ان کی طرف اپنے لوٹنے سے بھی اعراض کیا ہے پس بے کار ہوگئے ان کاموں کے آلات۔

تشریح:...... یہ استعارہ بالکنایۃ کی تیسری مثال ہے جس میں استعارہ تخییلیہ بھی ہے یہاں شاعر کا مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ میں وہ کام چھوڑ چکا ہوں جن کو میں جہالت اور گمراہی کی وجہ سے محبت کے زمانہ میں کرتا رہا ہوں اور ان کاموں کی طرف اپنے لوٹنے سے بھی شاعر نے اعراض کیا ہے جس کی وجہ سے محبت کے زمانہ کے اسباب ختم ہوگئے ہیں جن کی اب کوئی ضرورت نہیں ہے صحا یصحو: صحو سے ہے معنیٰ نشہ کا اتر جانا ہے ناقص وادی ہے اور سلا یسلو: سلو سے ناقص وادی ہے دل سے عشق محبت کا زائل ہونا ہے صحا مستعار ہے نشہ کا اتر جانا مستعار منہ ہے اور عشق محبت کا زائل ہونا مستعار لہ ہے یہ استعارہ تصریحیۃ تبعیۃ ہے لیکن شعر بیان کرنے سے اس استعارہ سے بحث نہیں ہے بحث یہاں استعارہ بالکنایۃ کی ہے اور استعارہ تخییلیہ کی ہے یعنی یہاں بحث عری افراس الصبیٰ و رواحلہ کی ہے مصرعہ اولی شعر کی وجہ سے ہے نہ کہ مثال کی وجہ سے اس لیئے صحا القلب سے استعارہ کی بحث مصنف کے مقصد سے خارج ہے۔

ترکیب:...... کذا متعلق کائن کے خبر قول زہیر مبتداً جملہ اسمیہ: صحا القلب عن سلمی جملہ فعلیہ اقصر باطلہ جملہ فعلیہ عری فعل افراس الصبی نائب فاعل رواحلہ معطوف جملہ فعلیہ: یرتکب فعل ھو فاعل (ہ) مفعول بہ زمن المحبۃ مفعول فیہ من الجھل والغی متعلق یرتکب کے جملہ فعلیہ خبر کان کی ھو اسم کان کا جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ ملکر مفعول بہ ترک کا جملہ فعلیہ خبر ان کی (ہ) اسم ان کا جملہ اسمیہ مفعولبہ یبین کا یبین جملہ فعلیہ مفعولبہ اراد کا جملہ فعلیہ اعرض فعل ھو فاعل عن معاودتہ متعلق اعرض کے جملہ فعلیہ فبطلت آلاتہ جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... فَشَبَّهَ الصِّبٰى بِجِهَةٍ مِنْ جِهَاتِ الْمَسِيْرِ كَالْحَجِّ وَالتِّجَارَةِ قُضِيَ مِنْهَا الْوَطَرُ فَاُهْمِلَتْ اٰلَاتُهَا فَاَثْبَتَ لَهُ الْاَفْرَاسَ وَالرَّوَاحِلَ فَالصِّبٰى مِنَ الصَّبْوَةِ بِمَعْنَى الْمَيْلِ اِلَى الْجَهْلِ وَالْفُتُوَّةِ

ترجمہ:......پس زہیرہ نے تشبیہ دی ہے الصبیٰ کو سفر کی سمتوں میں سے کسی سمت کے ساتھ جیسے حج ہے اور تجارت ہے جس سمت سے پوری ہوگئی مراد پس بیکار ہوگئے اس سمت کے آلات پس ثابت کردیئے زہیر نے اس صبیٰ کے لیئے گھوڑے اور اونٹ صبیٰ صبوۃ سے ہے جہالت اور خواہشات نفس کی طرف مائل ہونے کے معنی میں۔

تشریح:...... اس شعر میں مشبہ کے علاوہ باقی ارکان کو مخفی رکھ کر دل ہی دل میں تشبیہ دی ہے الصبیٰ مشبہ ہے اور حج اور تجارت وغیرہ کے سفر کی سمتوں میں سے کوئی سمت مشبہ بہ ہے الصبیٰ کو جہت کے ساتھ تشبیہ دینا استعارہ بالکنایة ہے مشبہ کے علاوہ باقی ارکان کو مخفی رکھ کر دل ہی دل میں تشبیہ دینے کی وجہ سے:...... اور الصبیٰ مشبہ کے لیئے مشبہ بہ جہت کے لوازم گھوڑے اور اونٹ ثابت کرنا استعارہ تخییلیه ہے وجہ تشبیہ وہ هیئت ہے جو متعدد امور سے مرکب ہے جیسے سفر کی جہت کے لیئے گھوڑے اونٹ غذائیں اور سامان ضرورت جب سفر ختم ہوا تو یہ تمام اسباب ختم ہوجاتے ہیں اسی طرح زمانہ عشق میں محبت جہالت گمراہی اور دیگر حرکتیں جن کو وہ کرتا رہا ہے عشق ختم ہوتے ہی تمام حرکات باطل ہوجاتی ہیں مزید ان حرکتوں کی طرف لوٹنے سے اعراض کیا ہے صبیٰ صبوة سے ہے یعنی ناقص وادی ہے اور جہالت اور نفسانی خواہشات کی طرف مائل ہونے کے معنی میں ہے۔

ترکیب:...... شبہ فعل هو فاعل مرجع زهیر الصبیٰ مفعول به من جہات المسیر متعلق کائنة کے صفت جهة کی جهة متعلق شبہ کے جملہ فعلیہ: کالحج والتجارة متعلق کائنة کے خبر مثالها مبتدأ کی جملہ اسمیہ قضی منها الوطر جملہ فعلیہ فاهملت ا لاتها جملہ فعلیہ فاثبت له الافراس والرواحل جملہ فعلیہ مرجع الصبی فالصبی مبتدأ من الصبوة متعلق کائنة کے خبر الی الجهل اور الفتوة متعلق المیل کے المیل مضاف الیہ معنی کا معنی متعلق کائنة کے دوسری خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَيَحْتَمِلُ اَنَّهُ اَرَادَ دَوَاعِيَ النُّفُوْسِ وَشَهْوَاتِهَا وَالْقُوَى الْحَاصِلَةَ لَهَا فِيْ اِسْتِيْفَاءِ اللَّذَّاتِ اَوِالْاَسْبَابَ الَّتِيْ قَلَّمَا تَتَاٰ خَذُ فِي اتِّبَاعِ الْغَيِّ اِلَّا اَوَ انَ الصِّبٰى فَتَكُوْنُ الْاِسْتِعَارَةُ تَحْقِيْقِيَّةً

ترجمہ:...... اور احتمال ہے اس بات کا کہ بے شک اس نے ارادہ کیا ہو جانوں کے اسباب کا اور جانوں کی خواہشات کا اور ان قوتوں کا جو لذتوں کو پورا کرنے سے حاصل ہوتی ہیں ان جانوں کو:...... اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ زہیر نے ارادہ کیا ہو ان اسباب کا جو بہت کم حاصل ہوتے ہیں گمراہی کی اتباع میں مگر جوانی کے وقت تو اس وقت استعارہ تحقیقیه ہوگا۔

تشریح:...... (۱) اسباب نفوس (۲) خواہشات نفوس (۳) وہ طاقتیں جو جانوں کو حاصل ہوتی ہیں لذتوں کو پورا کرنے میں (۴) یا وہ اسباب جو بہت کم حاصل ہوتے ہیں گمراہی کی اتباع میں مگر جوانی میں: اگر گھوڑوں اور اونٹوں سے مراد ان چار میں سے کوئی بھی مراد ہو تو اس صورت میں صبیٰ کی بحث نہیں ہوگی بلکہ افراس اور رواحل مستعار ہونگے گھوڑے اور اونٹ مستعار منہ ہوں گے اور اسباب نفوس یا خواہشات نفوس یا طاقتیں مستعار لہ ہوں گے شہوات یا طاقتیں مستعار لہ محقق ہیں کہ عقل سے معلوم ہوتی ہیں اور اسباب مستعار لہ محقق ہیں کہ حسّ سے معلوم ہوتے ہیں اس صورت میں افراس الصبیٰ ورواحله استعارہ تخییلیه نہیں ہوگا بلکہ استعارہ تحقیقیه ہوگا یہ تین شعر ایک مثال کے لیئے دیئے گئے (۱) واذا المنیة انشبت اظفارها اس میں استعارہ بالکنایة اور استعارہ تخییلیه ہے (۲) لئن نطقت بشکر برک مفصحا فلسان حالی اس میں استعارہ بالکنایة اور استعارہ تخییلیه ہے۔ (۳) صحا القلب عن سلمی واقصر باطله وعری افراس الصبیٰ ورواحله: صحا میں استعارہ تصریحیة تبعیة ہے اور صبیٰ میں استعارہ بالکنایہ ہے اور استعارہ تخییلیه ہے افراس اور رواحل میں استعارہ تصریحیة تحقیقیة ہے یعنی افراس اور رواحل میں استعارہ بالکنایة نہیں ہے۔

ترکیب:...... دواعی النفوس مفعول بہ شهواتها مفعول بہ لها متعلق الحاصلة کے فی استیفاء اللذات متعلق الحاصلة کے صفت القوی کی القوی مفعول بہ اراد کا فی اتباع الغی متعلق تتاخذ کے وقتا مستثنیٰ منہ او ان الصبیٰ مستثنیٰ ملکر مفعول فیہ تتاخذ کا هی فاعل مرجع التی جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ ملکر صفت الاسباب کی الاسباب مفعول بہ اراد کا اراد فعل اپنے فاعل چاروں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ان کی ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر فاعل یحتمل کا جملہ فعلیہ۔

فصل نمبر ۲

عبارت :...... عَرَّفَ السَّکَّاکِیُّ الْحَقِیْقَةَ اللُّغَوِیَّةَ بِالْکَلِمَةِ الْمُسْتَعْمَلَةِ فِیْمَا وُضِعَتْ لَهٗ مِنْ غَیْرِ تَاْوِیْلٍ فِی الْوَضْعِ وَاحْتَرَزَ بِالْقَیْدِ الْاَخِیْرِ عَنِ الْاِسْتِعَارَةِ عَلٰی اَصَحِّ الْقَوْلَیْنِ فَاِنَّهَا مُسْتَعْمَلَةٌ فِیْمَا وُضِعَتْ لَهٗ بِتَاْوِیْلٍ:

ترجمہ :......سکاکی نے تعریف کی ہے حقیقت لغوی کی اس کلمہ کے ساتھ جس کلمہ کو استعال کیا جائے وضع میں بغیر تاویل کے اس معنی میں جس معنی کے لیئے اس کلمہ کو وضع کیا گیا ہے:...... آخری قید سے سکاکی بچے ہیں استعارہ سے دوقولوں میں سے صحیح قول پر کیونکہ وہ استعارہ استعمال ہوتا ہے تاویل کے ساتھ اس معنی میں جس معنی کے لیئے اس کلمہ کو وضع کیا گیا ہے۔

تشریح :...... صاحب تصنیف نے حقیقت مجاز کے شروع میں حقیقت کی تعریف کی ہے۔ الحقیقة الکلمة المستعملة فیما وضعت له فی اصطلاح به التخاطب حقیقت وہ کلمہ ہے جس کلمہ کو استعال کیا جاتا ہے اس معنی میں جس معنی کے لیئے اس کلمہ کو وضع کیا گیا ہے اصطلاح میں جس اصطلاح میں بات ہو رہی ہے: اصطلاح به التخاطب کا مطلب یہ ہے کہ جس اصطلاح میں بات ہو رہی ہے اس اصطلاح کے مطابق حقیقت اور مجاز کا تعین ہوگا جیسا کہ صلوۃ شرعی اصطلاح میں نماز کے لیے حقیقت شرعی ہے اور دعاء کے لیے مجاز شرعی ہے:...... صلوٰۃ:......لغوی اصطلاح میں دعاء کے لیے حقیقت لغوی ہے اور نماز کے لیے مجاز لغوی ہے یعنی اصطلاح به التخاطب سے کلمہ حقیقت سے کلمہ مجاز خارج ہوجاتا ہے: علامہ سکاکی نے الحقیقة اللغوية کی تعریف کی ہے: الکلمة المستعملة فیما وضعت له من غیر تاویل فی الوضع : حقیقت لغوی وہ کلمہ ہے جس کلمہ کو استعال کیا جائے وضع میں بغیر تاویل کے اس معنی میں جس معنی کے لیئے اس کلمہ کو وضع کیا گیا ہے: مصنف کی تعریف میں اصطلاح به التخاطب ہے جبکہ سکاکی کی تعریف میں نہیں ہے اور سکاکی کی تعریف میں من غیر تاویل فی الوضع ہے جبکہ مصنف کی تعریف میں نہیں ہے اس اعتبار سے مصنف کے سکاکی پر دو اعتراض ہیں (۱) ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ حقیقت کی تعریف میں اصطلاح به التخاطب کی قید نہیں لگائی (۲) اور دوسرا یہ کہ من غیر تاویل فی الوضع کی قید لگادی جواب اس کا یہ ہے کہ کلمہ استعارہ مجاز لغوی تاویل کے ساتھ استعال ہوتا ہے اس معنی میں جس معنی کے لیئے اس کلمہ استعارہ مجاز لغوی کو وضع کیا گیا ہے من غیر تاویل فی الوضع کی قید سے حقیقت سے مجاز خارج ہوگیا یعنی استعارہ مجاز لغوی کیونکہ استعارہ مجاز لغوی تاویل کے ساتھ استعال ہوتا ہے اور استعارہ مجاز عقلی قول اصح نہیں ہے اس لیئے اس کی بحث بھی نہیں ہے تاویل یہ ہے کہ مشبہ کو مشبہ به کی جنس میں داخل کردیتے ہیں ۔ رہا یہ اعتراض کہ حقیقت کی تعریف میں اصطلاح به التخاطب کو ذکر نہیں کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حقیقت کا لفظ اس اصطلاح به التخاطب کے ذکر سے بے نیاز کردیتا ہے جو فائدہ اصطلاح به التخاطب کا ہے وہی فائدہ حقیقت کا ہے کیونکہ مدلول دونوں کا ایک ہے اختلاف اعتباری ہے :تنبیہ کلمہ کی تقسیم حقیقت اور مجاز پر ہے جب مجاز الگ ہوگیا تو باقی حقیقت ہی رہی اس کے لیئے اصطلاح به التخاطب کی مزید ضرورت نہیں۔

ترکیب:......عرف فعل السکاکی فاعل الحقیقة اللغوية مفعولبه: فی الوضع متعلق تاویل کے من غیر متعلق المستعملة کے وضعت فعل ھی نائب فاعل مرجع کلمہ لہ متعلق وضعت کے مرجع ما موصول صلہ مل کر متعلق المستعملة کے ہوکر صفت الکلمة کی متعلق عرف کے جملہ فعلیہ۔علی اصح القولین متعلق الکائنة کی صفت الاستعارة کے الاستعارة متعلق احترز کے بالقید متعلق احترز کے جملہ فعلیہ بتاویل متعلق مستعملة کے وضعت فعل ھی نائب فاعل مرجع کلمہ لہ متعلق وضعت کے مرجع ما موصول صلہ مل کر متعلق مستعملة کے ہوکر خبر ان کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَعَرَّفَ الْمَجَازَ اللُّغَوِیَّ بِالْکَلِمَةِ الْمُسْتَعْمَلَةِ فِیْ غَیْرِ مَاوُضِعَتْ لَهٗ بِالتَّحْقِیْقِ فِیْ اِصْطِلَاحٍ بِهِ التَّخَاطُبُ مَعَ قَرِیْنَةٍ مَانِعَةٍ عَنْ اِرَادَتِهٖ وَاَتٰی بِقَیْدِ التَّحْقِیْقِ لِتَدْخُلَ فِیْهِ الْاِسْتِعَارَةُ عَلٰی مَامَرَّ

ترجمہ:...... اور تعریف کی ہے سکاکی نے مجاز لغوی کی اس کلمہ کے ساتھ جس کلمہ کو استعمال کیا جائے تحقیق کے ساتھ اس معنیٰ کے علاوہ میں جس معنیٰ کے لیے اس کلمہ کو وضع کیا گیا ہے اس اصطلاح میں جس اصطلاح میں بات ہو رہی ہے استعمال ایسے قرینہ سے کیا جائے جو قرینہ روک دے ما وضعت لہ کے ارادے سے اور سکاکی لائے ہیں تحقیق کی قید کو اس لیئے تاکہ داخل ہوجائے اس مجاز لغوی میں استعارہ اس قاعدے پر جو قاعدہ گذر چکا ہے۔

تشریح:...... صاحب تصنیف نے حقیقت مجاز کے شروع میں مجاز کی تعریف کی ہے **فهو الكلمة المستعملة فى غيرما وضعت له فى اصطلاح به التخاطب على وجه يصح مع قرينة عدم ارادته فلابد من العلاقة ليخرج الغلط والكناية** پس مجاز وہ کلمہ ہے جس کلمہ کو استعمال کیا جائے اس معنی کے علاوہ میں جس معنی کے لیئے اس کلمہ کو وضع کیا گیا ہے اصطلاح میں جس اصطلاح میں بات ہو رہی ہے استعمال کیا جائے ایک ایسے طریقے پر جو طریقہ صحیح ہو اس **ما وضعت له** کے ارادہ کے نہ ہونے کے قرینہ کے ساتھ پس تعلق کا ہونا ضروری ہے معنی حقیقی میں اور معنی مجازی میں تاکہ نکل جائے غلط اور کنایۃ:

علامہ سکاکی نے مجاز لغوی کی تعریف کی ہے: **الكلمة المستعملة فى غير ما وضعت له بالتحقيق فى اصطلاح به التخاطب مع قرينة مانعة عن ارادته:......** **مجاز لغوی** وہ کلمہ ہے جس کلمہ کو استعمال کیا جائے **تحقیق** کے ساتھ اس معنی کے علاوہ میں جس معنیٰ کے لیے اس کلمہ کو وضع کیا گیا ہے اس اصطلاح میں جس اصطلاح میں بات ہو رہی ہے استعمال کیا جائے قرینہ کے ساتھ جو قرینہ روک دے اس **ما وضع له** کے ارادہ سے: **مصنف** کا سکاکی پر اعتراض ہے کہ **تحقیق** کی قید کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ جب **وضع** کا اطلاق کیا جاتا ہے تو **وضع**: **وضع تاویلی** کو نہیں لیتی اس لیئے **تحقیق** کی ضرورت نہیں تھی: جواب یہ ہے کہ اگر تحقیق کی قید نہ لگاتے تو اس کی دو صورتیں ہوتیں۔ ایک **غير ما وضعت له بالتحقيق** اور ایک **غير ما وضعت له بتاويل** اگر اس میں سے غیر کو اور بتاویل کو خارج کر دیں تو **ماوضعت له** ہوگا یعنی مجاز لغوی وہ کلمہ ہے جس کلمہ کو استعمال کیا جائے اس معنی میں جس معنی کے لیئے اس کلمہ کو وضع کیا گیا ہے اور یہ تعریف حقیقت کی ہے مجاز کی نہیں ہے اس لئے تحقیق کی قید لگائی تاکہ استعارہ داخل ہوجائے مجاز لغوی میں اور وضع مطلق کی بجائے وضع مقید ہوجائے تاکہ تاویل کا وہم ختم ہوجائے **على** مامر سے مراد **فانها مستعملة فيما وضعت له بتاويل** ہے اور دوسرا اعتراض سکاکی پر یہ ہے کہ اس نے مجاز کی جو تعریف کی ہے اس تعریف سے غلط نہیں نکلتا مثلاً ایک شخص کتاب کی طرف اشارہ کر کے کہے **خذ هذا الفرس** تو یہاں قرینہ موجود ہے کہ متکلم نے فرس کے حقیقی معنی مراد نہیں لیئے اور یہ غلط ہے مجاز نہیں ہے یعنی مجاز کی تعریف میں غلط داخل ہوگیا اس لیئے مجاز کی تعریف میں **على وجه يصح** کی قید ضروری ہے تاکہ مجاز سے غلط نکل جائے اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ مجاز کے لیئے **على وجه يصح** کی مزید قید کی ضرورت نہیں ہے غلط مجاز سے تو **مع قرينه مانعة** سے ہی خارج ہوجاتا ہے اگر معنی حقیقی اور معنی مجازی میں تعلق ہو یعنی جامع ہو اور یہاں جامع نہیں ہے جس کی وجہ سے یہ غلط ہے بہتر تھا اگر اعتراض **على وجه يصح** کی بجائے **فلابد من العلاقة** کا ہوتا تو زیادہ مناسب تھا۔

ترکیب:...... عرف فعل ھو فاعل مرجع سکاکی المجاز اللغوی مفعول بہ: بہ متعلق کائن کے خبر التخاطب مبتدأ جملہ اسمیہ صفت اصطلاح کی موصوف صفت مل کر متعلق وضعت کے بالتحقیق متعلق المستعملة کے لہ متعلق وضعت کے مرجع ما ھی نائب فاعل مرجع کلمہ موصول صلہ ملکر مضاف الیہ غیر کا غیر متعلق المستعملة کے عن ارادہ متعلق مانعة کے مرجع ما وضعت لمعانعة صفت قرینۃ کی قرینۃ مضاف الیہ مع کا مع ظرف المستعملة کی المستعملة صفت الکلمۃ کی الکلمۃ متعلق عرف کے جملہ فعلیہ اتی فعل ھو فاعل مرجع سکاکی بقید التحقیق متعلق اتی کے علی مامر متعلق لتدخل کے لتدخل متعلق اتی کے جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَرُدَّ بِاَنَّ الْوَضعَ اِذَا اُطْلِقَ لَایَتَنَاوَلُ الْوَضعَ بِتَاوِیْلٍ وَاَیْضًا بِاَنَّ التَّقْیِیْدَ بِاِصْطِلَاحٍ بِهِ التَّخَاطُبُ لَابُدَّ مِنْهُ فِیْ تَعْرِیْفِ الْحَقِیْقَةِ

ترجمہ:...... اور رد کردیا گیا ہے من غیر تاویل فی الوضع کو اور بالتحقیق کو اس بات کے ساتھ کہ وضع کا جب اطلاق کیا جائے تو نہیں لیتی وہ وضع وضع کو تاویل کے ساتھ اور اس بات کے ساتھ بھی رد کردیا گیا ہے کہ اصطلاح به التخاطب کا ہونا ضروری تھا حقیقت کی تعریف میں۔

تشریح:...... علامہ سکا کی نے حقیقت لغوی کی تعریف میں من غیر تاویل فی الوضع جو ذکر کیا ہے اور مجاز لغوی میں بالتحقیق جو ذکر کیا ہے اس کو رد کردیا گیا ہے کیونکہ وضع کا جب اطلاق کیا جاتا ہے تو وضع تحقیقی ہی مراد ہوتی ہے اس لیئے من غیر تاویل فی الوضع کی ضرورت نہیں تھی اور اسی طرح مجاز لغوی میں تحقیق کی قید کو رد کردیا گیا ہے کیونکہ غیر ما وضعت له سے کلمہ حقیقت کی تعریف سے خارج ہوجاتا ہے جواب اس کا یہ ہے کہ من غیر تاویل فی الوضع کے بغیر مطلق وضع ہوتی ہے جس میں وضع تحقیقی اور وضع تاویلی میں فرق نہیں ہوتا اس لیئے من غیر تاویل فی الوضع کی قید درست ہے اور مجاز لغوی میں سکا کی نے تحقیق کی جو قید لگائی ہے یہ بھی درست ہے کیونکہ بغیر تقیید کے مطلق وضع کی صورت میں فرق نہیں ہوتا وضع تحقیقی میں اور وضع تاویلی میں وضع تاویل کے مصنف بھی قائل ہیں ان کا جملہ فانها مستعملة فی ما وضعت له بتاویل اس پر دال ہے اور حقیقت کی تعریف میں اصطلاح به التخاطب کی قید نہ لگانے کو بھی رد کرنا درست نہیں ہے کیونکہ حقیقت کا کلمہ کفایت کرتا ہے اصطلاح به التخاطب سے بحث حقیقت اور مجاز میں ہوچکی ہے اور اس فصل کے شروع میں بھی ہوچکی ہے۔

ترکیب:...... رد فعل ھو نائب فاعل مرجع حقیقت اور مجاز کی سکا کی والی تعریف:...... اطلق فعل ھو نائب فاعل مرجع الوضع جملہ شرط لایتناول فعل ھو فاعل مرجع الوضع:...... الوضع مفعول به بتاویل متعلق لایتناول کے جملہ فعلیہ جزاء:...... ایضا کا تعلق رد کے ساتھ ہے مفعول مطلق اض کا باصطلاح به التخاطب متعلق التقیید کے التقیید اسم ان کا:...... بد اسم لانفی جنس کا منہ متعلق کائن کے مرجع اصطلاح به التخاطب فی تعریف الحقیقة متعلق کائن کے خبر لانفی جنس کی جملہ اسمیہ خبر ان کی ان متعلق رد کے۔

عبارت: ...... وَقَسَّمَ الْمَجَازَ اِلَی الْاِسْتِعَارَةِ وَغَیْرِهَا وَ عَرَّفَ الْاِسْتِعَارَةَ بِاَنْ تَذْکُرَ اَحَدَ طَرْفَیِ التَّشْبِیْهِ وَتُرِیْدَ بِهِ الْاٰخَرَ مُدَّعِیًا دُخُوْلَ الْمُشَبَّهِ فِیْ جِنْسِ الْمُشَبَّهِ بِهٖ

ترجمہ:...... اور سکا کی نے تقسیم کیا ہے مجاز کو استعارہ اور استعارہ کے علاوہ کی طرف اور تعریف کی ہے سکا کی نے استعارہ کی اس بات کے ساتھ یہ کہ ذکر کرے تو تشبیہ کے دو طرفوں میں سے ایک طرف کا اور ارادہ کرے تو اس طرف سے دوسری طرف کا دعویٰ کرتے ہوئے مشبہ کے داخل ہونے کا مشبہ به کی جنس میں۔

تشریح:...... مصنف نے حقیقت و مجاز کی بحث کے بعد مجاز کی تقسیم کی ہے استعارہ پر اور غیر استعارہ پر عبارت یہ ہے والمجاز مرسل ان کانت العلاقة غیر المشابهة والا فاستعارة: مجاز مرسل ہے اگر معنی حقیقی اور معنی مجازی میں تعلق تشبیہ والا نہ ہو جیسے جاء عین: رعینا الغیث واٰ توا الیتمٰی اموالهم اگر معنی حقیقی اور معنی مجازی میں تعلق تشبیہ والا ہو تو استعارہ ہے جیسے فاخرج لهم عجلا جسدا له خوار: واٰیة لهم اللیل نسلخ منه النهار: انا لماطغی الماء: اس لیئے علامہ سکا کی پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ انہوں نے مجاز کو تقسیم کردیا استعارہ اور غیر استعارہ پر رہی یہ بات کہ علامہ سکا کی نے استعارہ کی تعریف یہ کی ہے: بان تذکر احد طرفی التشبیه وترید به الا خر مدعیا دخول المشبه فی جنس المشبه به کہ استعارہ یہ ہے یہ کہ ذکر کرے تو تشبیہ کے دو طرفوں میں سے ایک طرف کا اور ارادہ کرے تو اس طرف سے دوسری طرف کا مشبہ کو مشبہ به

کی جنس میں داخل کرنے کا دعوی کرتے ہوئے: استعارہ کی اس تعریف سے مصنف کی استعارہ والی تعریف مختلف نہیں ہے۔
عبارت یہ ہے کہ: وکثیر ما تطلق الاستعارة علی استعمال اسم المشبه به فی المشبه اور کبھی استعارۃ کا اطلاق کیاجاتا ہے مشبه میں مشبه به کے اسم کے استعمال پر جب مشبه میں مشبه به کے اسم کا استعمال ہوا تو تشبیہ کے دو طرفوں میں سے ایک طرف کا ذکر ہوا یعنی مشبه به کا اور مراد دوسری طرف کو لیا گیا یعنی مشبه کو تو استعارہ کی تعریف پر علامہ سکاکی پر اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

ترکیب:......قسم فعل ھو فاعل مرجع سکاکی المجاز مفعول بہ الی الاستعارۃ وغیرھا متعلق قسم کے جملہ فعلیہ: عرف فعل ھو فاعل مرجع سکاکی الاستعارۃ مفعولبہ: تذکر فعل انت فاعل احد طرفی التشبیہ مفعول بہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ فی جنس المشبہ بہ متعلق دخول دخول کے دخول مفعولبۂ مدعیا کا حال انت ضمیر سے الاخر مفعولبہ:بہ متعلق ترید کے مرجع احد: ترید فعل اپنے فاعل متعلق مفعول بہ اور حال سے ملکر جملہ فعلیہ معطوف: معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر متعلق عرف کے جملہ فعلیہ۔

عبارت: ...... وَقَسَّمَهَا اِلَى الْمُصَرَّحِ بِهَا وَالْمَكْنِيِّ عَنْهَا وَعَنٰى بِالْمُصَرَّحِ بِهَا اَنْ يَكُوْنَ الْمَذْكُوْرُ هُوَ الْمُشَبَّهُ بِهٖ وَجَعَلَ مِنْهَا تَحْقِيْقِيَّةً وَتَخْيِيْلِيَّةً وَفَسَّرَ التَّحْقِيْقِيَّةَ بِمَا مَرَّ وَعَدَّ التَّمْثِيْلَ مِنْهَا

ترجمہ:......اور سکاکی نے اس استعارہ کو تقسیم کیا ہے المصرح بھا اور المکنی عنہا پر اور مراد لیا ہے اس سکاکی نے المصرح بھا سے یہ کہ مذکور مشبہ بہ ہو اور بنایا ہے اس سکاکی نے اس المصرح بھا سے استعارہ تحقیقیۃ اور استعارہ تخییلیۃ اور تفسیر کی ہے اس سکاکی نے تحقیقیۃ کی اس کے ساتھ جو گذر گیا ہے اور شمار کیا ہے سکاکی نے تمثیل کو اس استعارہ تحقیقیۃ میں۔

تشریح:......مصنف نے استعارہ کی تقسیم کی ہے: والاستعارة قد یقید بالتحقیقیة لتحقق معناها حسّا او عقلا کقوله: لدی اسد شاکی السلاح مقذف۔ اس میں اسد مشبه به مذکور ہے اور مشبه رجل شجاع حسا محقق ہے جو کہ مذکور نہیں ہے اور اهدنا الصراط المستقیم مشبه به مذکور ہے اور مشبه دین حق عقلا محقق ہے جو کہ مذکور نہیں ہے یہ دونوں استعارہ تحقیقیة ہیں ان کو استعارہ المصرح بها کہتے ہیں اور مصنف فصل اول میں لکھتے ہیں: قد یضمر التشبیه فی النفس فلایصرح بشیء من ارکانه سوی المشبه: کبھی تشبیہ ذہن میں ہوتی ہے پس وضاحت نہیں کی جاتی تشبیہ کے ارکان میں سے کسی کی بھی سوائے مشبه کے یہ مصنف کی تقسیم ہے استعارہ کی مصنف سکاکی کا مذہب بیان کر رہے ہیں وقسمها الی المصرح بها والمکنی عنها : ...... کہ سکاکی نے استعارہ کی تقسیم کی ہے المصرح بها یعنی استعارہ تحقیقیة پر اور المکنی عنها یعنی استعارہ بالکنایة پر تو مصنف نے بھی استعارہ کو تقسیم کیا ہے المصرح بها اور المکنی عنها پر: استعارہ تحقیقیة کی جو تعریف سکاکی نے کی ہے کہ مذکور مشبه به ہو اور مشبه مذکور نہ ہو لیکن مشبه محقق ہو حسا یا عقلا یہ ہی تعریف مصنف کی ہے مثالوں پر غور کریں واضح ہوجائے گا بما مر سے مراد تلخیص کی مذکورہ عبارت ہے والاستعارة قد یقید بالتحقیقیة لتحقق معناها حسا او عقلا۔

رہا مسئلہ تخییلیة کا: صحا القلب عن سلمی واقصر باطله وعری افراس الصبٰی ورواحله اس شعر میں الصبٰی مشبہ کے علاوہ باقی ارکان کو مخفی رکھ کر دل ہی دل میں تشبیہ دی ہے الصبی مشبه ہے اور سفر کی جهة مشبه به ہے اور الصبی کو جهة کے ساتھ تشبیہ دینا استعارہ بالکنایة ہے اور مشبه الصبٰی کے لیئے مشبه به جهت کے لوازم گھوڑے اور اونٹ ثابت کرنا استعارہ تخییلیة ہے اور اگر افراس اور رواحله سے مراد اسباب ہوں تو افراس اور رواحل مستعار ہوں گے گھوڑے اور اونٹ مستعار منہ ہوں گے اور اسباب مستعار له ہوں گے اس صورت میں یہ استعارہ تحقیقیة ہوگا سکاکی اگر المصرح بها کو تحقیقة اور تخییلیة بناتے ہیں تو مصنف بھی اس میں شریک ہیں کہ وہ بھی اس کو تحقیقة اور تخییلیة بناتے ہیں اس لیئے

سکاکی پر اعتراض والی بات نہیں ہے

وعد التمثیل منھا: پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ تمثیل سے مراد یہاں پر مجاز مرکب استعارہ تمثیلیہ ہے: تمثیل کہتے ہیں کہ وجہ تشبیہ متعدد امور سے مرکب ہو جیسے : قد لاح فی صبح الثریا : کما تری کعنقود ملاحیة حین نورا : اس میں ثریا مشبہ ہے اور عنقود مشبہ بہ ہے اور وجہ تشبیہ متعدد امور سے مرکب ہے اور کان مثار النقع فوق رئوسنا واسیافنا لیل تھاوی کواکبہ میں مثار النقع اور اسیافنا مشبہ ہے اور لیل اور کواکب مشبہ بہ ہے اور وجہ تشبیہ متعدد امور سے مرکب ہے اور مثلھم کمثل الذی استوقدنارا مثھلم مشبہ ہے اور کمثل الذی مشبہ بہ ہے وجہ تشبیہ اس آیت میں متعدد امور سے مرکب ہے ان تینوں میں مشبہ اور مشبہ بہ مذکور ہے اس لیئے ان میں استعارہ نہیں ہے صرف تمثیل ہے اور فاخرج لھم عجلا جسداله خوار میں عجلا اور رایت شمسا وانت ترید انسانا کالشمس فی حسن الطلعة نباھة الشان میں شمسا استعارہ تحقیقیة ہے عجلا اور شمسا میں تمثیل نہ ہونے کی وجہ سے استعارہ تمثیلیہ نہیں ہے اس لیئے استعارہ تمثیلیة مجاز مرکب کو استعارہ تحقیقیة مجاز مفرد سے شمار کرنا درست نہیں ہے دونوں ایک دوسرے کے غیر ہیں۔

ترکیب:...... قسم فعل ھو فاعل مرجع سکاکی ھا مفعول بہ مرجع استعارہ بھا متعلق المصرح کے المصرح متعلق قسم کے عنھا متعلق المکنی کے المکنی متعلق قسم کے جملہ فعلیہ عنی فعل ھو فاعل بھا متعلق المصرح کے المصرح متعلق عنی کے ھو المشبہ بہ جملہ خبر یکون کی المذکور اسم یکون کا جملہ مفعول بہ عنی کا جملہ فعلیہ: جعل فعل ھو فاعل منھا متعلق جعل کے مرجع المصرح بھا تحقیقیة اور تخییلیة مفعول بہ جعل کے جملہ فعلیہ: مر جملہ صلہ ما کا موصولہ صلہ مل کر متعلق فسر کے فسر فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ منھا متعلق عد کے مرجع التحقیقیة کے عد فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَرُدَّ بِاَنَّهٗ مُسْتَلْزِمٌ لِلتَّرْكِيْبِ الْمُنَافِيْ لِلْاِفْرَادِ وَفَسَّرَ التَّخْيِيْلِيَّةَ بِمَا لَا تَحَقُّقَ بِمَعْنَاهُ حِسًّا وَلَا عَقْلًا بَلْ هُوَ صُوْرَةٌ وَهْمِيَّةٌ مَحْضَةٌ كَلَفْظِ الْاَظْفَارِ فِيْ قَوْلِ الْهُذَلِيِّ

ترجمہ:...... اور تمثیل کو استعارہ تحقیقیة میں شمار کرنے کو رد کر دیا گیا ہے کیونکہ وہ تمثیل لازم آتی ہے اس ترکیب کو جو ترکیب مخالف ہے مفرد کے اور تفسیر کی ہے سکاکی نے تخییلیة کی اس کلمہ کے ساتھ جس کلمہ کے معنا کی تحقیق نہ ہو از روئے حس کے اور نہ از روئے عقل کے بلکہ وہ معنی محض ایک وھمی صورت ہو جیسے ھذلی کے کہنے میں اظفار کا لفظ ہے۔

تشریح:...... تمثیل کو استعارہ تحقیقیة میں شمار کرنے کو رد کر دیا گیا ہے کیونکہ تمثیل مجاز مرکب ہوتی ہے اور استعارہ تحقیقیة مجاز مفرد ہوتا ہے اور مفرد اور مرکب ایک دوسرے کے مخالف ہیں اس لیئے تمثیل کو استعارہ تحقیقیه میں شمار کرنا درست نہیں اس کا جواب عد التمثیل منھا کے تحت دے دیا گیا ہے جو کہ متصل ہی واقع ہو چکا ہے: علامہ سکاکی نے تخییلیه کی تفسیر کی ہے اس کلمہ کے ساتھ جس کلمہ کے معنی کی کوئی تحقیقی نہ ہو از روئے حس کے اور نہ از روئے عقل کے بلکہ وہ محض وہمی صورت ہو مصنف نے واذا المنیة انشبت اظفارھا میں منیة کو تشبیہ دی ہے درندہ کے ساتھ تشبیہ دینا استعارہ بالکنایة ہے اور اظفار کا ثابت کرنا منیة کے لیئے استعارہ تخییلیة ہے منیة کے اظفار نہیں ہوتے نہ حسا اور نہ عقلا یہ مصنف کے نزدیک ایک خیالی چیز ہے جس کی وجہ سے اس کو استعارہ تخییلیة کہتے ہیں اس اعتبار سے مصنف کے نزدیک بھی تخییلیة خیالی چیز ہے جس کے معنی کی کوئی تحقیق نہ ہو از روئے حس کے اور نہ از روئے عقل کے اس میں سکاکی پر اعتراض نہیں ہے۔

ترکیب:...... رد فعل ھو نائب فاعل مرجع عد التمثیل منھا: للافراد متعلق المنافی کے للترکیب متعلق مستلزم کے خبر ان کی (ہ) اسم ان کا متعلق رد کے

جملہ فعلیہ : لانفی جنس کا تحقیق اسم ممیز بمعناہ متعلق کائن کے خبر حسا اور عقلاً تمیز جملہ اسمیہ صلہ ما کا موصول صلہ ملکر متعلق فسّر کے التخییلیۃ مفعول بہ فسّر کا جملہ فعلیہ : صورۃ موصوف وھمیۃ صفت اول محضۃ صفت ثانی ملکر خبر ھو مبتدأ جملہ اسمیہ : فی قول الھذلی متعلق الکائن کے صفت لفظ الاظفار موصوف متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت: ......فَإِنَّهُ لَمَّا شَبَّهَ الْمَنِيَّةَ بِالسَّبُعِ فِي الْإِغْتِيَالِ اَخَذَ الْوَهْمُ فِيْ تَصْوِيْرِهَا بِصُوْرَتِهٖ وَاخْتِرَاعِ لَوَازِمِهٖ لَهَا فَاخْتَرَعَ لَهَا مِثْلَ صُوْرَةِ الْاَظْفَارِ ثُمَّ اُطْلِقَ عَلَيْهِ لَفْظُ الْاَظْفَارِ وَفِيْهِ تَعَسُّفٌ:

ترجمہ:...... پس بے شک جب تشبیہ دی ھذلی نے موت کو درندہ کے ساتھ جانوں کے ہلاک کرنے میں تب وھم شروع ہوگیا اس موت کی تصویر بنانے میں اس درندہ کی صورت کے ساتھ اور اس موت کے لیے اس درندے کے لوازم بنانے کے ساتھ پس بنائی اس وھم نے اس موت کے لیئے ناخنوں کی صورت جیسی پھر اس مثل پر اطلاق کر دیا گیا اظفار کے لفظ کا اور اس تکلف میں بے راہ روی ہے۔

تشریح:...... بل ھو صورۃ وھمیۃ کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ جب ھزلی نے تشبیہ دی منیۃ کو سبع کے ساتھ جانوں کے ہلاک کرنے میں تب موت کی وہم نے درندے کی صورت جیسی ایک صورت بنائی اور موت کی صورت کے لیے درندے کے لوازم بنائے درندہ کے لوازم کیا ہیں اس کی تشریح یہ ہے کہ وھم نے اس موت کی صورت کے لیئے ناخنوں کی صورۃ جیسی بنائی پھر اس ناخنوں جیسی صورت پر اظفار کے لفظ کا اطلاق کر دیا اس وجہ سے اظفار منیۃ کے لیئے صورۃ وھمیۃ ہیں صورت وھمیہ کے لیئے یہ اعتبارات کثیرہ بلا ضرورت ہیں جن کی کوئی ضرورت نہیں ہے مصنف اور سکا کی دونوں اس مقام پر تخییلیۃ کے قائل ہیں اگرچہ تاویلات مختلف ہیں۔

ترکیب:...... (ہ) اسم ان کا شبہ فعل ھو فاعل المنیۃ مفعول بہ بالسبع اور فی الاغتیال متعلق شبہ کے جملہ فعلیہ مضاف الیہ لما کا لما ظرف اخذ کی اخذ فعل الوھم فاعل فی تصویرھا متعلق اخذ کے بصورتہ متعلق تصویر کے اختراع لوازمہ متعلق تصویر کے لھا متعلق اخترع کے اخذ فعل اپنے فاعل دونوں متعلق اور ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ : لھا متعلق اخترع کے مثل صورۃ الاظفار مفعول بہ اخترع کا جملہ فعلیہ : علیہ متعلق اطلق کے مرجع مثل لفظ الاظفار نائب فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... يُخَالِفُ تَفْسِيْرَ غَيْرِهٖ لَهَا بِجَعْلِ الشَّيْءِ لِلشَّيْءِ وَيَقْتَضِيْ اَنْ يَّكُوْنَ التَّرْشِيْحُ تَخْيِيْلِيَّةً لِلُزُوْمِ مَا ذَكَرَهٗ فِيْهِ

ترجمہ:...... اور سکا کی کی تخییلیہ والی تفسیر مخالف ہے اس سکا کی کے غیر کی تخییلیہ والی تفسیر کے چیز کو چیز کے لیئے بنانے کی وجہ سے اور تقاضا کرتی ہے یہ سکا کی کی تخییلیہ والی تفسیر اس بات کا کہ ترشیح تخییلیہ ہو ان قواعد کے لازم آنے کی وجہ سے جن کو ذکر کیا ہے سکا کی نے اس تخییلیہ میں۔

تشریح:......(۱) مصنف کی تخییلیۃ والی تعریف : (واثبات ذالک الامر المختص بالمشبہ بہ للمشبہ استعارۃ تخییلیہ) جو کام لازم ہے مشبہ بہ کے لیئے اس کام کو ثابت کرنا مشبہ کے لیئے استعارہ تخییلیہ ہے: تخییلیۃ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جب مشبہ بہ کے لازم مشبہ کے لیئے ثابت کیئے تو اس ثابت کرنے نے سامع کے دل میں یہ خیال پیدا کیا کہ مشبہ مشبہ بہ کی جنس سے ہے اس خیال کی وجہ سے اس کو تخییلیۃ کہتے ہیں۔

علامہ سکا کی کی تخیلیۃ والی تعریف : اخذ الوھم فی تصویر ھا بصورتہ واختراع لوازمہ لھافاخترع لھا مثل صورۃ الاظفار ثم اطلق علیہ لفظ الاظفار: وہم نے بنائی موت کی صورت درندہ کی صورت جیسی اور بنائے وہم نے درندہ کے لوازمات موت کے لیئے پس بنائی وھم نے اس موت کے لیئے ناخنوں کی وہمی صورت جیسی یعنی اس ناخنوں کی وہمی صورت کو تشبیہ دی ناخنوں کی اصلی صورت کے ساتھ پھر اس ناخنوں کی وہمی صورت پر اطلاق کر دیا اظفار کے لفظ کا یہ تخییلیۃ

ہے۔دونوں اس بات کے قائل ہیں کہ منیۃ کے ناخن نہیں ہوتے اور منیۃ کوتشبیہ دیتی ہے درندہ کے ساتھ اور درندہ کے ناخن ہوتے ہیں منیۃ کے لیئے ناخن کیسے ثابت کیئے جائیں مصنف کہتے ہیں: مشبہ بہ کے لوازم مشبہ کے لیئے ثابت کرنے نے سامع کے دل میں یہ خیال پیدا کیا کہ مشبہ مشبہ بہ کی جنس سے ہے جب جنس ایک ہوگی تو منیۃ کے لیئے اظفار ثابت ہوگئے: علامہ سکا کی کہتے ہیں کہ وہم نے موت کی اور ناخن کی وہمی صورت بنائی جب دونوں وہمی ہوگئے تو ناخن منیۃ کے لیئے ثابت ہوگئے مصنف استعارہ تخیلیة کو بنانے میں خیال کا سہارا لیتے ہیں اور علامہ سکا کی وہم کا سہارا لیتے ہیں اس لیئے مخالفت نہیں ہے کیونکہ تاویلات کے دونوں قائل ہیں۔

مصنف کی توشیح کی تعریف یہ ہے **وھی ما قرن بمایلائم المستعار منه : مرشحة** وہ کلام ہے جو کلام ملے اس صفت کو یا اس تفریع کو جوصفت یا تفریع مناسب ہومستعار منہ کے جیسے : **اشتروا** مستعار ہے اور خرید وفروخت مستعار منہ ہے اور بدلنا مستعار لہ ہے تفریع **فما ربحت تجارتھم** ہے جو مناسب ہے مستعار منہ خرید وفروخت کے یہ استعارہ مرشحہ ہے قاعدہ یہ ہے کہ مناسب توشیح میں ہوتے ہیں:...... اور مشبہ کے لیے مشبہ بہ کے کے لازم تخییلیة میں ہوتے ہیں علامہ سکا کی کی تخییلیة والی تعریف اس توشیحہ والی تعریف پر صادق نہیں آتی کیونکہ اظفار درندے کو لازم ہیں نہ کہ مناسب اس لیئے علامہ سکا کی پر اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

ترکیب:...... یخالف فعل ھو فاعل مرجع سکا کی کی تخییلیہ والی تفسیر لھا متعلق الکائن کے صفت تفسیر کی تفسیر غیرہ موصوف مفعول بہ للشئی متعلق جعل کے جعل متعلق یخالف کے جملہ فعلیہ: یقتضی فعل ھو فاعل مرجع سکا کی کی تخییلیہ والی تفسیر فیہ متعلق ذکر کے مرجع سکا کی کی تخییلیہ والی تفسیر موصول صلہ ملکر مضاف الیہ لزوم کا لزوم متعلق یکون کے یکون اپنے اسم خبر اور متعلق سے ملکر جملہ ہوکر مفعولبہ یقتضی کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... **وَعَنٰی بِالْمَکْنِیِّ عَنْهَا اَنْ یَّکُوْنَ الْمَذْکُوْرُ هُوَ الْمُشَبَّهُ عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَبِالْمَنِیَّةِ هُوَ السَّبُعُ بِاِدِّعَاءِ السَّبُعِیَّةِ لَهَا بِقَرِیْنَةِ اِضَافَةِ الْاَظْفَارِ اِلَیْهَا**

ترجمہ:...... اور سکا کی نے مکنیا عنہا سے مراد یہ لیا ہے کہ جو مذکور ہو وہ مشبہ ہو اس پر کہ مراد منیہ سے درندہ ہے منیہ کے لیئے درندگی کا دعوی کرنے کی وجہ سے منیہ کی طرف اظفار کی اضافت کے قرینہ کے سبب۔

تشریح:...... استعارہ **بالکنایة** کی تعریف علامہ سکا کی نے یہ کی ہے کہ مذکور مشبہ ہو جیسا کہ **المنیة** مذکور ہے اور مراد مشبہ سے مشبہ بہ ہو جیسا کہ **المنیة** سے درندہ مراد ہے **المنیة** کے لیئے درندگی کے دعوے کی وجہ سے **المنیة** کی طرف اظفار کی اضافت کے قرینہ کے سبب علامہ سکا کی نے استعارہ کی جو تعریف کی ہے وہ یہ ہے **بان تذکر احد طرفی التشبیه وترید بهاالأخر** یہ کہ ذکر کرے تو تشبیہ کے دونوں طرفوں میں سے ایک طرف کا اور ارادہ کرے تو اس طرف سے دوسری طرف کا **المنکی عنها** سے مصنف بھی یہ ہی مراد لیتے ہیں پہلی فصل کے شروع میں ہے **قد یضمر التشبیه فی النفس فلا یصرح بشیئی من ارکانه سوی المشبه ویدل علیه بان یثبت للمشبه امر مختص بالمشبه به** مذکور مشبہ ہوتا ہے مراد مشبہ بہ ہوتا ہے اس پر سکا کی پر اعتراض واقع نہیں ہوتا ہے۔

ترکیب:...... عنی فعل ھو فاعل مرجع سکا کی بالمکنی عنہا متعلق عنی کے المذکور اسم یکون کا ھو المشبہ خبر یکون کی بالمنیۃ متعلق المراد کے اسم ان کا ھو مبتدأ السبع خبر لھا متعلق ادعاء کے ادعاء متعلق کائن کے الیھا متعلق اضافۃ کے بقرینۃ متعلق کائن کے دوسری خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ ہوکر خبر ان کی ان متعلق یکون کے ان یکون مفعول بہ عنی کا عنی جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... **وَرُدَّ بِاَنَّ لَفْظَ الْمُشَبَّهِ فِیْهَا مُسْتَعْمَلٌ فِیْمَا وُضِعَ لَهٗ تَحْقِیْقًا وَالْاِسْتِعَارَةُ لَیْسَتْ کَذَالِکَ وَاِضَافَةُ نَحْوِ الْاَظْفَارِ قَرِیْنَةُ التَّشْبِیْهِ**

ترجمہ:......اور سکا کی والی استعارۃ المکنی عنہا کی تفسیر کو رد کردیا گیا ہے اس بات کے ساتھ کہ مکنی عنہا میں مشبہ کا لفظ حقیقتاً استعمال ہوتا ہے اس معنی میں جس معنی کے لیئے اس لفظ کو وضع کیا گیا ہے اور سکا کی والا استعارۃ ایسا نہیں ہوتا اور ناخن جیسے کی اضافت تشبیہ کا قرینہ ہے۔

تشریح:......علامہ سکا کی کی استعارہ بالکنایۃ کی تعریف کو رد کردیا گیا ہے اس بات کے ساتھ کہ مشبہ کا لفظ المنیۃ :......واذا المنیۃ انشبت اظفارھا میں استعمال کیا گیا ہے تحقیقی طور پر اس معنی میں جس معنی کے لیے اس المنیۃ کو وضع کیا گیا ہے اور استعارہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ استعارہ استعمال کیا جاتا ہے تاویل کے ساتھ اس معنیٰ میں جس معنی کے لیئے اس لفظ کو وضع کیا گیا ہے اس پر سکا کی کی طرف سے اعتراض ہے کہ اگر المنیۃ سے اسکے حقیقی معنی ھی مراد ہیں تو اس کی طرف اظفار کی اضافت کا کیا معنی ہے جواب اس کا دیا گیا ہے کہ اظفار جیسے کی اضافت تشبیہ کا قرینہ ہے اس عبارت کی اور اس تشریح کی ضرورت نہیں ہے جواب مندرجہ بالا کافی ہے۔

ترکیب:...... ردفعل ھو نائب فاعل مرجع استعارہ مکنیا عنہا کی تفسیر لفظ المشبہ ذوالحال اسم ان کا فیھا متعلق مستعمل کے مرجع مکنیا عنہا وضع فعل ھو نائب فاعل مرجع لفظ المشبہ لہ متعلق وضع کے مرجع ما موصول صلہ ملکر متعلق مستعمل کے تحقیقا حال مستعمل اپنے دونوں متعلق سے ملکر خبر ان کی جملہ اسمیہ متعلق رد کے جملہ فعلیہ :: لیست فعل ھی اسم مرجع استعارہ کذالک متعلق کائنۃ کے خبر لیست کی جملہ فعلیہ خبر الاستعارہ مبتداً کی جملہ اسمیہ اضافۃ نحو الاظفار مبتداً قرینۃ التشبۃ خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَاخْتَارَ رَدَّ التَّبْعِيَّةِ اِلَى الْمَكْنِيِّ عَنْهَا بِجَعْلِ قَرِيْنَتِهَا مَكْنِيًّا عَنْهَا وَالتَّبْعِيَّةِ قَرِيْنَتَهَا عَلٰى نَحْوِ قَوْلِهٖ فِي الْمَنِيَّةِ وَاَظْفَارِهَا

ترجمہ:...... اور سکا کی نے اختیار کیا ہے تبعیۃ کے لوٹانے کو مکنیا عنہا کی طرف تبعیۃ کے قرینہ کو مکنیا عنہا بنانے کی وجہ سے اور تبعیہ کو مکنیا عنہا کا قرینہ بنانے کی وجہ سے فی المنیہ واظفارھا میں اس کے کہنے جیسے پر۔

تشریح:......نطقت الحال حال بولا: الحال ناطقۃ حال بولتا ہے یہ بحث پہلے گذر چکی ہے اور یہ استعارہ تبعیۃ ہے اور اس نطقت میں تشبیہ مصدری معنی کے لیئے ہے کیونکہ فعل میں یا مشتق میں استعارہ کی صلاحیت نہیں ہوتی نطقت کا مصدری معنی بولنا ہے جو کہ مستعار منہ ہے اور کیفیت حال مستعار لہ ہے اور نطقت کو حال کی کیفیت کے لیئے استعمال کرنا استعارہ تبعیۃ ہے اسی طرح ناطقۃ ہے اس صورت میں نطقت استعارہ تبعیۃ ہے اور نطقت کے استعارہ تبعیۃ ہونے پر حال قرینہ ہے یعنی نطقت اپنے معنی میں مستعمل نہیں ہے اور حال اپنے معنی میں مستعمل ہے۔

سکا کی صاحب کے نزدیک نطقت الحال میں الحال کو تشبیہ دی بولنے والے انسان کے ساتھ یہ استعارہ بالکنایۃ ہوگیا اور انسان کے لازم نطقت کو حال کے لیے ثابت کرنا استعارۃ تخییلیۃ ہوگیا اس تعریف سے حال اپنے معنیٰ میں نہیں ہوگا اور نطقت اپنے معنیٰ میں ہوگا۔

ترکیب:......اختار فعل ھو فاعل مرجع سکا کی رد التبعیۃ مفعول بہ الی المکنی عنہا متعلق رد کے مکنیا عنہا مفعول ثانی جعل کا التبعیۃ معطوف ہے قرینۃ پر قرینتھا معطوف ہے مکنیا عنہا پر فی المنیۃ واظفارھا متعلق قول کے علی نحو قولہ متعلق جعل کے جعل اپنے دونوں مضاف الیہ اور دونوں مفعول ثانی سے ملکر متعلق اختار کے اختار جملہ فعلیہ۔

عبارت :...... وَرُدَّ بِاَنَّهٗ اِنْ قُدِّرَ التَّبْعِيَّةُ حَقِيْقَةً لَمْ تَكُنْ تَخْيِيْلِيَّةً لِاَنَّهَا مَجَازٌ عِنْدَهٗ فَلَمْ تَكُنِ الْمَكْنِيُّ عَنْهَا مُسْتَلْزِمَةً لِلتَّخْيِيْلِيَّةِ وَذٰلِكَ بِالْاِتِّفَاقِ

ترجمہ:...... استعارہ تبعیۃ کے قرینہ کو استعارہ مکنیا عنہا بنانا رد کردیا گیا ہے کیونکہ اگر تبعیۃ کو حقیقی مانیں تو تبعیۃ تخییلیۃ نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ تخییلیۃ مجاز ہے سکا کی کے نزدیک پس مکنیا عنہا نہیں لازم آئے گا تخییلیۃ کو اور المکنی عنہا کا لازم آنا تخییلیۃ کو بالاتفاق ہے۔

تشریح :...... ان قدر التبعية حقيقة:...... یہ شرط ہے لم تکن تخییلیة جزاء ہے:...... لانها مجاز عنده یہ دلیل ہے:......
فلم تکن المکنی عنها مستلزمة للتخییلیة:...... یہ دوسری دلیل ہے:...... وذالک بالاتفاق یہ تیسری دلیل ہے جزاء اور تینوں دلیلیں جب واقع ہوسکتیں ہیں جب شرط واقع ہو اگر شرط ہی واقع نہ ہو تو ساری بحث بے مقصد ہے:...... مصنف کا مذہب یہ ہے کہ نطقت الحال استعارہ تبعیة ہے اور حال قرینہ ہے سکاکی کا مذہب یہ ہے کہ:...... حال کو استعارہ مکنی عنها بنائیں تو نطقت کو حال کے لیے ثابت کریں یہ استعارہ تخییلیة ہے اور نطقت اپنے اصل معنی میں ہے:...... استعارہ تبعیة کی صورت میں نطقت حقیقی مقدر نہیں ہوسکتا اس لیے جزاء کی اور دلیلوں کی ضرورت نہیں ہے:...... مکنی عنها کی صورت میں نطقت اپنے اصلی معنی میں ہوگا لیکن حال اپنے اصلی معنی میں نہیں ہوگا حال کے ساتھ نطقت کی تیسری شکل نہیں بن سکتی۔

ترکیب:...... رد فعل ھو نائب فاعل مرجع رد التبعیة الی المکنی عنها (ہ) اسم ان کا قدر فعل التبعیة نائب فاعل حقیقة مفعول ثانی جملہ شرط لم تکن فعل ھی اسم مرجع تبعیة کے تخییلیة خبرھا اسم عنده ظرف مجاز کی مجاز خبر ان کی جملہ اسمیہ ہوکر متعلق لم تکن کے جملہ معطوف علیہ المکنی عنها اسم فلم تکن کا للتخییلیة متعلق مستلزمة کے ہوکر خبر جملہ فعلیہ معطوف ملکر جزاء شرط جزاء مل کر خبر ان کی جملہ متعلق رد کے ہوکر جملہ فعلیہ ذالک مبتدأ بالاتفاق متعلق کائن کے ہوکر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت :...... وَاِلَّا (ان لم یقدر التبعیة حقیقة) فَتَكُوْنُ اِسْتِعَارَةً فَلَمْ يَكُنْ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مُغْنِيًا عَمَّا ذَهَبَ اِلَيْهِ غَيْرُهُ

ترجمہ:...... اور اگر تبعیة کو حقیقی نہ مانے تو تبعیة استعارہ مجاز لغوی ہوگا پس نہیں ہوگا وہ تبعیة وہ جس تبعیة کی طرف وہ سکاکی گیا ہے بے پرواہی کرتے ہوئے اس استعارہ سے جس استعارہ کی طرف گئے ہیں اس سکاکی کے غیر۔

تشریح:...... اور اگر نطقت الحال میں حقیقتا حال کا بولنا تسلیم نہ کریں تو نطقت اپنے اصل معنی میں نہیں ہوگا بلکہ مجازی معنی میں ہوگا اور الحال قرینة ہوگا اس بات کا کہ نطقت مستعار ہے اور بولنا مستعار منہ ہے اور کیفیت حال مستعار لہ ہے اس وقت نطقت استعارہ تبعیة ہوگا استعارہ اس لیئے ہوگا کہ نطقت اپنے موضوع لہ میں مستعمل نہیں ہے اور مستعار منہ مذکور ہے اور مستعار لہ مذکور نہیں ہے اور تبعیة اس لیئے ہے کہ استعارہ فعل میں ہے پس الحال مکنیا عنہا نہیں ہوگا جس مکنیا عنها کی طرف علامہ سکاکی گئے ہیں بے پرواہی کرتے ہوئے اس استعارہ تبعیة سے جس استعارہ تبعیة کی طرف گئے ہیں علامہ سکاکی کے غیر اس لیئے علامہ سکاکی کے غیر جس طرف گئے ہیں یعنی استعارہ تبعیة کی طرف ان کا جانا درست ہے لیکن سکاکی کے استدلال کو رد نہیں کیا جاسکتا۔

ترکیب:...... تکون فعل ھی اسم مرجع التبعیة استعارہ خبر جملہ معطوف علیہ فلم یکن فعل ھو اسم مرجع رد التبعیة الی المکنی عنها: ذھب الیہ غیرہ جملہ صلہ موصول صلہ ملکر متعلق مغنیا کے مغنیا حال ہے ذھب کی ھو ضمیر سے: ذھب الیہ مغنیا عما ذھب الیہ غیرہ جملہ صلہ موصول صلہ ملکر خبر لم یکن کی جملہ فعلیہ معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جزاء جملہ شرطیہ۔

فصل نمبر ۳

عبارت :...... حُسْنُ كُلٍّ مِنَ التَّحْقِيْقِيَّةِ وَالتَّمْثِيْلِ بِرِعَايَةِ جِهَاتِ حُسْنِ التَّشْبِيْهِ وَاَنْ لَّا يَشُمَّ رَائِحَتَهُ لَفْظًا

ترجمہ:...... تحقیق اور تمثیل میں سے ہر ایک کی خوبصورتی تشبیہ کی خوبصورتی کے طریقہ کے مطابق ہوتی ہے اور یہ کہ نہ سونگھے تحقیق اور تمثیل میں سے کوئی بھی تشبیہ کی بو کو از روئے لفظ کے۔

تشریح:...... استعارہ تحقیقیة اور تمثیل میں خوبصورتی کے لیئے ضروری ہے کہ وجہ تشبیہ مشبہ اور مشبہ بہ میں اس طرح ہو کہ دونوں میں دونوں کے مفہوم کا جزو ہو یا دونوں کے مفہوم کو لازم ہو اور دوسری بات یہ کہ لفظوں میں تشبیہ کی بو نہ آئے

لفظوں میں تشبیہ کی بو کی صورت میں خوبصورتی باقی نہیں رہے گی اس لیئے مشبہ کو مشبہ بہ کی جنس میں دعوی کے طور پر داخل کردیا جائے تاکہ یہ معلوم نہ ہو کہ وجہ تشبیہ میں مشبہ بہ مشبہ سے اقوی ہے لفظوں میں تشبیہ کی بو آجانے کی تین قسمیں ہیں (۱) مشبہ کو بیان کردیا جائے جیسے زید اسد میں زید مشبہ مذکور ہے۔ (۲) وجہ تشبیہ کو بیان کردیا جائے جیسے زید اسد فی الشجاعة میں الشجاعة مذکورہ ہے۔ (۳) اداۃ تشبیہ بیان کردیا جائے جیسے زید کالاسد میں (ک) کاف حرف تشبیہ مذکور ہے استعارہ میں مستعار منہ مذکور ہوتا ہے یعنی مشبہ بہ اور مستعار لہ مذکور نہیں ہوتا یعنی مشبہ:...... مشبہ کے لیے قرینہ ہوتا ہے اور تعلق تشبیہ والا ہوتا ہے:...... تشبیہ کی بو آنے کی تین قسمیں ہیں جو کہ استعارہ کو باطل کردیتی ہیں۔

ترکیب :...... حسن کل موصوف من التحقیقة والتمثیل متعلق کائن کے صفت: کل کی موصوف صفت ملکر مضاف الیہ حسن کا حسن مبتداً برعایة جهات الحسن التشبیہ متعلق کائن کے خبر معطوف علیہ لاتشم فعل ہو فاعل مرجع تحقیق اور تمثیل رائحتہ ممیز مفعول بہ لفظا تمیز جملہ فعلیہ معطوف ملکر خبر مبتداً کی جملہ اسمیہ۔

عبارت :...... وَلِذَالِکَ یُوصٰی اَنْ یَّکُوْنَ الشِّبْهُ بَیْنَ الطَّرْفَیْنِ جَلِیًّا لِئَلَّا تَصِیْرَ اِلْغَازًا کَمَا لَوْ قِیْلَ رَاَیْتُ اَسَدًا وَ اُرِیْدَ اِنْسَانٌ اَبْخَرُ وَرَاَیْتُ اِبِلًا مِائَةً لَاتَجِدُ فِیْهَا رَاحِلَةً وَاُرِیْدَ النَّاسُ بِهٰذَا ظَهَرَ اَنَ التَّشْبِیْهَ اَعَمُّ مَحَلًّا:

ترجمہ:...... تحقیق اور تمثیل میں سے ہر ایک کے تشبیہ کی بو نہ سونگھنے کی وجہ سے وصیت کی گئی ہے کہ تشبیہ کی وجہ طرفین میں نمایاں ہونی چاہیے تاکہ استعارہ غیر واضح نہ ہوجائے جیسا کہ اگر کہا جائے: دیکھا میں نے شیر کو اور ارادہ کیا جائے بدبودار منہ والے انسان کا اور جیسا کہ اگر کہا جائے دیکھے میں نے سو اونٹ نہیں پائے گا تو ان میں کوئی سواری اور ارادہ کیا جائے لوگوں کا۔ دونوں طرفوں میں وجہ تشبیہ جلی ہونا اس لیئے ہے تاکہ استعارہ غیر واضح نہ ہوجائے اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ تشبیہ استعارہ سے زیادہ عام ہے جہاں استعارہ ہوگا وہاں تشبیہ ہوگی یہ ضروری نہیں کہ جہاں تشبیہ ہو وہاں استعارہ بھی ہو۔

تشریح:...... استعارہ تحقیقیة کی مثال جیسے رأیت اسدا میں اسدا سے بدبودار منہ والا انسان مراد لیا جائے یعنی جس شخص کے منہ سے بدبو آتی ہے اس کو تشبیہ دیں شیر کے ساتھ وجہ تشبیہ کے خفی ہونے کی وجہ سے یہ استعارہ الغاز ہوگا یعنی غیر واضح ہوگا کیونکہ اسد سے بدبودار منہ والے انسان کی طرف ذھن نہیں جاتا عموما بہادر آدمی کی طرف ذہن جاتا ہے اور تمثیل کی مثال رایت ابلا مائة لاتجد فیها راحلة یہ تمثیل اس لیئے ہے کہ وجہ تشبیہ متعدد سے نکلتی ہے اور اس تمثیل میں کثرت امور کا اعتبار کیا گیا ہے یہ تمثیل نبی کریم علیہ السلام کے ارشاد سے لی گئی ہے آپ کا فرمان ہے الناس کابلٍ مائة لاتجد فیها راحلة یہاں بھی وجہ تشبیہ خفی ہے کیونکہ ابل سے مذکورہ صورت میں الناس کی طرف ذہن نہیں جاتا اس لیئے تمثیل غیر واضح ہے استعارہ تحقیقیة اور استعارہ تمثیلیة کا عمدہ ہونا تشبیہ کے عمدہ ہونے کے مطابق ہوتا ہے عمدہ ہونا یہ ہے کہ لفظ کے اعتبار سے استعارہ تحقیقیة اور استعارہ تمثیلیة میں تشبیہ نہ ہو بلغاء اسی وجہ سے ایک دوسرے کو وصیت کرتے چلے آئے ہیں کہ وجہ تشبیہ طرفین میں بنفسہ جلی ہونی چاہئے۔ جیسے استعارہ تحقیقیة فاخرج لهم عجلا جسدا له خوار میں عجلا ہے کہ طرفین میں شکل وجہ تشبیہ جلی ہے اور یہ استعارہ تحقیقیة حسین ہے تشبیہ کے حسین ہونے کے مطابق ہونے کی وجہ سے اور جیسے استعارہ تمثیلیة انی اراک تقدم رجلا وتؤخر اخرىٰ کے طرفین میں ہیئت وجہ تشبیہ جلی ہے جس کی وجہ سے یہ استعارہ تمثیلیة حسین ہے تشبیہ کے حسین ہونے کے مطابق ہونے کی وجہ سے لفظوں میں جب کوئی چیز تشبیہ پر دلالت کرنے والی نہ ہو تو تشبیہ خفی ہوگی اب اگر وجہ تشبیہ بھی جلی نہ ہو تو استعارہ اور تمثیل غیر واضح ہوجائیں گے اور تشبیہ معین ہوجائی گی اور وجہ تشبیہ قوی ہو تو استعارہ معین ہوجائے گا: غیر واضح استعارہ تحقیقیة اور غیر واضح استعارہ تمثیلیة کی مثالیں ترجمہ میں موجود ہیں۔

ترکیب:...... لذالک متعلق یوصی کے الشبہ اسم بین الطرفین ظرف جلیا کی جلیا خبر یکون کی تصیر فعل ھی اسم مرجع استعارہ الغازا خبر جملہ ہوکر متعلق یکون کے یکون اپنے اسم خبر اور متعلق سے ملکر نائب فاعل یوصی کا یوصی اپنے متعلق اور نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ رایت اسدا اور رأیت ابلا دونوں مثالیں نائب فاعل قیل کی جملہ ہوکر مضاف الیہ ما کا ما متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ بھذا متعلق ظھر کے محلا تمیز ہے التشبیہ کی ان اپنے اسم خبر اور تمیز سے ملکر فاعل ظھر کا ظھر فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَيَتَّصِلُ بِهٖ اَنَّهٗ اِذَا قَوِىَ الشَّبَهُ بَيْنَ الطَّرَفَيْنِ حَتّٰى اتَّحَدَ كَالْعِلْمِ وَالنُّوْرِ وَالشُّبْهَةِ وَالظُّلْمَةِ لَمْ يَحْسُنِ التَّشْبِيْهُ وَتَعَيَّنَتِ الْاِسْتِعَارَةُ وَالْمَكْنِىُّ عَنْهَا كَالتَّحْقِيْقِيَّةِ وَالتَّخْيِيْلِيَّةُ حُسْنُهَا بِحَسْبِ حُسْنِ الْمَكْنِىِّ عَنْهَا

ترجمہ:...... استعارہ کے لیئے وجہ تشبیہ کا واضح ہونا ضروری ہے اس کے ساتھ ملتی ہے یہ بات کہ بے شک جب قوی ہو وجہ تشبیہ طرفین میں یہاں تک کہ متحد ہوجائیں طرفین جیسے علم اور نور ہے اور شبہ اور اندھیرا ہے تو تشبیہ اچھی نہیں ہے اور استعارہ معین ہوجائے گا اور المکنی عنہا یعنی استعارہ بالکنایہ استعارہ تحقیقیہ کے مانند ہے اور تخییلیہ کا خوبصورت ہونا المکنی عنہا کی خوبصورتی کے حسن کے تابع ہے۔

تشریح:...... استعارہ کے لیئے وجہ تشبیہ کا واضح ہونا ضروری ہے اس کے ساتھ یہ بات یاد رکھو کہ جب طرفین میں وجہ تشبیہ قوی ہو یعنی وجہ تشبیہ میں مشبہ اور مشبہ بہ ایک ہو جائیں تو ایسے موقع پر تشبیہ نہیں ہوتی بلکہ استعارہ ہوتا ہے جیسے فی قلبی نور میرے دل میں نور ہے یعنی علم ہے۔ یہاں یہ نہیں کہہ سکتے فی قلبی علم کالنور اور ھو فی شبھة کالظلمة بھی نہیں کہہ سکتے۔ یہ کہہ سکتے ہیں ھو فی الظلمة وہ اندھیرے میں ہے یعنی شبہ میں ہے حسن کے اعتبار سے المکنی عنہا استعارہ تحقیقیہ کے مانند ہے المکنی عنہا میں حسن تشبیہ کی مطابقت سے ہوتا ہے اور استعارہ تحقیقیة میں بھی حسن تشبیہ کی مطابقت سے ہوتا ہے اور استعارہ تخییلیة کے حسن کا مدار استعارہ المکنی عنہا کے حسن پر ہے کیونکہ تخییلیة المکنی عنھا کے تابع ہے۔

ترکیب:...... بہ متعلق یتصل کے مرجع جلیا (ہ) اسم الشبہ فاعل بین الطرفین ظرف قوی کے اتحد فعل ھو فاعل مرجع طرفین جملہ فعلیہ ہوکر غایت قوی کی قوی جملہ شرط: علم نور شبہ اور ظلمة متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ: یحسن التشبیه جملہ معطوف علیه تعینت الاستعارة جملہ معطوف ملکر جزاء: شرط جزاء ملکر خبر ان کی ان فاعل یتصل کا یتصل جملہ فعلیہ کالتحقیقیة متعلق کائن کے خبر المکنی عنہا مبتدأ کی جملہ اسمیہ بحسب حسن الکنی عنہا متعلق تابع کے خبر حسنھا کی جملہ ہوکر خبر التخییلیة مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

فصل ٤

عبارت :...... وَقَدْ يُطْلَقُ الْمَجَازُ عَلٰى كَلِمَةٍ تَغَيَّرَ حُكْمُ اِعْرَابِهَا بِحَذْفِ لَفْظٍ اَوْ زِيَادَةِ لَفْظٍ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَجَآءَ رَبُّكَ: وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ: وَقَوْلِهٖ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ: اَىْ اَمْرُ رَبِّكَ : وَاَهْلَ الْقَرْيَةِ: لَيْسَ مِثْلَهٗ شَىْءٌ:

ترجمہ:...... اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے مجاز کا اس کلمہ پر جس کلمہ کے اعراب کا حکم بدل جائے لفظ کے حذف کے ساتھ یا لفظ کی زیادتی کے ساتھ جیسے اس کا فرمان ہے:...... آیا تیرا رب :...... اور پوچھ لے تو بستی سے اور جیسے اس کا فرمان ہے نہیں ہے اس جیسی کوئی چیز یعنی آیا تیرے رب کا حکم اور پوچھ لے تو بستی والوں سے اور نہیں ہے اس جیسی کوئی چیز......

تشریح:...... اب تک بحث کلمہ کو اس کے اصل معنی سے نقل کرنے کے اعتبار سے کہنے کی تھی اور اب بحث کلمہ کو اس کے اصل اعراب سے نقل کرنے کے اعتبار سے مجاز کہنے کی ہے اور اس صورت میں مجاز اس کلمہ کو کہتے ہیں جس کا اعراب بدل جائے حذف ہونے کی وجہ سے جیسے رب مجازا حالت رفعی میں ہے اصل امر ربک ہے یعنی ربک حالت جری میں ہے اسی طرح القریة مجازا حالت نصبی میں ہے اصل اھل القریة حالت جری میں ہے کمثل حرف زائد کی وجہ سے مجازا مجرور ہے اصل مثلہ منصوب ہے لیس کی خبر ہونے کی وجہ سے۔

ترکیب:...... تغیر فعل حکم اعرابھا فاعل بحذف لفظ اور زیادہ لفظ متعلق تغیر کے جملہ صفت کلمة کی کلمہ متعلق یطلق کے المجاز نائب فاعل جملہ

فعلیہ:...... وجاء ربک واسئل القریۃ:...... لیس کمثلہ شئی مُفسّر امر ربک اھل القریۃ: لیس مثلہ شیی مُفسّر ملکر مقولہ قول کا قول متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:......

الکنایۃ (ھذہٖ بحث الکنایۃ)

عبارت :......اَلْکِنَایَۃُ لَفْظٌ اُرِیْدَ بِہٖ لَازِمُ مَعْنَاہُ مَعَ جَوَازِ اِرَادَتِہٖ مَعَہٗ فَظَھَرَ اَنَّھَا تُخَالِفُ الْمَجَازَ مِنْ جِھَۃِ اِرَادَۃِ الْمَعْنٰی مَعَ اِرَادَۃِ لَازِمِہٖ

ترجمہ:...... کنایۃ ایک لفظ ہے جس لفظ کے ذریعہ ارادہ کیا جاتا ہے اس لفظ کے معنی کے لازم کا اور اس لازم کے ساتھ اس لفظ کے معنیٰ کا ارادہ کرنے کے جائز ہونے کے ساتھ پس ظاہر ہے یہ بات کہ کنایہ مخالف ہوتا ہے مجاز کے: 'معنیٰ' کے ارادہ کے طریقے پر اس معنیٰ' کے لازم کے ارادہ کے ساتھ۔

تشریح:...... الکنایۃ لفظ ارید بہ لازم معناہ مع جواز ارادۃ معناہ : کنایۃ ایک لفظ ہے جس لفظ سے ارادہ کیا جاتا ہے اس لفظ کے معنی کے لازم کا اس لفظ کے معنی کے ارادہ کے جائز ہونے کے ساتھ پس ظاہر ہے یہ بات کہ کنایۃ مخالف ہوتا ہے مجاز کے اس لفظ کے معنی کے ارادہ کے طریقے پر اس لفظ کے معنی کے لازم کے ارادہ کے ساتھ : کنایۃ میں معنی حقیقی اور معنی مجازی دونوں مراد ہو سکتے ہیں کنایۃ کی تقسیم حقیقت اور مجاز دونوں کی طرف ہوتی ہے کنایۃ حقیقت ہے اگر لفظ کا استعمال اس لفظ کے معنی میں ہو اور اگر اس لفظ کا استعمال اس لفظ کے معنی کے لازم میں ہو اور قرینہ قائم نہ ہو تو کنایہ ہے اھل بیان کی اصطلاح میں کنایۃ اس لفظ کو کہتے ہیں جس لفظ سے اس لفظ کے معنی کا لازم مراد لیا گیا ہو اور قرینہ قائم نہ ہو کنایۃ مصدر ہے کنایکنی کنایۃ سے اشارہ کرنا کنی عنھا اور بالکنایۃ وغیرہ کا اشتقاق بھی اسی کنایۃ سے ہے۔

ترکیب:...... بہ متعلق ارید کے مرجع لفظ لازم معناہ نائب فاعل مرجع لفظ معہ ظرف جواز کی مرجع لازم مع جواز ارادتہ ظرف ارید کی مرجع معنا حقیقی ارید اپنے متعلق نائب فاعل اور ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صفت لفظ کے لفظ خبر الکنایۃ کی جملہ اسمیہ: ھا اسم تخالف فعل ھی فاعل مرجع الکنایۃ المجاز مفعول بہ من جھۃ ارادۃ المعنی متعلق تخالف کے مع ارادۃ لازمہ ظرف تخالف کی جملہ خبر ان کی ان فاعل ظھر کا جملہ فعلیہ۔

عبارت :...... وَفُرِّقَ بِاَنَّ الْاِنْتِقَالَ فِیْھَا مِنَ اللَّازِمِ وَفِیْہِ مِنَ الْمَلْزُوْمِ وَرُدَّ بِاَنَّ اللَّازِمَ مَا لَمْ یَکُنْ مَلْزُوْمًا بِنَفْسِہٖ لَمْ یُنْتَقَلْ مِنْہُ وَحِیْنَئِذٍ فَیَکُوْنُ الْاِنْتِقَالُ مِنَ الْمَلْزُوْمِ:

ترجمہ:...... اور فرق کیا گیا ہے کنایہ میں اور مجاز میں اس بات کے ساتھ کہ معنی کا انتقال کنایۃ میں لازم سے ہوتا ہے اور مجاز میں ملزوم سے ہوتا ہے اور یہ قاعدہ رد کر دیا گیا ہے اس قاعدہ کے ساتھ کہ لازم جب تک خود ملزوم نہ ہو اس وقت تک لازم سے معنی کا انتقال نہیں ہوتا جب لازم خود ملزوم ہوگا تو اس وقت معنی کا انتقال ملزوم سے ہوگا۔

تشریح:...... کنایۃ اور مجاز میں فرق یہ ہے کہ لفظ کنایۃ سے اس کے معنی حقیقی مراد لے سکتے ہیں اور مجاز میں قرینہ کی وجہ سے حقیقی معنیٰ مراد نہیں لے سکتے جو قرینہ حقیقی معنیٰ مراد لینے سے روکتا ہے۔ بعض نے کنایۃ اور مجاز میں یہ فرق بیان کیا ہے کہ کنایۃ میں معنی کا انتقال لازم سے ملزوم کی طرف ہوتا ہے جیسے طویل نجاد لمبی میان والا اس کا لازم ہے طویل القامۃ لمبے قد والا: طویل القامۃ سے معنی منتقل ہوتا ہے لمبی میان کی طرف لمبی میان ملزوم ہے اور مجاز کی مثال جیسے:: زید اسد میں اسد ملزوم سے معنی منتقل ہوتا ہے لازم کی طرف یعنی شجاعت کی طرف اس فرق کو رد کر دیا گیا ہے کیونکہ طویل نجاد اور طویل القامۃ ہر ایک دوسرے کے مساوی ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کو لازم ہیں لھٰذا ہر ایک لازم بھی ہو سکتا ہے اور ہر ایک ملزوم بھی ہو سکتا ہے اس صورت میں یہ قاعدہ کلیتًا درست نہیں قاعدہ اگلی فصل میں آرہا ہے: لان الانتقال فیھما من الملزوم الی اللازم۔

ترکیب:......من اللازم اور من الملزوم متعلق الانتقال کے الانتقال اسم ان کا فیھا اور فیہ متعلق کائن کے خبران کی جملہ اسمیہ نائب فاعل فرق کا جملہ فعلیہ: بنفسہ متعلق کائنا کے صفت ملزوما کی ہوکر خبرلم یکن کی ہو اسم مرجع لازم جملہ فعلیہ مضاف الیہ ما کا ما ظرف لم ینتقل کی ہو نائب فاعل مرجع معنی منہ متعلق لم ینتقل کے مرجع لازم: لم ینتقل فعل اپنے نائب فاعل متعلق اور ظرف سے ملکر خبر ان کی متعلق رد کے ہو نائب فاعل مرجع فرق جملہ فعلیہ الانتقال اسم یکون کا من الملزوم متعلق کائنا کے خبر یکون کی جملہ فعلیہ۔

عبارت :...... وَهِيَ ثَلٰثَةُ اَقْسَامٍ اَلْاُوْلٰى. اَلْمَطْلُوْبُ بِهَا غَيْرُ صِفَةٍ وَّلَا نِسْبَةٍ فَمِنْهَا مَا هِيَ مَعْنًى وَّاحِدٌ كَقَوْلِهٖ وَالطَّاعِنِيْنَ مَجَامِعَ الْاَضْغَانِ: وَمِنْهَا مَا هِيَ مَجْمُوْعُ مَعَانٍ كَقَوْلِنَا كِنَايَةً عَنِ الْاِنْسَانِ حَيٌّ مُّسْتَقِيْمُ الْقَامَةِ عَرِيْضُ الْاَظْفَارِ وَشَرْطُهُمَا الْاِخْتِصَاصُ بِالْمَكْنِيِّ عَنْهُ

ترجمہ:......اور یہ کنایہ تین قسم کا ہے پہلی قسم وہ ہے جس قسم سے نسبت اور صفت کے علاوہ مطلوب ہوتا ہے اس پہلی قسم میں سے وہ ہے جس کا ایک معنی ہے جیسے اس کا کہنا ہے نیزہ مارنے والے کینوں کی جمع ہونے کی جگہوں میں اور اس پہلی قسم میں سے وہ ہے جو اکٹھے معانی والی ہوتی ہے جیسے ہمارا کہنا ہے انسان سے کنایہ کرتے ہوئے: زندہ سیدھے قد والا چوڑے ناخن والا ان دونوں قسموں سے کنایہ کی شرط ہے ان دوقسموں کا المکنی عنہ کے ساتھ خاص ہونا (جس کے متعلق اشارہ کیا گیا)

تشریح:......کنایۃ کی تین قسمیں ہیں پہلی قسم تو وہ ہے جس میں صفت یا نسبت مطلوب نہیں ہوتی بلکہ مطلوب موصوف ہوتا ہے اس قسم کی دوقسمیں ہیں ایک قسم یہ ہے کہ کنایہ لفظ ایک معنی والا ہو جیسے مجامع الاضغان یہ اگرچہ فی نفسہ جمع ہے مگر معنی واحد ہے اور یہ صفت بھی نہیں ہے اور یہاں نسبت بھی نہیں ہے یہ موصوف ہے اس کا معنی ہے کینوں کے جمع ہونے کی جگہ کنایہ ہے دل سے اور پہلی قسم کی دوسری قسم یہ ہے کہ کنایہ لفظ مجموع معنی والا ہو جیسے حییّ مستقیم القامة عریض الاظفار تین معنی والا ہے یہ صفت نہیں ہے اور یہاں نسبت بھی نہیں ہے بلکہ موصوف ہے کنایۃ ہے انسان سے۔ مکنی بہ مجامع الاضغان اور حییّ مستقیم القامةعریض الاظفار ہے مکنی عنہ دل ہے اور انسان ہے کنایۃ کی ان دونوں قسموں کے لیئے شرط ہے کہ مکنی بہ مکنی عنہ کے ساتھ خاص ہو تا کہ مکنی بہ سے مکنی عنہ کی طرف انتقال ہو سکے۔

ترکیب:......ھی مبتدأ مرجع کنایۃ ثلثۃ اقسام خبر جملہ اسمیہ: الاولی مبتدأ بہا متعلق المطلوب کے غیر صفۃ نائب فاعل المطلوب کا ہوکر خبر جملہ اسمیہ لا زائدہ نسبۃ معطوف ہے صفۃ پر منہا متعلق کائن کے خبر معنی واحد خبر ھی مبتدأ جملہ اسمیہ صلہ: موصول صلہ ملکر مبتدأ جملہ اسمیہ: الطاعنین مجامع الاضغان مقولہ قول کا قول متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ عن الانسان متعلق کنایۃ کے کنایۃ تمیز قول کی قول متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ بالمکنی عنہ متعلق الاختصاص کے ہوکر خبر شرطھما مبتدا کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:......اَلثَّانِيَةُ الْمَطْلُوْبُ بِهَا صِفَةٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنِ الْاِنْتِقَالُ بِوَاسِطَةٍ فَقَرِيْبَةٌ وَاضِحَةٌ كَقَوْلِهِمْ كِنَايَةً عَنْ طَوِيْلِ الْقَامَةِ: طَوِيْلٌ نِجَادُهٗ وَطَوِيْلُ النِّجَادِ وَالْاُوْلٰى سَاذِجَةٌ وَفِي الثَّانِيَةِ تَصْرِيْحٌ مَا لِتَضَمُّنِ الصِّفَةِ الضَّمِيْرَ اَوْ خَفِيَّةٌ كَقَوْلِهِمْ كِنَايَةً عَنِ الْاَبْلَهِ عَرِيْضُ الْقَفَا:

ترجمہ:......کنایۃ کی تین قسمیں ہیں اس کی دوسری قسم وہ ہے جس سے صفت مطلوب ہو پس اگر انتقال واسطہ کی وجہ سے نہ ہو تو کنایۃ قریبہ واضح ہے جیسے لمبے قد سے کنایۃ کرتے ہوئے ان کا کہنا ہے لمبی ہے نیام اس کی یا لمبی نیام والا پہلی مثال سادہ ہے اور دوسری مثال میں کچھ تصریح ہے صفت کے ضمیر کو متضمن ہونے کی وجہ سے یا کنایۃ خفی ہوگا جیسے بیوقوف سے کنایۃ کرتے ہوئے ان کا کہنا ہے چوڑی گدی والا۔

تشریح:......کنایۃ کی تین قسموں میں سے یہ دوسری قسم ہے اس دوسری قسم کی دوقسمیں ہیں ایک قریبہ اور ایک بعیدہ پھر قریبہ کی دوقسمیں ہیں ایک واضح اور ایک خفی پھر واضح کی دوقسمیں ہیں ایک سادہ یعنی بغیر تصریح کے اور ایک غیر سادہ یعنی تصریح

کے ساتھ: طویل نجادہ اس کی نیام لمبی ہے اس میں صفت مطلوب ہے اس لیئے کنایۃ کی یہ دوسری قسم ہے اس کے انتقال میں واسطہ کی ضرورت نہیں اس لیئے قریبہ ہے نظر وفکر کی ضرورت نہیں اس لیئے واضح ہے اور اس میں تصریح نہیں اس لیئے سادہ ہے طویل النجاد لمبی نیام والا اس میں صفت مطلوب ہے اس لیئے کنایۃ کی یہ دوسری قسم ہے اس کے انتقال میں واسطہ کی ضرورت نہیں ہے اس لیئے قریبہ ہے نظر وفکر کی ضرورت نہیں اس لیئے واضح ہے اس میں کچھ تصریح ہے ضمیر کی وجہ سے اس لیئے غیر سادہ ہے عریض القفا چوڑی گدھی والا اس میں صفت مطلوب ہے اس لیئے کنایۃ کی یہ دوسری قسم ہے اس کے انتقال میں واسطہ کی ضرورت نہیں ہے اس لیئے قریبہ ہے اس میں نظر وفکر کی ضرورت ہے اس لیئے خفی ہے۔

ترکیب:...... الثانیۃ مبتدأ بھا متعلق المطلوب کے صفۃ نائب فاعل المطلوب کی ہوکر جملہ اسمیہ: بواسطۃ متعلق انتقال کے انتقال فاعل لم یکن کا جملہ فعلیہ: قریبہ واضحہ خبرھی مبتدأ کی جملہ اسمیہ طویل نجادہ اور طویل النجاد مقولہ عن طویل القامۃ متعلق کنایۃ کے کنایۃ تمیز قول کی قول متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ الاولی ساذجۃ جملہ اسمیہ: فی الثانیۃ متعلق کائن کے خبر الضمیر مفعولبہ لتضمن کا تصریح موصوف اپنی صفت ما اور متعلق لتضمن سے ملکر مبتدا جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَاِنْ کَانَ بِوَاسِطَةٍ فَبَعِیْدَةٌ کَقَوْلِهِمْ : کَثِیْرُ الرَّمَادِ : کِنَایَةً عَنِ الْمِضْیَافِ فَاِنَّهٗ یُنْتَقَلُ مِنْ کَثْرَةِ الرَّمَادِ اِلٰی کَثْرَةِ اِحْرَاقِ الْحَطَبِ تَحْتَ الْقِدْرِ وَمِنْهَا اِلٰی کَثْرَةِ الطَّبَائِخِ وَمِنْهَا اِلٰی کَثْرَةِ الْاٰ کِلَةِ وَمِنْهَا اِلٰی کَثْرَةِ الضِّیْفَانِ وَمِنْهَا اَلٰی الْمَقْصُوْدِ

ترجمہ:...... اور اگر وہ انتقال واسطہ سے ہو پس وہ کنایۃ بعیدہ ہوگا جیسے مہمان نواز سے کنایۃ کرتے ہوئے ان کا کہنا ہے:...... بہت راکھ والا پس بے شک وہ انتقال ہوتا ہے بہت سی راکھ سے ہانڈی کے نیچے بہت سی لکڑیوں کے جلانے کی طرف اور اس سے بہت سے پکانے والوں کی طرف اور اس سے بہت سے کھانے والوں کی طرف اور اس سے بہت سے مہمانوں کی طرف اور اس سے مقصود کی طرف۔

تشریح:...... کنایۃ کی تین قسموں میں سے یہ دوسری قسم ہے کیونکہ اس سے صفت مطلوب ہے دوسری قسم کی دوسری قسم کنایۃ بعیدہ ہے کیونکہ انتقال واسطہ سے ہو رہا ہے یعنی بہت سی راکھ سے انتقال ہانڈی کے نیچے بہت سی لکڑیوں کے جلانے کی طرف ہو رہا ہے اور ہانڈی کے نیچے بہت سی لکڑیوں کے جلانے سے بہت سے پکانے والوں کی طرف ہو رہا ہے اور انتقال بہت سے پکانے والوں سے بہت سے کھانے والوں کی طرف ہو رہا ہے اور انتقال بہت سے کھانے والوں سے بہت سے مہمانوں کی طرف ہو رہا ہے اور انتقال بہت سے مہمانوں سے مقصود کی طرف ہو رہا ہے یعنی وہ بہت مہمان نواز ہے یہ کنایۃ بعیدہ ہے۔

ترکیب:...... کان فعل ھو فاعل مرجع انتقال بواسطۃ متعلق کان کے جملہ فعلیہ شرط ھی بعیدۃ جملہ جزاء: عن المضیاف متعلق کنایۃ کے کنایۃ تمیز قول کی کثیر الرماد مقولہ قول کا ھم مضاف الیہ قول کا قول متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ (ہ) اسم مرجع الانتقال ینتقل فعل ھو نائب فاعل مرجع انتقال: تحت القدر ظرف ہے احراق کی باقی دس مجرور متعلق ینتقل کے ہوکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ان کی جملہ اسمیہ۔

عبارت :...... اَلثَّالِثَةُ الْمَطْلُوْبُ بِهَا نِسْبَةٌ کَقَوْلِهٖ : اِنَّ السَّمَاحَةَ وَالْمُرُوَّةَ وَالنَّدٰی فِیْ قُبَّةٍ ضُرِبَتْ عَلَی ابْنِ الْحَشْرَجِ فَاِنَّهٗ اَرَادَ اَنْ یُّثْبِتَ اِخْتِصَاصَ ابْنِ الْحَشْرَجِ بِهٰذَا الصِّفَاتِ

ترجمہ:...... اور کنایۃ کی تیسری قسم وہ ہے جس سے مطلوب نسبت ہو جیسے اس کا کہنا ہے بے شک بخشش اور رواداری اور سخاوت اس خیمہ میں ہے جو لگایا گیا ہے ابن حشرج پر: پس بے شک اس نے ارادہ کیا ہے یہ کہ ثابت کردے وہ ابن حشرج کے خاص ہونے کو ان صفات کے ساتھ۔

تشریح:...... یہ کنایۃ کی تیسری قسم ہے پہلی قسم میں کنایۃ موصوف سے تھا دوسری قسم میں کنایۃ صفت سے تھا اور تیسری قسم میں کنایۃ نسبت سے ہے: بیان یہاں یہ کرنا تھا کہ بخشش رواداری اور سخاوت ابن الحشرج میں ہیں کیونکہ یہ بات بالکل ظاہر ہے

کہ بخشش رواداری اور سخاوت وجودی چیز نہیں ہیں جو قبہ میں ہوں یہ صفات ابن الحشرج کی ہیں لیکن ان کی نسبت بجائے ابن الحشرج کے کنایہ کرتے ہوئے قبہ کی طرف کر دی جو قبہ ابن الحشرج پر لگایا گیا ہے۔

ترکیب:...... الثالثۃ مبتدأ بھا متعلق المطلوب کے نسبۃ نائب فاعل مطلوب کا ہو کر خبر جملہ اسمیہ: ضربت علی ابن الحشرج جملہ صفۃ قبۃ کی قبۃ متعلق کائنات کے خبر ان کی ان اپنے تینوں اسم اور خبر سے مل کر مقولہ قول کا قول متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ بھذا الصفات متعلق اختصاص کے اختصاص مفعول بہ یثبت کا جملہ مفعول بہ اراد کا جملہ خبر ان کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... فَتَرَکَ التَّصْرِيحَ بِاَنْ يَّقُوْلَ لَهُ اَنَّهُ مُخْتَصٌّ بِهَا اَوْ نَحْوَهُ اِلَى الْكِنَايَةِ بِاَنْ جَعَلَهَا فِيْ قُبَّةٍ مَضْرُوْبَةٍ عَلَيْهِ وَنَحْوُهُ قَوْلُهُمْ اَلْمَجْدُ بَيْنَ ثَوْبَيْهِ وَالْكَرَمُ بَيْنَ بُرْدَيْهِ

ترجمہ:...... پس چھوڑ دی اس نے تصریح اس بات کے ساتھ یہ کہ کہتا وہ شاعر ابن الحشرج کے لیئے کہ بے شک وہ خاص ہے ان صفات کے ساتھ یا کہتا وہ شاعر اس جیسا تصریح چھوڑ دی ہے کنایۃ کے لیئے اس بات کے ساتھ کہ کر دیا ہے اس نے ان صفات کو خیمہ میں جو خیمہ لگایا گیا ہے ابن الحشرج پر اور اس جیسا کلام ان کا کہنا ہے بزرگی اس کے دو کپڑوں میں ہے اور بخشش اس کی دو چادروں میں ہے۔

تشریح:...... شاعر نے تصریح کو ترک کر دیا کہ وہ بخشش اور رواداری اور سخاوت ابن الحشرج کے ساتھ خاص ہیں بلکہ اس نے ان تینوں کی نسبت خیمہ کی طرف کر کے کنایہ کر دیا یہاں شاعر نے اوصاف ثلاثۃ کو ممدوح کے قبۃ میں کر کے کنایۃ کیا ہے اس بات سے کہ یہ اوصاف ابن حشرج کے ہیں کیونکہ جب کوئی چیز آدمی کی جگہ میں ثابت ہو تو وہ چیز قطعی طور پر آدمی کے لیئے ثابت ہوگی اس وجہ سے شاعر نے ان اوصاف مذکورہ کے ثبوت کی وضاحت چھوڑی دی کہ وہ شاعر یوں کہتا کہ ابن الحشرج خاص ہے بخشش میں اور رواداری میں اور سخاوت میں اس کے مثل عربوں کا کہنا ہے کہ بزرگی اس کے دونوں کپڑوں میں ہے اور بخشش اس کی دونوں چادروں میں ہے یہ نسبت کپڑوں کی طرف اور چادروں کی طرف کنایۃ ہے اس بات سے کہ وہ صاحب بخشش ہے کہ بخشش اس کی صفت ہے جو کہ اس کی ذات میں موجود ہے اسی طرح وہ بزرگی والا ہے کہ بزرگی اس کی صفت ہے جو کہ اس کی ذات میں موجود ہے۔

ترکیب:...... لہ متعلق یقول کے مرجع ابن الحشرج (ہ) اسم ان کا بھا متعلق مختص کے مرجع صفات خبر ان کی جملہ اسمیہ معطوف علیہ نحوہ معطوف مل کر مقولہ یقول فعل اپنے فاعل متعلق اور مقولہ سے ملکر جملہ ہو کر متعلق ترک کے علیہ متعلق مضروبۃ کے مضروبۃ صفت قبۃ کی قبۃ متعلق جعل کے جعل جملہ ہو کر متعلق کنایۃ کے کنایۃ متعلق ترک کے ترک فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور دونوں متعلق ملکر سے جملہ فعلیہ نحوہ مبتدأ المجد بین ثوبین جملہ معطوف علیہ مقولہ قولھم کا قولھم خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَالْمَوْصُوْفُ فِيْ هٰذَيْنِ الْقِسْمَيْنِ قَدْ يَكُوْنُ غَيْرَ مَذْكُوْرٍ كَمَا يُقَالُ فِيْ عُرْضِ مَنْ يُّؤْذِى الْمُسْلِمِيْنَ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ

ترجمہ:...... اور موصوف ان دو قسموں میں کبھی مذکور نہیں ہوتا جیسا کہ کہا جائے اس کے اشارہ میں جو تکلیف دیتا ہے مسلمانوں کو:...... مسلمان وہ شخص ہے جس کی زبان سے اور جس کے ہاتھ سے سلامت رہیں مسلمان۔

تشریح:...... الثانیۃ المطلوب بھا صفۃ اور الثالثۃ المطلوب بھا نسبۃ: کنایۃ کی دوسری قسم میں موصوف اور کنایۃ کی تیسری قسم میں منسوب کبھی مذکور ہوتا ہے اور کبھی مذکور نہیں ہوتا جیسا کہ تیسری قسم میں منسوب مذکور ہے: ان السماحۃ والمروۃ والندیٰ فی قبۃ ضربت علی بن الحشرج میں ابن الحشرج ہے اور کبھی منسوب مذکور نہیں ہوتا: جیسے المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ میں مذکور نہیں ہے اس کا ترجمہ یہ ہے مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے سلامت رہیں مسلمان اور کنایۃ مفہوم یہ ہے کہ فلاں شخص جو مسلمانوں کو تکلیف دیتا ہے مسلمان نہیں ہے اور وہ شخص ان کلمات میں مذکور نہیں ہے۔

ترکیب:......الموصوف مبتدأ فی ھذین القسمین متعلق یکون کے ھو اسم مرجع موصوف غیر مذکور خبر جملہ فعلیہ ہوکر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ یوذی فعل ھو فاعل مرجع من المسلمین مفعول بہ جملہ فعلیہ موصول صلہ ملکر مضاف الیہ عرض کا عرض متعلق یقال کے حدیث نائب فاعل جملہ فعلیہ مضاف الیہ ما کا ما متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔ سلم فعل المسلمون فاعل من لسانہ ویدہ متعلق سلم کے جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ ملکر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... قَالَ السَّكَّاكِيُّ اَلْكِنَايَةُ تَتَفَاوَتُ اِلٰى تَعْرِيْضٍ وَتَلْوِيْحٍ وَرَمْزٍ وَاِيْمَاءٍ وَاِشَارَةٍ وَالْمُنَاسِبُ لِلْعُرْضِيَّةِ التَّعْرِيْضُ وَلِغَيْرِهَا اِنْ كَثُرَتِ الْوَسَائِطُ التَّلْوِيْحُ وَاِنْ قَلَّتْ مَعَ خِفَاءِ الرَّمْزُ وَبِلَاخِفَاءِ الْاِيْمَاءُ وَالْاِشَارَةُ

ترجمہ:...... سکا کی نے کہا ہے کنایۃ کی مختلف صورتیں ہیں تعریض: تلویح: رمز: ایماء: اشارہ: عرضیت کے لیئے تعریض مناسب ہے اور عرضیت کے علاوہ کے لیئے تلویح مناسب ہے اگر واسطے زیادہ ہوں اور اگر خفاء کے ساتھ واسطے کم ہوں تو رمز مناسب ہے اور اگر واسطے کم ہوں بغیر خفاء کے تو ایماء اور اشارہ مناسب ہے۔

تشریح:...... سکا کی نے کہا ہے جب کنایۃ موصوف غیر مذکور کے لیئے عرضیۃ ہو ایک جانب اشارہ کر کے مراد اس کی دوسری جانب ہو اور دوسری جانب کی طرف کلام زیادہ مائل ہو تو اس کنایۃ کو عوضیۃ اور تعریض کہتے ہیں: اگر کلام میں لازم اور ملزوم کے درمیان واسطے ایک سے زائد ہوں جیسے کثیر الرماد تو اس کنایۃ کا نام تلویح ہے تلویح کہتے ہیں دور سے اشارہ کرنے کو: اور اگر لازم اور ملزوم کے درمیان واسطے بالکل نہ ہوں یا صرف ایک ہو لیکن معنی اصل میں اور معنی مستعمل فیہ میں خفاء ہو تو اس کو رمز کہتے ہیں جیسے عریض القفا کہ اس میں واسطہ نہیں ہے اور عریض الوسادہ میں صرف ایک واسطہ ہے اور لزوم بین الطرفین خفاء ہے: اور اگر لازم اور ملزوم کے درمیان واسطہ بالکل نہ ہو یا صرف ایک ہو لیکن معنی اصلی میں اور معنی مستعمل فیہ میں خفاء نہ ہو تو اس کو ایماء اور اشارہ کہتے ہیں ایماء اور اشارہ نام کے اعتبار سے الگ ہیں تعریف کے اعتبار سے ایک ہیں۔

ترکیب:......قال فعل السکا کی فاعل: الکنایۃ مبتدأ تتفاوت فعل ھی فاعل مرجع الکنایۃ پانچوں مجرور متعلق تتفاوت کے جملہ فعلیہ خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ قال کا جملہ فعلیہ: للعرضیۃ متعلق مناسب کے ہوکر مبتدأ التعریض خبر جملہ اسمیہ: لغیر ھا متعلق کائن کے خبر التلویح مبتدأ جملہ جزاء: ان کثرت الوسائطہ جملہ شرط: لغیر ھا متعلق کائن کے خبر الرمز مبتدأ جملہ جزاء: وان قلت مع خفاء جملہ شرط: لغیر ھا متعلق کائن کے خبر الایماء والاشارۃ مبتدأ جملہ جزاء وان قلت بلاخفاء جملہ شرط۔

عبارت:...... ثُمَّ قَالَ وَالتَّعْرِيْضُ قَدْ يَكُوْنُ مَجَازًا كَمَا فِيْ قَوْلِكَ اٰذَيْتَنِيْ فَسَتَعْرِفُ وَاَنْتَ تُرِيْدُ اِنْسَانًا مَعَ الْمُخَاطَبِ دُوْنَهٗ وَاِنْ اَرَدْتَّهُمَا جَمِيْعًا كَانَ كِنَايَةً وَلَابُدَّ فِيْهِمَا مِنْ قَرِيْنَةٍ

ترجمہ:...... پھر سکا کی نے کہا ہے تعریض کبھی مجاز ہوتی جیسا تیرے کہنے میں ہے۔ تکلیف دی تو نے مجھ کو پس عنقریب جان لے گا تو: اور تو چاہتا ہے ایک انسان کو جو مخاطب کے ساتھ ہے مخاطب کے علاوہ اگر ارادہ کرے تو ان دونوں کا ایک ساتھ تو یہ جملہ کنایۃ ہوگا اور ضروری ہے کنایۃ میں اور مجاز میں قرینہ کا ہونا۔

تشریح:...... سکا کی نے کہا ہے کہ تعریض کبھی مجاز بھی ہوتی ہے جیسے توبیخ اور تہدید کے طور پر کسی سے تو کہے: تکلیف دی تو نے مجھ کو عنقریب تو جان لے گا اور مراد وہ شخص ہو جو مخاطب کے ساتھ ہے اس صورت میں لفظ ما وضع لہ کے علاوہ میں استعمال ہوگا اور یہ مجاز ہے: اگر اس جملہ سے مخاطب اور وہ شخص جو مخاطب کے ساتھ ہے مراد ہو تو کنایۃ ہوگا کیونکہ معنی آخر کے ساتھ معنی اصل میں لفظ استعمال ہے جو کہ مجاز سے روکتا ہے کنایۃ میں اور مجاز میں قرینہ کا ہونا ضروری ہے جس سے یہ معلوم ہوجائے کہ لفظ اصل معنیٰ میں استعمال ہو رہا ہے یا دوسرے معنی میں مع المخاطب سے معنیٰ ظاہر ہے کہ مخاطب کے علاوہ ہے

اس صورت میں دو نہ کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔

ترکیب:...... قال فعل ھو فاعل مرجع سکا کی یکون فعل ھواسم مرجع التعریض مجازاخبر جملہ فعلیہ ہوکر خبر التعریض کی جملہ اسمیہ: مع المخاطب اور دونہ ظرف کائنا کی ہوکر صفت انسان کی انسان مفعول بہ ترید کا ترید جملہ ہوکر خبرانت کی جملہ اسمیہ حال ک ضمیر سے اذتنتی فسعرف مقولہ قول کا قول متعلق ثبت کے ھو فاعل مرجع ما ثبت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ صلہ ما کا ما متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ: جمیعا تاکید ھما مؤکد مفعول بہ اردت کا جملہ شرط کان کنایۃ جملہ جزاء: بداسم فیھما اور من قرینۃ متعلق کائن خبر جملہ اسمیہ۔

فصل نمبر ۵

عبارت:...... اَطْبَقَ الْبُلَغَاءُ عَلٰی اَنَّ الْمَجَازَ وَالْکِنَایَۃَ اَبْلَغُ مِنَ الْحَقِیْقَۃِ وَالتَّصْرِیْحِ لِاَنَّ الْاِنْتِقَالَ فِیْھِمَا مِنَ الْمَلْزُوْمِ اِلَی اللَّازِمِ فَھُوَ کَدَعْوَی الشَّیْئِ بِبَیِّنَۃٍ وَاَنَّ الْاِسْتِعَارَۃَ اَبْلَغُ مِنَ التَّشْبِیْہِ لِاَنَّھَا نَوْعٌ مِنَ الْمَجَازِ

ترجمہ:...... متفق ہیں بلغاء اس بات پر کہ مجاز حقیقت سے زیادہ بلیغ ہوتا ہے اور کنایۃ تصریح سے زیادہ بلیغ ہوتا ہے کیونکہ انتقال مجاز میں اور کنایۃ میں ملزوم سے لازم کی طرف ہوتا ہے پس وہ انتقال ایسے ہے جیسے چیز کا دعویٰ دلیل کے ساتھ اور استعارہ تشبیہ سے زیادہ بلیغ ہوتا ہے کیونکہ وہ استعارہ مجاز کی نوع ہے۔

تشریح:...... ملزوم کا ہونا لازم کے لیئے ضروری ہے لازم ملزوم سے الگ نہیں ہوسکتا اور کنایۃ میں اور مجاز میں انتقال ملزوم سے لازم کی طرف ہوتا ہے گویا کہ یہ دعویٰ دلیل کے ساتھ ہے اس وجہ سے مجاز حقیقت سے زیادہ بلیغ ہوتا ہے اور کنایۃ تصریح سے زیادہ بلیغ ہوتا ہے استعارہ مجاز کی نوع ہے اور مجاز حقیقت سے زیادہ بلیغ ہوتا ہے اس لیئے استعارہ تشبیہ سے زیادہ بلیغ ہوتا ہے کیونکہ تشبیہ حقیقت کی قبیل سے ہے۔

ترکیب:...... المجاز اور الکنایۃ اسم ان کے من الحقیقۃ اور التصریح متعلق ابلغ کے: من الملزوم اور الی اللازم متعلق الانتقال کے انتقال اسم ان کا فیھما متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ متعلق ابلغ کے ابلغ خبر ان کی جملہ اسمیہ متعلق اطبق کے اطبق جملہ فعلیہ: ببینۃ متعلق دعوی کے دعوی متعلق کائن کے خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ الاستعارہ اسم ان کا من التشبیہ متعلق ابلغ کے من المجاز متعلق کائن کے صفت نوع کی نوع خبر ان کی ھا اسم ان کا جملہ اسمیہ متعلق ابلغ کے ابلغ خبر ان کی جملہ اسمیہ متعلق اطبق کے اطبق جملہ فعلیہ۔

☆☆☆☆☆

اَلْفَنُّ الثَّالِثُ عِلْمُ الْبَدِيْعِ

تیسرا فن علم بدیع کا ہے

عبارت:...... وَهُوَ عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهٖ وُجُوْهُ تَحْسِيْنِ الْكَلَامِ بَعْدَ رِعَايَةِ الْمُطَابَقَةِ وَوُضُوْحِ الدَّلَالَةِ وَهِيَ ضَرْبَانِ مَعْنَوِيٌّ وَلَفْظِيٌّ

ترجمہ:...... وہ علم بدیع ایک علم ہے جس کے ذریعے سے پہنچانا جاتا ہے کلام کے خوبصورت کرنے والے طریقوں کو مطابقت کی رعایت کے بعد اور دلالت کی وضاحت کے بعد اس علم بدیع کی دو قسمیں ہیں۔

تشریح:...... بعد رعاية مطابقة الكلام لمقتضى الحال اس کا تعلق علم معانی سے ہے:...... مخاطب کا خالی ذہن ہونا یا متردد ہونا یا انکاری ہونا تقاضہ کرتا ہے کلام کے مختلف ہونے کا:...... بعد وضوح دلالة الكلام على المراد:...... اس کا تعلق علم بیان سے ہے کیونکہ وضاحت علم بیان سے حاصل ہوتی ہے:...... علم معانی اور علم بیان کے بعد پھر کلام کے خوبصورت کرنے والے طریقوں کے ذریعہ کلام کی خوبصورتی کو پہچانا جاتا ہے اس علم بدیع کی دو قسمیں ہیں ایک معنوی جس سے معنی کی خوبصورتی ہوتی ہے اور ایک لفظی جس سے لفظ کی خوبصورتی ہوتی ہے۔

ترکیب:...... الفن الثالث مبتدأ علم البدیع خبر جملہ اسمیہ: وضوح الدلاۃ معطوف ہے رعایۃ پر بعد ظرف ہے یعرف کی وجوہ تحسین الکلام نائب فاعل یعرف کا بہ متعلق یعرف کے جملہ فعلیہ صفت علم کی علم خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... اَمَّا الْمَعْنَوِيُّ فَمِنْهُ الْمُطَابَقَةُ وَتُسَمَّى الطِّبَاقَ وَالتَّضَادَ اَيْضًا وَهِيَ الْجَمْعُ بَيْنَ مُتَضَادَّيْنِ اَيْ مَعْنَيَيْنِ مُتَقَابِلَيْنِ فِي الْجُمْلَةِ

ترجمہ:...... لیکن معنوی میں سے مطابقت ہے اور نام رکھا جاتا ہے مطابقت کا طباق اور تضاد بھی اور مطابقت جملہ میں دو متضاد معنی کو جمع کرنا ہے یعنی دو معنی جو ایک دوسرے کے مقابل ہوں۔

تشریح: ...... مطابقت علم بدیع میں سے محسنات کی پہلی قسم ہے مطابقت کی تعریف یہ ہے کہ جملہ میں دو متضاد معنی کو جمع کر دیا جائے یعنی ایک معنی دوسرے معنی کے مقابل ہو اس جمع کرنے کو مطابقت کہتے ہیں اور اس مطابقت کا نام طباق بھی رکھا جاتا ہے اور اس کا نام تضاد بھی رکھا جاتا ہے کہ دونوں معنی ایک دوسرے کے مقابل ہیں۔

ترکیب:...... من متعلق کائن کے خبر المطابقۃ مبتدأ جملہ اسمیہ ہوکر خبر المعنوی کی جملہ اسمیہ: تسمی فعل ھی نائب فاعل مرجع مطابقۃ الطباق اور التضاد مفعول ثانی ایضا مفعول مطلق جملہ فعلیہ: متضادین مُفسَّر معنیین متقابلین مُفسِّر ملکر ظرف الجمع کی فی الجملۃ متعلق الجمع کے الجمع خبر ھی مبتدأ کی جملہ اسمیہ

عبارت:...... وَيَكُوْنُ بِلَفْظَيْنِ مِنْ نَوْعِ اِسْمَيْنِ نَحْوُ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُوْدٌ اَوْ فِعْلَيْنِ نَحْوُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ اَوْ حَرْفَيْنِ نَحْوُ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ اَوْ مِنْ نَوْعَيْنِ نَحْوُ اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ

ترجمہ:...... اور وہ جمع کرنا ہوتا ہے دو اسموں کی قسم کے دو لفظوں کو جیسے تو گمان کرتا ہے ان کو جاگتا ہوا اور حالت یہ ہے کہ وہ سوئے ہوئے ہیں یا دو فعلوں کی قسم کے دو لفظوں کو جیسے وہ زندہ کرتا ہے اور وہ مارتا ہے یا دو حرفوں کی قسم کے دو لفظوں کو جیسے اس جان کے لیئے وہ ہے جو اس نے کمایا اور اس جان پر وہ ہے جو اس نے کیا یا دو قسم کے دو لفظوں کو جیسے اور کیا وہ شخص جو تھا مردہ پس زندہ کیا ہم نے اس کو۔

تشریح:...... یہ مطابقت ہوگی یعنی دو لفظوں کو جمع کرنا ہوگا جب دونوں لفظ اسم ہوں گے جیسے وہ تحسبھم ایقاضا وھم رقود

اس میں ایقاضاً اور رقود دونوں اسم ہیں اور ایک دوسرے کے مقابل ہیں یا جب دونوں لفظ فعل ہوں گے جیسے یحي ویمیت اس میں یحي اور یمیت دونوں فعل ہیں اور ایک دوسرے کے مقابل ہیں یا جب دونوں لفظ حرف ہوں گے جیسے لھا ماکسبت وعلیھا مااکتسبت اس میں لام اور علیٰ دونوں حرف ہیں لام میں معنی فائدہ کا ہے اور علیٰ میں معنی نقصان کا ہے یعنی لام اور علیٰ ایک دوسرے کے مقابل ہیں یا جب دونوں لفظ دو قسم کے ہوں گے جیسے او من کان میتا فاحیینه اس میں ایک لفظ اسم ہے میتا اور دوسرا لفظ فعل ہے احیینا اور دونوں لفظ ایک دوسرے کے مقابل ہیں۔

ترکیب:...... یکون فعل ھو اسم مرجع الجمع من نوع اسمین متعلق کائنین کے صفت لفظین کی لفظین موصوف متعلق کائنا کے خبر یکون کی جملہ فعلیہ: فعلین اور حرفین معطوف ہیں اسمین پر من نوعین معطوف ہے من نوع اسمین پر: ھم رقود جملہ اسمیہ حال ہے ھم سے: لھا متعلق کائن کے خبر کسبت فعل ھی فاعل مرجع نفس (ہ) مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ ملکر مبتدا جملہ اسمیہ

عبارت:...... وَهُوَ ضَرْبَانِ طِبَاقُ الْاِيْجَابِ كَمَا مَرَّ وَطِبَاقُ السَّلْبِ نَحْوُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَنَحْوُ لَاتَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ

ترجمہ:...... اور وہ طباق دو قسم کا ہے ایک طباق الایجاب اور ایک طباق السلب جیسے اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے صرف جانتے ہیں وہ دنیا کی ظاہر زندگی کو اور جیسے نہ ڈریں آپ لوگوں سے اور ڈریں آپ مجھ سے

تشریح:...... طباق کی دو قسمیں ہیں ایک تو مثبت ہے جیسا کہ گذرا کہ تمام مثالیں مثبت کی ہیں: ایقاظ رقود اور یحي ویمیت اور لھا علیھا اور میتا احیینا اور دوسری قسم ایجاب اور سلب کے تقابل کی ہے جیسے ولکن اکثر الناس لایعلمون یعلمون ہے اس میں لایعلمون منفی ہے اور یعلمون مثبت ہے ایک جملہ میں جمع ہیں یا جیسے ولاتخشوا الناس واخشون ہے کہ لاتخشوا نہی ہے اور واخشو امر ہے یہاں ڈرنے سے روکا گیا ہے باعتبار لوگوں کے اور ڈرنے کا حکم کیا گیا ہے باعتبار اللہ کے مادہ کے اعتبار سے ایک دوسرے کے مقابل نہیں ہیں بلکہ فعل کے اعتبار سے ایک دوسرے کے مقابل ہیں ایک منفی اور ایک مثبت ہونے کی صورت میں طباق السلب ہوتا ہے۔

ترکیب:...... احدھا مبتدأ طباق الایجاب خبر جملہ اسمیہ: مر فعل ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ: اکثر الناس اسم لکن کا لایعلمون خبر لکن کی جملہ اسمیہ: من الحیوۃ الدنیا متعلق کائنا کے صفت ظاہرا موصوف مفعول بہ یعلمون جملہ حال ہے لایعلمون کی ضمیر سے لاتخشوا الناس جملہ فعلیہ اخشون فعل فاعل مفعول بہ جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَمِنَ الطِّبَاقِ مَا سَمَّاهُ بَعْضُهُمْ تَدْبِيْجًا نَحْوُ قَوْلِهٖ تَرَدّٰى ثِيَابَ الْمَوْتِ حُمْرًا فَمَا اَتٰى لَهَا اللَّيْلُ اِلَّا وَهِيَ مِنْ سُنْدُسٍ خُضْرٍ وَيَلْحَقُ بِهٖ نَحْوُ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ مُسَبَّبَةٌ عَنِ اللِّيْنِ

ترجمہ:...... اور طباق میں سے وہ طباق ہے جس کا نام رکھتے ہیں بعض علماء تدبیج جیسے اس کا کہنا ہے: پہنے اس نے موت کے سرخ کپڑے پس نہیں آئی ان کپڑوں پر رات مگر وہ کپڑے سبز ریشم کے تھے اور ملتا ہے اس شعر کے ساتھ آیت جیسا: سخت ہیں کفار پر نرم ہیں آپس میں اس جیسا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رحمت مسبب ہے لین کی۔

تشریح:...... طباق کی ایک قسم وہ ہے جسکا نام رکھا بعض نے تدبیج مزین کرنا یعنی کلام کو ایک سے زائد رنگوں سے آراستہ کرنا اور کسی امر سے کنایۃ کرنا جیسے تردیٰ ثیاب الموت حمرا فما اتي لھا اللیل الا وھی من سندس خضر اس میں دو رنگ ہیں ایک سبز اور ایک سرخ جن کو جمع کیا گیا ہے حمر کنایۃ ہے قتل سے اور خضر کنایہ ہے جنت سے دونوں رنگ ایک دوسرے کے مقابل ہیں اس کو تدبیح کہتے ہیں یعنی تزیین: اشداء علی الکفار رحماء بینھم تدبیج نہیں کیونکہ اشداء

سخت اور رحماء مہربانی میں تقابل نہیں اور تدبیج کے ساتھ ملنے کی وجہ یہ ہے کہ لین سبب ہے رحمت کا اور لین میں اور شدید میں تقابل ہے اس تقابل کی وجہ سے یہ تدبیج کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

ترکیب:...... من الطباق متعلق کائن کے خبر سما فعل اپنے دونوں مفعول بہ اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ: صلہ موصول ملکر مبتدأ جملہ اسمیہ :تردی فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور حال سے ملکر جملہ فعلیہ: اتی فعل اپنے متعلق اور فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ سندس موصوف خضر صفت مل کر مجرور متعلق کائنۃ کے خبر ھی مبتداء جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَنَحْوُ لَاتَعْجَبِیْ یَاسَلْمٰی مِنْ رَجُلٍ ضَحِکَ الْمَشِیْبُ بِرَأْسِہٖ فَبَکٰی وَیُسَمَّی الثَّانِیْ اِیْھَامَ التَّضَادِّ

ترجمہ:...... اور ملتا ہے اس طباق کو یہ شعر جیسا: نہ تعجب کر اے سلمٰی اس آدمی سے ہنس پڑا بڑھاپا جس کے سر میں پس وہ رو پڑا نام رکھا جاتا ہے اس شعر جیسا کا تضاد کا وھم ڈالنا۔

تشریح:...... پہلے آیت میں اشداء کے مقابل الیناء ہونا چاہیئے تھا لیکن الیناء کی بجائے رحماء مسبب تھا اس لیئے تدبیج کے ساتھ ملتا تھا اور اس میں بڑھاپا ہنسا ہے حالانکہ بڑھاپا ہنستا نہیں ہے ظاہر ہوتا ہے اور ظاہر ہونے میں اور رونے میں تقابل نہیں ہے اس لیئے یہ تدبیج نہیں ہے لفظا تقابل ہے اس لیئے یہ تدبیج کے ساتھ ملتا ہے کلام میں حسن پیدا کرنے کی وجہ سے ضحک کا استعمال کیا ہے ورنہ ظھر المشیب براسہ ہے لیکن اس سے حسن پیدا نہیں ہوتا اس صورت میں اس کا نام تضاد کا وھم ڈالنا رکھا جاتا ہے۔

ترکیب:...... نحو فاعل یلحق کا جملہ فعلیہ: یاسلم منادی مفعول بہ ادعو کا جملہ فعلیہ: ضحک الشیب براسہ جملہ معطوف علیہ فبکی جملہ معطوف ملکر صفت رجل موصوف متعلق لاتعجبی کے جملہ فعلیہ الثانی نائب فاعل ایہام التضاد مفعول ثانی جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَدَخَلَ فِیْہِ مَا یُخْتَصُّ بِاسْمِ الْمُقَابَلَۃِ وَھِیَ اَنْ یُّؤْتٰی بِمَعْنَیَیْنِ مُتَوَافِقَیْنِ اَوْ اَکْثَرَ ثُمَّ بِمَا یُقَابِلُ ذٰلِکَ عَلَی التَّرْتِیْبِ وَالْمُرَادُ بِالتَّوَافُقِ خِلَافُ التَّقَابُلِ نَحْوُ فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلًا وَّلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا وَنَحْوُ قَوْلِہٖ مَا اَحْسَنَ الدِّیْنَ وَالدُّنْیَا اِذَا اجْتَمَعَا: وَاَقْبَحَ الْکُفْرَ وَالْاِفْلَاسَ بِالرَّجُلِ

ترجمہ:...... اور اس طباق میں داخل ہے وہ کلام جس کلام کو خاص کیا گیا ہے مقابلہ والے اسم کے ساتھ اور وہ مقابلہ یہ ہے کہ لایا جائے دو معنوں کو جو ایک دوسرے کے موافق ہوں یا لایا جائے زیادہ معنوں کو پھر لایا جائے ترتیب پر اس کو جو مقابل ہے اس کے اور مراد توافق سے تقابل کا خلاف ہے جیسے پس چاہیئے یہ کہ ہنسیں وہ لوگ کم اور روئیں زیادہ اور جیسے اس کا کہنا ہے کہ کتنا اچھا ہے دین اور دنیا جب وہ جمع ہو جائیں اور کتنا برا ہے کفر اور مفلس ہونا آدمی میں۔

تشریح:...... جس کلام کو مقابلہ والے اسم کے ساتھ خاص کیا گیا ہو وہ کلام طباق میں داخل ہے تفسیر اس کی یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ معنی کو لایا جائے جو کہ ایک دوسرے کے مافق ہوں مقابل نہ ہوں پھر ترتیب پر لایا جائے ان معنی کو جو ان کے مقابل ہوں جیسے فلیضحکوا قلیلا ہے یہ یضحکوا اور قلیلا ایک دوسرے کے موافق ہیں مقابل نہیں اور اس کے بعد لایا گیا ہے لیبکوا کثیرا کو لیبکوا لیضحکوا کے مقابل ہے اور کثیرا قلیلا کے مقابل ہے دو سے زیادہ کی مثال احسن الدین والدنیا ہے کہ تینوں ایک دوسرے کے موافق ہیں مقابل نہیں ہیں اس کے بعد لایا گیا ہے اقبح الکفر والافلاس کو اقبح احسن کے مقابل ہے الکفر الدین کے مقابل ہے اور الافلاس الدنیا کے مقابل ہے: مصنف اس کو الگ قسم شمار نہیں کرتے بلکہ طباق میں شمار کرتے ہیں: توافق سے مراد تناسب یا تماثل نہیں ہے بلکہ تقابل کے خلاف مراد ہے یعنی نقیض نہیں ہوں گے۔

ترکیب:...... فیہ متعلق دخل کے مرجع طباق یختص فعل ھو نائب فاعل مرجع ما باسم المقابلۃ متعلق یختص کے جملہ صلہ: موصول صلہ ملکر فاعل دخل کا

جملہ فعلیہ: متوافقین صفت اکثر معطوف معنیین پر معنیین نائب فاعل یوتیٰ کا علی الترتیب متعلق یوتیٰ کے: یقابل فعل ھو فاعل مرجع ما ذلک مفعول بہ جملہ صلہ: موصول صلہ ملکر نائب فاعل یوتیٰ کا یوتیٰ جملہ فعلیہ خبر ھی مبتدا کی جملہ اسمیہ: بالتوافق متعلق المراد کے مبتدا خلاف التقابل خبر جملہ اسمیہ: فلیضحکوا قلیلا فعل فاعل مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ: بالرجل متعلق افلاس کے: اقبح فعل تعجب ھو فاعل مرجع ما الکفر اور الافلاس مفعول بہ جملہ فعلیہ خبر ما نکرہ مبتدا کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَنَحْوُ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى وَالْمُرَادُ بِاسْتَغْنٰى اَنَّهُ زَهِدَ فِيمَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى كَاَنَّهُ مُسْتَغْنٍ عَنْهُ فَلَمْ يَتَّقِ اَوِ اسْتَغْنٰى بِشَهْوَاتِ الدُّنْيَا عَنْ نَعِيمِ الْجَنَّةِ فَلَمْ يَتَّقِ

ترجمہ:...... وہ کلام جو داخل ہے طباق میں مثل اس آیت کے ہے پس لیکن وہ شخص جس نے دیا اور ڈرا اور تصدیق کی نیکی کی عنقریب دیں گے ہم اس کو آسانی اور لیکن وہ شخص جس نے بخل کیا اور بے پروا ہوا اور جھٹلایا نیکی کو عنقریب دیں گے ہم اس کو تنگی اور مراد استغنیٰ سے یہ ہے کہ اس نے بے رغبتی کی ان نعمتوں میں جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ گویا کہ وہ بے پروا ہوگیا پس نہیں ڈرا یا وہ بے پروا ہوگیا جنت کی نعمتوں سے دنیا کی خواہشات کی وجہ سے پس وہ نہیں ڈرا۔

تشریح:...... پہلے جملہ میں اعطیٰ ہے اتقیٰ ہے صدق ہے للیسریٰ ہے ان چاروں میں تقابل نہیں ہے جس کی وجہ سے یہ ایک دوسرے کے موافق ہیں دوسرے جملہ میں اعطیٰ کے مقابل بخل ہے اور اتقی کے مقابل استغنیٰ ہے اور صدق کے مقابل کذب ہے اور للیسریٰ کے مقابل للعسریٰ ہے پہلے جملہ میں دو سے زیادہ معنی ہیں یعنی چار معنیٰ ہیں پھر ترتیب پر ان کے مقابل لایا گیا ہے دوسرے جملہ میں چار معنی کو اس لیئے یہ کلام طباق میں داخل ہے: استغنیٰ اتقی کا بظاہر تقابل معلوم نہیں ہوتا اس لیئے مصنف نے اس کی دو تاویلیں کی ہیں ایک تو یہ ہے کہ استغنیٰ زھد کے معنی میں ہے اور ایک یہ ہے کہ استغنیٰ استغنیٰ کے معنیٰ میں ہے دونوں صورتوں میں بے رغبتی ثابت ہے جس سے استغنیٰ اتقی کے مقابل ہے۔

ترکیب:...... اعطیٰ واتقی اور صدق بالحسنٰی تینوں جملے صلہ: موصول صلہ ملکر مبتدا: فسنیسرہ للیسریٰ جملہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ: بخل اور استغنی اور کذب بالحسنی تینوں جملے صلہ موصول صلہ مبتدا فسنیسرہ للعسریٰ جملہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ باستغنی متعلق مراد کے مبتدا عند اللہ تعالیٰ متعلق ثبت کے ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ ملکر متعلق زھد کے جملہ فعلیہ خبر ان کی جملہ اسمیہ عنہ متعلق مستغن کے مرجع ما عند اللہ (ہ) اسم کان کا جملہ اسمیہ: فلم یتق جملہ فعلیہ:

عبارت:......وَزَادَ السَّكَّاكِيُّ وَاِذَا شُرِطَ هٰهُنَا اَمْرٌ شُرِطَ ثَمَّ ضِدُّهُ كَهَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ فَاِنَّهُ لَمَّا جُعِلَ التَّيْسِيرُ مُشْتَرَكًا بَيْنَ الْاِعْطَاءِ وَالْاِتِّقَاءِ وَالتَّصْدِيقِ جُعِلَ ضِدُّهُ مُشْتَرَكًا بَيْنَ اَضْدَادِهَا

ترجمہ:......اور زیادہ کیا ہے سکاکی نے جب شرط کیا جائے یہاں کوئی کام تو شرط کیا جائے گا وہاں اس کی ضد کو جیسے یہ دو آیتیں ہیں کیونکہ جب بنایا گیا للیسریٰ کو مشترک دینے میں ڈرنے میں اور تصدیق کرنے میں تو بنایا گیا اس للیسریٰ کی ضد للعسریٰ کو مشترک ان کی ضد بخل میں اور بے پروا ہونے میں اور جھٹلانے میں۔

تشریح:...... مقابلہ کے لیئے مصنف کی تعریف یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ موافق معنی کو لایا جائے جو ایک دوسرے کے مقابل نہ ہوں پھر ترتیب پر ان معنی کو لایا جائے جو ان کے مقابل ہوں اور علامہ سکاکی کی تعریف مقابلہ کے لیئے یہ ہے کہ جب پہلے جملہ میں شرط کیا جائے کسی امر کو تو دوسرے جملہ میں اس امر کی ضد کو شرط کیا جائے جیسے یہ دو آیتیں ہیں کہ للیسریٰ کی ضد للعسریٰ ہے اور صدق کی ضد کذب ہے اور اتقیٰ کی ضد استغنیٰ ہے اور اعطیٰ کی ضد بخل ہے اس حساب سے احسن الدین والدنیا اذا اجتمعا واقبح الکفر والافلاس بالرجل مقابلہ کی قبیل سے نہیں ہے کیونکہ اذا اجتمعا کی ضد اذا تفرقا دوسرے جملہ میں نہیں ہے حالانکہ یہ شعر مقابلہ کی قبیل سے ہے اس لیئے سکاکی کا قاعدہ مصنف کو قبول نہ ہونا درست ہے۔

ترکیب:......شرط فعل ڈھنا ظرف امر نائب فاعل جملہ شرط: شرط ثم ضدہ جملہ جزاء: شرط جزا ملکر مفعول بہ زاد کا سکا کی فاعل جملہ فعلیہ: ھاتین موصوف الایتین صفت متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ: بین الاعطاء والتقاء والتصدیق ظرف مشترکا کی مفعول ثانی جعل کا جعل جملہ مضاف الیہ لما کا لما ظرف دوسرے جعل کی جملہ فعلیہ خبر ان کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ مُرَاعَاةُ النَّظِيرِ تُسَمَّى التَّنَاسُبَ وَالتَّوْفِيقَ اَيْضًا وَهِيَ جَمْعُ اَمْرٍ وَمَا يُنَاسِبُهُ لَا بِالتَّضَادِ نَحْوُ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ وَنَحْوُ قَوْلِهِ كَالْقِسِيِّ الْمُعَطَّفَاتِ بَلِ الْاَسْهُمِ مَبْرِيَّةً بَلِ الْاَوْتَارِ

ترجمہ:......اس علم بدیع معنوی میں سے تساوی دیکھنا ہے اور تساوی دیکھنے کا نام رکھا جاتا ہے تناسب اور توفیق بھی اور وہ مراعاۃ النظیر ایک کام کو جمع کرنا ہے اور اس کام کو جمع کرنا ہے جو کام اس کام کے مناسب ہو متضاد نہ ہو جیسے سورج اور چاند حساب کے مطابق ہیں اور جیسے اس کا کہنا ہے کہ وہ اونٹ ایسے ہیں جیسے مڑی ہوئی کمانیں بلکہ چھلے ہوئے تیر بلکہ وہ تاتیں ہیں۔

تشریح:...... مراعاۃ النظیر یہ ہے کہ کلام میں ایک سے زائد چیزوں کو جمع کر دیا جائے جو چیزیں ایک دوسرے کے مناسب ہوں متصاد نہ ہوں یہ قسم طباق سے الگ ہے کیونکہ طباق میں تناسب ملحوظ نہیں تھا اور اس میں تناسب ملحوظ ہے جیسے الشمس والقمر بحسبان کہ سورج اور چاند دونوں آسمانی ہیں اور نورانی ہونے میں ایک دوسرے کے مناسب ہیں مقابل نہیں ہیں۔ ان کو ایک کلام میں جمع کر دیا ہے اسی طرح کمزور اور دبلے پتلے اونٹوں کو تشبیہ دینے میں جمع کر دیا گیا ہے مڑی ہوئی کمانوں میں چھلے ہوئے تیروں میں اور تاتوں میں تینوں میں تناسب ہے پتلے باریک ہونے میں ہیئت اور شکل میں تناسب ہے تقابل نہیں ہے۔

ترکیب:......منہ متعلق کائن کے خبر مراعاۃ النظیر مبتدأ جملہ اسمیہ تسمی فعل ھی نائب فاعل تناسب اور توفیق مفعول ثانی ایضا مفعول مطلق جملہ فعلیہ: یناسب فعل ھو فاعل مرجع ما (ہ) مفعول بہ مرجع امر جملہ فعلیہ معطوف علیہ بالتضاد متعلق ثبت کے ھو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ معطوف: موصول صلہ ملکر معطوف امر کا امر مضاف الیہ جمع کا جمع خبر ھی مبتدأ کی جملہ اسمیہ المعطفات صفت کالقسی کی مبریۃ حال الاسھم کا الاسھم معطوف ہے القسی پر القسی متعلق ہے کائن کے خبر مبتدأ جمال کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهَا مَا يُسَمِّيهِ بَعْضُهُمْ تَشَابُهَ الْاَطْرَافِ وَهُوَ اَنْ يُخْتَمَ الْكَلَامُ بِمَا يُنَاسِبُ اِبْتِدَاءَهُ فِي الْمَعْنٰى نَحْوُ لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ: وَيَلْحَقُ بِهَا نَحْوُ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ وَيُسَمّٰى اِيْهَامَ التَّنَاسُبِ

ترجمہ:......اس مراعاۃ النظیر میں سے وہ ہے بعض بلیغ جس کا نام رکھتے ہیں تشابہ الاطراف (اطراف کا ایک دوسرے کے مشابہ ہونا) اور وہ مشابہ ہونا یہ ہے کہ کلام کو ختم کیا جائے اس کلام کے ساتھ جو کلام معنیٰ میں مناسب ہو کلام کی ابتداء کے جیسے نہیں دیکھ سکتی اس کو آنکھیں اور وہ آنکھوں کو دیکھ سکتا ہے اور ملتا ہے اس آیت کے ساتھ یہ کلام: سورج اور چاند حساب کے مطابق ہیں ستارے اور درخت سجدہ کرتے ہیں اور نام رکھا جاتا ہے اس کلام کا تناسب کا وھم ڈالنا۔

تشریح:...... کلام کے ختم پر وہ کلام لایا جائے جو معنیٰ میں ابتدائی کلام کے مناسب ہو جیسے لطیف اور خبیر ہے کہ لطیف مناسب ہے معنی میں لاتدرکه الابصار کے اس کو نہ دیکھنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ لطیف ہے اور اس کے دیکھنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ خبر دار ہے النجم کو اگر بیل کے معنی میں لیں تو لفظ کے اعتبار سے یہ تشابہ الاطراف کے ساتھ ملتا ہے اور اس کا نام رکھا جاتا ہے تناسب کا وھم ڈالنا اور اگر النجم کو ستارے کے معنی میں لیں تو یہ مراعاۃ النظیر میں سے تشابہ الاطراف ہے۔

ترکیب:......منھا متعلق کائن کے خبر یسمی فعل (ہ) مفعول به بعضهم فاعل تشابه الاطراف مفعول ثانی: یسمی کا جملہ صلہ: موصول صلہ ملکر مبتدا جملہ اسمیہ: فی المعنی متعلق یناسب کے ھو فاعل مرجع ما ابتداء ہ مفعول بہ (ہ) مرجع کلام: موصول صلہ ملکر متعلق یختم کے جملہ فعلیہ ہو کر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ: بھا متعلق یلحق کے مرجع مراعاۃ النظیر نحو فاعل مضاف باقی مضاف الیہ جملہ فعلیہ: یسمی فعل ھو نائب فاعل مرجع النجم

والی آیت ایہام التناسب مفعول ثانی جملہ فعلیہ:

عبارت:...... وَمِنْهُ الْاِرْصَادُ وَيُسَمِّيْهِ بَعْضُهُمُ التَّسْهِيْمَ وَهُوَ اَنْ يُّجْعَلَ قَبْلَ الْعجزِ مِنَ الْفِقْرَةِ اَوِ الْبَيْتِ مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ اِذَا عُرِفَ الرَّوِيُّ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى. وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ: نَحْوُ قَوْلِهٖ اِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَيْئًا فَدَعْهُ وَجَاوِزْهُ اِلٰى مَا تَسْتَطِيْعُ

ترجمہ:...... اور اس معنوی میں سے الارصاد ہے اور بعض نے اس کا نام رکھا ہے تسہیم اور وہ ارصاد یہ ہے کہ کردیا جائے فقرہ میں یا شعر میں آخری کلمہ سے پہلے وہ کلمہ جو کلمہ دلالت کرے آخری کلمہ پر جبکہ پہچان لیا جائے آخری کلمہ کو جیسے اس کا فرمان ہے۔نہیں ہے اللہ یہ کہ ظلم کرے ان پر لیکن وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے اور جیسے اس کا کہنا ہے جب نہ طاقت رکھے تو کسی چیز کی پس تو چھوڑ دے اس چیز کو اور گذر جا تو اس چیز سے اس چیز کی طرف جس کی تو طاقت رکھتا ہے۔

تشریح:...... ارصاد نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ رقیب کی طرح یہ کلمہ بھی آخری کلمہ پر دلالت کرتا ہے اس لیئے اس کا نام ارصاد ہے اور تسہیم نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ جو کلام آخری کلام پر دلالت کرے وہ کلام زائد ہوتا ہے اور تسہیم کپڑے کے خطوط کو کہتے ہیں اور خطوط زائد ہوتے ہیں اس لیئے اس کا نام تسہیم رکھ دیا نثر ہو یا نظم آخری کلمہ سے پہلے ایسا کلمہ لایا جائے جو آخری کلمہ پر دلالت کرے جیسے وما کان اللہ لیظلمھم یہ لیظلمھم ارصاد ہے کیونکہ یہ دلالت کر رہا ہے کہ آیت کا آخری کلمہ ظلم سے مشتق ہوگا اور نظم میں لم تستطع ارصاد ہے جو دلالت کر رہا ہے کہ شعر کا آخری کلمہ استطاعت سے متعلق ہوگا۔

ترکیب:...... منہ متعلق کائن کے خبر الارصاد مبتداً جملہ اسمیہ: یسمی فعل (ہ) مفعولبہ بعضھم فاعل التسھیم مفعول ثانی جملہ فعلیہ: یدل فعل ھو فاعل مرجع ما علیہ متعلق یدل کے مرجع العجز موصول صلہ ملکر نائب فاعل یجعل کا من الفقرۃ او البیت متعلق الکائن کے صفت العجز موصوف مضاف الیہ قبل کا قبل ظرف یجعل کی جملہ فعلیہ ہوکر خبر ھو مبتداً کی جملہ اسمیہ اذا عرف الروی جملہ شرط: جاوز فعل انت فاعل (ہ) مفعول بہ مرجع شیئا تستطیع فعل انت فاعل (ہ) مفعول بہ مرجع ما موصول صلہ ملکر متعلق جاوز کے جملہ فعلیہ۔

عبارت :...... وَمِنْهُ الْمُشَاكَلَةُ وَهُوَ ذِكْرُ الشَّيْءِ بِلَفْظِ غَيْرِهٖ لِوُقُوْعِهٖ فِيْ صُحْبَتِهٖ تَحْقِيْقًا اَوْ تَقْدِيْرًا فَالْاَوَّلُ كَقَوْلِهٖ: قَالُوا اقْتَرِحْ شَيْئًا نَجِدْ لَكَ طَبْخَهٗ: فَقُلْتُ اطْبُخُوْا لِيْ جُبَّةً وَّقَمِيْصًا: نَحْوُ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ

ترجمہ:...... اور اس علم بدیع معنوی میں سے مشاکلہ ہے اور وہ مشاکلہ چیز کو ذکر کرنا ہے اس چیز کے غیر کے لفظ کے ساتھ اس غیر کی صحبت میں حقیقتا یا تقدیرا اس چیز کے واقع ہونے کی وجہ سے پس پہلا والا یعنی حقیقتا جیسے اس کا کہنا ہے کہا انہوں نے سوال کر تو کسی چیز کا تیرے لیے اچھا کریں ہم اس کا پکانا میں نے کہا پکا دو تم میرے لیئے جبہ اور قمیص اور جیسے : تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے۔

تشریح:...... مشاکلہ یہ ہے کہ ایک چیز کو غیر لفظ سے ذکر کیا جائے یعنی پہلے جملہ میں جو کلمہ ہے دوسرے جملہ میں بھی اسی کلمہ سے دوسری چیز کو ذکر کیا جائے جیسے اطبخوا کی جگہ خیطوا ہونا چاہیئے تھا کیونکہ جبۃ کا اور قمیص کا تعلق سینے سے ہے اس لیئے خیطوا لی جبۃ وقمیصا ہوتا لیکن یہ خیطوا تحقیقا واقع ہو رہا ہے طبخ کی صحبت میں اس لیے خیطوا کو ہم شکل کرنے کی وجہ سے غیر لفظ اطبخوا سے ذکر کر دیا گیا ہے اسی طرح لا اعلم ما فی نفسک ہے اور اللہ تعالی علت نفس سے پاک ہے لا اعلم ما فی عملک ہونا چاہیئے تھا لیکن مافی علمک واقع ہو رہا ہے ما فی نفسی کی صحبت میں اس لیئے ما فی عملک کو غیر لفظ ما فی نفسک سے ذکر کردیا گیا ہے۔ ہم شکل کرنے کی وجہ سے یہ دونوں مثالیں تحقیقی ہیں۔

ترکیب:......منہ متعلق کائن کے خبر المشاکلۃ مبتدأ جملہ اسمیہ فی صحبتہ متعلق وقوع کے مرجع غیر تحقیقا اور تقدیرا تمیز وقوع کی لوقوعہ متعلق ذکر کے مرجع الشئی بلفظ غیرہ متعلق ذکر کے مرجع الشئی ذکر خبر ہو مبتدأ کی جملہ اسمیہ: الاول مبتدا کقولہ متعلق کائن خبر جملہ اسمیہ: اقترح فعل انت فاعل شیئا مفعول بہ جملہ فعلیہ نجد فعل نحن فاعل لک متعلق نجد کے طبخہ مفعول بہ جملہ فعلیہ اطبخوا فعل بفاعل لی متعلق جبۃ اور قمیصا مفعول بہ جملہ فعلیہ فی نفسی متعلق ثبت ہو فاعل مرجع ما موصول صلہ ملکر مفعول بہ تعلم کا تعلم جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَالثَّانِیُ نَحْوُ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَهُوَ مَصْدَرٌ مُؤَكِّدٌ لِا مَنَّا بِاللّٰهِ اَیُ تَطْهِیْرًا لِلّٰهِ لِاَنَّ الْاِیْمَانَ یُطَهِّرُ النُّفُوْسَ وَالْاَصْلُ فِیْهِ اَنَّ النَّصَارٰی كَانُوْا یَغْمِسُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فِیْ مَاءٍ اَصْفَرَ یُسَمُّوْنَهٗ مَعْمُوْدِیَّةً وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ تَطْهِیْرٌ لَهُمْ فَعُبِّرَ عَنِ الْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ بِصِبْغَةِ اللّٰهِ لِلْمُشَاكَلَةِ بِهٰذِهِ الْقَرِیْنَةِ

ترجمہ:......اور مشاکلہ کی دوسری قسم تقدیرا صبغۃ اللہ جیسی ہے اور یہ مصدر ہے تاکید ہے آمنا باللہ کی یعنی اللہ کا پاک کرنا کیونکہ ایمان پاک کرتا ہے جانوں کو اور اصل اس میں یہ ہے کہ نصاریٰ اپنے بچوں کو غوطہ دیتے تھے زرد پانی میں اور نام رکھتے تھے اس کا معمودیہ اور کہتے تھے کہ وہ پاکی ہے ان کے لیئے پس بیان کیا گیا الایمان باللہ کو صبغۃ اللہ کے ساتھ مشاکلہ کے لیئے اس قرینہ کی وجہ سے۔

تشریح:......قولوا آمنا باللہ میں صبغۃ اللہ مشاکلہ کی دوسری قسم ہے صبغة الله آمنا بالله کی تاکید ہے ایمان لانا ایمان لانے والوں کو کفر وشرک سے پاک کردیتا ہے ایمان کے لیئے تطهیر لازم ہے اس لیے آمنا بالله صبغة الله اصل میں آمنا بالله تطهیر الله ہے ازروئے بلاغت کے آیت اس طرح ہے قولوا صبغنا الله بالایمان آمنا بالله تطهیر الله:...... تطهیر الله واقع ہورہا ہے مقدر صبغنا الله کی صحبت میں اس لیے تطهیر الله کو صبغة الله سے بدل دیا گیا ہے اور آیت قولوا آمنا بالله صبغة الله ہوگئی:...... کہو تم رنگ دیا اللہ نے ہم کو ایمان سے ہم ایمان لائے اللہ پر اللہ کے پاک کرنے کی وجہ سے نصاریٰ اپنے بچوں کو زرد پانی میں غوطہ دیتے تھے اور اس کا نام معمودیہ رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ ان کے لیئے پاکی ہے یہ قرینہ ہے مشاکلة کی دوسری صورت کے لیئے جس کی وجہ سے تطهیر الله کو بیان کیا گیا ہے صبغة الله کے ساتھ مشاکلہ کے لیئے:...... اصل عبارت قولوا آمنا بالله تطهیرا لله ومن احسن من الله تطهیرا ہے لیکن تقدیرا عبارت صبغنا الله بالایمان صبغة کی وجہ سے صبغة الله کہا گیا ہے۔

ترکیب:......الثانی مبتدأ نحو صبغۃ اللہ خبر جملہ اسمیہ: لآمنا باللہ متعلق مؤکد کے ہوکر مفسَّر: یطھر النفوس جملہ خبر ان کی ان متعلق تطہیرا للہ کے ہوکر مُفسِّر ملکر صفت مصدر کی مصدر خبر ہو مبتدأ کی جملہ اسمیہ فیہ متعلق الاصل کے مبتدأ یغمسون فعل بفاعل اولادھم مفعول بہ فی ماء اصفر متعلق یغمسون کے ہوکر خبر کانوا کی کانوا جملہ ہوکر خبر ان کی ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ ہوکر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ: یسمونہ معمودیۃ جملہ فعلیہ: عن الایمان باللہ متعلق عبر کے بصبغۃ اللہ نائب فاعل عبر کا للمشاکلۃ اور بھذہ القرینۃ متعلق عبر کے جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ الْمُزَاوَجَةُ وَهِیَ اَنْ یُّزَاوَجَ بَیْنَ مَعْنَیَیْنِ فِی الشَّرْطِ وَالْجَزَاءِ كَقَوْلِهٖ: اِذَا مَانَهَی النَّاهِیُ فَلَجَّ بِیَ الْهَوٰی اَصَاخَتْ اِلَی الْوَاشِیْ فَلَجَّ بِهَا الْهَجْرُ

ترجمہ:......اور علم بدیع معنوی میں سے ایک قسم مزاوجۃ کی ہے اور مزاوجۃ یہ ہے کہ جوڑا جائے دو معنی کو شرط میں اور جزاء میں جیسے اس کا کہنا ہے: جب منع کیا منع کرنے والے نے تو لازم ہوگئی محبت مجھ کو تب کان لگائے محبوبہ نے چغل خور کی طرف پس لازم ہوگئی اس کو جدائی۔

تشریح:...... اذا ما نھی الناھی شرط ہے اور اصاخت الی الواشی جملہ مستانفۃ ہے مجھے کوئی محبوبہ کی محبت سے روکتا ہے کہ تمہارا یہ فعل مناسب نہیں تو محبت اور بڑھ جاتی ہے اور محبوبہ کو جب معلوم ہوتا ہے کہ میں اس پر مرتا ہوں تو محبوبہ چغلخور کی طرف کان لگاتی ہے نتیجہ جدائی ہوتا ہے اس میں نھی الناہی کو اور اصاخت الی الواشی کو لج کے ساتھ جوڑنا تکلف سے خالی نہیں ہے اصل میں الھوی ایک معنی ہے اور الھجر دوسرا معنی ہے اور ایک دوسرے کے مقابل ہیں ان دونوں کو لج کے ساتھ

جوڑ دیا گیا ہے لیکن اس میں شرط اور جزاء کی قید نہیں ہے اور اس جوڑ نے کو مزاوجۃ کہتے ہیں اور یہ علم بدیع معنوی کی ایک قسم ہے۔

ترکیب:...... منہ متعلق کائنۃ کے خبر المزاوجۃ کی جملہ اسمیہ: فی الشرط اور الجزاء متعلق یزاوج کے بین معنیین نائب فاعل یزاوج کا جملہ فعلیہ ہوکر خبر ھی مبتد کی جملہ اسمیہ نھی فعل الناہی فاعل جملہ شرط: لج فعل بی متعلق لج کے الھوی فاعل جملہ فعلیہ معطوف علیہ اصاخت فعل ھی فاعل مرجع محبوبہ الواش متعلق اصاخت کے جملہ فعلیہ شرط پر معطوف ہے لج فعل بھا متعلق لج کے الھجر فاعل جملہ فعلیہ جزاء پر معطوف ہے۔

عبارت:...... وَمِنْهُ الْعَكْسُ وَهُوَ اَنْ يُّقَدَّمَ جُزْءٌ فِي الْكَلَامِ ثُمَّ يُؤَخَّرَ وَيَقَعُ عَلٰى وُجُوْهٍ مِنْهَا اَنْ يَّقَعَ بَيْنَ اَحَدِ طَرْفَيْ جُمْلَةٍ وَمَا اُضِيْفَ اِلَيْهِ نَحْوُ عَادَاتُ السَّادَاتِ سَادَاتُ الْعَادَاتِ

ترجمہ:...... اورعلم بدیع معنوی میں سے عکس ہے اور وہ عکس یہ ہے کہ کلام میں ایک جزء کومقدم کیا جائے پھراس جزء کو مؤخرکیا جائے اور یہ عکس کئی طریقوں پر واقع ہوتا ہے ان طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ واقع ہوتا ہے وہ عکس جملہ کے دوطرفوں میں سے ایک کے درمیان اور اس کے درمیان جس کی طرف مضاف کیا جائے اس ایک طرف کو۔

تشریح:...... عکس کا معنی الٹ دینا ہے اور اصطلاحی معنی کلام کا جو جزء مقدم ہو اس کو مؤخر کردیں اور جو چیز مؤخر ہو اس کو مقدم کردیں اس سے جزؤں میں تکرار پیدا ہوجاتا ہے اور یہ عکس کئی طریقوں پر ہے ایک تو یہ ہے کہ جملے کے دوطرفوں میں سے ایک طرف کے درمیان اور اس کے درمیان جس کی طرف مضاف کیا جائے اس ایک طرف کو اس میں عکس واقع ہوتا ہے جیسے عادات السادات اس میں عکس ہوجائے گا جب اس کو الٹ کریں تو سادات العادات ہوجائے گا مضاف کو مضاف الیہ کردیں اور مضاف الیہ کو مضاف کردیں۔

ترکیب:...... منہ متعلق کائن کے خبر العکس مبتدأ جملہ اسمیہ فی الکلام متعلق یقدم کے جزء نائب فاعل یقدم کا جملہ فعلیہ ہوکر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ یقع فعل ھو فاعل مرجع العکس علی وجوہ متعلق یقع کے جملہ فعلیہ منہا متعلق کائن کے خبر یقع فعل ھو فاعل مرجع ہے عکس بین احد طرفی ظرف یقع کی اضیف فعل ھو نائب فاعل مرجع احد الیہ متعلق اضیف کے مرجع ما موصول صلہ ملکر مضاف الیہ بین کا بین ظرف یقع کی جملہ فعلیہ ہوکر مبتدأ جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهَا اَنْ يَّقَعَ بَيْنَ مُتَعَلَّقَيْ فِعْلَيْنِ فِيْ جُمْلَتَيْنِ نَحْوُ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمِنْهَا اَنْ يَّقَعَ بَيْنَ لَفْظَيْنِ فِيْ طَرْفَيْ جُمْلَتَيْنِ نَحْوُ لَاهُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ

ترجمہ:...... اور ان عکس کے طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ عکس واقع ہو دو جملوں میں دوفعلوں کے دو متعلق کے درمیان جیسے نکالتا ہے وہ زندے کو مردے سے اور نکالتا ہے وہ مردے کو زندے سے اور ان عکس کے طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ عکس واقع ہو دو جملوں کے دوطرفوں میں دولفظوں کے درمیان جیسے وہ عورتیں حلال نہیں ہیں ان کے لیئے اور وہ مرد حلال نہیں ہیں ان عورتوں کے لئے۔

تشریح:...... یخرج الحی من المیت اور یخرج المیت من الحی یہ دو جملے ہیں ان میں دو فعل ہیں یخرج اور یخرج ان دوفعلوں کے دو متعلق ہیں ایک من المیت اور ایک من الحی ان کے درمیان عکس واقع ہے کہ پہلے میت سے نکالا پھر حي سے نکالا لیکن ان دو جملوں کے مفعول میں بھی عکس ہے جس کو مصنف نے ذکر نہیں کیا اسی طرح لاھن حل لھم ایک جملہ ہے اور ولاھم یحلون لھن دوسرا جملہ ہے پہلے جملہ میں ھن مقدم ہے اور دوسرے جملہ میں ھم مقدم ہے اور یہ دونوں لفظ ہیں آپس میں مقابل ہیں۔

ترکیب:...... منہا متعلق کائن کے خبر یقع فعل ھو فاعل مرجع عکس بین متعلقی ظرف یقع کی فی جملتین متعلق یقع کے یقع جملہ ہوکر مبتدأ جملہ اسمیہ: یخرج فعل ھو فاعل الحیّ مفعول بہ من المیت متعلق یخرج کے جملہ فعلیہ: منہا متعلق کائن کے خبر یقع فعل ھو فاعل مرجع عکس بین اللفظین ظرف یقع کی

فی طرفی جملتین متعلق یقع کے یقع جملہ ہو کر مبتدأ جملہ اسمیہ: لھم متعلق حل کے ہو کر خبر حسن مبتدا کی جملہ اسمیہ بنو تمیم لا کو لیس کا عمل نہیں دیتے یہ اسی کے مطابق ہے۔

عبارت:...... وَمِنْهُ الرُّجُوْعُ وَهُوَ الْعَوْدُ اِلَى الْكَلَامِ السَّابِقِ بِالنَّقْضِ لِنُكْتَةٍ كَقَوْلِهٖ: قِفْ بِالدِّيَارِ الَّتِىْ لَمْ يَعْفُهَا الْقِدَمُ : بَلٰى وَغَيَّرَهَا الْاَرْوَاحُ وَالدِّيَمُ

ترجمہ:......اور علم بدیع معنوی میں سے رجوع ہے اور وہ رجوع لوٹنا ہے پہلے والے کلام کی طرف کلام کو توڑنے کے ساتھ نکتہ کی وجہ سے جیسے اس کا کہنا ہے: ٹھہر جا تو ان گھروں میں جن کو نہیں مٹایا زمانہ نے کیوں نہیں بلکہ بدل دیا ان گھروں کو ہواؤں نے اور جم کر برسنے والی بارش نے۔

تشریح:...... پہلے والے کلام کو باطل کرنا اگر کسی نکتہ کی وجہ سے ہے تو یہ باطل کرنا علم بدیع میں سے ہے اور اگر نکتہ کی وجہ سے نہیں ہے تو علم بدیع میں سے نہیں ہوگا جیسے اس شعر میں اپنے آپ کو خطاب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تو ٹھہر جا ان گھروں میں جو کہ برباد نہیں ہوئے یعنی ان گھروں سے جانے والوں کو زیادہ عرصہ نہیں گذرا پھر حیرانگی اور حسرت کے عالم میں کہتا ہے کیوں نہیں بلکہ ان گھروں کو برباد کر دیا آندھیوں نے اور جم کر برسنے والی بارش نے یعنی نکتہ حیرانگی اور حسرت ہے جس کی وجہ سے پہلے والے کلام کو باطل کر رہا ہے اس کو رجوع کہتے ہیں اور یہ علم بدیع میں سے ہے۔

ترکیب:...... منہ متعلق کائن کے خبر الرجوع مبتدأ جملہ اسمیہ الی کلام السابق اور بالنقض اور لنکتۃ متعلق العود کے ہو کر خبر ہو مبتدأ کی جملہ اسمیہ یعف فعل ھا مفعول بہ القدم فاعل جملہ فعلیہ صلہ موصول صلہ ملکر صفت الدیار موصوف متعلق قف کے جملہ فعلیہ بلی حرف عطف غیر فعل ھا مفعول بہ مرجع دیار الارواح اور الدیم فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ التَّوْرِيَةُ يُسَمّٰى الْاِيْهَامَ اَيْضًا وَهُوَ اَنْ يُّطْلَقَ لَفْظٌ لَهٗ مَعْنَيَانِ قَرِيْبٌ وَبَعِيْدٌ وَيُرَادَ بِهِ الْبَعِيْدُ

ترجمہ:......اور اس علم بدیع میں سے توریہ ہے اور اس کا نام رکھا جاتا ہے وہم ڈالنا بھی اور وہ توریہ یہ ہے کہ لفظ بولا جائے جس لفظ کے دو معنی ہوں ایک قریب اور ایک بعید اور لفظ سے بعید معنیٰ مراد لیا جائے۔

تشریح:......لفظ کے معنی خفی ہونے کی وجہ سے وہم پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کا نام ایہام بھی ہے اور لفظ کے کچھ معنی تو کثرت سے استعمال ہوتے ہیں جس کی وجہ سے سمجھنے میں قریب ہوتے ہیں اور کچھ معنی شاذ و نادر استعمال ہوتے ہیں جس کی وجہ سے سمجھنے میں بعید ہوتے ہیں قرینہ واضح نہ ہو بلکہ خفیفہ ہو جس کی وجہ سے بعید معنی مراد لے سکیں تو اس کو توریہ کہتے ہیں۔

ترکیب :...... منہ متعلق کائن کے خبر التوریۃ مبتدأ جملہ اسمیہ یسمی فعل ھو نائب فاعل الایہام مفعول ثانی ایضا مفعول مطلق جملہ فعلیہ :لہ متعلق کائنان کے خبر معنیان مبتدأ جملہ صفت لفظ موصوف نائب فاعل یطلق کا یطلق جملہ ہو کر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ احدھما مبتدأ قریب خبر جملہ اسمیہ ثانیھما مبتدا البعید خبر جملہ اسمیہ بہ متعلق یراد کے مرجع لفظ البعید نائب فاعل یراد کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَهِيَ ضَرْبَانِ مُجَرَّدَةٌ وَهِيَ الَّتِىْ لَايُجَامِعُ شَيْئًا مِّمَّا يُلَائِمُ الْقَرِيْبَ نَحْوُ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَمُرَشَّحَةٌ نَحْوُ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ

ترجمہ:......اور وہ توریہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک مجردہ اور وہ مجردہ وہ کلام ہے جو کلام قریب معنی کے مناسب نہ ہو جیسے الرحمن علی العرش استوی اور توریہ کی دوسری قسم مرشحہ ہے جیسے والسماء بنینٰھا باید ہے۔

تشریح:......رحمٰن عرش پر مستوی ہے اس میں استوی توریہ ہے استوی کے دو معنی ہیں ایک معنی بلند ہونا غالب ہونا اور یہ معنی بعید الفہم ہے اور دوسرا معنی جسم کے ساتھ ٹھہرنا ہے اور یہ معنی قریب الفہم ہے اور اس قریب الفہم معنی کے مناسب کوئی چیز

ذکر نہیں کی گئی اس لیئے استوی توریہ مجردۃ ہے توریہ کی دوسری قسم مرشحہ ہے جیسے اور بنایا ہم نے آسمان کو ہاتھ سے اس میں اید توریہ ہے اید کے دو معنی ہیں ایک معنی ہاتھ کا ہے اور یہ معنی قریب الفہم ہے اور دوسرا معنی قدرت اور قوت کا ہے اور یہ معنی بعید الفہم ہے اور یہ ہی مراد ہے اور قریب الفہم کے مناسب بنینٰھا مذکور ہے اس لیئے یہ توریہ مرشحہ ہے۔

ترکیب:...... ھی ضربان جملہ اسمیہ احدھا مجردۃ جملہ اسمیہ: یلائم فعل ھو فاعل مرجع ما القریب مفعول بہ موصول صلہ ملکر متعلق کائنا کے صفت شیئا موصوف مفعول بہ لاتجامع کا موصول صلہ ملکر خبر ھی متبدا کی جملہ اسمیہ علی العرش متعلق استوی کے ہوکر خبر الرحمٰن کی جملہ اسمیہ ثانیھما مبتدأ مرشحۃ خبر جملہ اسمیہ: السماء مبتداء بنینا فعل بفاعل ھا مفعول بہ باید متعلق بنینا کے جملہ فعلیہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ الْاِسْتِخْدَامُ وَهُوَ اَنْ يُّرَادَ بِلَفْظٍ لَهٗ مَعْنَيَانِ اَحَدُهُمَا ثُمَّ يُرَادَ بِضَمِيْرِهِ الْاٰخَرُ اَوْ يُرَادَ بِاَحَدِ ضَمِيْرَيْهِ اَحَدُهُمَا ثُمَّ بِالْاٰخَرِ الْاٰخَرُ

ترجمہ:...... اور علم بدیع معنوی میں سے استخدام ہے وہ استخدام یہ ہے کہ ارادہ کیا جائے دو معنوں میں سے ایک معنی کا ایک لفظ کے ساتھ جس لفظ کے دو معنی ہوں پھر ارادہ کیا جائے لفظ کی ضمیر کے ساتھ دوسرے معنی کا: یا ارادہ کیا جائے اس لفظ کی دو ضمیروں میں سے ایک ضمیر کے ساتھ دو معنوں میں سے ایک معنی کا پھر دوسری ضمیر کیساتھ دوسرے معنی کا۔

تشریح:...... استخدام یہ ہے کہ لفظ کے دو معنی ہوں ایک معنی لفظ سے مراد لیا جائے اور دوسرا معنی اس لفظ کی ضمیر سے مراد لیا جائے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ لفظ کی دو ضمیروں میں سے ایک ضمیر سے ایک معنی مراد لیا جائے اور دوسری ضمیر کے ساتھ دوسرا معنی مراد لیا جائے معنی عام ہے حقیقی ہو یا مجازی یا ایک حقیقی ہو اور دوسرا مجازی۔

ترکیب:...... منہ الاستخدام جملہ اسمیہ: لہ متعلق کائنان کے خبر معنیان مبتدأ جملہ اسمیہ صفت لفظ کی لفظ متعلق یراد کے احدھما نائب فاعل جملہ فعلیہ معطوف علیہ بضمیرہ متعلق یراد کے الآخر نائب فاعل جملہ فعلیہ معطوف باحد ضمیر بہ متعلق یراد کے احدھما نائب فاعل بالاخر متعلق یراد کے الاخر نائب فاعل جملہ فعلیہ معطوف: معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... فَالْاَوَّلُ كَقَوْلِهٖ : اِذَا نَزَلَ السَّمَاءُ بِاَرْضِ قَوْمٍ : رَعَيْنَاهُ وَاِنْ كَانُوْا غِضَابًا : وَالثَّانِيْ كَقَوْلِهٖ: فَسَقَى الْغَضَا وَالسَّاكِنِيْهِ وَاِنْ هُمْ . شَبُّوْهُ بَيْنَ جَوَانِحَ وَضُلُوْعِ

ترجمہ:...... پس پہلا والا جیسے اس کا کہنا ہے: جب برستی ہے بارش کسی قوم کی زمین میں تو چراتے ہیں ہم وہ گھاس اگرچہ وہ قوم ناراض ہو اور دوسرا جیسے اس کا کہنا ہے: سراب کرے جھاؤ کو اور اس کے رہنے والوں کو اگرچہ ان رہنے والوں نے جلا دیا اس جھاؤ کو میرے سینہ میں۔

تشریح:...... استخدام کی پہلی مثال اذا نزل السماء ہے السماء ایک لفظ ہے اس لفظ کے دو معنی ہیں ایک معنی بارش ہے اور ایک معنی گھاس ہے اور دونوں مجازی ہیں لفظ السماء سے مراد بارش ہے اور السماء کی ضمیر رعیناہ سے مراد گھاس ہے دوسری مثال الغضا ایک لفظ ہے اس کی ایک ضمیر الساکنہ والی سے جھاؤ کی جگہ مراد ہے اور اس الغضا کی دوسری ضمیر شبوہ والی سے آگ مراد ہے اور الغضا کی جگہ والا معنی اور آگ والا معنی مجازی ہیں۔

ترکیب:...... فالاول مبتدأ کقولہ متعلق کائن خبر جملہ اسمیہ: نزل فعل السماء فاعل بارض قوم متعلق نزل کے جملہ شرط رعیناہ فعل فاعل مفعول بہ جملہ فعلیہ کانو غضابا جملہ فعلیہ الثانی مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ سقی فعل ھو فاعل مرجع اللہ الغضا اور الساکنیہ مفعول بہ جملہ فعلیہ ھم مبتدأ شبوہ فعل فاعل مفعول بہ بین جوانح وضلوع ظرف شبوہ کی جملہ فعلیہ خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ اللَّفُّ وَالنَّشْرُ وَهُوَ ذِكْرُ مُتَعَدِّدٍ عَلَى التَّفْصِيْلِ وَالْاِجْمَالِ ثُمَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ تَعْيِيْنٍ ثِقَةً بِاَنَّ السَّامِعَ يَرُدُّهٗ اِلَيْهِ (لم ذکر مالکل واحد)

ترجمہ:...... اور علم بدیع معنوی میں سے لف اور نشر ہے اور وہ لف اور نشر یہ ہے کہ کئی چیزیں ذکر کی جائیں تفصیل پر یا اجمال پر پھر اس کے بعد ہر

ایک کے لیئے وہ ذکر کیا جائے جو کلمہ اس ہر ایک کے لیئے ہے ذکر کیا جائے بغیر تعیین کے بھروسہ کرنے کی وجہ سے اس بات کا کہ سامع اس ہر ایک کو لوٹا دے گا اس کی طرف جس کے لیئے وہ ہر ایک ہے۔

تشریح:……علم بدیع محسنات میں سے ایک قسم لف اور نشر کی ہے لف کہتے ہیں لپیٹنے کو اور نشر کہتے ہیں پھیلانے کو مگر اصطلاح بلاغت میں اس کا یہ مطلب ہے کہ متعدد چیزیں ذکر کی جائیں تفصیل یا اجمال پر پھر ان متعدد چیزوں میں سے ہر ایک کے لیئے جو ہے اس کو ذکر کر دیا جائے لیکن سامع پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے معین نہ کیا جائے کہ کون سی چیز کس کے لیے ہے کہ جو چیز جس کے لیے ہے سامع خود ہی اس کی طرف اس چیز کو لوٹا دے گا اس لیئے زحمت گوارہ کرنے کی ضرورت نہیں کہ ہر ایک کو ہر ایک کی طرف معین کیا جائے مثالیں آگے آ رہی ہیں۔

ترکیب:……منہ اللف والنشر جملہ اسمیہ علی التفصیل والاجمال متعلق ذکر کے : لکل واحد متعلق ثبت کے ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ ملکر متعلق ذکر کے من غیر تعیین متعلق ذکر کے : یرد فعل ھو فاعل مرجع سامع (ہ) مفعول بہ مرجع ما الیہ متعلق یرد کے مرجع کل جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر متعلق ثقۃ کے ثقۃ مفعول لہ ذکر کا ذکر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:…… فَالْاَوَّلُ ضَرْبَانِ لِاَنَّ النَّشْرَ اِمَّا عَلٰی تَرْتِيْبِ اللَّفِّ نَحْوُ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَاِمَّا عَلٰی غَيْرِ تَرْتِيْبِهٖ كَقَوْلِهٖ: كَيْفَ اَسْلُوْ وَاَنْتِ حِقْفٌ وَغُصْنٌ : وَغَزَالٌ لَحْظًا وَّقَدًّا وَّرِدْفًا:

ترجمہ:……لف ونشر کی تفصیل دو قسمیں پر ہے کیونکہ نشر یا تو لف کی ترتیب پر ہوگا جیسے بنایا اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیئے رات کو اور دن کو تا کہ تم اس رات میں آرام کرو اور تا کہ تم اس کے فضل کو دن میں تلاش کرو یا نشر اس لف کی ترتیب کے غیر پر ہوگا جیسے اس کا کہنا ہے: کس طرح صبر کروں میں اور توریت کا تو دہ ہے تو ٹہنی ہے اور تو ہرنی ہے باعتبار آنکھ کے اور باعتبار قد کے اور باعتبار چوتڑوں کے:

تشریح:…… لکم اللیل والنھار لف ہے کہ رات کو اور دن کو لپیٹ دیا گیا ہے اور لتسکنوا اور لتبتغوا نشر ہے کہ رات اور دن کو بکھیر دیا گیا ہے اور ترتیب پر ہے کہ لف میں اللیل پہلے ہے اور نشر میں لتسکنوا فیہ پہلے ہے اور النھار لف میں بعد میں ہے اور نشر میں لتبتغوا بعد میں ہے اور یہ سمجھنا سامع کی سمجھ پر ہے اس کو معین نہیں کیا گیا کہ لتسکنوا کس کے لیئے ہے اور لتبتغوا کس کے لیئے ہے اور تفصیل کی دوسری قسم یعنی نشر لف کی ترتیب کے غیر پر یہ شعر ہے اس میں حقف اور غصن اور غزال لف ہے اور ان تینوں کو لپیٹا گیا ہے اور لحظا قدا اور ردفا یہ نشر ہے کہ ان تینوں کو غیر لف کی ترتیب پر بکھیرا گیا ہے لحظا غزال کے لیئے ہے اور قدا غصن کے لیئے ہے اور ردفا حقف کے لیئے ہے اگر نشر کی ترتیب پر ہوتا تو عبارت اس طرح ہوتی: کیف اسلو وانت حقف وغصن وغزال وردفا و قدا و لحظا۔

ترکیب:……علی ترتیب اللف متعلق کائن کے خبر النشر اسم جملہ متعلق ضربان کے خبر الاول کی جملہ اسمیہ: من رحمتہ اور لکم متعلق جعل کے ھو فاعل مرجع اللہ اللیل اور النھار مفعول بہ جعل کے فیہ متعلق لتسکنوا کے مرجع اللیل من فضلہ متعلق لتبتغوا کے مرجع اللہ دونوں جملے متعلق جعل کے جملہ فعلیہ: غیر ترتیبہ معطوف ہے ترتیب پر کیف ظرف اسلو کی جملہ فعلیہ انت مبتدأ حقف اور غصن اور غزال تینوں خبر ہیں ممیز ہیں لحظا قدا ردفا تمیز ہیں جملہ اسمیہ۔

عبارت :…… وَالثَّانِیْ نَحْوُ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصَارٰی اَیْ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا وَقَالَتِ النَّصَارٰی لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ نَصَارٰی فَلَفَّ لِعَدَمِ الْاِلْتِبَاسِ لِلْعِلْمِ بِتَضْلِيْلِ كُلِّ فَرِيْقٍ صَاحِبَهٗ

ترجمہ:……اور لف ونشر کی دوسری قسم اجمالی جیسے اور کہا انہوں نے ہرگز داخل نہیں ہوگا جنت میں مگر جو یہود ہے یا نصاریٰ ہے یعنی کہا یہود نے ہرگز نہیں داخل ہوگا جنت میں مگر جو یہودی ہے اور کہا نصاریٰ نے ہرگز نہیں داخل ہوگا جنت میں مگر جو نصاریٰ ہے بس اس کو لپیٹ دیا گیا ہے

التباس نہ ہونے کی وجہ سے علم کے سبب ہر ایک فریق کے گمراہ کرنے کی وجہ سے اپنے ساتھی کو۔

تشریح:...... وقالوا لن یدخل الجنة میں متعدد کو جمع کیا گیا ہے اور اجمالی طور پر یہود اور نصاریٰ کو لپیٹ دیا گیا ہے کیونکہ قالوا کی ضمیر میں دونوں داخل ہیں یہ ضمیر یہود اور نصاریٰ کی طرف عائد ہے اس لیئے اس میں اجمال ہے تفصیل نہیں ہے اور اس کے بعد جو مجموعہ بیان کیا گیا ہے اس میں تعیین کو ترک کردیا گیا ہے کہ سامع ہر ایک کو اس کے مناسب کی طرف خود ہی منسوب کردے وجہ اس کی یہ ہے کہ عدم تعیین کی صورت میں التباس نہیں ہے تقریبا ہر شخص جانتا ہے کہ ہرایک فریق دوسرے کو گمراہ قرار دیتا ہے اور اس سے یہ بات ثابت ہے کہ ہرایک فریق گمراہ ہے تیسرے فریق کے نزدیک اس لیئے الا من کان ھودا او نصاریٰ سے یہود کے نزدیک نصاریٰ گمراہ ہیں اور نصاریٰ کے نزدیک یہود گمراہ ہیں اس کے لف میں بھی اجمال ہے اور اس کے نشر میں بھی اجمال ہے۔

ترکیب :...... الثانی مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ ھودا اور نصاریٰ خبر کان کی ھو اسم مرجع من موصول صلہ ملکر مستثنیٰ احد مستثنیٰ منہ ملکر فاعل یدخل کا الجنة مفعول فیہ جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ قالوا کا جملہ فعلیہ۔ لف فعل ھو نائب فاعل مرجع آیت لعدم الالتباس متعلق لف کے صاحبہ مفعول بہ تھلیل کا تھلیل متعلق علم کے علم متعلق لف کے جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ الْجَمْعُ وَهُوَ اَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَ مُتَعَدَّدٍ فِيْ حُكْمٍ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَنَحْوُهٗ: اَنَّ الشَّبَابَ وَالْفَرَاغَ وَالْجِدَةَ مُفْسِدَةٌ لِلْمَرْءِ اَیُّ مُفْسِدَةٍ

ترجمہ:...... علم بدیع معنوی میں سے جمع ہے اور وہ جمع یہ ہے کہ جمع کیا جائے کئی کو ایک میں جیسے اس کا فرمان ہے۔ مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور اس جیسا ہے جوانی فراغت اور مالداری خرابی کرتی ہیں جونسی بھی خرابی ہو۔

تشریح:...... المال اور البنون دو چیزیں ہیں ان دونوں کو دنیا کی زندگی کی زینت میں جمع کردیا گیا ہے اس وجہ سے زینت واحد ہے ورنہ تثنیہ ہوتی کیونکہ مبتدأ تثنیہ ہے اسی طرح شباب اور فراغت اور مالداری تین چیزیں ہیں ان کو مفسدة میں جمع کردیا گیا ہے ورنہ جمع مفسدات ہوتی کیونکہ مبتدأ جمع ہے لیکن متعدد کو ایک حکم میں جمع کردیا گیا ہے اس لیئے مفسدات کی بجائے مفسدة ہے۔

ترکیب:...... منہ متعلق کائن کے خبر الجمع مبتدأ جملہ اسمیہ: بین متعدد نائب فاعل فی حکم متعلق یجمع کے جملہ فعلیہ ہوکر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ: کقولہ تعالیٰ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ: المال اور البنون مبتدأ زینة الحیوٰة الدنیا خبر جملہ اسمیہ: الشباب اور الفراغ اور الجدة اسم ان کے للمرء متعلق مفسدہ کے مُفسِدَةٌ موصوف ای مفسدة صفت خبر ان کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... مِنْهُ التَّفْرِيْقُ وَهُوَ اِيْقَاعُ تَبَايُنٍ بَيْنَ اَمْرَيْنِ مِنْ نَوْعٍ فِي الْمَدْحِ اَوْ غَيْرِهٖ كَقَوْلِهٖ: مَا نَوَالُ الْغَمَامِ وَقْتَ رَبِيْعٍ: كَنَوَالِ الْاَمِيْرِ يَوْمَ سَخَاءٍ: فَنَوَالُ الْاَمِيْرِ بَدْرَةُ عَيْنٍ: وَنَوَالُ الْغَمَامِ قَطْرَةُ مَاءٍ

ترجمہ:...... اور اس علم بدیع میں سے ایک قسم تفریق کی ہے اور وہ تفریق یہ ہے کہ ایک ہی نوع کی دو چیزوں میں تباین واقع کردیا جائے تعریف میں یا تعریف کے علاوہ میں جیسے اس کا کہنا ہے: نہیں ہے بادلوں کی سخاوت موسم بہار میں ایسی جیسے امیر کی سخاوت ہے سخاوت کے دن میں امیر کی سخاوت خزانہ کی تھیلی ہے اور بادلوں کی سخاوت پانی کا قطرہ ہے۔

تشریح:...... نوال کی قسم ایک ہے یعنی سخاوت اور امرین اس وجہ سے ہے کہ نوال الغمام ایک کام ہے اور کنوال الامیر ایک کام ہے اس امرین میں تباین واقع کردیا گیا ہے تعریف میں کہ سخاوت کے دن بادشاہ کی سخاوت ایسی ہوتی ہے جیسے کہ خزانہ کی تھیلی کھول دی گئی ہے اور موسم بہار میں بادلوں کی سخاوت ایسی ہے جیسے پانی کا قطرہ دونوں نوال کی قسم ایک ہے لیکن قلت اور کثرت کے اعتبار سے دونوں الگ الگ ہیں اس کو تفریق کہتے ہیں۔

ترکیب:...... منہ متعلق کائن کے خبر التفریق مبتدأ جملہ اسمیہ: من نوع متعلق کائنین کے صفت امرین کی بین ظرف ایقاع کی فی المدح اور غیرہ متعلق ایقاع کے ایقاع خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ: کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ: ما نافیہ وقت ربیع مفعول فیہ نوال کا نوال مبتدأ یوم سخاء مفعول فیہ کنوال کا کنوال متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ التَّقْسِيْمُ وَهُوَ ذِكْرُ مُتَعَدِّدٍ ثُمَّ اِضَافَةِ مَا لِكُلٍّ اِلَيْهِ عَلَى التَّعْيِيْنِ كَقَوْلِهِ. وَلَا يُقِيْمُ عَلٰى ضَيْمٍ يُرَادُ بِهٖ: اِلَّا الْاَذَلَّانِ عَيْرُ الْحَيِّ وَالْوَتَدُ : هٰذَا عَلَى الْخَسْفِ مَرْبُوْطٌ بِرُمَّتِهٖ : وَاِذَا يُشَجُّ فَلَا يَرْثِیْ لَهٗ اَحَدٌ

ترجمہ:...... اور اس علم بدیع میں سے تقسیم ہے اور وہ تقسیم متعدد کو ذکر کرنا ہے پھر تعیین پر ہر ایک کے لیے اس کی نسبت کو ذکر کرنا ہے جس کے لیے وہ ہر ایک ہے جیسے اس کا کہنا ہے اور کوئی نہیں ٹھہرتا ارادہ کیے ہوئے ظلم پر سوائے دو ذلیلوں کے ایک گدھے کے اور ایک کیل کے یہ ذلت پر بندھا ہوا ہے اپنی رسی سے اور جب کیل کا سر کچلا جاتا ہے پس نہیں افسوس کرتا اس پر کوئی:

تشریح:...... تقسیم کا معنی یہ ہے کہ پہلے کئی چیزیں بیان کردی جائیں پھر تعیین پر ہر ایک کے لیئے اس کی نسبت کو بیان کردیا جائے جس کے لیئے وہ ہر ایک ہے اس میں نسبت اور تعیین کی قید ہے جس کی وجہ سے یہ لف ونشر سے الگ ہے کیونکہ لف ونشر میں نسبت تعیین نہیں ہوتی بلکہ سامع کی سمجھ پر اعتماد کرتے ہوئے تعیین کو چھوڑ دیا جاتا ہے اس شعر میں عیر الحی گدھا اور الوتد کیل کا ذکر کیا گیا ہے پھر تعیین پر ان کی نسبت کو ذکر کیا گیا ہے ھذا تعیین کے لیئے ہے یشج میں ھذا محذوف ہے علی الخسف مربوط برمتہ منسوب ہے عیر الحی کی طرف اور فلا یرثی لہ احد منسوب ہے الوتد کی طرف بعد کے دونوں مصرعے منسوب بالتعیین ذکر کیئے گئے ہیں (ثم ذکر اضافۃ مالکل وقع الیہ علی التعیین)

ترکیب:...... لکل اور علی التعیین متعلق ذکر کے لکل کے بعد وقع فعل ھو فاعل مرجع لکل الیہ متعلق وقع کے مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ ملکر مضاف الیہ اضافت کا اضافت معطوف متعدد پر متعدد مضاف الیہ ذکر کا ذکر خبر ھو مبتدا کی جملہ اسمیہ :بہ نائب فاعل یراد کا جملہ صفت ضیم کی ضیم متعلق یقیم کے الاذلان بدل احد سے احد فاعل یقیم کا جملہ فعلیہ: احدھما عیر الحی جملہ ثانیھما الوتد جملہ: علی الخسف اور برمتہ متعلق مربوط کے مربوط خبر ھذا مبتدأ کی جملہ اسمیہ: یشج فعل ھو نائب فاعل مرجع الوتد جملہ شرطلہ متعلق یرثی کے مرجع الوتد احد فاعل جملہ فعلیہ جزاء۔

عبارت:...... وَمِنْهُ الْجَمْعُ مَعَ التَّفْرِيْقِ وَهُوَ اَنْ يُّدْخَلَ شَيْئَانِ فِيْ مَعْنًى وَيُفَرَّقَ بَيْنَ جِهَتَيِ الْاِدْخَالِ كَقَوْلِكَ : فَوَجْهُكَ كَالنَّارِ فِيْ ضَوْءِهَا: وَقَلْبِيْ كَالنَّارِ فِيْ حَرِّهَا

ترجمہ:...... علم بدیع معنوی میں سے جمع ہے تفریق کے ساتھ اور وہ جمع یہ ہے کہ داخل کیا جائے دو چیزوں کو ایک معنی میں اور فرق کیا جائے داخل کرنے کے دونوں طریقوں میں جیسے تیرا کہنا ہے تیرا چہرہ آگ کے مانند ہے آگ کے روشن ہونے میں اور میرا دل آگ کے مانند ہے آگ کے گرم ہونے میں۔

تشریح:...... علم بدیع معنوی میں سے جمع مع تفریق ہے دو چیزوں کو ایک حکم میں داخل کردیا جائے لیکن داخل کرنے کے طریقے مختلف کردیئے جائیں جیسے شاعر نے اپنے دل کو اور محبوب کے چہرے کو آگ کے حکم میں داخل کردیا ہے لیکن داخل کرنے کا طریقہ دل کے لیئے یہ ہے کہ دل گرم ہے آگ کی طرح اور چہرے کو آگ میں داخل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ چہرہ روشن ہے آگ کی طرح ایک کے داخل ہونے کی وجہ گرمی ہے اور دوسرے کے داخل ہونے کی وجہ روشنی ہے۔

ترکیب:...... منہ متعلق کائن کے مع التفریق ظرف کائن کی ہوکر خبر الجمع مبتدأ جملہ اسمیہ: شیأن نائب فاعل فی معنی متعلق یدخل کے جملہ فعلیہ معطوف علیہ بین جھتی الادخال نائب فاعل یفرق کا جملہ فعلیہ معطوف ملکر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ: کالنار اور فی ضوء ھا متعلق کائنۃ کے خبر وجھک مبتدأ جملہ اسمیہ۔

عبارت :...... وَمِنْهُ الْجَمْعُ مَعَ التَّقْسِيمِ وَهُوَ جَمْعُ مُتَعَدِّدٍ تَحْتَ حُكْمٍ ثُمَّ تَقْسِيمُهُ اَوِالْعَكْسُ فَالْاَوَّلُ كَقَوْلِهٖ :

حَتّٰى اَقَامَ عَلٰى اَرْبَاضِ خَرْشَنَةَ: تَشْقٰى بِهِ الرُّوْمُ وَالصُّلْبَانُ وَالْبِيَعُ: لِلسَّبْیِ مَا نَكَحُوْا وَالْقَتْلِ مَا وَلَدُوْا وَالنَّهْبِ مَا جَمَعُوْا وَ النَّارِ مَازَرَعُوْا

ترجمہ:...... علم بدیع معنوی میں سے جمع ہے تقسیم کے ساتھ اور یہ جمع کرنا ہے متعدد کو ایک حکم کے تحت پھر انکو تقسیم کرنا ہے یا الٹ پس پہلا والا جیسے اس کا کہنا ہے: یہاں تک کہ پہنچ گیا وہ خرشنۃ کی دیواروں پر بدبخت ہوگیا روم اور صلیبیں اور گرجے: قید ہونے کیوجہ سے انہوں نے نکاح نہیں کیا اور قتل ہونے کی وجہ سے انہوں نے بچے نہیں جنے اور لٹ جانے کی وجہ سے انہوں نے مال جمع نہیں کیا اور آگ کی وجہ سے انہوں نے کھیتی نہیں کی۔

تشریح:...... علم بدیع معنوی میں سے ایک حکم میں کئی چیزوں کو جمع کرنا ہے تقسیم کے ساتھ جیسے روم کو صلیبوں کو اور گرجا کو جمع کر دیا گیا ہے بدبختی میں پھر اس بدبختی کو تقسیم کردیا گیا ہے:...... قیدی ہونے کی وجہ سے نکاح نہیں کیا یعنی عورتوں کو قید کرلیا جائے گا اور قتل ہونے کی وجہ سے بچے نہیں جنے یعنی بچوں کو قتل کردیا جائے گا اور لٹ جانے کی وجہ سے مال جمع نہیں کیا یعنی مال لوٹ لیا جائے گا اور آگ کی وجہ سے کھیتی نہیں کی یعنی کھیتی کو آگ لگادی جائے گی بدبختی صلیب اور گرجوں میں بھی جمع کی ہے لیکن ان کی تقسیم نہیں کی صرف روم کی تقسیم کی ہے یعنی روم والوں کی بدبختی تقسیم کی ہے۔

ترکیب:...... منہ متعلق کائن کے مع التقسیم ظرف کائن کی ہوکر خبر الجمع مبتدأ جملہ اسمیہ: تحت حکم ظرف جمع کی تقسیمہ معطوف جمع پر جمع خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ فالاول مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ اقام فعل ھو فاعل مرجع سیف الدولہ علی ارباض خرشنہ متعلق اقام کے جملہ فعلیہ: بہ متعلق تشقی کے مرجع سیف الدولہ الروم اور الصلبان اور البیع فاعل تشقی کے جملہ فعلیہ للسبی متعلق نکحوا کے جملہ فعلیہ القتل متعلق ما ولدو کے جملہ فعلیہ النھب متعلق ماجمعوا کے جملہ فعلیہ النار متعلق مازرعوا کے جملہ فعلیہ۔

عبارت :...... وَالثَّانِیْ كَقَوْلِهٖ: قَوْمٌ اِذَا حَارَبُوْا ضَرُّوْا عَدُوَّهُمْ: اَوْ حَاوَلُوا النَّفْعَ فِیْ اَشْيَاعِهِمْ نَفَعُوْا : سَجِيَّةٌ تِلْكَ مِنْهُمْ غَيْرُ مُحْدَثَةٍ . اَنَّ الْخَلَائِقَ فَاعْلَمْ شَرُّهَا الْبِدَعُ

ترجمہ:...... اور دوسری قسم یعنی تقسیم متعدد مع الجمع تحت حکم: ایک قوم ہے جب لڑتی ہے نقصان پہنچاتی ہے اپنے دشمنوں کو اور جب اپنوں کو فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرتی ہے تو فائدہ پہنچاتی ہے یہ عادت ان کی نئی نہیں ہے بے شک نئی خصلتیں بری ہوتی ہیں

تشریح:...... علم بدیع معنوی کی یہ ایک قسم ہے کہ پہلے متعدد چیزوں کو تقسیم کیا جائے پھر ایک حکم تحت ان کو جمع کردیا جائے جیسے حسان بن ثابت کا یہ شعر ہے صحابہ کرام کی شان میں صحابہ کرام کی شان یہ ہے کہ جب میدان جنگ میں ہوتے ہیں تو دشمن کی خیر نہیں ہوتی اور اپنوں کو نفع پہنچانے میں ان کی مثال نہیں ملتی اس شعر میں حاربو اور ضرو اور نفعوا کی تقسم کی گئی ہے اور ان سب کو جمع کردیا گیا ہے سجیۃ میں یعنی ایک حکم میں تینوں جمع ہیں۔

ترکیب:...... الثانی مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ: قوم خبر ہے ھذا مبتدأ محذوف کی جملہ اسمیہ: حاربوا جملہ شرط ضروا عدوھم جملہ جزاء: حاولوا النفع فی اشیاعھم جملہ شرط: نفعوا جملہ جزاء: سجیۃ مشار الیہ تلک اسم اشارہ ملکر موصوف منھم متعلق الکائنۃ کے صفت ملکر مبتدأ غیر محدثۃ خبر جملہ اسمیہ: الخلائق البدع اسم ان کا شرھا خبر ان کی جملہ مفعول بہ فاعلم کا فاعلم جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ الْجَمْعُ مَعَ التَّفْرِيْقِ وَالتَّقْسِيمِ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: يَوْمَ يَاْتِیْ لَاتَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِيْدٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَايُرِيْدُ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ: خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَاشَاءَ رَبُّكَ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ

ترجمہ:...... اور اس علم بدیع معنوی میں سے جمع ہے تفریق کے ساتھ اور تقسیم کے ساتھ جیسے اس کا فرمان ہے: ایک دن آئے گا جس دن نہیں

بات کرے گی کوئی جان مگر اس کے حکم سے پس ان لوگوں میں سے کچھ لوگ بدبخت ہوں گے اور کچھ لوگ خوش بخت ہوں گے لیکن وہ لوگ جو بدبخت ہوئے پس وہ آگ میں ہوں گے اس جہنم میں ان کی چیخ وپکار ہوگی وہ لوگ اس جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین ہے مگر جو چاہے تیرا رب بے شک تیرا رب کرتا ہے وہ جو چاہتا ہے اور لیکن وہ لوگ جو سعادت مند ہوئے پس وہ لوگ جنت میں ہوں گے ہمیشہ ہمیشہ اس جنت میں رہیں گے جب تک آسمان اور زمین ہے مگر جو چاہے تیرا رب یہ مہمانی ازروئے بخشش کے ہوگی جو ختم نہیں ہوگی۔

تشریح:...... علم بدیع معنوی میں سے تفریق اور تقسیم کے ساتھ جمع ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے کہ لاتکلم نفس میں نفس کے اندر متعدد چیزوں کو جمع کردیا گیا ہے پھر اس کے بعد بدبخت اور خوش بخت کے ذریعہ **فمنهم شقي و سعيد** سے نفس کی تفریق کی گئی ہے پھر اس کے بعد تقسیم کی گئی ہے **فاما الذين شقوا ففي النار** اور **اماالذين سعدو ففي الجنة** سے یعنی نفس ہونے میں سب برابر ہیں تفریق میں بدبخت اور خوش بخت ہیں تقسیم میں دونوں کی تفصیل ہے۔

ترکیب:...... منہ متعلق کائن کے مع التفریق والتقسیم ظرف کائن کی خبر الجمع مبتدأ کی جملہ اسمیہ: کقولہ تعالی متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ یأتی جملہ مضاف الیہ یوم کا یوم مفعول فیہ تکلم کا نفس فاعل باذنہ مستثنیٰ باذن احد مستثنیٰ منہ متعلق تکلم کے جملہ فعلیہ: منھم متعلق کائنان کے خبر شقی اور سعید مبتدأ جملہ اسمیہ: شقوا جملہ صلہ موصول صلہ ملکر مبتدأ ففی النار متعلق کائنون کے خبر جملہ اسمیہ لھم اور فیھا متعلق کائنان کے خبر زفیر اور شھیق مبتدأ جملہ اسمیہ: دامت السموات والارض جملہ مضاف الیہ ما کا ما ظرف خلدین کی خالدین حال شقوا کی ضمیر سے مستثنیٰ منہ ما شاء ربک مستثنیٰ: یرید جملہ صلہ ما کا ما متعلق فعال کے فعال خبر ان کی جملہ اسمیہ: غیر مجذوذ صفت عطاء کی عطاء تمیز خالدین کی۔

عبارت:...... **وَقَدْ يُطْلَقُ التَّقْسِيمُ عَلٰى اَمْرَيْنِ آخَرَيْنِ اَحَدُهُمَا اَنْ يُّذْكَرَ اَحْوَالُ الشَّيْءِ مُضَافًا اِلٰى كُلٍّ مَا يَلِيْقُ بِهٖ كَقَوْلِهٖ : ثِقَالٍ اِذَا لَاقُوْا خِفَافٍ اِذَا دُعُوْا : كَثِيْرٍ اِذَا شَدُّوْا قَلِيْلٍ اِذَا عُدُّوْا**

ترجمہ:...... اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے تقسیم کا دوسرے دو کاموں پر ان دونوں میں کا ایک یہ ہے کہ ذکر کئے جائیں چیز کے حالات ان حالات کو منسوب کیا جائے ہر اس کی طرف جس کے لائق ہیں وہ حالات جیسے اس کا کہنا ہے: بھاری ہیں جب ملتے ہیں: ہلکے ہیں جب بلائے جاتے ہیں: بہت ہیں جب لڑتے ہیں تھوڑے ہیں جب شمار کئے جاتے ہیں۔

تشریح:...... تقسیم کا جو معنی ذکر کیا گیا ہے اس معنی کے علاوہ دوسرے معنی کے لیئے بھی تقسیم کا استعمال ہوتا ہے ان دو معنی میں سے ایک تو یہ ہے کہ ایک چیز کے بہت سے حالات بیان کئے جائیں اور ان حالات میں سے ہر حال کے ساتھ اس کو بیان کردیا جائے جو چیز اس حال کے مناسب ہو ثقال خفاف کثیر اور قلیل ایک چیز کے حالات ہیں پھر ثقال کے ساتھ لاقوا کا ذکر کیا گیا ہے کیونکہ لاقوا ثقال کے مناسب ہے:...... دعوا خفاف کے مناسب ہے:...... شدوا کثیر کے مناسب ہے:...... عدوا قلیل کے مناسب ہے یہ بھی تقسیم کا ایک طریقہ ہے۔

ترکیب:...... علی امرین آخرین متعلق یطلق کے التقسیم نائب فاعل جملہ فعلیہ یلیق فعل ھو فاعل مرجع احوال بہ متعلق یلیق کے مرجع ما مضاف الیہ کل کا کل متعلق مضافا کے مضافا حال احوال کا احوال نائب فاعل یذکر کا یذکر جملہ ہوکر خبر احدھما کی جملہ اسمیہ: کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدا کی جملہ اسمیہ: ثقال صفت مشائخ کی اذالاقوا جملہ شرط۔

عبارت:...... **وَالثَّانِيْ اِسْتِيْفَاءُ اَقْسَامِ الشَّيْءِ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاءُ عَقِيْمًا:**

ترجمہ:...... مذکورہ طریقے کے علاوہ دوسرے دو طریقوں میں سے دوسرا طریقہ چیز کی قسموں کو پورا کرنا ہے جیسے اس کا فرمان ہے: دیتا ہے لڑکیاں جس کو چاہتا ہے اور دیتا ہے لڑکے جس کو چاہتا ہے اور دیتا ہے لڑکے اور لڑکیاں جس کو چاہتا ہے اور کردیتا ہے لاولد جس کو چاہتا ہے۔

تشریح:...... تقسیم کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے اس طریقہ کے علاوہ دوسرے دو طریقوں کے لیے بھی تقسیم کا لفظ استعمال ہوتا ہے ان دو طریقوں میں سے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ چیز کے تمام حالات بیان کردیئے جائیں جیسے آیت میں مذکور ہیں انسان کی حالت اولاد کے اعتبار سے چار قسم پر منقسم ہے (۱) یا تو صاحب اناثا ہوگا (۲) یا صاحب الذکور ہوگا (۳) یا صاحب اناثا اور صاحب الذکور ہوگا (۴) یا لاولد ہوگا اور یہ چاروں حالتیں آیت میں مذکور ہیں۔ تنبیہ:۔ خنثی مشکل کوئی الگ قسم نہیں ہے اس لیئے پانچویں حالت کا تعین نہیں کیا گیا جیسا کہ وراثت میں خنثی مشکل یا تو مؤنث میں شمار کرتے ہیں یا مذکر میں الگ قسم شمار نہیں کرتے اس لیئے خنثی مشکل مذکر اور مونث میں داخل ہے القلیل کالمعدوم۔

ترکیب:...... الثانی مبتداً استیفاء اقسام الشئی خبر جملہ اسمیہ کقولہ تعالی متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتداً کی جملہ اسمیہ: یشاء فعل ھو فاعل مرجع اللہ (ہ) مفعول بہ مرجع من یشاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ: موصول صلہ ملکر متعلق یھب کے اناثا مفعول بہ یھب کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ التَّجْرِيْدُ وَهُوَ اَنْ يُّنْتَزَعَ مِنْ اَمْرٍ ذِىْ صِفَةٍ اَمْرٌ اٰخَرُ مِثْلُهٗ فِيْهَا مُبَالَغَةً لِكَمَالِهَا فِيْهِ وَهُوَ اَقْسَامٌ مِنْهَا نَحْوُ قَوْلِهِمْ: لِىْ مِنْ فُلَانٍ صَدِيْقٌ حَمِيْمٌ اَىْ بَلَغَ مِنَ الصَّدَاقَةِ حَدًّا صَحَّ مَعَهٗ اَنْ يُّسْتَخْلَصَ مِنْهُ آخَرُ مِثْلُهٗ فِيْهَا:

ترجمہ:......اور علم بدیع معنوی میں سے تجرید ہے اور وہ تجرید یہ ہے کہ مبالغہ کی وجہ سے نکالا جائے صفت والے کام میں سے اس جیسا ایک دوسرا کام اس کام میں اس صفت کے پورا ہونے کی وجہ سے اور وہ تجرید کئی قسم کی ہے ان قسموں میں سے ان کا کہنا ہے فلاں میرا پکا دوست ہے یعنی وہ پہنچ چکا ہے صداقت کی ایک حد کو صحیح ہے اس حد سے یہ کہ نکالا جائے اس دوست سے اس جیسا ایک دوسرا دوست اس صداقت میں۔

تشریح:...... علم بدیع معنوی میں سے ایک تجرید ہے اور تجرید کی کئی قسمیں ہیں ان میں سے پہلی قسم من ابتدائیہ کے ساتھ ہے جیسے فلاں شخص میرا پکا دوست ہے یعنی دوستی کی صداقت کو وہ پوری طرح پہنچ چکا ہے دوستی کی صداقت میں اسکے اکمل ہونے کی وجہ سے یہ بات درست ہے کہ اس دوست سے ایک دوسرا دوست نکالا جاسکے اس دوستی میں یہ بھی ممکن ہے کہ اس دوست سے کئی دوست نکالے جائیں اس دوستی میں اس دوست کے انتہاء کو پہنچ جانے کی وجہ۔

ترکیب:...... منہ التجرید جملہ اسمیہ: من امر ذی صفۃ متعلق ینزع کے آخر صفت اول مثلہ مبتداً مرجع امر ذی فیھا متعلق کائن کے خبر مرجع صفۃ جملہ اسمیہ دوسری صفت امر کی: امر نائب فاعل فیہ متعلق کمال کے کمال متعلق مبالغۃ کے مبالغۃ مفعول لہ ینتزع کا جملہ فعلیہ ہوکر خبر ھو مبتداً کی جملہ اسمیہ: ھو اقسام جملہ اسمیہ: منھا نحو قولھم: جملہ اسمیہ لی اور من فلان متعلق کائن کے خبر: صدیق مُفَسَّرْ بلغ فعل ھو فاعل مرجع صدیق من الصداقۃ متعلق بلغ کے مثلہ مبتداً مرجع صدیق فیھا متعلق کائن کے خبر مرجع صداقۃ جملہ ہوکر صفت آخر کی آخر نائب فاعل یستخلص کا منہ متعلق یستخلص کے مرجع صدیق جملہ فعلیہ ہوکر فاعل صح کا مرجع حدا صح جملہ ہوکر صفت حدا کی حدا مفعول بہ بلغ کا جملہ فعلیہ ہوکر مُفَسِّرْ: مُفَسَّرْ اپنے مُفَسِّرْ سے ملکر مبتدا جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهَا نَحْوُ قَوْلِهِمْ: لَئِنْ سَأَلْتَ فُلَانًا لَتَسْئَلَنَّ بِهِ الْبَحْرَ وَمِنْهَا نَحْوُ قَوْلِهٖ وَشَوْهَاءَ تَعْدُوْبِىْ اِلٰى صَارِخِ الْوَغٰى بِمُسْتَلْئِمٍ مِثْلَ الْفَنِيْقِ الْمُرَحَّلِ: وَمِنْهَا نَحْوُ قَوْلِه لَهُمْ فِيْهَا دَارُالْخُلْدِ اَىْ فِىْ جَهَنَّمَ وَهِىَ دَارُالْخُلْدِ

ترجمہ:......اور اس تجرید میں سے انکا کہنا جیسا ہے: تحقیق اگر تو سوال کرے فلان سے تو تحقیق تو (سوال کرے گا سمندر سے) اس سے سوال کرے گا سمندر کا: اور اسی تجرید میں سے اس کا کہنا جیسا ہے لڑائی سے تباہ ہونے والے کی طرف کتنے ہی بدشکل گھوڑے دوڑا کر لے جاتے ہیں

مجھ کو چھٹے ہوئے سانڈ کے مثل مسلح ہونے کی حالت میں: اور اس تجرید میں سے اس کا فرمان جیسا ہے۔ ان کے لیئے اس آگ میں ہیشگی کا گھر ہے یعنی جہنم میں اور وہ جہنم خود ہیشگی کا گھر ہے۔

تشریح:...... تجرید کی یہ دوسری قسم ہے اگر تو سوال کرے فلاں شخص سے تو گویا کہ تو سمندر سے سوال کرے گا جس کی سخاوت کی کوئی انتہاء نہیں ہے یعنی اس شخص سے سخاوت میں ایک اور دوسرا شخص نکالا جاسکتا ہے اور تجرید کی تیسری قسم یہ ہے کہ بدشکل گھوڑے دوڑا کر لے جاتے ہیں مجھ کو اور میں مسلح ہوتا ہوں چھٹے ہوئے سانڈ کی مانند یعنی بہادری میں میرا جواب نہیں ہے میرے جیسے کئی بہادر مجھ میں سے نکالے جا سکتے ہیں اور تجرید کی چوتھی قسم یہ ہے کہ ان کے لیئے اس آگ میں ھمیشگی کا گھر ہے آگ میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جہنم میں ھمیشگی کا گھر ہے اور جہنم خود ھمیشگی کا گھر ہے یعنی جہنم اپنی درناکی میں اپنی انتہاء کو پہنچا ہوا ہے کہ اس جہنم سے کئی دوسرے جہنم نکالے جا سکتے ہیں۔

ترکیب:...... منھا نحو قولھم جملہ اسمیہ: لئن سالت فلانا جملہ شرط لتسئلن بہ البحر جملہ جزاء منہا نحو قولہ جملہ اسمیہ: واو بمعنی رب شوھاء مجرور متعلق تعدو کے بی مبدل منہ بمستنم بدل ملکر متعلق تعدو کے الی صارخ الوغی متعلق تعدو کے مثل الفنیق المرحل منصوب بنزع الخافض متعلق تعدو کے جملہ فعلیہ منھا نحو قولہ جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهَا نَحْوُ قَوْلِهٖ: فَلَئِنْ بَقِيْتُ لَاَرْحَلَنَّ بِغَزْوَةٍ تَحْوِي الْغَنَائِمَ اَوْ يَمُوْتُ كَرِيْمٌ وَ قِيْلَ تَقْدِيْرُهٗ اَوْ يَمُوْتُ مِنِّيْ كَرِيْمٌ وَّفِيْهِ نَظَرٌ

ترجمہ:...... اور اس تجرید میں سے اس کا کہنا جیسا ہے: پس اگر باقی رہا میں ضرور جاؤں گا میں جنگ میں جنگ جمع کرے گی مال غنیمت یا مرجائے گا سخی اور کہا گیا ہے کہ اس کی تقدیر یہ ہے یا مرجائے گا مجھ سے کریم اور اس میں نظر ہے۔

تشریح:...... یہ تجرید کی پانچویں قسم ہے جو کہ حرف کے واسطے کے بغیر ہے معنی یہ ہے کہ ایسا جہاد کروں گا کہ مال ہی مال ہو جائے گا یا یہ کہ میں شہید ہو جاؤں گا میری بہادری لاجواب ہوگی اور مجھ میں سے میرے جیسے کئی بہادر نکالے جاسکیں گے اگر تعدد کا اعتبار کریں تو یہ تجرید ہے اگر اتحاد نفس الامر کا اعتبار کریں تو یہ التفات ہے اور قیل والی بات درست نہیں ہے کیونکہ یموت منی کریم یہ پہلی قسم کے ساتھ ملتی ہے الگ قسم نہیں ہوگی پہلی قسم میں لی من فلان میں من داخل ہے اس پر جس سے کس کو نکالا جائے اور منی پر بھی من داخل ہے۔

ترکیب:...... منہا نحو قولہ جملہ اسمیہ۔ فلئن بقیت جملہ شرط ہے لارحلن بغزوۃ جملہ جزاء ہے تحوی الغنائم جملہ فعلیہ ہے یموت کریم جملہ فعلیہ ہے تقدیرہ مبتداً ہے۔ یموت منی کریم جملہ ہو کر خبر ہے جملہ اسمیہ ہو کر نائب فاعل قیل کا جملہ فعلیہ فیہ نظر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهَا نَحْوُ قَوْلِهٖ: يَا خَيْرَ مَنْ يَّرْكَبُ الْمَطِيَّ وَلَا يَشْرَبُ كَاْسًا بِكَفِّ مَنْ بَخِلَا وَمِنْهَا مُخَاطَبَةُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ كَقَوْلِهٖ :لَا خَيْلَ عِنْدَكَ تُهْدِيْهَا وَلَا مَالَ

ترجمہ:...... اور اس تجرید میں سے اس کے کہنے جیسا ہے: اے بہترین ان لوگوں میں سے جو لوگ سوار ہوتے ہیں سواری پر اور نہیں پیتے پیالہ بخیل کے ہاتھ سے اور اس تجرید میں سے انسان کا خود کو مخاطب کرنا ہے جیسے اس کا کہنا ہے نہیں ہے کوئی گھوڑا تیرے پاس اور نہ مال جس کا ھدیہ کرے تو۔

تشریح :...... تجرید جس طرح صریح لفظ سے ہوتی ہے اسی طرح کنایہ سے بھی ہوتی ہے جیسے ولا یشرب کاسا بکف من بخلا سے کنایہ کیا ہے کہ بخیل کے ہاتھ سے پیالہ نہیں پیتا بلکہ کریم کے ہاتھ سے پیتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے پیتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ تجرید کنائی ہے کہ متکلم خود ہی اتنا سخی ہے کہ اس جیسے اس سے کئی سخی نکالے جا سکتے ہیں اور تجرید کا ایک طریقہ یہ ہے کہ متکلم اپنے ہی آپ سے کلام کرے اس صورت میں متکلم ایک اپنے ہم مثل شخص کو نکالتا ہے جیسا

کہ لاخیل اور لامال یعنی متکلم اتنا غریب ہے کہ اس سے اس جیسے کئی غریب نکالے جا سکتے ہیں: (۱) تجرید کی پہلی قسم من ابتدائیہ کے ساتھ ہے جیسے من فلان (۲) تجرید کی دوسری قسم باء سببیہ کے ساتھ ہے جیسے به البحر (۳) تجرید کی تیسری قسم باء مصاحبة کے ساتھ ہے جیسے بمستلئم (۴) تجرید کی چوتھی قسم فی کے ساتھ ہے جیسے فیها دار الخلد (۵) تجرید کی پانچویں قسم حرف کے بغیر واسطہ کے ہے جیسے یموت کریم (۶) تجرید کی چھٹی قسم کنایہ کے طور پر ہے جیسے ولا یشرب کاسا بکف من بخلا (۷) تجرید کے ساتویں قسم مخاطب کا خود سے خطاب کرنا ہے جیسے لاخیل عندک۔

ترکیب:...... منها نحو قوله جملہ اسمیہ: بخل فعل ہو فاعل مرجع من موصول صلہ ملکر مضاف الیہ کف کا کف متعلق یشرب کے ہو فاعل مرجع من جملہ فعلیہ معطوف بر کب المطی جملہ فعلیہ پر معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلہ موصول صلہ ملکر مضاف الیہ خیر کا خیر منادی مفعول بہ ادعو کا جملہ فعلیہ نفسہ مفعول بہ مخاطبۃ کا مخاطبۃ مبتدأ منها متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ تهدیها جملہ صفت خیل اور مال کی خیل اور مال اسم عند ظرف کائنان کی خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ الْمُبَالَغَةُ الْمَقْبُوْلَةُ وَالْمُبَالَغَةُ اَنْ يُّدَّعٰى لِوَصْفٍ بُلُوْغُهٗ فِى الشِّدَّةِ اَوِ الضَّعِيْفِ حَدًّا مُسْتَحِيْلًا اَوْ مُسْتَبْعَدًا لِئَلَّا يُظَنَّ اَنَّهٗ غَيْرُ مُتَنَاهٍ فِيْهِ:

ترجمہ:...... اور اس علم بدیع معنوی میں سے ایک قسم مقبول مبالغہ کی ہے اور مبالغہ یہ ہے کہ دعوی کیا جائے وصف کے لیئے وصف کے پہنچنے کا سختی میں یا نرمی میں ایک حد کو جو حد محال ہو یا انتہائی مشکل ہو دعوی اس لیئے کیا جائے تا کہ یہ گمان نہ ہو کہ وہ وصف اس سختی میں یا اس نرمی میں انتہا کو نہیں پہنچا۔

تشریح:...... مبالغہ بعض کے نزدک مطلق مردود ہے اور بعض کے نزدیک مطلق مقبول ہے مصنف نے مبالغہ کو مقبول کے ساتھ مقید کر کے دونوں مذہب کا رد کیا ہے بعض مبالغہ نہ تو مطلق مردود ہے اور نہ مطلق مقبول ہے بلکہ کچھ صورتیں مقبول ہیں اور کچھ صورتیں مردود ہیں اور مطلق مبالغہ کی تعریف یہ ہے کہ کسی وصف کیلئے یہ دعوی کیا جائے کہ وہ وصف سختی اور نرمی میں ایک حد کو پہنچا ہوا ہے جو حد محال ہے یا انتہائی مشکل ہے دعویٰ کرنے کی علت یہ ہے کہ یہ خیال نہ ہو کہ سختی میں یا نرمی میں وصف انتہاء کو نہیں پہنچا یعنی دعوی نہ پہنچنے کے خیال کو ختم کرنا ہے۔

ترکیب:...... منه متعلق کائن کے خبر المبالغة المقبولة مبتدأ جملہ اسمیہ: فیہ متعلق متناہ کے مرجع الشدة او رضعیف (ہ) اسم مرجع وصف جملہ اسمیہ ہو کر نائب فاعل یظن کا جملہ فعلیہ ہو کر متعلق یدعی کے مستحیلا اور مستبعدا صفت حدا کی حدا مفعول بہ بلوغ کا فی الشدة او الضعیف متعلق بلوغ کے بلوغ نائب فاعل یدعی کا جملہ فعلیہ ہو کر خبر المبالغة کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَتَنْحَصِرُ فِى التَّبْلِيْغِ وَالْاِغْرَاقِ وَالْغُلُوِّ لِاَنَّ الْمُدَّعٰى اِنْ كَانَ مُمْكِنًا عَقْلًا وَعَادَةً فَتَبْلِيْغٌ كَقَوْلِهٖ فَعَادٰى عِدَاءً بَيْنَ ثَوْرٍ وَنَعْجَةٍ :دِرَاكًا فَلَمْ يُنْضَحْ بِمَاءٍ فَيُغْسَلِ

ترجمہ:...... اور وہ گھرا ہوا ہے تبلیغ میں اغراق میں اور غلو میں کیونکہ جس کا دعوی کیا جا رہا ہے اگر وہ ممکن ہے عقلا اور عادۃ پس وہ مبالغہ تبلیغ ہے جیسے اس کا کہنا ہے کہ وہ گھوڑا دوڑا بیلوں اور نیل گائے میں نہیں پسینہ پسینہ ہوا وہ گھوڑا یہ کہ نہا جاتا وہ گھوڑا پسینہ میں۔

تشریح:...... مبالغہ کی تقسیم تین قسم پر ہے (۱) ایک مبالغہ تبلیغ (۲) ایک مبالغہ اغراق (۳) ایک مبالغہ غلو ہے تقسیم کی وجہ یہ ہے کہ جس کا دعوی کیا جا رہا ہے اگر وہ چیز عقلا اور عادۃ ممکن ہے تو وہ مبالغہ تبلیغ ہوگا جیسے اس کا کہنا ہے کہ گھوڑا دوڑا بیلوں اور نیل گاؤں میں پے در پے پس وہ گھوڑا پسینہ پسینہ نہیں ہوا یہ کہ نہا جاتا اس گھوڑے کو اتنا پسینہ نہیں آیا لیکن یہ چیز ممکن ہے عقلا اور عادۃ کہ گھوڑوں کو اکثر اتنا پسینہ آتا ہے کہ بدن سے ٹپکنے لگتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ نہایا ہوا ہے اس لیئے یہ مبالغہ تبلیغ ہے۔

ترکیب :...... فی التبلیغ الاغراق والغلو متعلق تحصر کے کان فعل ھو اسم ممیز مرجع المدعی ممکنا خبر عقلا اور عادۃ تمیز جملہ شرط ھی مبتدأ مرجع المبالغہ تبلیغ خبر جملہ جزاء : شرط جزاء سے ملکر خبر ان کی ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر متعلق تحصر کے جملہ فعلیہ عادیٰ فعل ھو فاعل مرجع فرس عداء موصوف درا کا صفت ملکر مفعول مطلق بین ثور ونعجۃ ظرف عادیٰ کی جملہ فعلیہ بماء نائب فاعل لم ینضح کا جملہ فعلیہ یغسل فعل ھو نائب فاعل مرجع فرس جملہ فعلیہ۔

عبارت :...... وَاِنْ کَانَ مُمْکِنًا عَقْلًا لَا عَادَۃً فَاِغْرَاقٌ کَقَوْلِہٖ: وَنُکْرِمُ جَارَ نَا مَادَامَ فِیْنَا: وَنُتْبِعُہُ الْکَرَامَۃَ حَیْثُ مَالَا: وَھُمَا مَقْبُوْلَانِ وَاِلَّا فَغُلُوٌّ کَقَوْلِہٖ: وَاَخَفْتَ اَھْلَ الشِّرْکِ حَتّٰی اَنَّہٗ : لَتَخَافُکَ النُّطَفَ الَّتِی لَمْ تُخْلَقُ:

ترجمہ :...... اور اگر وہ مبالغہ عقلا ممکن ہو اور عادۃ ممکن نہ ہو تو وہ مبالغہ اغراق ہے جیسے اس کہنا ہے ہم عزت کرتے ہیں اپنے پڑوسی کی جب تک وہ ہم میں رہتا ہے اور تحائف بھیجتے ہیں ہم اس کو جہاں وہ چلا جاتا ہے اور تبلیغ اور اغراق دونوں مقبول ہیں اگر وہ مبالغہ عقلا یا عادۃ ممکن نہ ہو تو مبالغہ غلو ہے جیسے اس کا کہنا ہے ڈرا دیا تو نے مشرکین کو یہاں تک کہ ڈر گئے تجھ سے وہ نطفے جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے۔

تشریح :...... اغراق کی مثال کہ پڑوسی جب تک ہمارے پڑوس میں رہتا ہے تو ہم اس کی عزت کرتے ہیں لیکن اگر وہ دوسری جگہ بھی جا کر بس جائے تب بھی ہم اس کو فراموش نہیں کرتے بلکہ وہاں بھی تحائف بھیجتے رہتے ہیں یہ بات عقلا تو ممکن ہے مشکل نہیں لیکن عادۃ ایسا نہیں ہوتا کیونکہ زمانہ خود غرضی پر مبنی ہے اس لیئے عادۃ کو خارج کر دیا اور غلو کی مثال جیسے ابونواس کا شعر ہارون الرشید کی تعریف میں کہ تو نے تو مشرکین کی ایسی مرمت کی ہے کہ جس کی مثال نہیں ملتی اور دہشت کا یہ عالم ہے کہ جو ابھی پیدا نہیں ہوئے وہ نطفے بھی گھبرا گئے یہ نطفوں کا گھبرانا عقلا اور عادۃ محال ہے اس لیے یہ مبالغہ غلو ہے کیونکہ گھبرانا ادراک حیات پر منحصر ہے جو کہ نطفوں میں نہیں ہے۔

ترکیب :...... کان فعل ھو اسم ممیز مرجع مبالغہ ممکنا خبر عقلا عادۃ تمیز جملہ شرط اغراق خبر ھو مبتدأ جملہ جزاء نکرم فعل نحن فاعل جارنا مفعول بہ دام فعل ھو فاعل مرجع جار فینا متعلق دام کے جملہ مضاف الیہ ما کا ما ظرف نکرم کی جملہ فعلیہ مال فعل ھو فاعل مرجع جار جملہ مضاف الیہ حیث کا ظرف نتبع کی جملہ فعلیہ: ھما مقبولان جملہ اسمیہ: (ان لم یکن ممکنا عقل ولا عادۃ شرط) فھو غلو جملہ جزا لم تخلق فعل ھی نائب فاعل مرجع النطف جملہ صلہ: موصول صلہ ملکر صفت النطف کی النطف فاعل تخاف کا تخاف جملہ خبر ان کی جملہ اسمیہ غایت اخفت کی جملہ فعلیہ۔

عبارت :...... وَالْمَقْبُوْلُ مِنْھَا اَصْنَافٌ مِنْھَا مَاذَا اُدْخِلَ عَلَیْہِ مَایُقَرِّبُہٗ اِلَی الصِّحَّۃِ نَحْوُ یَکَادُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی: یَکَادُ زَیْتُھَایُضِیْءُ وَلَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ

ترجمہ :...... اور اس غلو مبالغہ کی کئی قسمیں مقبول ہیں ان مقبول قسموں میں سے ایک قسم وہ ہے کہ کلام پر کسی ایسی چیز کو داخل کر دیا جائے جو چیز اس کلام کو صحیح ہونے کے قریب کر دے جیسے اس کے فرمان میں یکاد ہے: قریب ہے زیتون کا تیل بھڑک اٹھے اور نہ چھوئے اس تیل کو آگ۔

تشریح :...... مبالغہ غلو کی کئی قسمیں مقبول ہیں ان قسموں میں سے ایک قسم یہ ہے کہ اس کلام میں ایسی چیز کو داخل کر دیا جائے جس سے کلام صحت کے قریب ہو جائے جیسا کہ قرآن میں یکاد ہے کیونکہ زیتون کے تیل کا بغیر آگ کے روشن ہونا عقلا اور عادۃ محال ہے جس طرح چراغ بغیر آگ کے روشن ہونا محال ہے لیکن یکاد کی وجہ سے یہ قریب الوقوع ہے اور قریب الوقوع قریب الصحۃ ہے اور قریب الصحۃ مقبول ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ مبالغہ قرآن میں ہے جس کے مقبول ہونے میں شک ہی نہیں۔

ترکیب :...... منھا متعلق الکائن کے صفت المقبول کی ہو کر مبتدأ اصناف خبر جملہ اسمیہ: منھا متعلق کائن کے خبر۔ یقرب فعل ھو فاعل مرجع ما (ہ) مفعول بہ مرجع پہلا ما : الی الصحۃ متعلق یقرب کے جملہ صلہ: موصول صلہ ملکر نائب فاعل ادخل کا علیہ متعلق ادخل کے مرجع ما ادخل جملہ صلہ: موصول صلہ ملکر مبتدأ جملہ اسمیہ زیتھا اسم ذوالحال یضیئ خبر ولم تمسسہ نار حال جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهَا مَا تَضَمَّنَ نَوْعًا حَسَنًا مِنَ التَّخْيِيْلِ كَقَوْلِهٖ: عَقَدَتْ سَنَابِكُهَا عَلَيْهَا عِثْيَرًا × لَوْ تَبْتَغِيْ عَنَقًا عَلَيْهِ لَاَمْكَنَا: وَقَدِاجْتَمَعَا فِيْ قَوْلِهٖ يُخَيَّلُ لِيْ اَنْ سَمِّرَ الشُّهُبُ فِي الدُّجٰى وَشُدَّتْ بِاَهْدَابِيْ اِلَيْهِنَّ اَجْفَانِيْ

ترجمہ: ...... اور مبالغہ غلو کی مقبول قسموں میں سے ایک قسم وہ ہے کہ کلام متضمن ہو خیال دلانے والی قسم کو جیسے اس کا کہنا ہے گھوڑوں کے کھروں نے اکٹھا کر دیا گھوڑوں پر گرد کو اگر وہ گھوڑے چاہیں دوڑنا اس گرد پر تو ممکن ہے اور تحقیق ما يقرب الى الصحة اور ما تضمن نوعا حسنا من التخييل دونوں جمع ہیں اس کے کہنے میں: مجھے خیال ہوتا ہے کہ ستاروں کو کیلوں سے جڑ دیا گیا ہے رات کے اندھرے میں اور باندھ دی گئی ہیں میری آنکھیں میری پلکوں کے ساتھ ستاروں کی طرف۔

تشریح:...... مبالغہ غلو جو حسین تخیلات کو متضمن ہو تو وہ مقبول ہے جیسے گھوڑوں کے کھروں نے اتنا غبار اڑایا کہ وہ غبار ان گھوڑوں پر جم گیا اتنا جما کہ میدان بن گیا جس پر گھوڑے اگر دوڑنا چاہیں تو دوڑ سکتے ہیں اور یہ عقلا اور عادۃ ممکن نہیں مگر تخیلات حسین کو متضمن ہے اس لیئے مقبول ہے اسی طرح شدت باهدابی اليهن اجفانی مبالغہ غلو ہے لیکن حسین تخیلات کو متضمن ہے اس لیئے مقبول ہے کہ میری آنکھیں میری پلکوں کے ساتھ ستاروں کی طرف باندھ دی گئی ہیں باندھنے کے لیئے رسی وغیرہ ہوتی ہے جبکہ یہاں کوئی چیز نہیں ہے سوائے حسین تخیلات کے اور مبالغہ غلو کی وہ قسم جو صحت کے قریب ہونے کی وجہ سے مقبول ہوتی ہے وہ يخيل لی ان سمر الشهب فی الدجی ہے کہ يخيل لی نے قریب کر دیا کہ ستارے جڑ دیئے گئے ہیں رات کے اندھیرے میں اگر يخيل نہ ہوتا تو صحت کے قریب نہ ہوتی اور مبالغہ مردود ہو جاتا۔

ترکیب:...... منھما متعلق کائن کے خبر مرجع اصناف من الغلو: من التخییل متعلق کائنا کے صفت نوعا کی نوعا مفعول بہ تضمن کا تضمن جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ ملکر مبتدأ جملہ اسمیہ عقدت فعل سنا بکھا فاعل علیھا متعلق عقدت کی عثیرا مفعول بہ عقدت کا جملہ فعلیہ تبتغی فعل ھی فاعل مرجع فرس عنقا مفعول بہ علیہ متعلق تبتغی کے مرجع عثیرا جملہ فعلیہ: امکن خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ فی قولہ متعلق اجتمعا کے جملہ فعلیہ لی متعلق یخیل کے سمر فعل الشھب نائب فاعل فی الدجی متعلق سمر کے جملہ فعلیہ نائب فاعل یخیل کا جملہ فعلیہ: باھدابی اور الیھن متعلق شدت کے اجفان نائب فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت :...... وَمِنْهَا مَا اُخْرِجَ مَخْرَجَ الْهَزْلِ وَالْخَلَاعَةِ كَقَوْلِهٖ: اَسْكُرُ بِالْاَمْسِ اِنْ عَزَمْتُ عَلَى الشُّرْبِ غَدًا اِنَّ ذَامِنَ الْعَجَبِ: وَمِنْهُ الْمَذْهَبُ الْكَلَامِيُّ وَهُوَ اِيْرَادُ حُجَّةٍ لِلْمَطْلُوْبِ عَلٰى طَرِيْقَةِ اَهْلِ الْكَلَامِ نَحْوُ لَوْكَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا:

ترجمہ :...... مبالغہ غلو کی مقبول قسموں میں سے ایک قسم وہ ہے کہ کلام کیا جائے ہنسنے ہنسانے کے لیئے جیسے اس کا کہنا ہے اگر آج میں ارادہ کرلوں کل شراب پینے کا تو ارادہ کرنے سے ایک دن پہلے ہی مست ہو جاتا ہوں بیشک یہ عجیب بات ہے اور علم بدیع معنوی میں سے کلام والوں کے طریقہ پر کلام کرنا ہے کہ دلیل لائی جائے مطلوب کے لیئے کلام والوں کے طریقہ پر جیسے اگر ہوتے آسمان اور زمین میں معبودان باطل اللہ کے سوا تو آسمان اور زمین دونوں خراب ہو جاتے۔

تشریح:...... شراب نوشی کی یہ حالت ہے کہ آج ارادہ کیا کہ کل پیوں گا لیکن نشہ ارادہ کرنے سے ایک دن پہلے ہی ہو جاتا ہے حالانکہ یہ بات عقلا اور عادۃ دونوں طرح غلط ہے کیونکہ جو چیز ارادہ میں نہیں تو اس کے اثرات کا ہونا کس طرح درست ہو سکتا ہے لیکن شاعر نے دعوی کے طور پر شراب نوشی کی یہ کیفیت بیان کردی جو کہ کذب ہے اور مبالغہ غلو ہے مذاق کے طور پر ہنسنے ہنسانے کے لیئے درست ہے جس کی وجہ سے اس کو مقبول سمجھا گیا ہے اور خود بھی اقرار کر رہا ہے کہ بے شک یہ عجیب بات ہے: اور علم بدیع معنوی میں سے ایک طریقہ کلام کو خوبصورت کرنے کا ہے کہ مطلوب کے لیئے کلام والوں کے طریقہ پر دلیل لائی جائے مطلوب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور دلیل یہ ہے کہ اللہ کے سوا اگر معبود ہوتے تو زمین اور

آسمان کا نظام خراب ہوجاتا لیکن نظام میں کوئی فرق نہیں آیا کسی زمانہ میں بھی اس لیئے ایک منتظم کے سوا دوسرا نہیں ہے۔

ترکیب:...... منہا متعلق کائن کے خبر ھو نائب فاعل اخرج کا مرجع ما مخرج الھول والخلاعۃ ظرف اخرج کے اخرج جملہ صلہ: موصول صلہ ملکر مبتدا جملہ اسمیہ: اسکر فعل انا فاعل بالامس متعلق اسکر کے جملہ فعلیہ دال بر جزاء ان عزمت فعل بفاعل علی الشرب متعلق عزمت کے غدا ظرف جملہ شرط: ذا اسم ان کا من العجب متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ: منہ متعلق کائن کے خبر المذھب الکلامی مبتدأ: جملہ اسمیہ للمطلوب اور علی طریقۃ اھل الکلام متعلق ایراد کے ایراد خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ: فیھما متعلق کائنۃ کے خبر الا اللہ صفت الھۃ کی الھۃ اسم کان کا جملہ شرط لفسدتا جملہ جزاء۔

عبارت:...... حَلَفْتُ وَلَمْ اَتْرُکْ لِنَفْسِکَ رِیْبَةً: وَلَیْسَ وَرَاءَ اللّٰہِ لِلْمَرْءِ مَطْلُوْبٌ: لَئِنْ کُنْتَ قَدْ بُلِّغْتَ عَنِّیْ خِیَانَةً: لَمُبَلِّغُکَ الْوَاشِیْ اَغَشُّ وَاَکْذَبُ: وَلٰکِنَّنِیْ کُنْتُ اِمْرَءً لِیْ جَانِبٌ: مِنَ الْاَرْضِ فِیْهِ مُسْتَرَادٌ وَّمَذْهَبُ: مُلُوْکٌ وَاِخْوَانٌ اِذَا مَامَدَحْتُهُمْ اُحَکَّمُ فِیْ اَمْوَالِهِمْ وَاُقَرَّبُ: کَفِعْلِکَ فِیْ قَوْمٍ اَرَاکَ اِصْطَنَعْتَهُمْ فَلَمْ تَرَهُمْ فِیْ مَدْحِهِمْ لَکَ اَذْنَبُوْا

ترجمہ:...... قسم کھائی میں نے اور نہیں چھوڑا میں نے کوئی شک تیرے لیئے اور نہیں ہے اللہ کے علاوہ آدمی کے لیئے کوئی مطلوب تحقیق اگر تجھ کو پہنچائی گئی ہے میری جانب سے خیانت تحقیق تجھ کو پہنچانے والا چغلخور ہے دھوکہ باز ہے جھوٹا ہے اور لیکن میں ایک آدمی ہوں میرے لیئے زمین میں ایک جانب ہے جس میں سفر ہے اور تجارت ہے وہ بادشاہ ہیں بھائی ہیں جب میں ان کی تعریف کرتا ہوں تو میں ان کے مالوں میں تصرف کرتا ہوں اور مقرب ہوتا ہوں یہ ایسے ہے جیسے تیرا فعل ہے ایک قوم میں میں دیکھتا ہوں تجھ کو کہ تو نے اپنا بنا لیا ہے ان کو نہیں دیکھتا تو ان کو گناہ کرنے والا اپنے لیئے تعریف کرنے میں۔

تشریح:...... کلام والوں کے طریقہ پر مطلوب کے لیئے دلیل لانے کی دوسری مثال یہ اشعار ہیں پہلے یہ سمجھ لیں کہ ال جفنہ ایک قوم تھی جو ملک شام میں رہتی تھی اور نعمان بن منذر عرب کا بادشاہ تھا نعمان میں اور آل جفنہ میں عداوت تھی نابغہ عرب کا ایک شاعر تھا یہ ملک شام گیا تو ال جفنہ نے اس کی بڑی عزت کی اس بات کی خبر نعمان کو پہنچی تو اس نے نابغہ کو بلایا اور ڈانٹا کہ تو میرا دشمن ہے اس بات کے رد کے لیئے دلیل کے طور پر یہ کلام پیش کیا کہ اگر میری طرف سے تجھ کو خیانت پہنچائی گئی ہے تجھ کو پہنچانے والا چغلخور دھوکہ باز اور جھوٹا ہے ملک شام میں میرا کاروبار ہے اور جب میں ال جفنہ کی تعریف کرتا ہوں تو ان کے مال میں تصرف کرتا ہوں مقرب ہوتا ہوں اور یہ ایسا ہی ہے جیسے تیرا فعل قوم میں جب تو احسان کرتا ہے تو وہ تیری تعریف کرتے ہیں اور یہ کوئی جرم نہیں ہے پھر میرا فعل کیسے جرم ہوگیا یہ اشعار:...... **ایراد حجۃ للمطلوب علی طریقۃ اھل الکلام** تو ہیں لیکن ان میں مبالغہ کا غلو نہیں ہے اس لیے غلو مبالغہ کی مقبول قسم سے بحث خارج ہے۔

ترکیب:...... حلفت جملہ فعلیہ: لم اترک لنفسک ریبۃ جملہ فعلیہ: وراء اللہ ظرف للمرء متعلق کائنا کے خبر مطلوب اسم لیس کا جملہ فعلیہ: بلغت فعل بنائب فاعل عنی متعلق خیانۃ مفعول ثانی جملہ ہوکر خبر کنت کی جملہ شرط: مبلغک مبتدأ الواشی اغش اکذب خبر جملہ اسمیہ: (ی) اسم من الارض اور لی متعلق کائن کے خبر جانب مبتداء جملہ اسمیہ دوسری خبر:...... فیہ متعلق کائنان کے خبر مستراد اور مذھب مبتداء جملہ اسمیہ ہوکر صفت جانب کی:...... کنت اپنی دونوں خبروں سے اور اسم سے مل کر خبر لکن کی ملوک اخوان خبر ھم مبتدأ جملہ اسمیہ: اذا ما مدحتھم شرط فی اموالھم متعلق احکم کے جملہ فعلیہ: فی قوم متعلق فعل کے ہوکر مبدل منہ اراک فعل انا فاعل ک مفعول بہ ذوالحال اصطنعتم حال جملہ بدل: مبدل منہ بدل ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ لک متعلق مدح کے مدح متعلق ترھم کے جملہ فعلیہ اذنبوا جملہ حال ہے ھم سے۔

عبارت:...... وَمِنْهُ حُسْنُ التَّعْلِیْلِ وَهِیَ اَنْ یُّدَّعٰی لِوَصْفٍ عِلَّةٌ مُنَاسِبَةٌ لَهٗ بِاِعْتِبَارٍ لَطِیْفٍ غَیْرِ حَقِیْقِیٍّ وَهُوَ اَرْبَعَةُ اَضْرُبٍ لِاَنَّ الصِّفَةَ اِمَّاثَابِتَةٌ قُصِدَ بَیَانُ عِلَّتِهَا وَاِمَّا غَیْرُ ثَابِتَةٍ اُرِیْدَ اِثْبَاتُهَا

ترجمہ:......اور علم بدیع معنوی میں سے تعلیل کی خوبصورتی ہے اور وہ یہ ہے کہ دعویٰ کیا جائے کسی وصف کے لیئے ایک علت کا جو علت مناسب ہو اس وصف کے دعویٰ کیا جائے باریک غیر حقیقی اعتبار کے ساتھ حسن تعلیل کی چار قسمیں ہیں کیونکہ صفت یا تو ثابت ہوگی یا ارادہ کیا گیا ہوگا اس صفت کی علت کے بیان کرنے کا یا صفت ثابت نہیں ہوگی ارادہ کیا گیا ہوگا اس صفت کو ثابت کرنے کا۔

تشریح:......اور علم بدیع میں سے تعلیل کا خوبصورت ہونا ہے اور وہ تعلیل کا خوبصورت ہونا یہ ہے کہ کسی وصف کے لیئے بنظر دقیق امر اعتباری کے ساتھ ایسی علت کا دعویٰ کیا جائے جو علت اس وصف کے مناسب ہو اور یہ تعلیل کا خوبصورت ہونا چار قسم پر ہے (۱) ایک تو یہ ہے کہ جس صفت کے لیئے مناسب علت کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ وہ صفت ثابت ہوگی اور اس صفت کی علت کا بیان کرنا مقصود ہوگا لیکن عادت میں صفت کے لیئے علت ظاہر نہیں ہوگی (۲) دوسری قسم یہ ہے کہ صفت کے لیئے علت تو ظاہر ہوگی لیکن مذکور نہیں ہوگی (۳) تیسری قسم یا صفت ثابت نہیں ہوگی اور اس صفت کے ثابت کرنے کا ارادہ کیا گیا ہوگا اور صفت کا ثابت کرنا ممکن ہوگا (۴) چوتھی قسم یہ ہے کہ صفت کا ثابت کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

ترکیب:......منہ حسن التعلیل جملہ: لوصف متعلق یدعی کے لہ متعلق مناسبۃ مرجع وصف صفت علۃ کی علۃ نائب فاعل یدعی کا لطیف صفت اول غیر حقیقی صفت ثانی باعتبار کی باعتبار متعلق یدعی کے جملہ فعلیہ ہوکر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ: الصفۃ اسم ثابتۃ خبر قصد بیان علتھا جملہ صفت الصفۃ کی غیر ثابتۃ دوسری خبر ارید اثباتھا صفت ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر متعلق کائنۃ کے خبر اربعۃ خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَ الْاُوْلیٰ اِمَّا اَنْ لَّا یَظْهَرَ لَهَا فِی الْعَادَةِ عِلَّةٌ كَقَوْلِهٖ: لَمْ یَحْكِ نَائِلَكَ السَّحَابُ وَاِنَّمَا : حُمَّتْ بِهٖ فَصَبِیْبُهَا الرُّحَضَاءُ

ترجمہ:...... تعلیل خوبصورتی کی پہلی قسم وہ ہے کہ صفت کے لیئے عادت میں علت ظاہر نہیں ہوگی جیسے اس کا کہنا ہے: نہیں حکایت کی تیری سخاوت کی بادلوں نے صرف سخاوت کی وجہ سے بادلوں کو بخار آیا گیا ہے پس بادلوں کا ٹپکنا بادلوں کا پسینہ ہے۔

تشریح:...... بادل سے پانی کا بہنا ایک ایسی صفت ہے کہ عادت میں جس کی کوئی علت نہیں ہے کہ بارش اس وجہ سے ہوتی ہے لیکن شعر میں شاعر نے علت بیان کی ہے کہ میرے ممدوح کی سخاوت کی وجہ سے بادل گرما گئے ہیں جس کی وجہ سے وہ برس پڑے: بارش کا ہونا صفت ثابۃ ہے اور صفت کے لیئے عادت میں کوئی علت نہیں ہے اس صفت کی علت بیان کرنا کہ سخاوت کی وجہ سے بخار آ گیا ہے جس کے سبب بارش ہوئی ہے یہ علم بدیع معنوی کی قسموں میں سے حسن تعلیل کی ایک قسم ہے اور یہ حسن تعلیل کی چار قسموں میں سے پہلی قسم ہے:

ترکیب:...... فی العادۃ اور لھا متعلق یظھر کے مرجع صفت علۃ فاعل جملہ فعلیہ ہوکر خبر الاولی کی جملہ اسمیہ مثالہ کائن کقولہ جملہ اسمیہ نائلک مفعول بہ السحاب فاعل لم یحک کا جملہ فعلیہ: حمت فعل ھی نائب فاعل مرجع السحاب بہ متعلق حمت کے مرجع نائل جملہ فعلیہ صبیبھا مبتدأ الرحضاء خبر جملہ اسمیہ

عبارت:...... اَوْ یَظْهَرَ لَهَا عِلَّةٌ غَیْرُ الْمَذْكُوْرَةِ كَقَوْلِهٖ: مَا بِهٖ قَتْلُ اَعَادِیْهِ وَلٰكِنْ : یَتَّقِیْ اِخْلَافَ مَا تَرْجُوا الذِّئَابُ فَاِنَّ قَتْلَ الْاَعْدَاءِ فِی الْعَادَةِ لِدَفْعِ مَضَرَّتِهِمْ لَا لِمَا ذَكَرَهٗ

ترجمہ:...... یا صفت ثابۃ کے لئے علت ظاہر ہوگی مذکورہ علت کے علاوہ جیسے اس کا کہنا ہے: نہیں ہے ضرورت اس کو اپنے دشمنوں کو قتل کرنے کی لیکن وہ بچتا ہے اس چیز کے خلاف کرنے سے جس چیز کی امید کرتے ہیں بھیڑیئے کیونکہ عادت میں دشمنوں کا قتل دشمنوں کے نقصان کو ھٹانے کے لیئے ہوتا ہے نہیں ہوتا دشمنوں کو قتل کرنا اس چیز کی وجہ سے جس چیز کو اس نے ذکر کیا ہے۔

تشریح:......دشمنوں کا قتل کرنا صفۃ ثابۃ ہے شاعر نے دشمنوں کے قتل کی علت یہ بیان کی ہے کہ بھیڑیئے امید لگائے بیٹھے ہیں کہ میں دشمنوں کو قتل کروں اور وہ بھیڑیئے کھائیں ورنہ مجھے دشمنوں کے قتل کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ وہ مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے یہ بھیڑیوں کے کھانے کی امید والی علت مذکور ہے اس علت کے علاوہ دوسری علت ظاہر ہے کہ دشمنوں کا قتل

دشمنوں کے نقصان کو ہٹانے کے لیئے ہوتا ہے یہ حسن تعلیل علم بدیع معنوی کی قسموں میں سے ہے **یظھرلھا علة غیر المذکورة** کے لیے جو مثال پیش کی گئی وہ مثال صرف یہ شعر ہے:...... **مابه قتل اعادیه ولکن x یتقی اخلاف ماتر جوا الذئاب**:...... باقی عبارت دلیل کے طور پر ہے۔

ترکیب :...... لھا متعلق یظھر کے مرجع صفت غیر المذکورۃ صفت علت کی علت فاعل یظھر کا جملہ فعلیہ: مثالہ کائن کقولہ جملہ اسمیہ ما نافیہ بہ متعلق حاجۃ کے خبر ما کی مرجع بادشاہ:......قتل اعادیہ اسم ما کا جملہ اسمیہ یتقی فعل ھو فاعل مرجع بادشاہ ترجوا فعل الذئاب فاعل (ہ) مفعول بہ مرجع ما موصول صلہ ملکر مضاف الیہ اخلاف کا اخلاف مفعول بہ یتقی کا جملہ فعلیہ: قتل الاعداء اسم فی العادۃ اور لدفع مضرتھم اور لما ذکرہ متعلق کائن کے خبر ان کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... **وَالثَّانِيَةُ اِمَّا مُمْكِنَةٌ كَقَوْلِهٖ: يَا وَاشِيًافِيْنَا حَسُنَتْ اِسَائَتُهُ: نَجّٰى حِذَارُكَ اِنْسَانِيْ مِنَ الْغَرَقِ: فَاِنَّ اِسْتِحْسَانَ اِسَاءَةِ الْوَاشِيْ مُمْكِنٌ :لٰكِنْ لَمَّا خَالَفَ النَّاسُ فِيْهِ عَقَّبَهُ بِاَنَّ حِذَارَهُ مِنْهُ نَجّٰى اِنْسَانَهُ مِنَ الْغَرَقِ فِي الدُّمُوْعِ**

ترجمہ:...... اور دوسری قسم حسن تعلیل کی صفت ثابت نہیں ہوگی لیکن صفت کا ثابت کرنا ممکن ہوگا جیسے اس کا کہنا ہے: اے **چغلخور** ہم میں تیری برائی کرنا اچھا ہے تیرے ڈرانے نے بچادیا میری آنکھوں کو غرق ہونے سے پس بے شک **چغلخور** کی برائی کرنے کا اچھا ہونا ممکن ہے لیکن جب لوگ خلاف کرتے ہیں اس اچھا ہونے میں تب حسنت کے پیچھے لگا دیا شاعر نے اس بات کو کہ اس **چغلخور** کے ڈرانے نے بچادیا اس کی آنکھوں کو آنسوؤں میں غرق ہونے سے۔

تشریح:......صفت غیر ثابتہ جس کے اثبات کا ارادہ کیا گیا ہو اور اس صفت کا ثابت کرنا ممکن بھی ہو اس کی مثال یہ شعر ہے کہ اس شعر میں **چغلخور** کی برائی کرنے کا اچھا ہونا صفت غیر ثابت ہے کہ خارج میں پائی نہیں جاتی لیکن ممکن ہے اس لیئے اس کو ثابت کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے کہ اے **چغلخور** تیرے ڈرانے نے میری آنکھوں کو بچالیا آنسوؤں میں غرق ہونے سے اور آنسوؤں میں غرق ہونے سے بچانا اچھا ہے اس لیئے **چغلخور** کا اچھا ہونا ممکن ہے۔

ترکیب:...... الثانیہ مبتدأ ممکنۃ خبر جملہ اسمیہ۔ فینا متعلق حسنت کے اسائتہ فاعل جملہ فعلیہ: نداء حذارک فاعل انسان مفعول بہ من الغرق متعلق نجی کے جملہ فعلیہ نداء: منادیٰ کی ملکر مفعول بہ ادعو کا جملہ فعلیہ استحسان اسائۃ الواش اسم ان کا ممکن خبر جملہ اسمیہ: الناس فاعل فیہ متعلق خالف کے مرجع حسنت اسائتہ جملہ فعلہ مضاف الیہ لما کا لما ظرف عقب کی عقب فعل ھو فاعل مرجع شاعر (ہ) مفعول بہ مرجع حسنت اسائتہ: منہ متعلق حذار کے مرجع جس کی چغلی کی جا رہی ہے حذارہ اسم ان کا مرجع واش: نجی فعل ھو فاعل مرجع حذارہ انسانہ مفعول بہ فی الدموع متعلق الغرق کے الغرق متعلق نجی کے جملہ فعلیہ ہوکر خبر ان کی ان متعلق عقب کی جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... **اَوْ غَيْرُ مُمْكِنَةٍ كَقَوْلِهٖ :لَوْ لَمْ تَكُنْ نِيَّةُ الْجَوْزَاءِ خِدْمَتَهُ :لَمَا رَاَيْتَ عَلَيْهَا عِقْدَ مُنْتَطِقٍ وَاُلْحِقَ بِهٖ مَابُنِيَ عَلَى الشَّكِّ كَقَوْلِهٖ :كَاَنَّ السَّحَابَ الْغُرَّ غَيَّبْنَ تَحْتَهَا :حَبِيْبًا فَمَا تَرْقَالَهُنَّ مَدَامِعُ**

ترجمہ:......اور حسن تعلیل کی دوسری قسم صفت ثابت نہیں ہوگی اور صفت کا ثابت کرنا ممکن بھی نہیں ہوگا جیسے اس کا کہنا ہے: اور اگر جوزاء کی نیت نہ ہوتی ممدوح کی خدمت کرنے کی تو تحقیق تو نہ دیکھتا اس بندھے ہوئے کمربند کی گرہ اس جوزاء پر اور ملتا ہے اس کے ساتھ وہ بھی جس کو بنایا گیا ہو شک پر جیسے اس کا کہنا ہے گویا کہ سفید بادلوں نے دفن کردیا ہے اس ٹیلہ کے نیچے کسی حبیب کو پس نہیں رکتے ان بادلوں کے آنسو۔

تشریح:...... جوزاء آسمان میں ایک برج کا نام ہے اور اس کے اردگرد جو ستارے ہیں ان کو **نطاق الجوزاء** کہتے ہیں یعنی جوزاء برج ممدوح کی خدمت کے لیے کمربستہ ہے اس شعر میں صفت ثابت کی گئی ہے کہ جوزاء کی یہ نیت ہے کہ میں فلاں کی خدمت کروں اور یہ صفت خارج میں ثابت نہیں ہے اور ثابت کرنا ممکن بھی نہیں ہے یہ قسم حسن تعلیل کی چوتھی قسم ہے اور جو

کلام شک پر ہو اس کو بھی چوتھی قسم کے ساتھ ملا دیتے ہیں جیسے اس کا کہنا ہے سفید بادلوں نے ٹیلہ کے نیچے دفن کر دیا ہے کسی حبیب کو اس لیئے ان کے آنسو نہیں رکتے یعنی لگاتار برس رہیں ہیں اس کلام میں کانّ کی وجہ سے یقین نہیں ہے شک ہے اس لیئے یہ کلام بھی حسن تعلیل کی چوتھی قسم کے ساتھ ملتا ہے اور یہ بھی علم بدیع معنوی کی ایک قسم ہے۔

ترکیب:...... غیر ممکنۃ خبر الثانی مبتدأ جملہ اسمیہ: نیۃ الجوزاء اسم تکن کا خدمتہ خبر جملہ شرط علیھا متعلق رایت کے عقد منتطق مفعول بہ جملہ جزاء: بہ متعلق الحق کے بنی فعل ھو نائب فاعل مرجع ماعلی الشک متعلق بنی کے موصول صلہ ملکر نائب فاعل الحق کا جملہ فعلیہ: السحاب الغر اسم کان کا غیبن فعل بفاعل تحتھا ظرف حبیبا مفعول بہ غیبن کا جملہ فعلیہ ہوکر خبر کان کی جملہ اسمیہ: لھن متعلق ترقا کے مدامع فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهَا التَّفْرِيْعُ وَهُوَ اَنْ يُّثْبَتَ لِمُتَعَلِّقِ اَمْرٍ حُكْمٌ بَعْدَ اِثْبَاتِهٖ لِمُتَعَلِّقٍ لَهٗ اٰخَرَ كَقَوْلِهٖ: اَحْلَامُكُمْ لِسَقَامِ الْجَهْلِ شَافِيَةٌ كَمَا دِمَاؤُكُمْ تَشْفِيْ مِنَ الْكَلَبِ

ترجمہ:...... اور اس علم بدیع معنوی میں سے تفریع ہے اور وہ تفریع یہ ہے کہ ثابت کیا جائے ایک حکم ایک کام کے متعلق کے لیئے اس کام کے ایک دوسرے متعلق کے لیئے اس حکم کو ثابت کرنے بعد جیسے اس کا کہنا ہے: تمہاری عقلیں شفاء ہیں جہالت کی بیماری کے لیئے جیسے تمہارے خون شفاء دیتے ہیں کتے کے کاٹے ہوئے دیوانہ کو۔

تشریح:...... تفریع یہ ہے کہ ایک کام کے متعلق ایک حکم ثابت کیا جائے متعلق سے مراد یہاں جار مجرور کا متعلق نہیں ہے بلکہ احلام (کم) کا تعلق ہے:...... کم امر ہے:...... شفاء حکم ہے دوسرا متعلق دماء ہے کم امر ہے شفاء حکم ہے:...... تمہاری عقلیں شفاء دیتی ہیں جہالت کی بیماری کو:...... اس میں شفاء حکم ہے کم امر ہے احلام متعلق ہے کما دماء کم تشفی من الکلب:...... جیسے تمہارے خون شفاء دیتے ہیں کتے سے کاٹے ہوئے کو اس میں شفاء حکم ہے کم امر ہے دماء متعلق ہے:...... شفاء کا حکم پہلے احلام کے لیے تھا بعد میں دماء کے لیے ہے اس میں عطف وغیرہ کا واسطہ نہیں ہے اس لیئے تفریع ہے اگر عطف وغیرہ کے واسطے سے ہو تو تفریع نہ ہوگی جیسے غلام زید راکب وابوہ راکب میں واؤ ہے اس لیئے یہ تفریع نہیں ہے۔

ترکیب:...... منھا متعلق کائن کے خبر التفریع مبتدأ جملہ اسمیہ: لمتعلق امر متعلق یثبت کے حکم نائب فاعل لہ متعلق اثبات کے لمتعلق آخر متعلق اثبات بعد ظرف یثبت کی یثبت جملہ ہوکر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ: لسقام الجھل متعلق شافیہ کے ہوکر خبر احلامکم مبتدأ کی جملہ اسمیہ: تشفی فعل ھی فاعل مرجع دماؤکم من الکلب متعلق تشفی کے جملہ ہوکر خبر دماؤکم کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ تَاكِيْدُ الْمَدْحِ بِمَا يُشْبِهُ الذَّمَّ وَهُوَ ضَرْبَانِ اَفْضَلُهُمَا اَنْ يُّسْتَثْنٰى مِنْ صِفَةِ ذَمٍّ مَنْفِيَّةٍ عَنِ الشَّيْءِ صِفَةُ مَدْحٍ بِتَقْدِيْرِ دُخُوْلِهَا فِيْهَا

ترجمہ:...... اور اس علم بدیع معنوی میں سے مدح کی تاکید ہے اس کلام کے ساتھ جو کلام مشابہ ہو ذم کے اور یہ مدح کی تاکید دو قسم پر ہے ان دو قسموں میں سے افضل قسم یہ ہے کہ چیز سے منفی ہو ذم کی صفت اس ذم کی صفت سے مدح کی صفت کو استثناء کیا جائے ذم کی صفت میں مدح کی صفت کے داخل ہونے کی تقدیر پر۔

تشریح:...... علم بدیع معنوی میں سے تاکید مدح ہے جو دو قسم پر ہے افضل قسم یہ ہے کہ کسی شیئ (ممدوح) سے ذم کی صفت منفی ہو اس منفی صفت سے استثناء کیا جائے مدح کی صفت کو ذم کی صفت میں مدح کی صفت کے داخل ہونے کی تقدیر پر اس صورت میں مدح کی تاکید ہوگی کیونکہ چیز سے ذم کی صفت کی نفی کرنا مدح ہو جائے گی پھر اس منفی صفت ذم والی سے مدح کی صفت کا استثناء کرنا مدح کی تاکید ہو جائے گی۔

ترکیب:...... منہ متعلق کائن کی خبر یشبہ فعل ھو فاعل مرجع ما الذم مفعول بہ موصول صلہ ملکر متعلق تاکید کے ہوکر مبتدأ جملہ اسمیہ: ھو ضربان جملہ اسمیہ: فیھا متعلق دخول کے تقدیر متعلق یستثنی کے صفۃ مدح نائب فاعل یستثنی کا عن الشیء متعلق منفیۃ کے من صفۃ ذم متعلق یستثنی کے ہوکر

جملہ فعلیہ ہوکر خبر افضلھما کی جملہ اسمیہ۔

عبارت :...... كَقَوْلِهٖ: وَلَاعَيْبَ فِيهِمْ غَيْرَ اَنَّ سُيُوفَهُمْ :بِهِنَّ فُلُوْلٌ مِنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ: اَیْ اِنْ کَا نَ فُلُوْلُ السَّيْفِ عَيْبًا

ترجمہ:...... جیسے اس کا کہنا ہے: اور کوئی عیب نہیں ان میں سوائے اس کے کہ ان کی تلواروں میں دندانے ہیں لشکروں کو مارنے کی وجہ سے یعنی اگر تلواروں کے دندانے عیب ہیں۔

تشریح:......فل کی جمع فلول دندانے تلوار کی دھار میں جگہ جگہ کٹاؤ کو کہتے ہیں قراع یہ باب مفاعلۃ کا مصدر ہے بعض کا بعض کو تلوار مارنا کتائب جمع کتیبۃ کی ہے کتیبۃ کہتے ہیں لشکر کو: بہادر ایک چیز ہے اس سے صفت ذم عیب کی نفی کی گئی ہے جنس کی صورت میں یہ ایک مدح ہے پھر ذم کی صفت عیب سے استثناء کیا گیا ہے صفت فلول السیف کو اس ذم کی صفت میں فلول السیف کے داخل ہونے کی تقدیر پر اور یہ دوسری مدح ہے لہذا مدح کی تاکید ہوگئی۔

ترکیب:......عیب اسم لانفی جنس کا غیر ان سیوفھم صفت عیب کی فیھم متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ: بھن اور من قراع الکتائب متعلق کائنۃ کے خبر فلول مبتدأ جملہ اسمیہ: فلول السیف اسم کان کا عیبا خبر جملہ شرط جزاء اگلی عبارت ہے۔

عبارت :......فَاَثْبَتَ شَيْئًا مِنْهُ عَلٰى تَقْدِيْرِ كَوْنِهٖ مِنْهُ وَهُوَمَحَالٌ فَهُوَ فِي الْمَعْنٰى تَعْلِيْقٌ بِالْمَحَالِ فَالتَّاكِيْدُ فِيْهِ مِنْ جِهَةِ اَنَّهٗ كَدَعْوَى الشَّيْءِ بِبَيِّنَةٍ

ترجمہ:......یعنی اگر تلوار کے دندانوں کا ہونا عیب ہے تو ثابت کردیا شاعر نے اس عیب سے ایک عیب کو اس عیب سے فلول السیف کے مقدر کرنے پر اور اس عیب سے فلول السیف کا مقدر کرنا محال ہے پس اس عیب سے عیب کو ثابت کرنا معنی میں محال کے ساتھ معلق کرنا ہے پس اس ثابت کرنے میں تاکید ہے اس طریقہ پر کہ یہ ایسے ہے جیسے چیز کا دعوی دلیل کیساتھ۔

تشریح :......تلواروں میں دندانے ہونا شجاعت سے کنایۃ ہے اور شجاعت عیب نہیں ہے اس لیئے دندانے بھی عیب نہیں ہیں بلکہ بہادری کی وجہ سے باعث فخر ہیں اس لیئے فلول السیف کو عیب سے مستثنیٰ کرنا محال ہے اور بہادری کا عیب ہونا بھی محال ہے اور عیب سے فلول السیف کو مقدر کرنا بھی محال ہے لیکن شاعر نے محال کیساتھ عیب کو معلق کردیا ہے جس کی وجہ سے عیب کا نہ ہونا واضح ہوگیا اور یہ ایسے ہے جیسے دلیل کے ساتھ چیز کا دعوی عیب کی نفی سے مدح ثابت ہوئی پھر محال کے ساتھ معلق کرنے سے مدح ثابت ہوگئی اس لیئے اس مدح کی تاکید ہے۔

ترکیب:......اثبت فعل ھو فاعل مرجع شاعر شیأ مفعول بہ منہ متعلق اثبت کے مرجع عیب: منہ متعلق تقدیر کے مرجع عیب علی تقدیر کونہ متعلق اثبت کے مرجع فلول السیف جملہ فعلیہ: ھو مبتدأ مرجع تقدیر محال خبر جملہ اسمیہ: ھو مبتدأ مرجع اثبات الشئی علی التقدیر فی المعنی اور بالمحال متعلق تعلیق کے ہوکر خبر جملہ اسمیہ ببینۃ متعلق دعوی کے دعوی متعلق کائن کے خبر ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر مضاف الیہ جھۃ کا من جھۃ اور فیہ متعلق کائن کے خبر التائید مبتدأ جملہ اسمیہ۔

عبارت :...... وَاَنَّ الْاَصْلَ فِي الْاِسْتِثْنَاءِ هُوَ الْاِتِّصَالُ فَذِكْرُ اَدَاتِهٖ قَبْلَ ذِكْرِ مَا بَعْدَ هَا يُوْهِمُ اِخْرَاجَ شَيْءٍ مِّمَّا قَبْلَهَا فَاِذَا وَلِيَهَا صِفَةُ مَدْحٍ جَاءَ التَّاكِيْدُ

ترجمہ:......اور استثناء میں اصل اتصال ہے پس استثناء کے حرف کا ذکر کرنا اس کلام کے ذکر سے پہلے جو کلام اس استثناء کے بعد ہے یہ ذکر کرنا وھم ڈالتا ہے ایک چیز کے نکالنے کا اس کلام سے جو کلام حرف استثناء سے پہلے ہے پس جب ملجائے حرف استثناء کو مدح کی صفت تو تاکید آجاتی ہے کیونکہ پہلے بھی مدح ہے۔

تشریح:...... یہ تاکید مدح کی دوسری دلیل ہے کہ استثناء میں اصل اتصال ہے پس مستثنیٰ سے پہلے حرف استثناء کا ذکر کرنا وھم ڈالتا ہے مستثنیٰ منہ سے ایک چیز نکالنے کا لیکن جب حرف استثناء سے صفت ممدوح مل جائے تو استثناء منقطع ہوجاتا ہے اور

تاکید آ جاتی ہے کیونکہ اس استثناء سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ متکلم صفت ذم کا استثناء نہ کر سکا اس لیئے صفت مدح کو ہی استثناء کردیا جو کہ پہلے ہی موجود ہے اس لیئے مدح کی تاکید ہے۔

ترکیب:...... فی الاستثناء متعلق الاصل کے ہوکر اسم ان کا ھو الاتصال جملہ خبر ان کی جملہ اسمیہ ہوکر خبر فالتاکید کی جملہ اسمیہ: بعدھا ظرف ثبت کی ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ ملکر مضاف الیہ ذکر کا قبل ظرف ذکر کی ذکر مبتداً یوھم فعل ھو فاعل مرجع ذکر قبلھا ظرف ثابت کی ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ ملکر متعلق اخراج کے اخراج مفعول بہ یوھم کا یوھم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر مبتداً کی جملہ اسمیہ: ولی فعل ھا مفعول بہ مرجع حرف استثناء صفۃ مدح فاعل جملہ شرط جاء التاکید جملہ جزاء۔

عبارت:...... وَالثَّانِیُ اَنْ یُّثْبَتَ لِشَیْءٍ صِفَۃُ مَدْحٍ وَیُعَقَّبَ بِاَدَاۃِ الْاِسْتِثْنَاءِ تَلِیْھَا صِفَۃُ مَدْحٍ اُخْرٰی لَہٗ نَحْوُ قَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ: اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ بَیْدَ اَنِّیْ مِنْ قُرَیْشٍ

ترجمہ:...... تاکید مدح کی دوسری قسم یہ ہے کہ ثابت کیا جائے ایک چیز کے لیئے مدح کی صفت کو اور اس مدح کی صفۃ کے پیچھے لایا جائے استثناء کے حرف کو اس استثناء کے حرف کے ساتھ ملی ہوئی ہو اس چیز کی مدح کی ایک دوسری صفۃ جیسے آپ کا فرمان ہے (سلامتی ہو آپ پر) میں عرب میں سب سے فصیح ہوں مگر میں قریشی ہوں۔

تشریح:...... اس مثال میں چیز انا ہے اس انا کے لیئے مدح کی صفت افصح العرب ثابت کی گئی ہے اس افصح العرب کے بعد حرف استثناء بید ہے جو کہ غیر کے معنی میں ہے اور اس بید کے بعد ساتھ ہی اس انا کی دوسری مدح کی صفت ہے حرف استثناء سے پہلے بھی مدح کی صفۃ ہے اور حرف استثناء کے بعد بھی مدح کی صفۃ ہے اس لیئے تاکید المدح ہے۔

ترکیب:...... الثانی مبتداً لشیء متعلق یثبت کے صفۃ مدح نائب فاعل جملہ فعلیہ معطوف علیہ: لہ متعلق اخریٰ کے اخریٰ صفت صفۃ کی صفۃ فاعل تلی کا ھا مفعول بہ مرجع اداۃ الاستثناء جملہ فعلیہ حال باداۃ الاستثناء ذوالحال نائب فاعل یعقب کا جملہ فعلیہ معطوف ہوکر خبر الثانی کی جملہ اسمیہ: انا افصح العرب جملہ مستثنیٰ منہ بید حرف استثناء انی من قریش مستثنیٰ جملہ استثنائیہ۔

عبارت:...... وَاَصْلُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِیْہِ اَنْ یَّکُوْنَ مُنْقَطِعًا لٰکِنَّہٗ لَمْ یُقَدَّرْ مُتَّصِلًا فَلَا یُفِیْدُ التَّاکِیْدَ اِلَّا مِنَ الْوَجْہِ الثَّانِیْ وَلِھٰذَا کَانَ الْاَوَّلُ اَفْضَلَ

ترجمہ:...... اور اس بید میں استثناء کا قاعدہ یہ ہے کہ یہ استثناء منقطع ہے کیونکہ بید والا استثناء متصل مقدر نہیں کیا جاتا پس یہ استثناء کسی طریقہ پر بھی تاکید کا فائدہ نہیں دیتا مگر اس دوسرے طریقہ پر اس لیئے پہلا والا افضل ہے۔

تشریح:...... پہلی صورت میں نفی سے استثناء کیا ہے جس کے لیئے ضروری ہے کہ اثبات ہوتا یعنی صفت ذم کا اثبات ہوتا اس صورت میں مستثنیٰ متصل ہوتا کہ غیر کا بعد والا ماقبل میں ہوجاتا لیکن محال کے ساتھ متعلق کرنے کی وجہ سے صفت ذم نہ ہو سکی بلکہ فلول السیف صفت مدح ہوگئی اس وجہ سے مستثنیٰ منقطع ہوگا اور تاکید ہوگی اور دوسری صورت منقطع ہے پہلی صورت میں مستثنیٰ متصل مانا تھا لیکن دوسری صورت میں متصل نہیں مانیں گے کیونکہ مستثنیٰ منہ میں عموم نہیں ہے کہ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ میں داخل ہو سکے اس لیئے دوسری صورت میں تاکید مدح کی ایک صورت ہے جبکہ پہلی قسم میں دو صورتیں ہیں جس کی وجہ سے پہلی صورت افضل ہے پہلی قسم کی دو صورتوں میں سے پہلی صورت یہ ہے کہ عیب کی نفی کر کے مدح کا اثبات کیا گیا ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ استثناء سے مدح کو مستثنیٰ کیا گیا ہے:...... اس بید والی صورت میں صرف ایک صورت ہے کہ مدح کی صفت حرف استثناء کے ساتھ ہے جس کی وجہ سے تاکید ہے مستثنیٰ منقطع ہونے کی وجہ سے دوسری صورت نہیں بن سکتی۔

ترکیب:...... فیہ متعلق اصل کے ہوکر مبتدأ یکون فعل ھو اسم مرجع استثناء منقطعا خبر جملہ فعلیہ ہوکر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ (ہ) اسم مرجع استثناء لم یقدر فعل ھو نائب فاعل متصلا مفعول ثانی جملہ فعلیہ ہوکر خبر لکنہ کی جملہ اسمیہ یفید فعل ھو فاعل مرجع استثناء التاکید مفعول بہ من طریقۃ مستثنیٰ منہ من الوجہ الثانی مستثنیٰ ملکر متعلق یفید کے جملہ فعلیہ لھذا متعلق افضل کے خبر الاولی اسم جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ ضَرْبٌ اٰخَرُ نَحْوُ وَمَا تَنقِمُ مِنَّا اِلَّا اَنْ آمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَالْاِسْتِدْرَاكُ فِي هٰذَا الْبَابِ كَالْاِسْتِثْنَاءِ كَمَا فِي قَوْلِهٖ هُوَ الْبَدْرُ اِلَّا اَنَّهُ الْبَحْرُ زَاخِرًا سِوٰى اَنَّهُ الضِّرْغَامُ لٰكِنَّهُ الْوَبْلُ

ترجمہ:...... مدح کی تاکید کی ایک اور قسم ہے جیسے :اور نہیں عیب لگایا تو نے ہمیں مگر یہ کہ مان لیا ہے ہم نے اپنے رب کی آیتوں کو: اور استدراک اس مدح کی تاکید کے باب میں استثناء کے مثل ہے جیسے اس کے کہنے میں ہے: وہ چودھویں رات کا چاند ہے مگر وہ سمندر ہے ٹھاٹھیں مارتا ہوا علاوہ اس کے وہ شیر ہے غضبناک لیکن وہ بارش ہے برستی ہوئی۔

تشریح:...... یہ قسم پہلی قسم کے موافق ہے ما تنقم منا کو معلق کیا گیا ہے محال کے ساتھ یعنی ایمان کے ساتھ اور ایمان کا عیب ہونا محال ہے اس لیئے اس میں مدح کی تاکید ہے کہ پہلے عیب کی نفی کی گئی ہے ایک مدح تو یہ ہوگئی اور معلق کیا گیا ہے محال کے ساتھ دوسری مدح یہ ہوگئی یعنی دوسری وجہ یہ ہے کہ ایمان عیب میں داخل ہے اس لیئے مدح کی تاکید ہے اس کلام کی تاویل یہ ہے کہ لاعیب فینا الا الایمان یہ قسم پہلی قسم سے الگ ہے لیکن معنی الگ نہیں ہے۔

ترکیب:...... منہ متعلق کائن کے خبر ضرب اخر مبتدأ جملہ اسمیہ: تنقم فعل منا متعلق تنقم کے باٰیٰت ربنا متعلق آمنا کے جملہ فعلیہ ہوکر مستثنیٰ شیئا مستثنیٰ منہ کا ہوکر مفعولبہ تنقم کا جملہ فعلیہ الاستدراک مبتدأ فی ھذا الباب اور کالاستثناء متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ: فی قولہ متعلق ثبت کے ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ ھو البدر جملہ اسمیہ (۷) اسم ان کا البحر ذوالحال زاخرا حال ملکر خبر ان کی جملہ اسمیہ: انہ الضرغام جملہ اسمیہ: لکنہ الوبل جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ تَاكِيْدُ الذَّمِّ بِمَا يُشْبِهُ الْمَدْحَ وَهُوَ ضَرْبَانِ اَحَدُهُمَا اَنْ يُّسْتَثْنٰى عَنْ صِفَةِ مَدْحٍ مَنْفِيَّةٍ عَنِ الشَّيْءِ صِفَةُ ذَمٍّ بِتَقْدِيْرِ دُخُوْلِهَا فِيْهَا كَقَوْلِكَ فُلَانٌ لَا خَيْرَ فِيْهِ اِلَّا اَنَّهٗ يُسِيْءُ اِلٰى مَنْ اَحْسَنَ اِلَيْهِ

ترجمہ:...... اور علم بدیع معنوی میں سے ایک قسم ذم کی تاکید ہے اس کلمہ کے ساتھ جو کلمہ مشابہ ہو مدح کے اور یہ دو قسم پر ہے ان دونوں قسموں میں سے ایک قسم یہ ہے کہ چیز سے منفی ہو مدح کی صفت اس مدح کی صفت سے استثناء کیا جائے ذم کی صفت کو اس مدح کی صفت میں اس ذم کی صفت کے داخل ہونے کی تقدیر پر جیسے تیرا کہنا ہے: فلاں شخص میں کوئی خیر نہیں سوائے اس کے کہ وہ برائی کرتا ہے اس کے ساتھ جو نیکی کرتا ہے اس کے ساتھ۔

تشریح:...... فلاں شخص ایک چیز ہے اس سے نفی کی گئی ہے ہر ایک بھلائی کی جنس کی صورت میں اور یہ صفت ذم ہے پھر صفت مدح خیر سے استثناء کیا گیا ہے ان یسیئی کو اس صفت مدح خیر میں انہ یسیئی کو داخل کرنے کی تقدیر پر اور یہ دوسری برائی ہے کیونکہ احسان کرنے والے کے ساتھ برائی کرنا بھلائی نہیں ہوتا لہٰذا یہ پہلی برائی کی تاکید ہے اس مثال میں دو وجہ سے تاکید ہے ایک حرف استثناء سے پہلے بھی ذم کی صفت ہے اور حرف استثناء کے بعد بھی ذم کی صفت ہے۔

ترکیب:...... من متعلق کائن کے خبر: یشبہ فعل ھو فاعل مرجع ما المدح مفعول بہ موصول صلہ ملکر متعلق تاکید کے تاکید مبتدأ جملہ اسمیہ: ھو ضربان جملہ اسمیہ فیہا متعلق دخول کے مرجع صفۃ بتقدیر دخولہا متعلق یستثنیٰ کے صفۃ ذم نائب فاعل عن الشیٔ متعلق منفیۃ کے منفیۃ صفت صفۃ مدح کی صفت مدح متعلق یستثنیٰ کے ہوکر خبر احدھما مبتدأ کی جملہ اسمیہ: لا خیر کائن فیہ جملہ صفت فلاں کی ہوکر مبتدأ الیہ متعلق احسن کے موصول صلہ ملکر متعلق یسیئی کے جملہ فعلیہ ہوکر خبر ان کے ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... ثَانِيْهِمَا اَنْ تُثْبَتَ لِلشَّيْءِ صِفَةُ ذَمٍّ وَتُعَقَّبَ بِاَدَاةِ الْاِسْتِثْنَاءِ تَلِيْهَا صِفَةُ ذَمٍّ اُخْرٰى لَهٗ كَقَوْلِكَ: فُلَانٌ

فَاسِقٌ اِلَّا اَنَّهُ جَاهِلٌ وتَحْقِيْقُهُمَا عَلٰى مَا مَرَّ

ترجمہ:...... ان دونوں میں کی دوسری قسم یہ ہے کہ ثابت کیا جائے ایک چیز کے لیئے صفة ذم کو اس صفة ذم کے پیچھے لایا جائے اس استثناء کے حرف کو اس استثناء کے حرف کے بعد ساتھ ہی ملے اس چیز کے ذم کی دوسری صفت جیسے تیرا کہنا ہے: فلاں فاسق ہے سوائے اس کے کہ وہ جاہل ہے اور ان دونوں قسموں کی تحقیق اس تعریف پر ہے جو تعریف مدح کی تاکید میں گذر چکی ہے۔

تشریح ...... پہلی صورت میں لا خیر نفی سے استثناء کیا گیا ہے جس کے لیئے ضروری تھا کہ صفت اثبات کی ہوتی اس صورت میں مستثنیٰ مستثنیٰ منه میں داخل ہوتا اور مستثنی متصل ہوتا لیکن خیر صفت کو یسیٰ محال کے ساتھ معلق کرنے کی وجہ سے خیر صفت کا اثبات نہ ہو سکا جس کی وجہ سے صفت ذم ہوگئی اور مستثنیٰ منقطع ہوگیا جس کی وجہ سے ذم کی صفة میں مزید تاکید ہوگئی: پہلی قسم میں مستثنیٰ متصل مانا تھا لیکن دوسری صورت میں مستثنیٰ متصل نہیں ہوگا کیونکہ مستثنیٰ منه میں عموم نہیں ہے کہ مستثنیٰ مستثنیٰ منه میں داخل ہو سکے اس لیئے دوسری صورت میں صفة ذم کی تاکید کی ایک صورت ہے یعنی بغیر استثناء کے جبکہ پہلی صورت میں صفة ذم کی تاکید کی دو صورتیں ہیں اس لیئے پہلی والی قسم افضل ہے:

ترکیب:...... صفة ذم نائب فاعل للشيئ متعلق تثبت کے ہوکر جملہ معطوف علیہ: لہ متعلق اخریٰ کے اخریٰ صفت صفة ذم کی صفة ذم فاعل تلی کا ھا مفعول بہ مرجع حرف استثناء جملہ فعلیہ ہوکر صفت اداة الاستثناء کی ہوکر نائب فاعل تعقب کا ہوکر جملہ معطوف: ۔ معطوف علیہ معطوف ملکر خبر ثانیھما کی جملہ اسمیہ: فلان فاسق جملہ اسمیہ: انه جاهل جملہ اسمیہ: مر فعل ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر تحقیقھما مبتدأ جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ الْاِسْتِتْبَاعُ وَهُوَ الْمَدْحُ بِشَيْءٍ عَلٰى وَجْهٍ يَسْتَتْبِعُ الْمَدْحَ بِشَيْءٍ آخَرَ كَقَوْلِهٖ : نَهَبْتَ مِنَ الْاَعْمَارِ مَالَوْ حَوَيْتَهُ لَهُنِّئَتِ الدُّنْيَا بِاَنَّكَ خَالِدٌ

ترجمہ:...... اور اس علم بدیع میں سے استتباع ہے (ایک چیز کو دوسری چیز کے پیچھے لانا) اور وہ استتباع ایک چیز کی تعریف کرنا ہے ایک طریقہ پر جو طریقہ لازم کردے تعریف کو ایک دوسری چیز کے لیئے جیسے اس کا کہنا ہے لوٹا تو نے عمروں کو اگر جمع کرتا تو ان عمروں کو تو دنیا تجھ کو دعائیں دیتی مبارک باد کے ساتھ کہ تو ہمیشہ رہے۔

تشریح:...... علم بدیع معنوی میں سے استتباع ہے ایک چیز کو دوسری چیز کے پیچھے لانا یعنی کسی چیز کی ایسے طریقہ پر تعریف کرنا کہ اس تعریف سے ایک اور تعریف لازم آجائے جیسے متنبّی شاعر کا کہنا ہے اور اس شعر میں اتنی تعریف ہے کہ یہ مستقل ایک قصیدہ ہے بلکہ یہ ایک دیوان ہے شارح دیوان ابن جنی کا قول ہے کہ اگر متنبّی سیف الدولہ کی تعریف میں اس شعر کے علاوہ اور کچھ نہ کہتا تو یہ شعر سیف الدولہ کی یاد کے لیئے کافی تھا۔

ترکیب:...... منه متعلق کائن کے خبر الاستتباع مبتدأ جملہ اسمیہ: شیئ آخر متعلق یستتبع کے ھو فاعل مرجع وجہ جملہ فعلیہ صفت وجہ کی بشیء اور علی وجہ متعلق المدح کے ہوکر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ من الاعمار متعلق نھبت کے جملہ فعلیہ لوحویتہ جملہ شرط انک خالد جملہ اسمیہ ہوکر متعلق لھنئت کے الدنیا نائب فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... مَدَحَهُ بِالنِّهَايَةِ فِي الشُّجَاعَةِ عَلٰى وَجْهٍ اِسْتَتْبَعَ مَدْحَهُ بِكَوْنِهٖ سَبَبًا لِصَلَاحِ الدُّنْيَا وَنِظَامِهَا وَفِيْهِ اَنَّهُ نَهَبَ الْاَعْمَارَ دُوْنَ الْاَمْوَالِ وَاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ ظَالِمًا فِيْ قَتْلِهِمْ:

ترجمہ:...... متنبّی نے سیف الدولہ کی انتہائی بہادری کی تعریف کی ہے ایک طریقہ پر جو طریقہ لازم کرتا ہے اس سیف الدولہ کی تعریف کو دنیا کی اصلاح اور نظام دنیا کے لیئے اس کے سبب ہونے کی وجہ سے اور اس بات سے کہ سیف الدولہ نے عمروں کو لوٹا ہے مالوں کو نہیں لوٹا اور اس میں یہ بات ہے کہ سیف الدولہ ان کے قتل میں ظالم نہیں تھا۔

تشریح:...... متنبّی نے سیف الدولہ کی تعریف نھبت من الاعمار سے کمال شجاعت کے ساتھ کی ہے کیونکہ دشمنوں کی جڑ

اکھیڑنا کمال شجاعت کے بغیر ممکن نہیں ہے یہ چیز لازم کرتی ہے دوسری مدح کو اور دوسری مدح معاشرہ کی اصلاح ہے اور ملکی نظام ہے یہ بھی بغیر کمال شجاعت کے ممکن نہیں ہے اس کی وضاحت مصنف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سیف الدولہ نے عمروں کو لوٹا ہے مالوں کو نہیں لوٹا اس وجہ سے وہ ان کے قتل میں ظالم نہیں ہے کیونکہ اصلاح معاشرہ اور نظام حکومت ظلم نہیں ہے البتہ صرف مال لوٹنا ظلم ہے یعنی پہلی تعریف اس طریقہ پر ہے کہ اس طریقہ نے دوسری تعریف کو لازم کردیا اور یہ استتباع ہے۔

ترکیب :...... فی الشجاعت متعلق بالنہایۃ کے بالنہایۃ متعلق مدح کے لصلاح الدنیا ونظامہا متعلق کون کے کون متعلق استتبع کے جملہ فعلیہ ہوکر صفت وجہ کی وجہ متعلق مدح کے جملہ فعلیہ: نہب فعل اپنے فاعل الاعمار مفعول بہ اور دون ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ان کی جملہ اسمیہ معطوف علیہ:۔ فی قتلہم متعلق ظالما کے ظالما خبر لم یکن کے جملہ فعلیہ ہوکر خبر ان کی جملہ اسمیہ معطوف: معطوف علیہ معطوف ملکر مبتدأ فیہ متعلق کائنان کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ الْإِدْمَاجُ وَهُوَ اَنْ يُّضَمَّنَ كَلَامًا سِيْقَ لِمَعْنًى اٰخَرَ فَهُوَ اَعَمُّ مِنَ الْإِسْتِتْبَاعِ كَقَوْلِهٖ: اُقَلِّبُ فِيْهِ اَجْفَانِيْ كَاَنِّيْ اَعُدُّ بِهَا عَلَى الدَّهْرِ الذُّ نُوْبَا فَاِنَّهٗ ضَمَّنَ وَصْفَ اللَّيْلِ بِالطُّوْلِ الشِّكَايَةَ مِنَ الدَّهْرِ:

ترجمہ:...... اور اس علم بدیع معنوی میں سے ادماج ہے اور وہ ادماج یہ ہے کہ ادماج متضمن ہوتا ہے ایسے کلام کو جس کلام کو چلایا گیا ہو ایک دوسرے معنی کے لیئے پس یہ ادماج استتباع سے زیادہ عام ہے جیسے اس کا کہنا ہے جھپکتا ہوں میں رات میں اپنی پلکیں گویا کہ میں ان پلکوں سے زمانہ کے گناہ شمار کررہا ہوں پس شاعر نے لمبائی کے ساتھ رات کے وصف کو متضمن کردیا زمانے سے شکایت کو۔

تشریح:...... استتباع اور ادماج میں یہ فرق ہے کہ استتباع صرف مدح کے لیئے ہوتا ہے جبکہ ادماج مدح اور ذم دونوں کے لیئے ہوتا ہے اقلب فیہ اجفانی یہ ایک کلام ہے جس سے رات کی درازی شاعر نے بیان کی ہے اور اس کو متضمن کردیا ہے اعد بھا علی الدھر الذنوبا کے ساتھ یعنی زمانہ سے شکایت کے ساتھ متضمن کررہا ہے اور ان گناہوں کے ساتھ متضمن کردیا ہے جن کی وجہ سے بے چینی ہے اور نیند نہیں آتی ان یضمن کلاما سیق لمعنی اخر:...... اس تعریف سے مصنف کی تعریف:...... فانہ ضمن وصف اللیل بالطول الشکایۃ من الدھر میں فرق ہے جو کہ بغیر تکلف کے نہیں سمجھی جاسکتی ان یضمن کلاما سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اجفانی ایک کلام ہے اس کو استعال کیا گیا ہے جھپکنے کے معنی میں پھر اجفانی کو چلایا گیا ہے دوسرے معنیٰ کے لیے یعنی زمانہ کے گناہ شمار کرنے کے لیے:...... اجفانی جھپکنے کے معنیٰ میں ہے پھر شمار کرنے کے معنیٰ میں ہے۔

ترکیب:...... منہ متعلق کائن کے خبر الادماج مبتدأ جملہ اسمیہ: سیق فعل ھو نائب فاعل مرجع کلام لمعنی آخر متعلق سیق کے جملہ فعلیہ ہوکر صفت کلاما کی یضمن فعل ھو نائب فاعل مرجع الادماج کلاما مفعول ثانی جملہ فعلیہ ہوکر خبر ھو کی جملہ اسمیہ: فیہ متعلق اقلب کے مرجع اللیل اجفانی مفعول بہ جملہ فعلیہ: بھا اور علی الدھر متعلق اعد کے مرجع اجفانی اور الذنوبا مفعول بہ جملہ فعلیہ ہوکر خبر کانّ کی جملہ اسمیہ: وصف اللیل مفعول بہ بالطول متعلق ضمن کے من الدھر متعلق الشکایۃ کے الشکایۃ مفعول ثانی ضمن کا جملہ فعلیہ ہوکر خبر ان کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ التَّوْجِيْهُ وَهُوَ اِيْرَادُ الْكَلَامِ مُحْتَمِلًا لِوَجْهَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ كَقَوْلِ مَنْ قَالَ لِاَعْوَرَ : لَيْتَ عَيْنَيْهِ سَوَاءٌ : قَالَ السَّكَّاكِيُّ وَمِنْهُ مُتَشَابِهَاتُ الْقُرْاٰنِ بِاعْتِبَارٍ

ترجمہ:...... اور اس علم بدیع معنوی میں سے توجیہ ہے اور وہ توجیہ یہ ہے کہ کلام کو لایا جاتا ہے جو احتمال رکھتا ہے دو مختلف وجھوں کا جیسے اس کا کہنا ہے جو کہے کانڑے کو: کاش تیری دونوں آنکھیں برابر ہوجائیں سکا کی نے کہا ہے اور اس توجیہ میں سے ایک اعتبار سے قران کے متشابہات ہیں۔

تشریح:...... توجیہ میں تضاد بین المعنیین شرط ہے جیسا کہ کانڑے کو کہا جائے: کاش تیری دونوں آنکھیں برابر ہوجائیں اس جملہ میں یہ بھی احتمال ہے کہ کاش تیری دوسری آنکھ بھی صحیح ہوجائے اور اس صورت میں یہ جملہ دعائیہ ہوگا اور یہ بھی احتمال ہے کہ کاش تیری دوسری آنکھ بھی پھوٹ جائے اور اندھا ہی ہوجائے اس صورت میں جملہ بدعاء ہوگا اور دعاء اور بدعاء میں تضاد ہے لیکن احتمال دونوں کا برابر ہے اس کو توجیہ کہتے ہیں متشابھات القرآن توجیہ میں داخل ہیں کیونکہ مختلف وجوہ کا احتمال برابر ہونے کا ہوتا ہے تشابہات میں ایک معنیٰ قریب اور ایک معنیٰ بعید بھی ہوسکتا ہے اس اعتبار سے قرآن کے متشابہات توجیہ میں داخل نہیں ہوتے۔

ترکیب:...... منہ متعلق کائن کے خبر التوجیہ مبتدأ جملہ اسمیہ: لوجھین مختلفین متعلق محتملا کے محتملا حال الکلام سے ایراد خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ: لاعور متعلق قال کے موصول صلہ ملکر مضاف الیہ قول کا قول متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ: عینیہ اسم سواء خبر جملہ اسمیہ:۔ منہ اور باعتبار متعلق کائنۃ کے خبر متشابہات القرآن مبتدأ جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ قال کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ الْهَزْلُ الَّذِىْ يُرَادُ بِهِ الْجِدُّ كَقَوْلِهٖ اِذَا مَا تَمِيْمِىٌّ اَتَاكَ مُفَاخِرًا فَقُلْ عُدْعَنْ ذَا كَيْفَ اَكْلُكَ لِلضَّبِّ:

ترجمہ:...... اور اس علم بدیع معنوی میں سے مذاق کرنا ہے جس مذاق کے ساتھ ارادہ کیا جائے حقیقت کا جیسے اس کا کہنا ہے: جب تیرے پاس آئے تمیمی فخر کرتا ہوا تو تو اس سے کہہ چھوڑ یہ فخر کرنا تو یہ بات بتا کہ کیسا ہے تیرا گوکو کھانا۔

تشریح:...... ایک چیز کو بطور مذاق کے ذکر کیا جائے اور مراد اس کلام سے حقیقت ہو جیسے تمیمی کے لیئے کہا جائے جب تیرے پاس تمیمی آئے فخر کرتا ہوا تو تو کہہ کہ یہ فخر کرنا چھوڑ تو یہ بتا کہ تیرا گوکو کھانا کیسے ہے: کلام تو ہنسی مذاق کے طور پر ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ تمیمی گو کھاتے ہیں اور یہ کھانا عیب ہے قابل مذمت ہے اس لیئے تمیمی بھی قابل مذمت ہے پھر اس پر فخر کرنا زیب نہیں دیتا اس کو ھزل کہتے ہیں اور یہ علم بدیع کی ایک قسم ہے۔

ترکیب:...... منہ متعلق کائن کے خبر بہ متعلق یراد کے مرجع الذی الجد نائب فاعل موصول صلہ ملکر صفت الھزل کی الھزل مبتدأ جملہ اسمیہ: تمیمی مبتدأ اتا فعل ھو فاعل ذوالحال مرجع تمیمی ک مفعول بہ مفاخرا حال جملہ فعلیہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ عد فعل انت فاعل عن ذا متعلق عد کے جملہ انشائیہ: کیف خبر للضب متعلق اکل کے ہوکر مبتدأ جملہ استفھامیہ دونوں جملے مقولہ قل کا قل جملہ انشائیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ تَجَاهُلُ الْعَارِفِ وَهُوَ كَمَا سَمَّاهُ السَّكَّاكِىُّ سُوْقُ الْمَعْلُوْمِ مَسَاقَ غَيْرِهٖ لِنُكْتَةٍ كَالتَّوْبِيْخِ فِىْ قَوْلِ الْخَارِجِيَّةِ: اَ يَا شَجَرَ الْخَابُوْرِ مَالَكَ مُوْرِقًا: كَاَنَّكَ لَمْ تَجْزَعْ عَلَى ابْنِ طَرِيْفٍ

ترجمہ:...... اور اس علم بدیع معنوی میں سے جاننے والے کا جاہل بن جانا ہے کسی نکتہ کی وجہ سے اور وہ تجاھل العارف ایسا ہے جیسا کہ اس کا نام رکھا ہے سکاکی نے اور وہ معلوم کو چلانا ہے معلوم کے غیر کے چلانے کی جگہ میں جیسے ڈانٹنا ہے خارجیہ کے کہنے میں اے خابور کے درخت کیا ہوگیا تجھ کو پتے نکال رہا ہے گویا کہ تو نے غم نہیں کیا ابن طریف پر۔

تشریح:...... علم بدیع معنوی میں سے تجاھل عارفانہ ہے یعنی کسی نکتہ کی وجہ سے جان کر ان جان بن جانا لیکن یہ تجاھل عارفانہ قرآن میں کثرت سے ہے جیسے وما تلک بیمینک یا موسی اور اللہ کے لیئے تجاھل کی نسبت کرنا خود ایک جہالت ہے اس جہالت سے بچتے ہوئے سکاکی نے اس کا نام سوق العلوم مساق غیرہ رکھا ہے اس تجاھل عارفانہ کی نکتہ کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں ایک توبیخ ہے جیسا کہ خارجیہ کے کہنے میں ہے کہ اے درخت کیا ہوگیا تجھ کو پتے نکال رہا ہے گویا کہ تو نے ابن طریف پر غم نہیں کیا شاعرہ کو معلوم تھا کہ درخت جزع وفزع نہیں کرتا مگر جان کر ان جان بن گئی اور درخت کو توبیخ کرنے لگی اور جب درخت کو توبیخ ہوسکتی ہے تو دوسرے کو تو بدرجہ اولی توبیخ ہوسکتی ہے۔

ترکیب :......منہ متعلق کائن کے خبر لنکتہ متعلق تجاھل کے مبتدأ جملہ اسمیہ: سمّا فعل (ہ) مفعول بہ مرجع تجاھل السکا کی فاعل جملہ فعلیہ مضاف الیہ ما کا ما متعلق کائن کے خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ: مساق غیرہ ظرف سوق کی سوق خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ: فی قول الخارجیۃ متعلق التوبیخ کے التوبیخ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ شجر الخابور منادیٰ ک ذوالحال مور قا حال ملکر متعلق کائن کے خبر ما کی جملہ اسمیہ معطوف علیہ ک اسم کانّ کا لم تجزع فعل انت فاعل علی ابن طریف متعلق لم تجزع کے جملہ معطوف ملکر نداء منادیٰ کی منادیٰ نداء ملکر مفعول بہ ادعو کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَالْمُبَالَغَةِ فِي الْمَدْحِ كَقَوْلِهٖ: اَلَمْعُ بَرْقٍ سَرٰى اَمْ ضَوْءُ مِصْبَاحٍ: اَمْ اِبْتِسَامُهَا بِالْمَنْظَرِ الضَّاحِيْ

ترجمہ :...... اور علم بدیع معنوی میں سے تجاھل العارف ہے کسی نکتہ کی وجہ سے وہ ایسے ہے جیسے نام رکھا سکا کی نے معلوم کو چلانا غیر معلوم کی جگہ میں جیسے مبالغہ تعریف میں مثل اس کے کہنے کے: کیا بجلی کی چمک تھی جو چمکی یا صبح کی روشنی تھی یا محبوبہ کا مسکرانا تھا چمکتے ہوئے دانتوں کے ساتھ۔

تشریح:...... اور کبھی تجاھل عارفانہ مدح میں مبالغہ کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے اس کا کہنا ہے کہ رات میں محبوبہ کے مسکرانے کی وجہ سے جو روشنی ہوئی تھی معلوم نہیں کہ وہ بجلی کی چمک تھی یا چراغ کی روشنی تھی یا مسکراتے ہوئے دانتوں کی چمک تھی شاعر جانتا ہے کہ محبوبہ کا مسکرانا تھا مگر تجاھل عارفانہ کرتے ہوئے تعریف میں مفید مبالغہ پیدا کردیا کہ محبوبہ اتنی حسین وجمیل ہے کہ کمال حسن میں یکتا ہے کہ دیکھنے والا حیران رہ جاتا ہے۔

ترکیب:...... فی المدح متعلق المبالغہ کے المبالغہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ: کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ: سری فعل ھو فاعل مرجع لمع برق جملہ صفت موصوف صفت ملکر خبر ضوء مصباح خبر بالمنظر الضاحی متعلق ابتسام کے ہوکر خبر تینوں خبر الضوء فی اللیل مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت :...... اَوِ الْمُبَالَغَةِ فِي الذَّمِّ كَقَوْلِهٖ: وَمَا اَدْرِيْ وَسَوْفَ اَخَالُ اَدْرِيْ: اَقَوْمٌ اٰلُ حِصْنٍ اَمْ نِسَاءُ

ترجمہ:...... اور اس علم بدیع معنوی میں سے تجاہل العارف ہے کسی نکتہ کی وجہ سے وہ تجاھل عارفانہ ایسے ہے جیسے نام رکھا سکا کی نے: معلوم کو چلانا غیر معلوم کے چلانے کی جگہ میں جیسے مبالغہ ہے مذمت کرنے میں مثال اس کی مثل اس کے کہنے کے ہے: میں نہیں خیال کرتا ہوں عنقریب جان لوں گا کہ قلعہ والے مرد ہیں یا عورتیں۔

تشریح:...... اور کبھی تجاھل عارفانہ مذمت کرنے میں مبالغہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے اس کا کہنا ہے میں نہیں جانتا فی الوقت خیال کرتا ہوں آئندہ جان لوں گا کہ قلعہ والے مرد ہیں یا عورتیں شاعر کو پتہ ہے کہ قلعہ والے مرد ہیں مگر تجاھل عارفانہ کرتے ہوئے مذمت میں مبالغہ کرنے کی وجہ سے علم کی نفی کردی کہ میں نہیں جانتا قوم کا اطلاق مردوں پر ہوتا ہے کیونکہ قوم کے مقابل نساء ہیں۔

ترکیب :...... فی الذم متعلق المبالغۃ کے المبالغۃ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ: کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ ما ادری فعل انا فاعل جملہ فعلیہ: اخال فعل انا فاعل جملہ فعلیہ قوم اور نساء مبتدأ آل حصن خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَالتَّدَلُّهِ فِي الْحُبِّ فِيْ قَوْلِهٖ :. تَاللّٰهِ يَاظَبْيَاتِ الْقَاعِ قُلْنَ لَنَا : اَلَيْلَايَ مِنْكُنَّ اَمْ لَيْلٰى مِنَ الْبَشَرِ

ترجمہ:...... اور اس علم بدیع معنوی میں سے تجاھل العارف ہے کسی نکتہ کی وجہ سے وہ تجاھل عارفانہ ایسے ہے جیسے نام رکھا سکا کی نے معلوم کو چلانا غیر معلوم کے چلانے کی جگہ میں جیسے حیران ہونا ہے محبت میں اس کے کہنے میں: اللہ کی قسم اے جنگل کی ہرنیوں بتاؤ تم ہمیں کیا میری لیلیٰ تم میں سے ہے یا میری لیلیٰ انسانوں میں سے ہے۔

تشریح:...... اور کبھی تجاھل عارفانہ محبت میں حیران ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے اس کا کہنا ہے:۔ اللہ کی قسم اے جنگل کی

ہرنیوں بتاؤ تم ہمیں کیا میری لیلیٰ تم میں سے ہے یا میری لیلیٰ انسانوں میں سے ہے اس تجاھل عارفانہ میں نکتہ حیرانگی ہے کہ پہلے لیلیٰ کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور پھر لیلیٰ کو مطلق کر کے سوال کرتا ہے اور علم کی نفی کرتا ہے حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ لیلیٰ انسان ہے لیکن محبت اور دیوانگی اس حد تک ہے کہ سوال حیوانوں سے کر رہا ہے اور معلوم ہے کہ جواب نہیں دیں گے۔

ترکیب:...... فی الحب متعلق الند لہ کے الند لہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدا کی جملہ اسمیہ فی قولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ تاللہ متعلق اقسم کے جملہ قسمیہ: ظبیات القاع منادیٰ قلن فعل بفاعل لنا متعلق جملہ فعلیہ: لیلای مبتدأ منکن متعلق کائنۃ کے خبر جملہ اسمیہ لیلیٰ مبتدأ من البشر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ تینوں جملے نداء منادیٰ نداء ملکر مفعول بہ ادعو کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهُ الْقَوْلُ بِالْمُوْجَبِ وَهُوَ ضَرْبَانِ اَحَدُهُمَا اَنْ يَّقَعَ صِفَةٌ فِيْ كَلَامِ الْغَيْرِ كِنَايَةً عَنْ شَيْئٍ اُثْبِتَ لَهُ حُكْمٌ فَتُثْبِتُهَا لِغَيْرِهٖ مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِثُبُوْتِهٖ لِغَيْرِهٖ اَوْ نَفْيِهٖ عَنْهُ

ترجمہ:...... اس علم بدیع معنوی میں سے ایک قسم کلام میں حکم کی علت کو بیان کرنا ہے اور یہ دو قسم پر ہے ان دو قسموں میں سے ایک قسم یہ ہے کہ صفت واقع ہو غیر کے کلام میں ایک چیز سے کنایہ کرتے ہوئے ثابت کیا جائے اس چیز کے لیئے ایک حکم پس تو ثابت کر دے اس صفت کو اس چیز کے غیر کے لیئے بغیر پیچھے پڑے ہوئے اس بات کے کہ تو اس حکم کو ثابت کرے اس چیز کے غیر کے لیئے یا تو اس حکم کی نفی کرے اس چیز کے غیر سے۔

تشریح:...... متکلم مخاطب کے کلام کے مقتضی کو تو تسلیم کر لیتا ہے مگر اس کلام کے مقصد کی نفی کر دیتا ہے اس طرح کہ متکلم مخاطب کے کلام کے حکم کی علت کو کسی اور طرف پھیر دیتا ہے جس کی طرف متکلم پھیرتا ہے وہ مخاطب کی مراد کے خلاف ہوتی ہے اور متکلم حکم کے بارے میں کچھ نہیں کہتا نہ تو حکم ثابت کرتا ہے اور نہ حکم کی نفی کرتا ہے اس صورت میں متکلم حکم کو بیان نہیں کرتا بلکہ کلام میں حکم کی علت کو بیان کرتا ہے۔

ترکیب:...... منہ متعلق کائن کے خبر بالموجب متعلق القول کے مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ ھو ضربان جملہ اسمیہ: لہ متعلق اثبت کے مرجع شیئ حکم نائب فاعل جملہ فعلیہ صفت شیء کی شیء متعلق کنایۃ کے کنایۃ تمیز صفۃ کی صفۃ فاعل یقع کا فی کلام الغیر متعلق یقع کے جملہ معطوف علیہ:۔ لغیرہ متعلق تثبت کے مرجع شیئ لثبوتہ متعلق تعرض کے مرجع حکم عنہ متعلق نفیہ کے نفیہ متعلق تعرض کے مرجع حکم من غیر تعرض متعلق تثبت کے لغیر متعلق تثبت کے مرجع شیئ ھا مفعول بہ مرجع صفۃ جملہ فعلیہ ہو کر معطوف: معطوف علیہ معطوف ملکر خبر احدھما کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... نَحْوُ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ:

ترجمہ:...... کلام میں حکم کی علت کو بیان کرنا ایسے ہے جیسے یہ آیت:...... کہتے ہیں وہ منافقین اگر لوٹے ہم مدینہ کو تو ضرور نکال دیں گے مدینہ سے باعزت لوگ ذلیلوں کو اور عزت اللہ ہی کے لیئے ہے اور اس کے رسول کے لیئے اور مومنین کے لیئے ہے۔

تشریح:...... لئن رجعنا الی المدینہ لیخرجن الاعز منھا الذل یہ کلام غیر ہے اس میں الاعز صفت واقع ہے شیئ کی یعنی منافقین کی کنایہ کرتے ہوئے یعنی الاعز سے اشارہ کرتے ہوئے کہ وہ باعزت لوگ منافقین ہیں یقولون سے للمومنین تک کا متکلم اللہ ہے اور مخاطب منافقین ہیں متکلم مخاطب کے کلام لئن رجعنا الی المدینہ لیخرجن الاعز منھا الاذل کے مقتضی کو تو تسلیم کرتا ہے کہ عزت ہے اور الاعز علت ہے نکالنے کی اور نکالنا حکم ہے تو متکلم نے عزت کو تسلیم کرتے ہوئے عزت کو منافقین سے پھیر کر اللہ رسول اور مومنین کی طرف کر دیا اور حکم کے بارے میں کچھ نہیں فرمایا کہ نکالیں گے یا نہیں نکالیں گے اس کو القول بالموجب کہتے ہیں یعنی کلام میں حکم کی علت بیان کرنا اور حکم کو بیان نہ کرنا۔

ترکیب:...... الی المدینۃ متعلق رجعنا کے جملہ شرط الاعز فاعل منھا متعلق لیخرجن کے مرجع مدینہ الاذل مفعول بہ جملہ جزاء: للہ لرسل للمومنین

متعلق کائنۃ کے خبر العزۃ مبتدأ جملہ اسمیہ: شرط اور جزاء مقولہ یقولون اپنے مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَالثَّانِیْ حَمْلُ لَفْظٍ وَقَعَ فِیْ کَلَامِ الْغَیْرِ عَلٰی خَلَافِ مُرَادِہٖ مِمَّا یَحْتَمِلُہٗ بِذِکْرِ مُتَعَلِّقِہٖ کَقَوْلِہٖ : قُلْتُ ثَقَّلْتُ اِذْ اَتَیْتُ مِرَارًا: قَالَ ثَقَّلْتَ کَاھِلِیْ بِالْاَیَادِیْ

ترجمہ:...... دوسری قسم القول بالموجب کی یہ ہے کہ غیر کے کلام میں جو لفظ واقع ہے اس لفظ کو اٹھایا جائے متکلم کی مراد کے خلاف پر یہ مراد اس میں سے ہو جس مراد کا لفظ احتمال رکھتا ہو اٹھایا جائے اس لفظ کو اس لفظ کے متعلق کے ذکر کی وجہ سے جیسے اس کا کہنا ہے: کہا میں نے بھاری کر دیا میں نے تجھ کو جب میں آیا بار بار: کہا اس نے بھاری کر دیا تو نے میرے کندھے کو نعمتوں سے۔

تشریح:...... پہلے ثقلت ہے اور یہ متکلم کا کلام ہے پھر ثقلت ہے اور یہ مخاطب کا کلام ہے یعنی غیر متکلم کا:۔ اس لفظ سے متکلم کی مراد اور ہے اور اس لفظ سے غیر متکلم مخاطب کی مراد اور ہے یہ دوسری قسم ہے القول بالموجب کی کہ متکلم ثقلت لفظ سے ایک مراد لے اور مخاطب اس ثقلت لفظ سے دوسری مراد لے جیسے ابوداؤد جاریہ بن الحجاج کی مراد ثقلت سے یہ ہے کہ میں نے بار بار آ کر تجھ کو بوجھل کر دیا یعنی تکلیف میں ڈال دیا اور مخاطب کی مراد ثقلت سے یہ ہے کہ تو نے احسان کر کے میرے کندھے کو بوجھل کر دیا پہلی قسم میں علت کو پھیرا تھا اس قسم میں مراد کو پھیرا ہے۔

ترکیب:...... وقع فعل ھو فاعل مرجع لفظ فی کلام الغیر متعلق وقع کے جملہ فعلیہ صفت لفظ کی لفظ مضاف الیہ حمل کا: یحتمل فعل ھو فاعل مرجع لفظ (ہ) مفعول بہ مرجع ما موصول صلہ ملکر متعلق الکائن کے صفت مراد کی خلاف متعلق حمل کے: بذکر متعلقہ متعلق حمل کے مرجع لفظ حمل خبر الثانی مبتدأ کی جملہ اسمیہ: مرارا مفعول فیہ اتیت کا جملہ شرط: ثقلت فعل بفاعل کاھل مفعول بہ بالایادی متعلق جملہ فعلیہ۔

عبارت :...... وَمِنْہُ الْاِطِّرَادُ وَھُوَ اَنْ تَاْتِیَ بِاَسْمَاءِ الْمَمْدُوْحِ اَوْ غَیْرِہٖ وَاٰبَائِہٖ عَلٰی تَرْتِیْبِ الْوِلَادَۃِ مِنْ غَیْرِ تَکَلُّفٍ کَقَوْلِہٖ: اِنْ یَّقْتُلُوْکَ فَقَدْ ثَلَلْتَ عُرُوْشَھُمْ: بِعُتْبَۃَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ شِھَابِ:

ترجمہ:...... اور اس علم بدیع معنوی میں سے لگاتار نسب نامہ بیان کرنا ہے اور اطراد یہ ہے کہ ممدوح یا ممدوح کے علاوہ کے ناموں کو اور ان کے آباؤ اجداد کے ناموں کو ولادۃ کی ترتیب پر بغیر تکلف کے لایا جائے۔ اس کا کہنا ہے: اگر وہ تجھ کو قتل کر دیں تو کوئی بات نہیں کیونکہ تو نے ان کی عزتوں کو ملیا میٹ کر دیا ہے عتبہ بن حارث بن شھاب کو قتل کر کے:

تشریح:...... ممدوح کا ذکر کسی خاص نکتہ کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ عام طور پر ایسے ذکر ممدوح کے ہی ہوتے ہیں اس لئے غیر ارادی طور پر ممدوح کا ذکر ہے اور عاطفہ سے غیرہ کہا تا کہ عام ہو جائے بہر حال جس کا بھی نام لیا جائے تو ولادۃ کی ترتیب پر اس کے بعد اس کے باپ کا نام لیا جائے پھر اس کے دادا کا نام لیا جائے لیکن یہ نسب نامہ بیان کرنا اس انداز پر ہو کہ تسلسل قائم رہے اور تکلف کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے تو اس کو اطراد کہتے ہیں اور یہ علم بدیع معنوی کی ایک قسم ہے یہاں تک علم بدیع معنوی کی انتیس (۲۹) قسمیں بیان ہوئیں ہیں اور اس پر اختتام ہے۔ الحمد للہ۔

ترکیب:...... منہ متعلق کائن کے خبر الاطراد مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ الممدوح معطوف علیہ غیرہ معطوف آبائہ معطوف ملکر مضاف الیہ اسماء کا اسماء متعلق تأتی کے علی ترتیب الولادۃ اور من غیر تکلف متعلق تأتی کے تاتی جملہ ہو کر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ: ان یقتلوک جملہ شرط: فلاملامۃ علیھم جملہ جزاء: عروشھم مفعول بہ بعتبۃ متعلق ثللت کے جملہ فعلیہ۔

☆☆☆☆☆

اللفظی

(وھی ضربان معنوی ولفظی)

عبارت:......وَاَمَّا اللَّفظِیُّ فَمِنْهُ الْجِنَاسُ بَیْنَ اللَّفْظَیْنِ وَهُوَ تَشَابُهُهُمَا فِی اللَّفْظِ وَالتَّامُّ مِنْهُ اَنْ یَّتَّفِقَا فِیْ اَنْوَاعِ الْحُرُوْفِ وَاَعْدَادِهَا وَهَیْئَا تِهَا وَ تَرْتِیْبِهَا:.

ترجمہ:......اور علم بدیع لفظی میں سے دولفظوں کے درمیان جناس ہے اور وہ جناس دولفظوں کا ایک دوسرے کے مشابہ ہونا ہے تلفظ میں اور جناس تام یہ ہے کہ دو لفظ ایک دوسرے کے موافق ہوں حرفوں کی قسموں میں اور حرفوں کی تعداد میں اور حرفوں کی صورتوں میں اور حرفوں کی ترتیب میں۔

تشریح:......کلام کو معنوی طور پر خوبصورت کرنے کے جو طریقے تھے وہ طریقے بیان ہو چکے ہیں یہاں سے اب وہ طریقے بیان کیئے جاتے ہیں جو طریقے کلام کو خوبصورت کرنے کے لیئے لفظی طور پر ہیں ان طریقوں میں پہلا لفظی طریقہ جناس ہے یعنی ایک دوسرے کے مشابہ ہونا جناس باب مفاعلہ کا مصدر ہے یہ مشابہت حرفوں کی قسموں میں ہوگی یا حرفوں کی تعداد میں ہوگی یا حرفوں کی صورتوں میں ہوگی یا حرفوں کی ترتیب میں ہوگی۔

ترکیب:......بین اللفظین ظرف الجناس کی ہو کر مبتدأ منہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ ہو کر خبر اللفظی مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ فی اللفظ متعلق تشابہ کے ہو کر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ التام موصوف منہ متعلق الکائن کے صفت مل کر مبتدأ یتفقا فعل بفاعل اور چاروں متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ:

عبارت:......فَاِنْ کَانَا مِنْ نَوْعٍ کَاِسْمَیْنِ سُمِّیَ مُمَاثِلاً نَحْوُ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ

ترجمہ:......اور اگر ہوں وہ دونوں لفظ ایک قسم کے جیسے دو اسم تو نام رکھا جاتا ہے جناس کا مماثل جیسے آیت ہے اور جس دن قائم ہوگی قیامت اس دن قسم کھائیں گے مجرمین اس بات کی کہ ہم دنیا میں نہیں ٹھہرے سوائے ایک گھڑی کے:۔

تشریح:...... تقوم الساعة میں اور غیر ساعة میں ساعة کا لفظ حرفوں کی قسموں میں برابر ہے حرفوں کی تعداد میں برابر ہے حرفوں کی حرکات وسکنات میں برابر ہے حرفوں کی ترتیب میں برابر ہے اور دونوں اسم ہیں اس لیئے یہ جناس تام ہے اس جناس تام کو مماثل کہتے ہیں کیونکہ دونوں ساعة ایک دوسرے کے برابر ہیں پہلا فاعل ہے دوسرا مضاف الیہ ہے پہلا قیامت کے معنیٰ میں ہے اور دوسرا کچھ وقت کے معنیٰ میں ہے اس علم بدیع لفظی میں اس کے فاعل اور مضاف الیہ اور قیامت اور کچھ وقت کے معنیٰ میں ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ بحث لفظ سے ہے۔

ترکیب:......کانا فعل الف اسم نوع متعلق کائنین کے خبر جملہ فعلیہ:۔ اسمین متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ سمی فعل ھو نائب فاعل مرجع جناس مماثلا مفعول ثانی جملہ فعلیہ:۔ نحو خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ یوم ظرف تقوم کی الساعة فاعل جملہ فعلیہ:۔ لبثوا فعل بفاعل غیر ساعة مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر مقسم بہ المجر ون فاعل یقسم کا جملہ قسمیہ:۔

عبارت:......وَاِنْ کَانَا مِنْ نَوْعَیْنِ سُمِّیَ مُسْتَوْفًی کَقَوْلِهٖ:. مَامَاتَ مِنْ کَرَمِ الزَّمَانِ فَاِنَّهٗ x یَحْیٰی لَدٰی یَحْیَی بْنِ عَبْدِاللّٰهِ x وَاَیْضًا فَاِنْ کَانَ اَحَدُ لَفْظَیْهِ مُرَکَّبًا سُمِّیَ جِنَاسَ التَّرْکِیْبِ:.

ترجمہ:......اور اگر وہ دونوں لفظ دو قسم کے ہوں تو اس جناس تام کا نام مستوفی ہے (پورا کیا ہوا) جیسے اس کا کہنا ہے:۔ زمانہ کی جو سخاوت ختم ہو جائے پس بیشک وہ سخاوت موجود رہتی ہے یحیی بن عبداللہ کے یہاں اور جناس تام کی یہ بھی ایک قسم ہے کہ جناس تام کے دونوں لفظوں میں سے

ایک لفظ مرکب ہو اور دوسرا واحد ہو تو اس کا نام رکھا جاتا ہے۔ جناس الترکیب:۔

تشریح:...... جناس تام کی ایک قسم تو یہی ہے کہ دونوں لفظوں کی ایک قسم ہو اور دوسری قسم یہ ہے کہ دونوں لفظوں کی قسم مختلف ہو جیسے یحییٰ پہلا فعل ہے اور دوسرا یحییٰ اسم ہے اس کا نام مستوفی (پورا کیا ہوا) رکھا جاتا ہے ویسے دونوں یحییٰ حرفوں کی قسم میں اور حرفوں کی تعداد میں اور حرکات اور سکنات میں اور حرفوں کی ترتیب میں برابر ہیں جس کی وجہ سے یہ جناس تام ہے یہ تو بحث تھی دونوں کے مفرد ہونے کی اور جناس تام کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ ایک لفظ مرکب ہو اور دوسرا لفظ مفرد ہو یہ صورت بھی جناس تام کی ہے۔

ترکیب:......کانا فعل الف اسم من نوعین متعلق کائنین کے خبر جملہ شرط یسمیٰ فعل ھو نائب فاعل مرجع جناس مستوفی مفعول ثانی جملہ جزاء:۔ کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ مات فعل ھو فاعل مرجع ما من کرم الزمان متعلق مات کے موصول صلہ ملکر مبتدأ یحیٰ فعل ھو فاعل مرجع ما لدی یحیٰ بن عبداللہ ظرف یحیٰ کی جملہ فعلیہ خبر ان کی جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ ایضا مفعول مطلق احد لفظیہ اسم کان کا مرکبا خبر جملہ شرط:۔ سمی فعل ھو نائب فاعل مرجع جناس تام:۔ جناس الترکیب مفعول ثانی جملہ جزاء:۔

عبارت:......فَاِنِ اتَّفَقَا فِی الْخَطِّ خُصَّ بِاسْمِ الْمُتَشَابِہِ کَقَوْلِہٖ :. اِذَا مَلِکٌ لَمْ یَکُنْ ذَاھِبَۃٍ x فَدَعْہُ وَدَوْلَتُہٗ ذَاھِبَۃٌ وَالْاَخُصَّ بِاسْمِ الْمَفْرُوْقِ کَقَوْلِہٖ :. کُلُّکُمْ قَدْ اَخَذَاالْجَامَ وَلاَ جَامَ لَنَا x مَاالَّذِیْ ضَرَّمُدِیْرَالْجَامِ لَوْ جَامَلَنَا x

ترجمہ:......پس اگر متفق ہو جائیں دونوں لفظ خط میں تو خاص کیا گیا ہے اس جناس کو متشابہ اسم کے ساتھ جیسے اس کا کہنا ہے:۔ جب بادشاہ نہ ہو ھیبت والا پس تو چھوڑ دے اس کو اور اس کی حکومت جانے والی ہے اور اگر وہ دونوں لفظ خط میں متفق نہ ہوں تو اس جناس کو خاص کیا گیا ہے مفروق اسم کے ساتھ جیسے اس کا کہنا ہے:۔ سب نے لیلیا جام اور کوئی جام نہیں ہے ہمارے لیئے X اور کیا ہے وہ چیز جس نے تکلیف دی جام گھومانے والے کو کاش وہ جام دیتا ہم کو:۔

تشریح:...... پہلا ذاھبۃ مرکب ہے ذا سے اور ھبۃ سے اور دوسرا ذاھبۃ مفرد ہے اسم فاعل ہے لیکن حرفوں کی قسموں میں حرفوں کی تعداد میں اور حرفوں کا حرکات وسکنات میں اور حرفوں کی ترتیب میں اور خط میں دونوں لفظ متفق ہیں اسی وجہ سے یہ جناس تام ہے جناس الترکیب ہے اور جناس متشابہ اسم ہے:۔ پہلے جام لنا میں جام مفرد ہے اسم ہے اور دوسرے جاملنا میں جامل فعل ہے جملہ ہے پہلے جام لنا میں جام الگ ہے اور دوسرے جاملنا میں جامل کو نا ضمیر کے ساتھ ملا کر لکھا گیا ہے لیکن حرفوں کی قسموں میں اور حرفوں کی تعداد میں اور حرفوں کی حرکات وسکنات میں اور حرفوں کی ترتیب میں دونوں لفظ متفق ہیں خط میں متفق نہیں ہیں اس لیئے یہ اسم مفروق ہے یعنی جناس تام ہے جناس الترکیب ہے اور جناس باسم المفروق ہے۔

ترکیب:......اتفقا فعل بفاعل فی الخط متعلق اتفقا کے جملہ شرط:۔ خص فعل ھو نائب مرجع جناس باسم المتشابہ متعلق خص کے جملہ جزاء:۔ کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ لم یکن فعل ھو اسم مرجع ملک ذاھبۃ خبر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ملک مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ دعہ فعل انت فاعل (ہ) مفعول بہ جملہ فعلیہ دولتہ مبتدأ ذاھبۃ خبر جملہ اسمیہ:۔ الا (ان لم یتفق فی الخط جملہ شرط) خص باسم المفروق جملہ جزاء:۔

عبارت:......وَاِنِ اخْتَلَفَا فِیْ ھَیْئَاتِ الْحُرُوْفِ فَقَطْ سُمِّیَ مُحَرَّ فًاکَقَوْلِھِمْ :. جُبَّۃُ الْبُرْدِ جُنَّۃُ الْبَرْدِ وَنَحْوُ قَوْلِھِمْ اَلْجَاھِلُ اِمَّا مُفْرِطٌ اَوْ مُفَرِّطٌ :. وَالْحَرْفُ الْمُشَدَّدُ فِیْ حُکْمِ الْمُخَفَّفِ وَکَقَوْلِھِمْ :. اَلْبِدْعَۃُ شَرَکُ الشِّرْکِ:.

ترجمہ:......اور اگر دونوں لفظ مختلف ہو جائیں حروف کی حرکات وسکنات میں صرف تو اس جناس کا نام رکھا جاتا ہے محرف جیسے ان کا کہنا ہے:۔ چادر کا جبہ سردی کی ڈھال ہے اور جیسے ان کا کہنا ہے:۔ جاھل یا تو چیز کو بڑھا دے گا یا گھٹا دے گا اور حرف مشدد حرف مخفف کے حکم میں ہے جیسے

ان کا کہنا ہے بدعت شرک کا جال ہے۔

تشریح:...... جبة اور جنة کی بحث نہیں ہے، بحث یہاں اَلْبُرْدِ اور اَلْبَرْدِ کی ہے کہ یہ دونوں لفظ حرفوں کی قسموں میں اور حرفوں کی تعداد میں اور حرفوں کی ترتیب میں برابر ہیں لیکن ھیئت میں مختلف ہیں کہ پہلے کی باء مضموم ہے اور دوسرے کی باء مفتوح ہے یہ ایک دوسرے سے منحرف ہیں اس لیئے ان کا نام محرف ہے اسی طرح پہلے مفرط میں فاء ساکن ہے اور دوسرے مفرط میں فاء مفتوح ہے علم بدیع لفظی میں مشدد حرف مخفف حرف کے حکم میں ہوتا ہے اس لیئے یہ بھی محرف ہے اسی طرح پہلے شرک میں شین اور راء مفتوح ہیں اور دوسرے شرک میں شین مکسور ہے اور راء ساکن ہے اس لیئے یہ بھی محرف ہے پہلی مثال ضمہ اور فتحہ کی ہے دوسری ساکن اور متحرک کی ہے اور تیسری مثال فتحہ اور متحرک اور کسرہ اور ساکن کی ہے۔

ترکیب:......في هيمات الحروف متعلق اختلفا کے جملہ شرط:۔ (ان اختلفا فی ھیئات الحروف فانتہ) سمی فعل ھو نائب فاعل مرجع جناس محرفا مفعول ثانی جملہ فعلیہ جزاء کقولھم متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ جبۃ البرد مبتدأ جنۃ البرد خبر جملہ اسمیہ:۔ نحو قولھم خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ الجاھل مبتدأ مفطر خبر جملہ اسمیہ:۔ فی حکم المخفف متعلق کائن کے خبر الحرف المشدد کی جملہ اسمیہ:۔ کقولھم متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ البدعت مبتدأ شرک الشرک خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاِنِ اخْتَلَفَا فِيْ اَعْدَادِ هَا يُسَمّٰى نَاقِصًا وَذَالِكَ اِمَّا بِحَرْفٍ فِي الْاَوَّلِ مِثْلُ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِنِ الْمَسَاقُ اَوْ فِي الْوَسْطِ نَحْوُ جَدِّيْ جَهْدِيْ :.

ترجمہ:......اور اگر دونوں لفظ مختلف ہو جائیں حرفوں کی تعداد میں تو اس جناس کا نام رکھا جاتا ہے ناقص اور یہ ناقص ہونا یا تو شروع میں ایک حرف کے ساتھ ہوگا جیسے:۔ لپٹ جائے گی پنڈی پنڈی کے ساتھ اس دن ہوگا تیرے رب کی طرف چلایا جانا یا یہ ناقص ہونا درمیان میں ہوگا جیسے میری قسمت میری کوشش ہے۔

تشریح:......الساق اور المساق دو لفظ ہیں ایک حرف میم کم ہے اور شروع میں ہے اس کو ناقص کہتے ہیں اسی طرح جدی اور جھدی دو لفظ ہیں جدی میں ایک حرف ھاء کم ہے اور درمیان میں ہے اس کو ناقص کہتے ہیں کیونکہ ایک لفظ میں دوسرے سے ایک حرف کم ہے اگر مساق کی میم کو اور جھدی کی ھاء کو کم کر دیں تو جناس تام ہو جائے گا۔

ترکیب:......فی اعدادھا متعلق اختلفا کے جملہ شرطیہ:۔ یسمیٰ فعل ھو نائب فاعل مرجع جناس ناقصا مفعول ثانی جملہ جزاء:۔ بحرف اور فی الاول متعلق کائن کے خبر ذالک مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ مثل خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ التفت الساق بالساق جملہ فعلیہ الیٰ ربک متعلق اور یومئذ ظرف کائن کی خبر المساق مبتدأ جملہ اسمیہ فی الوسط متعلق کائن کے خبر ذالک مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ جدی جھدی مضاف الیہ نحو کا نحو خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......اَوْ فِي الْاٰخِرِ نَحْوُ قَوْلِهٖ :. يَمُدُّوْنَ مِنْ اَيْدٍعَوَاصٍ عَوَاصِمِ :. وَرُبَمَا سُمِّيَ هٰذَا مُطَرَّفًا وَاِمَّا بِاَكْثَرَ كَقَوْلِهَا :. اِنَّ الْبُكَاءَ هُوَ الشِّفَاءُ x مِنَ الْجَوٰى بَيْنَ الْجَوَانِحِ x وَرُبَمَا سُمِّيَ مُذَيَّلاً :.

ترجمہ:......اور یہ کم ہونا یا اخر میں ہوگا جیسے اس کا کہنا ہے:۔ بڑھاتے ہیں وہ مارنے والے ہاتھ اور بچانے والے ہاتھ اور کبھی اس کا نام رکھا جاتا ہے مطرف یا یہ کم ہونا ایک حرف سے زائد کے ساتھ ہوگا جیسے اس کا کہنا ہے بیشک رونا پسلیوں کی سوزش کا علاج ہے۔

تشریح:......عواص جمع ہے عاصیة کی نافرمان اور عواصم جمع ہے عاصمة کی حفاظت کرنے والی:۔ عواص میں تنوین کا کوئی اعتبار نہیں ہے:۔ عواص اور عواصم دو لفظ ہیں عواص میں ایک حرف میم کم ہے اور اخر میں ہے اس کو ناقص کہتے ہیں اخر والے کو مطرف بھی کہتے ہیں اخر میں دو حرف کم ہیں اس کی ایک مثال دی ہے جیسے جوی اور جوانح دو لفظ ہیں جوی میں نون اور حاء کم ہیں یہ جناس ناقص ہے اس کو مذیل بھی کہتے ہیں ان میں حرفوں کی قسم اور حرفوں کی ھیئت اور حرفوں کی ترتیب برابر ہے تعداد برابر نہیں ہے جس کی وجہ سے جناس ناقص ہے۔

ترکیب:......فی الآخر متعلق کائن کے خبر ذالک مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ نحو قولہ خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ یمدون فعل بفاعل من ایدعواص عواصم متعلق یمدون کے جملہ فعلیہ سمی فعل ھذا نائب فاعل مطرفا مفعول ثانی جملہ فعلیہ:۔ باکثر متعلق کائن کے خبر ذالک مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ کقولھا متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ بین الجوانح ظرف الکائن کی صفت الجوی کی الجوی متعلق الشفاء کے الشفاء خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ خبر ان کی البکاء اسم ان کا جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاِنِ اخْتَلَفَا فِیْ اَنْوَاعِهَا فَیُشْرَطُ اَنْ لَّایَقَعَ بَاَکْثَرَ مِنْ حَرْفٍ ثُمَّ الْحَرْفَانِ اِنْ کَانَا مُتَقَارِبَیْنِ سُمِّیَ مُضَارِعًا:.

ترجمہ:......اور اگر مختلف ہو جائیں دونوں لفظ حرفوں کی قسموں میں پس شرط کی گئی ہے یہ بات یہ کہ وہ اختلاف نہ واقع ہو ایک حرف سے زائد کے ساتھ پھر اگر دونوں حرف قریب المخرج ہوں تو نام رکھا گیا ہے اس جناس کا مضارع (مشابہ)

تشریح:...... جب دونوں لفظ حرفوں کی قسموں میں مختلف ہو جائیں تو یہ بات شرط ہے کہ یہ اختلاف ایک حرف سے زائد میں نہ ہو کیونکہ اگر ایک حرف سے زائد میں ہوگا تو جناس ہی ختم ہو جائے گا جیسے نصر اور نکل اور جن دو لفظوں میں یہ اختلاف واقع ہے اگر یہ دونوں لفظ مخرج میں قریب قریب ہوں تو اس جناس کو مضارع کہتے ہیں۔ (مشابہ)

ترکیب:......فی انواعھا متعلق اختلفا کے جملہ شرط:۔ من حرف متعلق اکثر کے اکثر متعلق یقع کے ھو فاعل مرجع اختلاف جملہ فعلیہ ہو کر نائب فاعل یشرط کا:۔ جملہ فعلیہ جزاء:۔ کانا فعل الف اسم متقار بین خبر جملہ شرط:۔ سمی فعل ھو نائب فاعل مرجع جناس مضارعا مفعول ثانی جملہ جزاء ملکر خبر الحرفان مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَهُوَ اِمَّا فِی الْاَوَّلِ نَحْوُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ کِنِّیْ لَیْلٌ دَامِسٌ وَطَرِیْقٌ طَامِسٌ اَوْ فِی الْوَسْطِ نَحْوُ وَهُمْ یَنْهَوْنَ عَنْهُ وَیَنْاَوْنَ عَنْهُ اَوْ فِی الْاٰخِرِ نَحْوُ اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ:.

ترجمہ:......اور یہ حروف کی قسموں میں اختلاف یا تو شروع میں ہوگا جیسے:۔ میرے درمیان اور میرے گھر کے درمیان اندھیری رات ہے اور نشان مٹا ہوا راستہ ہے یا یہ اختلاف حرفوں کی قسموں میں درمیان میں ہوگا جیسے:۔ اور وہ روکتے ہیں اس سے اور وہ خود رکتے ہیں اس سے یا یہ اختلاف حرفوں کی قسموں میں اخر میں ہوگا جیسے گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی باندھ دی گئی ہے۔

تشریح:......شروع میں اختلاف کی مثال دامس اور طامس ہے یہ تعداد میں برابر ہیں ھیئت میں برابر ہیں ترتیب میں برابر ہیں قسم میں برابر نہیں ہیں کیونکہ دال کی قسم اور ہے اور طاء کی قسم اور ہے لیکن دال اور طاء قریب المخرج ہیں اس لیئے یہ جناس مضارع ہے درمیان میں اختلاف کی مثال ینھون اور یناون ہے یہ تعداد میں برابر ہیں ھیئت میں برابر ہیں ترتیب میں برابر ہیں قسم میں برابر نہیں ہیں کیونکہ ھاء کی قسم اور ہے اور ھمزہ کی قسم اور ہے لیکن ھاء اور ھمزہ قریب المخرج ہیں حرف حلقی ہونے کی وجہ سے یہ جناس مضارع ہے اخر میں اختلاف کی مثال الخیل اور الخیر ہے یہ تعداد میں برابر ہیں ھیئت میں برابر ہیں ترتیب میں برابر ہیں قسم میں برابر نہیں ہیں کیونکہ لام کی قسم اور ہے اور راء کی قسم اور ہے لیکن لام اور راء قریب المخرج ہیں اس لیئے یہ جناس مضارع ہے۔

ترکیب:......فی الاول متعلق کائن کے خبر ھو مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ نحو خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ بینی اور بین کنی ظرف کائنان کی ہو کر خبر:۔ لیل دامس اور طریق طامس مبتدأ جملہ اسمیہ فی الوسط متعلق کائن کے خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ عنہ متعلق ینھون کے جملہ معطوف علیہ عنہ متعلق یناون کے جملہ معطوف ملکر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ فی الاخر متعلق کائن کے خبر ھو مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ نحو خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ معقود اپنے متعلق اور نائب فاعل سے ملکر خبر الخیل مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاِلَّا سُمِّیَ لَاحِقًا وَهُوَ اَیْضًا اِمَّا فِی الْاَوَّلِ نَحْوُ:. وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ:. اَوْ فِی الْوَسْطِ نَحْوُ:. ذٰلِکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَبِمَا کُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ:. اَوْ فِی الْاٰخِرِ نَحْوُ:. وَاِذَا جَاءَ هُمْ اَمْرٌ مِّنَ

الْاَمْنِ.

ترجمہ:......اور اگر دونوں لفظ متقاربین نہ ہوں تو نام رکھا جاتا ہے اس جناس کا جناس لاحق اور یہ لاحق بھی یا تو شروع میں ہوگا جیسے ہلاکت ہے ہر طعنہ دینے والے کی اور ہر ایک غیبت کرنے والے کی یا یہ لاحق درمیان میں ہوگا جیسے بدلہ ہے زمین میں ناحق تمہارے خوش ہونے کا اور زمین میں ناحق تمہارے اکڑنے کا یا یہ لاحق اخر میں ہوگا جیسے :۔ اور جب آتا ہے ان کے پاس کوئی امن کا کام۔

تشریح:......شروع میں اختلاف کی مثال همزة اور لمزة ہے یہ تعداد میں برابر ہیں ھیئت میں برابر ہیں ترتیب میں برابر ہیں قسم میں برابر نہیں ہیں کیونکہ ھاء کی اور قسم ہے اور لام کی اور قسم ہے یہ دونوں قریب المخرج نہیں ہیں اس لیئے یہ جناس لاحق ہے درمیان میں اختلاف کی یہ مثال درست نہیں ہے کیونکہ تفرحون کی فاء اور تمرحون کا میم شفویہ ہیں قریب المخرج ہیں یہ جناس مضارع ہے جناس لاحق درمیان میں اختلاف کی مثال وانه على ذالک لشهيد وانه لحبّ الخير لشديد ہے شهيد اور شديد تعداد میں برابر ہیں ھیئت میں برابر ہیں ترتیب میں برابر ہیں قسم میں برابر نہیں ہیں کیونکہ دال کا مخرج اور ہے اور ھاء کا مخرج اور ہے یہ قریب المخرج نہیں ہیں اس لیئے یہ جناس لاحق ہے:۔ آخر میں اختلاف کی مثال امر اور امن ہے یہ تعداد میں ھیئت میں ترتیب میں برابر ہیں قسم میں برابر نہیں ہیں راء اور نون قریب المخرج نہیں ہیں اس لیئے یہ جناس لاحق ہے۔

ترکیب:......والا (وان لم یکونا متقاربین شرط) سمی لاحقا جملہ جزاء:۔ فی الاول متعلق کائن کے خبر ھو مبتداً ایضا مفعول مطلق جملہ اسمیہ:۔ نحو خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ ویل مبتداً لکل ھمزہ لمزۃ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ فی الارض اور بغیر الحق متعلق تفرحون کے خبر کنتم کی جملہ فعلیہ بتاویل مصدر متعلق کائنون کے خبر ذٰلکم کی جملہ اسمیہ:۔ ذٰلکم کائنون بما کنتم تمرحون جملہ اسمیہ:۔ من الامن متعلق کائن کے صفت امر کی امر فاعل جاء کا جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاِنِ اخْتَلَفَا فِيْ تَرْتِيْبِهَا سُمِّيَ تَجْنِيْسَ الْقَلْبِ نَحْوُ :. حُسَامُهُ فَتْحٌ لِاَوْلِيَائِهِ حَتْفٌ لِاَعْدَائِهِ وَيُسَمّٰى قَلْبَ كُلٍّ وَنَحْوُ:. اَللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْ رَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا وَيُسَمّٰى قَلْبَ بَعْضٍ :.

ترجمہ:......اور اگر مختلف ہو جائیں دونوں لفظ حرفوں کی ترتیب میں تو نام رکھا گیا ہے اس جناس کا تجنیس القلب :۔ اس کی تلوار فتح ہے اس کے دوستوں کے لیئے موت ہے اس کے دشمنوں کے لیئے اور نام رکھا جاتا ہے اس تجنیس القلب کا قلب کل یعنی ہر ایک کا بدلنا اور جیسے:۔ اے اللہ چھپادے تو ہمارے عیبوں کو اور امن دے دے تو ہم کو خوفوں سے اور نام رکھا جاتا ہے اس تجنیس القلب کا قلب بعض یعنی بعض کا بدلنا۔

تشریح:...... فتح اور حتف تعداد میں قسم میں ھیئت میں برابر ہیں ترتیب میں مختلف ہیں پہلے فاء پھر تاء پھر حاء اس کو الٹو تو حتف ہو جائے گا۔ جیسے روس کو اگر الٹو تو سور ہو جائے گا اس جناس کو تجنیس القلب کہتے ہیں اس کی دو صورتیں ہیں ایک قلب کل یعنی تمام کا بدلنا اور ایک قلب بعض یعنی کچھ کا بدلنا جیسے عوراتنا اور روعاتنا تعداد میں قسم میں ھیئت میں برابر ہیں ترتیب میں مختلف ہیں عور کو اگر بدلیں تو روع ہو جائے گا، اس میں پورا کلمہ نہیں بدلا بلکہ کچھ کو بدلدیا اور کچھ کو نہیں بدلا الف تاء نون اور الف کو نہیں بدلا اس تجنیس القلب کو قلب بعض کہتے ہیں۔

ترکیب:......فی ترتیبھا متعلق اختلفا کے جملہ شرط:۔ سمی فعل ھو نائب فاعل مرجع جناس تجنیس القلب مفعول ثانی جملہ جزاء:۔ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ مثالہ مبتداء جملہ اسمیہ:۔ لاولیائہ متعلق فتح کے خبر لاعدائہ متعلق حتف کے خبر حسامہ مبتداً جملہ اسمیہ:۔ عوراتنا مفعول بہ استر کا جملہ انشائیہ روعاتنا مفعول بہ امن کا جملہ انشائیہ دونوں جملے نداء اللھم منادیٰ:۔ نداء منادیٰ مل کر مفعول بہ ادعو کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاِذَا وَقَعَ اَحَدُهُمَا فِيْ اَوَّلِ الْبَيْتِ وَالْاٰخَرُ فِيْ اٰخِرِهِ سُمِّيَ مَقْلُوْبًا مُجَنَّحًا كَقَوْلِهِ :. لَاحَ اَنْوَارُ النَّدٰى x مِنْ كَفِّهِ فِيْ كُلِّ حَالٍ.

ترجمہ:......اور جب دولفظوں میں سے ایک لفظ واقع ہوشعر کے شروع میں اور دوسرا لفظ واقع ہو اس شعر کے اخر میں تو اس جناس کا نام رکھا گیا ہے بدلا ہوا بازو والا جیسے اس کا کہنا ہے:۔ سخاوت کی روشنیاں چمکتی ہیں اس کی ہاتھ سے ہر حال میں۔

تشریح:......لاح ایک لفظ ہے اور یہ شعر کے شروع میں ہے اور فعل ہے جملہ ہے اس کو جب پلٹو تو حال ہو جائے گا اور حال شعر کے اخر میں ہے مفرد ہے اسم ہے مقلوب کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ترتیب برابر نہیں ہے اور مجنحا کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ لفظ شعر میں دو پروں کے مانند ہے ایک شروع میں اور ایک اخر میں۔

ترکیب:...... احدھما اور الاٰخر فاعل فی اول البیت اور فی اٰخرہ متعلق وقع کے جملہ شرط سمی فعل ھو نائب فاعل مرجع جناس مقلوبا اور مجنحا مفعول ثانی جملہ جزاء:۔ کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ انوار الندیٰ فاعل من کفہ اور فی کل حال متعلق لاح کے جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاِذَا وَلِیَ اَحَدُ الْمُتَجَانِسَیْنِ الْاٰخَرَ سُمِّیَ مَزْدُوْجًا اَوْ مُکَرَّرًا اَوْ مُرَدَّدًا نَحْوُ :. وَجِئْتُکَ مِنْ سَبَاءٍ بِنَبَاءٍ یَّقِیْنٍ.

ترجمہ:......اور جب دو مشابہ لفظ ملجائیں ایک دوسرے کے ساتھ تو نام رکھا گیا ہے اس جناس کا جوڑا ہوا دھرایا ہوا لوٹایا ہوا جیسے لایا ہوں میں تیرے پاس سباء سے ایک یقینی خبر۔

تشریح:......سباء اور نباء قریب المخرج نہیں ہیں سین کا مخرج اور ہے اور نون کا مخرج اور ہے تعداد میں ھیئت میں ترتیب میں برابر ہیں قسم میں برابر نہیں ہیں اس لیئے یہ جناس لاحق بھی ہے اور مزدوجا اور مکررا اور مرددا بھی ہے کیونکہ سباء اور نباء ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔

ترکیب:......احدالمتجانسین فاعل الاخر مفعول بہ جملہ شرط:۔ سمی فعل ھو نائب فاعل مرجع جناس مزدوجا مکرر امرددا مفعول ثانی جملہ جزاء:۔ نحو خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ جئت فعل بفاعل ک مفعول بہ من سباء اور بنباء یقین متعلق جئت کے جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَیَلْحَقُ بِالْجِنَاسِ شَیْئَانِ اَحَدُهُمَا اَنْ یَّجْمَعَ اللَّفْظَیْنِ الْاِشْتِقَاقُ نَحْوُ :. فَاَقِمْ وَجْهَکَ لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ :. وَالثَّانِیْ اَنْ یَّجْمَعَهُمَا الْمُشَابَهَةُ وَهِیَ مَایُشْبِهُ الْاِشْتِقَاقَ نَحْوُ :. قَالَ اِنِّیْ لِعَمَلِکُمْ مِنَ الْقَالِیْنَ :.

ترجمہ:......اور ملتی ہے جناس کے ساتھ دو چیزیں ان دو میں سے ایک یہ ہے کہ دونوں لفظوں کو جمع کرے اشتقاق جیسے:۔ پس قائم رکھیں آپ اپنے چہرے کو سیدھے دین پر اور ملحق بالجناس کی دوسری قسم یہ ہے کہ مشابہت ان دونوں لفظوں کو جمع کرے گی اور وہ مشابہت وہ ہے جو مشابہ ہوتی ہے اشتقاق کے جیسے:۔ کہا اس نے بیشک میں نفرت کرتا ہوں تمہارے کام سے:۔

تشریح:...... یہاں دوصورتیں بیان کی ہیں جو کہ جناس نہیں ہیں لیکن جناس کے ساتھ ملتی ہیں:۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ اشتقاق دونوں لفظوں کا ایک ہوگا جیسے اقم اور القیم ان دونوں لفظوں کو اشتقاق جمع کرتا ہے کہ یہ دونوں قیام سے مشتق ہیں اور دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں لفظ ایک دوسرے کے مشابہ ہوں اشتقاق میں جیسے قال اور قالین یہ اشتقاق کے مشابہ ہیں ایک نہیں ہیں قال قول سے ہے اور قالین قلی سے ہے جناس کے ساتھ ان کے ملنے کی وجہ صورتا ہے جو کہ خوبصورتی ہے۔

ترکیب:...... بالجناس متعلق یلحق کے شیٔان فاعل جملہ فعلیہ:۔ اللفظین مفعول بہ الاشتقاق فاعل یجمع کا جملہ ہو کر خبر احدھما کی جملہ اسمیہ:۔ نحو خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ وجھک مفعول بہ للدین القیم متعلق فاقم کے جملہ انشائیہ:۔ ھما مفعول بہ المشابھۃ فاعل یجمع کا جملہ فعلیہ ہو کر خبر الثانی مبتدأ کی جملہ اسمیہ یشبہ فعل ھو فاعل مرجع ما الاشتقاق مفعول بہ:۔ موصول صلہ ملکر خبر مبتدأ ھی کی جملہ اسمیہ:۔ لعملکم اور من القالین متعلق کائن کے خبر (ی) اسم جملہ اسمیہ مقولہ قال کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَمِنْهُ رَدُّ الْعَجُزِ عَلَی الصَّدْرِ وَهُوَ فِی النَّثْرِاَنْ یُّجْعَلَ اَحَدُ اللَّفْظَیْنِ الْمُکَرَّرَیْنِ اَوِالْمُتَجَانِسَیْنِ

اَوِ الْمُلْحَقَيْنِ بِهِمَا فِيْ اَوَّلِ الْفِقْرَةِ وَالْاٰخَرُ فِيْ اٰخِرِهَا:.

ترجمہ:......اور اس علم بدیع لفظی میں سے پچھلے کو لوٹانا ہے شروع پر اور یہ رد العجز علی الصدر نثر میں ہوتا ہے یہ کہ دو مکرر لفظ یا دو مشابہ لفظ یا جو دو لفظ ملجائیں اشتقاق کو یا جو دو لفظ ملجائیں شبہ اشتقاق کو ان دو لفظوں میں سے ایک لفظ کو کر دیا جائے فقرہ کے شروع میں اور دوسرے لفظ کو کر دیا جائے اس فقرہ کے اخر میں۔

تشریح:......علم بدیع لفظی میں سے ایک قسم یہ ہے کہ جو لفظ اخر میں آرہا ہے اس لفظ کو شروع میں لایا جائے اس کی چار شکلیں ہوتی ہیں ایک یہ کہ جو لفظ اخر میں ہو اس لفظ کو شروع میں لایا جائے دوسرا یہ ہے کہ جو لفظ اخر میں ہے اس کے مشابہ لفظ کو شروع میں لایا جائے تیسرا یہ ہے کہ جو لفظ اخر میں ہے اس کے ساتھ جو لفظ اشتقاق میں ملحق ہو اس لفظ کو شروع میں لایا جائے چوتھا یہ ہے کہ جو لفظ اخر میں ہو اس کے ساتھ جو لفظ شبہ اشتقاق میں ملحق ہو اس لفظ کو شروع میں لایا جائے۔

ترکیب:......علی الصدر متعلق رد کے مبتدأ منہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ المکررین المتجانسین الملحقین بھا تینوں صفت ہیں اللفظین کی احد اور الاخر نائب فاعل یجعل کے فی اول الفقرہ اور فی اخرھا متعلق یجعل کے جملہ فعلیہ ہو کر فاعل ثبت کا فی النثر متعلق ثبت کے جملہ فعلیہ خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......نَحْوُ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ وَنَحْوُ سَائِلُ اللَّئِيْمِ يَرْجِعُ وَدَمْعُهٗ سَائِلٌ:. وَنَحْوُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا:. وَنَحْوُ قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِيْنَ:.

ترجمہ:......جیسے اور ڈرتے ہیں آپ لوگوں سے اور اللہ زیادہ حق دار ہے یہ کہ آپ اس سے ڈریں اور جیسے کمینہ سے سوال کرنے والا لوٹتا ہے اور اس کے آنسو بہتے ہوئے ہوتے ہیں اور جیسے بخشش مانگو تم اپنے رب سے بیشک وہ بخشنے والا ہے:۔ اور جیسے کہا اس نے بیشک میں نفرت کرتا ہوں تمہارے کام سے۔

تشریح:......اخر میں تخشہ ہے اور اس کو لوٹایا گیا ہے شروع میں اس مثال میں تخشیٰ دو لفظ ہیں ایک اخر میں اور ایک شروع میں یہ مثال دو مکرر لفظ کی ہے:۔ اخر میں سائل ہے اس کو لوٹایا گیا ہے شروع میں اس مثال میں سائل دو لفظ ہیں ایک اخر میں اور ایک شروع میں یہ مثال مجانسین کی ہے شروع والا مہموز العین ہے اور اخر والا اجوف یائی ہے لیکن دونوں ایک جیسے ہیں اخر میں غفارا ہے اور اس کو لوٹایا گیا ہے شروع میں اس مثال میں استغفروا اور غفارا دو لفظ ہیں ایک اخر میں اور ایک شروع میں یہ مثال دو لفظ ملحق اشتقاق کی ہے کیونکہ دونوں غفر سے مشتق ہیں:۔ اخر میں القالین ہے اس کو لوٹایا گیا ہے شروع میں اس مثال میں قال اور قالین دو لفظ ہیں ایک اخر میں اور ایک شروع میں یہ مثال ملحق شبہ اشتقاق کی ہے شروع والا اجوف واوی ہے اور اخر والا ناقص یائی ہے لیکن دونوں میں اشتقاق کا شبہ ہوتا ہے اس لیئے ملحق شبہ اشتقاق ہے۔

ترکیب:......تخشیٰ فعل انت فاعل الناس مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔ تخشہ فعل انت فاعل (ہ) مفعول بہ جملہ مفعول بہ احق کا احق خبر اللہ کی جملہ اسمیہ:۔ یرجع فعل ھو فاعل ذوالحال مرجع سائل دمعہ مبتدأ سائل خبر جملہ حال جملہ اسمیہ:۔ استغفروا فعل بفاعل ربکم مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔ کان فعل ھو اسم مرجع رب غفارا خبر جملہ ہو کر خبر ان کی جملہ اسمیہ:۔ لعملکم اور من القالین متعلق اقلی کے اقلی جملہ خبر ان کی جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ قال کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَفِي النَّظْمِ اَنْ يَّكُوْنَ اَحَدُهُمَا فِيْ اٰخِرِ الْبَيْتِ وَالْاٰخَرُ فِيْ صَدْرِ الْمِصْرَعِ الْاَوَّلِ اَوْ حَشْوِهٖ اَوْ اٰخِرِهٖ اَوْ فِيْ صَدْرِ الْمِصْرَعِ الثَّانِيْ كَقَوْلِهٖ:.

ترجمہ:......اور وہ رد العجز علی الصدر نظم میں یہ ہے یہ کہ ہوگا ان دو لفظوں میں سے ایک لفظ شعر کے اخر میں اور دوسرا لفظ ہوگا پہلے

مصرعہ کے شروع میں یا اس پہلے مصرعہ کے درمیان میں یا اس پہلے مصرعہ کے اخر میں یا دوسرے مصرعہ کے شروع میں جیسے اس کا کہنا ہے۔

تشریح:......نثر میں قاعدہ یہ تھا کہ دولفظوں میں سے ایک لفظ اخر میں ہوتا تھا اور دوسرا لفظ شروع میں ہوتا تھا نظم کے اندر قاعدہ یہ ہے کہ ایک لفظ شعر کے اخر میں ہوگا اور دوسرا لفظ پہلے مصرعہ کے شروع میں ہوگا یا پہلے مصرعہ کے درمیان میں ہوگا یا دوسرا لفظ پہلے مصرعہ کے اخر میں ہوگا یا دوسرا لفظ دوسرے مصرعہ کے شروع میں ہوگا۔

ترکیب:......فی النظم متعلق ثبت کے احدھما اور الأخر اسم یکون کا پانچوں متعلق کائنا کے خبر یکون کی جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر فاعل ثبت کا ثبت جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہو مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ مثالہ کائن کقولہ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......سَرِيْعٌ اِلَى ابْنِ الْعَمِّ يَلْطَمُ وَجْهَهٗ x وَلَيْسَ اِلٰى دَاعِي النَّدٰى بِسَرِيْعٍ x تَمَتَّعْ مِنْ شَمِيْمِ عَرَارِ نَجْدٍ x فَمَا بَعْدَ الْعَشِيَّةِ مِنْ عَرَارِ x وَمَنْ كَانَ بِالْبِيْضِ الْكَوَاعِبِ مُغْرَمًا x فَمَا زِلْتُ بِالْبِيْضِ الْقَوَاضِبِ مُغْرَمًا x وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اِلَّا مُعَرَّجُ سَاعَةٍ x قَلِيْلًا فَاِنِّيْ نَافِعٌ لِّيْ قَلِيْلُهَاx

ترجمہ:......جلد باز ہے چچازاد کے چہرے پر تھپڑ مارنے میں xاور نہیں ہے جلد باز سخاوت کے بلانے والے کی طرف x فائدہ اٹھالے نجد کے پھول سونگھ کر xپس نہیں ہوگا شام کے بعد کوئی پھول x اور جو ہو پستان اٹھی ہوئی سفید خوبصورت عورتوں کا دلدادہ تو ہوا کرے x میں دلدادہ ہوں تیز سفید چمکتی ہوئی تلواروں کا xاگر چہ نہیں تھا محبوبہ کے گھر مگر تھوڑا سا ٹھہرناx پس بیشک مرے لیئے وہ تھوڑا سا ٹھہرنا نفع مند ہے۔

تشریح:......پہلے شعر میں دو لفظ سریع سریع ہیں ایک سریع پہلے مصرعہ کے شروع میں ہے اور دوسرا سریع دوسرے مصرعہ کے اخر میں ہے دوسرے شعر میں عرار عرار دو لفظ ہیں ایک عرار پہلے مصرعہ کے درمیان میں ہے اور دوسرا عرار دوسرے مصرعہ کے اخر میں ہے تیسرے شعر میں مغرما مغرما دولفظ ہیں ایک مغرما پہلے مصرعہ کے اخر میں ہے اور دوسرا مغرما دوسرے مصرعہ کے اخر میں ہے چوتھے شعر میں قلیل قلیل دو لفظ ہیں ایک قلیل دوسرے مصرعہ کے شروع میں ہے اور دوسرا قلیل دوسرے مصرعہ کے اخر میں ہے ان چار شعر میں دونوں لفظوں کے مکرر ہونے کی مثال ہے اور یہ علم بدیع لفظی ہے جو کہ کلام کو خوبصورت کر دیتا ہے۔

ترکیب:......الی ابن العم متعلق سریع کے یلطم وجھہ حال ہے سریع کی ضمیر سے سریع خبر ہو مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ ہو اسم لیس کا الی داعی الندیٰ متعلق بسریع کے خبر لیس کی جملہ فعلیہ:۔ من شمیم عرار نجد متعلق تمتع کے جملہ فعلیہ:۔ بعد العشیۃ ظرف کائنا کی ہوکر خبر عرار اسم ما کا من زائدہ جملہ اسمیہ بالبیض الکواعب متعلق مغرما کے خبر کان کی ھو اسم مرجع من موصول صلہ ملکر مبتدأ:۔ ذلت فعل باسم بالبیض القواضب متعلق مغرما کے خبر جملہ فعلیہ:۔ ہوکر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ وقت مستثنیٰ منہ معرج ساعۃ مستثنیٰ ملکر اسم لم یکن قلیلا خبر جملہ فعلیہ نافع اپنے متعلق لی اور اپنے فاعل قلیلھا سے مل کر خبر ان اپنے اسم یاء اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ

عبارت:......دَعَانِيْ مِنْ مَّلَامِكُمَا سَفَاهًا x فَدَاعِي الشَّوْقِ قَبْلَكُمَا دَعَانِيْ x وَاِذَا الْبَلَابِلُ اَفْصَحَتْ بِلُغَتِهَا x فَانْفِ الْبَلَابِلَ بِاحْتِسَاءِ بَلَابِلَ x فَمَشْغُوْفٌ بِاٰيَاتِ الْمَثَانِيْ x وَمَفْتُوْنٌ بِرَنَّاتِ الْمَثَانِيْ x اَمَّلْتُهُمْ ثُمَّ تَاَمَّلْتُهُمْ x فَلَاحَ لِيْ اَنْ لَيْسَ فِيْهِمْ فَلَاحُ x

ترجمہ:......چھوڑ دو تم دونوں مجھ کو اپنی بیوقوفی ملامت سے بلانے والے شوق نے بلایا مجھ کو تم دونوں سے پہلے x اور جب بلبلیں فصاحت کے ساتھ گاتی ہیں تو میں غم کو چھوڑ کر لوٹے کی ٹوٹی سے گھونٹ گھونٹ پینے لگتا ہوں x کچھ شوقین ہیں قرآن کی آیتوں کے اور کچھ فتنے میں پڑے ہوئے ہیں باجوں کے سازوں میں x میں نے ان سے امید کی پھر میں نے سوچا ان کے متعلق پس ظاہر ہوئی میرے لیئے یہ بات کہ نہیں ہے ان میں کوئی بھلائی:۔

تشریح:...... پہلے شعر میں دو لفظ ہیں دعانی دعانی ایک دعانی پہلے مصرعہ کے شروع میں ہے دوسرا دعانی دوسرے مصرعہ کے اخر میں ہے پہلا دعا:۔ودع یدع سے ہے امر مخاطب تثنیہ جو کہ چھوڑنے کے معنی میں ہے اور دوسرا دعا:۔ دعا یدعو سے صیغہ واحد مذکر غائب ہے بلانے کے معنیٰ میں یہ دونوں ایک نہیں ہیں بلکہ ایک دوسرے کے مشابہ ہیں:۔ دوسرے شعر میں دو لفظ ہیں بلابل بلابل ایک بلابل پہلے مصرعہ کے درمیان میں ہے اور دوسرا بلابل دوسرے مصرعہ کے اخر میں ہے پہلا بلابل بلبل کی جمع ہے جس کا معنیٰ پرندہ ہے اور دوسرا بلابل بلبلة کی جمع ہے جس کا معنیٰ شراب کا لوٹا یہ دونوں ایک نہیں ہیں بلکہ ایک دوسرے کے مشابہ ہیں:۔ فانف البلابل زیر بحث نہیں ہے یہ بلبل کی جمع ہے اور اس کا معنی غم ہے۔ تیسرے شعر میں دو لفظ ہیں المثانی المثانی ایک المثانی پہلے مصرعہ کے اخر میں ہے اور دوسرا المثانی دوسرے مصرعہ کے اخر میں ہے پہلے المثانی کا معنیٰ ہے قران اور دوسرے المثانی کا معنی ہے مزامیر یعنی باجے یہ دونوں ایک نہیں ہیں بلکہ ایک دوسرے کے مشابہ ہیں:۔ چوتھے شعر میں دو لفظ ہیں فلاح فلاح ایک فلاح دوسرے مصرعہ کے شروع میں ہے اور دوسرا فلاح دوسرے مصرعہ کے اخر میں ہے پہلا فلاح مرکب ہے فاء سے اور لاح سے اور لاح اجوف واوی ہے اور دوسرا فلاح مشتق ہے فلح سے اس لیئے یہ دونوں ایک نہیں ہیں بلکہ مشابہ ہیں یہ چار شعر متجانسین کے ہیں اور کلام میں خوبصورتی مشابہت کی وجہ سے ہے۔

ترکیب:...... دعا فعل بفاعل نی مفعول بہ من ملا مکما متعلق دعا کے سفاها تمیز ملام سے جملہ فعلیہ:۔قبلکما ظرف دعا کی ھو فاعل نی مفعول بہ جملہ فعلیہ خبر داعی الشوق کی جملہ اسمیہ:۔ بلغاتها متعلق افصحت کے جملہ فعلیہ خبر البلابل کی جملہ اسمیہ:۔ انف فعل انا فاعل البلابل مفعول بہ باحتساء بلابل متعلق انف کے جملہ فعلیہ:۔ بآیات المثانی متعلق مشغوف کے خبر البعض کی جملہ اسمیہ:۔ ملتھم فعل فاعل مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔ لی متعلق لاح کے فیھم متعلق کائنا کے خبر فلاح اسم جملہ فعلیہ بتاویل مصدر فاعل لاح کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:...... ضَرَائِبَ اَبْدَعْتَهَا فِي السَّمَاحِ x فَلَسْنَانَرٰی لَکَ فِیْهَا ضَرِیْبَا x اِذَا الْمَرْءُ لَمْ یَخْزُنْ عَلَیْهِ لِسَانَهٗ x فَلَیْسَ عَلٰی شَیْئٍ سِوَاهُ بِخُزَّانِ :. فَدَعِ الْوَعِیْدَ فَمَا وَعِیْدُکَ ضَائِرِیْ x اَطَنِیْنُ اَجْنِحَةِ الذُّبَابِ یَضِیْرُ x وَقَدْ کَانَتِ الْبِیْضُ الْقَوَاضِبُ فِي الْوَغٰی x بَوَاتِرَ فَهِیَ الْاٰنَ مِنْ بَعْدِهٖ بُتُرٌ x

ترجمہ:...... عادتوں کی ابتداء کی ہے تو نے سخاوت میں پس نہیں دیکھتے ہم اس سخاوت میں تیرا مثل x جب آدمی حفاظت نہ کرے اپنے اوپر اپنی زبان کی پس وہ آدمی حفاظت نہیں کرسکتا زبان کے علاوہ کی x پس چھوڑ دے تو دھمکی دنیا تیری دھمکی مجھے نقصان نہیں دے سکتی کیا مکھی کے پر کی بھنبھناھٹ نقصان دیتی ہے x جنگ میں کاٹنے والی سفید تلواریں تیز تھیں پس اس کے بعد اب بیکار ہیں۔

تشریح:...... پہلے شعر میں دو لفظ ہیں ضرائب اور ضریبا۔ ضرائب پہلے مصرعہ کے شروع میں ہے اور ضریبا دوسرے مصرعہ کے اخر میں ہے ضرائب اور ضریبا ضرب سے مشتق ہیں اس لیئے دونوں ملحق اشتقاق ہیں:۔ دوسرے شعر میں دو لفظ ہیں۔ یخزن اور خزان:۔ یخزن پہلے مصرعہ کے درمیان میں ہے اور خزان دوسرے مصرعہ کے اخر میں ہے یخزن اور خزان دونوں مشتق ہیں خزن سے اس لیئے دونوں ملحق اشتقاق ہیں:۔ تیسرے شعر میں دو لفظ ہیں ضائری اور یضیر:۔ ضائری پہلے مصرعہ کے اخر میں ہے اور یضیر دوسرے مصرعہ کے اخر میں ہے۔ ضائری اور یضیر ضیر سے مشتق ہیں اس لیے دونوں ملحق اشتقاق ہیں چوتھے شعر میں دو لفظ ہیں بواتر اور بتر:۔ بواتر دوسرے مصرعہ کے شروع میں ہے اور بتر دوسرے مصرعہ کے اخر میں ہے بواتر اور بتر دونوں مشتق ہیں بتر سے اس لیئے دونوں ملحق اشتقاق ہیں بواتر جمع باتر کی ہے جس کا معنی تیز ہے۔ اور بتر جمع ہے ابتر کی جس کا معنی بیکار اور کند ہے۔

ترکیب:...... ضرائب منصوب ما اضمر عاملہ علی شریطة التفسیر مفعول بہ ابدعت کا ھا مفعول بہ فی السماح متعلق ابدعت کے جملہ فعلیہ:۔ لک اور فیھا

متعلق نزیٰ کے ضریا مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر خبر لیس کی جملہ فعلیہ:۔ لسانہ مفعول بہ علیہ متعلق یخزن کے جملہ فعلیہ ہو کر خبر المرء کی جملہ اسمیہ:۔ شیئٌ مستثنیٰ منہ (ہ) مستثنیٰ مل کر متعلق بخزان کے خبر لیس کی ھو اسم جملہ فعلیہ:۔ فدع الوعید جملہ فعلیہ:۔ فما وعیدک ضائری جملہ اسمیہ:۔ طنین اجنحۃ الذباب مبتدأ یضیر جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ البیض القواضب اسم فی الوغیٰ متعلق بواتر کے خبر کانت کی جملہ فعلیہ:۔ ھی مبتدأ الآن ظرف من بعدہ متعلق بتر کے خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:....... لَوِ اخْتَصَرْ تُمْ مِنَ الْاِحْسَانِ زُرْتُكُمْ x وَالْعَذْبُ يُهْجَرُ لِلْاِفْرَاطِ فِي الْخَصِرِ x

ترجمہ:....... اگر کم کر وتم احسان تو میں تمہاری زیارت کروں گا اور میٹھا چھوڑ دیا جاتا ہے زیادہ ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے۔

تشریح:...... یہ شعر مثال ملحق شبہ اشتقاق کے دوسرے نمبر کا ہے لیکن یہ شبہ اشتقاق کی مثال بنتی نہیں ہے کیونکہ استغفروا ربکم انہ کان غفارا شبہ اشتقاق نہیں ہے بلکہ ملحق اشتقاق ہے اور ملحق اشتقاق کے چار شعر گذر چکے ہیں اس اعتبار سے شبہ اشتقاق کی ایک مثال بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اختصر باب افتعال ہے جس کے لیئے مجرد شرط ہے اور خصر کے علاوہ اس کا مجرد نہیں ہے اس لیئے الخصر اور اختصرتم ملحق اشتقاق ہیں۔

ترکیب:...... من الاحسان متعلق اختصر تم کے جملہ فعلیہ شرط زرتکم جملہ جزاء:۔ فی الخصر متعلق للافراط کے للافراط متعلق یھجر کے ھو نائب فاعل مرجع العذب جملہ فعلیہ ہو کر خبر العذب مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهُ السَّجْعُ قِيْلَ هُوَ تَوَاطُؤُ الْفَاصِلَتَيْنِ مِنَ النَّثْرِ عَلٰى حَرْفٍ وَّاحِدٍ وَهُوَ مَعْنٰى قَوْلِ السَّكَّاكِيِّ هُوَ فِي النَّثْرِ كَالْقَافِيَةِ فِي الشِّعْرِ:.

ترجمہ:......اور اس علم بدیع لفظی میں سے سجع ہے کہا گیا ہے وہ سجع نثر میں دو فاصلوں کا ایک دوسرے کے موافق ہونا ہے ایک حرف پر اور یہ سکا کی کے کہنے کا معنی ہے کہ وہ سجع نثر میں ایسے ہے جیسے شعر میں قافیہ۔

تشریح:......نثر میں دو فاصلوں کا آخری حرف پر ایک دوسرے کے موافق ہونا سجع ہے اور سکا کی کے کہنے کا معنی بھی یہ ہی ہے کہ نثر میں سجع ایسے ہے جیسے نظم میں قافیہ سجع کی تین قسمیں ہیں ایک مطرف ایک ترصیع ایک متوازی۔

ترکیب:......منہ متعلق کائن کے خبر السجع مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ من النثر اور علیٰ حرف واحد متعلق تواطؤ کے خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ مقولہ قیل کا جملہ فعلیہ ھو مبتدأ معنی قول السکا کی خبر جملہ اسمیہ:۔ فی النثر کالقافیۃ فی الشعر متعلق کائن کے خبر ھو مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:....... وَهُوَ مُطَرَّفٌ اِنِ اخْتَلَفَتَا فِي الْوَزْنِ نَحْوُ مَالَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا

ترجمہ:......اور وہ سجع مطرف ہوتا ہے اگر وزن میں دونوں فاصلیں مختلف ہو جائیں جیسے:۔ کیا ہو گیا تم کو نہیں اعتقاد رکھتے تم اللہ کی عظمت کا حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح سے پیدا کیا ہے۔

تشریح:...... پہلے جملہ میں فاصلہ وقارا ہے اور دوسرے جملہ میں فاصلہ اطوارا ہے دونوں فاصلیں وزن میں مختلف ہیں کہ وقارا کا دوسرا حرف متحرک ہے اور اطوار کا دوسرا حرف ساکن ہے اس لیئے وزن میں دونوں مختلف ہیں لیکن دونوں فاصلیں ایک حرف راء پر متفق ہیں اس لیئے یہ سجع ہے فاصلہ فقرہ کو کہتے ہیں قرینہ جملہ کو کہتے ہیں:...... نثر میں آخری حرف پر متفق ہونے کو سجع کہتے ہیں:...... نظم میں آخری حرف پر متفق ہونے کو قافیہ کہتے ہیں:...... قرآن میں آخری حرف پر متفق ہونے کو فاصلہ کہتے ہیں۔

ترکیب:......وھو مطرف جملہ دال بر جزاء:۔ فی الوزن متعلق اختلفتا کے جملہ فعلیہ شرط:۔ نحو خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ ما مبتدأ لکم متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ لاترجون فعل بفاعل للہ متعلق وقارا مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔ خلق فعل ھو فاعل کم مفعول بہ ذوالحال اطوارا حال جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاِلاَّ فَاِنْ كَانَ مَافِىْ اِحْدَى الْقَرِيْنَتَيْنِ اَوْ اَكْثَرُهُ مِثْلَ مَا يُقَابِلُهُ مِنَ الْاُخْرٰى فِى الْوَزْنِ وَالتَّقْفِيَةِ فَتَرْصِيْعٌ نَحْوُ :. فَهُوَ يَطْبَعُ الْاَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهٖ x وَيَقْرَعُ الْاَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهٖ :. وَاِلاَّ فَمُتَوَازٍ نَحْوُ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ:.

ترجمہ:......اور اگر دونوں فاصلیں وزن میں مختلف نہ ہوں پھر اگر وہ الفاظ جو دو جملوں میں سے ایک جملے میں ہوں یا ان الفاظ میں سے اکثر الفاظ وزن میں اور قافیہ میں مثل ان الفاظ کے ہوں دوسرے جملے کے جو الفاظ مقابل ہوں پہلے والے جملے کے الفاظ کے پس وہ سجع ترصیع ہے جیسے:۔ پس وہ تیار کرتا ہے مقفی کلام اپنے موتیوں جیسے الفاظ سے اور کھٹکھٹاتا ہے کانوں کو دھواں دھار وعظ سے اور پہلے والے جملے کے اگر تمام الفاظ یا اکثر الفاظ مثل ان الفاظ کے نہ ہوں دوسرے جملے کے جو الفاظ مقابل ہیں پہلے والے جملے کے تو سجع متوازی ہوگا جیسے:۔ جنت میں اونچے اونچے تخت ہوں گے اور پیالے رکھے ہوئے ہوں گے۔

تشریح:...... ایک فاصلہ لفظه ہے اور دوسرا فاصلہ وعظه ہے دونوں ہم وزن ہیں اس لیئے مطرف نہیں ہے اور آخری حرف (ہ) پر دونوں متفق ہیں اس لیئے سجع ہے یطبع یقرع ہم وزن ہیں اور قافیہ عین ہے الاسجاع الاسماع ہم وزن ہیں اور قافیہ عین ہے بجواهر بزواجر ہم وزن ہیں اور قافیہ راء ہے دونوں قرینے جمیع الفاظ کے اعتبار سے ایک دوسرے کے مقابل ہیں اس لیئے یہ سجع ترصیع ہے:۔ مرفوعة موضوعة دونوں ہم وزن ہیں اس لیئے مطرف نہیں ہے اور اخری حرف عہ پر دونوں متفق ہیں اس لیئے سجع ہے اور سرر اور اکواب وزن اور قافیہ میں برابر نہیں ہیں اور فیھا کے مقابل دوسرے قرینہ میں کچھ بھی نہیں ہے اس لیئے یہ سجع متوازی ہے:۔

ترکیب:...... والا (وان لم تختلفافی الوزن) فی احدی القرینتین متعلق ثبت کے ھو فاعل مرجع ماموصول صلہ ملکر معطوف علیہ اکثرہ معطوف ملکر اسم کان کافی الوزن والتقفیة متعلق مثل کے یقابل فعل ھو فاعل مرجع ما(ہ) مفعول بہ مرجع پہلا مامن الاخری متعلق یقابل کے موصول صلہ ملکر مضاف الیہ مثل کا مثل خبر کان کی جملہ فعلیہ شرط:۔ فھو ترصیع جملہ جزاء:۔ یطبع فعل ھو فاعل الاسجاع مفعول بہ بجواھر لفظہ متعلق یطبع کے جملہ معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر ھو مبتداً کی جملہ اسمیہ:۔ والا (وان لم یکن مافی احدی القرینتین او اکثرہ مثل مایقابلہ من الاخری فی الوزن والتقفیة شرط) فھو متواز جملہ جزاء:۔ فیھا متعلق کائنة کے خبر باقی مبتداً جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......قِيْلَ وَاَحْسَنُ السَّجْعِ مَا تَسَاوَتْ قَرَائِنُهٗ نَحْوُ فِىْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ثُمَّ مَاطَالَتْ قَرِيْنَتُهُ الثَّانِيَةُ نَحْوُ :. وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَاغَوٰى وَالثَّالِثَةُ نَحْوُ خُذُوْهُ:. فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ :.

ترجمہ:......کہا گیا ہے اور بہترین سجع وہ ہے جس کے قرینے برابر ہوں جیسے:۔ وہ دائیں ہاتھ والے بغیر کانٹے والی بیریوں میں ہوں گے اور تہ بتہ کیلوں میں ہوں گے اور پھیلے ہوئے سائیوں میں ہوں گے پھر بہترین سجع وہ ہے جس کا دوسرا قرینہ لمبا ہو جیسے قسم ہے ستارے کی جب ڈھل جائے نہیں بھٹکا تمہارا ساتھی اور نہ بے راہ ہوا پھر بہترین سجع وہ ہے جس کا تیسرا قرینہ لمبا ہو جیسے پکڑو اس کو جکڑو اس کو اور پھر جہنم میں پھینک دو اس کو:۔

تشریح:......بہترین سجع وہ ہے جس کے قرائن برابر ہوں جیسے سدر مخضود اور طلح منضود اور ظل ممدود تینوں قرینے وزن میں برابر ہیں اور مخضود اور منضود اور ممدود تینوں فاصلیں متفق ہیں دال پر اس لیئے سجع ہے اور تینوں فاصلیں برابر ہیں وزن میں اس لیئے مطرف نہیں ہے سدر اور طلح اور ظل وزن میں برابر ہیں قافیہ میں برابر نہیں ہیں اس لیئے سجع متوازی ہے:۔ والنجم اذاھوی ایک قرینہ اور ماضل صاحبکم وما غوی دوسرا قرینہ ہے اور دوسرا قرینہ لمبا ہے واو الف مقصورہ پر متفق ہیں اس لیئے سجع متوازی ہے فاصلے وزن میں متفق ہیں اس لیئے مطرف نہیں ہے:۔ خذوہ ایک قرینہ ہے فغلوہ دوسرا قرینہ ہے ثم الجحیم صلوہ:۔ تیسرا قرینہ ہے اور لمبا ہے اور متفق ہیں (ہ) پر اس لیئے یہ سجع متوازی

ہے فاصلیں وزن میں برابر ہیں اس لیئے مطرف نہیں ہے۔

ترکیب:......قرائنہ فاعل تساوت کا موصول صلہ مل کر خبر احسن السجع کی جملہ اسمیہ مقولہ قیل کا جملہ فعلیہ:۔نحو خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ فی سدر مخضود و طلح منضود و ظل ممدود تینوں متعلق کائنون کے خبر اصحاب الیمین کی جملہ اسمیہ:۔ والنجم متعلق اقسم کے ھوی جملہ مضاف الیہ اذا کا ظرف اقسم کی ماضل صاحبکم معطوف علیہ غوی جملہ معطوف مل کر مقسم بہ جملہ قسمیہ:۔ ماطالت قرینة الثالثة یہ معطوف ہے پہلے ماطالت پر:۔ خذوہ جملہ فغلوہ جملہ الجحیم مفعول بہ صلوہ کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَلاَ يَحْسُنُ اَنْ يُؤْتٰى قَرِيْنَتُهُ اَقْصَرَ مِنْهَا كَثِيْرًا وَالْاَسْجَاعُ مَبْنِيَّةٌ عَلٰى سُكُوْنِ الْاَعْجَازِ كَقَوْلِهِمْ :. مَا اَبْعَدَ مَافَاتَ وَمَا اَقْرَبَ مَا هُوَاتٍ x

ترجمہ:......اور اچھا نہیں ہے یہ کہ سجع کا بعد والا قرینہ بہت چھوٹا ہو پہلے والے قرینہ سے اور مقفیٰ کلام بنائے جاتے ہیں اخری کلموں کو ساکن کر کے جیسے ان کا کہنا ہے:۔ کتنا دور ہے وہ جو گذر گیا اور کتنا قریب ہے وہ جو آرہا ہے۔

تشریح:......بہترین سجع وہ ہے جس کے قرینے برابر ہوں جیسے سدر مخضود و طلح منضود وظل ممدود پھر دوسرے نمبر پر وہ سجع ہے جس کا دوسرا قرینہ لمبا ہو جیسے والنجم اذا ھوی پہلا قرینہ چھوٹا ہے اور ماضل صاحبکم وماغویٰ دوسرا قرینہ بڑا ہے پھر تیسرے نمبر پر وہ سجع ہے جس کا تیسرا قرینہ بڑا ہو جیسے خذوہ پہلا قرینہ ہے فغلوہ دوسرا قرینہ ہے اور ثم الجحیم صلوہ تیسرا قرینہ ہے اور لمبا ہے لیکن پہلا قرینہ بڑا ہو اور بعد والا چھوٹا ہو تو درست نہیں ہے البتہ اگر پہلا والا قرینہ تھوڑا سا بڑا ہو تو کوئی بات نہیں ہے جیسے پہلا قرینہ الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل بڑا ہے اور دوسرا قرینہ الم یجعل کیدھم فی تضلیل چھوٹا ہے اگر فاصلوں کے اخر حرکات وسکنات میں متفق ہوں تو سجع کے لیئے ساکن کرنا بہتر ہے لیکن اگر مختلف ہوں تو ساکن کرنا ضروری ہے جیسے فات کی تاء مفتوح ہے اور ات کی تاء بالتنوین مکسور ہے اس میں بغیر سکون کے سجع نہیں ہوسکتا۔

ترکیب:......کثیرا صفت اقصر کی منہا متعلق اقصر کے مرجع قرینہ اقصر حال قرینہ کا نائب فاعل یؤتیٰ کا جملہ فعلیہ فاعل یحسن کا جملہ فعلیہ علی سکون الاعجاز متعلق مبینة کے مبنیة خبر الاسجاع کی جملہ اسمیہ:۔ فات فعل ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ ملکر فاعل ابعد کا ابعد خبر ما کی جملہ اسمیہ:۔ھوات جملہ صلہ ما کا مافاعل اقرب کا اقرب خبر ما کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......قِيْلَ وَلَايُقَالُ فِي الْقُرْاٰنِ اَسْجَاعٌ بَلْ يُقَالُ فَوَاصِلُ وَقِيْلَ السَّجْعُ غَيْرُ مُخْتَصٍّ بِالنَّثْرِ وَمِثَالُهُ مِنَ النَّظْمِ قَوْلُهٗ :. تَجَلّٰى بِهٖ رُشْدِىْ وَاَثْرَتْ بِهٖ يَدِىْ x وَفَاضَ بِهٖ ثَمَدِىْ وَاَوْرِىَ بِهٖ زَنْدِىْ x

ترجمہ:......کہا گیا ہے قرآن میں اسجاع نہیں کہنا چاہیے بلکہ فواصل کہنا چاہیے اور کہا گیا ہے سجع نثر کے ساتھ خاص نہیں ہے اور مثال سجع کی نظم میں اس کا کہنا ہے:۔ اس ممدوح کی وجہ سے میری عقل روشن ہوگئی اور اس کی وجہ سے میرا ہاتھ دولت مند ہوگیا اور اس کی وجہ سے میری دولت بہہ پڑی اور اس کی وجہ سے میرا چقماق روشن ہوگیا۔

تشریح:......سجع کی وضع اصل میں کبوتر کی آواز کے لیئے ہے غڑغوں غڑغوں اور اس آواز کا اطلاق کلام الٰہی پر قبیح ہے اس وجہ سے بعض بزرگوں نے اس بات کو مناسب نہیں سمجھا کہ سجع کا اطلاق قران میں کیا جائے اس بات کو مصنف نے قیل سے بیان کیا ہے جس کی زیادہ اہمیت نہیں ہے اور سجع نظم میں بھی ہوتا ہے جیسے رشدی یدی ثمدی زندی میں سجع ہے کیونکہ یہ چاروں فاصلے دال اور یاء پر متفق ہیں اور یہی سجع کی تعریف ہے۔

ترکیب:......فی القران متعلق لایقال کے اسجاع نائب فاعل جملہ فعلیہ مقولہ قیل کا جملہ فعلیہ:۔ بالنثر متعلق مختص کے غیر خبر السجع کی جملہ مقولہ قیل کا جملہ فعلیہ من النظم متعلق قول کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ بہ متعلق اوری کے زندی نائب فاعل اوری کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَمِنَ السَّجْعِ عَلٰى هٰذَا الْقَوْلِ مَا يُسَمَّى التَّشْطِيْرُ وَهُوَ جَعْلُ كُلٍّ مِنْ شَطْرَىِ الْبَيْتِ سَجْعَةً مُخَالِفَةً

لِاُخْتِهَا كَقَوْلِهٖ: تَدْبِيْرُ مُعْتَصِمٍ بِاللّٰهِ مُنْتَقِمٌ x لِلّٰهِ مُرْتَغِبٌ فِي اللّٰهِ مُرْتَقِبٌ :.

ترجمہ:......غیر مختص بالنثر پر سجع میں سے وہ کلام ہے جس کا نام رکھا جاتا ہے تشطیر اور وہ تشطیر شعر کے دوحصوں میں سے ہر ایک حصہ کو سجع مخالف بنا دینا ہے دوسرے حصے کے جیسے اس کا کہنا ہے معتصم باللہ کی تدبیر انتقام لیتی ہے اللہ کے لیئے رغبت رکھتی ہے اللہ کے فضل میں منتظر رہتی ہے احکام کی پیروی کے لیئے۔

تشریح:......غیر مختص بالنثر کہنے کی وجہ سے تشطیر میں بھی سجع ہوتا ہے اور تشطیر یہ ہے کہ شعر کے اول مصرعہ کے دوفقروں کو مشتمل کیا جائے ایک حرف پر اور دوسرے مصرعہ کے دوفقروں کو مشتمل کیا جائے ایک حرف پر جو کہ پہلے مصرعہ کے حرف کے خلاف ہو یعنی قافیہ مختلف ہو جیسے باء اور میم مختلف ہیں اس شعر کے پہلے مصرعہ میں میم کا سجع الگ ہے اور دوسرے مصرعہ باء کا الگ سجع ہے اور پہلا قرینہ یعنی شعر کا پہلا حصہ مخالف ہے دوسرے کے۔

ترکیب:......من السجع اور علی ھذا القول متعلق کائن کے خبر یسمی فعل ھو نائب فاعل مرجع ما التشطیر مفعول ثانی موصول صلہ مل کر مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ لاختھا متعلق مخالفۃ کے صفت سجعۃ موصوف مفعول ثانی جعل کا من شطری البیت متعلق کائن کے صفت کل کی جعل خبر ھو کی جملہ اسمیہ:۔ معتصم باللہ مضاف الیہ تدبیر کا ہو کر مبتدأ للہ متعلق منتقم کے خبر فی اللہ متعلق مرتغب کے خبر مرتقب خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهُ الْمُوَازَنَةُ وَهِيَ تَسَاوِي الْفَاصِلَتَيْنِ فِي الْوَزْنِ دُوْنَ التَّقْفِيَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ:.

ترجمہ:......اور اس علم بدیع لفظی میں سے موازنۃ ہے اور وہ موازنۃ دو فاصلوں کا برابر ہونا ہے وزن میں قافیہ کے علاوہ جیسے اس کا فرمان ہے تکیے صف بصف پڑے ہوئے ہوں گے اور قالینیں بچھی ہوئی ہوں گی۔

تشریح:......اس موازنۃ میں دونوں فاصلیں قافیہ پر متفق نہیں ہوتے جیسے مصفوفۃ میں اخری حرف فاء ہے اور مبثوثۃ میں اخری حرف ثاء ہے (ہ) کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ یہ ضمیر نہیں ہے اس لیئے قافیہ میں دونوں مختلف ہیں اور وزن میں دونوں متفق ہیں اس کو موازنۃ کہتے ہیں کلام کے آخری فقرہ کو فاصلہ کہتے ہیں اور قرینہ پہلے کلام کو کہتے ہیں جیسے نمارق مصفوفۃ قرینہ ہے اور مفصوفۃ فاصلہ ہے۔

ترکیب:......منہ متعلق کائنۃ خبر الموازنۃ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ فی الوزن متعلق تساوی کے دون التقفیۃ ظرف تساوی کی ہو کر خبر ھی کی جملہ اسمیہ قولہ تعالیٰ مضاف الیہ نحو کا نحو خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ فیھا متعلق کائنۃ کے خبر نمارق موصوف مصفوفۃ صفت مل کر مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......فَاِنْ كَانَ مَا فِيْ اِحْدَى الْقَرِيْنَتَيْنِ اَوْ اَكْثَرُهٗ مِثْلَ مَا يُقَابِلُهٗ مِنَ الْاُخْرٰى فِي الْوَزْنِ خُصَّ بِاسْمِ الْمُمَاثَلَةِ نَحْوُ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ: وَقَوْلُهٗ: مَهَا الْوَحْشِ اِلَّا اَنَّ هَاتَا اَوَانِسُ x قَنَا الْخَطِّ اِلَّا اَنَّ تِلْكَ ذَوَابِلُ x

ترجمہ:......پھر اگر وہ الفاظ جو دو قرینوں میں سے ایک قرینہ میں ہیں یا ان الفاظ میں سے اکثر الفاظ وزن میں مثل ان الفاظ کے ہوں دوسرے قرینہ کے جو الفاظ مقابل ہیں پہلے والے قرینہ کے الفاظ کے تو خاص کیا گیا ہے اس موازنہ کو مماثل اسم کے ساتھ جیسے:۔ دی ہم نے موسیٰ کو اور ھارون کو روشن کتاب اور ہدایت دی ہم نے ان کو سیدھے راستہ کی: جیسے اس کا کہنا ہے جنگلی گائیں ہیں مگر بیشک یہ محبت کرتی ہیں خط شہر کے نیزے ہیں مگر وہ مست آنکھوں والی ہیں۔

تشریح:......موازنۃ مماثل کی مثال ایک آیت اور ایک شعر کی دی ہے آیت میں ایک قرینہ اتینھما الکتاب المستبین ہے اور دوسرا قرینہ ھَدَیْنٰھُمَا الصراط المستقیم ہے:۔ المستبین المستقیم کے مقابل ہے اور کتاب صراط کے مقابل ہے ھما ھما کے مقابل ہے اتینا میں اور ھدینا میں وزن کی موافقت نہیں ہے آیت میں اکثر مقابل ہیں سب مقابل نہیں ہیں اور

شعر میں مھاقنا کے مقابل ہے وحش خط کے مقابل ہے الا ان الا ان کے مقابل ہے ھاتا تلک کے مقابل ہے اوانس ذوابل کے مقابل ہے شعر میں تمام مقابل ہیں اس موازنۃ کو موازنۃ مماثل کہتے ہیں یہ دو مثال اس لیئے دی ہیں کہ موازنۃ نثر میں بھی ہوتا ہے اور شعر میں بھی۔

ترکیب:......فی احدی القرینتین متعلق ثبت کے ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ مل کر معطوف علیہ اکثرہ معطوف مل کر اسم کان کافی الوزن متعلق مثل کے یقابل فعل ھو فاعل مرجع ما (ہ) مفعول بہ مرجع پہلا ما من الاخری متعلق یقابل کے موصول صلہ مل کر مضاف الیہ مثل کا مثل خبر کان کی جملہ فعلیہ شرط:۔ باسم المماثلۃ متعلق خص کے ھو نائب فاعل مرجع موازنۃ جملہ جزاء:۔ اتینھما فعل فاعل مفعول بہ الکتاب المستبین مفعول ثانی جملہ فعلیہ:۔ ھاتا مبتدأ محذوف ہے مھا الوحش خبر جملہ اسمیہ مستثنیٰ منہ ان ھاتا اوانس جملہ مستثنیٰ:۔ ھاتا قنا الخط جملہ مستثنیٰ منہ ان تلک ذوابل جملہ مستثنیٰ:۔

عبارت:......وَمِنْهُ الْقَلْبُ كَقَوْلِهٖ :. مَوَدَّتُهٗ تَدُوْمُ لِكُلِّ هَوْلٍ x وَهَلْ كُلٌّ مَوَدَّتِهٖ تَدُوْمُ :. وَفِى التَّنْزِيْلِ كُلٌّ فِىْ فَلَكٍ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ:.

ترجمہ:......اور اس علم بدیع لفظی میں سے قلب ہے جیسے اس کا کہنا ہے :۔ ہر ایک گھبراہٹ کے وقت ہمیشہ اس کی دوستی رہتی ہے اور کیا اس کی ہر ایک دوستی ہر وقت رہتی ہے:۔ اور قران میں آیا ہے:۔ سورج اور چاند ہر ایک اپنے دائرہ میں پھرتے ہیں :۔ پس بڑائی بیان کریں آپ اپنے رب کی:۔

تشریح:......م و دت ہ ت د و م ل ک ل ہ و ل و ہ ل ک ل م و دت ہ ت د و م کو اگر الٹا پڑھیں یا سیدھا پڑھیں شعر بن جائے گا:۔ ک ل ف ی ف ل ک الٹا پڑھیں یا سیدھا پڑھیں کل فی فلک بن جائے گا:۔ ر ب ک ف ک ب ر الٹا پڑھیں یا سیدھا پڑھیں ربک فکبر بن جائے گا اور روس کو پلٹو تو سور ہوئے گا یہ چاروں مثالیں حروف قلب کی ہیں لیکن قلب کلمات کا بھی ہوتا ہے۔

ترکیب:......منہ متعلق کائن کے خبر القلب مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ لکل ھول متعلق تدوم کے جملہ ہو کر خبر مودتہ کی جملہ اسمیہ:۔ کل مودتہ مبتدأ تدوم جملہ خبر جملہ اسمیہ:۔ فی التنزل متعلق کائنان کے خبر کل فی فلک اور ربک فکبر مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهُ التَّشْرِيْعُ وَهُوَ بِنَاءُ الْبَيْتِ عَلٰى قَافِيَتَيْنِ يَصِحُّ الْمَعْنٰى عِنْدَ الْوُقُوْفِ عَلٰى كُلٍّ مِّنْهُمَا كَقَوْلِهٖ:. يَاخَاطِبَ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ اِنَّهَا x شَرَكُ الرَّدٰى وَقَرَارَةُ الْاَكْدَارِ x

ترجمہ:......اور اس علم بدیع لفظی میں سے تشریع ہے یہ کہ شعر کو دو قافیوں پر بنایا جائے ان دو قافیوں میں سے ہر ایک قافیہ پر ٹھہرنے کے وقت معنیٰ صحیح ہو جیسے اس کا کہنا ہے:۔ اے کمینی دنیا کو خطاب کرنے والے بیشک دنیا ہلاکت کا جال ہے اور غموں کا گڑھا ہے۔

تشریح:......قافیہ شعر کے آخری حرف کو کہتے ہیں شرک الردیٰ میں دال قافیہ ہے اور قرارۃ الاکدار میں راء قافیہ ہے دال اور راء مختلف ہیں اگر دال پر وقف کریں تو معنیٰ صحیح ہوگا جیسے:۔ یا خاطب الدنیا الدنیۃ انھا x شرک الردیٰ تو یہاں معنیٰ پورا ہو جاتا ہے اور اگر راء پر وقف کریں جیسے یاخاطب الدنیا الدنیۃ انھا x قرارۃ الاکدار تو بھی معنیٰ پورا ہو جائے گا اس کو تشریع کہتے ہیں۔

ترکیب:......منہ متعلق کائن کے خبر التشریع مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ منھما متعلق کائن کے صفت کل کی کل متعلق وقوف کے عند ظرف یصح کی جملہ فعلیہ صفت قافیتین کی قافیتین متعلق بناء کے بناء خبر ھو کی جملہ اسمیہ:۔ الدنیۃ صفت الدنیا کی الدنیا مضاف الیہ خاطب کا خاطب منادیٰ مفعول بہ ادعو کا جملہ فعلیہ:۔ ھا اسم مرجع الدنیا شرک الردیٰ معطوف علیہ قرارۃ الاکدار معطوف خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهُ لُزُوْمُ مَالَا يَلْزَمُ وَهُوَ اَنْ يَّجِيْءَ قَبْلَ حَرْفِ الرَّوِيِّ اَوْ مَافِىْ مَعْنَاهُ مِنَ الْفَاصِلَةِ مَالَيْسَ بِلَازِمٍ فِى

السَّجعِ نَحوُ :. فَاَمَّا الْيَتِيمَ فَلاَ تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلاَ تَنْهَرْ :.

ترجمہ:......اور اس علم بدیع لفظی میں سے لازم کرنا ہے اس کلمہ کو جو کلمہ سجع میں اور قافیہ میں لازم نہیں ہے وہ لازم کرنا یہ ہے کہ قافیہ کے حرف سے پہلے یا جو حرف قافیہ کے حرف کے معنیٰ میں ہو اس حرف سے پہلے:...... لایا جائے وہ حرف جو حرف سجع میں لازم نہیں ہے جیسے:...... پس آپ یتیم پر غضبناک نہ ہوں اور آپ سائل کو نہ جھڑکیں:۔

تشریح:......علم بدیع لفظی میں سے ایک قسم لزوم مالا یلزم ہے یہ کہ کلام کے آخر میں حرف سجع سے پہلے ایک حرف لایا جائے ایک قرینہ میں اور دوسرے قرینہ میں بھی حرف سجع سے پہلے وہی حرف لایا جائے جیسے آیت ہے آیت میں موازنہ بھی ہے کیونکہ یتیم کے مقابل سائل ہے اور تقھر کے مقابل تنھر ہے اور لزوم مالا یلزم بھی ہے کہ حرف سجع راء سے پہلے دونوں فاصلوں میں ھاء ہے جو کہ سجع میں لازم نہیں ہے لیکن یہاں لازم کر دی گئی ہے اس کو لزوم مالا یلزم کہتے ہیں۔

ترکیب:......منہ متعلق کائن کے خبر لایلزم فعل ہو فاعل مرجع ما موصول صلہ مل کر مضاف الیہ لزوم کا لزوم مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ معناہ متعلق ثبت کے ہو فاعل مرجع ما (ہ) مفعول بہ مرجع حرف الروی من الفاصلۃ متعلق ثبت کے موصول صلہ مل کر معطوف حرف الروی کا قبل ظرف یجئی کی:۔ لیس فعل ہو اسم مرجع ما فی اسجع متعلق بلازم کے خبر لیس کی موصول صلہ مل کر فاعل یجئی کا جملہ فعلیہ خبر ہو مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ نحو خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ الیتیم مفعول بہ مقدم تقھر فعل انت فاعل جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَقَوْلِهٖ :. سَاَشْكُرُ عَمْرًا اِنْ تَرَاخَتْ مَنِيَّتِيْ x اَيَادِيَ لَمْ تُمْنَنْ وَاِنْ هِيَ جَلَّتِ x فَتًى غَيْرُ مَحْجُوْبِ الْغِنٰى عَنْ صَدِيْقِهٖ x وَلاَ مُظْهِرُ الشَّكْوٰى اِذَا النَّعْلُ زَلَّتِ x رَاٰى خَلَّتِيْ مِنْ حَيْثُ يَخْفٰى مَكَانُهَا x فَكَانَتْ قَذٰى عَيْنَيْهِ حَتّٰى تَجَلَّتِ x وَاَصْلُ الْحُسْنِ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ اَنْ يَّكُوْنَ الْاَلْفَاظُ تَابِعَةً لِّلْمَعَانِيْ دُوْنَ الْعَكْسِ :.

ترجمہ:......اور اس علم بدیع لفظی میں سے لازم کرنا ہے اس حرف کو جو حرف لازم نہیں ہے قافیہ میں وہ لازم کرنا یہ ہے کہ قافیہ کے حرف سے پہلے یا جو حرف اس قافیہ کے حرف کے معنیٰ میں ہو اس حرف سے پہلے لایا جائے وہ حرف جو حرف قافیہ میں لازم نہیں ہے جسے اس کا کہنا ہے:۔ اگر میری موت مؤخر ہوگئی تو میں عنقریب عمرو کا شکر کروں گا ان اہم ترین نعمتوں پر جن کا باوجود بڑی ہونے کے احسان تک نہیں جتایا گیا۔ عمرو ایک جوان ہے جس کی دولت نہیں رکتی اس کے دوست سے جب جوتی پھسل جاتی ہے تو شکوہ نہیں کرتا x عمرو نے دیکھا میری ضرورت کو وہاں سے جہاں وہ چھپی ہوئی تھی پس وہ ضرورت ہوگئی اس کی آنکھوں کا تنکہ یہاں تک کہ پوری ہوگئی وہ ضرورت x اس تمام علم بدیع لفظی میں اصل حسن یہ ہے یہ کہ الفاظ معانی کے تابع ہوں معانی الفاظ کے تابع نہ ہوں۔

تشریح:......علم بدیع لفظی میں سے ایک قسم لازم مالا یلزم ہے یہ کہ کلام کے آخر میں حرف قافیہ سے پہلے ایک حرف لایا جائے ایک شعر میں اور دوسرے شعر میں بھی قافیہ کے حرف سے پہلے وہی حرف لایا جائے جیسے جلت اور ذلت اور تجلت ہے کہ قافیہ تاء ہے اور تاء سے پہلے تینوں شعر میں لام لازم ہے:...... یہ لام لازم نہیں ہے لیکن یہاں لازم کر دیا گیا ہے یہ لزوم مالا یلزم ہے آخری حرف سے پہلے اگر کسی حرف کو لازم کریں نثر میں تو حرف سجع سے پہلے ہوگا اور اگر نظم میں لازم کریں تو حرف قافیہ سے پہلے ہوگا یعنی علم بدیع لفظی میں تحسین کے لیے:...... لازم مالا یلزم:...... نظم میں اور نثر میں ہوتا ہے جو کچھ بیان کیا گیا ہے ان تمام میں قاعدہ یہ ہے کہ الفاظ معانی کے تابع ہوں معانی الفاظ کے تابع نہ ہوں۔

ترکیب:......قولہ مضاف الیہ نحو کا خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ ساشکر فعل انا فاعل عمرا مفعول بہ لم تمنن جملہ صفت ایادی کی وان ھی جلت حال ایادی سے ایادی مفعول بہ ساشکر کا ساشکر جملہ جزاء تراخت منیتی جملہ شرط:۔ غیر محجوب الغنی مبتدأ عن صدیقہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ صفت فتی کی فتی خبر ہو مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ مظھر الشکوی خبر ہو مبتدأ کی جملہ دال بر جزاء:۔ النعل مبتدأ ذلت جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ شرط:۔ رای فعل ہو فاعل خلتی

مفعول بہ یخفی فعل ھو فاعل مرجع خلقی مکانھا ظرف یخفی کی جملہ فعلیہ مضاف الیہ حیث کا حیث متعلق رای کے جملہ فعلیہ :۔ کانت فعل ھی اسم مرجع خلقی قذیٰ عینیہ خبر کانت کی حتی تجلت غایت کانت کی جملہ فعلیہ :۔ ذالک مؤکد کلہ تاکید ملکر متعلق اصل کے اصل الحسن مبتدأ :۔ الالفاظ اسم للمعانی متعلق تابعة کے دون العکس ظرف تابعة کی تابعة خبر یکون کی یکون جملہ ہوکر خبر مبتدأ کی ۔ جملہ اسمیہ۔

خاتمة

عبارت:......خَاتِمَةٌ فِي السَّرِقَاتِ الشِّعْرِيَّةِ وَمَا يَتَّصِلُ بِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ :. اِتِّفَاقُ الْقَائِلَيْنِ اِنْ كَانَ فِي الْغَرَضِ عَلَى الْعُمُوْمِ:. كَالْوَصْفِ بِالشُّجَاعَةِ وَالسَّخَاءِ فَلَا يُعَدُّ سَرِقَةً لِتَقَرُّرِهٖ فِي الْعُقُوْلِ وَالْعَادَاتِ:.

ترجمہ:...... یہ خاتمہ سرقات شعریۃ میں اور جو کلام اس کے متصل ہو اس میں اور ان دونوں کے علاوہ کلام میں ہے:۔ اگر عام مقصد میں دو کہنے والوں کا کلام متفق ہوجائے تو اس متفق ہونے کو چوری شمار نہیں کریں گے عقلوں میں اور عادتوں میں اس مقصد کے ہونے کی وجہ سے۔

تشریح:...... یہ خاتمہ کتاب کا نہیں ہے بلکہ الفن الثالث کا جزو ہے جو کہ تحسین کلام سے تعلق رکھتا ہے:۔ اگر چوری نہ ہو تو اس صورت میں دونوں کلام عمدہ ہوں گے اور اگر دوسرے کلام کی چوری ثابت ہو جائے تو کلام حسین نہیں ہوگا بلکہ قبیح ہوجائے گا اب رہا یہ مسئلہ کہ یہ کیسے معلوم ہو کہ یہ چرایا ہوا کلام ہے یا خود کا کلام ہے اس کے لیئے اصول مرتب کیئے ہیں جو مذکور ہیں ان اصول میں سے ایک اصول تو یہ ہے کہ ایک کلام دو کی طرف منسوب ہو اور اس کلام میں بہادری یا سخاوت یا حسن کا ذکر ہو جو کہ عام طور پر ہوتا ہے تو اس صورت میں دوسرے کے کلام کو چوری نہیں کہہ سکتے۔

ترکیب:......فی السرقات الشعریۃ متعلق خاتمہ کے یتصل فعل ھو فاعل مرجع ما بھا متعلق یتصل کے مرجع سرقات موصول صلہ ملکر متعلق خاتمۃ کے غیر ذالک متعلق خاتمۃ کے ہوکر خبر ھذہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ اتفاق القائلین مبتدأ کان فعل ھو اسم مرجع اتفاق علی العموم متعلق الکائن کے صفت الغرض کی الغرض متعلق کائنا کے خبر کان کی جملہ شرط:۔ بالشجاعۃ اور السخاء متعلق الوصف کے الوصف متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ یعد فعل ھو نائب فاعل مرجع اتفاق سرقۃ مفعول ثانی فی العقول والعادات متعلق تقررہ کے مرجع الغرض تقرہ متعلق یعد کے جملہ فعلیہ جزاء:۔

عبارت:......وَاِنْ كَانَ فِيْ وَجْهِ الدَّلَالَةِ كَالتَّشْبِيْهِ وَكَذِكْرِ هَيْئَاتٍ تَدُلُّ عَلَى الصِّفَةِ لِاخْتِصَاصِهَا لِمَنْ هِيَ لَهٗ كَوَصْفِ الْجَوَادِ بِالتَّهَلُّلِ عِنْدَ وُرُوْدِ الْعُفَاةِ وَالْبَخِيْلِ بِالْعُبُوْسِ مَعَ سَعَةِ ذَاتِ الْيَدِ:.

ترجمہ:......اور اگر وہ اتفاق القائلین دلالت کے طریقہ پر ہو جیسے تشبیہ دینا یا جیسے صورتوں کا ذکر کرنا جو صورتیں دلالت کرتی ہیں صفت پر اس صفت کے خاص ہونے کی وجہ سے اس کے لیئے جس کے لیئے وہ صفت ہے جیسے سخی کی صفت ہے خوش آمدید کہنا سائلوں کے آنے کے وقت اور جیسے بخیل کی صفت ہے تیوری چڑھانا مالدار ہونے کے باوجود۔

تشریح:......زید کالاسد زید شیر کے مانند ہے کاف حرف تشبیہ ہے شجاعت پر دلالت کررہا ہے ایسی دلالت میں دو کہنے والے ہوں تو اس کو چوری نہیں کہیں گے اسی طرح الجواد یتهلل وجهه عند ورود العفاة علیه سخی کا چہرا چمک جاتا ہے جس وقت سخی کے پاس سائل آتے ہیں البخیل یعبس عند ورودالعفاة علیه.البخیل تیوری چڑھاتا ہے جس وقت اس کے پاس سائل آتے ہیں تیوری چڑھانا اور چہرے کا چمکنا ھیئت ہیں یہ کسی کے ساتھ خاص نہیں ہیں بلکہ چہرے کا چمکنا ہر سخی کی صفت ہے اور تیوری چڑھانا ہر بخیل کی صفت ہے اس کلام کے کہنے میں اگر دو کہنے والے ہوں تو اس کلام کو چوری نہیں

کہیں گے۔

ترکیب:......کان فعل ھو اسم مرجع اتفاق القائلین فی وجہ الدلالۃ متعلق کائنا کے خبر جملہ شرط:۔ ھی مبتدأ مرجع صفت لہ متعلق کائنۃ کے خبر مرجع من موصول صلہ مل کر متعلق اختصاص کے اختصاص متعلق تدل کے علی الصفۃ متعلق تدل کے ھی فاعل مرجع ھیئات تدل جملہ صفت ھیئات کی تشبیہ اور ذکر متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ عند ظرف التھلل کے التھلل متعلق وصف کے مع ظرف العبوس کی العبوس متعلق وصف کے وصف متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......فَاِنِ اشْتَرَکَ النَّاسُ فِیْ مَعْرِفَتِہٖ لِاسْتِقْرَارِہٖ فِیْھَا کَتَشْبِیْہِ الشُّجَاعِ بِالْاَسَدِ وَالْجَوَادِ بِالْبَحْرِ فَھُوَ کَالْاَوَّلِ وَاِلَّا جَازَ اَنْ یُّدَّعٰی فِیْہِ السَّبْقُ وَالزِّیَادَۃُ:.

ترجمہ:......پس اگر لوگ شریک ہوں اس دلالت کے طریقے کے پہچاننے میں اس طریقہ دلالت کے عقلوں میں اور عادتوں میں ہونے کی وجہ سے جیسے بہادر آدمی کو تشبیہ دینا ہے شیر کے ساتھ اور سخی آدمی کو تشبیہ دینا ہے دریا کے ساتھ پس وہ اتفاق القائلین پہلے والے کے مانند ہے اور اگر لوگ شریک نہ ہوں طریقہ دلالت کے پہچاننے میں تو جائز ہے یہ کہ دعویٰ کیا جائے اس اتفاق القائلین میں سبقت کا اور زیادتی کا۔

تشریح:......کسی کلام کو دو کہنے والے ہوں اور کلام ایسا ہو کہ اس کے طریقہ دلالت کا عقلوں میں اور عادتوں میں عام استعمال ہوتا ہو جیسے بہادر آدمی کو اسد کہتے ہیں اور سخی آدمی کو دریا کہتے ہیں تو اس صورت میں ایک کلام کے دو کہنے والوں میں سے کسی ایک کو بھی چور نہیں کہہ سکتے اگر کلام کے طریقہ دلالت کا عام استعمال نہ ہو عقلوں میں اور عادتوں میں تو اس صورت میں ایک کلام کے دو کہنے والوں میں سے بعد میں کہنے والے کو چور کہہ سکتے ہیں یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ اس نے اس کلام میں زیادتی کی ہے یا کمی کی ہے۔

ترکیب:......اشترک فعل الناس فاعل فی معرفتہ متعلق اشترک کے مرجع طریقہ دلالت فیھا متعلق استقرار کے مرجع عقل عادت استقرار متعلق اشترک کے مرجع طریقہ دلالت جملہ شرط فھو کالاول جملہ جزاء:۔ بالاسد متعلق تشبیہ کے الجواد معطوف الشجاع پر البحر معطوف بالاسد پر تشبیہ متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ والا (وان لم یشترک الناس فی معرفتہ) فیہ متعلق یدعیٰ کے مرجع اتفاق القائلین السبق اور الزیادۃ نائب فاعل یدعیٰ کا یدعیٰ جملہ ہو کر فاعل جاز کا جملہ جزاء:۔

عبارت:......وَھُوَ ضَرْبَانِ خَاصِّیٌّ فِیْ نَفْسِہٖ غَرِیْبٌ وَّعَامِّیٌّ تُصُرِّفَ فِیْہِ بِمَا اَخْرَجَہٗ مِنَ الْاِبْتِذَالِ اِلَی الْغَرَابَۃِ کَمَا مَرَّ فَالْاَخْذُ وَالسَّرِقَۃُ نَوْعَانِ ظَاھِرٌ وَّغَیْرُ ظَاھِرٍ:.

ترجمہ:......جس طریقہ دلالت کے پہچاننے میں لوگ شریک نہیں ہوتے وہ طریقہ دلالت دو قسم کا ہے ایک فی نفسہ خاص ہے غریب ہے اور ایک عام ہے جس میں تصرف کیا جاتا ہے اس کلام کے ساتھ جو کلام اس عام قسم کو نکال دیتا ہے عام استعمال سے اجنبیت کی طرف جیسا کہ گذرا:۔ پس لینا اور چرانا دو قسم کا ہے ایک چرانا اور لینا ظاہر اور ایک چرانا اور لینا غیر ظاہر:۔

تشریح:......جس طریقہ دلالت کے پہچاننے میں لوگ شریک نہیں ہوتے اس کی ایک قسم یہ ہے کہ اس طریقہ دلالت کو مخصوص لوگ سمجھتے ہیں کیونکہ بغیر نظر وفکر کے اس کا سمجھنا مشکل ہے اور دوسری قسم یہ ہے کہ یہ طریقہ دلالت ہوتا تو ہے عام جس کو عام آدمی سمجھتے ہیں لیکن کلام میں کچھ ایسا تصرف کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے عام آدمی کی سمجھ سے کلام بالاتر ہو جاتا ہے یہ بحث الحقیقۃ والمجاز میں استعارہ کے سلسلہ میں گذر چکی ہے عبارت یہ ہے:۔ اما عاصیۃ وھی المبتدلۃ لظھور الجامع فیھما نحو رایت اسدا یرمی او خاصیۃ وھی الغریبۃ والغرابۃ قد تکون فی نفس الشبہ کما فی قولہ :. واذا احتبیٰ قربوسہ بعنانہ :. وقد تحصل بتصرف فی العامیۃ کما فی قولہ وسالت باعناق المطی الاباطح۔

ترکیب:......ھو مبتدأ مرجع مالا یشترک الناس فی معرفتہ :۔ ضربان خبر جملہ اسمیہ:۔ فی نفسہ متعلق کائن کے صفت غریب دوسری صفت خاصّی کی ہو

کر خبر احدھما کی جملہ اسمیہ:۔ فیہ متعلق تصرف کے مرجع عامیۃ اخرج فعل ھو فاعل مرجع ما(ہ) مفعول بہ مرجع عامیۃ من الابتذال اور الی الغرابۃ متعلق اخرج کے موصول صلہ مل کر نائب فاعل تصرف کا جملہ فعلیہ ہوکر صفت عامیۃ کی ہوکر خبر احدھما کی جملہ اسمیہ:۔ مر جملہ موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ فالاخذ اور السرقۃ مبتدأ نوعان خبر جملہ اسمیہ:۔ احدھما ظاہر جملہ اسمیہ:۔ ثانیھما غیر ظاہر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......اَمَّا الظَّاھِرُ فَھُوَ اَنْ یُّؤْخَذَ الْمَعْنٰی کُلُّہٗ اِمَّا مَعَ اللَّفْظِ کُلِّہٖ اَوْ بَعْضِہٖ اَوْ وَحْدَہٗ فَاِنْ اُخِذَ اللَّفْظُ کُلُّہٗ مِنْ غَیْرِ تَغْیِیْرٍ لِنَظْمِہٖ فَھُوَ مَذْمُوْمٌ لِاَنَّہٗ سَرِقَۃٌ مَحْضَۃٌ وَیُسَمّٰی نَسْخًا وَانْتِحَالاً:.

ترجمہ:......یا تو وہ چرانا ظاہر ہوگا پس وہ ظاہر چرانا یہ ہے یہ کہ لیا جائے پورا معنیٰ پورے لفظوں کے ساتھ یا بعض لفظوں کے ساتھ یا یہ کہ لیا جائے اکیلا معنیٰ پس اگر لیئے جائیں پورے پورے لفظ اس کی نظم سے بغیر رد وبدل کے پس وہ چرانا مذموم ہے کیونکہ یہ صرف چوری ہے اور اخذ اللفظ کلہ من غیر تغییر لنظمہ کا نام رکھا جاتا ہے نقل مارنا یا منسوب کرنا۔

تشریح:......جب معنیٰ پورے کا پورا لیا جائے اور الفاظ بھی پورے کے پورے لیئے جائیں بغیر ردوبدل کے اور پھر کلام کو اپنی طرف منسوب کرے کہ یہ میرا کلام ہے تو یہ حرکت قابل مذمت ہے کیونکہ یہ صرف چوری ہے اس لیئے دوسرے کے کلام کو خود کی طرف منسوب کرنا قابل مذمت ہے اور اس کا نام رکھا جاتا ہے نقل مارنا اور منسوب کرنا۔

ترکیب:......الظاہر مبتدأ المعنیٰ کلہ نائب فاعل ذوالحال وحدہ حال مع اللفظ کلہ اور بعضہ ظرف یؤخذ کی ہوکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ھو کی جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ اللفظ کلہ نائب فاعل من غیر تغییر اور لنظمہ متعلق اخذ کے جملہ شرط:۔ (ہ) اسم سرقۃ محضۃ خبر جملہ اسمیہ متعلق مذموم کے ہوکر خبر ھو کی جملہ اسمیہ جزاء:۔ یسمی فعل ھو نائب فاعل مرجع غیر تغییر نسخا اور انتحالا مفعول ثانی جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......کَمَا حُکِیَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ فَعَلَ ذَالِکَ بِقَوْلِ مَعْنِ بْنِ اَوْسٍ :. اِذَا اَنْتَ لَمْ تُنْصِفْ اَخَاکَ وَجَدْتَہٗ x عَلٰی طَرَفِ الْھِجْرَانِ اِنْ کَانَ یَعْقِلُ x وَیَرْکَبُ حَدَّ السَّیْفِ مِنْ اَنْ تَضِیْمَہٗ x اِذَا لَمْ یَکُنْ عَنْ شُفْرَۃِ السَّیْفِ مَزْحَلُ x

ترجمہ:......بغیر ردوبدل کے چوری کی مثال ایسی ہے جیسے حکایت کی گئی ہے عبداللہ بن الذبیر سے کہ اس نے معن بن اوس کے کہنے میں یہ کہا ہے:...... جب انصاف نہ کرے تو اپنے بھائی پر x پائے گا تو اس کو ہجرت پر اگر ہے وہ سمجھدار x اور سوار ہو جائے گا وہ تلوار کی دھار پر تیرے ظلم سے x اس کو جب نہ ہو کوئی ٹھکانہ تلوار کی دھار کے علاوہ۔

تشریح:......واقعہ یہ ہوا کہ عبداللہؓ بن الزبیر امیر معاویہؓ کے پاس حاضر ہوئے اور یہ اشعار پڑھے امیر معاویہؓ نے سن کر کہا اے عبداللہ بن الزبیر تو تو شاعر ہوگیا اس پر عبداللہ بن الزبیر نے کوئی جواب نہ دیا گویا کہ اس نے تسلیم کرلیا کہ یہ شعر اسی کے ہیں اسی وقت معن بن اوس بھی آگئے اور انہوں نے پورا قصیدہ سنایا اس قصیدہ میں یہ شعر بھی تھے امیر معاویہؓ نے عبداللہ بن الزبیر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا تم تو کہتے تھے کہ یہ شعر میرے ہیں جس پر عبداللہ بن الزبیر کو پشیمانی ہوئی اور اقرار کیا یہ شعر معن بن اوس کے ہیں بحوالہ تسھیل المبانی۔

ترکیب:......عن عبداللہ بن الزبیر متعلق حکی کے (ہ) اسم فعل فعل ھو فاعل ذالک مفعول بہ بقول معن بن اوس متعلق فعل کے جملہ فعلیہ خبر ان کی جملہ اسمیہ ہوکر نائب فاعل حکی کا جملہ فعلیہ مضاف الیہ ما کا ما متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ لم تنصف فعل انت فاعل اخاک مفعول بہ جملہ فعلیہ خبر انت کی جملہ اسمیہ:۔ وجدت فعل بفاعل (ہ) مفعول بہ علی طرف الھجران متعلق وجدتہ کے جملہ فعلیہ:۔ یعقل جملہ خبر کان کی ھو اسم کان کا جملہ فعلیہ یرکب فعل ھو فاعل حد السیف مفعول بہ من ان تضیمہ متعلق یرکب کے جملہ فعلیہ:۔ لم یکن فعل مزحل اسم عن شفرۃ السیف متعلق کائنا کے خبر جملہ شرط۔

عبارت:......وَفِیْ مَعْنَاہُ اَنْ یُّبَدَّلَ بِالْکَلِمَاتِ کُلِّھَا اَوْ بَعْضِھَا مَایُرَادِ فُھَا وَاِنْکَانَ مَعَ تَغْیِیْرٍ لِنَظْمِہٖ اَوْاُخِذَ بَعْضُ

اللَّفْظِ سُمِّیَ اِغَارَةً وَّمَسْخًا.

ترجمہ:......اخذ اللفظ کلہ من غیر تغییر لنظمہ کے معنی میں ہے یہ کہ بدل دیا جائے تمام کلمات کے ساتھ یا بعض کلمات کے ساتھ ان کلمات کو جو کلمات ان کلمات کے مترادف ہیں اور اگر وہ لینا پورے کے پورے لفظ ہوں اس کی نظم سے کچھ ردوبدل کے ساتھ یا بعض لفظ لینے ہوں کچھ ردوبدل کے ساتھ اس کی نظم سے تو اس لینے کا نام رکھا جاتا ہے ڈاکہ ڈالنا یا صورت کو مسخ کر دینا۔

تشریح:......سرقہ مذمومہ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ کہنے والے کی نظم میں جو الفاظ ہیں ان الفاظ کے مترادف الفاظ بدل دیئے جائیں یا تو سارے الفاظ مترادف کر دئے جائیں یا کچھ الفاظ مترادف کر دیئے جائیں اگرچہ اس کی نظم میں یہ بدلنا کچھ رد و بدل کے ساتھ ہو یا مترادف الفاظ سے الفاظ کو بدلا تو نہیں لیکن کچھ الفاظ دوسرے کی نظم سے لے لیئے تو اس صورت میں اس کلام کو بھی ڈاکہ ڈالا ہوا کلام کہیں گے یا مسخ شدہ کلام کہیں گے۔

ترکیب:......فی معناہ متعلق کائن کے خبر بالکلمات کلھا اور بعضھا متعلق یبدل کے یرادف فعل ھو فاعل مرجع ما ھا مفعول بہ مرجع کلمات موصول صلہ مل کر نائب فاعل یبدل کا جملہ ہو کر مبتدأ جملہ اسمیہ کان فعل ھو اسم مرجع اخذ اللفظ کلہ مع تغییر ظرف کائنا کی لنظمہ متعلق کائنا کے خبر کان کی جملہ فعلیہ:۔ اخذ فعل بعض اللفظ نائب فاعل جملہ فعلیہ:۔ سمی فعل ھو نائب فاعل مرجع اخذ اغارۃ اور مسخا مفعول ثانی جملہ فعلیہ۔

عبارت:......فَاِنْ كَانَ الثَّانِیْ اَبْلَغَ لِاِخْتِصَاصِهٖ بِفَضِيْلَةٍ فَمَمْدُوْحٌ كَقَوْلِ بَشَّارٍ :. مَنْ رَاقَبَ النَّاسَ لَمْ يَظْفَرْ بِحَاجَتِهٖ x وَفَازَ بِالطَّيِّبَاتِ الْفَاتِكُ اللَّهِجُ :. وَقَوْلِ سَلْمٍ بَعْدَهٗ :. مَنْ رَاقَبَ النَّاسَ مَاتَ هَمًّا x وَفَازَ بِاللَّذَّةِ الْجَسُوْرُ x

ترجمہ:......پس اگر دوسرے کہنے والے کا کلام زیادہ بلیغ ہو کسی فضیلت کی ساتھ اپنے خاص ہونے کی وجہ سے پس وہ کلام تعریف والا ہے جیسے بشار کا کہنا ہے:۔ جو ڈرا لوگوں سے وہ کامیاب نہیں ہوا اپنی حاجت میں اور کامیاب ہوگیا عمدہ لذیذ چیزوں میں وہ جو دلیر ہے بہادر ہے اور اس کے بعد جیسے سلم کا کہنا ہے:۔ جو ڈرا لوگوں سے وہ مر گیا غم میں اور کامیاب ہوگیا لذتوں میں بہادر۔

تشریح:......ایک کلام کے دو کہنے والے ہوں ان میں بعد والا کلام کسی فضیلت کی وجہ سے پہلے والے کلام سے بلیغ ہو تو پھر دوسرے کلام کی مذمت نہیں کی جائے گی بلکہ تعریف کی جائے گی جیسے بشار کا شعر ہے جو کہ پہلا ہے اور بعد والا شعر سلم کا ہے مقصد دونوں کا ایک ہے کہ جو لوگوں سے ڈر گیا وہ مر گیا اور جو لوگوں پر اکڑ گیا وہ چڑھ گیا اس مقصد کو سلم نے بہترین نظم میں اختصار کے ساتھ اور اعلیٰ ترین فصاحت میں بیان کیا ہے جس کی وجہ سے بعد والا ہونے کے باوجود یہ شعر قابل تعریف ہے اگرچہ چوری ہے۔

ترکیب:......الثانی اسم بفضیلۃ متعلق اختصاص کے اختصاص متعلق ابلغ کے خبر جملہ شرط:۔ ھو مبتدأ ممدوح خبر جملہ جزاء:۔ کقول بشار متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ راقب فعل ھو فاعل مرجع من الناس مفعول بہ:۔ موصول صلہ مل کر مبتدأ یظفر فعل ھو فاعل مرجع من بحاجتہ متعلق لم یظفر کے جملہ ہو کر خبر جملہ شرطیہ:۔ فاز فعل ھو فاعل مرجع من بالطیبات متعلق فاز کے الفاتک مبدل منہ اللھج بدل ملکر فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاِنْ كَانَ دُوْنَهٗ فَمَذْمُوْمٌ كَقَوْلِ اَبِیْ تَمَامٍ :. هَيْهَاتَ لَايَاْتِی الزَّمَانُ بِمِثْلِهٖ x اِنَّ الزَّمَانَ بِمِثْلِهٖ لَبَخِيْلُ x وَقَوْلِ اَبِی الطَّيِّبِ :. اَعْدَی الزَّمَانَ سَخَاؤُهٗ فَسَخَا بِهٖ x وَلَقَدْ يَكُوْنُ بِهِ الزَّمَانُ بَخِيْلاً.

ترجمہ:......اور اگر دوسرا کلام ابلغ نہ ہو تو پھر دوسرا کلام مذموم ہے جیسے ابو تمام کا کہنا ہے:۔ افسوس نہیں لایا زمانہ اس جیسا بیشک زمانہ اس جیسے میں بخیل ہے:۔ اور جیسے ابو الطیب کا کہنا ہے:۔ سرایت کر گئی زمانہ میں اس کی سخاوت پس زمانہ اس کی سخاوت کی وجہ سے مالدار ہوگیا اور زمانہ بخیل ہے سخاوت کرنے میں۔

تشریح:......ابو تمام کے شعر کا مقصد اور ابو طیب کے شعر کا مقصد یہ ہے کہ میرا ممدوح سخی ہے اور میرے ممدوح جیسا سخی زمانہ میں نہیں ہے جس کی وجہ سے زمانہ بخیل ہے اور ابو تمام کا شعر پہلا ہے اور ابو طیب نے ابو تمام کے بعد اس معنیٰ میں شعر کہا

ہے جو کہ کسی خوبی نہ ہونے کی وجہ سے مذموم ہے کیونکہ ابوطیب کا دوسرا مصرعہ ابوتمام کے دوسرے مصرعہ سے ماخوذ ہے اور ابوطیب کا دوسرا مصرعہ یکون مضارع کے ساتھ ہے اور مضارع کا موقعہ نہیں ہے اعدی اور فسخا بہ ماضی ہیں تو یکون کی جگہ ماضی ہونی چاہیئے تھی کیونکہ معنی ماضی پر ہے اس لیئے ابوطیب کا مصرعہ چوری ہونے کے ساتھ ساتھ ابلغ بہ نہیں ہے اور مثل بھی نہیں ہے جس کی وجہ سے مذموم ہے:۔ مشاکلۃ کی وجہ سے زمانہ کے مالدار ہونے کو فسخابہ لفظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

ترکیب:......کان فعل ھو اسم مرجع الثانی دونہ ظرف کائنا کی جملہ شرط :۔ فھو مذموم جملہ جزاء:۔ کقول ابی تمام متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ الزمان فاعل بمثلہ متعلق لایاتی کے جملہ فعلیہ ہو کر فاعل ھیھات کا جملہ اسمیہ:۔ الزمان مفعول بہ سخاوہ فاعل اعدی کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......فَاِنْ کَانَ مِثْلَهٗ فَاَبْعَدُ مِنَ الذَّمِّ وَالْفَضْلُ لِلْاَ وَّلِ کَقَوْلِ اَبِیْ تَمَامٍ :. لَوْحَارَ مُرْتَادُ الْمَنِیَّةِ لَمْ یَجِدْ x اِلَّا الْفِرَاقَ عَلَی النُّفُوْسِ دَلِیْلاً x وَقَوْلِ اَبِی الطَّیِّبِ :. لَوْلاَ مُفَارَقَةُ الْاَحْبَابِ مَا وَجَدَتْ x لَهَا الْمَنَایَا اِلٰی اَرْوَاحِنَا سُبُلاً x

ترجمہ:......پس اگر دوسرا شعر پہلے شعر کے مثل ہو تو دوسرا شعر مذمت سے دور ہے۔ اور فضیلت پہلے شعر کے لیئے ہے جیسے ابوتمام کا کہنا ہے:۔ اگر موت طلب کرنے میں حیران ہو جائے نہ پائے کوئی راستہ جانوں کو ہلاک کرنے کا سوائے فراق کے:۔ اور جیسے ابوطیب کا کہنا ہے:۔ اگر نہ ہوتی احباب کی جدائی تو نہ پاتی اس جدائی کے لیئے موت راستے ہماری روحوں تک۔

تشریح:......ابوتمام کا شعر پہلا ہے اور ابوطیب کا شعر بعد کا ہے ابوطیب نے ابوتمام کے تمام معنیٰ لیے ہیں اور ابوتمام کے شعر کے الفاظ بھی لیئے ہیں ابوتمام کے شعر میں المنیۃ ہے لم یجد ہے الفراق ہے ابوطیب کے شعر میں المنایا ہے وجدت ہے مفارقۃ ہے بلاغت کے اعتبار سے دونوں شعر برابر ہیں اور فضیلت ابوتمام کے شعر کو ہے لیکن ابوتمام کے شعر میں جزاء نہیں ہے اس لیئے مکمل نہیں ہے اور ابوطیب کے شعر میں جزاء ہے اس اعتبار سے فضیلت ابوطیب کے شعر کو ہے۔

ترکیب:......کان فعل ھو اسم مرجع الثانی مثلہ خبر جملہ شرط :۔ من الذم متعلق ابعد کے خبر ھو کی جملہ اسمیہ:۔ الفضل مبتدأ للاول متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ حار فعل مرتاد المنیۃ فاعل جملہ فعلیہ:۔ لم یجد فعل ھو فاعل مرجع مرتاد المنیۃ علی النفوس متعلق لم یجد کے دلیلا مستثنیٰ منہ الفراق مستثنیٰ مل کر مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاِنْ اُخِذَ الْمَعْنٰی وَحْدَهٗ سُمِّیَ اِلْمَامًا وَّ سَلْخًا وَّهُوَ ثَلٰثَةُ اَقْسَامٍ کَذٰلِکَ اَوَّلُهَا کَقَوْلِ اَبِیْ تَمَامٍ :. هُوَ الصُّنْعُ اِنْ یُّعْجَلْ فَخَیْرٌ وَاِنْ یَرِثْ x فَالرَّیْثُ فِیْ بَعْضِ الْمَوَاضِعِ اَنْفَعُ x وَقَوْلِ اَبِی الطَّیِّبِ :. وَمِنَ الْخَیْرِ بُطُوْءُ سَیْبِکَ عَنِّیْ x اَسْرَعُ السُّحْبِ فِی الْمَسِیْرِ الْجِهَامُ :.

ترجمہ:......اور اگر صرف معنی لیا جائے تو اس لینے کا نام رکھا گیا ہے دوسرے کے کلام کا ارادہ کرنا یا دوسرے کے کلام کو چھیلنا اور یہ اسی طرح تین قسم پر ہے ان تین میں کا پہلا ایسے ہے جیسے ابوتمام کا کہنا ہے:۔ بھلائی اگر جلدی ہو تو بہتر ہے اور اگر دیر سے ہو پس بعض جگہوں میں دیر زیادہ نفع مند ہوتی ہے اور جیسے ابوطیب کا کہنا ہے:۔ بہتر ہے تیری عطاء کی دیری مجھ سے دوڑنے میں تیز ہوتے ہیں بغیر پانی کے بادل۔

تشریح:......تمام کلمات بدل دے یا بعض کلمات کو بدل دے مترادف الفاظ سے کچھ ردوبدل کے ساتھ اس کی تین قسمیں تھیں ایک ممدوح ایک مذموم ایک الفضل للاول اگر صرف معنی لیا جائے تو اس کی بھی تین قسمیں ہیں ایک ممدوح ایک مذموم ایک الفضل للاول صرف معنیٰ لینے کا نام رکھا گیا ہے ارادہ کیا ہوا کلام یا چھیلا ہوا کلام ابوتمام اور ابوطیب کے شعروں کا مطلب یہ

ہے کہ بھلائی دیر میں مفید ہوتی ہے اور ابوتمام کا شعر پہلے ہے اور ابوطیب کا شعر بعد والا ہے لیکن ابوطیب نے بادلوں کی مثال دے کر دعوے کو دلیل کے ساتھ پیش کیا ہے اس لیئے ابوطیب کا شعر مدلل ہے جس کی وجہ سے ممدوح ہے۔

ترکیب:......المعنیٰ ذوالحال وحده حال مل کر نائب فاعل اخذ کا جملہ فعلیہ:۔ سمی فعل ھو نائب فاعل مرجع اخذ المعا ما اور سلخا مفعول ثانی جملہ فعلیہ:۔ ھو مبتدأ ثلثۃ اقسام خبر کذالک متعلق کائن کے دوسری خبر جملہ اسمیہ:۔ اولھا مبتدأ کقول ابی تمام متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ ھو الصنع جملہ اسمیہ یعجل فعل ھو نائب فاعل مرجع الصنع جملہ شرط:۔ فالریث مبتدأ فی بعض المواضع متعلق انفع کے خبر جملہ اسمیہ:۔ عنی متعلق بطو کے مبتدأ من الخیر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ الجھام صفت السحب کے اسرع مبتدأ فی المسیر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَثَانِيهَا كَقَوْلِ الْبُحْتَرِيّ :. وَاِذَا تَاَلَّقَ فِي النَّدِيّ كَلَامُهُ x اَلْمَصْقُولُ خِلْتَ لِسَانَهُ مِنْ غَضَبِهٖ x وَقَوْلِ اَبِي الطَّيِّبِ :. كَاَنَّ اَلْسُنَهُمْ فِي النُّطْقِ قَدْ جُعِلَتْ x عَلٰى رِمَاحِهِمْ فِي الطَّعْنِ خِرْصَانًا x

ترجمہ:......صرف معنیٰ لینے کی دوسری قسم جیسے بحتری کا کہنا ہے:۔ اور جب مجلس میں اس کا صاف کیا ہوا کلام چمکتا ہے تو تو خیال کرے گا اس کی زبان کو اس کی تلوار x اور جیسے ابوطیب کا کہنا ہے:۔ گویا کہ ان کی زبانیں بولنے میں بنادیگئی ہیں اس کے نیزوں پر پھلکے مارنے میں۔

تشریح:...... پہلا شعر بحتری کا ہے اور ابوطیب نے چوری کی ہے معنیٰ کی او ابوطیب کا شعر بعد کا ہے دونوں شعروں میں زبان کو آلہ حرب کے ساتھ تشبیہ دی ہے بحتری کے شعر میں زبان کو تلوار کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور المصقول سے کلام کو منسوب کیا ہے چمکنے کے لیئے اور چمکنا تلوار کے لوازمات میں سے ہے یہ المصقول کلام کے لیئے ایسے ہے جیسے اظفار المنیہ کے لیئے کلام استعارہ بالکنایہ ہے المصقول استعارہ تخییلیۃ ہے خلت لسانہ من غضبہ جملہ حال ہے کلامہ المصقول سے اور ابوطیب کے شعر میں زبان کو تشبیہ دی ہے نیزوں کے ساتھ اس میں استعارہ بالکنایہ نہیں ہے اور معنی بھی چوری ہیں اس لیئے ابوطیب کا شعر مذموم ہے۔

ترکیب:......ثانیھا مبتدأ کقول البحتری متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ فی الندی متعلق تالق کے کلامہ المصقول فاعل تالق کا جملہ شرط:۔ لسانہ مفعول بہ من غضبہ متعلق خلت کے جملہ جزاء:۔ السنھم اسم کانّ کا فی النطق اور علی رماحھم اور فی الطعن متعلق جعلت کے ھی نائب فاعل خرصانا مفعول ثانی جملہ فعلیہ ہو کر خبر کانّ کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَثَالِثُهَا كَقَوْلِ الْاَعْرَابِيّ :. وَلَمْ يَكُ اَكْثَرَ الْفِتْيَانِ مَالاً x وَلٰكِنْ كَانَ اَرْحَبَهُمْ ذِرَاعًا x وَقَوْلِ اَشْجَعَ :. وَلَيْسَ بِاَوْسَعِهِمْ فِي الْغِنٰى x وَلٰكِنْ مَعْرُوْفُهٗ اَوْسَعُ x

ترجمہ:......صرف معنیٰ لینا دوسرے کا اس کی تیسری قسم اعرابی کا کہنا ہے:۔ نہیں تھا وہ جوانوں سے زیادہ مالدار لیکن وہ ان سے زیادہ سخی تھا اور جیسے اشجع کا کہنا ہے:۔ نہیں تھا وہ ان سے زیادہ مالدار x لیکن اس کی سخاوت ان سے زیادہ تھی۔

تشریح:......اعرابی کا شعر پہلے کہا ہوا ہے اور اشجع نے اعرابی کے شعر کے معنی چوری کیئے ہیں کیونکہ اشجع کا شعر بعد کا ہے: اگر یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ بعد والے شعر میں کوئی کمی اور زیادتی نہیں ہے تو بعد والا شعر مماثل ہے اور مساوی ہے تو اس اعتبار سے بھی فضیلت پہلے والے شعر کو حاصل ہے اور اشجع کے شعر کے لیئے کوئی فضیلت اور مذمت نہیں ہے اور اگر یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ معروفہ اوسع کثرۃ کرم پر بطور حقیقت دلالت کرتا ہے اور ارحبھم ذراعا بطور مجاز کے دلالت کرتا ہے تو پھر مجاز کی خامی کی وجہ سے اشجع کا شعر قابل مذمت ہوگا۔

ترکیب:......ثالثھا مبتدأ کقول الاعرابی متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ یک فعل ھو اسم اکثر الفتیان خبر ممیّز مالا تمیز جملہ فعلیہ:۔ کان فعل ھو اسم ارحبھم خبر ممیز ذراعا تمیز جملہ فعلیہ:۔ لیس فعل ھو اسم فی الغنی متعلق اوسعھم کے ہو کر خبر لیس کی جملہ فعلیہ:۔ معروفہ مبتدأ اوسع خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاَمَّا غَیْرُ الظَّاھِرِ فَمِنْهُ اَنْ یَّتَشَابَهَ الْمَعْنَیَانِ کَقَوْلِ جَرِیْرٍ:. فَلاَ یَمْنَعُکَ مِنْ اِرْبِ لُحَاھُمْ x سَوَاءٌ ذُوالْعِمَامَةِ وَالْخِمَارِ. وَقَوْلِ اَبِی الطَّیِّبِ:. وَمَنْ فِیْ کَفِّهٖ مِنْھُمْ قَنَاةٌ x کَمَنْ فِیْ کَفِّهٖ مِنْھُمْ خِضَابٌ

ترجمہ:......اور غیر ظاہر چوری یہ ہے کہ دو معنیٰ ایک دوسرے کے مشابہ ہوں جیسے جریر کا کہنا ہے:۔ نہ روکے تجھ کو حاجت سے ان کی داڑھیاں برابر ہیں پگڑی والے اور اوڑھنی والیاں اور جیسے ابوطیب کا کہنا ہے۔ اور ان لوگوں میں سے وہ لوگ جن لوگوں کے ہاتھوں میں نیزے ہیں وہ لوگ ان عورتوں کے مانند ہیں جن عورتوں کے ہاتھوں میں مہندی ہے۔

تشریح:......غیر ظاہر چوری یہ ہے کہ ایک کہنے والے کے کلام کا معنیٰ دوسرے کہنے والے کے کلام کے معنیٰ کے مشابہ ہو جیسے پہلے شعر میں عمامہ اور خمار کہ ان کے مرد کمزوری میں اور بزدلی میں عورتوں کے مانند ہیں دوسرے شعر میں اس معنیٰ کے لیے قناۃ اور خضاب ہے:...... جب دو کلام معنیٰ کے اعتبار سے مساوی ہوں تو ضروری نہیں کہ وزن قافیہ تشبیہ وغیرہ میں بھی متساوی ہوں کیونکہ جب ماہر شاعر کسی کلام کے معنیٰ کو لیتا ہے تو ان چیزوں میں تبدیلی کر دیتا ہے تاکہ چوری معلوم نہ ہو سکے۔ اس لیئے ان دونوں شعروں میں چوری ظاہر نہیں ہے:۔ یہاں ایک مسئلہ ہے کہ داڑھی کو خضاب لگانا جائز نہیں مہندی لگانا جائز ہے **کمن فی کفه منهم خضاب** سے تو معلوم ہوتا ہے کہ کلام عرب میں خضاب مہندی کو کہتے ہیں کیونکہ ہاتھ پر مہندی لگائی جاتی ہے اس لیئے خضاب داڑھی کو لگانا جائز ہے ایک چیز کے مختلف نام ہونے سے چیز کی ہیئت نہیں بدلتی۔

ترکیب:......منه متعلق کائن کے خبر المعنیان فاعل یتشابه کا جملہ ہو کر مبتدأ جملہ اسمیہ ہو کر خبر غیر الظاہر کی جملہ شرطیہ:۔ کقول جریر متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ یمنع فعل ک مفعول بہ من ارب متعلق یمنع کے لحاھم فاعل جملہ فعلیہ:۔ سواء مبتدأ ذوالعمامہ خبر جملہ اسمیہ:۔ فی کفه متعلق ثبت کے (ہ) مرجع من منھم متعلق ثبت کے قناۃ فاعل جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مبتدأ متضمن شرط:۔ فی کفه اور منھم متعلق کائن کے خبر خضاب مبتدأ جملہ اسمیہ صلہ: موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر جملہ شرطیہ۔

عبارت:......وَمِنْهُ اَنْ یُّنْقَلَ الْمَعْنٰی اِلٰی مَحَلٍّ اٰخَرَ کَقَوْلِ الْبُحْتَرِیِّ:. سُلِبُوْا وَاَشْرَقَتِ الدِّمَاءُ عَلَیْھِمْ x مُحْمَرَّةً فَکَاَنَّھُمْ لَمْ یُسْلَبُوْا :. وَقَوْلِ اَبِی الطَّیِّبِ :. یَبِسَ النَّجِیْعُ عَلَیْهِ وَھُوَ مُجَرَّدٌ x عَنْ غِمْدِهٖ فَکَاَنَّمَا ھُوَ مُغْمَدٌ :.

ترجمہ:......غیر ظاہر کی ایک قسم یہ ہے یہ کہ معنیٰ منتقل کر دیا جائے دوسری جگہ میں جیسے بحتری کا کہنا ہے x اتار دیئے گئے ان کے کپڑے اور سرخ خون ان پر چمک رہا تھا گویا کہ ان کے کپڑے اتارے ہی نہیں گئے:۔ اور جیسے ابوطیب کا کہنا ہے:۔ سوکھ گیا خون تلوار پر اور وہ تلوار الگ تھی اپنی میان سے گویا کہ وہ تلوار میان ہی میں ہے:۔

تشریح:......غیر ظاہر چوری کی دوسری قسم یہ ہے کہ معنیٰ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف منتقل کر دیا جائے جیسے پہلے شعر میں مقتولین کے لیے خون کو لباس قرار دیا گیا ہے اور دوسرے شعر میں اس معنیٰ کو منتقل کر دیا گیا ہے تلوار کے لیئے کہ اس خون کو تلوار کی میان قرار دے دیا گیا ہے گویا کہ بعینہ خونی لباس کو خونی میان قرار دیا گیا ہے جیسے کہ ننگے جسموں کا خون لباس ہے اسی طرح ننگی تلواروں کی خونی میان ہے یہ معنیٰ کا انتقال ہے۔

ترکیب:......منه متعلق کائن کے خبر المعنی نائب فاعل الی محل اخر متعلق ینقل کے جملہ فعلیہ ہو کر مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ کقول البحتری متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ الدماء فاعل ذوالحال محمرۃ حال علیھم متعلق اشرقت کے جملہ حال سلبوا کے نائب فاعل سے جملہ فعلیہ ھو مغمد جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهُ اَنْ یَّکُوْنَ مَعْنَی الثَّانِیْ اَشْمَلَ کَقَوْلِ جَرِیْرٍ:. اِذَا غَضِبَتْ عَلَیْکَ بَنُوْ تَمِیْمٍ x وَجَدْتَّ النَّاسَ کُلَّھُمْ غِضَابًا x وَقَوْلِ اَبِیْ نَوَاسٍ :. وَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ بِمُسْتَنْکَرٍ x اَنْ یَّجْمَعَ الْعَالَمَ فِیْ وَاحِدٍ :.

ترجمہ:......اور اس غیر ظاہر چوری کی ایک قسم یہ ہے یہ کہ دوسرا معنیٰ زیادہ مکمل ہو جیسے جریر کا کہنا ہے:۔ جب بنو تمیم ناراض ہو جائیں تجھ پر تو تو پائے گا تمام لوگوں کو ناراض اور جیسے ابونواس نے کہا ہے:۔ اور نہیں ہے اللہ سے بعید یہ کہ جمع کردے عالم کو ایک شخص میں۔

تشریح:......غیر ظاہر چوری کی تیسری قسم یہ ہے کہ دوسرا معنیٰ زیادہ مکمل ہو جیسے جریر کے کہنے میں:۔ بنو تمیم کو تمام لوگوں کے قائم مقام کر دیا ہے لیکن تمام لوگ جہان کا جزء ہیں اور بنو تمیم بھی عالم کا جزء ہیں اور یہ پہلا معنیٰ ہے اور دوسرا معنیٰ جیسے ابونواس کا کہنا ہے:۔ یہ کہ اللہ پر مشکل نہیں کہ جمع کر دے عالم کو ایک آدمی میں اس شعر میں ہارون رشید ممدوح کو تمام عالم کے قائم مقام کر دیا ہے جس میں انسان حیوان جن فرشتے سب شامل ہیں اس وجہ سے دوسرا معنیٰ اکمل ہے۔

ترکیب:...... منه متعلق کائن کے خبر معنی الثانی اسم اشمل خبر یکون کی جملہ ہو کر مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ کقول جریر متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ غضبت فعل علیک متعلق بنوتمیم فاعل جملہ شرط:۔ وجدت فعل بفاعل الناس مؤکد کلھم تاکید ملکر مفعول بہ ذوالحال غصابا حال جملہ جزاء:۔ لیس فعل من اللہ متعلق لیس کے بمستنکر خبر لیس کی ان یجمع العالم فی واحد جملہ ہو کر اسم لیس کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَمِنْهُ الْقَلْبُ وَهُوَ اَنْ يَّكُوْنَ مَعْنَى الثَّانِيْ نَقِيْضَ مَعْنَى الْاَوَّلِ كَقَوْلِ اَبِي الشَّيْصِ :. اَجِدُ الْمَلَامَةَ فِيْ هَوَاكِ لَذِيْذَةً x حُبًّا لِذِكْرِكِ فَلْيَلُمْنِي اللُّوَّمُ x وَقَوْلِ اَبِي الطَّيِّبِ :. اَاُحِبُّهٗ وَاُحِبُّ فِيْهِ مَلَامَةً x اِنَّ الْمَلَامَةَ فِيْهِ مِنْ اَعْدَائِهٖ x

ترجمہ:......اور اس غیر ظاہر چوری میں سے قلب ہے یہ کہ دوسرا معنیٰ نقیض ہو پہلے معنیٰ کی جیسے ابو الشیص کا کہنا ہے۔ محبت کی وجہ سے تیری محبت میں میں ملامت کو لذیذ پاتا ہوں تیرے ذکر کی وجہ سے پس چاہیے یہ کہ ملامت کرنے والے ملامت کریں مجھ کو اور جیسے ابو الطیب کا کہنا ہے:۔ کیا میں اس سے محبت کروں اور اس کے بارے میں ملامت کو پسند کروں بیشک اس کے بارے میں ملامت اس کے دشمنوں کی ہے۔

تشریح:......غیر ظاہر چوری کی یہ چوتھی قسم ہے اور دوسرا معنیٰ نقیض ہے پہلے معنیٰ کی معنیٰ یہ ہے کہ تیری محبت کی وجہ سے مجھے تیرا ذکر بہت پسند ہے:......اور تیرا ذکر تیرے مخالف کرتے ہیں مجھ کو ملامت کے طور پر اور ہر ملامت تیرے ذکر پر مشتمل ہوتی ہے اس وجہ سے ملامت کرنے والے مجھ کو ملامت کریں دل کھول کر تاکہ میری لذت میں مزہ آتا رہے دوسرے شعر کا معنیٰ ہے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں اس سے محبت کروں اور اس کے بارے میں ملامت کو بھی پسند کروں جبکہ ملامت اس کے دشمنوں کی ہے اور دوست اور دشمن ایک دوسرے کی نقیض ہے اس لیئے دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتے اس شعر میں ملامت پہلے شعر کی ملامت کی نقیض ہے پہلے شعر میں ملامت محبوب ہے اور دوسرے شعر میں ملامت مبغوض ہے۔

ترکیب:......منه القلب جملہ اسمیہ:۔ معنی الثانی اسم نقیض معنی الاول خبر یکون کی جملہ فعلیہ ہو کر خبر ھو مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ اجد فعل انا فاعل الملامة مفعول بہ فی ھواک متعلق اجد کے لذیذة مفعول بہ حبا مفعول لہ لذکرک متعلق اجد کے جملہ فعلیہ:۔ لیلم فعل نی مفعول بہ اللوم فاعل جملہ فعلیہ ااحبه جملہ فعلیہ احب فیہ ملامة جملہ فعلیہ الملامة اسم فیہ اور من اعدائه متعلق کائنة کے خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهُ اَنْ يُّؤْخَذَ بَعْضُ الْمَعْنٰى وَيُضَافَ عَلَيْهِ مَا يُحْسِنُهٗ كَقَوْلِ الْاَفْوَهِ :. وَتَرَى الطَّيْرَ عَلٰى اٰثَارِنَا x رَاْىَ عَيْنٍ ثِقَةً اَنْ سَتُمَارَ xوَقَوْلِ اَبِيْ تَمَّامٍ :. وَقَدْ ظُلِّلَتْ عِقْبَانُ اَعْلَامِهٖ ضُحًى x بِعِقْبَانِ طَيْرٍ فِي الدِّمَاءِ نَوَاهِلَ x اَقَامَتْ مَعَ الرَّاْيَاتِ حَتّٰى كَاَنَّهَا x مِنَ الْجَيْشِ اِلَّا اَنَّهَا لَمْ تُقَاتِلْ x

ترجمہ:......اور اس غیر ظاہر چوری میں سے یہ ہے یہ کہ لیا جائے بعض معنیٰ اور اس معنیٰ پر اضافہ کر دیا جائے اس کلام کا جو کلام اس معنیٰ کو حسین بنا دے جیسے افواہ کا کہنا ہے:۔ اور دیکھے گا تو پرندوں کو ہمارے جھنڈوں پر آنکھ کا دیکھنا یقینی حالت میں کہ عنقریب ان پرندوں کو کھانے کے لیئے

گوشت دیا جائے گا اور جیسے ابو تمام کا کہنا ہے چاشت کے وقت ممدوح کے کالے جھنڈوں کا سایہ کر دیا گیا ہے عقاب پرندوں کے ساتھ جو کہ خون میں سراب ہونے والے ہیں وہ عقاب پرندے جھنڈوں کے ساتھ قائم ہیں گویا کہ وہ لشکر میں ہیں مگر وہ مار کٹائی نہیں کرتے۔

تشریح:......غیر ظاہر چوری کی یہ پانچویں قسم ہے یہ کہ بعض معنیٰ کو چوری کیا جائے پھر اس معنی پر وہ کلام ملایا جائے جو کلام اس معنیٰ کو خوبصورت کر دے اگر بعض معنیٰ لیئے گئے اور کلام نہ ملایا گیا تو چوری ظاہر ہوگی اور بعض معنیٰ کے ساتھ کلام تو ملایا گیا لیکن کلام موجب تحسین نہیں ہے تب بھی چوری ظاہر ہوگی اور اگر بعض معنیٰ لیا گیا اور کلام ملا دیا گیا موجب تحسین تو یہ چوری غیر ظاہر ہوگی اور پانچویں قسم ہوگی:۔

ترکیب:......منہ متعلق کائن کے خبر بعض المعنیٰ نائب فاعل جملہ معطوف علیہ:۔ یحسن فعل ہو فاعل مرجع ما(ہ) مفعول بہ مرجع بعض المعنیٰ موصول صلہ ملکر نائب فاعل علیہ متعلق یضاف کے مرجع بعض المعنیٰ جملہ معطوف مل کر مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ تریٰ فعل الطیر مفعول بہ ذوالحال علی اثارنا متعلق تریٰ کے رای عین مفعول مطلق تمار جملہ مفعول بہ ثقۃ کائنۃ حال جملہ فعلیہ :۔ ظللت فعل عقبان اعلامہ نائب فاعل ضحیٰ مفعول فیہ بعقبان طیر متعلق ظللت کے فی الدماء متعلق نواھل کے صفت عقبان طیر کی جملہ فعلیہ اقامت فعل ھی فاعل مرجع عقبان طیر مع الرایات ظرف اقامت کی ھا اسم من الجیس متعلق کائنۃ کے خبر جملہ مستثنیٰ منہ ھا اسم لم تقاتل جملہ ہو کر خبر جملہ مستثنیٰ مل کر غایت قامت کی جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......فَاِنَّ اَبَاتَمَامٍ لَمْ يُلِمَّ بِشَيْئٍ مِّنْ مَّعْنٰى قَوْلِ الْاَفْوَهِ رَاْیَ عَيْنٍ وَلَا ثِقَةً اَنْ سَتُمَارَ لٰكِنْ زَادَ عَلَيْهِ بِقَوْلِهٖ اِلَّا اَنَّهَالَمْ تُقَاتِلُ وَبِقَوْلِهٖ فِي الدِّمَاءِ نَوَاهِلَ وَبِاِقَامَتِهَا مَعَ الرَّايَاتِ حَتّٰى كَاَنَّهَا مِنَ الْجَيْشِ وَبِهَايَتِمُّ حُسْنُ الْاَوَّلِ

ترجمہ:......پس بیشک ابو تمام نے نہیں ملایا افواہ کے رای عین اور نہ ثقۃ ان ستمار کے کہنے کے معنیٰ میں سے کسی چیز کو لیکن ابو تمام نے افواہ کے شعر پر زیادہ کر دیا اپنا کہنا الا انھالم تقاتل اور اپنا کہنا فی الدماء نواھل کو اور جھنڈوں کے ساتھ ان پرندوں کے ٹھہرنے کو گویا کہ وہ پرندے لشکر میں ہیں اور اقامتھا مع الرأیات حتیٰ کانھا من الجیش سے پورا ہوگیا الا انھالم تقاتل کا حسن۔

تشریح:......افوہ کے کہنے میں تین چیزیں ہیں ایک تری الطیر علی اثارنا یہ بات پرندوں کے لشکر کے ساتھ ہونے پر دلالت کرتی ہے اور دوسری بات رای عین ہے یہ بات دلالت کرتی ہے کہ پرندے لشکر سے قریب ہیں کہ ان کو آنکھ سے دیکھا جاسکتا ہے اس سے ان کی بہادری معلوم ہوتی ہے اور تیسری بات ثقۃ ان ستمار ہے یہ دلالت کرتی ہے کہ پرندوں کو قوی امید ہے کہ ان کو عنقریب کھانے کو گوشت ملے گا اور دشمن قتل کر دے جائیں گے جو کہ دستور چلا آ رہا ہے ابو تمام نے رای عین اور ثقۃ ان شمار میں سے کسی کو نہیں ملایا اور اس پر زیادہ کر دیا الا انھالم تقاتل کو اور فی الدماء نواھل کو اور باقامتھا مع الرایات حتی کانھا من الجیش کو اور باقامتھا مع الرویات حتی کانھا من الجیش سے الا انھالم تقاتل کا حسن پورا ہوگیا کہ جھنڈوں کے ساتھ ساتھ ہوتے ہوئے قتل و قتال نہیں کرتے۔

ترکیب:......ابا تمام اسم لم یلم فعل ہو فاعل مرجع ابو تمام بشیء متعلق لم یلم کے معنی قول الافوہ متعلق کائن کے صفت شیء کی رای عین اور ولا ثقۃ ان ستمار مقولہ قول کا لم یلم جملہ ہو کر خبر ان کی جملہ اسمیہ:۔ زاد فعل ہو فاعل مرجع ابو تمام علیہ متعلق زاد کے مرجع مقولہ افوہ بقولہ متعلق زاد کے الا انھالم تقاتل مقولہ بقولہ متعلق زاد کے فی الدماء نواھل مقولہ باقامتھا مع الرایات حتی کانھا من الجیش متعلق زاد کے جملہ فعلیہ بھا متعلق یتم کے مرجع باقامتھا والا پورا جملہ حسن الاول فاعل جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَهٰذِهِ الْاَنْوَاعُ وَنَحْوُهَا مَقْبُوْلَةٌ بَلْ مِنْهَا مَا يُخْرِجُهُ حُسْنُ التَّصَرُّفِ مِنْ قَبِيْلِ الْاِتِّبَاعِ اِلٰى حَيِّزِ الْاِبْتِدَاعِ وَكُلُّ مَاكَانَ اَشَدَّ خِفَاءً كَانَ اَقْرَبَ اِلَى الْقُبُوْلِ هٰذَا كُلُّهٗ اِذَا عُلِمَ اَنَّ الثَّانِيَ اُخِذَ مِنَ الْاَوَّلِ:۔

ترجمہ:......اور یہ قسمیں اور ان جیسی قسمیں مقبول ہیں بلکہ ان میں سے وہ قسمیں ہیں جن کو نکالتا ہے تصرف کا حسن اتباع کی قبیل سے ابتداء کی جگہ میں اور جو کلام جتنا زیادہ پوشیدہ ہوگا چوری سے اتنا ہی زیادہ وہ کلام مقبول ہوگا یہ تمام جب ہے جب معلوم ہو جائے کہ دوسرا کلام لیا گیا ہے پہلے والے کلام سے۔

تشریح:......یہ مذکورہ قسمیں سب مقبول ہیں اور ان جیسی قسمیں بھی مقبول ہوتی ہیں کیونکہ ان میں موجب حسن پایا جاتا ہے بلکہ ان میں سے وہ قسمیں بھی ہیں جو کہ حسن تصرف کی وجہ سے وہ قسم تابع نہیں رہتی بلکہ نئی بات معلوم ہوتی ہے اور کسی کی چوری محسوس نہیں ہوتی جو کلام جتنا چوری سے پوشیدہ ہوگا اتنا ہی وہ کلام مقبول ہوگا چوری ظاہر اور چوری غیر ظاہر کی قسموں کی بحث جب ہے جب یہ بات معلوم ہو جائے کہ کلام ثانی کلام اول سے لیا گیا ہے۔

ترکیب:......ھذہ الانواع اور نحوھا مبتدأ مقبولۃ خبر جملہ اسمیہ:۔ منھا متعلق کائن کے خبر(ہ) مفعول بہ مرجع ماحسن الصرف فاعل من قبیل الاتباع اور الی حیز الابتداع متعلق یخرج کے موصول صلہ مل کر مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ کان فعل ھو اسم مرجع ما اشد ممیز خفاء تمیز ملکر خبر موصول صلہ مل کر مضاف الیہ کل کا کل مبتدأ کان فعل ھو اسم مرجع ما القبول متعلق اقرب کے خبر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ ھذا مؤکد کلہ تاکید مل کر مبتدأ اخذ فعل ھو نائب فاعل مرجع الثانی من الاول متعلق اخذ کے جملہ فعلیہ خبر ان کی الثانی اسم ان کا جملہ نائب فاعل علم کا جملہ فعلیہ ہو کر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاِلاَّ فَلاَ لِجَوَازِ اَنْ يَّكُوْنَ الْاِتِّفَاقُ مِنْ قَبِيْلِ تَوَارُدِ الْخَوَاطِرِ اَىْ مَجِيْئُهٗ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِتِّفَاقِ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ اِلَى الْاَخْذِ.

ترجمہ:......اور جب معلوم نہ ہو کہ دوسرا کلام لیا گیا ہے پہلے والے کلام میں سے تب چوری کی کسی قسم کا حکم نہیں کیا جائے گا اس بات کے جائز ہونے کی وجہ سے کہ دو کلام کا متفق ہونا کلام میں خیالات کے آنے کے طریقہ پر ہے یعنی اس خیال کا آنا دو شاعروں کو اتفاق کے طور پر ہے دوسرے کے کلام کو لینے کے ارادہ کے بغیر:۔

تشریح:......اب تک چوری ظاہر اور چوری غیر ظاہر کی قسمیں جو بیان ہوئی ہیں ان میں چوری کی یہ بحث اس وقت ہے جب معلوم ہو جائے کہ بعد والے شاعر نے پہلے والے شاعر کے کلام سے لفظ یا معنی چوری کے لیئے ہیں اگر یہ بات معلوم نہ ہو کہ بعد والے شاعر نے پہلے والے شاعر کے لفظ یا معنی چوری کیئے ہیں اور بعد والے شاعر کا کلام پہلے والے شاعر کے کلام سے مل جائے باعتبار لفظ کے یا باعتبار معنی کے تو اس کو چوری نہیں کہیں گے اور یہ کلام خیالات کے آنے کے طریقہ پر ہوگا۔

ترکیب:......والا (وان لم یعلم ان الثانی اخذ من الاول) فلا (یحکم بشی من ذالک) یکون فعل الاتفاق اسم من قبیل توارد الخواطر متعلق کائنا کے خبر جملہ مُفَسَّرْ الی الاخذ متعلق قصد کے من غیر متعلق کائن کے علی سبیل الاتفاق متعلق کائن کے خبر مجیئہ مبتدأ جملہ اسمیہ مُفَسِّرْ مل کر مضاف الیہ جواز کا جواز متعلق یحکم کے من ذالک متعلق کائن کے صفت بشی کی بشی نائب فاعل یحکم کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......فَاِذَا لَمْ يُعْلَمْ قِيْلَ قَالَ فُلاَنٌ كَذَا قَدْ سَبَقَهٗ اِلَيْهِ فُلاَنٌ فَقَالَ كَذَا وَمِمَّا يَتَّصِلُ بِهٰذَا الْقَوْلُ فِى الْاِقْتِبَاسِ وَالتَّضْمِيْنِ وَالْعَقْدِ وَالْحَلِّ وَالتَّلْمِيْحِ :.

ترجمہ:......پس جب معلوم نہ ہو تب کہا جائے گا فلان نے ایسا کہا اور تحقیق سبقت کر گیا اس سے اس کلام کی طرف فلاں پس کہاں اس نے اس طرح:۔ اس کلام شعریہ کی چوری کے ساتھ جو کلام ملتا ہے اس کلام میں سے وہ کلام بھی ہے جو کلام کہا جاتا ہے اقتباس میں تضمین میں عقد میں حل میں تلمیح میں۔

تشریح:......اگر یہ بات معلوم نہ ہو کہ دوسرا کلام پہلے والے کلام سے لیا گیا ہے اور دو شاعروں کے شعر ایک دوسرے کے موافق ہوں تو اس صورت میں یہ کہا جائے گا کہ فلاں نے فلاں سے پہلے یہ بات کہی ہے پھر فلاں نے بھی یہ بات کہی اس

صورت میں چوری کا الزام نہیں دے سکتے سرقات شعریہ میں وہ کلام بھی ہے جو اقتباس تضمین عقد حل اور تلمیح میں کہا جاتا ہے۔

ترکیب:......لم یعلم فعل ان الثانی اخذ من الاول نائب فاعل جملہ فعلیہ:۔ قال فعل فلان فاعل کذا متعلق قال کے جملہ فعلیہ سبق فعل (ہ) مفعول بہ الیہ متعلق سبق کے فلان فاعل جملہ فعلیہ:۔ قال فعل ھو فاعل کذا متعلق جملہ فعلیہ تینوں جملے مقولہ قیل کے جملہ فعلیہ:۔ بھذا متعلق یتصل کے ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر پانچوں متعلق القول کے ہو کر مبتدا جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......اَمَّا الْاِقْتِبَاسُ فَهُوَ اَنْ يُّضَمَّنَ الْكَلَامُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَالْحَدِيْثِ لَاعَلٰى اَنَّهٗ مِنْهُ كَقَوْلِ الْحَرِيْرِيِّ :. فَلَمْ يَكُنْ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ حَتّٰى اَنْشَدَ وَاَغْرَبَ وَقَوْلِ الْاٰخَرِ :. اِنْ كُنْتَ اَزْمَعْتَ عَلٰى هِجْرِنَا x مِنْ غَيْرِ مَاجُرْمٍ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ x وَاِنْ تَبَدَّلْتَ بِنَا غَيْرَنَا x فَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ x

ترجمہ:......لیکن اقتباس یہ ہے کہ ملایا جائے قرآن اور حدیث میں سے کچھ کلام یہ ظاہر نہ ہو کہ یہ کلام قرآن حدیث کا ہے۔ جیسے حریری کا کہنا ہے:۔نہیں تھا وہ وقت مگر پلک جھپکنے کے مانند یا اس سے بھی کم یہاں تک کہ اس نے شعر کہا اور عجیب کہا اور جیسے دوسرے کا کہنا ہے اگر تو نے ارادہ کرلیا ہے ہم کو چھوڑنے کا بغیر جرم کے پس صبر اچھا ہے اور اگر بدلیا ہے تو نے ہمارے علاوہ کسی اور کو پس کافی ہے اللہ ہم کو اور اچھا ہے کارساز:۔

تشریح:......اگر نظم میں یا نثر میں تم کہو قال اللہ تعالیٰ یا قال النبی تو اس صورت میں اقتباس نہیں ہوگا اگر ایسا کہو کہ معلوم نہ ہو کہ قرآن ہے بلکہ یہ معلوم ہو کہ یہ کلام اسی کا ہے اور ہو وہ کلام قرآن کا حصہ اس صورت میں یہ اقتباس ہوگا نثر کی مثال حریری کا کہنا ہے کلمح البصر او ھو اقرب اگر قرآن کسی کو نہ آتا ہو تو اس کو معلوم نہیں ہوگا کہ یہ آیت ۷۷ سورہ نحل کی ہے اس صورت میں اس کو اقتباس کہتے ہیں نظم کی مثال فصبر جمیل ہے آیت ۱۸ سورہ یوسف اور حسبنا اللہ ونعم الوکیل ہے آیت ۱۷۳ ال عمران یہ بھی قرآن جاننے والا ہی جان سکتا ہے دوسرے کو معلوم نہیں ہوسکتا اس لیئے یہ اقتباس ہے اور یہ سرقۃ شعریہ کے ساتھ ملتا ہے کیونکہ جس وقت حریری نے اور دوسرے نے یہ کلام کہا ہے اس وقت ان ذہن میں قرآن تھا اس لیئے یہ چوری ہے اور قرآن کے ساتھ ملنے کی وجہ سے اقتباس ہے۔

ترکیب:......من القرآن والحدیث متعلق کائنا کے صفت شیأ کی شیأ مفعول ثانی الکلام نائب فاعل یضمن کا جملہ فعلیہ ہو کر خبر مبتدأ کی جملہ ہو کر خبر الاقتباس کی جمہ اسمیہ:۔ (ہ) اسم مرجع کلام منہ متعلق کائن کے خبر مرجع قرآن حدیث جملہ اسمیہ متعلق یضمن الکلام کے جملہ فعلیہ:۔ یکن فعل ھو اسم مرجع الساعۃ کا لشئ مستثنیٰ منہ کلمح مستثنیٰ ملکر متعلق کائنا کے خبر جملہ فعلیہ:۔ انشد اور اقرب جملے ہو کر غایت اقرب کی ہو کر خبر ھو کی جملہ اسمیہ:۔ کنت فعل باسم جرم مضاف الیہ غیر کا مازائدہ غیر متعلق ھجر کے ھجر متعلق ازمعت کے ہو کر خبر کنت کی جملہ فعلیہ تبدلت فعل بفاعل بنا متعلق تبدلت کے غیر نا مفعول بہ جملہ شرط:۔ حسبنا اللہ جملہ اسمیہ نعم الوکیل جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَقَوْلِ الْحَرِيْرِيِّ :. قُلْنَا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ وَقَبُحَ اللُّكَعُ وَمَنْ يَّرْجُوْهُ وَقَوْلِ ابْنِ عَبَادٍ :. قَالَ لِيْ اِنَّ رَقِيْبِيْ سَيِّئُ الْخُلُقِ فَدَارِهٖ قُلْتُ دَعْنِيْ وَجْهُكَ الْجَنَّةُ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ x

ترجمہ:......اور جیسے حریری کا کہنا ہے برے ہو جائیں چہرے اور بدشکل ہو جائیں کمینے اور وہ جو امید رکھتے ہیں ان کمینوں سے اور جیسے ابن عباد کا کہنا ہے:۔ کہا اس نے مجھ کو بیشک میرا نگہبان بد اخلاق ہے پس تو اس کی خدمت اور مدارات کر میں نے کہا چھوڑ دے تو مجھ کو تیرا چہرا جنت ہے جس کو ڈھانپ دیا گیا ہے مصیبتوں سے۔

تشریح:......پہلے نثر میں قرآن ملایا گیا ہے پھر نظم میں قرآن ملایا گیا ہے پھر نثر میں حدیث ملائی گئی ہے پھر نظم میں حدیث ملائی گئی ہے جنگ خندق میں آپؐ نے ایک مٹھی سنگریزوں کی کفار پر پھینکی اور یہ الفاظ فرمائے شاھت الوجوہ حریری نے یہ الفاظ اپنے کلام میں ملالیئے ہیں یہ اقتباس حدیث کا نثر میں ہے اور حدیث ہے خفت الجنۃ بالمکارہ و خفت النار

بالشھوات ابن عباد نے اپنی نظم میں خفت بالمکارہ کو شامل کیا ہے یہ اقتباس حدیث کا نظم میں ہے۔

ترکیب:......شاھت الوجوہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ:۔ یہ جو فعل ھو فاعل مرجع من (ہ) مفعول بہ مرجع اللکع موصول صلہ ملکر معطوف اللکع کا اللکع فاعل قبح کا قبح جملہ معطوف ملکر مقولہ قلنا کا جملہ فعلیہ:۔ قال فعل لی متعلق قال کے رقیبی اسم سیئ الخلق خبر جملہ اسمیہ معطوف علیہ دار فعل انت فاعل (ہ) مفعول بہ جملہ فعلیہ معطوف مل کر خبر ان کی ہو کر جملہ اسمیہ مقولہ قال کا جملہ فعلیہ:۔ دع فعل انت فاعل نی مفعول بہ جملہ فعلیہ خفت فعل ھی نائب فاعل بالمکارہ متعلق خفت کے جملہ فعلیہ ہو کر صفت الجنۃ کی ہو کر خبر جملہ اسمیہ مقولہ قلت کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَھُوَ ضَرْبَانِ مَالَمْ یَنْقُلْ فِیْہِ الْمُقْتَبِسُ عَنْ مَعْنَاہُ الْاَصْلِیِّ کَمَا تَقَدَّمَ وَخِلَافُہٗ کَقَوْلِہٖ :. لَئِنْ اَخْطَأْتُ فِیْ مَدْحِکَ مَا اَخْطَأْتَ فِیْ مَنْعِیْ x لَقَدْ اَنْزَلْتُ حَاجَاتِیْ x بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ x

ترجمہ:......اور اقتباس کی دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہے جس اقتباس کی قسم میں اقتباس کرنے والا اصل معنی کو نہ بدلے جیسا کہ گذرا اور دوسری قسم وہ ہے جس اقتباس کی قسم میں اقتباس کرنے والا اس کلام کے اصل معنی کو بدل دے جیسے اس کا کہنا ہے تحقیق غلطی کی میں نے تیری تعریف کرنے میں تو نے غلطی نہیں کی مجھے محروم کرنے میں تحقیق پیش کر دی میں نے اپنی حاجت بخیل پر:۔

تشریح:......اقتباس کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ ہے کہ جس کلام سے اقتباس کیا جائے اس کلام میں جو معنیٰ تھے اقتباس کئے ہوئے کلام میں بھی وہ ہی معنیٰ رہیں جیسے کلمح البصر اوھو اقرب قران میں معنیٰ ہے پلک جھپکنے کے مانند یا اس سے بھی کم اور حریری کے کلام میں بھی یہ ہی معنیٰ ہے اسی طرح فصبر جمیل اور فحسبنا اللہ ونعم الوکیل ہیں کہ جو معنیٰ قران میں ہے اقتباس کرنے کے بعد بھی دوسرے کلام میں بھی وہی معنیٰ ہے اسی طرح حدیث شاھت الوجوہ اور خفت بالمکارہ کہ ان کا جو معنیٰ حدیث میں ہے وہی معنیٰ حریری اور ابن عباد کے کلام میں ہے اور دوسری قسم یہ ہے کہ الفاظ کے اصل معنیٰ کو بدل دیا جائے جیسے قران میں بواد غیر ذی زرع بیابان جگہ کے معنیٰ میں ہے اور شاعر کے کلام میں بخیل کے معنیٰ میں ہے اس مثال میں لفظ کا اقتباس ہے اور پہلے میں معنیٰ اور لفظ دونوں کا اقتباس ہے۔

ترکیب:......وھو ضربان جملہ اسمیہ:۔ ینقل فعل فیہ متعلق ینقل کے المقتبس فاعل معناہ موصوف الاصلی صفت مل کر متعلق ینقل کے موصول صلہ مل کر خبر احدھما کی جملہ اسمیہ:۔ کما تقدم موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ خلافہ خبر ثانیھما کی جملہ اسمیہ:۔ اخطأت فعل بفاعل فی مدحک متعلق اخطأت کے جملہ فعلیہ:۔ انزلت فعل بفاعل حاجاتی مفعول بہ بواد موصوف غیر ذی زرع صفت مل کر متعلق انزلت کے جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... لَابَأْسَ بِتَغْیِیْرٍ یَسِیْرٍ لِلْوَزْنِ اَوْ غَیْرِہٖ کَقَوْلِہٖ :. قَدْ کَانَ مَاخِفْتُ اَنْ یَّکُوْنَ x اِنَّا اِلَی اللّٰہِ رَاجِعُوْنَا

ترجمہ:......اور اقتباس میں تھوڑی سی تبدیلی کا کوئی حرج نہیں ہے وزن میں ہو یا قافیہ میں جیسے اس کا کہنا ہے:۔ تحقیق ہوگیا وہ جس کا مجھے ڈر تھا یہ کہ ہو جائے گا بیشک اللہ ہی کی طرف ہم نے لوٹنا ہے۔

تشریح:......قران میں انا للہ وانا الیہ راجعون ہے ضرورت شعری کی وجہ سے شاعر نے انا الی اللہ راجعونا میں انا للہ کو حذف کر دیا ہے اور الیہ میں ضمیر کی بجائے اسم ظاہر کو رکھ دیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون کا انا الی اللہ راجعونا ہوگیا اقتباس میں یہ تبدیلی ہو یا قافیہ وغیرہ کی ہو اس تبدیلی سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ اقتباس ختم ہوتا ہے۔

ترکیب:......بأس اسم للوزن او غیرہ متعلق تغییر کے موصوف یسیر صفت ملکر متعلق کائن کے خبر لانفی جنس کی جملہ اسمیہ:۔ کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ خفت فعل بفاعل (ہ) مفعول بہ محذوف ہے مرجع ما یکون فعل ھو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ بدل (ہ) محذوف سے خفت جملہ صلہ موصول مل کر فاعل کان کا جملہ فعلیہ نا اسم الی اللہ متعلق راجعون کے خبر ان کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......اَمَّا التَّضْمِیْنُ فَھُوَ اَنْ یُّضَمَّنَ الشِّعْرُ شَیْئًا مِنْ شِعْرِ الْغَیْرِ مَعَ التَّنْبِیْہِ عَلَیْہِ اِنْ لَمْ یَکُنْ مَشْھُوْرًا عِنْدَ

الْبُلَغَاءِ كَقَوْلِهِ :. عَلَيَّ اَنِّيْ سَاُنْشِدُ عِنْدَ بَيْعِيْ x اَضَاعُوْنِيْ وَاَيَّ فَتًى اَضَاعُوْا x

ترجمہ:......لیکن تضمین یہ ہے یہ کہ ملا دیا جائے شعر کو دوسرے کے کچھ شعر کے ساتھ دوسرے کے شعر پر تنبیہ کے ساتھ اگر وہ شعر بلغاء کے نزدیک مشہور نہ ہو جیسے اس کا کہنا ہے مجھ پر ہے یہ بات کہ میں شعر کہوں اپنی بیع کے وقت x ضائع کر دیا انہوں نے مجھ کو اور کیسا جوان انہوں نے ضائع کیا ہے۔

تشریح:...... تضمین یہ ہے کہ کسی دوسرے کے اشعار کو یا شعر کو یا مصرعہ کو اپنے شعر میں ملالے جس شعر کو ملایا ہے اگر وہ شعر مشہور نہ ہو تو یہ بتا دے کہ یہ شعر دوسرے کا ہے اگر مشہور ہو تو بتانے کی ضرورت نہیں جیسے علی انی سانشد عند بیعی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ مصرعہ ثانی کسی دوسرے کا ہے اضاعونی وای فتی اضاعوا کے بارے میں بعض کا کہنا ہے کہ یہ مصرعہ عربی کا ہے اور بعض کا کہنا ہے کہ یہ مصرعہ امیہ بن ابی الصلت کا ہے۔

ترکیب:......الشعر نائب فاعل من شعر الغیر متعلق کائنا کے صفت شیٔ کی شیٔ مفعول ثانی علیہ متعلق التنبیہ کے مع ظرف یضمن کی جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہو مبتداً کی جملہ اسمیہ دال بر جزاء یکن فعل ھو اسم مرجع شعر عند البلغاء ظرف مشھورا کی ہو کر خبر جملہ فعلیہ شرط:۔ دال بر جزاء اپنی شرط سے مل کر خبر التضمین کی جملہ شرطیہ:۔علیّ متعلق کائن کے خبر (ی) اسم عند بیعی ظرف سانشد کی جملہ فعلیہ خبر ان کی جملہ اسمیہ ہو کر مبتداً جملہ اسمیہ:۔ اضاعونی جملہ فعلیہ:۔ای فتی اضاعوا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاَحْسَنُهُ مَازَادَ عَلَى الْاَصْلِ بِنُكْتَةٍ كَالتَّوْرِيَةِ وَالتَّشْبِيْهِ فِيْ قَوْلِهِ :. اِذَا الْوَهْمُ اَبْدٰى لِيْ لَمَاهَاوَثَغْرَهَا x تَذَكَّرْتُ مَابَيْنَ الْعُذَيْبِ وَبَارِقٍ x وَيُذْكِرُنِيْ مِنْ قَدِّهَا وَمَدَامِعِيْ x مَجَرَّ عَوَالِيْنَا وَمَجْرَى السَّوَابِقِ x

ترجمہ:......اور بہترین تضمین وہ ہے جو زیادہ ہو اصل پر کسی نکتہ کی وجہ سے جیسے توریہ اور جیسے تشبیہ اس کے کہنے میں:۔ جب وھم نے میرے لیئے ظاہر کیئے اس کے ہونٹ اس کے دانت x تب میں نے یاد کیا اس مزہ کو جو مزہ میٹھے تھوک اور دانتوں کے درمیان تھا x اور یاد دلایا مجھ کو وہم نے اس کا قد اور میرے آنسو x تب یاد کیا میں نے اپنے نیزوں کے کھینچنے کو اور گھوڑوں کے دوڑنے کو۔

تشریح:...... تذکرت مابین العذیب وبارق × مجرعوا لینا ومجری السوابق یہ شعر ابو طیب متنبی کے قصیدہ کا مطلع ہے یعنی پہلا شعر ہے جس کا معنی ہے مجھے یاد ہے ان کا اترنا مقام عذیب اور مقام بارق میں اور مجھے یاد ہے نیزو کا کھینچنا اور گھوڑوں کا دوڑنا شاعر ثانی نے مصرعہ اولیٰ تذکرت مابین العذیب وبارق کو شرط کی جزاء بنا دیا اور مصرعہ ثانی مجرعوا لینا ومجری السوابق کو شرط کی جزاء بنا دیا اور عذیب اور بارق کے بعید معنی مراد لے کر توریہ کر دیا اور معشوقہ کے قد کو نیزوں کے ساتھ اور اپنے آنسوؤں کو گھوڑوں کے دوڑنے کے ساتھ تشبیہ دے دی دو مصرعوں کے اضافہ کے ساتھ:......جس کی وجہ سے یہ تضمین کی بہترین قسم ہوگئی تضمین کے بعد ترجمہ وہ ہے جو ہم نے عبارت کے ترجمہ میں کیا ہے۔

ترکیب:......علی الاصل اور بنکتۃ متعلق زاد کے ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ مل کر خبر احسنہ کی جملہ اسمیہ:۔ فی قولہ متعلق توریہ اور تشبیہ کے توریہ اور تشبیہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتداً کی جملہ اسمیہ:۔ الوھم مبتداً لی متعلق ابدیٰ کے ھو فاعل مرجع الوھم لما ھا اور ثغرھا مفعول بہ ابدیٰ کے جملہ شرط بین العذیب وبارق ظرف ثبت کی ھو فاعل مرجع ما موصول صلہ مل کر مفعول بہ تذکرت کا جملہ فعلیہ جزاء۔ یذکر فعل ھو فاعل مرجع الوھم نی مفعول بہ من قدھا ومدامعی دونوں متعلق یذکر کے جملہ شرط مجرعوالینا اور مجری السوابق مفعول بہ تذکرت محذوف کا جملہ جزاء:۔

عبارت:......وَلَا يَضُرُّ التَّغْيِيْرُ الْيَسِيْرُ وَرُبَّمَا يُسَمّٰى تَضْمِيْنُ الْبَيْتِ فَمَا زَادَاِسْتِعَانَةً وَتَضْمِيْنُ الْمِصْرَاعِ فَمَا دُوْنَهٗ اِيْدَاعًا وَرَفْوًا.

ترجمہ:......اور تھوڑی سی تبدیلی نقصان نہیں دے گی اور کبھی شعر کی تضمین کا اور جو شعر سے زیادہ ہو اس کی تضمین کا نام رکھا جاتا ہے استعانۃ (مدد چاہنا) اور مصرعہ کی تضمین کا اور جو مصرعہ سے کم ہو اس کی تضمین کا نام رکھا جاتا ہے ایداعا (امانت رکھنا) اور رفوا (مرمت کرنا)

تشریح:...... تضمین میں تھوڑی سی تبدیلی نقصان دہ نہیں ہے زیادہ تبدیلی ہونے کی صورت میں چوری شمار ہوگی کلام تضمین نہ ہوگا اگر تضمین شعر میں ہو یا شعر سے زیادہ میں ہو تو اس کا نام رکھا جاتا ہے استعانة یعنی شاعر ثانی نے اپنے کلام کو درست کرنے کے لیئے مدد چاہی اور اگر تضمین مصرعه یا مصرعه سے کم کی ہے تو اس کا نام رکھا جاتا ہے ایدعا امانت رکھانا یا رفوا مرمت کرنا یعنی دوسرے کے کلام کو اپنے کلام میں بطور امانت کے رکھنا یا دوسرے کے کلام سے اپنے کلام کی مرمت کرنا۔

ترکیب:......التغیر موصوف الیسیر صفت ملکر فاعل یضر کا جملہ فعلیہ:۔ زاد فعل ھو فاعل مرجع ماموصول صلہ مل کر معطوف تضمین البیت کا تضمین البیت نائب فاعل یسمیٰ کا:۔ دونہ ظرف ثبت کی ھو فاعل مرجع ماموصول صلہ مل کر معطوف تضمین کا تضمین المصر اع نائب فاعل یسمیٰ کا استعانة اور ایداعا اور رفوا مفعول ثانی یسمیٰ کے ہو کر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاَمَّا الْعَقْدُ فَهُوَ اَنْ يُّنْظَمَ نَثْرٌ لاَ عَلٰى طَرِيْقِ الْاِقْتِبَاسِ كَقَوْلِهٖ :. مَابَالُ مَنْ اَوَّلُهٗ نُطْفَةٌ × وَجِيْفَةٌ اٰخِرُهٗ يَفْخَرُ × عَقَدَ قَوْلَ عَلِيٍّ :. مَالاِ بْنِ اٰدَمَ وَالْفَخْرَ × وَاِنَّمَا اَوَّلُهٗ نُطْفَةٌ وَاٰخِرُهٗ جِيْفَةٌ ×

ترجمہ:......لیکن عقد یہ ہے کہ نثر کو نظم کر دیا جائے جو کہ اقتباس کے طریقہ پر نہ ہو جیسے اس کا کہنا ہے:۔ کیا حال ہے اس شخص کے فخر کرنے کا جس کا اول نطفہ ہے اور جس کا آخر لاش ہے شاعر نے گرہ لگائی ہے علیؓ کے کہنے کی: فخر کے ساتھ ابن ادم کا کیا واسطہ کیونکہ اس کا اول نطفہ ہے اور اس کا آخر لاش ہے۔

تشریح:......عقد یہ ہے کہ نثر کو نظم کر دیا جائے قران اور حدیث میں نثر کو نظم کرے گا تو اس صورت میں کثیر تغیر کرنا ہوگا جو کہ چوری میں شمار ہوگا اگر تھوڑی سی ردوبدل کرے تو اشارہ کر دے کہ یہ قرآن ہے یا حدیث ہے اگر اشارہ نہ کیا تو اقتباس ہو جائے گا اگر قران حدیث کے علاوہ کسی اور کے نثر کلام کو نظم کیا تو ہر صورت میں عقد ہو جائے گا۔

ترکیب:......نثر نائب فاعل ینظم کا جملہ فعلیہ معطوف علیہ ان لاینظم نثر علی طریق الاقتباس معطوف مل کر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ ہو کر خبر العقد مبتدأ کی جملہ شرطیہ کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ اولہ مبتدأ نطفۃ خبر جملہ معطوف علیہ واو عاطفہ جیفۃ خبر اخرہ مبتدأ جملہ معطوف مل کر صلہ یفخر جملہ حال من سے:۔ موصول صلہ مل کر مضاف الیہ بال کا ہو کر خبر ما کی جملہ استفھامیہ:۔ عقد فعل قول علیؓ مفعول بہ جملہ فعلیہ لابن ادم متعلق کائن کے الفخر مفعول معہ کائن کا ہو کر خبر ما استفھامیہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاَمَّا الْحَلُّ فَهُوَ اَنْ يُّنْثَرَ نَظْمٌ كَقَوْلِ بَعْضِ الْمَغَارِبَةِ :. فَاِنَّهٗ لَمَّا قَبُحَتْ فِعْلَاتُهٗ × وَحَنْظَلَتْ نَخَلَاتُهٗ × لَمْ يَزَلْ سُوْءُ الظَّنِّ يَقْتَادُهٗ × وَيُصَدِّقُ تَوَهُّمَهُ الَّذِيْ يَعْتَادُهٗ :. حَلَّ قَوْلَ اَبِي الطَّيِّبِ :. اِذَا سَاءَ فِعْلُ الْمَرْءِ سَاءَتْ ظُنُوْنُهٗ × وَصَدَّقَ مَا يَعْتَادُهٗ مِنْ تَوَهُّمٖ:

ترجمہ:......اور لیکن حل یہ ہے یہ کہ نظم کو نثر کر دیا جائے جیسے بعض مغرب والوں کا کہنا ہے:۔ بیشک جب برے ہو گئے اس کے فعل تب کڑوے ہو گئے اس کے پھل ہمیشہ برے خیال نے اس کی قیادت کی اور تصدیق کی اس نے اس وھم کی جس وھم کا وہ عادی تھا:۔ مغرب والوں نے ابوطیب کے کہنے کو حل کیا ہے:۔ جب برا ہو جائے آدمی کا فعل تب برا ہو جاتا ہے آدمی کا گمان اور تصدیق کرتا ہے آدمی اس وھم کی جس وھم کا وہ عادی ہوتا ہے۔

تشریح:......حل عقد کے مخالف ہے یعنی نظم کو نثر کر دینے کو حل کہتے ہیں اور اس حل کے مقبول ہونے کے لیئے ضروری ہے کہ یہ نثر کلام بلاغت اور طریقہ میں نظم کلام کے مانند ہو جیسے متنبی کا شعر ہے:۔ جب برا ہو جائے آدمی کا فعل تو برا ہو جاتا ہے آدمی کا گمان اور آدمی تصدیق کرتا ہے اپنے اس وھم کی جس وھم کا وہ عادی ہوتا ہے تو اس کی نثر چار فقروں میں کی ہے جو کہ قریب قریب نظم کے مانند ہے اس عبارت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حل کے لیے نظم کو نثر کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ نظم کا بھی حل نظم میں ہو سکتا ہے۔

ترکیب:.....نظم نائب فاعل ینثو کا ہوکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہوکی جملہ اسمیہ ہوکر خبر الحل کی جملہ شرطیہ :..... کقول بعض المغاربۃ متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:..... (ہ) اسم ضمیر شان فعلاتہ نائب فاعل قبحت کا جملہ معطوف علیہ نخلاتہ فاعل حنظلت کا جملہ معطوف:..... سوء الظن اسم یقتادہ جملہ خبر یزل کا جملہ معطوف :..... یعتادہ فعل ھو فاعل مرجع المرء (ہ) مفعول بہ مرجع الذی موصول صلہ ملکر صفت توھم کی توھم مفعول بہ یصدق کا جملہ فعلیہ معطوف ملکر خبر ان کی جملہ اسمیہ:..... ساء فعل فعل المرء فاعل جملہ شرط :..... ساءت ظنونہ جملہ جزاء معطوف علیہ:..... یعتاد فعل ھو فاعل مرجع المرء (ہ) مفعول بہ مرجع ما موصول صلہ مل کر مفعول بہ صدق کا من توھم متعلق صدق کے جملہ جزاء معطوف۔

عبارت:.....وَاَمَّا التَّلْمِیْحُ فَهُوَ اَنْ یُّشَارَ اِلٰی قِصَّةٍ اَوْ شِعْرٍ مِنْ غَیْرِ ذِکْرِهٖ کَقَوْلِهٖ :. فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ ءَ اَحْلَامُ نَائِمٍ × اَلَمَّتْ بِنَا اَمْ کَانَ فِی الرَّکْبِ یُوْشَعُ × اَشَارَ اِلٰی قِصَّةِ یُوْشَعَ وَاسْتِیْقَا فِهِ الشَّمْسَ ×

ترجمہ:.....اور لیکن تلمیح یہ ہے یہ کہ اشارہ کیا جائے کسی قصہ کی طرف یا کسی شعر کی طرف بغیر ذکر کے جیسے اس کا کہنا ہے: اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کیا سونے والے کے خواب ٹوٹ پڑے ہیں ہم پر یا لشکر میں یوشع ہے شاعر نے اشارہ کیا ہے یوشع کے قصہ کی طرف اور اس یوشع کے سورج کو ٹھہرانے کی طرف:۔

تشریح:..... تلمیح کہتے ہیں کہ اپنے کلام میں کسی قصہ کی طرف یا کسی شعر کی طرف اشارہ کیا جائے اور قصہ یا شعر کا پس منظر ذکر نہ کیا جائے صرف اشارہ کیا جائے جیسے:۔ اللہ کی قسم میں نہیں جانتا سونے والے کے خواب ٹوٹ پڑے ہیں ہم پر یا لشکر میں یوشع ہے شاعر نے رات کے اندھیرے میں محبوبہ کے چہرے کو تشبیہ دی ہے سورج کے ساتھ پھر حیران ہوگیا کہ رات میں تو سورج نہیں ہوتا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یوشع بن نون ہیں جنہوں نے سورج کو روک لیا ہے شاعر نے اشارہ کیا ہے اس قصہ کی طرف جو کہ مشہور ہے کہ جمعہ کے دن یوشع جہاد کر رہے تھے اور سورج غروب کے قریب تھا غروب کے بعد ہفتہ کا دن شروع ہوجاتا اور ہفتہ کے دن لڑائی حرام تھی اس لیئے یوشع نے دعا کی کہ سورج رک جائے دعاء قبول ہوگئی اور سورج رک گیا اس واقع کی طرف لفظ یوشع سے یوشع کے قصہ کی طرف اشارہ ہے اور یہ تلمیح ہے۔

ترکیب:..... الیٰ قصۃ اور شعر نائب فاعل یشار کا من غیر ذکرہ متعلق یشار کے جملہ فعلیہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ ہوکر خبر التلمیح کی جملہ شرطیہ کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ اللہ متعلق اقسم کے انا فاعل المت فعل ھی فاعل مرجع احلام نائم بنا متعلق المت کے جملہ فعلیہ ہوکر خبر احلام نائم کی جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ فی الرکب متعلق کائنا کے خبر کان کی یوشع اسم جملہ فعلیہ معطوف مل کر مفعول بہ اوری کا ادری فعل انا فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مقسم بہ اقسم کا اقسم فعل اپنے فاعل متعلق اور مقسم بہ سے مل کر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:.....وَکَقَوْلِهٖ :. لَعَمْرٌو مِنَ الرَّمْضَاءِ وَالنَّارِ تَلْتَظِیْ × اَرَقُّ وَاَحْفٰی مِنْکَ فِیْ سَاعَةِ الْکُرْبِ × اَشَارَ اِلَی الْبَیْتِ الْمَشْهُوْرِ اَلْمُسْتَجِیْرُ بِعَمْرٍو عِنْدَ کُرْبَتِهٖ × کَالْمُسْتَجِیْرِ مِنَ الرَّمْضَاءِ بِالنَّارِ :.

ترجمہ:.....اور جیسے اس کا کہنا ہے:۔ تحقیق عمرو گرم زمین سے اور بھڑکتی ہوئی آگ سے مصیبت کے وقت تجھ سے زیادہ نرم اور زیادہ مہربان ہے:۔ شاعر نے اشارہ کیا ہے ایک مشہور شعر کی طرف :۔ اپنی مصیبت کے وقت عمرو سے پناہ مانگنے والا ایسے ہے جیسے آگ سے پناہ مانگنے والا گرم زمین سے بھاگ کر۔

تشریح:..... لعمرو من الرمضاء والنار تلتظی میں عمرو سے شاعر نے ایک مشہور شعر کی طرف اشارہ کیا ہے جس کا ذکر شاعر نے نہیں کیا قصہ یہ ہے کہ عمرو بن حارث نے کلیب کو ایسا تیر مارا کہ وہ گر گیا کلیب نے عمرو سے پانی طلب کیا تو عمرو نے اس کو ذبح کر دیا یہ واقعہ ظالم سے پناہ مانگنے والے کے لیے ضرب المثل بن گیا ایسے موقع پر المستجیر بعمرو عند کربتہ کالمستجیر من الرصفاء بالنار ضرب المثل ہے تلمیح کی پہلی مثال یوشع بن نون کے قصہ کی ہے اور تلمیح کی دوسری مثال عمرو کے شعر کی ہے۔

ترکیب :..... کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ کے جملہ اسمیہ:۔ لعمرو مبتدأ تلتظی فعل ھی فاعل مرجع النار جملہ فعلیہ صفت النار کی النار

اور من الرمضاء اور منک اور فی ساعۃ الکرب متعلق ارق اور احفٰی کے ہو کر خبر جملہ اسمیہ :۔ الی البیت المشھو ر متعلق اشار کے ھو فاعل مرجع شاعر جملہ فعلیہ :۔ بعمرو متعلق المستجیر کے عند کربتہ ظرف المستجیر کی ہو کر مبتدأ من الرمضاء اور بالنار متعلق کا المستجیر کے ہو کر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

(فصل)

عبارت:......یَنۡبَغِیۡ لِلۡمُتَکَلِّمِ اَنۡ یَّتَاَنَّقَ فِیۡ ثَلٰثَۃِ مَوَاضِعَ مِنۡ کَلَامِہٖ حَتّٰی تَکُوۡنَ اَعۡذَبَ لَفۡظًا وَاَحۡسَنَ سَبۡکًا وَاَصَحَّ مَعۡنًی.

ترجمہ:......متکلم کو چاہیے یہ کہ عمدہ کرے اپنے کلام کو تین جگہوں میں یہاں تک کہ ہو جائے وہ کلام زیادہ میٹھا از روئے لفظ کے اور زیادہ اچھا از روئے عمدگی کے اور زیادہ صحیح از روئے معنی کے۔

تشریح:......اس فصل میں مصنف نے متکلم کو کچھ نصیحتیں کی ہیں جن میں سے ایک نصیحت تو یہ ہے کہ تین جگہوں میں خاص خیال رکھے متکلم شاعر ہو یا ناثر متکلم کو چاہیے کہ تین جگہوں میں خصوصیت کے ساتھ اپنے کلام کو حسین بنانے میں خیال رکھے الفاظ عمدہ شریں سلیس خوش کن ہوں تاکہ کلام لفظ کے اعتبار سے میٹھا ہو اور مفردات تنافر سے غرابت سے اور قاعدہ کی مخالفت سے خالی ہوں اور مرکبات ضعف تالیف سے اور تنافر کلمات سے اور تعقید سے تاخیر و تقدیم سے خالی ہوں تاکہ کلام زیادہ صحیح ہو جائے از روئے معنی کے۔اور کلام زیادہ حسین ہو جائے باعتبار عمدگی کے۔

ترکیب:......للمتکلم متعلق ینبغی کے فی ثلثۃ مواضع متعلق یتافق کے من کلامہ متعلق یتانق کے ھو فاعل مرجع متکلم تکون فعل ھی اسم ممیز مرجع کلام اعذب احسن اصح خبر لفظا سبگا معنی تمیز جملہ فعلیہ ہو کر غایت یتانق کی ینافق جملہ ہو کر فاعل ینبغی کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......اَحَدُھَا الۡاِبۡتِدَاءُ کَقَوۡلِہٖ :. قِفَا نَبۡکِ مِنۡ ذِکۡرٰی حَبِیۡبٍ وَّمَنۡزِلٍ وَکَقَوۡلِہٖ :. قَصۡرٌ عَلَیۡہِ تَحِیَّۃٌ وَسَلَامٌ × خَلَعَتۡ عَلَیۡہِ جَمَالَھَا الۡاَیَّامُ × وَیَنۡبَغِیۡ اَنۡ یُّجۡتَنَبَ فِی الۡمَدۡحِ مِمَّا یُتَطَیَّرُ بِہٖ کَقَوۡلِہٖ :. مَوۡعِدُ اَحۡبَابِکَ بِالۡفُرۡقَدِ غَدًا.

ترجمہ:......ان تین جگہوں میں سے ایک جگہ ابتداء ہے جیسے اس کا کہنا ہے ٹھہر وتم دونوں ہمیں رونے دو وطن کی یاد میں اور محبوب کے فراق میں اور جیسے اس کا کہنا ہے صرف اس پر ہوں رحمتیں اور سلام :۔ڈال دیا زمانہ نے اس پر اپنا جمال اور چاہیے یہ کہ بچا جائے تعریف میں اس کلام سے جس کلام کے ساتھ بدفعالی لی جاتی ہے جیسے اس کا کہنا ہے تیرے دوستوں کی ملاقات کل فرقد میں ہوگی۔

تشریح:......تین جگہوں میں سے ایک جگہ ابتداء ہے کلام کو ابتداء ہی سے بہترین ہونا چاہیے کہ سامع سنتے ہی ایسا فریفتہ ہو جائے کہ باقی کلام کو غور سے سنے اگر کلام ابتداء میں بہترین نہ ہو تو سامع باقی کلام کو غور سے نہیں سنے گا۔ یہ ابتداء کا حسن ذکری حبیب ومنزل کی وجہ سے ہے کہ کلام کو محبوب کی یاد اور وطن کے فراق سے شروع کر رہا ہے جو کہ فطرتا مرغوب ہوتا ہے اگر ابتدائی کلام قابل نفرت ہو تو کلام میں بدمزگی ہو جائے گی جیسے :۔ تیرے دوستوں کی ملاقات فرقد میں ہوگی فرقد ایک جگہ کا نام بھی ہے اور جلانے کے معنی میں بھی ہے جس سے بدفعالی ہوتی ہے ابن مقاتل اندھے نے موعد احبابک بالفرقد غدا یہ مصرعہ داعی علوی پر پیش کیا جس پر داعی علوی نے فورا نفرت سے برجستہ جواب میں کہا موعد احبابک یا اعمیٰ وبک المثل السوء اے اندھے یہ وعدہ تیرے دوستوں کا ہوگا اور تیرا ہی برا حال ہوگا یعنی ابتدائی کلام سے ہی چڑ گیا اور کلام بے مقصد ہوگیا۔

ترکیب:......احدھا مبتدأ الابتداء خبر جملہ اسمیہ :۔ کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ قفا فعل بفاعل جملہ فعلیہ:۔ من ذکری جیب ومنزل متعلق نبک کے نبک جملہ فعلیہ:۔ علیہ متعلق قصر کے تحیۃ اور سلام فاعل جملہ فعلیہ:۔ علیہ متعلق خلعت کے جمالھا مفعول بہ الایام فاعل جملہ

فعلیہ :۔ فی المدح متعلق یجتنب کے بہ نائب فاعل یطیر کا موصول صلہ مل کر متعلق یجتنب کے جملہ فاعل ینبغی کا جملہ فعلیہ :۔ موعدا حبابک مبتدأ بالفرقد متعلق کائن کے غدا ظرف کائن کی ہو کر خبر جملہ اسمیہ :۔

عبارت:......وَاَحْسَنُهٗ مَانَاسَبَ الْمَقْصُوْدَ وَيُسَمّٰى بَرَاعَةَ الْاِسْتِهْلَالِ كَقَوْلِهٖ فِي التَّهْنِئَةِ:. بُشْرٰى فَقَدْ اَنْجَزَ الْاِقْبَالُ مَاوَعَدَا × وَقَوْلِهٖ فِي الْمَرْثِيَةِ :. هِيَ الدُّنْيَا تَقُوْلُ بِمَلْءِ فِيْهَا × حَذَارِ حَذَارِ مِنْ بَطْشِيْ وَفَتْكِيْ ×

ترجمہ:......اور کلام کی بہترین ابتداء وہ ہے جو ابتداء مناسب ہو مقصد کے اور نام رکھا جاتا ہے اس مناسب ابتداء کا براعۃ الاستھلال (شروع کا غالب آنا) جیسے اس کا کہنا ہے مبارک باد دینے میں :۔ خوشخبری ہو پس تحقیق نصیب نے پورا کر دیا وہ کام جس کا اس نصیب نے وعدہ کیا اور جیسے اس کا کہنا ہے مرثیہ میں (افسوس کرنے میں) وہ دنیا کہتی ہے اپنا منہ بھر کر بچو بچو میری پکڑ سے اور میرے مار ڈالنے سے۔

تشریح:......بہترین ابتداء مقصود کے مناسب ہونا ہے کہ اول کلام کے الفاظ سنتے ہی سامع سمجھ لے کہ بیان کا مقصد فلاں کام ہے جس کو براعۃ الاستھلال کہتے ہیں ابن عباد کے جب لڑکی پیدا ہوئی تو ابو محمد خازن نے ابن عباد کو مبارک باد دیتے ہوئے ایک قصیدہ کہا جس کا مطلع یہ ہے :۔ بشری فقد انجز الاقبال ماوعدا:۔ شعر کے شروع میں بشریٰ اور اقبال دلالت کر رہے ہیں کہ کلام مبارک باد پر مشتمل ہے اسی طرح فخر الدولہ کے مرثیہ میں ابو الفرج نے جو قصیدہ کہا تھا اس قصیدہ کا مطلع ھی الدنیا تقول بملاء فیھا ہے جو کہ دلالت کر رہا ہے کہ کلام رنج اور غم پر مشتمل ہے کلام کی ابتداء خوشی ہو یا غمی ہر حال میں بہترین انداز میں ہونی چاہیے۔

ترکیب:......احسنہ مبتدأ ناسب فعل ھو فاعل مرجع ماالمقصو دمفعول بہ موصول صلہ مل کر خبر جملہ اسمیہ :۔ یسمی فعل ھو نائب فاعل براعۃ الاستھلال مفعول ثانی جملہ فعلیہ :۔ فی التھنئۃ متعلق کقولہ کے کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ :۔ وعد فعل ھو فاعل مرجع الاقبال (ہ) مفعول بہ مرجع ماموصول صلہ مل کر مفعول بہ انجز کا انجز جملہ فعلیہ ہو کر نداء بشریٰ منادیٰ مفعول بہ ادعو کا جملہ فعلیہ :۔ بملاء فیھا متعلق تقول کے من بطشی فتکی متعلق حذار کے حذار حذار مقولہ تقول کا جملہ فعلیہ ہو کر خبر الدنیا کی جملہ اسمیہ ہو کر خبر ھی مبتدأ کی جملہ اسمیہ :۔

عبارت:......وَثَانِيْهَا التَّخَلُّصُ مِمَّا شُبِّبَ الْكَلَامُ بِهٖ مِنْ تَشْبِيْبٍ اَوْ غَيْرِهٖ اِلَى الْمَقْصُوْدِ مَعَ رِعَايَةِ الْمُلَائَمَةِ بَيْنَهُمَا كَقَوْلِهٖ :. يَقُوْلُ مِنْ قُوْمِسَ قَوْمِيْ وَ قَدْ اَخَذَتْ × مِنَّا السُّرٰى وَخُطَى الْمَهْرِيَّةِ الْقُوْدِ × اَمَطْلِعَ الشَّمْسِ تَبْغِيْ اَنْ تَؤُمَّ بِنَا × فَقُلْتُ كَلَّا وَلٰكِنْ مَطْلِعَ الْجُوْدِ ×

ترجمہ:......اور ان تین جگہوں میں سے دوسری جگہ کلام کو نکالنا ہے اس ابتداء سے جس ابتداء سے کلام شروع کیا ہے یا اس ابتداء کے علاوہ سے کلام کو نکالنا ہے مقصود کی طرف ابتداء اور مقصود کے مناسب رعایت کے ساتھ جیسے اس کا کہنا ہے :۔ اور تحقیق شروع ہو چکا تھا ہم میں رات کا چلنا اور لمبی گردن اور لمبی پیٹھ والے مھریہ اونٹوں کا چلنا کہا مری قوم نے قوس مقام میں کیا تو چاہتا ہے سورج کا طلوع ہونا یہ کہ تو ہماری امامت کرائے × میں نے کہا ہرگز نہیں اور لیکن میں چاہتا ہوں سخاوت کا طلوع ہونا۔

تشریح:......تین جگہوں میں سے دوسری جگہ تخلص ہے یہ اس انداز پر ہوتا ہے کہ بغیر شکایت ہجو یا مدح افتخار والے کلام کو اصل مقصد کی طرف نہایت لطیف طریقہ پر پھیر دیا جاتا ہے ایسے دقیق معنیٰ کے ساتھ کہ کلام کے انتقال کا پتہ نہیں ہوتا اور متکلم امر اول سے امر دوئم کی طرف کلام منتقل کر دیتا ہے اس صورت میں سامع اس کا منتظر ہوتا ہے کہ متکلم تشبیب وغیرہ کو چھوڑ کر کس طرح مقصد کو شروع کرتا ہے جیسے :۔ ہم بھی تھک چکے تھے اور ہمارے اونٹ بھی تھک چکے تھے اس وقت قومس مقام میں میری قوم نے کہا کہ تو چاہتا ہے سورج کا طلوع ہونا یہ کہ تو ہماری امامت کرائے × میں نے کہا ہرگز نہیں بلکہ میں سخاوت کے طلوع ہونے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ یہاں پر شاعر نے مطلع الشمس سے مطلع الجود کی طرف کلام کو نکالا ہے اور مطلع

الشمس ابتداء ہے اور مطلع الجود مقصد ہے۔

ترکیب:......الکلام نائب فاعل بہ متعلق شبب کے موصول صلہ مل کر متعلق التخلص کے من تشبیب اور غیرہ اور الی المقصود متعلق التخلص کے بینھما ظرف الکائنۃ کے صفت الملائمۃ کی مع ظرف التخلص کی التخلص خبر ثانیھا کی جملہ اسمیہ:۔من قوم س متعلق یقول کے قومی فاعل ذوالحال اخذت فعل منا متعلق اخذت کے السریٰ اور خطی المھریۃ القود فاعل اخذت کا جملہ حال:۔ امطلع الشمس تبغی ان توم بنا مقولہ یقول کا یقول جملہ فعلیہ:۔ فقلت کلا ولکن ابغی مطلع الجود جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَقَدْ يُنْتَقَلُ مِنْهُ اِلٰى مَالاَ يُلاَئِمُهُ وَيُسَمَّى الْاِقْتِضَابَ وَهُوَ مَذْهَبُ الْعَرَبِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ يَلِيْهِمْ مِنَ الْمُحَضْرَ مِيْنَ كَقَوْلِهِ :. لَوْرَاَى اللّٰهُ اَنَّ فِي الشَّيْبِ خَيْرًا × جَاوَرَتْهُ الْاَبْرَارُ فِي الْخُلْدِ شَيْبًا × كُلَّ يَوْمٍ تُبْدِىْ صُرُوْفُ اللَّيَالِيْ × خُلُقًا مِّنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ غَرِيْبًا ×

ترجمہ:......اور کبھی کلام کو نکالا جاتا ہے اس ابتدائی کلام سے اس کلام کی طرف جو کلام مناسب نہیں ہوتا اس ابتدائی کلام کے اور نام رکھا جاتا ہے اس منتقل کرنے کا اقتضاب (کاٹنا) اور یہ زمانہ جاہلیت کے عربوں کا طریقہ ہے اور ان کا طریقہ ہے جو عرب شاعر جاہلیت اور اسلام کے زمانہ کے ساتھ ملے ہوئے ہیں جیسے اس کا کہنا ہے:۔ اگر اللہ بڑھاپے میں کوئی بھلائی دیکھتا تو جنت میں اللہ کے پڑوس میں نیک لوگ بوڑھے ہوتے × روزانہ راتوں کا پھرنا ظاہر کرتا ہے ابوسعید کے عجیب اخلاق کو۔

تشریح:...... لورای اللہ ان فی الشیب خیرا اگر اللہ بڑھاپے میں کوئی بھلائی دیکھتا یہ ابتدائی کلام ہے اور اس کلام کے شاعر نے پھیرا ہے اس ابتدائی کلام کو خلقا من ابی سعید غریبا کی طرف:۔ اخلاق کا اور بڑھاپے کا کوئی ربط نہیں ہے تخلص کا یہ طریقہ زمانہ جاہلیت میں تھا لیکن بعد والوں نے بھی اس کو ترک نہیں کیا کیونکہ یہ دونوں شعر ابوتمام کے ہیں اور ابوتمام زمانہ اسلام کا شاعر ہے جو کہ عباسی حکومت کے دور میں تھا تخلص کے اس طریقہ پر اعتراض نہیں ہوسکتا جیسا کہ قد سے ظاہر ہے جو کہ اتفاقی طور کے ہونے پر دلالت کرتا ہے اور اس طریقہ کا نام رکھا جاتا ہے اقتضاب یعنی بعد والا کلام ابتدائی کلام سے کٹا ہوا ہے۔

ترکیب:......ینتقل فعل ھو نائب فاعل مرجع کلام منہ متعلق ینتقل کے مرجع ابتداء یلائم فعل ھو فاعل مرجع ما (ہ) مفعول بہ مرجع ابتداء موصول صلہ مل کر متعلق ینتقل کے جملہ فعلیہ:۔یسمی فعل ھو نائب فاعل مرجع انتقال الاقتضاب مفعول ثانی جملہ فعلیہ:۔ یلی فعل ھو فاعل مرجع من ھم مفعول بہ موصول صلہ مل کر موصوف من المحضر مین متعلق الکائن کے صفت مل کر معطوف العرب الجاھلیت معطوف علیہ مل کر مضاف الیہ مذھب کا مذھب خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ فی الشیب متعلق کائن کے خبر ان کی خیرا اسم جملہ اسمیہ مفعول بہ رای کا اللہ فاعل جملہ شرط (ہ) مفعول بہ مرجع اللہ الابرار فاعل ذوالحال شیبا حال فی الخلد متعلق جاورت کے جملہ جزاء:۔ کل یوم مفعول فیہ تبدی فعل صروف اللیالی فاعل من ابی سعید متعلق کائنا کے صفت خلقا کی غریبا دوسری صفت خلقا کی ہو کر مفعول بہ تبدی کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهُ مَايَقْرُبُ مِنَ التَّخَلُّصِ كَقَوْلِكَ بَعْدَ حَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَمَّا بَعْدُ قِيْلَ هُوَ فَصْلُ الْخِطَابِ وَكَقَوْلِهِ تَعَالٰى هٰذَا وَاِنَّ لِلطَّاغِيْنَ لَشَرَّمَاٰبٍ اَيِ الْاَمْرُ هٰذَا وَهٰذَا كَمَا ذُكِرَ وَكَقَوْلِهِ تَعَالٰى هٰذَا ذِكْرٌ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ. وَمِنْهُ قَوْلُ الْكَاتِبِ هٰذَا بَابٌ

ترجمہ:......اور اس اقتضاب میں سے وہ کلام ہے جو قریب ہے تخلص کے جیسے تیرا کہنا ہے اللہ تعالیٰ کی حمد کے بعد امابعد کہا گیا ہے یہ اما بعد پہلے والے خطاب کو جدا کر دیتا ہے دوسرے خطاب سے اور جیسے اس کا کہنا ہے:۔ یہ متقین کا ذکر ہے اور سرکشوں کے لیئے برا ٹھکانہ ہے یعنی معاملہ یہ ہے اور یہ معاملہ ایسا ہے جیسا ذکر کیا گیا:۔ اور جیسے اس کا فرمان ہے یہ انبیاء کا ذکر ہے اور متقین کے لیئے بہترین ٹھکانہ ہے اور اس اقتضاب میں سے کاتب کا کہنا ہے یہ باب ہے۔

تشریح:......حمد وصلوۃ کے بعد امابعد اقتضاب ہے کیونکہ حمد وصلوۃ کے بعد امابعد بغیر ربط کے لایا گیا ہے اور تخلص کے قریب

اس لیئے ہے کہ اما بعد اصل میں مھمایکن من شئی کائن بعد الحمد والصلوۃ فانه کذا و کذا ہے اس صورت میں شرط اور جزاء ہے جس کی وجہ سے اس میں مناسبت ہے :۔ اما بعد کلمہ فصل خطاب ہے کیونکہ مصنف ہر خیر کے کام کو اللہ کے نام سے اور محمدؐ پر صلوۃ وسلام سے شروع کرتا ہے اس کے بعد پھر غرض کلام کی طرف رخ کرتا ہے تو اما بعد کہہ کر فصل کر دیتا ہے اقتضاب کی ایک قسم ھذا ہے اور یہ قسم تخلص کے قریب ہے جیسا کہ اللہ نے سورہ ص نمبر ۵۵ میں اھل جنت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ھذا اور پھر فرمایا وان للطاغین لشرماب یہ جو مذکور ہوا مومنین کے لیئے ہے اور سرکشوں کے لیئے برا ٹھکانہ ہے تو یہاں ھذا کا بعد والے کلام سے ربط نہیں ہے اور یہ اقتضاب ہے اور واو حالیہ ہے اس لیئے تخلص کے قریب ہے اور جیسے سورہ ص ۴۹ میں ھذا ذکر یہ انبیاء کا ذکر ہے اور متقین کے لیئے بہترین ٹھکانہ ہے یہاں بھی ھذا ذکر میں اقتضاب ہے اور واو حالیہ سے تخلص کے قریب ہے اصل میں ھذا سے سامع پر تنبیہ ہوتی ہے کہ بعد والا کلام اول کلام کا غیر ہے۔

ترکیب:......یقرب فعل ھو فاعل مرجع ما من التخلص متعلق یقرب کے موصول صلہ مل کر مبتدأ منه متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ بعد حمد اللہ تعالیٰ ظرف قول کی اما بعد مقولہ کقولک متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ ھو فصل الخطاب جملہ مقولہ قیل کا جملہ فعلیہ :۔ ھذا وان للطاغین لشرماب مُفَسَّرُ ای الامر ھذا وھذا کماذکر مُفَسِّرُ ملکر مقولہ قول کا کقولہ تعالیٰ متعلق کائن کی خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ ھذا ذکر وان للمتقین لحسن ماب مقولہ قول کا کقولہ تعالیٰ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ ھذا باب مقولہ قول الکاتب مبتدأ منه متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَثَالِثُهَا الْاِنْتِهَاءُ كَقَوْلِهٖ :. وَاِنِّیْ جَدِيْرٌ اِذْ بَلَغْتُکَ بِالْمُنٰى × وَاَنْتَ بِمَا اَمَّلْتُ مِنْکَ جَدِيْرٌ × فَاِنْ تَوَلَّنِیْ مِنْکَ الْجَمِيْلَ فَاَهْلُهٗ × وَاِلَّا فَاِنِّیْ عَاذِرٌ وَشَكُوْرٌ .

ترجمہ:......اور ان تین جگھوں میں کی تیسری قسم کلام کی انتہاء ہے جیسے اس کا کہنا ہے :۔ بیشک میں لائق ہوں احسانات کا جب میں تیرے پاس آ گیا × اور تو لائق ہے اس چیز کا جس چیز کی میں نے تجھ سے امید کی × پس اگر تو میری تمناؤں کو اچھی طرح پورا کر دے اپنی طرف سے پس تو اس کا اھل ہے × اگر تو پورا نہ کرے تو میں تجھ کو معذور سمجھوں گا اور تیرا شکر گذار رہوں گا۔

تشریح:......کلام کو عمدہ کرنے کی تین جگھوں میں سے تیسری جگہ کلام کی انتہاء ہے کلام کا اخیر اگر حسین اور دلپسند ہو تو کلام کی سابقہ خامیاں بھی دور ہو جاتی ہیں اور اگر کلام کا اخیر خراب ہو تو کلام کی سابقہ خوبیاں بھی ختم ہو جاتی ہیں شعر کی انتہاء بہترین کلام پر ختم ہے عاذر اور شکور پر شعر کو ختم کیا گیا ہے یعنی نہ دینے پر میں شکوہ نہیں کروں گا اور تو نے میرا کلام سنا اس پر میں تیرا شکر گذار رہوں گا کلام کے اس انداز پر نہ دینے والا بھی شاعر کو کچھ نہ کچھ دے دیتا ہے۔

ترکیب:......ثالثھا مبتدأ الانتھاء خبر جملہ اسمیہ:۔ کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ :۔ (ی) اسم ان کا بالمعنیٰ متعلق جدیر کے خبر جملہ جزاء اذ بلغتک جملہ شرط:۔ املت فعل بفاعل منک متعلق املت کے موصول صلہ مل کر متعلق جدیر کے خبر انت کی جملہ اسمیہ :۔ تولنی فعل انت فاعل (ی) مفعول بہ منک متعلق تولنی کے الجمیل مفعول بہ جملہ شرط فانت اھلہ جملہ جزاء:۔ والا (وان لم تولنی منک الجمیل) (ی) اسم ان کا عاذر اور شکور خبر ان کی جملہ جزاء:۔

عبارت:......وَاَحْسَنُهٗ مَا اٰذَنَ بِانْتِهَاءِ الْكَلَامِ كَقَوْلِهٖ :. بَقِيْتَ بَقَاءَ الدَّهْرِ يَا كَهْفَ اَهْلِهٖ × وَهٰذَا دُعَاءٌ لِلْبَرِيَّةِ شَامِلٌ ×

ترجمہ:......کلام کا بہترین ختم وہ ہے جو ختم آگاہ کر دے کلام کے ختم پر جیسے اس کا کہنا ہے:۔ تو باقی رہے زمانہ کے باقی رہنے تک اے زمانہ کی جائے پناہ اور یہ دعاء تمام مخلوق کو شامل ہے۔

تشریح:......کلام کا ختم اگر بہترین ہو تو سکون قلب حاصل ہوتا ہے اور تشنگی دور ہوتی ہے جیسے یہ شعر ہے کہ آخیر میں دعاء ہے اور دعاء کلام کے آخیر میں ہوتی ہے دعاء ہونے کے بعد مزید کلام کی ضرورت نہیں ہوتی اس لیئے اس شعر پر کلام کو ختم کیا

گیا ہے دعاء کے ساتھ جس سے ختم میں خوبصورتی پیدا ہوگئی ہے۔

ترکیب:......احسنہ مبتدأ بانتھاء الکلام متعلق اذن کے ھو فاعل مرجع ماموصول صلہ مل کر خبر جملہ اسمیہ:۔ کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ بقاء الدھر مفعول مطلق بقیت کا بقیت جملہ فعلیہ ہو کر نداء کھف اھلہ منادیٰ ادعو فعل اپنے فاعل نداء اور منادیٰ سے مل کر جملہ فعلیہ :۔ للبریۃ متعلق شامل کے شامل اور دعاء خبر ھذا مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَجَمِيْعُ فَوَاتِحِ السُّوَرِ وَ خَوَاتِمِهَا وَارِدَةٌ عَلٰى اَحْسَنِ الْوُجُوْهِ وَاَكْمَلِهَا يَظْهَرُ ذَالِكَ:. بِالتَّاَمُّلِ مَعَ التَّذَكُّرِ كَمَا تَقَدَّمَ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَاَحْكَمُ :.

ترجمہ:......قران شریف کی تمام:۔ سورتوں کے شروع اور تمام سورتوں کے ختم عمدہ اور بہترین طریقوں پر وارد ہیں یہ بات تھوڑے سے غور وفکر کے ساتھ معلوم ہو جاتی ہے جیسا کہ گذر چکا ہے اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے اور وہی احکم الحاکمین ہے۔

تشریح:......ان تین جگہوں میں یعنی ابتداء میں اور ابتداء سے پھرنا دوسرے کلام کی طرف اور انتہاء میں متقدمین کوئی خاص اہتمام نہیں کرتے تھے جبکہ متاخرین انتہائی تکلف فرماتے ہیں قران شریف میں جتنی سورتیں ہیں سب کے شروع عمدہ اور بہترین انداز پر ہیں جو کہ سامع کو فوراً متوجہ کرتے ہیں اور غور وفکر پر آمادہ کر دیتے ہیں عبارت مختصر مگر پر لطف مناسب اور پرکشش ہوتی ہے یہ ہی انداز سورتوں کے ختم کا ہے کہ تمام سورتوں کا ختم دعوت وصیت نصیحت پر مشتمل ہے:۔ ہر ایک ختم اپنی جگہ اس طرح ہے کہ اس ختم کا ربط اگلی سورۃ کے شروع سے تعلق رکھتا ہے جیسے اھد نا الصراط المستقیم کہ اس کا تعلق ھدی للمتقین کے ساتھ ہے قرآن کی بلاغت کا یہ عالم ہے کہ ہر دور میں مفسرین قرآن کے تفسیر لکھتے رہے ہیں جس کی وجہ سے کتب تفاسیر کثیر تعداد میں موجود ہیں اور ابھی بھی تفاسیر کے لکھنے کا سلسلہ جاری ہے یہ سلسلہ بتا رہا ہے کہ تفسیر پر کام ابھی مکمل نہیں ہوا پھر یہ کیسے تسلیم کر لیا جائے کہ قرآن کی بلاغت پر کام مکمل ہو چکا ہے قرآن کی آیت فأتوا بسورۃ من مثلہ قیامت تک ایک چیلنج ہے کہ جس کی بلاغت کا جواب نہیں ہے اس لیئے علم معانی پڑھیئے اور قرآن کی بلاغت کا لطف اٹھایئے علم معانی کے لیئے تلخیص المفتاح بہترین کتاب ہے جس کی شرح بلاغۃ مؤمن آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔

ترکیب:......فواتح السور معطوف علیہ خواتمھا معطوف مل کر مضاف الیہ جمیع مبتدأ احسن الوجوہ معطوف علیہ اکملھا معطوف مل کر متعلق واردۃ کے واردۃ خبر جملہ اسمیہ:۔ یظھر فعل ذالک فاعل مع التذکر ظرف بالتامل کی بالتامل متعلق یظھر کے جملہ فعلیہ :۔ تقدم فعل ھو فاعل مرجع ماموصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ اللہ ذوالحال تعالیٰ حال مل کر مبتدأ اعلم خبر اولیٰ احکم خبر ثانی جملہ اسمیہ:۔

تمت بالخیر فالحمد للہ رب العالمین

21/11/2001 - ۱۴۲۲/۹/۵

پتہ

سید قاری عبدالرؤف مومن زیدی (معرفت) جناب چودھری حبیب اللہ پٹواری رحمۃ اللہ علیہ

گلی نمبر ۳ محلہ صوفی پورہ نئی آبادی منڈی بہاؤالدین

حبیب اللہ صاحب کی تاریخ وفات رات سوا آٹھ بجے 18/9/2004 ہے

قرآنی آیات کی فہرست

53	وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثٰى	اور نہیں ہے مذکر مؤنث کے مانند	ال عمران	۳/۳۶
54	اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ	بیشک انسان گھاٹے میں ہے	العصر	۱۰۳/۲
54	عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ	تمام پوشیدہ اور تمام موجودہ چیزوں کا جاننے والا	الحشر	۵۹/۲۲
58	وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ یَسْعٰی	اور آیا ایک شخص شہر کے کنارے سے دوڑتا ہوا	القصص	۲۸/۲۰
58	وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ	اور ان کی آنکھوں پر ایک بہت بڑا پردہ ہے	البقرہ	۲/۷
59	وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَکْبَرُ	اللہ کی تھوڑی سی بھی رضامندی بہت بڑی چیز ہے	التوبة	۹/۷۲
59	وَاِنْ یُّکَذِّبُوْکَ فَقَدْ کُذِّبَتْ رُسُلٌ	اور اگر وہ کافر جھٹلاتے ہیں آپ کو تو کوئی بات نہیں پس تحقیق جھٹلائے گئے بہت سے رسول آپ سے پہلے بڑی عظمت والے	فاطر	۳۵/۴
59	وَاللّٰهُ خَلَقَ کُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّاءٍ	اللہ نے پیدا کیا ہر ایک چوپائے کو ایک قسم کے پانی سے	النور	۲۴/۴۵
59	فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	پس تیار ہو جاؤ تم ایک بہت بڑی جنگ کے لیے اللہ اور اس کے رسول سے	البقرة	۲/۲۷۹
59	اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا	نہیں گمان کیا ہم نے مگر ایک معمولی سا گمان	الجاثية	۴۵/۳۲
70	وَاَسَرُّوا النَّجْوَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا	اور چھپ کر سرگوشیاں کرتے ہیں وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا	الانبیاء	۲۱/۳
81	قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ	آپ فرما دیجئے شان یہ ہے کہ اللہ اکیلا ہے اللہ بے نیاز ہے	الاخلاص	۱۱۲/۲
81	وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ	حق کے ساتھ نازل کیا ہے ہم نے اس کو اور حق کے ساتھ نازل ہوا ہے وہ	الاسراء	۱۷/۱۰۵
82	فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ	پس جب ارادہ کر لیں آپ پس بھروسہ کریں آپ اللہ پر	ال عمران	۳/۱۵۹
8	وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ	اور کیا ہو گیا مجھ کو نہ عبادت کروں میں اس کی جس نے پیدا کیا مجھ کو اور اس کی طرف تم کو لوٹایا جائے گا	یٰسٓ	۳۶/۲۲
8	اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ	بیشک عطا کیا ہم نے آپ کو کوثر پس نماز پڑھیں آپ اپنے رب کی اور قربانی کریں آپ	الکوثر	۱۰۸/۲
84	حَتّٰی اِذَا کُنْتُمْ فِی الْفُلْکِ وَجَرَیْنَ بِهِمْ	یہاں تک کہ جب تم ہوتے ہو کشتیوں میں وہ لے کر چل پڑتی ہیں تم کو	یونس	۱۰/۲۲
84	وَاللّٰهُ الَّذِیْ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ	اور اللہ وہ ذات ہے جو چلاتی ہے ہواؤں کو پس وہ ہوائیں اڑاتی ہیں بادلوں کو پس ہانک کر لے جاتے ہیں ہم ان بادلوں کو	فاطر	۳۵/۹
84	مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ	مالک ہے قیامت کے دن کا تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں	الفاتحہ	۳
88	یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ	وہ پوچھتے ہیں آپ سے چاندوں کے بارے میں آپ فرما دیجئے وہ چاند وقت ہیں لوگوں کے لیے حج کے لیے	البقرة	۲/۱۸۹
88	یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ	وہ پوچھتے ہیں آپ سے کیا چیز وہ خرچ کریں آپ فرما دیجئے جو چیز بھی تم خرچ کرو پس وہ والدین کے لیے ہو قرابت والوں کے لیے ہو یتیموں کے لیے ہو مساکین کے لیے ہو مسافروں کے لیے ہو	البقرہ	۲/۲۱۵
8	وَیَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ	اور جس دن پھونک ماری جائے گی صور میں پس گھبرا جائیں گے وہ جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں	النمل	۲۷/۸۷

89	وَاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ	اور بیشک قیامت ضرور واقع ہوگی	الذّٰریٰت	۵۱/۶
89	ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ	اس دن جمع کیا جائے گا لوگوں کو	هود	۱۱/۱۰۳
92	قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْ	آپ فرما دیجئے اگر تم مالک ہوتے میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے	الاسراء	۱۷/۱۰۰
92	فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ	پس صبر اچھا ہے	یوسف	۱۲/۱۸
92	وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ	اگر آپ سوال کریں ان سے کس نے پیدا کیا آسمان اور زمین کو تو ضرور کہیں گے اللہ نے	لقمان	۳۱/۲۵
97	فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ	پس جب آتی ہے ان کے پاس بھلائی تو کہتے ہیں ہمارے ہی لیے ہے یہ اور اگر پہنچے ان کو کوئی برائی تو بدفعالی لیتے ہیں موسیٰ سے اور ان سے جو موسیٰ کے ساتھ ہیں	الاعراف	۷/۱۳۱
98	اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ	کیا ہٹا لیں گے ہم تم سے قرآن کو پھیر کر یہ کہ تم ہو حد سے گذرے ہوئے	الزخرف	۴۳/۵
98	وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا	اگر ہو تم شک میں اس کلام کے بارے میں جو کلام نازل کیا ہے ہم نے اپنے بندے پر	البقرة	۲/۲۳
98	وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ	اور وہ بھی فرمانبرداروں میں سے	التحریم	۶۶/۱۲
98	بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ	بلکہ تم جاہل قوم ہو	النمل	۲۷/۵۵
100	اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا	اگر ارادہ کرلیں وہ بچے رہنے کا	النور	۲۴/۳۳
100	لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ	تحقیق اگر شرک کیا آپ نے تو برباد ہو جائیں گے آپ کے عمل	الزمر	۳۹/۶۵
101	وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ .... وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ	کیا ہو گیا مجھ کو نہ عبادت کروں میں اس ذات کی جس نے پیدا کیا مجھ کو اور اسی کی طرف تم کو لوٹایا جائے گا	یٰسٓ	۳۶/۲۲
102	لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ	وقتا فوقتا اگر وہ تمہاری اطاعت کرتے اکثر معاملات میں تو تم مشقت میں پڑ جاتے	الحجرات	۴۹/۷
103	اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ	اللہ ان سے مذاق کرتا رہتا ہے	البقرة	۲/۱۴
103	وَلَوْ تَرٰى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ	اور اگر دیکھیں آپ جب کھڑا کیا جائے گا ان کو آگ پر	الانعام	۶/۲۷
103	رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	کبھی آرزو کریں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا	الحجر	۱۵/۲
104	فَتُثِيْرُ سَحَابًا	پس اڑاتی ہیں وہ ہوائیں بادلوں کو	فاطر	۳۵/۹
104	هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ	عظیم ہدایت ہے متقین کے لیے	البقرة	۲/۲
107	لَا فِيْهَا غَوْلٌ	اس میں نشہ نہیں ہوگا	الصّٰفّٰت	۳۷/۴۷
108	لَا رَيْبَ فِيْهِ	کوئی شک نہیں اس کے کلام الٰہی کے ہونے میں	البقرة	۲/۲
111	قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ	آپ فرما دیجئے کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے	الزمر	۳۹/۹
112	فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ	پس اگر چاہتا وہ تحقیق ہدایت دے دیتا وہ تم سب کو	الانعام	۶/۱۴۹
115	وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ	اور اللہ بلاتا ہے جنت کی طرف	یونس	۱۰/۲۵
115	رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ	اے میرے رب دیکھا دے تو مجھ کو میں دیکھوں تجھ کو	الاعراف	۷/۱۴۳
115	مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى	نہیں چھوڑا تجھ کو تیرے رب نے اور نہ وہ بیزار ہوا	الضحیٰ	۹۳/۳

117	وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ	اور لیکن ثمود کو پس ہدایت دی ہم نے	حم السجدة	۴۱/۱۷
118	اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ	تیری ہی عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہم	الفاتحة	۴
118	لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ	تحقیق اللہ ہی کی طرف تم کو جمع کیا جائے گا	ال عمران	۳/۱۵۸
118	بِسْمِ اللّٰهِ	اللہ کے نام سے	النمل	۲۷/۳۰
118	اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ	پڑھ تو اپنے رب کے نام سے	العلق	۹۶/۱
119	وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗ	فرعون والوں میں سے ایک مؤمن آدمی نے کہا جو چھپا رہا تھا اپنے ایمان کو	المؤمن	۴۰/۲۸
120	فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى	پس چھپا لیا موسیٰ نے اپنے دل میں ڈر کو	طٰه	۲۰/۶۷
125	اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ	صرف حرام کیا ہے اس نے تم پر مردار	البقرة	۲/۱۷۳
128	اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ	صرف وہی لوگ مانتے ہیں جو لوگ سنتے ہیں	الانعام	۶/۳۶
129	وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ	نہیں ہیں محمد مگر رسول	ال عمران	۳/۱۴۴
130	اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا	نہیں ہو تم مگر بشر ہمارے جیسے	ابراهيم	۱۴/۱۰
130	اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ	نہیں ہیں ہم مگر بشر تمہارے	ابراهيم	۱۴/۱۱
131	اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ	ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں	البقرة	۲/۱۱
131	اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ	خبردار بیشک وہی فسادی ہیں	البقرة	۲/۱۲
132	اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ	صرف نصیحت حاصل کرتے ہیں عقلمند	الرعد	۱۳/۱۹
140	فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ	پس کیا تم شکر کرو گے	الانبياء	۲۱/۸۰
143	اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا	دو فریقوں میں سے کون سا فریق زیادہ اچھا ہے از روئے مقام کے	مريم	۱۹/۷۳
144	سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ	پوچھیں آپ بنی اسرائیل سے کتنی کھلی کھلی نشانیاں دی ہیں ہم نے ان کو	البقرة	۲/۲۱۱
144	اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ	قیامت کا دن کب ہوگا	الذّريٰت	۵۱/۱۲
145	فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ	پس آؤ تم اپنی کھیتی میں جس طرح تم چاہو	البقرة	۲/۲۲۳
145	اَنّٰى لَكِ هٰذَا	یہ تیرے پاس کہاں سے آیا	ال عمران	۳/۳۷
145	مَالِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ	کیا ہو گیا مجھ کو میں ھد ھد نہیں دیکھ رہا	النمل	۲۷/۲۰
145	فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ	کدھر کو جا رہے ہو تم	التكوير	۸۱/۲۶
145	فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ	پس کیا تم مسلمان ہو جاؤ گے	هود	۱۱/۱۴
146	اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ	کیا اللہ کے علاوہ کو پکارتے ہو تم	الانعام	۶/۴۰
146	اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ	کیا اللہ کافی نہیں ہے اپنے بندے کو	الزمر	۳۹/۳۶
147	اَفَاَصْفٰكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ	کیا چن لیا ہے تم کو تمہارے رب نے بیٹوں کے لیے	الاسراء	۱۷/۴۰
147	اَنُلْزِمُكُمُوْهَا	کیا لازم کر دیں گے ہم تم کو وہ ہدایت	هود	۱۱/۲۸
148	اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا	کیا آپ کی نماز آپ کو حکم کرتی ہے یہ کہ چھوڑ دیں ہم ان کی عبادت کرنا جن کی عبادت کرتے رہے ہیں ہمارے باپ دادا	هود	۱۱/۸۷

148	وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ	اور تحقیق نجات دی ہم نے بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے	الدخان	۴۴/۳۰
148	مِنْ فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ	جو کہ فرعون کی طرف سے تھا۔ بیشک وہ سرکش تھا حد سے گذرا ہوا	الدخان	۴۴/۳۱
149	اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ	کہاں سے ہوگی ان کو نصیحت اور تحقیق آ گیا ان کے پاس رسول کھول کر بیان کرنے والا پھر منہ موڑ لیا انہوں نے اس سے	الدخان	۴۴/۱۳
149	اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ	کرو تم جو تم چاہو	حم السجدہ	۴۱/۴۰
150	فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ	لے آؤ تم کوئی سورۃ اس قرآن کی سورۃ جیسی	البقرة	۲/۲۳
150	كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ	ہو جاؤ تم ذلیل بندر	البقرة	۲/۶۵
150	كُوْنُوْا حِجَارَةً	ہو جاؤ تم پتھر	الاسراء	۱۷/۵۰
150	فَاصْبِرُوْا اَوْلَا تَصْبِرُوْا	صبر کرو تم یا صبر نہ کرو تم	الطور	۵۲/۱۶
150	رَبِّ اغْفِرْلِيْ	اے میرے رب بخش دے تو مجھ کو	نوح	۷۱/۲۸
152	فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ	پس اللہ ہی مددگار ہے	الشوریٰ	۴۲/۹
157	وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ہ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ	اور جب تنہائی میں ہوتے ہیں وہ کافر اپنے چودھریوں کے پاس تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں مسلمانوں سے تو صرف ہم مذاق کرتے ہیں اللہ ان سے مذاق کرتا رہتا ہے	البقرة	۲/۱۴
159	لَارَيْبَ فِيْهِ	اس کتاب کے کلام الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں	البقرة	۲/۲
160	هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ	یہ ایک عظیم ہدایت ہے متقین کے لیے	البقرة	۲/۲
160	ذٰلِكَ الْكِتٰبُ	یہ وہ عظیم الشان کتاب ہے	البقرة	۲/۲
161	اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ	مدد کی اس نے تمہاری ان چیزوں کے ساتھ جن چیزوں کو تم جانتے ہو مدد کی اس نے تمہاری چوپاؤں کے ساتھ اور بیٹوں کے ساتھ اور باغوں کے ساتھ اور چشموں کے ساتھ	الشعراء	۲۶/۱۳۳
163	فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى	پس وسوسہ ڈالا اس کو شیطان نے کہا اس شیطان نے اے آدم کیا نہ بتلاؤں میں تجھ کو ہمیشگی والا درخت اور نہ ختم ہونے والی بادشاہت	طٰهٰ	۲۰/۱۲۰
166	وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ	نہیں بری کرتا میں اپنے نفس کو بیشک نفس حکم کرتا ہے برائی کا	یوسف	۱۲/۵۳
166	قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ	فرشتوں نے کہا ابراہیم کو سلام ابراہیم نے کہا ان کو سلام	الذّٰریٰت	۵۱/۲۵
167	يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ	پاکی بیان کرتے ہیں اللہ کی ان مسجدوں میں لوگ صبح و شام	النور	۲۴/۳۶
168	فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ	اچھے ہیں بچھانے والے	الذّٰریٰت	۵۱/۴۸
169	يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ	وہ منافق دھوکہ دیتے ہیں اللہ کو اور اللہ ان کو ناکام کر دیتا ہے	النساء	۴/۱۴۲
169	اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ	بیشک نیک لوگ جنت میں ہوں گے اور بیشک بدکار جہنم میں ہوں گے	الانفطار	۸۲/۱۳
169	كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَاتُسْرِفُوْا	کھاؤ پیو اور بیجا خرچ نہ کرو	الاعراف	۷/۳۱

169	وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ لَاتَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا	اور جب لیا ہم نے بنی اسرائیل سے عہد نہ عبادت کروتم کسی کی مگر اللہ کی اور احسان کروتم والدین کے ساتھ	البقرة	۲/۸۳
174	وَلَاتَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ	نہ احسان کریں آپ اس حال میں کہ آپ زیادہ لیں	المدثر	۷۴/۶
176	فَاسْتَقِیْمَا وَلَاتَتَّبِعٰنِّ	موسیٰ اور ہارون تم دونوں ثابت قدم رہو اور نہ اتباع کروتم ان لوگوں کی جو جاہل ہیں	یونس	۱۰/۸۹
176	وَمَالَنَا لَانُؤْمِنُ بِاللّٰهِ	اور کیا ہوگیا ہے ہم کو یہ کہ نہ ایمان لائیں ہم اللہ پر	المائدة	۵/۸۴
177	اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِیَ الْكِبَرُ	کہا زکریا نے کہاں سے ہوگا میرے لڑکا اور تحقیق پہنچ گیا ہے مجھ بڑھاپا	ال عمران	۳/۴۰
177	اَوْجَاءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ	یا جو آ گئے تمہارے پاس اور تنگ ہیں ان کے دل لڑنے سے آپ سے اور اپنی قوم سے	النساء	۴/۹۰
177	اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلَامٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ	مریم نے کہا کہاں سے ہوگا میرے لڑکا اور نہیں چھویا مجھ کو کسی مرد نے	مریم	۱۹/۲۰
177	فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ	پس لوٹے وہ اللہ کے فضل کے ساتھ اور نعمت کے ساتھ اور نہیں پہنچی ان کو کوئی برائی	ال عمران	۳/۱۷۴
177	اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَاْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ	کیا گمان کرلیا ہے تم نے یہ کہ داخل ہو جاؤ گے تم جنت میں اور اب تک نہیں پہنچی تم کو مثل ان لوگوں کے جو لوگ گذر گئے تم سے پہلے	البقرة	۲/۲۱۴
179	فَلَاتَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ	پس نہ بناؤ تم اللہ کے شریک اس حال میں کہ تم جانتے ہو	البقرة	۲/۲۲
185	وَلَایَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ	اور نہیں اترتی مکروہ بری مگر اس کے اہل پر	فاطر	۳۵/۴۳
185	وَلَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ	اور تمہارے لیے قصاص میں ایک عظیم زندگی ہے	البقرة	۲/۱۷۹
187	وَاسْاَلِ الْقَرْیَةَ	پوچھ لیں آپ اس بستی سے جس بستی میں ہم تھے	یوسف	۱۲/۸۲
187	وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ یَّاْخُذُ كُلَّ سَفِیْنَةٍ غَصْبًا	اور ان کے پیچھے ایک بادشا تھا جو لے لیتا تھا ہر ایک کشتی کو چھین کر	الكهف	۱۸/۷۹
188	وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَابَیْنَ اَیْدِیْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ	اور جب کہا جاتا ہے ان کو ڈرو تم اس سے جو تمہارے آگے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے	یٰس	۳۶/۴۵
188	وَلَوْ تَرٰی اِذْ وُقِفُوْا عَلَی النَّارِ	اور اگر دیکھیں آپ جب کھڑا کیا جائے گا ان کو جہنم پر	الانعام	۶/۲۷
188	لَایَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ	نہیں برابر تم میں سے وہ جنہوں نے خرچ کیا اور لڑے فتح مکہ سے پہلے	الحديد	۵۷/۱۰
189	لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ	تاکہ سچ کردے سچ کو اور جھوٹا کردے جھوٹ کو	الانفال	۸/۸
189	فَانْفَجَرَتْ	پس بہہ پڑے اس سے بارہ چشمے	البقرة	۲/۶۰
189	فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ	پس اچھے ہیں بچھانے والے	الذّٰریٰت	۵۱/۴۸
190	اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ	میں بتاؤں گا تم کو اس خواب کی تعبیر پس بھیجو تم مجھ کو یوسف کے پاس	یوسف	۱۲/۴۵

190	وَاِنْ يُكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ	اور اگر جھٹلاتے ہیں وہ کافر آپ کو تو کوئی بات نہیں پس تحقیق جھٹلائے گئے بہت سے رسول آپ سے پہلے بڑی عظمت والے	فاطر	۳۵/۴
191	حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ	حرام کیا گیا ہے تم پر مردار	المائدة	۵/۳
191	وَجَاءَ رَبُّكَ	اور آیا آپ کا رب	الفجر	۸۹/۲۲
191	فَذٰلِكُنَّ الَّذِىْ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ	اے مخاطبو یہ ہے وہ جس میں تم مجھے ملامت کرتی ہو	یوسف	۱۲/۳۲
191	قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا	تحقیق وہ چھا گیا اس پر از روئے محبت کے	یوسف	۱۲/۳۰
191	تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ	پھسلایا اس عورت نے اپنے جوان کو اس کے نفس کے بارے میں	یوسف	۱۲/۳۰
192	بِسْمِ اللّٰهِ	اللہ کے نام سے	ھود	۱۱/۴۱
192	رَبِّ اشْرَحْ لِىْ صَدْرِىْ	اے میرے رب کھول دے تو میرے لیے میرا سینہ	طٰهٰ	۲۰/۲۵
194	حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى	حفاظت کرو تم نمازوں کی اور خاص کر عصر کی نماز کی	البقرة	۲/۲۳۸
194	كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ٥ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	ہرگز نہیں کچھ دیر کے بعد تم جان لو گے خبردار ہرگز نہیں کچھ دیر کے بعد تم جان لو گے	التکاثر	۱۰۲/۴
195	اِتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ	اتباع کرو تم ان کی جو نہیں سوال کرتے تم سے کسی چیز کا اور وہ ہدایت یافتہ ہیں	یٰسٓ	۳۶/۲۱
196	ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَهَلْ نُجٰزِىْ اِلَّا الْكَفُوْرَ	یہ سزا ہم نے ان کو دی ہے ان کی ناشکری کرنے پر اور نہیں سزا دیتے ہم کسی کو ایسی مگر ناشکروں کو	سباء	۳۴/۱۷
196	وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا	اور آپ فرما دیجئے حق آ گیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل مٹتا ہے	الاسراء	۱۷/۸۱
197	اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ	نرم ہیں مومنوں پر اور سخت ہیں کافروں پر	المائدة	۵/۵۴
197	وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا	اور کھلاتے ہیں وہ لوگ کھانا مسکینوں کو اللہ کی محبت پر	الدھر	۷۶/۸
198	وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ	اور بناتے ہیں وہ لوگ اللہ کے لیے بیٹیاں (اللہ پاک ہے) اور ان کافروں کے لیے وہ ہے جس کو وہ کافر چاہتے ہیں	النحل	۱۶/۵۷
199	فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ	آؤ تم ان عورتوں کے پاس وہاں سے جہاں سے حکم کیا ہے تم کو اللہ نے بیشک اللہ محبت کرتا ہے توبہ کرنے والوں سے اور محبت کرتا ہے پاک رہنے والوں سے تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں	البقرة	۲/۲۲۲
200	اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ	جو اٹھائے ہوئے ہیں عرش کو اور جو اس عرش کے اردگرد ہیں وہ پاکی بیان کرتے ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اور وہ ایمان لاتے ہیں رب پر	المؤمن	۴۰/۷
201	لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ	اس سے سوال نہیں کیا جائے گا اس کے بارے میں جو وہ کرتا ہے اور ان سے سوال کیا جائے گا اس کے بارے میں جو وہ کرتے ہیں	الانبیاء	۲۱/۲۳

دوسری جلد کی فہرست — الفن الثانی علم البیان

الفن الثالث علم البديع المعنوی

282	وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ	تو گمان کرتا ہے ان کو بیدار اور وہ سوئے ہوئے ہیں	الكهف	۱۸/۱۸
282	يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ	وہ زندہ کرتا ہے اور وہ مارتا ہے	البقرة	۲/۲۵۸
282	لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ	اس جان کے لیے وہ ہے جو اس جان نے کمایا اور اسی جان پر وہ ہے جو اس نے کیا	البقرة	۲/۲۸۶
282	اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ	اور کیا وہ شخص جو تھا مردہ پس زندہ کیا ہم نے اس کو	الانعام	۶/۱۲۲
283	وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَايَعْلَمُوْنَ ٥ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جانتے ہیں وہ لوگ دنیا کی ظاہرہ زندگی کو	الروم	۳۰/۷
283	فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ	پس نہ ڈرو تم لوگوں سے اور ڈرو تم مجھ سے	المائدة	۵/۴۴
283	اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ	کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم ہیں	الفتح	۴۸/۲۹
284	فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا	چاہیے کہ ہنسیں کم اور روئیں زیادہ	التوبة	۹/۸۲
285	فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى	پس لیکن جس شخص نے دیا اور ڈرا اور تصدیق کی نیکی کی عنقریب دیں گے ہم ان کو آسانی اور لیکن جس شخص نے بخل کیا اور بے پروا ہوا اور جھٹلایا نیکی کو عنقریب دیں گے ہم اس کو تنگی (سختی)	الليل	۹۲/۵
286	اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ	سورج اور چاند حساب کے مطابق ہیں	الرحمٰن	۵۵/۵
286	لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ	نہیں پہنچ سکتیں آنکھیں اس کو اور وہ پہنچتا ہے آنکھوں کو وہ باریک ہے خبردار ہے	الانعام	۶/۱۰۳
286	اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ٥ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ	سورج اور چاند حساب کے مطابق ہیں ستارے اور درخت سجدہ کرتے ہیں	الرحمن	۵۵/۵
287	وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ	نہیں ہے اللہ یہ کہ ظلم کرے ان لوگوں پر اور لیکن وہ لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے تھے	العنكبوت	۲۹/۴۰
287	تَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ وَلَا اَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِكَ	تو جانتا ہے وہ جو میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا وہ جو تیرے دل میں ہے	المائدة	۵/۱۱۶
288	صِبْغَةَ اللّٰهِ	اللہ کا رنگ	البقرة	۲/۱۳۸
288	اٰمَنَّا بِاللّٰهِ	ایمان لائے ہم اللہ پر	ال عمران	۳/۵۲
289	يُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ	(اور کون) نکالتا ہے زندے کو مردے سے اور کون نکالتا ہے مردے کو زندے سے	يونس	۱۰/۳۱
289	لَاهُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَاهُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ	وہ عورتیں حلال نہیں ان مردوں کے لیے اور وہ مرد حلال نہیں ان عورتوں کے لیے	الممتحنة	۶۰/۱۰
290	اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى	رحمٰن عرش پر مستوی ہوگیا	طٰهٰ	۲۰/۵
290	وَالسَّمَاءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ	آسمان کو بنایا ہم نے ہاتھ سے	الذّٰريٰت	۵۱/۴۷
292	وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ	اور اپنی رحمت سے بنائے اس نے تمہارے لیے رات دن تاکہ تم سکون کرو اس رات میں اور یہ کہ تلاش کرو تم اس کا فضل دن میں	القصص	۲۸/۷۳
292	وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى	اور کہا انہوں نے ہرگز نہیں داخل ہوگا جنت میں کوئی مگر جو ہو یہودی یا نصریٰ	البقرة	۲/۱۱۱

293	اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی زینت ہیں	الکھف	۱۸/۴۶
295	يَوْمَ يَاْتِ لَاتَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَاشَاءَ رَبُّكَ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَاشَاءَ رَبُّكَ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ	ایک دن آئے گا نہیں بات کرے گی اس دن کوئی جان مگر اس کے حکم سے پس ان لوگوں میں کچھ لوگ بدبخت ہوں گے اور کچھ لوگ سعادت مند ہوں گے پس لیکن وہ لوگ جو بدبخت ہوئے وہ لوگ آگ میں ہوں گے ان لوگوں کی اس آگ میں چیخ و پکار ہوگی ہمیشہ ہمیشہ وہ لوگ اس آگ میں رہیں گے جب تک آسمان اور زمین ہیں مگر جو چاہے تیرا رب بیشک تیرا رب کرتا ہے وہ جو وہ چاہتا ہے اور لیکن وہ لوگ جو سعادت مند ہوئے پس وہ لوگ جنت میں ہوں گے ہمیشہ ہمیشہ وہ لوگ اس جنت میں رہیں گے جب تک آسمان اور زمین ہیں مگر جو چاہے تیرا رب یہ از روئے بخشش کے ہوگا جو کہ ختم نہیں ہوگی	ھود	۱۱/۱۰۵
296	يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَّيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاءُ عَقِيْمًا	دیتا ہے لڑکیاں اس کو جس کو چاہتا ہے اور دیتا ہے لڑکے اس کو جس کو چاہتا ہے اور دیتا ہے لڑکے اور لڑکیاں ان کو اور کر دیتا ہے بانجھ اس کو جس کو چاہتا ہے	الشوریٰ	۴۲/۴۹
297	لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ	ان کے لیے اس جہنم میں ہمیشگی کا گھر ہے	حم السجدة	۴۱/۲۸
300	يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ	قریب ہے زیتون کا تیل بھڑک اٹھے اگرچہ نہ چھوا ہو اس تیل کو آگ نے	النور	۲۴/۳۵
301	لَوْكَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا	اور اگر ہوتے زمین اور آسمان میں کئی الہ سوائے اللہ کے تو تحقیق زمین اور آسمان دونوں خراب ہو جاتے	الانبیاء	۲۱/۲۲
308	وَمَا تَنْقِمُ مِنَّا اِلَّا اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا	اور نہیں سزا دیتا تو ہم کو مگر یہ کہ مان لیا ہے ہم نے اپنے رب کی آیات کو	الاعراف	۷/۱۲۶
313	يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ	کہتے ہیں وہ منافق اگر لوٹے ہم مدینے تو ضرور نکال دیں گے عزت والے ذلیلوں کو عزت تو اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کے رسول کے لیے ہے اور مومنین کے لیے ہے	المنفقون	۶۳/۸

الفن الثالث علم البديع اللفظي

315	وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ	اور جس دن ہوگی قیامت قسم کھائیں گے مجرمین نہیں ٹھہرے وہ مگر ایک گھڑی	الروم	۳۰/۵۵
317	وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِنِ الْمَسَاقُ	اور لپٹ جائے گی پنڈلی پنڈلی سے اس دن ہوگا تیرے رب کی طرف چلایا جانا	القیمة	۷۵/۲۹
318	وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْئَوْنَ عَنْهُ	اور وہ لوگ روکتے ہیں لوگوں کو آپ سے وہ لوگ خود رکتے ہیں آپ سے	الانعام	۶/۲۶
318	وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ	خرابی ہے ہر ایک طعنہ باز چغلخور کے لیے	الھمزة	۱۰۴/۱
319	ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ	یہ بدلہ ہے تمہارے زمین میں ناحق خوش ہونے کا اور تمہارے اکڑنے کا	المؤمن	۴۰/۷۵
319	وَاِذَا جَاءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ	اور جب آتا ہے ان کے پاس کوئی امن کا کام	النساء	۴/۸۳
320	سَبَاٍ م بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ	لایا ہوں میں تیرے پاس سباء سے ایک یقینی خبر	النمل	۲۷/۲۲

320	فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ	پس قائم رکھیں آپ اپنے چہرے کو سیدھے دین پر	الروم	۳۰/۴۳
320	قَالَ اِنِّیْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ	کہا اس نے بیشک میں نفرت کرتا ہوں تمہارے کام سے	الشعراء	۲۶/۱۶۸
321	وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ	آپ ڈرتے ہیں لوگوں سے اور اللہ زیادہ حق دار ہے یہ کہ آپ اس سے ڈریں	الاحزاب	۳۳/۳۷
321	اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا	تم بخشش مانگو اپنے رب سے بیشک وہ بخشنے والا ہے	نوح	۷۱/۱۰
321	قَالَ اِنِّیْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ	کہا لوط نے بیشک میں نفرت کرتا ہوں تمہارے کام سے	الشعراء	۲۶/۱۶۸
324	مَالَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا	کیا ہوگیا تم کو نہیں امید رکھتے تم اللہ کی عظمت کی اور تحقیق پیدا کیا اس نے تم کو طرح طرح سے	نوح	۷۱/۱۳
325	فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ٥ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ٥	اس جنت میں اونچی اونچی چار پائیاں ہوں گی اور رکھے ہوئے پیالے ہوں گے	الغاشية	۸۸/۱۳
325	فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ	وہ دائیں ہاتھ والے بغیر کانٹے والی بیریوں میں ہوں گے اور تہہ بہ تہہ کیلوں میں ہوں گے اور پھیلے ہوئے سائیوں میں ہوں گے	الواقعة	۵۶/۲۸
325	وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ٥ مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى	قسم ہے ستارے کی جب ڈھل جائے نہیں بھٹکا تمہارا ساتھی اور نہ بے راہ ہوا	النجم	۵۳/۱
325	خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ٥ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ	پکڑو اس کو اور جکڑ دو اس کو پھر جہنم میں داخل کر دو اس کو	الحاقة	۶۹/۳۰
327	وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ٥ وَّزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ	تکیے صف بصف ہوں گے قالینیں بچھی ہوئی ہوں گی	الغاشية	۸۸/۱۵
327	وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ٥ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ	اور دی ہم نے موسیٰ اور ہارون کو روشن کتاب اور ہدایت دی ہم نے ان کو سیدھے راستے کی	الصّٰفّٰت	۳۷/۱۱۷
328	كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ	ہر ایک دائرہ میں ہے (سورج اور چاند ہر ایک اپنے دائرہ میں پھرتے ہیں)	الانبياء	۲۱/۳۳
328	رَبَّكَ فَكَبِّرْ	پس بڑائی بیان کریں آپ اپنے رب کی	المدثر	۷۴/۳
329	فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ	پس یتیم پر ناراض نہ ہوں اور لیکن سائل کو پس نہ جھڑکیں	الضحیٰ	۹۳/۹
340	اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ (وَمَا اَمْرُ السَّاعَةِ)	اور نہیں ہوگا قیامت کا کام مگر پلک جھپکنے کے مانند یا اس سے بھی قریب	النحل	۱۶/۷۷
340	فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ	پس صبر اچھا ہے	يوسف	۱۲/۱۸
340	حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ	کافی ہے ہم کو اللہ اور اچھا ہے کارساز	ال عمران	۳/۱۷۳
341	بِوَادٍ غَيْرِ ذِیْ زَرْعٍ	بغیر کھیتی والی وادی	ابراهيم	۱۴/۳۷
341	اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ	بیشک اللہ کی طرف ہم نے لوٹنا ہے	البقرة	۲/۱۵۶
347	وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ	اور بے شک سرکشوں کے لیے برا ٹھکانہ ہے	صٓ	۳۸/۵۵
347	وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ	اور بیشک متقین کے لیے بہترین ٹھکانہ ہے	صٓ	۳۸/۴۹

مصنف کی تصانیف
بلاغۃ مومن
شرح تلخیص المفتاح
فصاحۃ مومن
شرح دروس البلاغۃ
سراج مومن
شرح سراجی